بھگت مال اُردو

جس مین انیک بھگتون کے ایشر پریم کتھائین اور بھگوت بھگتی

مہاتم بھگت مال سنسکرت سری نابھا داس جی و ٹیکا پریا داس جی

کے انوسار نہایت سلیس اُردو محاورہ مین

مولفہ و مُرتبہ

پرم بھگت مُنشی تلسی رام سرشتہ دار کمشنری دہلی نے

بھگت جنون و ایشر پریمیون کے لابھ ارتھ برنن کیا

گیارھوین مرتبہ باہ جون سنہ ۱۹۳۴ء

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

نولکشور پریس لکھنؤ مین چھپا

اشتہار کتب مذہب ہنود

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ و کانپور

بھگوت بھگت پریمیون کو واضح ہو کہ کارخانہ ہذا نولکشور پریس لکھنؤ و کانپور مین مذہب ہنود کی کتابون کا ایک بہت بڑا ذخیرہ بزبان فارسی و بھاشا و اُردو موجود ہے جو کہ فارسی و اُردو دان لوگون کے واسطے بیحد مُفید ہے۔ از انجملہ کچھ فہرست اُن کتب کی آگاہی شائقین کے واسطے درج ذیل کیجاتی ہے۔ اُمید کہ شائقین بعد ملاحظہ و پسندیدگی ضرور فرمائش سے یاد فرماوینگے اور اُن کے پڑھنے سے ثواب آخرت حاصل کرینگے۔ ایک روپیہ سے زائد قیمتی کتاب کی فرمایش ہونے پر باندازہ فی روپیہ ۲ کمیشن مین کوئی کتاب بلا قیمت خریداران کو بھیجی جاویگی۔ شائقین کو یہ موقع اور زیادہ مناسب ہوگا کہ وہ خود جو کتاب بحق کمیشن لینا چاہتے ہون اُسکا نام اُسی اندازہ قیمت سے نامزد فرماوین تاکہ کوئی موقع بعد کو اظہار ناپسندیدگی کا نہو۔ المشتہر منیجر نولکشور بکڈپو لکھنؤ

جوگ بشسٹ اُردو بھاشا

یہ کتاب تصوف یعنی ویدانت مین بے نظیر روحانی مسائل کے حل کا لاثانی خزینہ ہے اس مین گرو بشسٹ جی مہاراج نے کرم و گیان کو پردھان کرکے شری رامچندر جی مہاراج کو گیان ویراگ کا اُپدیش کیا ہے دکتاب کیا جوگ ابھیاس کی سدیو مورت اور کلجگ باسیون کے لئے مکت کی را دکھلانے کو دیپک روپ ہے۔ اسکے چند بار پاٹھ کرنے و پڑھنے سے خیالات معرفت کا ایک دریا دل مین موجزن ہو کر کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار ہردے سے دور ہوتا ہوا سارا بیوہار دنیا کا جھوٹا سوپن سمان معلوم ہونے لگتا ہے۔ اور خود بخود برھمہ گیان و ویراگ اوتپن ہو کر مایا موہ کے ناش سے یہ جیو پرماتما کے دھیان مین لولین ہوتا ہوا عجب آنند پاتا ہی۔ اور انت مین نروان پد کو پراپت کرتا ہے ترجمہ بھی اس خوبی و دلچسپی سے کیا گیا ہے کہ بھگوت بھگت کے پریمی اسے جان سے زیادہ عزیز سمجھ کر اپنے دلون مین جگہ دیتے ہین۔ آشا ہے کہ بھگت جن فوراً منگا کر اسکے پڑھنے سے لابھ اُٹھاوینگے

قیمت فیجلد معہ ۱۲ بلا جلد معہ

فہرست مضامین بھگت مال اردو



श्रीं श्रीजानकीवल्लभो जयति श्रीगणेशाय नमः वैदेही-
सहितं सुरद्रुमतले हैमे महामण्डपे मध्ये पुष्पकमासने
मणिमये वीरासने संस्थितम्। अग्रे वाचयति प्रभंजनसुते
तत्त्वं च विज्ञैः परं व्याख्यातं भरतादिभिः परिवृतं रामंभजे
श्यामलम् १ रामं रत्नकिरीटकुण्डलयुतं केयूरहारान्वितं
सीतालंकृतवामभागममलं सिंहासनस्थं विभुम्। सुग्री-
वादि हरीश्वरैः सुरगणैः संसेव्यमानं सदा विश्वामित्रपरा-
शरादिमुनिभिः संस्तूयमानं प्रभुम् २ यन्मायावशवर्ति-
विश्वमखिलं ब्रह्मादिदेवाः सुरा यत्सत्वादमृषैव भाति सक-
लं रज्जौ यथाहेर्भ्रमः। यत्पादप्लवमेकमेव हि भवांभोधेस्ति-
तीर्षावतां वन्देहं तमशेषकारणपरं रामाख्यमीशं हरिम् ३
दो० भक्तिभक्त भगवंतगुरु, चतुरनाम वपु एक। जिनकेपद
वंदन किये, नाशत विघ्न अनेक १ मंगल आदि विचाररहु,
वस्तुन और अनूप, हरिजनके गुणगावने, हरिजन मंगल
रूप ॥ २ ॥

سری سیتا پت اودھ بہاری کے چرن کملون کو کوٹان کوٹ ڈنڈوت ہین جنکی اپار مہما کو شیش شاردا برہما شیو بید پوران
بہت سُر اسُر بیان نہین کر سکتے سُروپ جنکا من بُدھ وغیرہ اندریون کے وہم اور قیاس سے باہر ہی باوجود ایسے پربھتا اور
ایشرتا کے کرنا اور دیالتا اس درجہ پر ہی کہ جب کبھی سادھو براہمنون وغیرہ کو دُکھ ہوا تب طرح طرح کے اوتار دھارن کرین
دیریا شرم نہ کری اور ایسے پرم پوتر جس جگت مین پھیلائے کہ جنکو کیرتن کرکے کیسا ہی ادھم اور پاپی ہووے وہ بھی سنسار
سمدر سے اُتر جاتا ہی اور یہ خصوصیت کچھ انکے ہی واسطے نہین کہ جو قوم خاندان کے اچھے یا باعلم و ہنر ہون بلکہ وہ قوم
نالائق و نیچ راچھس و دیت وغیرہ جو سب طرح قاعدہ لوک و بید سے باہر اور سب علم و ہنر وغیرہ سے خالی و عاری تھے اُن
چرترون کو گاکے اُس درجہ کو پہونچے جہان جوگیون کا من بھی نہ جا سکے و حیثی طیور مثل ریچھ و بندر و گج و گراہ و جٹایو
وغیرہ کو وہ درجۂ عالی نصیب ہوا کہ جس درجہ کو رکھی و منی انیک جنم تک نہین پہونچتے نام مبارک واسطے دور کرنے دکھ جنم
و مرن کے وہ پرم اوکھدی ہی کہ جسکے کھاتے ہی فی الفور اُس روگ کا ناس ہوجاتا ہی اور وہ ہی نام کاشی مین مکت دایک ہے
کہ شیوجی انت سمے اپدیش کرتے ہین اور ہمیشہ مع پاربتی ورد زبان رکھتے ہین جو کوئی جس درجہ کو پہونچا اُسی نام کے پرتاپ سے
پہونچا گسائین تلسی داس جیو فرماتے ہین کہ نہین کہا جاتا ایشر بڑا ہی یا ایشر کا نام لیکن خیال کرنا چاہیے کہ اگر کسی چیز کا
رُوپ ذہن مین ہی اور نام یاد نہین تو کسطرح بلا نام کے نشان اسکا نہین دیسکتے اور اگر کسی چیز کا روپ ذہن مین نہین اور
نام معلوم ہی تو نام سے نشان مل سکتا ہی علاوہ ازان کسی کو بلانا ہی گو نزدیک بھی ہی لیکن بلا نام نہین بُلا سکتے اور اگر
نام معلوم ہی گو دُور اور پس پردہ بھی ہی لیکن نام کے پکارنے سے فی الفور آسکتا ہی پس غور کا مقام ہی کہ بزرگی ایشر کو ہی
یا ایشر کے نام کو سوائے اُسکے برہم کے دو سُروپ ہین ایک سگن دوم نرگن سو یہ نام دونون سے بڑا ہی کسواسطے کہ برہم ایک اور
بیاپک اور اناسی اور ست چت آنند گھن ہی باوجودیکہ ایسا ایشر نرگن نرنکار ہر ایک کے قالب مین موجود ہی لیکن تمام جیو عاجز
و رنجور ہین اور جب اسی جیو نے نام کو جپا اور نام کا ہی خیال رکھا تو وہ نرگن برہم خودبخود ظاہر ہوجاتا ہی یعنے اپنے سُروپ کو
وہ جیو جان لیتا ہی پس غور کرنا چاہیے کہ برہم بڑا ہی یا نام اور سگن برہم سے بدین سبب بڑا ہی کہ جب بھگتون کو دکھ ہوا
تب ایشر نے خود اپنے اوپر تکلیف گوارا کرکے طرح طرح کے اوتار دھارن کیے اور بکمال محنت سے اُن دکھون کو دور کیا اور

ا مثل چوب افتادہ سجدہ کردن ۱۲ ۲ جسکا عبور نہوسکے مراد از ناپید اکنار و بیشمار ۱۲ ۳ لفظی معنی نظر اور عقل سی باہر اور مراد بسیار و بیشمار ۱۲ ۴ راچھسان کی قسم وہ ہی که بسبب عمل اور فعل ناقص اور سخت کے دشمن اور برخلاف دیوتاؤن کے ہین انکی ایک قوم ہی اکثر بسبب بد دعا کے راچھس ہو گئے ہین اور دیت برادران علاتی دیوتاؤن کے یعنے پسران دیت زوجۂ دوم کشپ جیو کے دشمن ذاتی دیوتاؤن کے ہین ۱۲ ۵ اگر کتاب آسمانی کو کہتے ہین لیکن یہان مراد دین سے ہی ۱۲ ۶ دل یکسو کرکے تصور کرنیوالے ۱۲ ۷ رکھی و منی اگرچہ بچار کرنیوالے پرستش کنندہ کو کہتے ہین لیکن رکھی تو وہ ہی کہ خود عمل کرے اور دیگران کو ہدایت و تلقین فرماوے و منی خود بچار و عمل کرتا ہی ۱۲ ۸ بہ لفظ بزرگی یا اقبال کے معنی مین آتا ہی ۱۲ ۹ در ہمہ موجود ۱۲ ۱۰ مرکب ایک یہ لفظ سچدانند ہے شرح اسکی طویل ہے مختصر است یعنی راست و صحیح و برقرار وغیرہ چیت یعنی عقل جملہ کائنات یا جسمین مین ملکا جامع آنند یعنی خوشی و راحت وغیرہ کا جامع ۱۲ ۱۱ گھن لفظی معنی یکجا و مرشد کے ہین اور بعض مقام پر بسیار و بسیار و از بسیار بالا تعداد کے کہے جاتے ہین۔

نام کیسا ہی کہ جب بھگتون نے جپا بلا تکلیف و تکلف سب دُکھ دور ہوگئے غرض یہ نام واسطے دینے سب چہار مطلب یعنے
ارتھ دھرم کام موکھ کے خود مالک و مختار ہی کچھ ضرورت اور کسی سادھن کی نہین اور اس کلجگ مین سوائے رام نام کے اور
کوئی وسیلہ باعث نجات نہین باون پوران مین لکھا ہی کہ جسنے بھگوت کا نام جپا اُسنے اسمید ھ وغیرہ سب جگیہ کر لیے بھاگوت کا
مقولہ ہی کہ جسکو بہت دُکھ ہی یا سنسار کے دکھون سے ڈرتا ہی اگر وہ دھوکہ سے بھی بھگوت کا نام لیوے تو جلد سب دکھون سے
چھوٹ جاتا ہی اسکندہ پوران مین تحریر ہی کہ گوبند کا نام ایسا ہی کہ پاپون کے ہزارون ٹکڑے کر دیتا ہی نارد پوران مین کہا ہی
کہ جو نارائن نام کو نت نیا جانکر کہتے سنتے ہین اور امرت جانکر جپتے ہین وے جیون مکت ہین اور علی ہذا القیاس ہزارون
اشلوک اور بید سُرتی نام مہاتمی مین ہین سو اسی نام مبارک کو جپ کر اور ڈنڈوت کر کے ابتدائے تحریر ترجمہ بھگت مال کی کرتا ہون

سری گرُو کی مہما

اول سری گرُو کے چرن کملون کو ڈنڈوت ہین کہ جنکی کرپا واسطے دور کرنے تاریکی دل کے آفتاب سے زیادہ روشنی بخش ہی
بید سُرتی فرماتی ہی کہ اگیان کی تاریکی کے اندھے کو گرُو کے بچن سلائی گیان انجن کی ہین وہ بھگوت کہ جسکی مہما برھما اور شیو بھی نہین
کہہ سکتے گرُو مہاراج کی باتون سے حاصل ہوتا ہی بید اور شاسترون مین سوائے گرُو کے اور کوئی تدبیر واسطے چھوٹنے کی نہین لکھی

بھگوت بھگتی کی مہما

بعد اُسکے سری بھگوت بھگتی کو کروڑون ڈنڈوت ہین اگرچہ بھگوت مین اور بھگتی مین کچھ فرق نہین لیکن ایک لطیفہ خیال
مین آیا کہ اُس سے بھگوت بھگتی کو بزرگی حاصل ہوتی ہی یعنی بھگوت تو موافق اعمال ہر ایک کے دُکھ اور سُکھ دونون دیتا ہی اور
بھگتی مہارانی دُکھون کو دور کر کے سُکھ ہی دیتی اور دُکھ کو کبھی نزدیک نہین آنے دیتی بھگتی کی مہما بید اور شاسترون مین
اسقدر لکھی ہی کہ جسقدر بھگوت کی بلکہ بھگوت سے بھی زیادہ پدم پوران مین لکھا ہی کہ جسطرح بہت روشن آگ سب طرح کی
لکڑی کو جلا دیتی ہی اسیطرح بھگوت بھگتی اس جنم اور جنمہائے گذشتہ کے گناہون کو فی الفور خاک سیاہ کر دیتی ہی اسی
پوران مین لکھا ہی کہ دیوتا بھگوت سے خواستگار ہین کہ جو ہمنے تپ جپ وغیرہ کیا ہی اُسکے پھل سے ہمارا جنم بھرت کھنڈ مین ہو کہ
تمہاری بھگتی کرین نارد پوران کہتا ہی کہ بھگوت صرف بھگتی سے حاصل ہوتا ہی نہ دولت وغیرہ سے جو بھگتی سے پوجن اُسکا
کرتے ہین سب تمنا حاصل ہوتی ہین اور وصف یہ ہی کہ صرف پانی یعنی آب وغیرہ سے پوجن کرنیکی بدولت سب دُکھ دور کر دیتا ہی
باون پوران کا مقولہ ہی کہ جن شخصون کی سنکھ چکر دھاری نارائن مین لاشرکن بھگتی ہی وے لوگ بالضرور نارائن کو پہونچتے ہین
مہا بھارت کا قول ہی کہ ہزارون جنمون مین جو تپ اور دھیان کر کے پاپ دور ہوئے ہین اُنکی بھگتی بھگوت مین ہوتی ہی بیساکھ
مہاتم مین لکھا ہی کہ اول تو بھارت کھنڈ مین پیدا ہونا مشکل پھر آدمی کا جسم پانا اور آدمیون مین اپنے کام کا کرنیوالا

اور اُنمین بھگت ہونا بہت مشکل ہی مقولہ پدم پوران جنکے دلمین پریم اور بھگتی موجود ہی اُنکو جمراج خواب مین بھی نہین دیکھ سکتا مقولہ ایضًا جو شخص بھگوت بھگت مین اُنکا پریت انتی پشاچ راچھس وغیرہ و نیز دیوتا کسی طرح سے نقصان نہین کر سکتے نارد پوران مین لکھا ہی کہ دھرم ارتھ کام موکچھ کے واسطے لوگ محنت کرتے ہین اور یہ چارون بھگوت بھگتی سے بآسانی حاصل ہو جاتے ہین قول پدم پوران بھگوت بھگتون کو مکت کا دروازہ کھلا ہی اور بیشک و شبہ ثابت کیا گیا کہ بھگتی کے سولے اور کچھ سادھن نہین قول برہانڈ پوران جو بشن کے بھگت نہین انکو کرورون کلپ تک مکت خواہ گیان نصیب نہین ہوتا قول بھاگوت نارائن کی بھگتی کیواسطے برہمن کل مین جنم کی ضرورت نہین نہ دیوتا ہونے کی نہ رکھیشر کا جسم چاہیئے نہ برت نہ دان نہ جگیہ صرف بھگتی سے نارائن خوش ہوتے ہین اور سب سوانگ ہین بھاگوت مین اودھو سے بھگوت کہتے ہین کہ سانکھیہ اور بید کا پڑھنا اور بیراگ یعنی ترک مجکو بس نہین کر سکتے ایک بھگتی بس کرتی ہی قول سکند پوران مین اس سے سوائے اور کوئی رستہ نہین کہ بھگوت بھگتی کیجائے بھاگوت نے فرمایا ہی کہ بھگتی کے ذریعہ سے گوپی اور گئو اور درخت اور بہائم اور سانپ وغیرہ پاک ہو کر مجکو پہونچے قول بھاگوت جو کرموں سے اور تپ سے اور جوگ اور گیان اور بیراگ اور دان اور سب دھرمون سے پھل ہوتا ہی وہ صرف ایک بھگتی سے ہو جاتا ہی برہد ناردی پوران مین لکھا ہی اکثر مکت کا ہونا گیان سے کہتے ہین سو وہ گیان بھگتی کے متعلق ہی مقولہ ایضًا بلا نارائن بھگتی کے جو ہزار اسمیدھ جگیہ اور بید کے موافق کرم کیئے جاوین سب نیسپھل ہین مقولہ سکند پوران جہان نارائن کا بھگت رہتا ہی وہان برہما بشن شیو اور دیگر دیوتا اور سب سدھ موجود رہتے ہین بھگوت گیتا کا قول ہی کہ صرف بھگتی سے جانا جاتا ہون جیسا مین ہون قول ایضًا لاشرک بھگتی سے جانا جاتا ہون قول ایضًا ارجن نے بھگوت سے پوچھا کہ گیان اور بھگتی مین بہتر کیا ہی بھگوت نے فرمایا کہ میری بھگت بھگت تم یعنی از ہمہ بہتر ہین اور اگرچہ گیان سے بھی حاصل ہوتا ہون لیکن اسمین کلیس یعنے رنج زیادہ ہی اور اسی قسم کے ہزارہا اشلوک اور بید سُرتی مین بخوف طوالت قلم انداز کیئے در نصورت جبکہ شاسترون کا اور بید کا صاف یہ مطلب ہو کہ واسطے حصول بھگوت و نیز دیگر مطالب کے ایک بھگوت بھگتی کافی ہی تو کمال کم نصیبی ہی کہ ایسی بھگتی کو چھوڑ کر اور کسی طرف دوڑ دھوپ کیجائے

بھگوت بھگتی کا سُروپ کہ کِسکو کہتے ہین

اب یہ بیان واجب ہوا کہ جس بھگتی کی یہ مہما ہی وہ کیا چیز ہی اور کیا حال اُسکا ہی سو واضح ہو کہ بموجب سدھانت اور سُوترون کے یہ بات ثابت اور قائم ہوئی ہی کہ بھگوت مین پرم انراگ یعنی کامل محبت کا ہونا بھگتی ہی چنانچہ شانڈل رکھیشر نے اپنے سُوترون مین یہ بات لکھی ہی واضح ہو کہ سُوتر اُسکو کہتے ہین کہ حکم متفرق بید کو رکھیشرون نے سلسلہ وار

ل دیوتا دہندہ جزا و سزا افعال نیک و بد محاسبان ۱۲ ع خبیث نام قبس ۱۲ ع خبیث نام تنیر ۱۲ ع ایک قسم دو زمانہ کا نام ہی ۱۲

عبارت مختصر مین ایک جگہ تالیف کیا सा परानुरक्तिरीश्वरे یعنی ایشر مین کامل محبت کا ہونا بھگتی ہی اور
مفصل شرح اس سُوتر کی پریم نشٹھا مین ہوگی اس سُوتر مین یہ اعتراض پیدا ہوا کہ گیتا جی مین بھگوت نے بھگتی
اسکو فرمایا کہ جو لا شرک بھجن اور دھیان کرتے ہین دوسری جگہ بھگوت سیوا کو بھگتی بیان کیا تیسری جگہ فرمایا کہ دل
اور جان کا لگانا اور بھگوت کو ہی سمجھنا اور بھگوت کا ہی بیان کرنا اسکا نام بھگتی ہی اور رامانج دمادھو آچارج
ونمبارک وبشن سُوامی وغیرہ آچارجون نے یہ تحقیق اور یقین کیا ہی کہ دن رات بلا تزلزل جس طرح سری گنگاجی
کا پرداہ جاری رہتا ہی ہمیشہ بھگوت کا تصور قائم رہنا اسکا نام بھگتی ہی اور ایک جگہ بھگوت کہتے ہین کہ جسطرح
مجکو سرن ہوتی ہین اسیطرح اُنکو ملتا ہون اور ایک جگہ بھگوت رضامندی کو بھگتی لکھا ہی اور لنگ پوران مین
لکھا ہی کہ من کرم بچن سے جو بھگوت سیوا ہی اُسکا نام بھگتی ہی تنتر شاستر کا قول ہی کہ بھگتی کے تین حرف ہین
اول بھ یہ حرف بھو یعنے آواگون کے دُکھ کو دُور کرتا ہی دوم ک یہ حرف کلیان کرتا ہی سوم تی
یہ حرف گیان کو دیتا ہی اسواسطے بھگتی نام ہوا اور سنت کمار سنگھتا کا مقولہ ہی کہ جو سب دُکھ دور کرے اُسکو بھگتی
کہتے ہین اور ایک جگہ لکھا ہی کہ بھگوت کو مالک اور آقا اور اپنے آپ کو غلام اور بندہ سمجھنا اسی کا نام بھگتی ہی بھاگوت
کا مقولہ ہی کہ بسبب تخالف بھاو بھگتون کے بھگتی چندطرح کی ہین سُبھاؤ کو ہی بھگتی جاننا چاہیے بشن پُوران
مین لکھا ہی کہ موافق شاستر کے عمل کرنا اور جو کام لائق ترک کے ہین اُنکو چھوڑ دینا اور بھگوت اجازت کا پابند
رہنا اسکا نام بھگتی ہی کہ اُسکے سبب سے بھگوت کی کرپا ہوگی ساہت شاستر مین کہ عشق وشاعری اور رس وغیرہ
کو بیان کرتا ہی درج ہی کہ ساتوک بھاؤ سے جو عقل درست ہووے اُسکو بھگتی کہتے ہین غرض ان سب قولون سے
بہت اختلاف بھگتی کے سروپ مین پائے گئے اصل ایک بات کیا ہی سُو واضح ہو کہ اُسی انراگ یعنی بھگوت
مین عشق ہونے کو بھگتی کہتے ہین یہ سب اختلاف ظاہری ہین اگر غور ہوتی ہی تو اُن سب کا انجام بھگوت
کی محبت ہی جس قاعدہ علحدہ سے دل کا روکنا اور بھگوت مین لگانا شاسترون نے لکھا یا سالک جس قاعدہ
علحدہ علحدہ سے بھگوت کو پہونچے اُسکو بھگتی لکھا اسواسطے اختلاف معلوم ہونے لگے حقیقت مین کچھ اختلاف
نہین اور تشریح اُس انراگ یعنی محبت کی یہ ہی کہ جب اُپاسک یعنے سالک کے جملہ حواس ظاہری وباطنی دوست
ودشمن رنج وراحت سے علحدہ ہوکر موافق فرمودہ بید وسمرتی وپوران دنار دپنچراتر وغیرہ شاسترون کی
سرون کیرتن وجاپ وغیرہ مین بلا خواہش وآرزو کسی شی کے لگی ہوئی ہین ایسے آیا شک برتی یعنے توجہ دل سب

ا موجدان یا مجتہدان ۱۲　۲ افسون علوی کا علم ۱۲　۳ مطلب دلی منتخب شدہ ۱۲

برھمانڈون کی شوبھا اور خوبصورتی کا سار جو بھگوت کی مورتی اُسمین سوابھاوک یعنے خودبخود بلا خوف شاستر و
دوزخ وغیرہ کے سبب لذائذ ہر دو جہان سے ہٹے ہوئے اکھنڈ یعنے بلا تزلزل ہر وقت لگی رہے اُسکا نام بھگتی ہی
شُو دو طرح کی ہی ایک بہت विहित دوم ابہت अविहित بہت اُس کو کہتے ہین کہ جس طرح
شاستر مین قواعد و احکام مندرج ہوئے اُس کے موافق ہو شُو وہ بہت چار قسم کی ہی ایک کام یعنے خواہش
سے مثل گوپیکا و دھرو وغیرہ دوم دویش یعنی دشمنی سے مثل راون و سسپال وغیرہ سوم بھے یعنے خوف سے
مثل کنس و ماریچ وغیرہ چہارم سنیہہ یعنی محبت سے مثل نارد و سنکادک وغیرہ منجملہ اُنکے دو قسم یکے دشمنی دوم
خوف حسب قاعدہ او پاسنا کے متروک ہین طرح دوم ابہت اسکو کہتے ہین کہ جو سوابھاوک یعنی خودبخود
عقل کے تمیز سے بلا شاستر کی اجازت کے محبت ہو اور یہ درجہ اخیر و انجام کا ہی اگرچہ یہ درجہ اخیر محتاج کسی شرح
و تفصیل کا نہین لیکن اُسکی بعض ذرا تفصیل بیان کرتے ہین ایک گیا نا اُسکا یعنے گیان کو پیدا کر کے مُکت دیتی ہی دوم
سوتنتر[1] بمعنی مختار یعنے خود مکت دیتی ہی گیان اِسکا جزو ہی چنانچہ بھگوت گیتا کا قول ہی کہ میرے بھگت میری مایا کو
ترتے ہیں پھر فرمایا کہ میرے بھگت مجکو پہونچتے ہین سنہ بارہ اخیر گیتا مین کہا کہ جو سنسار سے چھوٹنا چاہے تو میر اسیون
کرا و علیٰ ہذا القیاس بید[2] سمرتی و سب سمرتی و پوران[3] وغیرہ اس بات مین متفق ہین پھر اِسی بھگتی کی تین قسم ہین
اوتم تدلکا ہم پراکرت یعنے جو بھگوت کو سب جگہ بیاپک[4] اور موجود دیکھتا ہی اور سب کو بھگوت مین جانتا ہی
مثل بانی اور ترنگ کے شو اُوتم یعنے بدرجۂ اعلیٰ ہی اور جس شخص کا بھگوت مین عشق ہی اور بھگوت بھگتون کو دوست
اپنا سمجھتا ہی اور متوسط بھگتون پر رحم و عنایت اور دشمنون سے علیحدگی رکھتا ہی وہ مدھم یعنے بدرجۂ وسط ہی اور جو شخص
بھگوت اور بھگوت کی رچنا مورتی یعنے پرتما وغیرہ کو ایشر جانتا ہی اور بھگوت بھگتون مین محبت نہین وہ پراکرت
یعنے بدرجۂ ادنیٰ ہی پھر وہی بھگتی ساتوک راجس تامس کی تفریق سے بموجب بھاگوت کے تین طرح کی ہی جو نسکام
یعنے بلا خواہش کسی طرح کی ہی وہ ساتوک ہی مثل پرہلاد وغیرہ اور جو کسی طرح کی خواہش اور کامیابی کے واسطے
ہی وہ راجس ہی مثل دھرو اور گج وغیرہ اور جو واسطے فتحیابی دشمن کے ہی وہ تامس ہی مثل اندر کے کہ برترا اسُر کے
قتل کرنیکو بھگوت کی آرادھنا کری پھر اسی بھگتی کی تین قسم بھاگوت مین لکھی ہین یکے مانس جو دل سے ہو دوم باچک

[1] تنتر شاستر کا ایک اعلیٰ حصہ ہی ۱۲ [2] اٹھارہ سمرتی دھرم شاستر کو بیان کرنے موافق احکام بید کے گویا شرح بید کے ہین ۱۲ [3] اٹھارہ پوران
ہین اگرچہ پیدائش و سلف کا حال ان مین اکثر لکھا ہے مگر حقیقت مین سمرتی اور بید کے احکام کو شرح و مفصل بیان
کرتے ہین اور اسمرتی مین بیشتر بیان دھرم شاستر کا ہے اور پورانون مین علاوہ دھرم شاستر کے گیان و بھگتی
و قواعد و عقائد انکے متعلقہ کا زیادہ تر بیان ہے ۱۲ [4] از ہمہ برتر و ہر جا موجود ۱۲

جو گفتگو سے موسوم کا ایک جو جسم سے ہو پھر وہی چار قسم کی لکھی ہین یے آرت جو بہ سبب کسی دُکھ کے بھگوت کا
آرادھن ہو مثل دروپدی و گج وغیرہ دوم جگیاسو یعنے جو بابے عاقبت مثل پریچھت وغیرہ سوم ارتھارتھی یعنی خواہشگار
دنیا مثل دھرو وغیرہ چہارم گیانی مثل پرہلاد و سنکادک وغیرہ پھر اسی بھگتی کی تین قسم اور لکھی ہین ایک وہ جو
خود کرے دوم وہ جو دیگر اشخاص سے ترغیب دیکر کراوے سوم وہ جو دیگر اشخاص کو بھگتی کرتا ہوا دیکھکر
خوش ہو پھر اُسی بھگتی کی نو قسم بھاگوت مین لکھی ہین شروَن کیرتن سمرن سیوا ارچا بندن داس سکھا آتم نویدن
आत्मनिवेदन सख्य दास्य वन्दन अर्चा सेवा स्मरण कीर्तन श्रवण
ومنجملہ ان نو قسم کے اکثر اس بھگت مال مین بنام مزدستھا تحریر ہوئی پھر وہی بھگتی باعتبار بھومکا یعنی درجون کے
گیارہ قسم کی ہے درجہ اول ست سنگ بھگتون کا دوم بھگتون کے رحم اور عنایت کے لائق ہو جانا سوم بھگتون
کے اعمال پر کہ شانت و رحم وغیرہ مین سردھا اور یقین کا کرنا چہارم بھگوت چرترون کو سُننا پنجم اُس سُننے ہوئے
بھگوت کے سروپ مین محبت کا پیدا ہونا ششم بھگوت کے سروپ کو وہ کیسا ہے اور کیا ہے اور اپنے سروپ
کو کہ یہ جیو یعنے روح کیا ہے جتھارتھ جان لینا اور اس درجہ کو ادویت بادی گیان کہتے ہین ہفتم اس بھگوت کے
سروپ مین محبت کا زیادہ ہونا ہشتم بھگوت کی روشنی کا روز بروز دلمین ازدیاد ہونا نہم رحم اور راز ہمہ اوصاف
وغیرہ عادات جو بھگوت مین ہین اُنکا آنا شروع ہونا دہم ایشرتا اور سرو گیتا وغیرہ ایشر کے دھرم یعنے عادات
بالکل اس شخص مین آجانے یازدہم اُس شخص کو جسقدر محبت اپنے جسم مین ہے اُسیقدر بھگوت مین تو تزلزل
کہ کسی وقت طبع اس بھگوت روپ کی چنتون سے علحدہ نہو جانی پھر وہی بھگتی دان وغیرہ کی تفریق سے
درجہ بدرجہ زیادہ ہوتی ہوئی تین قسم کی ہے واضح ہو کہ یہ سب قسم ایک بھگتی کے اسواسطے ہین کہ جس جس قسم سے منجملہ
اقسام بالا بھگتون کی طبیعت رجوع ہوئی وہ ایک قسم ہوگئی جس طرح اودھو نے بھگوت سے پوچھا کہ مہاراج تو
یعنے محسوسات کو کوئی چوبیس کوئی سترہ کوئی سولہ کوئی تین کوئی پانچ کوئی آٹھ کوئی سات کہتا ہے وجہ اختلاف
کی کیا ہے بھگوت نے فرمایا کہ حقیقت مین کچھ اختلاف نہین اصل یہ بات ہے کہ جس کسی نے ایک خواہش کو شامل
دوسرے خواہش کو سمجھ لیا اُسکے حساب مین تو کم اور جس کسی نے جدا جدا سمجھا اُسکے حساب مین زیادہ ہین مثلاً
جس کسی نے ایشر یا جیو کو علحدہ علحدہ سمجھا اُسکے حساب مین تین ہین اور جس کسی نے مایا کو بھگوت کی خواہش
جانی اُسکے حساب مین دو ہین اور جس کسی نے ادن برہم تتو اور اہنکار اور ہر پنچ عنصر کو ایزاد کیا اُسکے حساب مین

۱ جیون کا تیرون ۱۲ ۲ بحث کنندگان وحدانیت ۱۲ ۳ دیکھنا خواہ تصور کرنا ۱۲ ۴ برہم تتو اور اہنکار مع محسوسات ہر پنچ عنصر سے اولی ہین ۱۲

دسن ہین ورا علیٰ ہذا القیاس تا تحقیق نوبت پہونچی ہی اصل بنیاد ایک بھگوت ہی دوسری تمثیل اور ہے کہ کسی نے درخت برگد کی ابتدا سے دو شاخ دیکھ کر دو شاخ والا بیان کیا پھر دوسرے نے اُن شاخون مین اور شاخ دیکھی اُس نے چار یا زیادہ شاخ والا بیان کر دیا حقیقت مین درخت برگد ایک ہی اسی طرح بھگتی ایک ہی وہ ہی موافق رجوعات طبع بھگتان کے چند قسم کی معلوم ہوتی ہی اور خلاصہ سب کا یہ ہی کہ کوئی شخص کسی طور سے اور کسی فائدہ کے واسطے اور کسی قاعدہ سے بھگوت آرادھن کرے انراگ یعنی عشق کا ہونا ضرور ہے جب تک وہ عشق انتہا کے درجہ کو نہین پہونچتا تب تک سادھن روپ ہی اور جب وہ استھائی بھاؤ یعنے مستقل درجہ کو پہونچ گیا وہی پھل یعنے ثمر ہی اور وہ مستقل بھاؤ سے اور چیز کا سادھن نہین جیون مکت اُسی کو کہتے ہین اور مفصل حال بھگتی اپنے موقع پر خاتمہ کتاب مین درج ہوگا

بھگوت بھگتون کی مہما

اب اُن بھگوت بھگتون کو کہ اُس بھگتی مصرعہ بالا کے عمل کرنے والے ہوئے یا آیندہ ہونگے اور اب ہین بھگوت روپ جان کر دنڈوت کرتا ہون اگرچہ سادھو سیوا نشٹھا مین کچھ ذکر اُنکا تحریر ہوگا لیکن یہان بھی واسطے منگلاچرن اُس پوتھی کے پرتاپ اُنکا تھوڑا سا لکھتا ہون بھاگوت مین لکھا ہی کہ جنکے سمرن کرنے سے لوگ مع خاندان کے پاک ہوجاتے ہین اُنکے درشن اور ملاقات اور خدمت کرنے کا کیا کہنا ہی پھر بھاگوت کے ایکادس اسکندھ مین درج ہی کہ ڈوبتے اُچھلتے کو سنسار سمدر مین بھگوت بھگت مثل کشتی کے ہین پھر بھگوت نے بھاگوت مین فرمایا ہی کہ مین بھگتون کے اختیار مین ہون اور بھگت خود مختار ہین پدم پوران مین بھگوت کا قول ہی کہ جو میرے بھگتون کے بھگت ہین وہ میرے بھی بھگت ہین گسائین تلسی داس جیو نے جو یہ چوپائی بدھ ہری ہر کب کو بدبانی ÷ کہت سادھ مہما سکچانی ÷ لکھی ہی اُسکے معنی چند ہین منجملہ اُنکے یہ بھی ہین کہ آدمی کو بھگتون کے ست سنگ سے برہما بشن مہیش کا درجہ حاصل ہوتا ہی اسواسطے اُنکی بانی سکچائی ہی کہ ہم اور ہمارے مالک ساختہ پرداختہ بھگوت بھگتون کے ہین ہم کیا اُنکی مہما بیان کرین خوب جو غور سے نگاہ کیجاتی ہی تو جس کسی کو جو درجہ نصیب ہوا وہ بھگوت بھگتون کے ست سنگ سے ہوا ایک دفعہ ہمدگر بسوامتر اور بربت رکھیشر کے بحث ہوئی کہ بسوامتر جی تپ کو بڑا کہتے تھے اور بربت رکھیشر ست سنگ کو بر وقت فیصلہ شیش جی نے

۱؎ پوجا یا بھجن ۱۲ ۲؎ محبت یا عشق ۱۲ ۳؎ واسطے حصول بھگوت کے جو تدابیر بھجن وغیرہ کی کیجاوین ۱۲ ۴؎ در زندگی مغفرت یافتہ ۱۲ ۵؎ مراد از قول نیک برائے آغاز کدامی کار ۱۲ ۶؎ بعض جا یعنی بندگی اور بعض جا اقبال و شوکت ۱۲

فرمایا کہ برائے لحظہ کوئی تم دونون مین سے زمین کو اپنے پر رکھ لو سوامترجی نے کئی لاکھ برس بلکہ تمام عمر کے تپ کا پھل لگایا زمین نہ ٹھہری پربت رکھیشر نے ایک لحظہ ست سنگ کا پھل دیا کہ زمین ٹھہر گئی اور اسمین ہی انصاف ہوگیا ٥ ست سنگت مُد منگل مُولا ۂ سوئی پھل سدھ سب سادھن پھولا ۂ یعنی ست سنگ خوشی اور آنند کا درخت ہی اور وہی یعنی ست سنگ کا ہی ہونا ثمرہ ہی اور سب سادھن پھول ہین اور یہی معنی ہین کہ ثمرہ ہی اور سب سادھن پھول ہین اب غور کرنا چاہیے کہ بھگوت بھگتون کو کسقدر بزرگی ہوگی کہ جنکے ست سنگ کی یہ مہما ہی اور خیال کرنا چاہیے کہ بھگوت کو سب موجودات اپنا مالک تصور کر کے پرستش کرتی ہی اور بھگت کیسے ہین کہ وہ ہی بھگوت اُنکے قابو مین ہو کر خود خدمت اُنکی کرتا ہی اور ذکر ہی کہ ایک شاعر نے چاہا کہ جو سب سے بزرگ ہو اُسکی تعریف تصنیف کرون زمین کو سب سے بڑا جانا اور اُس سے بزرگ شیش کو اور شیش سے شیوجی کو اور شیو سے برھما کو اور برھما سے بزرگ بھگوت کو پھر جو خوب سُوچا تو بھگوت سے زیادہ بھگت جانے کہ جنھون نے بھگوت کو بھی زبردستی سے اپنے قابو مین کر لیا ہی اور اپنے دل سے باہر نہین جانے دیتے غرض بھگوت بھگتون کا جو کچھ درجہ ہی اور جو اُنکی بزرگی ہی وہ اندازہ تحریر و تقریر سے باہر ہی اور اُن مین اور بھگوت مین کچھ فرق نہین

سبب تالیف

معمول ہی کہ دل آدمی کا کسی وقت خالی از تعلقات ظاہری و باطنی نہین رہتا جو بھگوت کے بھگت ہین اُنکا خیال بھگوت کے چرترون مین اور نیک باتون مین رہتا ہی اور آور دن کا حسب رغبت طبع سُو اس خاکسار کا دل اکثر خیالات ناقصہ مین رہتا تھا اسکے واسطے جو سوامی مان گرجی مہاراج ہے کہ اِس زمانہ مین غنیمت و آچارج ہین اور سب شاستروں مین اُنکو مداخلت اچھی ہی بالخاص بیدانت اور آٹھ یا سنا شاستر کو خوب پڑھا اور سمجھا اور دونون مذہب کے صاحب کمالون سے ست سنگ اور تحقیقات واقعی کر کے صفائی بہم پہونچائی جو علاج پوچھا تو فرمایا کہ پوتھیون کی ٹیکا یعنے شرح کرنی چاہیے حسب ارشاد اُنکے جو ارادہ شرح کا کیا تو وہ مادہ اپنے مین نہ دیکھا کہ شرح سنسکرت پوتھی کی لکھون کس واسطے کہ سب علمون سے بے بہرہ ہون لیکن ترجمہ کرنا کسی پوتھی بھاشا کا مناسب سمجھا اور بعد غور واسطے ترجمہ پوتھی بھگت مال کے سری رگھنندن سوامی نے دلکو ہدایت فرمائی اس پوتھی کے ترجمہ کے دو تین سبب ہین اول یہ کہ چند ترجمہ فارسی کہ جسکا ذکر آئندہ ہوگا موجود ہین اور اصل بھگت مال اور اُسکی شرح مصنفہ سوامی پریاداس جی سریع الفہم ہی اُنکے موافق

اُردو مین ترجمہ لکھدینا آسان سمجھا بقول گسّائین تلسی داس جی دوہا ۔ ہاتی ایا رجے سرت ورجو نرپ سیتوکرانہہ ؛ چرٹھے پیلکا پرم لکھوین شرم پار ہتہ جانہہ ؛ دوم مدار مغفرت کا اور بھگتی کے ہی اور اس بھگت مال مین بیان بھگتی کا مفصل ہی سوم اس پوتھی مین بھگوت بھگتون کا بیان ہی کہ اُنکی بدولت بھگوت اور بھگتی دونون حاصل ہوتی ہین بھاگوت مین لکھا ہی کہ بھگوت چرترون کا بیان کرنا واجب ہی ورنہ بھگوت بھگتون کے چرترون کا اور رامائن مین لکھا ہی (۱) موڑے من کچھ آس لبسواسا ؛ رام تے ادھک رام کے داسا ؛ اس واسطے بھگوت بھگتون کا چرتر لکھنا سب سے بہتر جانا

حال مصنّف اصل بھگت مال و مترجمان آن

نارائن داس عرف نابھاجی مصنف اصل بھگت مال کے ہوے ہنومان بنس مین اُنکا جنم ہوا ہنومان بنس کا یہ حال ہی کہ تیلنگ دیس دکھن مین متصل گوداوری (نام ندی ۱۲) سمت شمال رام بھدراچل ایک پہاڑ ہی وہان سری رگھنندن سوامی نے وقت تشریف بری دنڈک بن کے چندے قیام فرمایا تھا اور وہ مقام اب بھی بڑا پرتاپی ہی وہان رام داس نامے برہمن مہاراشٹر ہنومان جی کا انش اوتار ہوے چنانچہ چھوٹی سی دُم بھی تھی سری رگھنندن سوامی کے پرم بھگت پربین تھے پچاس ہزار اشلوک آریا (۲) چھند مین رام چرتر بزبان مرہٹی تصنیف کیا کہ اس ملک مین ازبس مشہور اور معروف ہی اور یہ صنعت اُسمین رکھی کہ اول مین ہر ایک اشلوک کے حرف گائتری کا لکھا چوبیس حرف گائتری کے چوبیس اشلوک مین ختم ہوے تب اِسی ترتیب سے آیندہ تصنیف کرے گویا وہ سب تصنیف اُنکی گائتری رُوپ ہی اور ہزارہا لکھا آدمیون کو سری رام اوپاسنا مین رجوع کیا اور آخر مین بھگوت رُوپ کو پراپت ہوے اور اُنکے بھائیون کی اولاد بسبب ہنومان اوتار ہونے رام داس جی کے ہنومان بنس مشہور ہی اُن لوگون کو علم موسیقی مین ازبس مہارت ہی راجاؤن کے دربارون مین گانے پر نوکر رہتے ہین ایام خُردسالی سے یہ نابھاجی نابینا تھے جب والد اِنکا مر گیا اور قحط سال ہوا تو والدہ اِنکی ایک جنگل مین ڈال کر خود کہین چلی گئی اتفاقاً اُس طرف گذر سوامی کیلہ جی اور اگر داس جی کا ہوا اور رحم کر کے پانی اُنکی آنکھون پر چھڑکا کرین اسی طرح بہت دن ہو گئے اور پوچھا کہ تو کون ہی نابھاجی نے جواب دیا کہ ایک تو جسم پنچ عناصر کا ہی اور دوسری آتما یعنے روح ہی تم کس کو پوچھتے ہو یہ سُنکر سوامی اگر داس جی اُنکو اپنے ساتھ گلتاجی مین کہ بعلاقہ

---

(۱) ناپید اکنار کسی ندی بزرگ کا جو راجہ پل کر دیتے ہین چڑھ کر چھوٹی چینٹی بلا تکلف پار جاتی ہی ۱۲ (۲) میرے دل مین کچھ ایسا یقین ہے کہ رام سے زیادہ رام کے غلام ہین ۱۲ (۳) چھند بحر کو کہتے ہین اور آریا نام ہے ۱۲ (۴) منتر جو اول و زبر تر ہے ۱۲

جیپور متصل آمیر واقع ہی لے آئنے اور اپنا چیلہ کرکے نارائن داس نام رکھا اور خدمت ٹھاکردوارہ و پاشوئی بیشنؤونکی تفویض کرکے واسطے کھانے سیدت پرساد یعنی اولش سادھان کے اجازت فرمائی ایک روز سوامی اگرداس جی مانسی پوجن مین مصروف تھے اُسوقت اُنکے ایک سیوک کا جہاز سمندر مین ڈوبنے لگا اُس نے سوامی اگرداس جی کو یاد کیا سوامی جی نے دل اُس طرف کو متوجہ کیا تھا کہ نابھاجی نے جو خدمت مین حاضر تھے عرض کیا کہ مہاراج جہاز بچ گیا اور روانہ ہوا آپ پوجا مین مشغول ہون سوامی جی نے فرمایا کہ جو درجہ تم کو ملنا چاہیے تھا وہ حاصل ہوا اب ٹھاکردوارہ اور بیشنوان کی خدمت سے معاف کیا مناسب ہی کہ جن بھگتون کی بدولت یہ صفائی دل تم کو حاصل ہوئی ہی اُن کا حال مفصل قلمبند کرو نابھاجی نے عرض کیا کہ کیا تاب اور طاقت ہی جو بھگتون کا حال لکھ سکون کسواسطے کہ بھگوت کے چرترون سے بھگتون کے چرتر اپار ہین سوامی جی نے فرمایا کہ جس بھگوت اور بھگتون کی کرپا سے یہ درجہ تمکو ملا ہی اُسی کی بدولت سب بھگتون کا حال بھی خودبخود تم کو معلوم ہوجائے گا نابھاجی نے اپنے گرو کے ارشاد کو تسلیم کرکے بھاشا مین کہ اکثر چھپے چھند ہین بھگتون کا نام اور اُنکے چرتر لکھکر بھگت مال نام رکھا یعنے بھگوت بھگت جو جواہر ہین اُنکی یہ مال کا اور دیگر مالاؤن سے وفضیلت اس مالا کو اسواسطے ہی کہ مالا کا ہونا براے بھگوت بھجن ہی یا براے زیب تن شود یگر مالاؤن سے یہ دونون مطلب بدیر حاصل ہوتے ہین اور یہ مالا ایسی ہی کہ جسنے اسکو پہنا اُسکے دونون مطلب فی الفور برآرہوئے یعنے جس شخص نے وردا سکے پڑھنے کا رکھا ممکن نہین کہ ایشر کو نہ جانے اور زیب تن اسوجہ سے ہی کہ وہ بزرگ و مقبول ہر کہ ومہ کا ہوجاتا ہی جس طرح دیگر مالاؤن مین ایک سو آٹھ دانہ ہوتے ہین اسیطرح اس بھگت مال مصنفہ نابھاجی مین ایکسو آٹھ شعر یعنے چھند وغیرہ ہین سوامی پریاداس جی نے شرح اسکی بھاشا مین کبت بند تصنیف کی یہ سوامی مادھوسنپرواکے بیشنو تھے اور پریم و بھجن مین مشہور و معروف سری برندابن مین رہتے تھے اسکے بعد اول ترجمہ لالہ لعل جی داس صاحب نے ۱۲۵۸ ہجری مین بعد تحقیق از بیشنو داس نبیرہ سوامی پریاداس شارح کے کیا اور بھگت اورلیسی اس ترجمہ کا نام رکھا یہ صاحب رہنے والے کاندلہ کے تھے اور بھجن داس کے نام سے بایام خدمت چکلہ داری وغیرہ نواح متھرا کے انکو ست سنگ ہوا اور سیوک گادی ہت ہرنبس جی اُپاسک سری رادھا بلبھ لعل جی کے ہوے اور گرو سے بعلجی داس نام پایا یہ ترجمہ از بس صاف اور حسب قاعدہ اُپاسنا کے سریع الفہم ہی اور بھگتی اور محبت مصنف کی عبارت ترجمہ سے مثل آفتاب کے روشن و ظاہر دوسرا ترجمہ اور ایک صاحب نے لکھا لیکن ورق اول و آخر کتاب کے جاتے رہے نام مصنف معلوم نہین ہوتا

عبارت ترجمہ کی منشیانہ ہی اور ایسی بھگوت کی محبت پیدا کرتی ہی کہ خواہ نخواہ طبیعت نرم ہو جاتی ہی تیسرا ترجمہ
لالہ گمانی لعل صاحب کایستھ ساکن رُہتک نے سمبت ۱۸۱۸ مین ختم کیا اور تحقیقات اور ترجمہ کرنے مین بہت محنت
کی کہ تا دواپر بھگت علیحدہ فصل مین اور کلجگ کے علیحدہ فصل مین انتخاب کیے اور عبارت منشیانہ و رنگین و مفصل
ہی اور محبت بھی مترجم کی معلوم ہوتی ہی اب یہ غلامان غلام بارگاہ سری رگھنندن سوامی اودھ بہاری پورن برہم
سچدانند لچھمن کا تلسی رام ولد لالہ رام پرشاد اگروال ساکن میران پور اُس اصل بھگت مال و شرح اور ترجمون کے
موافق سمبت ۱۹۱۱ مین بماہ پوکھ بدی دوتج ترجمہ شروع کرتا ہی اور در باب انتخاب بھگتان و شرح الفاظ سنسکرت
وغیرہ کے برخورداران جانکی داس دسریام داس پسران لالہ سالگرام برادر کلان سے کچھ مدد لیگا کہ وہ بھی
اس ثواب عظمی مین شامل ہون اگرچہ بموجب اصل پوتھی و شرح وغیرہ کے بزبان اُردو ترجمہ لکھدینے مین چندان محنت
نہ تھی لیکن منظور یہ ہوا کہ علاوہ از حال بھگتان مندرجہ پوتھی ہاے ممدوحہ کے جو ضروری قواعد طریق بھگتی کے ہین
وہ بھی مندرج اِس نسخہ کے ہو جاوین اور جو لوگ ناواقف ہین اُنکو اپنے دھرم و اصول سے واقفیت حاصل ہو
اسواسطے اِسکی تحریر و تلاش مین بہت فکر کرنا پڑا تا کہ کوئی امر خلاف شاستر اور قاعدہ کے تحریر نہو جاوے اور جو
حال خاکسار کو معلوم نہ تھا اُسکو شاستر کے موافق حسب ہدایت پنڈتان و ودیاسکان کے فراہم کیا لیکن بخوف
طوالت سب مندرج نہ کرسکا بلکہ جو قول بید سمرتی اور پُرانون کے جمع کیے تھے اُنکا کسی مقام پر ترجمہ اور کسی جگہ
مطلب لکھدیا اور چوبیس نشٹھا[1] مقرر کر کے اکثر وہ قاعدے اُن نشٹھاؤن مین اور نیز کتھاے بھگتون مین تحریر کیے
گیے جو بھگت جس نشٹھا مین مندرج کرنا مناسب جانا اُس نشٹھا مین درج کیا اور وقت اندراج و انتخاب مراتب ذیل پر
نگاہ ہوئی اول سنپرداے بھگت پر دوم اعتقاد پر کہ جس نشٹھا کے سبب سے کمالیت اُس بھگت کو ہوئی سوم بعد کمالیت
جس نشٹھا کی طرف طبیعت بھگت کی رجوع رہی چہارم بعض بھگت کا نام اُس نشٹھا مین درج ہوا کہ جس نشٹھا کے
متعلق کتھا اُس بھگت کی مندرج پوران اور بھگت مال کے ہی بیشک بلا تکلف عبارت اس ترجمہ کی سب طرح
قاعدۂ شاعری اور فصاحت و بلاغت وغیرہ سے خالی و عاری ہی اور ایسی نہین کہ لائق پسند دانایان علوم و واقفین
محاورہ کے ہووے بلکہ صدہا جگہ خود دیدہ و دانستہ محاورہ غلط کر دیا لیکن چونکہ بھگوت اور بھگتون کے چرتر اور
مہابھگتی کی اسمین مندرج ہوئی ہی و نیز اشخاص نیک سبب اپنی بھگتی کے بُرے کو بھی بھلا سمجھ لیتے ہین اسواسطے
امید ہوتی ہی کہ مقبول اچھے لوگون کے ہووے اور ہرگز مجھکو اپنے گناہون پر جسکا حساب جمراج اور چترگپت بھی

[1] اصل معنے اعتقاد اور یہان معنے فصل یا باب کے دیتا ہے ۱۲

نہین کر سکتے نگاہ کرنی نہ چاہیے صرف یہ اعتقاد و تسکین کافی ہی کہ اگر ست سنگ مہابید اور شاستر نے سچ لکھی ہی تو اس کلام اور ترجمے کو بھگوت اور بھگتون کے نام و چرترونکا ست سنگ ہوا ہی پس کیا شک اسکے ایجاب مین بھگوت بھگتون کو ہوگا بھاگوت مین لکھا ہی کہ جو تصنیف نادان و نالائق شاعر کی خالی از قواعد شاعری ہووے لیکن بھگوت کے نام اور چرترکا اسمین بیان ہو تو بھگوت بھگت کہ مثل ہنس کے ہین اسکو مثل مان سرودر کے جانکر اسمین قیام فرماتے ہین اور گشائین تلسی داس جی کا قول ہی ؎ سب گن رہت کوکب کرت بانی ؞ رام نام جس انکت جانی ؞ سادھو کہین سنین بدھ تاہی ؞ مدھوکر سنت سرس گن گراہی ؞ یعنے اسکے حسب قول بھاگوت کے یہ ہین کہ گو سب ہنرون سے خالی ناقص شاعر کی تصنیف کا کلام ہی لیکن رام نام کے چرترون سے منقش جانکر تعظیم کرتے ہین اور سنتے ہین عاقل تسکو کیونکر بھنور کے موافق سنت بہتر مقبول کرتے ہین سہو اور خطا کا ذکر ضرور نہین کہ مجسم سہو اور خطا ہون مجھ سا گنہگار نہ کوئی آجتک ہوا نہ ہی نہ ہوگا دست بستہ کمال منت و الحاح سے گزارش بخدمت ناظرین کے یہ ہی کہ بصورت پسند واسطے اپنے فائدہ کے و بصورت ناپسند واسطے قہقہہ اور ہنسی میری ناواقفیت اور نادانستگی کے پڑھنے سے دریغ نہ فرمائین جسقدر کسی شاعر کو تلاش مضمون تازہ و باریک کی رہتی ہی اسیقدر تلاش اس بات کی خاکسار کو ہی کہ سریع الفہم ہو نام اس ترجمہ کا بھگت مال پروین بصلاح دو سہ کس بھگتان اور کے تجویز ہوا پروین کے معنی جلا دہندہ یا روشن کنندہ کے ہین برخوردار سریرام داس اور بعض صحاب نے جو تاریخ تصنیف کرین آخر مین مندرج ہونگی چوبیس نشٹھا جو بھگوت نے دل کو ہدایت فرماکر مقرر کرائی تو یہ وجہ معلوم ہوتی ہی کہ جس طرح برہمانڈ چوبیس تتو سے بنا ہی یا بھگوت نے جس طرح واسطے ادھار جگت کے چوبیس اوتار دھارن کرے اسیطرح واسطے مغفرت اور مکتی کے یہ چوبیس نشٹھا ہین نشٹھا اول در تعریف دھرم کرم و بیان حالات ہفت اُپاسکان این نشٹھا دوم بھاگوت دھرم پرچارک نشٹھا یعنی رواج دہندگان بھگوت بھگتی مشتمل کتھا بست بھگت سوم سادھ سیوا وست سنگ مشتمل کتھا سی بھگت چہارم سرون نشٹھا مشتمل کتھا چار بھگت پنجم کیرتن نشٹھا مشتمل کتھا پانزدہ بھگت ششم بھیکھ نشٹھا مشتمل کتھا ہشت بھگت ہفتم گرو نشٹھا مشتمل کتھا پانزدہ بھگت ہشتم پرتما ارچا نشٹھا مشتمل کتھا پانزدہ بھگت نہم لیلا نوکرن یعنے راس و رام لیلا وغیرہ مشتمل کتھا شش بھگت دہم دیا و اہنسا مشتمل کتھا شش بھگت یازدہم برت نشٹھا مشتمل کتھا دو بھگت دوازدہم پرساد نشٹھا مشتمل کتھا چار بھگت سیزدہم دھام نشٹھا مشتمل کتھا ہشت

ـــہ ذکر کرنا گانا تصنیف کرنا کہنا کسنی ۔۔

بھگت چہاردہم نام نشٹھا مشتمل کتھا پنج[۵] بھگت پانزدہم گیان نشٹھا مشتمل کتھا دوازدہ بھگت شانزدہم
بیراگ وشانت نشٹھا مشتمل کتھا چہاردہ بھگت ہفدہم سیوا نشٹھا مشتمل کتھا دہ بھگت ہیجدہم سوہارد نشٹھا
مشتمل کتھا شش بھگت نوزدہم سرنگار و مادھرج نشٹھا مشتمل کتھا بست بھگت بستم باتسلیہ نشٹھا مشتمل
کتھا نہ بھگت بست و یکم داسیہ نشٹھا مشتمل کتھا شانزدہ بھگت بست و دوم سکھیہ نشٹھا مشتمل کتھا پنج بھگت
بست و سوم شرناگتی جو آتم نویدن نشٹھا مشتمل کتھا دہ بھگت بست و چہارم پریم نشٹھا مشتمل کتھا شانزدہ بھگت
پناہ ۱۲ — خودی باسپرد کردن ۱۲

مہماو تعریف بھگت مال کی

مہماو بزرگی بھگت مال کی احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہی اس لوک و پرلوک کی کامیابی کو مثل کلپ برچھہ و کام دھین
کے ہی جو شخص ہمیشہ اسکو پڑھتے ہین ممکن نہین کہ بھگوت بھگتی انکو نہو جاوے اور اگر واسطے کسی خواہش دنیا کے
پڑھتے ہین تو وہ بھی بہت جلد حاصل ہو جاتی ہی کہ اکثر اشخاص نیز اس خاکسار کو بارہا تجربہ ہوا جسقدر تیرتھون
کے اشنان اور دان وغیرہ سے ثواب حاصل ہوتا ہی اس سے دوچند اس بھگت مال کے پڑھنے سے ملتا ہی دنیا
(غسل ۱۲ — سخاوت ۱۲)
مین تین قسم کے آدمی ہین یکے بمکت دوم سادھک سوم بشئی
سو بمکت یعنی وارستگان اور سادھک یعنی سالکان کو تو یہ پوتھی جان سے زیادہ تر عزیز ہی کہ انکا مطلب بخوبی
نکلتا ہی اور بشئی یعنی متوسان لذائذ دنیا کو اسواسطے مفید ہی کہ مراد دنیاوی اسکے پڑھنے سے حاصل ہوتے ہین
اور بالیقین کہ بھگوت کی طرف بھی طبیعت لگ جاوے وعلاوہ ازان حکایات عجیب و غریب و مفلس مدارج
عشق و ہجر و وصال در رس و سرنگار کے درج ہوئے ہین گو وہ متعلق بھگوت عشق سے ہین لیکن قاعدے عشق حقیقی
و مجازی کے یکسان ہین اسواسطے وے لوگ ان قواعد کو متعلق بہ عشق مجازی کے سمجھکر قواعد و مدارج سے واقف
ہونگے اور حظ اٹھاوینگے غرض ہر سہ قسم کے لوگون کو مفید اور فرحت بخش ہی اور کیون نہو کہ بھگوت کو مثل اپنے
بھگتون کے عزیز و دلچسپ ہی کہ خود سنتے ہین ایک ویشنو گوردھن داس نامے ساکن کامان سرزمین برج کے
شہر جیپور مین وارد ہوئے پوجاری مندر سری گوبند دیو جی نے کہ نام انکا رادھارمن تھا کتھا بھگت مال کی
بیشنو موصوف سے سننی شروع کی ہنوز کتھا ختم نہین ہوئی تھی کہ طرف سانبھر کے چلے گئے اور جب واپس آئے تو لوگون سے
پوچھا کہ کہان تک کتھا ہو چکی تھی کوئی نہ بتا سکا اور سری گوبند دیو جی نے نشان دیا کہ فلان بھگت تک کتھا ہو چکی
تھی اس سے ثابت ہو گیا کہ خود بھگوت اس بھگت مال کو سنتے ہین دوسرا ذکر ہی کہ سوامی پریا داس جی شارح
اصل بھگت مال کے قصبہ میوڈل مین کہ برج سے بیس کوس ہی تشریف لیگئے اور لعل داس مہنت ٹھاکر دوارہ کو کتھا سنائی

[۵] پیار و مراد آرادھن بہ تصور فرزندی ۱۲ [۲] مادہ گاؤ بہشت کہ ہین اشیائے دنیاوی حسب خواہش دیتے ہین ۱۲

اتفاقاً مندر مین چوری ہوگئی اور اشخاص خالی الذہن نے نسبت کتھا کے اس چوری ہونے کو تعبیر کیا لیکن مہنت
موصوف کو کچھ خیال نہ ہوا اور سوامی پریاداس جی سے واسطے کتھا کہنے کے کہا سوامی جی نے فرمایا کہ شروتا
سماعت کنندہ ۱۲
اس کتھا کے خود بھگوت ہین جبتک سنگھاسن بھگوت کا واپس نہ آوے گا تب تک کتھا بند رہے گی
सिंहासन
غرض کتھا بند رہی اور سب لوگ ٹھاکردوارہ کے اس روز مہاجرت بھگوت سے بے خور خواب رہے جب رات ہوئی
تو بھگوت نے اُن چورون کو ایسا خوف دیا کہ صبح کو سنگھاسن بھگوت کا سر پر رکھکر مع اسباب مہنت جی کی خدمت
مین حاضر ہوئے سب کو سری بھگت مال پر اعتقاد ہوا اور خالی الذہن لوگون کے مُنہ مین خاک پڑی اور کتھا
شروع ہوئی یہ بات بعید از قیاس نہین کسواسطے کہ جس حالت مین خود بدولت واسطے سہائے بھگتون کے نجدھام[١] کو
چھوڑکر چلے آتے ہین اور طرح طرح اوتار دھارن کرتے ہین تو کیا بعید ہی کہ اب دو ایک بات وہ تحریر ہوتی ہین کہ
جنکے مقاصد صرف پوتھی کے اعتقاد سے حاصل ہوئے سمیر دیو برہمن ساکن کوڈینہ لب دریاے نربدا نے گلتا جی مین
بشوق تمام کتھا بھگت مال کی سُنی اور پوتھی کی نقل لیکر گھر کو روانہ ہوا راستہ مین غارتگرون نے قتل کیا اور پوتھی
مع اسباب کے لے گئے چونکہ یہ پوتھی جہان رہتی ہی سیاہی دل کی دور کردیتی ہی اسواسطے چورون کو افسوس اپنی
حرکت کا ہوا اور سری بھگت مال نے بصورت خوفناک خواب مین ہدایت فرمائی کہ نعش سمیر دیو کو اُسکے گھر پہونچادو
اور پوتھی کو اُسکے سر پر رکھو کہ زندہ ہو جائیگا چورون نے اُسی کے موافق عمل کیا اور وارثان مقتول کے ہاتھ سے
پوتھی سر پر سمیر دیو کے رکھوائی کہ فوراً زندہ ہوگیا گویا خواب مین تھا اس حال کو دیکھکر سب کو تعجب ہوا اور
بھگت مال کے معتقد ہوکر بھگوت سرن ہوئے اور بیشنو ہوکر کرتارتھ[٢] ہوگئے اسی طرح ایک تاجر نے اس پوتھی
کی کتھا سوامی پریاداس جی سے سُنی اور اعتقاد کرکے پوتھی کی نقل لے گیا کچھ عرصہ بعد موت اُسکی آپہونچی اور بحالت
نزع نجوف جم دوتان[٣] کے اپنے وارثان کو کہا کہ میرے سینے پر پوتھی کو رکھدو ہنوز پوتھی نہ آئی تھی کہ جان اُسکی نکل گئی
اور وارثان نے بعد مرگ بھی پوتھی اُسکے سینے پر رکھی اُسکے پرتاپ سے جمدوت تو فوراً بھاگ گئے اور تاجر مذکور
اُٹھ بیٹھا اور کہنے لگا کہ جمدوت تو جم لوک کو لیے جاتے تھے بھگوت بھگتون نے چھُڑایا ہی اب مین بیکنٹھ کو جاتا ہون
वैकुण्ठ مکان ۱۲
اور وصیت کرتا ہون کہ جو میری اولاد مین ہو اس پوتھی کو پڑھتا اور سُنتا رہے اور بروقت مرگ اپنی چھاتی پر رکھے
یہ کہکر پرم دھام[٤] کو گیا اور اُسکی اولاد مین اب تک وہ دستور وصیت کردہ جاری ہی لالہ گمانی لال صاحب

---

[١] بیکنٹھ یا بشنولوک یا اجودھیا ۱۲ [٢] کر لیا ہی سب مطلب اپنا جو کرنا چاہیے تھا ۱۲ [٣] جم محاسب نیک و بد رسانندہ جزا و سزا آن دوت بمعنی ملازم و خدمتگار وغیرہ ۱۲ [٤] سب سے پرے جو مکان یعنے لامکان کہ جہان پہونچکر پھر نہین پھرتا ۱۲

مترجم ثالث اپنا حال لکھتے ہین کہ ایک بیٹا اُنکو کمال آرزو و تمنا سے نصیب ہوا بیماری ام الصبیان کی اُسکو رہتی تھی ایک روز لالہ موصوف ترجمہ مین مصروف تھے کہ آواز گریہ وزاری کی گھر مین سے آئی اُٹھکر اندر گئے دیکھا کہ لڑکا بیہوش و حواس زمین پر پڑا ہی اور والدہ اُسکی روتی ہو اُس نے شدت غم سے کلمات غصہ آمیز کہے اور نسبت پوتھی کے بھی ایک لفظ ثقیل زبان پر آیا چونکہ لالہ صاحب موصوف کو اعتقاد کامل اس پوتھی پر تھا اسواسطے کلمۂ ثقیل کو برداشت نہ کرسکے اور کہا کہ پوتھی کو اس لڑکے کے سرپر رکھکر دیکھو کہ بھگوت بھگتون کا اور اس پوتھی کا کیا پرتاپ ہی اُسنے پوتھی جو طفل کے سینے پر رکھی گویا جان بدن مین ڈالدی کہ فی الفور لڑکا اُٹھ بیٹھا اور پھر بیماری اُسکو نہ ہوئی الغرض جو کچھ مہا و پرتاپ و بزرگی اس پوتھی کی لکھی جاوے وہ کم از کم ہی اور ہرگز جائے تعجب کی نہین کسواسطے کہ جس حالت مین اس پوتھی کی کرپا سے سنسار یعنے آواگون کے دُکھ دور ہوجاتے ہین تو دیگر صعوبات دنیاوی کی کیا حقیقت ہی

بیان رس بھید (रसभेद)

اگرچہ دیباچہ ختم ہوگیا لیکن جو چہ بتیس نشٹھا تحریر ہونگے متعلق رسون کے ہین اور اصل بھگت مال مین پانچ رس متعلق بھگتی کے لکھتے ہین لیکن اصل کسی شرح مین کچھ صورت اور اصلیت رسون کی مندرج نہین سو بعد تحقیق لکھتا ہون واضح ہو کہ بنیاد رسون کی بید سرتی वेद श्रुति रसा वेशः یعنی البشر پریا تمار[لہ] روپ ہی صورت و معنی رس رُوپ کے یہ ہین کہ ایکاگر چیت کی برتی یعنے یک سو دلکی توجہ جس آنند سُروپ کے مزے کو چکھ کر محو ہوجاوے یعنے سچد انند گھن پربرہما اپنے سوامی کا جو تصور یہ سروپ ہی اسمین وہ توجہ مستقل ہوجاے وہ رس ہی کہ پھر اُسی کی دوسری شرح ہی کہ جو سروپ بھگوت کا سرنگار یا بتسلیہ یا سکھا وغیرہ رسون کے سامان سے کہ وہ سامان مفصل بموقع خود تحریر ہونگے سالک کے دل مین نمودار ہو اُس سروپ مین دل کی توجہ مستقل ہوجاے اُسکو کہتے ہین اور بعض شارحان رس بھید نے اُس سروپ نمودار شدہ کا نام بھاؤ لکھا اور اُس بھاؤ مین توجہ دل کا مستقل ہونا رس قرار دیا سو وہ رس ایک اور بیاپک پورن برہم سچدانند گھن ہی سامان جو اُسکے نمودار ہونیکے علٰحدہ علٰحدہ ہین اسواسطے جدا جدا نام ہوئے حقیقت مین وہ رس ایک اور بیاپک ہی جسطرح ایک مٹی سے چند قسم کے کوزے جدا جدا نام اور صورت کے ہوتے ہین لیکن مٹی (मिट्टी) سب مین ایک اور بیاپک (व्यापक) ہی و علی ہذا القیاس پانی مین جیسا رنگ ملا یا جاوے ویسا ہی

[لہ] رس اُس کا نام ہی کہ جس سے دل یا زبان کو ذائقہ اور کیفیت حاصل ہو سو زبان کے ذائقہ کی رس شیرینی و ترشی و نمک وغیرہ جدا ہین اور جس قدر رس متعلقہ شاعری وغیرہ گویائی کے ہین اور جن سے دل کو لطف و مزہ حاصل ہوتا ہے اُس کا ذکر یہان ہوتا ہی ۱۲ [لہ] ہمہ جا موجود ۱۲

معلوم ہونے لگتا ہے لیکن پانی چند رنگ اور چند قسم کا نہین اسی طرح رس جس جگہ جس حُسن و آرائش و نازوادا وغیرہ کے سامان سے ظاہر ہوا اُسکو شرنگار کہتے ہین اور جہان شجاعت و طاقت و سلاح وادمنگ وغیرہ کے سامان سے ظاہر ہوا اُس کو بیر رس وعلی ہذا القیاس دیگر سامان باتسلیہ و سکھیہ وغیرہ کی جدا جدا و مختلف باہمدگر ہین غرض رس ایک ہے سامان مختلف کے سبب سے علٰحدہ علٰحدہ نام ہوئے اب ایک اعتراض یہ لازم آیا کہ پہلے تو دل کی مستقل توجہ کو رس لکھا اور پھر رس کو بیاپک سچدانند الیشُو بیان کیا دونون مین درست کیا ہے سُو واضح ہو کہ رس بھگوت رُوپ بیاپک ہے دل کے مستقل توجہ کو جو رس لکھا تو سبب یہ ہے کہ جس طرح کہنے مین آتا ہے کہ غذا کیا ہے ایک زندگی ہے سُو حقیقت مین وہ غذا زندگی نہین زندگی کا سامان قوی ہے اسی طرح وہ مستقل توجہ سامان قوی رس کا ہے اور اُسکو ہی رس کہا جاتا ہے رسون کی تعداد مین باہمدگر شاسترون کے اختلاف ہے شرنگار اُپاسک کہتے ہین کہ انندسُوروپ صرف شرنگار سے حاصل ہوتا ہے دیگر رس ناحق ہین جواب یہ ہے کہ اگر اصول آنند کا صرف شرنگار ہو تو شیر اور مینڈھا اور ہاتھی وغیرہ کی لڑائی دیکھنے و دیگر ایسے امور سے کہ جنکا شرنگار سے تعلق نہین آنند ہونا نہ چاہیے کوشؔ (कोश) شاستر والے آٹھ رس کہتے ہین شانت (शान्त) رس بیان نہین کرتے اوپنشدؔ شاستر والے شانت رس بیان کرتے ہین دیگر رس اُسکی فرع بتلاتے ہین شانت شاستر والے کہ وہ شاستر (उपनिषद्) عشق اور شاعری اور رس بھید وغیرہ کا ہے نورس بدین تفصیل

شرنگار (یعنے آرائش سنگار ۱۲) शृंगार	ہاسیہ (ہنسی یعنے خندہ ۱۲) हास्य	رودر (غصہ ۱۲) रौद्र	بیر (شجاعت ۱۲) वीर	بھیانک (خوف ۱۲) भयानक	بیبھتس (نفرت ۱۲) वीभत्स	ادبھت (تعجب ۱۲) अद्भुत	کرنا (رحم ۱۲) करुणा	شانت शान्त

شانت کہتے ہین بھگوت اُپاسک کسی کا فسخ نہین کرتے لیکن اُپاسنا کے کارآمد منجملہ نورس مرقومۂ بالا کے دو رس یکے شرنگار دوم شانت اور تین رس علاوہ ازان یعنے سکھیہ داسیہ (हास्य) باتسلیہ کل پانچ رس قبول کرتے ہین اگرچہ سب رسون سے بھگوت کا چنتون ہو سکتا ہے کہ بھگوت سب رسون مین بیاپک ہے (وात्सल्य) (تصدیق دیکھنا ۱۲) لیکن اُپاسنا والون نے جو پانچ رس قبول کرنے تو وجہ یہ ہے کہ ان پانچون رسون کو بھگوت کے جلد اور بالضرور حاصل ہو جانے مین خصوصیت ہے دیگر رسون سے اسقدر جلد بھگوت کا حصول نہین پاتے بعض منجملہ ہر نورس مرقومۂ بالا مثل ہنسکر ببھیکھن کے ایسے ہین کہ کوئی طالب اُن رسون کے ذریعہ سے اُپاسنا نہین کرتا ہرن کشپ و راون و کنس وغیرہ کو جو اس رس کے رُوپ سے بھگوت نے مغفرت اور مُکتی عنایت فرمائی اسواسطے رسون مین شمار ہوئے غرض اُپاسنا کے متعلق پانچ

۱ یہ شاستر وحدانیت کا ہے اور حصہ اخیر بید کا ۱۲ ۲ جہان سب امور خیر و ایمان کے بلا تکلف بدرجۂ انتہا موجود ہون ۱۲

رس ہین اور اس ترجمہ مین وہ پانچون رس بنام نشٹھا لکھے جاوینگے مابقی نشٹھا اُن رسون کا ضمیمہ ہین اور
کوئی شخص کسی بھاؤ اور کسی طرح اور کسی اعتقاد اور کسی قاعدہ اور نشٹھا سے بھگوت آرادھن کرے رس سے
خالی نہین اب جو بات کہ شامل اور متعلق سب رسون کے ہین وہ تو یہان تحریر ہوتے ہین اور جو خاص سون کے
متعلق ہین وہ اپنے موقع پر تحریر ہون گے لیکن واسطے سریع الفہمی کے تمثیلات شرنگار رس کی یہان لکھی جاوینگی
واضح ہو کہ رس مرقومہ بالا چار سامان سے ظاہر ہوتا ہے یکے विभाव بھاؤ دوم अनुभाव انو بھاؤ
سوم सात्विक ساتوک چہارم व्यभिचारी بیبھچاری بھاؤ اسکو کہتے ہین کہ جو باعث و موجب ظاہر
ہونے رس کا ہو اُسکی دو قسم ہین یکے आलंबन آلمبن سو دو نوع کا ہے اولاً आश्रयालंबन
آشریالمبن یعنے رس کے رہنے کا یا عود کا مقام سُو وہ تصوّر کرنے والا یعنی بھگت و عاشق ہے ثانی بشیالمبن
विषयालंबन یعنے رس مذکور کہ جسکا تصوّر کیا جاوے یعنی بھگوت و معشوق قسم دوم उद्दीपन اودیپن
چار طرح کا ہے اول गुण گن حسن و خوبصورتی و نوجوانی دلپذیر خواہ بالک رُوپ و خوش گفتاری
و اخلاق وغیرہ دوم चेष्टा چیشٹا یعنی آب و تاب و ناز و ادا و نازکی وغیرہ سوم अलंकार النکار
یعنی لباس و زیور و آرایش وغیرہ چہارم तटस्थ تٹستھ یعنے عطر پھول پان وغیرہ بھاؤ کی شرح ہو چکی -
دوسرا سامان انو بھاؤ وہ ہے کہ عاشق و معشوق کے یکجا ہونے سے جو بات ظہور مین آوین اور اس سبب سے
رس نمودار ہو مثلاً باہم گلے ملنا گلباہین بیٹھنا کھیلنا ایک بستر پر لیٹنا ہنسی قہقہہ بوس و کنار وغیرہ اب باقی رہے
سامان سوم و چہارم یعنے ساتوک و بیبھچاری اُنکا حال یہ ہے کہ متقدمین نے اُن دونون کو حالت متزلزل
عاشق کی سمجھ کر صرف بیبھچاری ایک نام لکھا ساتوک کا مطلق ذکر نہین چنانچہ بھرت رکھیشر نے صرف بیبھچاری
لکھا ہے لیکن متاخرین نے یہ باریکی نکالی کہ جو ایک حالت سب رسون مین برابر عمل رکھتی ہو اُس کا نام
ساتوک ہے اور جو حالت کہ ایک رس مین عمل کرتی ہے اور دوسرے رس مین عمل نہین کرتی وہ بیبھچاری ہے
کہ دس روپک وغیرہ رس بھید کے شاستر مین ساتوک و بیبھچاری علحدہ علحدہ لکھی ہین سُو ساتوک اُس کو
کہتے ہین کہ معشوق کو یا معشوق کی جانب سے راحت و رنج کے پہونچنے سے دل کی توجہ کو ایک حالت عائد ہو کر
ظاہر کو حالت اصلی سے متغیر کر دیوے سو وہ حالت آٹھ ہین اور واضح رہے کہ جس طرح سامان اول و دوم
یعنی بھاؤ و انو بھاؤ سب رسون کے جدا جدا ہین اس طرح یہ ساتوک یعنی سامان سوم سب رسون کے
جدا جدا نہین یکسان عمل سب رسون مین ہے اول حالت کا نام स्तंभ استمبھ ہے یعنے جیون کا تیون

رہ جانا دوم प्रलय پرلے یعنے غش سوم रोमांच رومانچ یعنے جسم پر بال کھڑے ہو جانے چہارم
स्वेद سوید یعنی عرق آجانا پنجم विवर्ण ببرن یعنے رنگ چہرہ کا متغیر ہونا ششم کمپ कम्प
یعنے لرزہ ہفتم अश्रु اشرو یعنی آنسو ہشتم स्वरभंग سوربھنگ یعنے آواز مین تغیر کا ہوجانا
اور یہ بھی واضح رہے کہ آٹھوین حالت اور ایک حالت مَرن یعنی موت کی کہ منجملہ بھچاری کے لکھی جاوے گی
بحالت نہایت خوشی و نہایت غم یا ہجر یا وصال دونون صورت مین یکسان و برابر ہوتی ہین اور چونکہ حالت
موت سب رسُون مین برابر عمل نہین کرتی اِسواسطے وہ حالت بھچاری کے متعلق رس کے جاننے والون نے
شمار کی ہے سامان چہارم بھچاری اُسکو کہتے ہین کہ جو حالت قبل مستقل ہونے رس کے یا بعد مستقل ہونے کے
ظاہر ہوکر جاتی رہے سُو وہ حالت سی ۳۳ دسہ ہین اور سب رسون مین برابر سب کا عمل نہین اوّل निर्वेद
نربید یعنے محبوب کی جدائی یا رقیب کے ساتھ محبت یا پاپ بالعکس سمجھ لینے کا رنج ۲ ग्लानि گلانی طاقت کم
ہونی اور اُمنگ کا نہ رہنا ۳ शंका شنکا محبوب کے ملنے مین کسی خلل کا خیال ہونا ۴ श्रम شرم راہ چلنے
یا وصال مین تھک جانا ۵ धृति دھرتی تسلّی دل ۶ जड़ता جڑتا ہجر وغیرہ کی شدّت رنج سے بےحس و
حرکت ہوجانا ۷ हर्ष ہرش محبوب کو دیکھ کر یا ہم کلام ہو کر یا بسبب دیگر خوش ہونا ۸ दीनता دنیتا
بیقراری سے دل کا گھٹنا اور جدائی کو نہ سنبھارنا ۹ उग्रता اوگرتا قصور جو محبوب سے ہوا اسواسطے غصہ کا آجانا ۱۰ चिंता
چنتا محبوب کے ملنے کیواسطے فکر کرنا اور سُوچنا ۱۱ त्रास تراس یکایک کسی خوف کا آجانا ۱۲ ईर्षा ایرشا اپنے محبوب مین
دوسرے کی شرکت سہارنی اول مین جو ذکر رقیب کا ہوا وہ بات اور ہے اور یہ اور ۱۳ आमर्ष آمرش محبوب نے جو قصور کیا اُسکا رنج ہونا
اور نہ سہارنا اسحالتین و رہم حالتین فرق بہت ہے ۱۴ गर्व گرب اپنے سے دوسرے کو زیادہ نہ جاننا یعنے غرور ۱۵ स्मृति سمرتی اپنے
محبوب کو یا اُسکے گنون کو یاد کرنا ۱۶ मरण مَرن موت کی تدبیر کرنی یا مرجانا ۱۷ मद مد خوشی اور غرور کے
یکجا ہونے سے جو حالت ہوتی ہو یعنے یہ خیال نہ کرنا کہ یہ کام کرنا چاہیئے یا نہین ۱۸ निद्रा ندرا ظاہری
امور سے اندر کی طرف رجوع ہونا مثل خواب ۱۹ सुप्ति سپت اٹھاروین حالت کی زیادتی ۲۰ अवबोध
اوبُودھ ہوش کا آنا بعد بیجواسی ۲۱ व्रीड़ा برِیڑا شرم ۲۲ अपस्मार اپسمار دُکھ
اور غفلت سے دل کو تپش ہونی ۲۳ मोह موہ تزلزل دل اور رنج اور خوف سے جو غفلت ہو ۲۴ मति
مت اصل راہ کو تحقیق کرکے یقین کرلینا ۲۵ आलस्य آلسیہ کامون مین تدبیر کی غفلت ۲۶ आवेग
آویش دل کے خواستہ یا ناخواستہ کا یکایک ظاہر ہوجانا اور اسواسطے دل کو تزلزل ہونا ۲۷

دھٹ کے ہے جب ایک دفعہ ختم ہوا پھر شروع ہوگیا اتفاق سے جسم انسانی ملتا ہے اور واسطے دریاے
ناپیداکنار آواگون کے مثل کشتی کے ہے اگر اس جسم کو پاکر تدبیر واسطے اپنی رہائی کے کر جاوے تو بیڑا پار ہے ورنہ
پھر اسی عذاب مین گرفتار ہوتا ہے تعمیل حکم کرم شاستر کی مثل سیڑھی کے ہے کہ جلد و بآسانی درجۂ اعلیٰ کو پہونچ
جاتا ہے اور جو کوئی اس سے محروم ہے وہ ہمیشہ کی مغفرت سے محروم ہے بعض آدمی ایسے دیکھے کہ کرم کرنے مین تو
محبت نہین اور درجہ اعلیٰ کی باتین بتاتے ہین ایسے شخص ہرگز منزل مقصود کو نہ پہونچین گے خیال کرنا چاہیے کہ
خود بھگوت تو واسطے اجرائے احکام بید و تعمیل کرم شاستر کے اوتار لیتا ہے جو شخص کہ بلا کرم کرنے کے مغفرت
چاہے یہ کب ممکن ہے اور جس حالت مین کہ خود بھگوت نے اپنے آپ کو کرم کرنے سے بری نہ کیا یعنی گیتا جی مین
بھگوت نے فرمایا ہے کہ مین خود کرم کرتا ہون اگر کرم نہ کرون تو دیگر اشخاص بھی چھوڑ دیوین اور درین صورت
مین ہی اس جگت کو برن سنکر اور ناش کرنے والا ہو جاؤن سری رگھنندن سوامی کو بعد قتل راون کے یہ معلوم ہوا
کہ راون کا جنم براہمن بنس مین تھا واسطے رفع گناہ کے چند اشومیدھ جگیہ کیئے اور تعمیل کرم شاستر سے قدم باہر
نہ رکھا بس اس آدمی کی کہ انواع انواع کے عذابون مین گرفتار ہے کیا حقیقت ہے کہ بلا کرم کرنے کے عذاب (अश्वमेध)
آواگون سے رہائی پاوے اگر یہ اعتراض ہو کہ کرم خود غیر حس یعنے جڑ ہین اس آدمی چیتنیہ یعنے با حس کو کس طرح
چھوڑا دینگے جواب یہ ہے کہ جس طرح کشتی جڑ ہے بدستیاری ملاح کے ہزارون کو پار اتار دیتی ہے یا سیڑھی (चैतन्य) (जड़)
جڑ ہے بلا اسکے بالاخانہ پر ہرگز نہین جا سکتا اسی طرح ہین کہ واسطے پار اُتارنے کے سنسار ساگر سے سہاے
ہوتے ہین اور درجۂ اعلیٰ کو پہونچا دیتے ہین اگر یہ اعتراض ہو کہ جو نیک کرم کرینگے تو اُنکے بھوگنے کے واسطے جسم
ضرور ہوگا اور جب کہ جسم ہوا تو اُس کو ایک روز موت آوے گی اور اسی طرح پیدا ہونے اور مرنے مین رہین گے
اعمال نیک سے صورت رہائی کی کیا ہوگی حال یہ ہے کہ کرم نیک دو قسم کے ہین ایک سکام جو واسطے کسی مطلب
برآری کے کیئے جاوین وہ تو ضرور باعث آواگون کے ہوتے ہین کسواسطے کہ جب اس کرم کا پھل ختم ہوگیا (सकाम)
سوگ وغیرہ سے زمین پر آکر جنم لیتا ہے دوسری نشکام کہ وہ باعث مغفرت اور رہائی کے ہین نشکام کے معنی یہ
ہین کہ بلا کسی کامنا یعنے خواہش و مطلب کے کرنے مین آوین صرف آرزو بھگوت رضامندی اور بھگتی کی مطلب (निष्काम)
یہ کہ جو کرم کرے تو پھل یعنے ثمرہ اُس کا ہرگز نہ چاہیے بھگوت کے ارپن کر دیوے چونکہ بھگوت اچیوت یعنی کبھی (अच्युत)
نہ گرنے والا اور اننت یعنے بیشمار و لاتعداد اور ابناسی یعنے جس کا ناش نہووے ہے اسواسطے وہ بھگوت کو پہونچکر (अनंत) (अविनाशी)

سلہ لفظی معنی ملنے دو قوم مختلف کے ہین وہ مرادی کمینہ و اجلاف کے اور نیز غیر منکوحہ سے جو اولاد ہو ۱۲ سلہ نذر خواہ تصدق ۱۲

ویسا ہی اچیوت وانَنت وابناشی ہو جاتا ہے اور اُس کی بدولت بھگوت اپنا روپ اُس شخص کے دلمین
ظاہر کرتا ہے یعنے بھگوت چرنون مین محبت ہو جاتی ہے جس طرح کوئی غریب آدمی کسی مہاراجادھراج
अनंत
کی خدمت مین کوئی تحفہ دو چار پیسے کا لیجاوے تو راجہ اُسکو بنظر قیمت تحفہ یا اُس آدمی کی حیثیت کے
انعام نہین دیتا بلکہ اپنی طرف نگاہ کر کے دیتا ہے اور اُس کا افلاس مدت العمر کا دور کر دیتا ہے علاوہ
ازان لوگون کا قاعدہ ہے کہ اگر کسی نے کسی کو کچھ شے مفت دی تو اُسکے احسانمند ہو کر کار برآری کر دیتے
ہین اسی طرح وہ بھگوت بھی کہ سب احسان کے قاعدے جاننے والون کا مالک اور افسر ہے سب کام کر دیتا ہے
غرض جب اُس آدمی کی بھگوت چرنون مین محبت ہوئی تو وہ ہر روزہ کے کرم روز بروز بھگوت کی محبت زیادہ
کرتے ہوئے ایسے اننت ہو جاتے ہین کہ دل صاف ہو کر بھگوت کی بھگتی مستقل ہو جاتی ہے اور اس بھگتی کی
بدولت کرتارتھ ہو کر بھگوت کو پہونچ جاتا ہے اور پھر جنم نہین ہوتا علاوہ ازان کرم شاستر بھگوت کا حکم ہے اور قاعدہ ہے
کہ جو کوئی غلام اپنے آقا کی تعمیل حکم مین سرگرم رہتا ہے تو وہ آقا اُس غلام پر خوش ہو کر سب مطلب برآری
کر دیتا ہے پس وہ بھگوت کہ سب آقاؤن کا آقا ہے جو بندہ کہ تعمیل حکم کرے گا اُسپر خوش ہو کر کیون
نہ کار برآری کر دے گا اور کیون نہ عذاب آواگون سے چھڑا دے گا اور وصف یہ ہے کہ نشکام کرمون کے
سبب سے دنیاوی مطلب خود بھگوت کر دیتے ہین کہ پرہلاد ارجن جد شٹھر دھرو وغیرہ بھگتون کی
کتھا سے ظاہر ہے اب یہ اعتراض لازم آیا کہ نیک کرم تو اسواسطے نہ رہے کہ بھگوت مین جا لگے لیکن
اکثر بدکرم بھی تو آدمی سے ہو جاتے ہین وہ کس طرح جاوین گے سو واضح ہو کہ روزمرہ کے گناہ صغیرہ جو
بروقت اشنان وچوکہ و رسوئی وغیرہ ہوتے ہین سندھیا[1] وابھیاگت[2] پوجن وبل ویشو[3] شرادھ سے جاتے
बलिवैश्व अभ्यागत सन्ध्या
رہتے ہین اور گناہ کبیرہ جو شخص کہ بھگوت کی طرف رجوع ہین اُن سے سرزد نہین ہوتے اور اگر شاذونادر بسبب
زبردستی اعمال سابقہ کے کوئی ہو گیا تو پرایشچت یعنے کفارہ سے جاتا رہتا ہے علاوہ ازان وہ بھگوت جو نیک
प्रायश्चित्त
کرمون کا مالک ہوتا ہے وہ بدکرمون کے گناہ کو رفع کر دیتا ہے چنانچہ بید سمرتی مین صاف لکھا ہے اور انصاف سے
بھی قرین قیاس ہے کہ جس شخص نے نیک کرمون کا پھل تو بھگوت کی نذر کیا پھر بدکرم اُس کے ذمہ کیون
رہین گے اس معاملہ سکام اور نشکام کرمون مین ایک تمثیل یاد آئی کہ جو کوئی نوکر یا اُجورہ دار کسی کا ہوتا ہے

---

[1] سندھیا ایک عمل موافق حکم بید کے ہے کہ صبح دوپہر شام کو واجب اور فرض ہے ۱۲ [2] ابھیاگت اصل وہ ہے کہ جسکو کبھی نہ دیکھا ہو اور اپنے گھر پر مہمان ہو اور عرف مین ہر ایک مہمان کو ابھیاگت کہتے ہین ۱۲ [3] شرادھ ایک کرم ہے ۱۲

اور اُس سے نقصان کسی شئی مُفوّضہ کا ہو جائے تو اسی نوکر کے ذمہ عائد ہوتا ہے اور اگر غلام سے نقصان ہو جاوے
تو بذمّہ مالک کے ہے غلام سے کچھ تعلق نہین مطلب یہ کہ سکام کرم کرنیوالا مثل نوکر اُجورہ دار کے ہے اور نشکام
کرم کرنیوالا مثل غلام کے غرضکہ نشکام کرمون کا کرنا موافق حکم بید کے ازبس واجبات سے ہے جو گیانی اور
بھگت زمانہ سابق مین گذرے اور جو اب ہین یا آیندہ ہون گے صرف کرمون کی بدولت مدارج اعمال اُنکو
حاصل ہوئے اور ہون گے چنانچہ بھگوت گیتا مین لکھا ہے کہ کرمون کی بدولت جنک وغیرہ کو دل کا قرار نصیب ہوا
پھر لکھا ہے کہ بلا کرم کرنے کے ہرگز نہین چھوٹتے چونکہ سب شاستر اس بات مین متفق ہین کہ بلا کرنے کرم کے
مغفرت نہین اسواسطے ترجمہ بید سمرتی و اشلوک وغیرہ کا فضول سمجھا اگرچہ حکم حاکم مین چون وچرا کو دخل
نہین یعنے یہ بات عقل سے کہنی کہ ایسا حکم جو بید نے دیا فلان فائدہ کیواسطے ہوگا ممنوع ہے لیکن ضرورتاً
لکھا جاتا ہے کہ وے احکام امر و نہی کے اگرچہ برائے عاقبت کے ہین لیکن دنیا کے فائدہ کو بھی اکسیر ہین
مثلاً صبح کا اُٹھنا اشنان کرنا ماں باپ گرو کی خدمت تعظیم راستی گوئی خوش خلقی شیرین گفتاری
صحبت اشخاص نیک پڑھنا علوم کا کسی کو بُرا نہ کہنا آقا کی خدمت اکل حلال دیانت داری بھگوت
بھجن اور علی ہذا القیاس ہزارہا اسی قسم کے اعمال نیک کا اختیار کرنا دروغگوئی دزدی زناکاری جان
آزادی قماربازی میخواری صحبت اشخاص بدفساد کج خلقی جہالت وغیرہ کا ترک کرنا دریا مین غسل کرنے
حجامت کرانی یا بارش مین چلتے ہوئے دوسری طرف متوجہ نہ ہونا باسی ثقیل کسی کا جھوٹا بہت تیز و ترش
و شورکا نہ کھانا مرغن خوش ذائقہ شیرین لطیف خوشرنگ غذا کا کھانا رات کو پہاڑ پر نہ چلنا علی ہذا القیاس
صدہا ہزارہا احکام قابل خیال کرنے کے ہین کہ دنیا مین کس قدر فائدہ بخش ہین فقط بعض کرم ایسے ہین
کہ اگر ہر روز نہ کیے جاوین تو آدمی اپنی قوم سے جاتا رہتا ہے مثل سندھیا وغیرہ اور بعض کرم ایسے ہین کہ
اُسکے کرنے سے ثواب تو عظیم ہے اور لحظہ دو لحظہ مین ہو جاتے ہین لیکن ایسی کم قسمتی نے زور کر رکھا ہے کہ ہرگز
اس طرف توجہ نہین ہوتی بلکہ اکثر لوگ یہ فرماتے ہین کہ اجی صاحب شاستر کے موافق کس سے عمل ہو سکتا ہی
قدم رکھنے کا ٹھکانا نہین گو مگو کا معاملہ ہے سو معلوم ہوتا ہے کہ اُن صاحبان کو قطع نظر از تعمیل اُن احکام
کے سُننے کی بھی نوبت نہین پہونچی کیا معنی کہ جو احکام امر و نہی کے ہین ایسے آسان ہین کہ ہر ایک شخص اُنپر عمل
کر سکے اور جہان کوئی قاعدہ ایسا بھی ہے کہ وہ بہ مشکل انجام ہووے تو اُسکے پاس ہی دوسرا قاعدہ لکھدیا ہی
کہ سب مشکلات رفع ہو جاوین مثلاً چراغ کو ہاتھ لگ جاوے تو اسقدر مٹی لگا کر ہاتھ دھوئے لکھے ہین

کہ تعمیل اُس کی مشکل ہے وہان ہی یہ بات لکھدی ہے کہ زمین سے ہاتھ ملکر دُھو ڈالے اکثر جگہ واسطے کفارت کسی گناہ کے چاندرائن[1] برت لکھے ہین اور وہان ہی یہ بھی لکھا ہے کہ اگر نہو سکے تو کرچھ[2] ورنہ تین روز یا ایک روز کا برت کرے مطلب یہ ہے کہ احکام سب ایسے ہین کہ بآسانی ہو سکین لیکن اول تو سمجھنا اور پھر تعمیل پر کمر باندھنی مشکل ہو رہی ہے اور یہ بھی تو غور واجب ہے کہ اگر تعمیل اُن احکام کی غیر ممکن ہوتی تو شاستر مین مندرج کیون ہوتے اکثر قوم جو ناستک اور ملیچھ کہی جاتی ہین تو وجہ یہ ہے کہ دے بید کے احکام کو نہین مانتے اور اُس سے خلاف ہین پس جو بید و شاستر کے فرمودہ پر عمل نہ کرے وہ ناستک اور ملیچھ ہے اور جو شخص بید اور شاستر کو نہین مانتے اور خلاف کہتے ہین یا مثل دیگر علوم کے سمجھتے ہین اُنکے ناستک اور جہنمی ہونے مین کچھ شبہہ ہی نہین اور جو دوزخ بہشت کو خلاف کہتے ہین وے بھی بیشک دوزخی ہین یہ قول سمرتی کے ترجمہ کئے گئے اب کتھا اُن صاحبان کمال کی کہ جو اِس نشٹھا مین ثابت قدم ہو کر اور بھگوت بھگتی کو پا کر بھگوت پارائن ہوئے تحریر ہوتی ہے ۔

दोहरा राम بام دشٖ جانکی لکھن داہنی اور + دھیان پرم کلیان یہ تُلسی سُر ترتور + کتھا हरिश्चन्द्र

راجہ ہرشچندر سورج بنس مین اجودھیا کے راجہ عظیم الشان اور دھرماتماؤن مین ایسے نامور ہوئے کہ جنکی کتھا شاستر اور پورانون مین بڑی عظمت اور بزرگی کے ساتھ لکھی ہے اور اب تک زبان زد خلائق ہے مختصر بیان بھی لکھتا ہون کہ راجہ موصوف کی زبان سے بخدمت بسوامتر رکھیشر بعد اختتام جگیہ کے یہ کلمہ سرزد ہوا کہ دچھنا جو ارشاد ہو حاضر کرون بسوامتر جی نے براے امتحان راجہ و نیز بسبب ایک عداوت کے کہ بسشٹ جی پروہت راجہ کے تھے بالکل راج و سہ بھار طلا کی درخواست کی راجہ نے راج تو فی الفور دیدیا اور جب سہ بھار طلا کے دینے لگا تو بسوامتر جی نے منجملہ راج کے قرار دیا آخر یہ ٹھہرا کہ واسطے ادائے ہر سہ بھار کے راجہ و رانی و کنور روہتاس فروخت ہو وین لیکن جس شہر مین واسطے فروخت ہونے کے گئے وہی شہر منجملہ راج کے پایا بسشٹ جی نے راجہ کو اشارہ کیا کہ کاشی کسی راج مین شمار نہین وہان جاؤ اسواسطے کاشی جی کو گئے راجہ کو ایک مہتر خاکروب و جلاد ان نے خرید لیا اور خدمت کفن اور محصول جلانے مردگان کی تفویض کی رانی و کنور کو ایک برہمن نے خرید کر کے رانی کو واسطے چوکا و ظروف شوئی کے رکھا اور کنور کو واسطے لانے لکڑی و پھول کے مامور کیا جب بسوامتر جی نے دیکھا کہ راجہ باوجود اس قدر مصائب کے اپنے دھرم سے برگشتہ نہوا تب ایک روز سانپ ہو کر کنور روہتاس کو کاٹ کھایا رانی شدت غم سے بیتاب ہو کر واسطے

[1] نام برت ایک راہ کا ہے ۱۲ [2] ایک قسم برت کی ہے ۱۲

جلانے کے اُس کی نعش لے گئی راجہ نے جب محصول مانگا تو رانی نے بتعرف سابقہ بیان کیا کہ اے راجہ یہ
مردہ تیرا فرزند دلبند ہے یہ کیا سخت دلی ہے کہ قطع نظر از غم والم محصول کا مطالبہ کرتا ہے اگرچہ رانی نے کلمات
درد آمیز اور غمناک بہت کہے لیکن راجہ کہ دھرم مین مستقل وسنار دھان تھا اس حالت مین بھی دھرم سے
نہ گذرا یعنے رانی کو فرمایا کہ یہ نہین ہو سکتا کہ بلا لینے محصول کے اجازت جلانے نعش کی دون چونکہ رانی
کے پاس کچھ واسطے دینے کے نہ تھا نعش کو لے کر گنگا کنارے رات کو بیٹھی رہی بسوامترجی نے جب استقلال
راجہ کا اِس درجہ پر دیکھا تو ایک اور شعبدہ برپا کیا کہ رات کو بیٹا شہر کے راجہ کا مار کر متصل رانی ممدوحہ کے
ڈالدیا اور پھر والی شہر سے کہا کہ گنگا کے کنارے ایک ڈائن رہتی ہے طفلان کو کھایا کرتی ہے شاید یہ لڑکا بھی
اُسی نے مارا ہو راجہ شہر نے جو تلاش کرائی تو نعش اُس طفل کی جہان رانی بیٹھی تھی وہان پائی والی موصوف نے
بلا تحقیقات واسطے قتل رانی ممدوحہ کے مہتر جلادان کو حکم دیا مہتر نے راجہ ہرشچندر کے پاس بھیجدیا راجہ
ممدوح بفور سُننے حکم اپنے آقا کے شمشیر بکف بے تامل اُٹھا اور ارادہ تلوار مارنے کا گردن رانی پر کیا تھا کہ
زمین و زمان مثل بید کے کانپنے لگے اور آسمان سے آواز ہائے ہائے کی آئی اور سب دیوتا برہما بشن مہیش
وغیرہ دوڑے اور راجہ کے پاس آکر ہاتھ راجہ کا پکڑ لیا اور بکمال مہربانی سے بھگوت نے فرمایا کہ ہم سب دیوتا
تیرے دھرم اور اعتقاد کامل سے ازبس خوشنود و رضامند ہوے جو کچھ تمنا ہووے بیان کر کہ سب پورن
ہون گی راجہ نے عرض کیا کہ بجز آپ کی بھگتی کے اور کسی چیز کی تمنا نہین چنانچہ بھگوت نے بھگتی کا بردان دیا
اور پھر راجہ کا کنور و پسر والی بنارس کو زندہ کر کے راجہ ہرشچندر کو اجازت فرمائی کہ تم ہماری اجازت سے
اجودھیاجی مین جاؤ اور بدستور اپنا راج کرو راجہ نے بعد مبالغہ قبول کیا اور تمام عمر انصاف اور بھگوت
بھگتی مین صرف کی اور رعایا کا حال بھی مثل بھگتی راجہ کے ہوا جب راجہ پرم دھام کو جانے لگا تو سب
راج کاج سپرد کنور روہتاس کے فرما کر اجودھیا باسیون کو ہمراہ لے گیا اب غور کرنا چاہیے کہ دھرم کا
استقلال اور بناہ کس کس مقاصد خارج از وہم و قیاس کو عنایت نہین کرتا اور کونسا مشکل کام ہے
کہ کرم کے بدولت حاصل نہین ہوتا جو بھگوت کہ نہ کسی نے دیکھا اور نہ اسکی کنہ کو پہونچا وہ کرم کی عنایت سے
مع تمامی دیوتاؤن کے راجہ ممدوح کا بسبب بھگوت ہو گیا ۲ کتھا ے राजा बलि صحیح نام بلی ہے راجہ
بل مشہور ہو گیا ہے یہ راجہ پسر بروچن و نبیرہ پرھلاد جی پرم بھگت بھگوت کے ہوے اگرچہ بعض جگہ
آتم نویدن نشٹھا مین انکو شمار کیا ہے لیکن بفہیمہ استقلال دان و دھرم کے آتما کو نویدن کیا و بہ لاچاری

اسواسطے دھرم نشٹھا مین انکو مندرج کیا جب اندرلوک اور روے زمین کا راج راجہ موصوف کو حاصل ہوگیا تب واسطے رضامندی بھگوت کے سَو اسمید ھ جگیہ کرہی آخر کار جگیہ ختم ہونے کو تھا اندر گھبرایا کہ میرا راج ہمیشہ کو چلا اور درپے تخریب اِس جگیہ کے ہوا اور ادِت مادر اندر وغیرہ دیوتاؤن نے واسطے حق رسی اپنے بیٹون کے بھگوت کا ارادھن کیا بھگوت باون اوتار دھارن کرکے بہ سروپ برہمچاری راجہ بل کے پاس گئے راجہ نے پرنام و تعظیم کرکے کہا کہ مہاراج جو خواہش ہو بیان کرو پورن کرونگا بھگوت نے فرمایا کہ تین قدم زمین کی تمنا ہے اِس اثنا مین شکرجی راجہ کے گرو نے راجہ سے کہا کہ یہ برہمچاری بشن نارائن ہین تیرا راج چھین لیوینگے اور ذلیل کرینگے راجہ نے کمال خوشی سے جواب دیا کہ مہاراج یہ راج آگمایائی ہے کب مناسب ہے کہ اپنے قول سے پھر جاؤن علاوہ ازان جپ تپ جگیہ دان وغیرہ اسواسطے ہین کہ اُنکا پھل بھگوت کے ارپن کرکے بھگوت کو پراپت ہون جس حالت مین کہ وہ خود مجسم ہوکر میرے دروازے پر بھکھاری بنکر آئے تو اِس سے بہتر کیا ہے کہ اُنکو دان دیا جاوے اور جنکو دان اُنکو دیا یہ راج و دولت وغیرہ کہ ابتک کسی بھگوت کام مین نہین آیا تھا سب سپھل اور کام کا ہوگیا یہ کہکر واسطے سنکلپ کے تیار ہوا شکر نے بخیال خیر خواہی کمنڈل کے سُوراخ مین گھسکر راہ آمد و شد پانی کا بند کردیا بھگوت نے کُشا سُوراخ کمنڈل مین ڈالی کہ شکرجی نے اپنی آنکھ نذر کرکے اور راہ آمد آب کمنڈل کا چھوڑکر اپنی راہ لی اور راجہ نے اُس کمنڈل سے جل لیکر سنکلپ کردیا جب سنکلپ ہوچکا بھگوت نے اپنا براٹ رُوپ ظاہر کرکے دو قدم سے تریہ لوک کو پیمود کرلیا اور واسطے تیسرے قدم زمین کے راجہ کو گرفتار کرکے فرمایا کہ اور زمین بتلا راجہ نے عرض کیا کہ بموجب دھرم شاستر کے میرا جسم قیمت تمام راج سے دو چند قیمت کا ہے ایک قدم زمین کے عیوض یہ جسم موجود ہے بھگوت اُسکے لبسواس اور بھگتی سے کہ اپنے دھرم مین مستقل رہا کمال خوش ہوے اور فرمایا کہ یہ جگیہ و نیز اور سب دھرم کرم تیرے پورن اور مقبول ہوے اب تو پاتال لوک کا راج کر منونتر آیندہ مین مستقل اندرلوک کا راج تجھکو حاصل ہوگا راجہ بل نے گزارش کیا کہ ہے کرپاسندھو یہ راج وغیرہ دنیا کا بکھیڑا ونا پائدار ہے تمنا میری یہ ہی کہ آپکے قدمون مین رہکر ہمیشہ فیضیاب درشنون کا رہون بھگوت نے منظور کیا اور ابتک راجہ بل کے دروازہ پر

ل آنے جانے والا غیر مستقل ۱۲ ھ وہ جسم بھگوت کا کہ جس مین سب برہمانڈ اور تمام جہان ہے ۱۲ ھ ایک روز برہما کا ہزار چوکڑی کا ہر ایک چوکڑی ست جگ تریتا دواپر کلجگ کی ہوتی ہے ہوتا ہے اس ایک روز مین چودہ اندر لوک مین چودہ راجہ زمین پر ہوتے ہین اس زمانے کا نام منونتر ہے ۱۲

براجمان ہین اِس چرتر مین اگرچہ بھگوت نے بیدمرجاد کو قائم رکھا یعنے حسب استغاثہ دیوتاؤن کے راج اندرلوک کا اُس کو دلادیا اور بعوض ذلت و بے حرمتی کے راجہ بَل کو گرفتار کرلیا لیکن بھگوت نے کرپالتا اور بھگت بتسلتا کو بھی ہاتھ سے ندیا کیونکہ اگر کسی اور تقریب سے انصاف دیوتاؤن کا کرتے تو یہ جاے گفت ہوتی کہ فلان بھگت کو فلانے کے ہاتھ سے ذلت ہوئی اسواسطے خود اوتار دھارن کیا اور تیسیر بھی اپنی خواہش پوری ہونیکے واسطے اپنے ہی بھگت سے بھیکھ مانگی و باختیار خود کچھ نہ کیا تاکہ دلشکنی بھگت کی نہووے اور پھر جب اِس پر بھی دِل کو صبر نہ ہوا تو سب دھرم کرم اور سب جگیہ منظور و مقبول فرماکر مستقل راج اندرلوک کا بہ منونتر آیندہ بخش دیا اور جب یہ بھی کم جانا تو اور کوئی بات خیال مین نہ آئی سواے اِسکے کہ میرے بھگتون کو میرا درشن جیون دھن ہے اِسواسطے خود راجہ کے دربان ہوگئے اگر یہ دل کم بخت ایسی کرپالتا و دیالتا بھگوت پر غور کرکے اور نرم ہوکر چرن کملون مین نہ لگے اور تت پر نہو تو بالضرور سنگِ خار اسے بھی زیادہ ہے اِس چرتر سے اور بھی چند ہدایت ثابت ہوتی ہین اوّل یہ کہ جو کوئی دان وغیرہ سے ممانعت کرتا ہے اُس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جو شکرجی کی ہوئی بقول کسی شاعر کے ؎ دیت ہے کوئی اور لیت ہے کوئی ؛ پڑے شکر نے آنکھ اناحق کھوئی ؛ دوسرے اگر بھگوت سنمکھ ہونے کے واسطے گرو بھی منع کرے تو اُس کا کہنا نہ ماننا چاہیے جس طرح راجہ بَل نے شکر کا کہنا نہ مانا تیسرے بھگوت آتم نویدن کی مہاتا ثابت کرتے ہین دیکھو آتم نویدن کی بدولت مین کس طرح راجہ بَل کے بسّی بھوت ہوگیا چوتھے کرمون کی بزرگی دکھلاتے ہین کہ کرمون کا استقلال کیا گیا نعمت غیر مترقبہ بخشا ہی پانچوین بھگوت یہ سمجھاتے ہین کہ اگرچہ مین نے راجہ بَل کا کچھ نقصان نہین کیا اِلّا ظاہری اندر کے نقصان نظر آتا ہے سو باوجود اِسکے کہ مین ایشر و مالک ہون لیکن بھگت کے نقصان اور اُسکے ساتھ کپٹ کرنے سے اپنے واسطے بھی مین نے سزا تجویز کرلی یعنے ہمیشہ کو دربان راجہ موصوف کا ہوگیا اگر کوئی اور شخص نقصان بھگت کا یا اُسکے ساتھ کپٹ کریگا تو نہ معلوم اُسکو کسقدر سزا دونگا اور کس جہنم کو پہونچاؤن گا۔ ۲۷۔ کتھا ے دوہیچ رکھیشر اگرچہ گیانی بھگت تھے لیکن چونکہ پراُپکار کے واسطے اور براے محافظت دھرم کہ مانگنے والے کو ندینا دھرم شاستر مین ممنوع ہی جان سے بھی دریغ نہ کیا اور کرم شاستر کو مقدم دکھایا اِسواسطے اِس نشٹھا مین اُنکو لکھا کہ جب باہم برترا اسر اور راجہ اندر کے عداوت ہوئی اور برترا اسر غالب آیا تب اندر نے بھگوت آرادھن کیا وہان سے اجازت ہوئی کہ اگر دوہیچ رکھیشر کے استخوان سے کوئی سلاح تیار ہووے تو برترا اسر بآسانی قتل ہوسکتا ہی راجہ اندر پاس رکھیشر موصوف کے گیا

اور بمنّت و الحاح ایسے نرم بیان سے کہ رکھیشر ممدوح کو رحم آجاوے درد دل ظاہر کیا رکھیشر نے پر اُپکار[۱]
مقدم تر سمجھ کر خیال کیا کہ مانگنے والے کو دھرم سے محروم کرنا دھرم سے بعید ہے اِسواسطے درخواست اندر کی
منظور کر کے جو ہوگ ابھیاس سے اپنی رُوح کو بھگوت دھام مین پہونچا اور جسم اپنا اندر کو بخشد یا اندر نے استخوانون سے
سلاح بجر بنوا کر اپنی کار برآری کی اب غور کرنا چاہیے کہ جو لوگ درجۂ انتہا کو پہونچ گئے تھے اور کرم کرنے
یا نہ کرنے سے اُنکو کچھ تعلق باقی نہین رہا تھا اُنکو بھی کرم شاستر کی کس قدر پیروی تھی اب ہمارا یہ حال ہی
کہ تعمیل حکم شاستر تو ایک طرف رہی یہ بھی نہین جانتے کہ دھرم شاستر کس کو کہتے ہین صد آفرین - ۴

کتھا دشرتھ مہاراج دھراج پرم بھاگوت ہوے لیکن بعض کا قول یہ ہی کہ خفیف دशरथ
دھرم یعنے عورت کے ساتھ جو عہد کیا تھا اِسکے راست کرنے کو جو سب دھرمون کا خلاصہ اور سب
شاستر اور بیدون کا سار[۲] اور برہما و شیو وغیرہ پرم جوگیون کا دھیئی[ध्येय] سری رگھنندن سوامی کو چھوڑ دیا یعنے
بن باس دیا اسواسطے راجہ دشرتھ کرم شاستر کے عامل بھگت ہین سو تائید قول اُنکے اِس نشٹھا مین مندرج
کیا اور جو نظر بغور کیجاتی ہی تو کرم اور بھاگوت دھرم مین کچھ بھی فرق نہین کہ حاصل و مرجع دونون کا ایک ہی
نِسکام کرم جو بھگوت کے ارپن کیئے جاوین وہی بھاگوت دھرم ہے اِن مہاراج دھراج کے بھاگ کی
بڑائی شیش اور شاردا بھی بیان نہین کر سکتے اس پُر گناہ و مت مند سے تو کیا بیان ہو سکتا ہی اور انصاف بھی
شرط ہے کہ جس پورن برہم سچدانند گھن کو کوئی نرگُن اور کوئی سرگُن روپ سے طرح طرح کے سمادھی[۳] لگا کر
समाधि
دھیان کرتے ہین وہ اُن مہاراج کی بھگتی اور پریم کے بس ہو کر خود ظاہر ہوے اور انواع انواع کے بال
چرترون سے پرمانند بھی پُورن کرے پھر کس کو تاب اور طاقت ہے کہ اُنکی بھگتی اور بھاگ کی بڑائی لکھ سکے
پہلے جنم مین یہ مہاراج سوایمبھو منو تھے انکی اور شت روپا اُنکی رانی کے تپ سے برہما اور شیو جی خوش ہو کر
शतरूपा स्वायंभुवमनु
آئے لیکن راجہ موصوف نے کسی سے کچھ درخواست نہ کری اور یہ تمنا رکھی کہ جو سب کا مالک اور سوامی ہی
اُسکے ہم کو درشن ہون شو بسو باس[۴] بھگت وانکول و ہنر بان دھاری مہاراج مع سیتا سکل گن کارنی[۵] کھلا
धनुर्बाण
सकलगुणकारिणी अनुकूल विश्वास
برہمانڈ ییشری کے ظاہر ہوے راجہ اور رانی پرم منوہر روپ دیکھکر لوبھائمان ہو گئے اور یہ درخواست کی
पुत्र अखिलब्रह्माण्डेश्वरी
کہ مہاراج تمھارے موافق ہمارا پتر ہو اور راجہ نے اسقدر زیادہ چاہا کہ میری زیست آپ کے درشنون سے
طامع و فریفتہ

[۱] فائدہ دیگرے ۱۲ [۲] تصور کے لائق ۱۲ [۳] یکسو دل کر کے تصور کرنا ۱۲ [۴] تمام جہان مین ہے قیام جس کا ۱۲ [۵] بھگتون پر
مہربان ۱۲ [۶] سب گنون کی پیدائش کا باعث ۱۲ [۷] سب برہمانڈون کی مالک دیا ماتا ۱۲

متعلق ہو بھگت سکھدا ایک مہاراج نے اُنکے بھاو پر آنند ہو کر حسب خواہش اُنکو بردان دیا سُو وہی راجہ اجودھیا جی مین دشرتھ مہاراج ہوے اور وہی شدھ سچد انند گھن پورن برہم حسب وعدہ پُتر روپ ہو کر ظاہر ہوا اور جو چرتر کیئے بالمیک رکھیشر نے سَو کروڑ اشلوک مین لکھے اور پھر بھی پار نہ پایا بلکہ برہما جی و نارد و سنکادک و شیو و شیش وغیرہ اور رکھیشر اب تک کیرتن کرتے ہین اور اختتام کو نہین پہونچے جب مہاراج ادھراج نے یہ چاہا کہ سری رگھنندن سوامی کو راج تلک اپنی حیات مین کر دون کیکئی نے حسب دُو بردان سابقہ کے درخواست کری کہ ایک برسے تو رگھنندن سوامی کو چودہ برس کا بن باس ہوا اور دوسرے سے بھرت میرے پُتر کو راج ملے چنانچہ رگھنندن سوامی مع جانکی مہارانی اور لچھمن جی کے بن کو تشریف لے گئے اور مہاراج ادھراج نے چار روز تک انتظاری واپسی کی دیکھی جب سُومنت وزیر واپس آیا اور پیغام سری رگھنندن سوامی کا سُنایا اور واپسی کی مایوسی ہوئی تب مہاراج ادھراج موصوف نے اپنے جسم کو فی الفور اس طرح چھوڑ دیا کہ جس طرح بیدریغ تنکا توڑ ڈالتے ہین اور سُرگ لوک کو تشریف لے گئے ایک اعتراض عظیم اِس موقع پر اکثر لوگون نے یہ بیان کیا اور کرتے ہین کہ جسوقت مہاراجہ موصوف نے جسم کو چھوڑا تو زبان پر رام نام اور دل مین تصوّر بھگوت سروپ کا تھا اور بموجب قاعدہ شاستر کے یہ بات ثابت ہے کہ اُن دونون مین سے کوئی ایک یعنی خواہ تصور بھگوت سروپ کا خواہ رام نام زبان پر ہووے وہ شخص مُکت ہو جاتا ہی اور نام مہا مین یہانتک لکھا ہے کہ اگر کوئی دھوکھہ سے بھی نام لیوے تو مُکت مین شک نہین بھاگوت وغیرہ پُوران اور منتر شاستر و سمرتی و سُوتر و بید اِس بات پر متفق ہین اور اجامیل کی نظیر بڑی کامل دیتے ہین کہ دھوکھہ مین نام لینے سے مُکت ہوا پس کیا سبب ہے کہ راجہ دشرتھ مُکت نہوئے اور سُرگ کو گئے سو اِسکا جواب بعض بعض رامائنون مین مندرج ہے اور شرح کرنیوالون نے دلائل کے ساتھ خوب لکھے ہین اور سب درست ہین لیکن یہان صرف دو جواب لکھتا ہون ایک یہ کہ راجہ کی درخواست مُکت کی نہ تھی بلکہ یہ تمنّا تھی کہ مجھکو بھگوت بھگتی ہوتی رہے اور بھگتی کا ہونا تعلق بہ جسم ہے اسواسطے سُرگ لوک کو گئے دوسرا یہ کہ بروقت مرگ کے راجہ کو خواہش اور باسنا بھگوت کے درشن کی تھی اور نام کا لینا اور تصور سروپ اُس تمنائے درشن سے متعلق ہو رہا تھا اسواسطے مُکت نہ ہوئی اور بعد قتل راون کے حسب تمنا درشن نصیب ہوئے فی الحقیقت جنکو بھگوت سروپ کا لطف حاصل ہے اُنکی نظر مین مُکت کی کیا حقیقت ہی ۵

جے نر مین ہر بھگت سیانے + مُکت نرادر بھگت لُبھانے + ۵ - کتھا ے भीस्मजी بھیشم جی پرم بھگت

[illegible]

بھگوت کے ہوئے بارہ[2] مہابھاگوتون مین اُنکی شمار ہے اِس کرم نشٹھا مین جو انکو شامل کیا تو وجہ یہ ہے کہ باوجود
श्राद्ध
حاصل ہونے بھگتی اور گیان کے تعمیل حکم کرم شاستر کی مقدم سمجھے تھے چنانچہ شرادھ کے وقت اُنکے والد نے
वेदी
خود آکر ہاتھ پسارا لیکن پنڈ کو اُنکے ہاتھ مین ندیا اور بیدی[1] پر رکھا کہ حکم رکھنے پنڈ کا بیدی پر ہے بروقت
महाभारत
شروع جنگ مہابھارت باوجودیکہ بھگوت طرف جدھشٹھر کے تھے اور بھیشم جی کو جدھشٹھر بہ نسبت درجودھن
کے زیادہ عزیز تھا لیکن بتقدیم کرم شاستر کے کہ درجودھن کا نمک کھایا تھا درجودھن کی طرف رہے اور جدھشٹھر
کی طرف نہ ہوئے اور رضامندی بھگوت کی تعمیل حکم دھرم شاستر مین سمجھی اِن وجوہ سے اِس نشٹھا مین اُنکو
مندرج کیا بھیشم جی موصوف درجودھن وغیر کوروان اور جدھشٹھر وغیرہ پانڈوان سے دادا یعنی جدو کے
برادر کلان تھے اِسواسطے پتامہ مشہور ہوئے منجملہ آٹھ بسو کے ایک اوتار مین گنگا جی کے بطن سے پیدا ہوئے
पितामह
راجہ سنتنو کا گنگا سے یہ اقرار تھا کہ میرے اعمال افعال کا معترض نہووے چنانچہ سات پسر گنگا جی سے
शान्तनु
پیدا ہوئے گنگا جی نے اپنے جل مین اُنکو چھوڑ دیا بروقت ولادت بھیشم جی کے راجہ موصوف معترض ہوا
گنگا جی چلی گئین راجہ کو ازبس غم اُنکی مہاجرت کا ہوا بھیشم جی براے خاطرداشت اپنے والد کے ستیہ تی کو
सत्यवती
کہ جوجن گندھا بھی اُسکو کہتے ہین اور جسکے بطن سے بیاس جی تولد ہوے لائے اور اقرار کیا کہ راج اِسکی
योजनगंधा
اولاد کو ملے گا چنانچہ بعد فوت راجہ سنتنو یہانتک اِس اقرار کا نباہ کیا کہ اپنی شادی نہ کی بدین خوف کہ ایسا
نہو جو اولاد ہووے دعوی راج کا کرنے لگے اور پسر کلان ستیہ تی کو راج پر بٹھلایا اور خود مثل نوکرون کے
अम्बा
اُسکے اور اُسکی اولاد کے سامنے کام کرتے رہے راجہ بنارس کی دختر کے سبب سے کہ نام اُس کا امبا تھا
نوبت جنگ کی پرسرام جی سے پہونچی لیکن شادی اُس عورت کے ساتھ نہ کی اور پرسرام جی کے ساتھ ایسے
لڑے کہ اُنکو بجز آشتی کے اور کچھ علاج نظر نہ آیا رحم اور اُپکار یہانتک تھا کہ اپنی جان سے بھی دریغ نہ کیا
یعنے ہراول فوج درجودھن کے بروقت جنگ مہابھارت بھیشم جی موصوف تھے راجہ جدھشٹھر نے جب دیکھا
کہ تا حیاتِ بھیشم جی کے ہرگز فتح ممکن نہین رات کے وقت بھیشم جی کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنا درد دل
ظاہر کیا بھیشم جی کو رحم آگیا اور اپنے قتل کی تدبیر بیان کردی اور اگلے روز ارجن نے حسب فرمودہ اُنکے
سکھنڈی[2] کو درمیان مین کھڑا کر کے ایسے تیر مارے کہ شرشیا یعنی تیرون کے بچھونہ پر آرام فرمایا بھگوت کو
शरशय्या
رضامندی بھیشم جی کی اس قدر منظور تھی کہ اُنکی بھگتی کے بس ہوکر اپنے عہد کو چھوڑ دیا اور اُنکا عہد پورا کیا

[1] چبوترہ خورد یعنے جاے معینہ براے شرادھ و ہون وغیرہ ۱۲ [2] یہ پسر راجہ دروپد عورت سے مرد ہوا ۱۲

یعنے بروقت سامان جنگ باہم کوروان اور پانڈوان کے بھگوت نے ایک اچھوہنی[1] فوج بطرف درجودھن کے
(अक्षौहिणी)
بھیجدی اور بعوض اسکے خود تنہا طرف پانڈوان کے رہے لیکن درجودھن سے اقرار نہ لینے سلاح کا اپنے ہاتھ
مین کرلیا بھیشم جی نے جو یہ سنا تو رہنا بھگوت کا طرف پانڈوان کے صرف باعث بھگت بتسلتا کے جان کر
بحالت پریم بے محابا یہ بات زبان پر لائے کہ جو بھگوت کو چکر (चक्र) نہ پکڑوا دون تو گنگا اپنی ماتا کو شرمانے والا ہون
اور راجہ شنتنو کا بیٹا نہین جب لڑائی شروع ہوئی تو ایک روز بھیشم جی نے فوج پانڈوان کو زیروزبر کرکے
ارجن کو اپنے تیرون سے ایسا دبایا کہ قریب تھا تنگ اور عاجز ہوکر ہلاک ہوجاوے بھگوت جو رتھ بان[2] تھے
یہ حال متغیر اور پریشان اپنے بھگت کا نہ دیکھ سکے اور بمقتضاے بروبھگت رکھچھتا کے چکر[3] ہاتھ مین لیکر
(चक्र) (भक्तवत्सलता)
طرف بھیشم جی کے دوڑے بھیشم جی بھگوت کو آتا دیکھکر اور بھگت بتسلتا کا خیال کرکے پرآنند مین مگن ہوگئے
اور سوروپ بیر روپ بھگوت کا دیکھنے مین اسقدر مصروف ہوے کہ کچھ خبر اپنی اور تیر و کمان کی نہ رہی جب بھگوت
نزدیک پہونچے اور یہ حال بھیشم جی کا دیکھا تب اپنا اور انکا عہد یاد آیا اور ہنسکر لوٹ آئے اس چرتر سے
ہرگز یہ خیال نہین ہوسکتا کہ بھگوت ایک بھگت کے خاطر دوسرے بھگت کو قتل کردیتے لیکن یہ بات ثابت
ہوتی ہے کہ بھگوت اپنے بھگتون کی دلجمعی فرماتے ہین کہ مین اپنے بھگتون کی سہاے یا انکا عہد پورا کرنیکے واسطے
اپنے عہد اور بید مرجاد پر نگاہ نہین کرتا ایک اعتراض خفیف یہ پیدا ہوا کہ بھگوت بھگت مثل عورت پتی برتا[4] کے
(पतिव्रता)
تابع مرضی مالک کے ہوتے ہین بھیشم جی نے جو یہ ہٹھ کی کہ بھگوت کو سلاح پکڑوا دونگا اسکی کیا وجہ ہے
سو واضح ہو کہ بھگتون کے چرترون مین مثل بھگوت چرترون کے چون و چرا کو دخل نہین نہ معلوم اسوقت
کیا خیال تھا الا بظاہر دو ایک سبب یہ معلوم ہوتے ہین کہ بھیشم جی کو شاسترون سے معلوم تھا کہ جو بھگوت کے
چکر (चक्र) سے قتل ہوتا ہے اسکو آواگون نہین ہوتا اسواسطے بھیشم جی کو یہ خیال ہوا کہ آخر اس لڑائی مین
قتل فوج درجودھن شدنی ہے لیکن جو بھگوت چکر سے مارا جاوے غنیمت ہے اسواسطے بھگوت کو چکر
پکڑوا دینے کا عہد کیا علاوہ ازان بھگوت بھگتون کا دستور ہے کہ کسی حالت مین ہون بھگوت دھیان سے
خالی نہین رہتے سو بھیشم جی کو یہ خیال ہوا کہ ایسا نہو بروقت لڑائی کے بھگوت کا دھیان چھوٹ جاوے
کسواسطے کہ بھگوت کے بیررس روپ کو کبھی نہین دیکھا تھا مادھرج روپ کا دھیان کیا کرتے تھے سو واسطے دیکھنے

---

[1] تعداد فوج کا نام ہے ۱۲ [2] بانا یعنے لباس خواہ عادت کہ سب وقت مین مستقل وقائم رہے ۱۲ [3] بھگوت کا سلاح مشہور ہے اور گاڑی رتھ کے پہیہ کو بھی کہتے ہین سو یہان رتھ کے پہیہ سے ارجن کی رچھا کری ۱۲ [4] شوہر کا برت جسکو ہو یعنے کسی کو شوہر سے زیادہ نجانے ۱۲

بیرس روپ کے یہ تدبیر کری اور یہ بات اِن اشلوکون کے مطلب سے پیدا ہوتی ہے کہ جو بروقت پرم دھام
ہونے بھیشم جی کے بھگوت دھیان مین لکھے ہین اور سُورداس جی کا پد بھی موید اُس مطلب کا ہے کہ مطلع اسکا
یہ ہے پدُ ۱ واپٹ بیت کی پھر اِن + کرگہ چکر چرن کے دھاون نہین بسرت وہ بانِ + ۶ صہ تک شرشیا پر رہنے کا
سبب بموجب نوشتۂ مہابھارت کے یہ ہو کہ اُنکے والدنے دعا قادر رہنے کی ملک الموت پر اُنکو دی تھی سُو واسطے
مشہور ہونے بزرگی وسِدھتا اپنے والد کے باون روز تک شرشیا پر رہے و باختیار خود جسم کو چھوڑا اور اصل سبب
یہ ہے کہ بھیشم جی کو یہ منظور تھا کہ بھگوت کا روپ انوپ دیکھتے ہوے یہ دیہہ تیاگ کرون سو اگرچہ مابین اس
عرصہ کے ایک دو دفعہ بھگوت کے درشن ہوے لیکن حسب دلخواہ فرصت نہ دیکھی اِسواسطے باون روز تک شرشیا پر
رہے جبس روز خوب فرصت مین بھگوت کے درشن ہوے اُس روز اس طرح سے بھگوت دھام کو گئے کہ سامنے
آنکھون کے خود بھگوت سب شوبھا کے دھام موجود تھے اور دل مین بھگوت کے چرتر اور زبان پر نام مبارک۔

۶۔ کتھا ے सुरथ सुधन्वा سورتھ سُودھنوا ہر دو برادر حقیقی پسران راجہ نیل دھج ایسے پرم بھگت
اور شاستردان وعامل ہوئے بھگوت نے جنکو درشن دیے اور بھگوت روپ کو دیکھتے ہوے پرم دھام کو پہونچے
جب اسپ جگیہ راجہ جدھشٹھر کا راجہ نیل دھج موصوف کے ملک مین پہونچا تو راجہ نے گھوڑے کو پکڑ لیا
اور محافظانِ اسپ کے ساتھ واسطے لڑائی کے تیار ہو کر حکم دیا کہ صبح کو جو رزم گاہ مین حاضر نہوگا تو گرم تیل
کے کڑاہ مین ڈالا جاویگا سُو سب فوج حسب الحکم حاضر ہوئی لیکن سُودھنوا پسر خورد راجہ جب تیار ہو کر
چلا تو اُسکی استری نے کہ اُسی روز استری دھرم ماہیانہ سے فارغ ہوئی تھی درخواست رت دان کی کری مباشرت ۱۲
سُودھنوا نے دھرم کو بچار کر بہ تعمیل حکم شاستر کے ادائے فرض استری کا اوّل واجب جانا اور بعد فراغ
رزمگاہ مین حاضر ہوا سنکھ اور لکھت وزیران راجہ کو سُودھنوا کے ساتھ چشمک تھی اِسواسطے بحضور راجہ
شاکی دیر رسی اور عدول حکمی کے ہوئے اور عذرات سُودھنوا پر فتوی عدم جواز لگایا آخر گرم تیل کے کراہ مین
ڈالدیا بھگت رچھک مہاراج نے جس طرح پرھلاد پر آتش سوزان کو سرد کر دیا تھا اُسیطرح اُس تیل مجسّم آتش کو
بھی سرد کر دیا کہ سودھنوا اُس مین اشنان کرنے لگا معاندین کو خیال ہوا کہ شاید تیل خوب گرم نہوگا۔ واسطے
امتحان کے ایک ناریل اُس مین ڈالا کہ فی الفور جلکر پھٹ گیا اور ایک ٹکڑا اُسکا سنکھ کی پیشانی پر اور دوسرا
لکھت کے اس زور سے لگا کہ دونون مر گئے اور سزاے اپنے کردار کو پہونچے فی الحقیقت بھگت دروہ کرکو اُدنہ بانجو
دشمنی ۱۲

ؔلہ اس بیت امبر کا پھرانا ہاتھ مین لیکر چکر اور قدم مبارک تیز پڑنے کی عادت نہین جاتی ۱۲

راکھت نہین بھگت کو دروہی + یہ برن کر یا سندھ کو سانچو + بعدازان سُودھنوا ارجن کے مقابل ہوا
اور ایسا لڑا کہ ارجن کو تنگ کردیا [دشمن ۱۲] خود بھگوت کہ اُسوقت رتھ بان ارجن کے تھے اُسکے ہر ایک حملہ اور تیر کے [عہد ۱۲]
زور کو دیکھکر واہ واہ اور آفرین کرتے تھے ارجن یہ ستایش اور تعریف نہ سہار سکا اور ایک تیر تیز و تند نکالکر بولا
کہ اِس تیر سے سُودھنوا کو ہلاک کرون گا سُودھنوا نے جواب دیا کہ مین اِس تیر کے راستہ ہی مین
دو ٹکڑے کردون گا جب ارجن نے اُس تیر کو چھوڑا تو سُودھنوا نے ایسا تیر مارا کہ راہ ہی مین دو ٹکڑے
ہوگیا لیکن چونکہ ارجن پرم بھگت تھا عہد اُسکا اس طرح پورا ہوا کہ بعد کٹ جانے اِس تیر کے نصف تیر کہ
جسمین پیکان بھی سیدھا سُودھنوا کے سر پر پہونچا اور سر اُسکا تن سے جدا کردیا پھر سُورتھ اُسکا بڑا بھائی مقابل ہوا
اور وہ بھی سُودھنوا سے بڑھکر لڑا ارجن نے ایک تیر لیکر عہد کیا کہ اِس تیر سے قتل کرون گا اور سُورتھ نے کہا
مین تجکو رتھ سے اُلٹ دون گا بعدہٗ ارجن نے اُس تیر کو چھوڑا کہ سر سورتھ کا علحدہ ہوگیا لیکن بعد جدا ہونے کے
اُس زور سے ارجن کے رتھ مین آکر لگا کہ رتھ ارجن کا اُلٹ گیا اور ارجن وسری کرشن مہاراج زمین پر گرپڑے
سر اُن دونون بھائیون کے شیوجی کے منڈمال مین پہونچے اور پران بھگوت مین سما گئے مطلب شیوجی کا اپنے
منڈمال مین رکھنے سے [سرونکی مالا ۱۲] واسطے اس ہدایت کے ہے کہ بھگوت بھگتون کے درجہ کو دیکھا چاہیے کہ جنکا سر زیب تن
ایشرون کے ہوتا ہے یا یہ بات شیوجی سمجھے کہ یہ دونون بھائی ایسے پرم بھگت تھے کہ اُنکا درشن ہر وقت
واجب ہے اسواسطے اپنی مالا مین اُن سرون کو رکھا یا یہ خیال فرمایا کہ بھگوت کے حصّہ مین تو اُنکے پران آئے
ہمکو بھی تو کچھ ملنا چاہیے اِسواسطے وے سر اپنی مالا مین رکھے غرض شاستر کے احکام کی تعمیل اور بھگوت
بھگتی کو سب کچھ طاقت ہے جو کچھ کہا جاوے سو کم ہے + ۷ - کتھا ے راجہ ہرداس پرم بھگت اور
سادھ سیوی ہوئے لیکن دھرم شاستر کی تعمیل ازبس واجب اور لازم سمجھتے تھے اِسواسطے اِس نِشٹھا مین تحریر
کیئے گئے یہ راجہ پاٹن شہر کے راجپوت تودر بناہ وہی مین مثل راجہ شیوی کے اور دان دینے مین مثل دھیچ کے
اور ایفاے وعدہ مین مثل راجہ بل کے اور بھگوت بھگتی مین مثل پرھلاد کے تھے کہ اُن سب کا ذکر اس بھگت مال مین
مندرج ہے اور رجھوار نشٹھا مین مثل راجہ جگدیو کے ہوئے کہ حال اُس کا اس جگہ لکھا جاتا ہے راجہ جگدیو
موصوف شجاع و عادل و سخی [ذاددہی ہنر ۱۲] تھا اور رجھوار نشٹھا اسقدر تھی کہ ایک نٹنی نے تماشا راجہ کے روبرو کیا اُس کے راگ
اور ناچ اور کلا وغیرہ سے محظوظ ہوکر فکر واسطے انعام کے کرنے لگا لیکن بمقابلہ اُس کے ہنر کے کچھ خیال مین نہ آیا
بجز اُس کے کہ سر اپنا اُسکو بخشدے نٹنی نے عرض کیا کہ جب ضرورت ہوگی لیجاؤن گی اور یہ عہد کیا کہ انعام کا دینا

اِس راجہ پر ختم ہو گیا واسطے انعام کے دست راست کسی کے سامنے دراز نہ کرون گی بعد ازان دوسرے راجہ
کے سامنے جو تماشا اُس نٹنی کا ہوا اور وہ انعام دینے لگا تو نٹنی نے دست چپ واسطے انعام کے پسارا راجہ
ناراض ہوا اور سبب پوچھا نٹنی نے بیان کیا کہ دست راست راجہ جگدیو کے نذر ہو چکا ہے اُس سے سواے
اور کون ایسا دانی ہے جسکے روبرو ہاتھ پھیلاؤن راجہ مذکور نے کہا کہ مین وہ چند راجہ جگدیو سے دیسکتا ہون
بیان کر کہ اُس نے کیا دیا ہے بعد گفتگو بسیار کے راجہ نے عہد کیا کہ جو راجہ جگدیو نے دیا ہے اُس سے دو چند بخشندہ ۱۲
بالضرور دون گا نٹنی پاس راجہ جگدیو کے گئی اور اُسکا سر لیکر راجہ کے پاس آئی اور روبرو رکھکر بیان کیا کہ
کیا راجہ جگدیو نے سر اپنا مجھکو بخشا تھا سو موجود ہے تو بھی ایفاے اپنے وعدہ اور عہد کا کر راجہ مذکور شرمندہ ہوکر
اُٹھ گیا اور پھر نٹنی کو صورت اپنی نہ دکھائی نٹنی مذکور نے سر راجہ جگدیو کا اُسکی نعش پر رکھکر وہ راگ کہ جس سے
راجہ موصوف خوش ہوا تھا گایا کہ فی الفور زندہ ہو گیا اور یہ رجھوار نشٹھا اُسکی تمام جہان مین مشہور ہوئی ایک
اور ذکر راجہ جگدیو کا ہے کہ کسی راجہ کی لڑکی اُسپر عاشق ہو گئی اور پیغام شادی کا بھیجا راجہ جگدیو نے قبول نہ کیا
والد دختر مذکور نے کسی بہانہ سے راجہ جگدیو کو اپنے شہر مین بلوا کر معرفت وزیران کے اُسکو فمایش کر دیا اور
دختر نے بھی اپنا تعشق اور اضطراب ظاہر کیا لیکن راجہ جگدیو نے قبول نہ کیا آخر یہ نوبت پہونچی کہ اُس دختر
بد اختر نے سر راجہ جگدیو کا واسطے دیکھنے کے کٹوا منگایا لیکن اِس حالت مین بھی بھگوت نے راجہ جگدیو کا ایسا
عہد پورا کیا کہ بے جان سر نے صورت اُس دختر کی نہ دیکھی حالانکہ چند دفعہ وہ دختر مقابل چہرہ کے گئی لیکن وہ
جسوقت سامنے آتی تھی اُسی وقت چہرہ راجہ کا دوسری طرف کو پھر جاتا تھا مطلب یہ نکلا کہ عورات سے پرہیز ہو
تو اِس قدر ہو اور بیشک قرب عورات کا واسطے سالک کے ایسا دُکھ دائی ہے کہ کبھی بھگوت کے حصول کا
پرم آنند نزدیک نہین آنے دیتا بھاگوت وغیرہ پورانون مین ہزار ہا جگہ اِس باب مین ہدایت ہے قصّہ کوتاہ
یہ راجہ ہری داس بھی رجھوار نشٹھا مین ایسے ہی تھے گویا تو در کل مین مثل آفتاب کے ہوئے بعد ارجُن کے
کلجگ مین یہ راجہ دھرماتماؤن مین بڑے جس والے گذرے اور تلک و مالا وغیرہ بھگوت بھیکھ و سادھو سے
جو کچھ محبت تھی اُسکا تو بیان نہین ہو سکتا یکے از ہزار یہ ہے کہ ایک دفعہ نصف شب کو واسطے رفع حوائج
ضروری کے بالاخانے پر جانے کا اتفاق ہوا وہان اپنی دختر کو ایک فقیر کی بغل مین برہنہ سوتا دیکھا چادر اپنی
اُن دونون پر ڈالکر چلے آئے صبح کو جو وہ دونون اُٹھے تو چادر کو پہچان کر خائف و ہراسان ہوے اور فقیر
ناہنجار نے ارادہ فرار کیا لیکن راجہ نے بیشنو دھرم کو بچار کر کچھ نہ کہا بلکہ جب اُس فقیر کو نادم اور پشیمان دیکھا

تو اُسکے قدمون پر اپنا سر رکھا اور صرف اِسقدر ہدایت کافی سمجھی کہ ایسے کامون سے تمھارے فریق کی مذمت ہوتی ہے اور مجکو سُننا مذمت کا ناگوار ہے اِسواسطے کام پردہ کے ساتھ کرنا چاہیے چونکہ راجہ بھگوت بھگت تھا اس قدر ہدایت واسطے اُس فقیر کے مثل پرم منتر کے ہوئی کہ بدکاری چھوڑ کر بھگوت بھجن مین مصروف ہوا غور کرنا چاہیے کہ اسقدر تحمل اور رحم اور عیب پوشی و اعتقاد سواے ہر بھگتان کے اور کس مین ہے

نِشٹھا دوم بھاگوت دھرم پرچارک یعنی رواج دہندگان بھگوت بھگتی مشتمل بر کتھا بسنت بھگت

سری رگھنندن سوامی کے بیاس اوتار کو ڈنڈوت ہے کہ واسطے اودھار جگت کے بیدون کو ترتیب اور برہم سُوتر اور مہابھارت اور اٹھارہ پوران وسُمرتی کو تصنیف کر کے بھاگوت دھرم کا رواج دیا اور چرن کملون کی کُلش ریکھا کو ڈنڈوت ہے کہ مہاموہ برتر اسُر اور پاپ کے پہاڑون کو نیست و نابود کنندہ ہے بھاگوت دھرم اُسکو کہتے ہین کہ بھگوت کے متعلق جو کچھ کیا جاوے یعنے سیوا پوجا بھجن سُمرن کیرتن وغیرہ اور پرچارک کے معنی رواج دہندہ کے ہین اگر کسی کو یہ شبہہ ہووے کہ دھرم نِشٹھا جو اول تحریر ہوئی اُسمین اور بھاگوت دھرم مین کیا فرق ہے سُو واضح ہو کہ دھرم نِشٹھا تو مراد کرم سے ہے خواہ وہ کرم سکام ہون یا نِسکام اور بھاگوت دھرم اُسکو کہتے ہین کہ جو نسکام کرم اِس جنم خواہ جنمہاے ماضیہ مین کیے ہین اور اُنکو بھگوت کی نذر کرکے بھگتی حاصل ہوئی ہے اِس بھگتی کے متعلق جو کچھ کرنا واجب ہے وہ بھاگوت دھرم ہے جبکہ بھگوت دھرم مین سالک کا دل لگا اور ہر وقت ظاہر و باطن کی توجہ اُس طرف رجوع ہوئی تو دیگر کرم کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے اور اکثر آچارجون کا اتفاق اِس بات پر ہے کہ کرمون کی بدولت بھگوت بھگتی حاصل ہوتی ہے جب تک استغراق اور محو کے درجہ کو نہ پہونچے تب تک جو کرم مثل سندھیا وغیرہ کے فرض ہین اُنکو کرتا رہے اور واضح ہو کہ اگرچہ بظاہر یہ باتین مختلف سی معلوم ہوتی ہین لیکن حقیقت مین کچھ اختلاف نہین کسواسطے کہ جو شخص بھاگوت دھرم مین بدل متوجہ ہے وہ جو کرم کرتا ہے وہ سب متعلق بھگوت بھگتی کے ہین اُنکو کرم نہ سمجھنا چاہیے سُو اُس بھاگوت دھرم کے کہ جسکا بیان ہوا پرچارک یعنی رواج دہندہ مثل کشتی کے ہین کہ خود پار جاوین اور ون کو بھی اُتار دین ترن تارن جو لفظ مشہور ہے وہ سالکان موصوفین کے واسطے ہے اگرچہ رواج دہندہ بھاگوت دھرم کے خود بھگوت ہین کہ برہما جی کو بید کا اُپدیش کیا اور بید کے موافق دھرم نے رواج پایا لیکن بمقتضاے کرپالتا اِس قدر توجہ اِس دھرم کے رواج مین فرمائی کہ بید اور برہما پر بھی حصر نہ رکھا

اور چند تدبیر دیگر پیدا کردی یعنے بھگتون اور رکھیشرون کی زبان سے سُوتر[1] اور تنتر[2] اور سمرتی[3] اور بیدانت[4] پاتنجلی[5]
पातजलि वेदांत स्मृति तंत्र सूत्र
میمانسا[6] وغیرہ چھٹہ شاستر و بالمیک راماین و مہابھارت وغیرہ اتہاس و پوران تصنیف کرائے اِن کے موجب
इतिहास मीमांसा
رواج اِس بھاگوت دھرم کا ہوا اور لوگ اُنکا سُرون کیرتن کرکے کرتارتھ ہوے اور ہوتے ہین بعد ازان جب
بھگوت نے دیکھا کہ لوگون کی طبیعت طرف مضامین شاعرانہ کے راغب ہے تو بذریعہ ناٹک[7] و چمپو[8] و کابیہ[9] و ساہت[10]
साहित्य काव्य चंपू नाटक
شاستروں کے ہدایت کی اور جب اُنکی فہمید سے لوگون کی عقل کو کوتاہ دیکھا تو تصنیف شرح کا رواج دیا اور
جب اُنکو بھی لوگ بسہولیت نہ سمجھ سکے تو پہلے آچارجون[11] کو بجسم گسّائین تلسی داس و سُور داس و نابھا و اگر داس
و نند داس و کرشن داس وغیرہ کے کلجگ مین پیدا کرکے بھاکھا مین چرتر اور بھاگوت دھرمون کو تصنیف کرایا اور
اُس کا رواج دیا علاوہ ازان دوسری تدبیر واسطے رواج اِس بھاگوت دھرم کے یہ کری کہ خود زبان مبارک سے
فہمایش اُن دھرمون کی فرمائی اور پھر لچھمی جی مہارانی اور اپنے پارشد و برہما و شیو و سنکادک و نارد و شنکر آچارج
و برہسپت و بسشٹھ و بیاس وغیرہ ہزار ہار کھیشرون کو گرو بنا کر ہدایت اور افزایش اُن بھاگوت دھرمون کی
کری اور زمانہ کلجگ شنکر آچارج و رامانج سوامی و نمبارک سوامی و مادھو آچارج و بشن سوامی و بلبھ آچارج
و ہت ہر بنس جی وغیرہ صدہا آچارج اپنی بھبوتی[12] کلا و انس و اویش اوتار سے ظاہر کرے اب تک جنکی کرپا سے کروڑون
आवेश अंश विभूती
جیو مہا پاپ آتماؤن کا اُدھار ہوتا ہے پھر تیسری تجویز یہ کی اپنے مندر و مورتی و عبادتخانہ مثل بدر کاشرم وغیرہ
اور اپنے دھام مثل اجودھیا و متھرا وغیرہ اور تیرتھ مثل گنگا جمنا پشکر وغیرہ پیدا کیے کہ اِنکی بدولت بھگتی کا رواج ہوا
مطلب اِس تحریر سے یہ ہے کہ بھگوت کو رواج دینا اپنے بھاگوت دھرم کا اور قائم رکھنا اُس کا اِسقدر منظور ہے
کہ جب کبھی اندک بھی اُس مین خلل آتا ہے یا کوئی ہارج ہوتا ہے تو خود اوتار لیکر ان ہارجان کا قتل کر دیتے
ہین اور اپنے دھرم کو قائم رکھتے ہین چنانچہ گیتا مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ اے ارجن جب دھرم مین کمی آتی ہو
اور ادھرم کی ترقی ہو جاتی ہے تو مین خود واسطے سہاے اپنے بھگتون کے اور ناس کرنے دشٹون اور قائم کرنے دھرم
کے اوتار لیتا ہون پس بہت ضرور اور لابد ہے کہ جہانتک ہو سکے رواج بھاگوت دھرم مین سعی و کوشش کرے

---

[1] فسون علوی کا شاستر ۱۲ [2] دھرم شاستر مثل منوسمرتی وغیرہ ۱۲ [3] علم وحدانیت ۱۲ [4] علم حبس دم وغیرہ ۱۲ [5] کرم کرنیکا شاستر ۱۲ [6] جسمین حال پیدایش دنیا و حال احکام و بزرگان سلف کا مندرج ہو ۱۲ [7] علم سنسکرت مین مضامین شاعرانہ سے بیان حال بزرگان مثل ہنومان ناٹک ۱۲ [8] نثر مین سنسکرت پر مضمون شاعرانہ سے کوئی حال بیان کرنا مثل برندابن ۱۲ [9] مثل ناٹک ہی تھوڑا سا فرق ہی ۱۲ [10] شاستر عشق و شاعری وغیرہ کا ۱۲ [11] آچارج اگرچہ دانندہ و فہیم جملہ شاستروں کو اور اُنکے عامل کو کہتے ہین لیکن مراد مجتہد و موجد سے زیادہ ۱۲ [12] جو خاص نور و عروج کو لیکر ظاہر ہو وہ بھبوتی اوتار اے جسکو حصجات منفروضہ شمار یہین سے کوئی حصہ ملا ہو وہ کلا اوتار ہی جسکو منجملہ حصجات لاتعداد مین سے کوئی اُسی قدر یہ حصہ ملا ہو کہ شمار مین نہ آسکے وہ انش اوتار ہی جسم جو دنیا مین پیدا ہو چکا اس جسم مین کسی قدر نور کا حلول ہووے

کہ اِس سے رضامندی بھگوت کی جو سب مقدمات پر مقدم تر ہی ہوتی ہے اور رواج دہندہ و بھبوتی اوتار بھگوت کا تصور کیا جاتا ہے ایک جگہ شاستر مین لکھا ہے کہ جو کوئی ایک شخص بکھ کو بھگوت کے سنمکھ کر دیتا ہے اُسکو دس ہزار اسمیدھ جگیہ کا پھل ہوتا ہے بھگوت کتھا کرانی ٹھاکر دوارہ وغیرہ دیو مندر عبادتخانہ دھرم سالہ باغ تالاب پاٹھ سالہ چاہ وغیرہ ایسی عمارت کہ جنکے سبب سے بھگوت بھجن کرنیوالون اور خلقت کو آرام ہو طرح دینی بھگوت چرترون کو تصنیف کرنا اور شرح پوتھی ہاے متقدمین کی بنانی ادھرم سے ہٹا کر بھاگوت دھرم مین لگادینا سدابرت وغیرہ ہر جگہ اور با لخاص مثل بدرکاشرم واجودھیا وہردوار وغیرہ معبد کلان پر جاری کرنی بروز ایکادشی و دیگر بھگوت برت مین جاگرن[1] کرنا اور سماج بھگوت کیرتن کا ہونا اور جس روز کہ بھگوت کے اوتار ہوئے ہین اس روز اور دیگر تیوہارون کو بھگوت کا تیوہار جان کر کمال خوشی اور محبت اور دھوم دھام کے ساتھ اُتساہ کرنا اور بدیا یعنی علم کے پڑھنے مین کوشش کرنی وعلی ہذالقیاس ایسے ہی اور کام کہ جن کے سبب سے لوگون کو طرف بھگوت کے رجوعات اور رغبت ہو کرتے یہ سب اسباب افزایش بھاگوت دھرم کے ہین جو شخص کہ بھگوت بھگت ہین اور صرف واسطے اُدھار اور اُپکار جگت کے اُنکی توجہ ہے اُنکی تعریف توصیف تو کس سے ہوسکتی ہے کہ کرتارتھ روپ ہین لیکن جو شخص واسطے نیکنامی اور نمایش وغیرہ دنیا کے اِس بھاگوت دھرم کا پرچار کرتا ہے وہ بھی بھگوت کو عزیز ہے کہ اُس کے بدولت ہزارون لاکھون کو فیض عام ہوتا ہے اور بالیقین کہ اِس دھرم کے ثواب اور کسی بھگت کی دعا سے اُسکا دل بھی بھگوت مین رجوع ہوجائے گا مہا بھگوت دھرم کے رواج دینے والون کی شاسترون مین اِس درجہ غایت سے لکھی ہے کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا اور ایک کتھا اننتاچارج کی جو پوتھی پرپن امرت مین مندرج ہے یاد آئی کہ اُس سے مہا ایسے بھگتون کی ظاہر ہوتی ہے ما بین ٹھاکر دوارہ اور شہر کے راہ آمدوشد مین غار پڑ گیا اور رستہ خراب ہوگیا اننتاچارج موصوف خود ٹوکری اور پھاوڑا لیکر اُس غار کو بھرنے لگے تاکہ لوگون کو تکلیف آمدورفت کی نہووے اور استری کہ حاملہ تھی اُسکو بھی اس خدمت مین شامل کیا جب ایام وضع حمل کے قریب آئے اور استری ممدوحہ کو بسبب ڈھونے ٹوکری کے تکلیف ہونے لگی تو بھگوت نے مزدور کا روپ بنا کر استری ممدوحہ کو فرمایا کہ تمھاری عوض مین ٹوکری ڈھوتا ہون تم آرام کرو بعد تھوڑی دیر کے اننتاچارج نے دیکھا کہ بجاے عورت کے کوئی مزدور ٹوکری ڈھوتا ہے سوتا لیکر دوڑے اور فرمایا کہ تو کون ہے کہ ہمارے حصے مین زبردستی

जागरण — उत्साह — प्रपन्नामृत — अनन्ताचार्य

[1] شب بیداری ۱۲ یوم سعید مثل ہولی و دیوالی و دسہرہ وغیرہ ۲۵

شریک ہوتا ہے جب نزدیک پہونچے تو بھگوت کو بجز گریز کے اور کوئی تدبیر نہ سُوجھی اور مندر مین جا گھُسے
اننتا چارج جی کہ سُونٹا لیئے پیچھے تھے جو مندر مین پہونچے تو بھگوت کا جسم مبارک مٹی اور گرد مین بھرا دیکھکر
جان گئے کہ خود بھگوت استری پر رحم کرکے ٹوکری ڈھوتے تھے اننتا چارج نے دست بستہ پریم مین مگن ہوکر
عرض کیا کہ مہاراج کار غلامی غلامون کو لائق ہے نہ آقا کو درینصورت ہر ایک کو بقدر اپنے اپنے حوصلہ اور اعتقاد
کے ازبس واجب اور لازم ہے کہ اس پرم دھرم کے رواج مین ہمہ تن دل و جان سے کوشش کرے جس کسی کو
جس کسی زبان مین علم نصیب ہوا ہے اور شاعری کی طرف توجہ ہے تو بھگوت چرترون کو تصنیف کرے لیکن
صدہا شاعر دیکھنے مین آئے سوائے واہیات بکواد کے مطلق انکو اس طرف توجہ نہین بعض سے جو گفتگو ہوئی
کہ تم بھگوت کے چرتر بیان کرکے کسواسطے اپنی گویائی اور ظاہر و باطن کو پاک نہین کرتے تو کسی نے جواب دیا
کہ صاحب ہم وحدانیت کا بیان کرتے ہین اور بعض نے فرمایا کہ بندش مضمون کی اسی طرز پر اچھی ہوتی ہے
کہ جیسا رواج ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ شاعرون کا دل سوائے فکر مضمون کے دوسری طرف نہین جاتا
یہ بھی تو عبادت ہے اور علیٰ ہذا القیاس ایسے ہی دیگر جوابات نامعقول دواہی دیتے ہین شرح اُن جوابات
کی اور پھر اُنکا قدح کرنا داخل مزخرفات مثل اُنکی شاعری کے سمجھا خلاصہ کلام کا یہ ہے کہ جس شاعری و تصنیف
مین بھگوت چرترون کا بیان نہین وہ محض ناکارہ اور پوچ ہے گو سب قاعدے شاعری کے اُسمین ادا ہوئے ہون
گشائین تلسی داس جی نے ایسے تصانیف کے واسطے راست فرمایا ہے ۵ بدھ بدئی سب بھانت سنواری +
سُوہ نہ بسن بنا بر ناری + یعنے بلا بھگوت چرترون کے جو تصانیف سب قاعدے سے درست بھی ہین لیکن
ایسے ہین کہ جس طرح کوئی عورت خوبصورت مثل ماہتاب کے بلا پارچہ و برہنہ اچھی نہین معلوم ہوتی اکثر معاملات
کار و اج بر دولت ہے سُو دولتمندون کو خوب معلوم ہے کہ دولت کسی کے گھر نہ پہلے قائم رہی نہ اب رہے گی ہاتھ
خالی آئے اور اسی طرح چلے جاوینگے اس دولت کا نام مایا لچھمی یعنے بھگوت کی پتی برتا استری ہے جہان اسکا
خاوند رہے گا وہین وہ رہے گی ورنہ فوراً چلی جائیگی مطلب یہ ہے کہ اگر دولت کو برائے دوام قائم کرنا چاہے تو
بھگوت کی راہ پر اُس کو خرچ کرکے ہمیشہ بھجن اور سیوا مین مصروف رہے ہزارہا ساہوکار اور امیر ہو گذرے
کسی کا نام بھی کوئی نہین جانتا اور جن لوگون نے دیو مندر تالاب دھرم سالہ معابد وغیرہ بنوائے اب تک
اُنکا نام روشن ہے اور آیندہ رہے گا بس بڑے افسوس کی بات ہے کہ دولت کو پاکر بھگوت دھرم کا رواج
ندے ایشر اور جیو اور سنسار اور سرگ اور نرک اور بھگتی اور گیان اور بیراگ اور دیگر مدارج مذہب کا جاننا

حصر اوپر بدّیا یعنے علم کے ہے جب سے چار دن برن یعنے براہمن چھتری بیس شُودر مین سے شاستر کا پڑھنا موقوف
ہوا تب سے سب دھرمون کا ناس ہو گیا ملک دکھن یعنے چینا پٹن مین تیلنگ دراوڑ دوارہ طھار مین دستور ہی
کہ اگر کسی کا لڑکا شاستر پڑھنے مین شرارت کرتا ہے تو والی اسکے باطلاع حاکم پابجولانہ پاٹھ شالہ مین بھیجدیتے
ہین اور جب تک شاستر نہین پڑھ لیتا پاجولانہ نہین نکالتے اِس سبب سے اُس ملک کے سب لوگ اپنے
دھرمون پر قائم ہین بلکہ برہمن سے لیکر نیچ قوم تک کوئی شخص اشٹ[1] اُپاسنا سے خالی اور ناواقف نہین
उपासना
اور دہرم تر دید مخالفین مین کم آتے ہین اِسواسطے جہانتک ممکن ہو خویش و بیگانہ کو شاستر[2][3] کے پڑھنے
پڑھانے کی مدد دیوے اور اگر سنسکرت بہ سبب نہ پڑھ سکے تو بھاکھا پڑھ لینا مطلب کو پہونچا دیتا ہے
گُسائین تلسی داس جی کی رامائن اور سُور ساگر کو منجملہ دیگر گرنتھون کے بھگوت نے یہ پرتاپ اور معجزہ بخشا ہے
جو نیم کر کے پڑھتے ہین ضرور بھگوت کی پریت ہو جاتی ہے و علی ہذا القیاس نند داس کرشن داس اگر داس
چھپت سوامی پرام نند وغیرہ کی تصانیف کا حال ہے اور بھگت مال کا ذکر ابتدا مین تحریر ہوا بھگوت کتھا کا
کرانا اور اُسکے سُننے کی ترغیب دینی لواحقین اور اولاد کو جس طرح واسطے حصول دنیا کے علم مروّجہ پڑھانے
کی فکر ہوتی ہے اسی طرح بھگوت کی طرف رجوع کرنا اور بشن سہسر نام و گیتا و استوراج وغیرہ بھگوت استوترون کا
پڑھا دینا بہت ضروریات سے ہے جو شخص اپنی اولاد اور لواحقین کو بھاگوت دھرم مین رجوع نہین کرتے
اور دھرم کے متعلق علم نہین پڑھاتے تو جو گناہ اُنسے مدت العمر مین ہوتے ہین اُنکے بزرگون کے ذمّہ ہی کسواسطے
کہ بموجب شاستر کے پڑھا دینا ان علوم کا انپر فرض تھا اور جنکی اولاد بھگوت بھگت ہوتی ہے تو اپنے
بزرگون کو بھی دوزخ سے نکالکر مُکت کر دیتے ہین گواہی پرھلاد وغیرہ بھگتون کی کافی ہے ہے کرپا سندھ ہے
دین بندھو ہے سُکھ نندن مہاراج کچھ اس خانہ زاد کی طرف بھی نگاہ ہے کہ سوائے آپ کے چرن کملون کے اور
दीनबन्धु
کوئی سرن و پناہ مجکو نہین اگر میرے اعمال و افعال پر نظر ہو گی تو بیشمار جنمون تک ٹھکانا میرا لگنا غیر ممکن ہی اسواسطے
صرف کرپا اور رحم کا امیدوار ہون اگرچہ یہ بات جانتا ہون کہ جسقدر سمجھ اور سنساری لوگون کے سامنے دست بستہ
اپنی عاجزی وغیرہ کا بیان کر کے چاپلوسی اور منّت خوشامد کرتا ہون اور خوف سے بیچو اس ہو کر اُنکی رضامندی
سب مقدمات پر مقدّم تر سمجھتا ہون اگر اُس سے ہزاروان حصہ بھی آپ کا خوف کر کے بھجن مین مصروف ہون

[1] اگرچہ لفظی معنے عزیز اور پیارے کے ہین لیکن مراد اُس دیوتا سے ہے جس کی طرف دل کی ترغیب ہو اور جس کی پوجا پرستش کرتا ہو ۱۲ [2] پوجا پرستش و طریق ۱۲ [3] لفظی معنے منعقد شدہ و مسلسل کے اور مراد پوتھی و کتاب سے ۱۲ [4] عاجز کی سہائے کرنے والے ۱۲

تو ایک لحظہ مین بیڑا پار ہے لیکن یہ دل کمبخت ایسا مہا پاپی اور زبردست ہے کہ بھولکر بھی اُس طرف توجہ
نہین ہوتا اگر اب بھی یہ نالائق و مست مند ایسا جتنون آپ کا کرتا ہے تو جلد از جلد اپنی مراد کو پہونچ جاوے
جمنا جی کے کنارے ایک باغیچہ پرم منوہر ہے جس مین نہرین جاری ہین اور روش بندی کمال خوبصورتی کے
ساتھ بنی ہے سب قسم میوہ جات اور پھولون کے درختون پر بیل سرسبز چھائی ہین اور بیچ مین پھلواری
رنگارنگ پھولونکی بہار دیتی ہے مور اور طوطے اور مینا اور سارس اور ہنس اور کبوتر وغیرہ اپنی آواز اور
چہچہے سے خواہ مخواہ طبیعت کی کشش کرتے ہین اِس باغیچہ مین سری نند نندن شوبھا دھام اپنے سکھاؤن
کے ساتھ طرح طرح کے سیر اور بازی مین مصروف ہین چہرۂ مبارک کی شوبھا کو تمثیل سورج و چندرما و جواہرات
یا کسی پھول کمل و گلاب وغیرہ کی دیجاوے تو اُن مین ایک ایک قسم کی زیبایش ہے اور اِس چہرۂ دلربا مین
اُن سب کی خوبصورتی یکجا جمع ہے مُکٹ جڑاؤ مور چھ کا سر پر کانون مین کُنڈل کہ پھولون کے گچھّے اُن مین
گتھے ہین اور لٹکن یعنی چھوٹا سا بُلاق کہ جس مین موتی لٹکتا ہے ناک مین گلے مین موتیون کے کنٹھے اور سبزہ
وغیرہ جواہرات کی مالا اور اُس پر پھولون کی مالا ہے کڑے اور پہونچی ہاتھون مین زردوزی باکھے پر دوپٹہ کہ
جیسا بروقت کھیلنے کے باندھنا چاہیے بندھا ہوا پیتامبری دھوتی پہنے ہوئے چرن کملون مین کڑے اور
جھانجھین شوبھت ہین اور کھیل دوڑ دھوپ مین جو پسینا آگیا ہے تو اُسکے چھوٹے چھوٹے بوند چہرے پر
جھلکتے ہین اور زلفین گھونگھروالی کہ ہوا کے لگنے اور دوڑنے سے پریشان ہوکر رخسارون پر آتی ہین ایسی بہار
اور سماپیدا کرتی ہین کہ دیکھنے والون کا دل زبردستی ہاتھ سے جاتا ہے ۔

کتھا برہما جی

جگت کے پتا بھگوت بھگتون اور سب دھرم پرچارکون مین اول بھگوت رُوپ ہین جب نابھ کمل سے
انکا جنم ہوا اور بعد تپ کرنیکے اپنے سنسار کے پیدا کرنے کی خبر و طاقت پائی تو بھگوت نے بید انکو عنایت کیے
اُنکے موافق اول تو سنکادک اور مریچ وغیرہ رکھیشرون کو ہدایت فرمائی اور پھر اُن بھاگوت دھرمون کا جگت مین
رواج دیا بلکہ اب تک اُنکا برابر اُپدیش چلا جاتا ہے یعنے برہم لوک مین نارد اور سنکادکون کو اُپدیش فرماتے ہین
اور جو کوئی نیک کرم کرکے انکے لوک مین جاتا ہے اُپدیش بھگتی اور گیان کا کرتے ہین کہ اُسکی بدولت مُکت ہو جاتا ہے
چنانچہ یہ بات سب پورانون سے ثابت ہے جب کبھی اُس بھاگوت دھرم مین خلل آتا ہے اور دیوتا و بھگوت
بھگتون کو تکلیف ہوتی ہے تو برہما جی تدبیر بھگوت کے اوتار ہونے کی کرتے ہین اور دسٹون کا ناس ہوکر
بھگوت بھگتی کا رواج ہو جاتا ہے برہما جی کی کتھا مفصل پورانون مین تحریر ہین یہان اسقدر لکھنا کافی سمجھا ۔

کتھا۔ शिवजी شیوجی مہاراج کا بھگوت بھگتون اور بھاگوت دھرم پرچار کون مین اول درجہ ہو اگرچہ برہماجی بھی درجۂ اعلی مین شمار ہوتے ہین لیکن بھگت راج خطاب شیوجی ہی مہاراج کے واسطے شاسترون مین لکھا ہے یہانتک بھگوت بھگتی کے رواج دینے مین کوشش اور ذکر ہے کہ کیلاس سے آکر جابجا رکھیشرون کو اُپدیش کیا بلکہ خود اکثر آچارج اور گرو ہوے چنانچہ بشن سوامی سنپردا کے آچارج شیوجی مہاراج ہین اور سمارت سنپردا پر بسبب فساد اور زیادتی سریوڑون کے گم ہو گئی تھی تو شنکر سوامی کا اوتار لیکر پھر جگت مین اُس کا رواج دیا جو سنپردا مشہور و معروف و مروج ہین اُنکو شیوجی ہی مہاراج نے اول شاسترون مین بیان کیا ہے کہ اُس کے موافق رکھیشر و آچارج پیرو و پابند ہوے بھگوت نام مین اس قدر اعتقاد ہے کہ کاشی مین صرف اُسکے ذریعہ سے ہر ایک کو مکت دیتے ہین اور جسوقت سمدر مین سے زہر قاتل نکلا اور اُس کی حدت سے دیوتا جلنے لگے تو سب دیوتا شیوجی کے سرن مین گئے شیوجی مہاراج نے بمقتضاے کرپا و رحم کے بھگوت کا نام لیکر اُس زہر کو پان کر لیا اور دیوتاؤن کو اس عذاب الیم سے چھڑایا ابتک جو شیوجی کے کنٹھ مین علامت اِس زہر کی قائم اور موجود ہے تو اس ہدایت کے واسطے ہے کہ بھگوت نام کو یہ پرتاپ اور طاقت ہے کہ زہر قاتل بھی آب حیات کا ثمرہ دیتا ہے یعنے وہ زہر اپنی خاصیت کو چھوڑ کر کنٹھ کا ابھوکھن ہو گیا ہے بھگوت بھگتی کے رسک اور معتقد اسقدر ہین کہ ایک دفعہ پرم پریا ستی جی سے اند کے قصور ہو گیا تھا فی الفور اُنکا ترک کیا اور محبت و اختلاط اُنکے ساتھ بعید از قاعدہ بھگتی و سوامی دھرم سمجھا کہ مختصر حال اُس کا یہ ہے کہ ایک دفعہ شیوجی مہاراج واسطے سیر کے بھومنڈل मंडल भू مین مع وچھہ نندنی ستی جی کے تشریف لائے کہین تو رکھیشرونکو بھگوت بھگتی اور گیان کا اُپدیش کیا اور کہین رام چرتر اُنسے سُنا بعد سیر کے جب کیلاس واپس چلے تب جانا کہ سری رگھنندن سوامی نے جو اوتار لیا ہے تو اسی طرف حسب اجازت راجہ دشرتھ کے براے بن باس تشریف لائے ہین از بس مشتاق درشنون کے ہوئے اور اُس حالت مین درشن پائے کہ جسوقت سری رگھنندن سوامی تلاش مین سیتا جگت جننی کے جنگل اور پہاڑون مین مثل مہجورون کے پھرتے تھے واسطے قدمبوسی کے نزدیک جانا تو مناسب نہ جانا دور سے پرنام کر کے اور جی سچدانند جگ پاون کمال پریم سے کہکر روانہ ہوے ستی جی نے جو وہ حالت پریم شیوجی کی دیکھی تو متعجب ہوئی کہ شیوجی خود ایشر ہین کیا سبب ہے کہ اُنھون نے راجہ کے پُتر کو پرنام کیا اور پورن برہم کہا اگر بشن اوتار ہوتے تو کب مثل اگیانون کے تلاش مین پھرتے غرض ایسا شبہہ

[Interlinear glosses: نوش ۱۲ (over پان); گلو ۱۲ (over کنٹھ); زیور ۱۲ (over ابھوکھن); گلو ۱۲; رسیا ۱۲ (over رسک); ۱۲ (over اختلاط); स्वामी धर्म (under سوامی دھرم); احاطۂ زمین ۱۲ (under بھومنڈل); بیٹی ۱۲ (over نندنی); ۱۲ (over چرتر)]

سلہ پاربتی جی کا پہلے جنم مین جو دچھہ سے ہوئی تھین یہ نام تھا ۱۲ سلہ مالک کے اعتقاد کا دھرم ۱۲

وسندیہہ ستی جی کو ہوا اگرچہ شیوجی نے بہت سمجھایا کہ یہ راج پُتر نہین وہی ایشر ہین کہ جنکی بھگتی رکھیشرون کو
مین نے اُپدیش کری اور جس کو سب پنڈت اور منیشر اور جوگی اور سنت صاف دل سے دھیان اور بید
و پوران و آگم نیت نیت کے بیان کرتے ہین اور پورن برہم و بیاپک وسب برہمانڈون و مایا کے سوامی ہین
لیکن ستی جی کو کچھ گیان نہ ہوا اور سیتا مہارانی کا روپ دھارن کر کے سری رگھنندن مہاراج کے سامنے گئی
اور رگھنندن سوامی نے فی الفور ستی کا کپٹ جان لیا اور پرنام کر کے پوچھا کہ دھرم کی مرجاد شیوجی کہان ہین
اور تم اکیلی جنگل مین کسواسطے پھرتی ہو ستی جی ان الفاظ کے کنایات کو سمجھ کر شرمندہ ہوئی اور شیوجی کی
طرف چلی راہ مین کچھ اور بھی پربھتا اور مایا رگھنندن سوامی کی دیکھی شیوجی مہاراج نے دھیان کر کے سب
حال ستی جی کا جان لیا اور دل مین کہا کہ ستی نے سیتا میری ماتا کا رُوپ بنایا اب اُسکے جسم سے محبت اختلاط
واجب نہین اُسی وقت ستی جی کو تیاگ کیا اور پھر اُس ستی تن سے ملاقات نہ کی جب اِس جسم کو چھوڑ کر
ہماچل کے یہان جنم لیا اور پاربتی نام ہوا تب حسب الحکم سری رگھنندن سوامی کے بعد تپ و محنت بسیار
شیوجی کو ملی اور سری رگھنندن سوامی کا چرتر شیوجی سے سُنکر پرم بھگت ہو گئی بھگوت کے ہزار نام لیکر
بھوجن کیا کرتی تھی ایک دفعہ شیوجی نے بُلایا پاربتی جی نے عذر کیا کہ بھگوت کے نام نہین لیئے شیوجی نے فرمایا
کہ رام نام مثل ہزار نام کے پھل دیتا ہے سُو رام نام لیکر چلی آؤ پاربتی جی نے موافق فرمودہ شیوجی کے اعتقاد
اور عمل کیا شیوجی مہاراج اس اعتقاد و بسواس سے کمال خوش ہوے اور اپنے نصف جسم مین پاربتی جی کو جگہ دی
ایک دفعہ بھگوت نے شیوجی کے واسطے اپنا مہاپرساد بھیجا تھا شیوجی کمال خوش ہوے اور بسبب غلبۂ پریم کے
پاربتی جی کی یاد نہ رہی خود اُس مہاپرساد کو بھوجن کر لیا پاربتی جی کو جب یہ خبر ہوئی تو غصہ آیا اور فرمایا کہ جو کوئی
تمھارا جوٹھا کھاوے گا دوزخی ہوگا چنانچہ اُس روز سے شیو نرمالیہ[1] کھانا موقوف ہے شیوجی مہاراج سیر کرنان
جاتے تھے راستہ مین دو کھنڈرے ویران دیکھے سواری سے اُتر کر دونون کو جدا جدا اساشٹانگ[2] ڈنڈوت کیے
پاربتی جی متعجب ہوئی اور پوچھا کہ کیا سبب ڈنڈوت کا ہر دو ویرانہ کو ہے فرمایا کہ دس ہزار برس ہوے
ایک ویرانہ مین ایک ہری بھگت ہو گیا ہے اور دس ہزار برس بعد دوسرے ویرانہ مین ایک ہری بھگت ہوگا
اسواسطے ہر دو ویرانہ لایق پرستش و ڈنڈوت کے ہین اِس قسم کے چرتر شیوجی مہاراج کے لا انتہا و شمار ہین

[1] عوام نرمائل کہتے ہین یعنی باقیماندہ پس خوردہ ۱۲ [2] جس سجدہ مین آٹھ عضو یعنے سر چھاتی دونون پانون دونون ہاتھ زمین سے لگ جاوین ۱۲

کہ شیش اور شاردا بھی نہین بیان کرسکتے بعض کا یہ مقولہ ہے کہ شیوجی مہاراج بال روپ رگھونندن سوامی کے اُپاسک ہین سو اگرچہ درست ہے لیکن دیگر نشٹھاؤن مین بھی ویسی ہی محبت تھی چنانچہ سری کرشن اوتار مین بروقت راس بلاس کے سکھی روپ ہو کر شامل ہوے وعلیٰ ہذا القیاس بیررس وغیرہ چرترون کو کمال شوق سے جاکر دیکھا درینصورت شیوجی مہاراج گیانی بھگت بھگوت کے ہین -

کتھا अगस्त्य

اگست جی رکھیشر پرم بھگت اور آچاریج اکثر علوم علمی وعملی کے ہوے اور بھگوت بھگتی کے رواج مین اس قدر سعی وکوشش تھی کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا اُنکی بدولت قواعد اُپاسنا کے جو جہان مین جاری ہوے تو اب تک مہا پاتکی اور گنہگارون کو اس سنسار سمدر سے اُتارتے ہین اور دکھن دیس مین جو زیادہ تر بھگتی کا رواج ہے تو اُنکے ہی چرنون کی عنایت سے ہے ورنہ اُس ملک کے رہنے والون کو جو کچھ شاسترون مین لکھا ہے وہ ہر ایک کو ظاہر ہے اگست سنگھتا جو مشہور اور معروف اور سب رکھیشر اور آچاریج کے نزدیک معتبر ومقبول ہے اُسکے آچاریج اگست جی مہاراج ہوئے اُپاسنا کے قواعد بالخاص رام منتر اور رام بھگتی کی بزرگی اُس مین مفصل مندرج ہے حال پیدایش اُنکا شاسترون مین اس طرح پر لکھا ہے کہ ایک راجہ نے پترکام[۱] جگیہ کرایا اور پھر برآمدہ جگیہ بسبب بیمار ہوجانے استری کے ایک سبوچہ مین رکھدی اُس سبوچہ سے اگست جی کا جنم ہوا جنگل مین جاکر بھگوت کے بھجن اور سیوا مین مصروف ہوے تھوڑے عرصہ مین رام منتر کے پرتاپ سے ہمہ دان اور سدھ وجیون مکت ہوگئے اور اسقدر پرتاپی ہوے کہ اندک گستاخی سے سمدر کو تین آچمن کرکے خشک کردیا روایت جذب کرنے سمدر کی مختلف ہین ایک جگہ لکھا ہے کہ بسبب گستاخی کے خشک کردیا اور دوسری جگہ لکھا دیکھا کہ ایک پرند کے استغاثہ پر جذب کیا تیسری جگہ لکھا پایا کہ بعد مارے جانے برتراسُر کے ہمراہیان اُسکے سمدر مین جا چھپے اگست جی نے سمدر کو خشک کرکے اُنکو قتل کیا اور ایک رامائن مین یہ تحریر پائی کہ بسبب اِتول وتاتاپی راچھسون کے خشک کیا لیکن اصل وجہ خشک کرنے اور پھر بدستور بھر دینے سمدر کی بدانست ناقص یہ ہے کہ اگست جی پرم بھگت وترکال[۲] درشی (داننده ۱۲) تھے انھون نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ بھگوت کو بروقت جانے لنکا کے براے قتل راون ضرورت سمدر کے اُترنے کی ہوگی سو ابھی سے کچھ خدمتگزاری کرنی چاہیے اسواسطے سمدر کو خشک کردیا تھا کہ بروقت اُترنے فوج مہاراج ادھراج کے دیر نہووے لیکن پھر جو یہ خیال ہوا کہ وہ ایشر ایک لحظہ مین کوٹان کوٹ برہمانڈ کو پیدا کرکے پھر ناس کرسکتا ہے ایسا سمجھنا

سنہ ۱ بخواہش پسر ۱۲ سنہ ۲ ہر سہ وقت یعنے ماضی حال استقبال ۱۲

کہ واسطے سہولیت عبور لشکر اُس پورن برہم کے تدبیر خشک کرنے سمدر کی کرنی چاہیے داخل گستاخی ہے
اُس خوف سے پھر بدستور کر دیا شیوجی مہاراج کا جب بواہ (विवाह) ہوا اور برات بخانہ ہماچل (हिमाचल) آئی تو بسبب گرانی
کے کہ تمام دیوتا اور رکھیشر وغیرہ ایک جگہ جمع ہو گئے تھے زمین جانب شمال سمدر مین ڈوبنے لگی اور زمین
جنوب کی اونچی ہو گئی سب دیوتاؤن کو فکر ہوئی اور ایسا پرتاپ اگست جی مین جانا کہ زمین کو برابر کر دینگے
چنانچہ اگست جی حسب فرمودۂ برہما اور شیوجی کے دکھن مین آئے اور اپنے قدم سے زمین کو ایسا دبایا کہ شمالی
زمین اونچی اور جنوبی نیچی ہو گئی اور اب تک اُسی طرح ہے اگست جی جو ہمیشہ دکن مین رہتے ہین اور جانب
شمال نہین آتے تو وجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مندراچل نے خیال کیا کہ آفتاب سمیر پربت کی پیکرما ن کرتا ہے میری
کسواسطے نہین کرتا شورا ہ آمد و شد آفتاب کی بند کر دینا چاہیے اسواسطے اپنا جسم بڑھانا شروع کیا سب
دیوتاؤن کو فکر ہوئی اور اگست جی کی پناہ مین آئے اگست جی مندراچل کے پاس گئے اور مندراچل نے
ساشٹانگ[1] ڈنڈوت کر کے عرض کیا کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤن اگست جی نے فرمایا کہ تا معاودت میرے جس طرح
تو اب پڑا ہے اُسی طرح رہنا چنانچہ ابتک اگست جی جنوب سے بطرف شمال نہین آئے اور مندراچل ویساہی
پڑا ہے۔ **کتھا** رامانج (रामानुज) سوامی قبل از تحریر کتھا سوامی موصوف کے توضیحاً لکھنا واجب ہوا
کہ جس طرح بھگوت نے واسطے اودھار سنسار کے چوبیس[2] اوتار دھارن کرے اسی طرح کلجگ مین چار اوتار
دھارن کر کے بھگوت دھرم کا رواج دیا اور چار سنپردا تجویز فرمائی ایک سری سنپردا (श्रीसम्प्रदाय) کہ اُسکے آچارج (आचार्य) و رواج
دہندہ (उद्धार) رامانج سوامی ہوئے دوم سنپردا اُسکے آچارج بشن سوامی ہین سوم برہم سنپردا اُسکے آچارج مادھواچارج
ہین چہارم سنکادک سنپردا اُسکے آچارج نمبارک سوامی ہین کہ مفصل حال ہر ایک سنپردا کا تحریر ہوگا مانند
و بیاس دیو و ہست ہری بنش وغیرہ نے جو سنپردا نکالی تو ضمیمہ ہر چہار سنپردا ندکو رہے کہ اُنہین سے قواعد استنباط
کیے ہر چہار سنپردا ندکو رواسطے قائم رکھنے زمین بھگتی کے مثل دگج (दिग्गज) کے ہین شو منجملہ ہر چہار سنپردا موصوف کے
سری سنپردا کے آچارج حسب نوشتہ بالا یہ رامانج سوامی ہوئے کہ جنکی بدولت کوٹان کوٹ مہاپاپی اور پاپی
سنسار سمدر سے پار ہوئے اور ہوتے ہین بھگتی اور پرتاپ اور مہا سوامی موصوف کی مثل آفتاب کے روشن و
ظاہر ہے محتجب و پوشیدہ نہین اور پوتھی پرپن امرت (प्रपन्नामृत) مین مفصل حال سوامی موصوف کا روز تولد سے تا جانے
پرم دھام کے مندرج ہے اُس مین سے دو چار بات لکھی جاتی ہین جب بھاگوت دھرم جہان مین گم ہو گیا

---

[1] مثل چوب افتادہ سجدہ کردن ۱۲ [2] ۔۔۔ ہاتھ ہین کہ زمین اور سر قائم ہے ۱۲

تب بھگوت نے شیش جی کو واسطے رواج کے اجازت دی سو ہاریت (हारीत) رکھیشر کے خاندان مین بخانہ کیشو یجوا نامی برہمن
بطن کانت متی سے بموضع بھگوت نگری کہ وہ گاؤن دراوڑ دیش مین کانچی پوری سے جانب گوشہ شرق و جنوب
واقع ہے اوتار ہوا زیادہ آٹھ سو برس سے گذرے جادو نامی پنڈت سمارت[۱] کے پاس تعلیم علم کی پائی جب بید پڑھتے
تھے ایک سُرتی مین کپیاس (कपास) لفظ آیا اور پنڈت موصوف نے یہ معنی بیان کیے کہ بھگوت کی آنکھ ایسی ہین جیسے
کپ یعنی بوزنہ کا آسن اس کی مراد سرخی آنکھون سے سمجھ لینی چاہیے یا چنچلتا سے سوامی رامانج نے یہ معنی تسلیم
نہ کیئے اور قاعدہ بیاکرن سے کمل کے معنی نکالے چونکہ بات معقول تھی پنڈت موصوف بظاہر کچھ کہہ نہ سکا
لیکن دل مین ناراض ہوا اُسی عرصہ مین دختر راجہ شہر پر ایک عفریت فریفتہ ہو گیا اور انواع انواع کی تکلیف
دینے لگا اُسکے دفع کیواسطے ہزارہا لوگ منتر جنتر جاننے والے گئے اور پنڈت موصوف بھی اپنی پنڈتائی خرچ
کر آئے لیکن کچھ فائدہ نہوا بعدازان راجہ مذکور بہدایت کسی شخص کے رامانج سوامی سے ملتجی ہوا چنانچہ
سوامی موصوف گئے اور صرف اُنکے قدمون کی برکت سے وہ جن چلا گیا اگرچہ سوامی موصوف نے راجہ سے پنڈت
جی کو نقد اور جنس کثیر دلایا اور کچھ نہ لیا لیکن پنڈت جی راضی نہوے بلکہ دشمن جانی ہو گئے اور صریحاً تلف کرنا
اُنکی جان کا مصلحت نہ سمجھ کر بارادہ غرق کر دینے کے گنگا مین طرف پریاگ کے روانہ ہوئے گوبند نامے برادر
خالہ زاد سوامی رامانج کو یہ حال کسی طرح معلوم ہو گیا اور اُنکو مطلع کر دیا سو سوامی موصوف ایک جنگل لق و دق
مین پوشیدہ ہو گئے اور رات کو اسی جنگل مین رہے لچھمی جی اور بھگوت بسروپ بھیل بھیلنی کے آئے کہ رات
کے وقت خوف جنگل و تنہائی سے تکلیف نہو اور سوامی موصوف سے پانی طلب کیا صبح کو سوامی جی نے پانی پلایا
اور کانچی پوری (कांचीपुरी) مین واپس آئے کانچی پورن نامے بشنو چیلہ یامن آچارج (यामुनाचार्य) سے یہ حال کہا اُنھون نے
فرمایا کہ بھگوت کو پانی اُس چاہ کا کہ جس کا پانی تم نے پلایا بہت مرغوب ہے اور جو کوئی اُس چاہ کے
پانی سے بھگوت کا پوجن کرتا ہے مراد کو پہونچتا ہے سو بھگوت نے تم کو ہدایت فرمائی ہے تم اُس چاہ کے پانی سے
بھگوت کی سیوا کرو رامانج سوامی نے مدت تک سیوا اور دراج مہاراج کی کہ کانچی پوری مین براجمان ہین کری
بعدازان واسطے لینے منتر اُپدیش کے یامن آچارج سے سری رنگ ناتھ جی کو روانہ ہوئے وہان پہونچے ہی تھے
کہ یامن آچارج پرم دھام کو روانہ ہوئے اُنکے ہاتھ کی تین[۳] انگلی بند تھین رامانج جی نے کہا کہ اگر یہ ہر سہ انگشت واسطے
ہدایت سہ مطلب کے ہے اول یہ کہ سری سنپروا جہان مین مشہور اور مُروج کیجاوے دوم برہم سوترون[۴] پر بھاشیہ بنایا جاوے

سلہ طریق جو موافق سمرتی کے ہو ۱۲ ۵۲ بیاس جی کے مصنفہ در باب علم وحدانیت و حقیقت و معرفت کے ۱۲

سوم ایشر اور جیو اور مایا اور منتر و دیگر مطالب ضروری کی تشریح ہووے بند ہین تو کھل جاوین چنانچہ
ذہی روح ۱۲ قدرت ۱۲ فسون منتری ۱۲
کھل گئین پھر مہاپورن چیلہ یامن آچارج سے منتر کا اُپدیش ہوا یامن آچارج کے پانچ چیلے تھے پانچون سے
कांचीपुरी महापुर्ण
ایک ایک بات کا اپدیس پایا یعنی کانچی پورن سے تو اُپدیش یوجا ور دراج کی اور مہاپورن سے بھگوت منتر
गोशीपुर्ण शैलपुर्ण
کا اور گوسٹی پورن سے منتر کے ارتھ وغیرہ کا اور شیل پورن سے رامائن کے ارتھ کا اور مالا دھر سے سہسر گیتا[1] کے
सहस्र गीता
ارتھ کا بعد ازان سوامی موصوف نے ترک خانمان کیا اور سنیاسی ہوکر رنگ ناتھ پوری مین رہنے لگے اور
ہر سہ امور بالا کی حسب منشاء سوامی یامن آچارج کے بخوبی تعمیل کی جو اُپکار جگت کے واسطے سوامی رامانج نے
کیئے تحریر سے باہر ہین یہ مرکوز خاطر رہتا تھا کہ کسی طرح آدمی بھگوت کے سنمکھ ہووے چنانچہ جب اُنکے گرو نے
شرناگتی منتر اُپدیش کیا اور یہ ہدایت فرمائی کہ یہ منتر جو کوئی سُنتا ہے پھر اُس کو جنم نہین ہوتا تم کسی سے اِس
शरणागति
منتر کو نہ کہنا تب سوامی جی نے یہ سمجھا کہ مجکو اگر گناہ عدم تعمیل گرو کا ہووے تو تا عذاب دوزخ گوارا ہی لیکن
کسی طرح اِس جہان کا بھلا ہو اسواسطے منتر مذکورہ بآواز بلند لوگون کو سُنایا اُسوقت جس جس نے وہ منتر سُنا
سب بھگوت کو پراپت ہوئے دگ بجے کے وقت ہزارہا لکھا کو بھگوت سرن کیا اور معابد و تیرتھ پنہان شدہ
جابجا قائم اور ظاہر کیئے ایک راجہ سرپوڑون کا معتقد تھا اُس کو بحث کر بھاگوت دھرم مین لائے اور دس ہزار
سرپوڑہ[2] اُس راجہ کے پاس رہتے تھے اکثر بھگوت سرن ہوے اور کچھ بھاگ گئے اور باقی جہنم کو پہونچے ایک
सेवरी
راجہ چول دیس نے مذہب کی تکرار پر مہاپورن گرو و کرورتیش چیلہ سوامی موصوف کی آنکھین نکلوا دین سو
कूरेश
مہاپورن تو دو تین روز بعد پرم دھام کو گئے اور کرورتیش بخدمت سوامی ممدوح کے حاضر آئے چند روز بعد اُنکی
آنکھ پھر روشن ہوگئین جابجا بھاگوت دھرم اور آچار[3] کا ہے رواج دیا تو پرشوتم[4] پوری مین بھی اِسی موافق
رواج ہونا چاہا لیکن جگناتھ راے سوامی کو یہ منظور ہوا کہ دستور قدیمی جاری رہے اِسواسطے خود بھگوت نے
معافی اُس رواج کی رامانج سوامی سے کرائی اور جگناتھ پوری سے ایک رات مین رنگناتھ پوری مین پہونچادیا
جادو پنڈت مذکورہ بالا اور کرورتیش چیلۂ سوامی موصوف کے آپس مین چرچا ہوا اور پنڈت ممدوح مغلوب ہوکر
بھگوت کے سرن ہوا اکثر لوگ سوامی معزالیہ کی گفتگو اور اُپدیش سے براہ راست آ گئے مثل کرورتیش دو اشرتھی
و پسران مہاپورن و شیل پورن وغیرہ اور صدہا ایسے شخص بھگوت کے سرن ہوئے کہ اُنکی طبیعت کو سوامی

[1] نام پوتھی جسمین ہزار حکایت ہین ۱۲ [2] جین دھرمی ذنانت ۱۲ [3] اگرچہ لفظی معنی یہ ہین جسکے موافق آچرن کیا جائے
لیکن مراد نفاست اور پاکیزگی و کریا رسوئی وغیرہ سے ہے ۱۲ [4] جگناتھ پوری ۱۲

موصوف نے بزور اپنی بھگتی وعبادت کے کشش کرکے اور گمراہی واعمال قبیحہ سے چھڑا کر فی الفور بھگوت کے
شرن کیا مثل دھنرداس وکنکانگا وغیرہ غرض منجملہ سیوکہاے دیس دیس کے بارہ ہزار تو ایسے تھے کہ ہمیشہ ساتھ
رہتے تھے اور اِن مین ہفتاد وچہار ایسے تھے کہ سرمنتشا دیگر سیوکان کے وہ خاص تھے اور ہر ایک نے سلسلہ منتر
اُپدیش کا اور بھگوت دچھیا کا جدا جدا جاری کیا اور ان مین بھی کردریش وداشرتھی خاص الخاص تھے ایک سو
بیس برس کی عمر سوامی ممدوح کی ہوئی شرناگتی سری سنپرواکی نشٹھا ہے کہ مفصل قاعدہ اُسکا شرناگتی نشٹھا مین
مندرج ہوگا اور تلک وغیرہ پنچ سنسکار کا حال بھیکھ نشٹھا مین لکھا جاوے گا اس سنپرداکے صدہا مقام اور
گودوارہ ہر چہار سمت وہرایک ملک مین مشہور ومعروف ہین مثل گلتاجی ونپڈدری وکانسی وگوردھن وغیرہ
لیکن چند مقام زیادہ تر معزز ہین یکے رنگناتھ سوامی کہ جہان یامُن آچارج رہتے تھے دوم جادواچل کہ وہ
قدیمی تیرتھ ہے لیکن پوشیدہ ہوگیا رامانج سوامی نے اُس کو ظاہر کیا اور ایک مورتی بعد جدوجہد ومعرکہ کے
راجہ دہلی سے لے گئے سنپت پتر موسوم کرکے براجمان کیا سوم تو داوری کہ غلط العام طوطادری کہتے ہین
چہارم بھگوت نگری جہان رامانج سوامی کا جنم ہوا پنجم بنکٹ آدری ششم وہ مقام کہ جہان شٹھ کوپ
سوامی نے تپ کیا سری سنپرواسواسطے مشہور ہے کہ اول نارائن نے طریق اس اُپاسنا کا سری یعنے لچھمی جی کو
اُپدیش کیا اور لچھمی جی سے بشوک سین مہاراج کو اور بسوک سین سے بہ سلسلۂ مندرجہ شجرہ جگت مین
رواج پایا رامانج سوامی کو اعتقاد اپنے گرو مین مثل بھگوت کے تھا چند ذکر مندرجہ پرین امرت کے دو شخص کا
ذکر یہان لکھتا ہون دھنرداس ایک شخص رند شرب وعیاش تھا میلہ رنگناتھ سوامی کو مع اپنی معشوقہ
کنکانگا کے آتا تھا رامانج سوامی نے اُس کو دیکھا کہ ہزارہا آدمیون کے انبوہ مین اُس عورت پر چھتری کا
سایہ مثل غلامون کے لئے ہوے آتا ہے اور سواے اِس عورت کے کسی اور طرف خیال نہین کرتا اور نہ کسی
کی شرم وحیا ہے سوامی موصوف کو اُسکے حال پراختلال پر رحم آیا اور اپنے روبرو طلب کرکے کچھ ایسی نظر سے
دیکھا اور گفتگو کی کہ وہ اور اُسکی معشوقہ فوراً بھگوت سرن ہوے اور اپنے گھر کو چھوڑ کر رنگناتھ پوری مین بمدت
گزاری اپنے گروُ کے رہنے لگے اِسقدر گرو بھگوت مین اُنکا پریم اور بھاو ہوا کہ سوامی ممدوح خوش ہوکر
اکثر دھنرداس کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر چہل قدمی فرمایا کرتے تھے اور از بس عزیز رکھتے تھے دیگر سیوکان
سوامی موصوف کو یہ رشک ہوا کہ یہ شخص دس روز کا آیا ہوا تو ایسا عزیز ہوگیا کہ سب طرح سے مورد
مراحم ہے اور ہم لوگون کو کہ قدیم کے خدمتگزار ہین نوبت گفتگو کی بھی نہین پہونچتی یہ حال سوامی

واجد

ممدوح کے بھی گوش زد ہوا اور واسطے رفع شک و اظہار پریم و اعتقاد دھنرداس کے ایک روز کسی بیشنو کو اجازت کردی
کہ اُسنے بیشنوؤن کی دھوتی اور انگوچھہ کسی مکان مین مخفی کردیئے اور تھوڑا تھوڑا انکو چاک کردیا صبح کو جب تلاش ہوئی تو بکمال
جستجو اُنکے ہاتھ آئے اور دریدہ و چاک دیکھکر باہم گرلڑنے لگے یہانتک نوبت درشت گوئی اور سخت کلامی کی پہونچی کہ
سوامی ممدوح کو رفع فساد کرنا پڑا دس پانچ روز بعد سوامی ممدوح نے اُن لوگون کو فرمایا کہ دھنرداس مالدار ہی اُسکا مال
مع زیور وغیرہ سب چرالاؤ تمھارے خرچ ضروریات مین آویگا سب بیشنو حسب اجازت گئے اور سب مال نکال لیا لیکن انگا
اُسکی جورو بخبر کروٹ لیے سوتی تھی اُسکا زیور بھی اُتارا اُسکی آنکھ کھُل گئی اور جانا کہ یہ شخص سوامی جی کے سیوک ہین
خوب ہوا جو زیور اور اسباب اُنکے کام مین آیا لیکن دوسری کروٹ کا زیور بھی اگر اُنکے ہاتھ آجاوے تو بہتر ہی اسواسطے
اُسنے دوسری طرف کو کروٹ لی سب بیشنو بفور کروٹ لینے کے بھاگ گئے صبح کو یہ حال اس عورت نے دھنرداس سے بیان کیا
دھنرداس کو ازبس غصّہ آیا اور خوب زدوکوب کرکے گھر سے نکالدیا وہ عورت گریان و نالان سوامی جی کی خدمت مین گئی اور
حال کہا سوامی جی نے دھنرداس سے پوچھا کہ اُسکا اعتقاد و بھاؤ تو بہت درست تھا تونے کس لیے اُسکو مارا دھنرداس نے
عرض کیا کہ فی الحقیقت الّا اسقدر عدول بھگتان کا اس عورت سے ہوا کہ خود اُسنے خلاف خواہش بھگتون کے کسواسطے
کروٹ لی کہ وہ بھاگ گئے مناسب یہ تھا کہ بدستور پڑی رہتی تاکہ اُنکی جو خواہش تھی پوری ہوجاتی علاوہ ازان جسقدر
دیر تک بھگت اِس گھر مین رہتے اُسی قدر خوش نصیبی اِس گھر کی تھی سوامی ممدوح نے اُن اشخاص شک کرنیوالون سے
فرمایا کہ تم جتی و سنیاسی و بیشنو کہلاتے ہو کہ ترک کرنا اور دُکھ سُکھ برابر جاننا تم لوگون کا زیور ہی سو تمھارا تو واسطے پارچہ
لنگوٹی کے وہ حال ہوا کہ نوبت بہ بدکلامی و کشاکشی پہونچی اور یہ دھنرداس دنیادار ہی کہ بلا مال و دولت اُسکو گریز نہین اُسکا
یہ حال کہ تمنے سُنا اور دیکھا پس غور کرو کہ واجب الرحم و عنایت یہ شخص ہی کہ تم ایکدفعہ سوامی موصوف کو اتفاق جانیکا
ایک گانوئمین ہوا وہان دو سیوک سوامی ممدوح کے رہتے تھے ایک بقال ساہوکار سو اُسکے گھر تو بسبب غرور و نالایقی
اُسکی کے تشریف نہ لیگئے دوسرا بردآچارج برہمن کہ مفلس تھا اُسکے گھر تشریف لائے اُسوقت بردآچارج موصوف
واسطے گداگری کے گیا تھا اور عورت اُسکی گھر پر موجود تھی سوامی جی کو آتا دیکھکر کمال خوش ہوئی لیکن چونکہ غایت
مفلسی سے ایک پارچہ دریدہ جسم پر تھا بسبب شرم کے گھر مین چھُپ گئی جب سوامی ممدوح کو یہ حال معلوم ہوا تو
اپنا پارچہ اُسکے گھر مین پھینکدیا اُسکو پہنکر باہر آئی اور دنڈوت کرکے اِسقدر خوش ہوئی کہ گویا دولت ہر دو جہان کی
حاصل ہوئی پھر فکر ہوئی کہ واسطے رسوئی کے سامان کہان سے آوے اِسی عرصہ مین اُسکا شوہر آگیا اور سوامی کو دنڈوت
کرکے بعد لینے چرن امرت کے فکر سامان رسوئی مین ہوا لیکن کچھ تدبیر نظر نہ آئی عورت نے بیان کیا کہ ایک بقال

بدخصال مجکو بنظر خوش دیکھا کرتا ہے اور اُسنے زیور وغیرہ بھی میرے پاس بھیجا تھا کہ مین نے واپس کردیا اگر اجازت ہو تو اُسکے پاس کچھ لے آؤن بردآچارج نے اجازت دی کہ جس طرح ہوسکے جلد لاؤ برہمنی اس بقال کے پاس گئی اور وعدہ رات کے آنیکا کرکے سامان ضروری لے آئی اور رسوئی وغیرہ سے مع تمامی ہمرائیان کے خدمت کری جب رات ہوئی تو سوامی کو کسی طرح سب حال معلوم ہوگیا اور برہمنی کو تھوڑا سا بھگوت کا پرساد دیا کہ اُس بقال کو دینا برہمنی جب بقال کے پاس پہونچی اور بھگوت کا پرساد اُسکو دیا تو وہ اپنے اعمال قبیحہ سے کانپا اور اُس برہمنی کے چرنون بیتاب ہوکر پڑا اپنی والدہ قرار دیکر درخواست عفو تقصیرات و بھگوت شرناگتی کی کری سو براہمنی نے اُسکے حال پر رحم کرکے سوامی سے سفارش کی سوامی نے اُسکو اپنا سیوک کرکے بھگوت بھگت کردیا شجرہ از ابتداے سنپرداتا راماج سوامی یہان مُندرج ہے اور آیندہ صرف ایک گادی کا رامانندجی کی کتھا مین لکھا جاوے گا ہفتاد چہار گادی کا شجرہ ملنا غیر ممکن تھا

۸ یامن آچارج — यामुनाचार्य
۹ پورن آچارج — पूर्णाचार्य
۱۰ راماج — रामानुज

۱ نارائن — नारायण
۲ لچھمن جی — लक्ष्मनजी
۳ بشوکسین — विष्वक्सेन
۴ شٹھ کوپ — शठकोप
۵ شری ناتھ — श्रीनाथ
۶ پنڈریکاکش — पुण्डरीकाक्ष
۷ رام مصر — रामभिश्र

کتھا سوامی رامانندجی स्वामी रामानंदजी پرم بھگت وسدھ آچارج و بھگتی کے رواج دہندہ ایسے گذرے کہ رگھنندن سوامی نے جس طرح واسطے عبور فوج ظفر موج کے سمدر کا پُل باندھا تھا اسی طرح رامانندجی نے واسطے اُترنے سنسار سمدر کے اپنی کرپا و سنپردا کا پُل باندھا متانند و سریشرانند و سکھا آنند و بھاوانند و پیپا و سین و دھنا جٹ و ریداس و کبیر وغیرہ کو اُنکا ہی فیض اُپدیش ہوا تھا کہ ہر ایک نے لکھ ہا کروڑ ہا کا اُدّھار کیا اور سب سدھ نامی گرامی گذرے رامانندی سنپردا جو مشہور و معروف ہے اُسکے آچارج و موجد سوامی موصوف ہوئے یہ سوامی دکھن دیش مین بقاعدہ سمارت سنپردا کے ایک سنیاسی کے اُپدیش سے بھگوت آرادھن کیا کرتے تھے ایک روز باغ مین واسطے لینے پھولون کے گئے وہان رگھوانند سوامی کے کہ راماج سنپردا مین سے تھے درشن ہوئے اُنھون نے رامانندجی کو فرمایا کہ تمکو کچھ اپنا حال بھی معلوم ہے کہ عمر تمھاری باقی نہین رہی اس اخیر وقت مین بھگوت کے سرن ہونا چاہیے رامانندجی سنیاسی اپنے گرو کے پاس گئے اور حال کہا سنیاسی نے بکشف باطن جانا کہ حقیقت مین عمر رامانندجی کی ختم کو پہونچی لیکن کچھ تدبیر نہ کرسکا اور دونون

رگھوا جی کی خدمت مین حاضر ہوکر واسطے کامیابی ہر دو جہان کے اُنکے سرن ہوئے چونکہ بھگوت بھگت چارہ فرماے بیچارگان مثل بھگوت کے ہوتے ہین اور غیر کے دُکھ سے مثل ماکھن کے نرم ہو جاتے ہین اسواسطے رگھوانندجی نے اُنپر رحم کرکے منتر اُپدیش کیا اور رامانندجی کی روح جوگ ابھیاس سے دسوین دروازہ یعنے برہما نڈ تک پہونچادی جب وقت موت کا گذر گیا تو پھر بدستور زندہ کرلیا اور عمر کثیر کا بر دان دیا بعد اُسکے رامانندجی عرصہ تک گرو کی سیوا مین حاضر رہے پھر واسطے تیرتھ جاترا کے طرف بدرکاشرم وغیرہ کے آئے اور چندے کاشی مین اوپر گھاٹ پنج گنگا کے قیام کیا ابتک کھڑاؤن اُنکی وہان موجود ہین جب واپس ہوکر گرو کی خدمت مین حاضر ہوئے تو ہم مذہب او رہم مشربان نے حال اُنکے آچار وکریا کا پوچھا اور معلوم ہوا کہ کبھی کبھی اصلی دھرم د آچار مین کچھ فرق ہوگیا ہو واضح ہو کہ رامانج سنپروا مین آچار رسوئی وغیرہ کا ازبس ہو اور سبب یہ ہو کہ چوکا دینا پانی لانا رسوئی بنانی و دیگر کام روزمرہ کے یہ لوگ اپنی ذات کے واسطے نہین سمجھتے بلکہ واسطے بھگوت کے سب کام کرتے ہین چنانچہ جب بھگوت بھوگ لگیا ما ہو تو پردہ وغیرہ کچھ نہین رکھتے اور قبل بھوگ لگنے کے کوئی شخص اگر رسوئی کو دیکھ لیوے تو چھوڑ دیتے ہین اگرچہ اس بات مین سب سنپردا والے متفق ہین لیکن بالخاص سری سنپردا والے کریا و آچار کو منجملہ خصوصیات بھگوت سیوا کے جانتے ہین غرض جب رامانندجی کا حال اُنکے مذہب والون کو معلوم ہوا تو اُنھون نے سوامی جی سے کہا طریق علیحدہ جاری کرو سو علیحدہ جاری کیا کہ رامانندی سنپروا مشہور ہو اگرچہ عقائد و قواعد موافق سری سنپروا کے ہین لیکن اکثر رام اُپاسک ہوتے ہین کریا و آچار وغیرہ جسقدر سری سنپردا مین ہو اسقدر اُس سنپروا مین نہین تلک وغیرہ کا بیان بھیکھ نشٹھا مین ہوگا بعد ازان سوامی موصوف نے از روے شاسترون کے یہ ثابت کیا کہ جو شخص بھگوت سرن ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کرے تو اُسکے نسبت پابندی برن آشرم کی فضول ہو اسواسطے یہ طریق جاری کیا کہ جو کوئی ہر چہار برن[۱] والا کسی سنپروا مین بھگوت شرن ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کرے سب خورد و نوش مین شامل ہو کچھ خصوصیت برن یعنے قوم کی نرہی اگرچہ اس بات مین احکام کثیر پائے جاتے ہین لیکن دو ایک کا ترجمہ لکھا جاتا ہو نارد پنچراتر مین لکھا ہو کہ جس طرح باپ و گرو کے گوت سے اُس آدمی کا گوت مشہور ہوتا ہے اسی طرح بھگوت بھگتی اختیار کرنے سے اَچیت یعنے بھگوت کا گوت ہو جاتا ہے سو سب بھگت باہم گر بھائی ہین اگست سنگھتا مین لکھا ہو کہ جس طرح برہم چرج گرہستھ بان پرستھ سنیاس چار آشرم ہین اسی طرح بھگوت بھگتی آشرم ہو یعنی سب

---

۱ برہمن چھتری[۲] بیش شودر[۳] ۱۲ ۲ برہم چرج[۱] گرہستھ بان پرستھ سنیاس ۱۲ ۱ - تا حصول علم جو دھرم لکھے ہین اُنکا عامل برہم چاری ہے ۱۲ ۲ - خانہ داری مین جو کام دھرم لکھے ہین اس کا نام گرہستھ ۱۲ ۳ - خانہ داری کو چھوڑ کر مع عورت جنگل مین رہکر تپ کرے وہ بان پرستھ سبکو چھوڑ کر ایک بھگوت پرا ین ہو وہ سنیاسی ہے ۱۲

بھگوت بھگت ایک قوم ہین بھاگوت مین لکھا ہی کہ جو براہمن سب اپنے کرمون مین سمادھان (समाधान) ہی لیکن بھگت نہین اس سے کوئی نیچ قوم جو بھگوت بھگت ہووے تو بہتر ہی اور ایک تصدیق یہ بھی ہی کہ بھگوت نے بعد ختم ہونے جگیہ راجہ جدھشٹر کے بالمیک نیچ قوم کی بسبب بھگوت بھگتی کے سب برن آشرم والون سے زیادہ عزت کری اور خاص رسوئی راجہ جدھشٹر مین بٹھلاکر دروپدی کے ہاتھ سے بھوجن کرایا غرض اسی طرح کی بہت گواہی ہین سو یہ طریق جاری کردہ رامانندجی کا اُن اقوام مین کہ جو دنیادار (विरक्त) ہین مُروج نہین اِلّا جو قوم اور دنیا کو چھوڑ کر کسی سنپردا مین بھگوت شرن ہوئی یعنے بربت علیحدہ ہوگی اُنمین ابتک مستعمل ہے مشہور ہی کہ جہان گنگا سنگم ہوا ہی اور کپلدیوجی کا وہان استھان ہی وہ جگہ مُدّت سے بے نشان ہوگئی تھی رامانندجی نے اُس جگہ کو ظاہر کیا کہ ابتک پرستشگاہ (पूजा स्थान) خاص و عام کی ہے اور بیراگی اور سنیاسی وہانکے پوجاری ہین اور بعض کہتے ہین کہ شنکر سوامی نے وہ جگہ ظاہر کی شجرہ ازابتداے رامانج سوامی تا گوبنداس رواج دہندۂ بھگت مال اور دو گادی یعنی گلتا و رام گڈھ کا تا حال تحریر ہوتا ہے

रामानुज

ریسیکر متصل رام گڈھ سمت ۱۹۱۳ موجود

درگلتاجی متصلہ جے پور درسمت ۱۹۱۳ موجود

۱ رامانج — ۲ دیواچارج देवाचार्य — ۳ ہرمانند हरयानंद — ۴ ناگوانند नागवानंद — ۵ رامانند रामानंद — ۶ اننتانند अनंतानंद — ۷ کرشن داس پیاہاری कृष्णदास पयआहारी — ۸ اگرداس अग्रदास — ۹ نارائن داس नारायणदास — ۱۰ گوبند داس गोविन्ददास

۹ بنودی विनोदी — ۱۰ دھیان جی ध्यानजी — ۱۱ ہرنام جی हरनामजी — ۱۲ بالکرشن — ۱۳ سکارام داس — ۱۴ رام سیوک — ۱۵ کیشوداس — ۱۶ جانکی داس — ۱۷ ٹھاکر داس

۹ کولھ جی कोल्हजी — کرشن داس خورد कृष्णदास छोटा — بشن داس — ۱۱ نارائن دیو — ۱۲ ہری دیو — ۱۳ رام پرسن — ۱۴ ... اچارج — ۱۵ ... — ۱۶ ... — ۱۷ ... — ۱۸ ... — ... دانند

مصنف بھگت مال

رواج دہندہ بھگت مال

کبتھا कृष्णादास کرشن داس پے اہاری مندرجہ شجرہ بالا ایسے پرم بھاگوت اور بھگتی کے رواج دہندہ ہوئے کہ جن کی کرپا کا مضبوط و مستقل پُل اب تک کروڑون پاتکی اور گنہگارون کو اِس سنسار سمدر سے پار کرتا ہے جس کے سر پر ہاتھ دھرا وہ دونون جہان سے ایسا مستغنی و بے فکر ہوگیا کہ پھر کسی کے روبرو ہاتھ نہ پسارا بلکہ نربان[निर्वाण] درجہ کو فائز ہوا بھگوت بھجن کے پرتاپ سے کلجگ مین مہامنشر[मुनीश्वर] اور رکھیشرون کے مراتب کرشن داس جی کو حاصل ہوے اور جن کے چرن کملون کی دیس دیس کے راجہ ورانا سیوا کرکے مراددلی کو پہونچے وا ہمہ براہمن جو مشہور ہین اُنکے بنس مین مثل آفتاب کے ہوئے کہ بھگوت بھگتون کے دل مانند کمل کے کھلائے اور اگیان کا اندھیرا دور کیا کیل واگر داس و کیول رام ہٹی و نارا ین و پدم نابھ و گدادھر و دیوا و کلیان وغیرہ صدہا چیلے ایسے سدّھ و پرم بھگت ہوئے کہ ہر ایک نے لاکھون کا اُدّھار کیا یہ مہاراج اننتانند چیلہ رامانندجی کے چیلے تھے گلتا کہ متصل شہر جے پور کے گرُ ودوارہ مشہور و معروف ہے ظاہر و قائم کردہ اُنکا ہی اور گرُ ودوارہ پنڈوری جو پنجاب مین ہے اور اُس گادی کے ہزار ہا سیوک مین وہ بھی چیلہ ہاے کرشنداس موصوف سے قائم ہوا پہلے گلتا جی مین جوگی کنپھرہ رہا کرتے تھے وہان براے سیر اتفاق جانے کرشن داس موصوف کا ہوا سر منشاے جوگیان نے مکان پر ٹھہرنے نہ دیا کرشنداس جی وہان سے علٰحدہ جا بیٹھے اور جو آگ دھونی کی جلا رکھی تھی وہ بھی بسبب بیہودہ گوئی اسکے اپنے پارچہ مین اُٹھا کرلے گئے جوگی سر منشا وہان کا یہ حال دیکھکر واسطے اپنی نمایش عظمت و سدّھتا کے شیر کی صورت بنا کر کرشنداس جی کے دھمکانے کو آیا کرشنداس جی کو نصیحت دینا اُسکا منظور ہوا فرمایا کہ یہ شخص کیسا گدھا ہے کہ ناحق تنگ کرتا ہے جوگی مذکور فی الفور گدھا ہوگیا اور جسقدر اُسکے سیوک تھے سب کے کان مین سے مدرا[۲] کہ مدار اعظم اُنکے فرقہ و فقیری کا ہے نکلکر کرشنداس جی کے پاس آگئے پرتھی راج والی آمیر[۳] چیلا امیر جوگی مذکور کا تھا واسطے درشن اُسکے آیا اُسکو نہ دیکھا اور دیگر جوگیون کے کان مین مُدرا نپاتے درپئے تفتیش حال ہوا اور بعد دریافت بخدمت کرشنداس جی کے حاضر ہوکر قدمون مین گرا سب جوگی حاضر آئے اور دست بستہ کھڑے ہوکر بعد ڈنڈوت و قدمبوسی کے منت و زاری و بنتی واسطے عفو تقصیرات کے ہوئے چونکہ بھگوت بھگت مجسم کرپا اور رحم کے ہوتے ہین اِسواسطے کرشنداس جی نے اُنکی تقصیرات کو معاف کیا اور اُنکے سر منشا کو بدستور آدمی بنا کر فرمایا کہ اس مکان مین بھگوت بھگت رہا کرینگے

---

[۱] نام مکتی یعنی وصال بھگوت ۱۲ [۲] چوبی یا سنگی مُدرا اُس صورت کا بنتا ہے کان مین پہنتے ہین ۱۲ [۳] شہر جے پور کے آباد ہونے سے پہلے ریاست کی راجدھانی آمیر تھی ۱۲

تم اپنے واسطے کچھ اور تجویز کر لو اور بھگوت بھگتون کی خدمت کرتے رہو سو جوگیون نے وہ مکان چھوڑ دیا اور گُرو دوارہ بیشنوان کا قرار پایا چنانچہ اب تک قائم ہے اور جوگی لوگ خدمت اُس مکان کی کرتے ہین راجہ پرتھی راج نے جو یہ پرتاپ کرشنداس جی کا دیکھا تو چیلا ہو گیا اور اس قدر کرپا کرشنداس جی اور بھگوت کی اُس پر ہوئی کہ بھگوت کے درشن ہوئے سو حال مفصل اُس کا گرو نشٹھا مین مندرج ہوگا کلو دِشہ جو پہاڑ مین واقع ہے وہان جانے کا اتفاق کرشنداس جی کو ہوا ایک مفلس کے طفل نے خدمت کری اور شیر مادہ گاؤ کا لایا کرشنداس جی کو اُسکے حال پر رحم آیا اور فرمایا کہ بلندی پر چڑھ کر ہر چہار طرف نگاہ کر جہانتک نظر پہونچے گی وہان تک کا تیرا راج ہوگا چنانچہ درگا مہارانی نے کہ اُنکا مندر وہان تھا اس طفل کو بلندی پر چڑھا کر دکھایا جہان اُس کی نظر گئی وہان تک کا راج اُس کو ہو گیا پھر کرشنداس جی نے کرپا کر کے اپنا چیلہ کیا اور ایسا پرم بھگت کر دیا کہ قلیل عرصے مین بھگتون مین مشہور ہو گیا مختصر حال اُسکا یہ ہے کہ ایک دفعہ واسطے بھگوت بھوگ کے جلیبی آئی تھین ایک جلیبی زمین پر گر پڑی اُسکے پسر نے کہ خورد سال تھا اُٹھا کر اپنی زبان سے لگائی یہ حال دیکھ کر راجہ موصوف کو کمال غصہ آیا اور فرمایا کہ اِس کمبخت کو بھگوت مین محبت نہین کہ بدون بھوگ لگے جلیبی کو کھایا اِسواسطے واجب القتل ہے اور تلوار لیکر مستعد بقتل ہوا سادھو موجود تھے اُنھون نے اِس طفل کو اپنا بیان کر کے بچایا اور راجہ کو سمجھا کر بقیمت اُسکے ہاتھ فروخت کر دیا کہ بعد پرم دھام ہوتے راجہ موصوف کے وہ لڑکا راجہ ہوا اور ایسی نشٹھا اُسکی بھگوت مین ہوئی کہ تمام اُس دیس مین بھگوت بھگتی کا رواج ہو گیا اور اب تک اولاد اُس کی راج بخشندۂ کرشنداس جی پر موجود ہے کرشنداس جی نے ایک دفعہ بھنڈارہ کیا ایک سادھو کی استری حاملہ تھی دو پنواڑہ اُس کو دیئے اور فرمایا کہ اس کے شکم سے میرا اشٹ دیو[ا] یعنی بھگوت بھگت پیدا ہوگا ابھی سے خدمت واجب ہے کوئی شخص بلباس لباسی سادھو کے پاپوش فروشی کیا کرتا تھا ایک دفعہ کرشنداس جی کی خدمت مین ملتجی بھگوت بھگتی کے اُپدیش کا ہوا کرشنداس جی نے وہ پیشیہ اُس سے چھڑا دیا کہ لباس سادھان سے بعید ہے اور پھر بھگوت سمرن کیا سادھو ذکور اگرچہ بھجن سمرن کیا کرتا تھا لیکن اکثر یاد اِس پیشیہ اور دولت کی اور عیش و عشرت کی رہتی کرشنداس جی نے بکشف باطن حال اُس کے اندرونہ کا جانا اور اِس قدر نعمت بیقیاس عنایت فرمائی کہ مستغنی ہو کر سب مزخرفات کا تارک ہو گیا اور بھگوت بھجن و سیوا مین بہ تہ دل مصروف ہو کر کرتارتھ ہو گیا - کتھا گوبند داس گोविन्ददास جی چیلہ نارائن داس

[ا] لفظی معنی عزیز اور پیارے کے اور مراد اپنے مالک اور سوامی سے ۱۲

عرف نابھا مصنف بھگت مال کی پرم بھگت نیک طبع خوش اخلاق راحم سب کو برابر دیکھنے مین مثل ابر باران
کے کہ دوست دشمن اُس کے نزدیک برابر ہوتا ہے ہوئے پرم آنند کے دینے والے جو بھگوت چرترہین اُنکی
کتھان اور نودھا بھگتی اور نیچر اس[1] کے اُپاسک[2] جو بھگت ہین اُنکی کتھا اور چرتر کے فہیم اور چتر تھے بھگوت بھگت

पंचरस

جو مثل جواہر بے بہا کے ہین اُنکی مالا یعنی بھگت مال جب تیار ہوئی یا یہ دولت لازوال کہ ہر ایک کو فیض
عام ہے اور دنیا و دین دونون باسانی حاصل ہوتے ہین اور جس قدر اُس کے پڑھنے اور سُننے مین توجہ ہو اُسی قدر
سب مدارج کی روز بروز ترقی ہوتی ہے سب سے پہلے گوبنداس موصوف کو نصیب ہوئی یعنے نابھا جی نے
اُنکو پڑھائی تب اُنھون نے تمام جہان مین مشہور کیا بروقت پڑھنے و سُنانے کے زیر د زبر یا حرف کا فرق
و تحا و زنہین ہوتا تھا اور بشوباس[3] جو رگھنندن سوامی ہین اُن کی بھگتی کا اعتقاد اور داس بھاوتا کی

विश्वास

بزرگی اور بھگتون کی مہما اور اُن کے معجزات ایسے بیان کرتے تھے کہ سامعین بھگوت سرن ہو کر تارتھ
ہو جاتے تھے لوگون کے اُدھار مین دل و جان سے کوشش کری اور اب تک اُن کی بدولت چشمہ
فیض کا جہان مین جاری ہے چونکہ یہ بھگت مال پرم بھاگوت دھرم ہے اِس واسطے اُن مہاراج کی
کتھا بھاگوت دھرم پرچارکون مین درج کی گئی - کتھا

विष्णुस्वामी

بشن سوامی مہاراج پرم
بھاگوت اور رواج دہندہ بھگوت بھگتی کے براہمن بنس مین بہ ملک دکھن مین ہوئے ہر چہار سنپردا مین
جو رودر سنپردا مشہور ہے اس کے آچارج سوامی موصوف ہین اگرچہ یہ سنپردا قدیمی ہے لیکن زیادہ تر
رواج اُس کا جو سوامی موصوف سے ہوا اِس واسطے اُنکے نام سے مشہور ہے اور وجہ شہرت شیوجی
مہاراج کے نام سے یہ ہے کہ اصل موجد و آچارج اِس سنپردا کے شیوجی مہاراج ہین یعنی اوّل اُپدیش
اِس اُپاسنا کا شیوجی مہاراج نے پرمانند مُن کو کیا تھا پر مانند موصوف بشن کانچی مین ہوئے ٹھاکر دوارہ
بردراج مہاراج مین بھگوت آرادھن کیا کرتے تھے اُن کی بھگتی کے بھاؤ سے بھگوت بردراج مہاراج
خوش ہوئے اور شیوجی کو اجازت منتر اُپدیش کی فرمائی شیوجی نے درشن دے کر منتر اُپدیش کیا اور
سب قاعدے اُپاسنا کے ہدایت فرمائے اور چونکہ شیوجی کو زیادہ تر بال چرترون سے رغبت ہے اسواسطے
سری کرشن جی مہاراج کے بال رُوپ کا دھیان اور شری کرشن شرناگتی کا منتر اُپدیش کیا اِس سنپردا

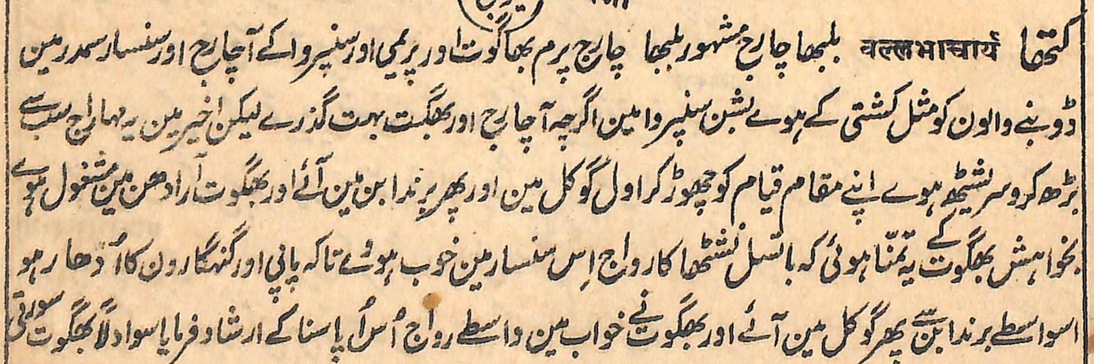
[1] شانت شرنگار ورس سکھیہ باتسلیہ ۱۲ [2] سالک یا خدمت کنندہ ۱۲ [3] تام برہمانڈ ہے مقام جس کا
یعنے ہمہ جا موجود ۱۲

مین ایشر کو شدھ ادویت مانتے ہین یعنے وہ ایشر سچدانند گھن پورن برہم سری کرشن ایک اور سب سے علیحدہ ہے بلکہ مایا کا بھی پریرک نہین اور مایا اُس کے قریب خود بخود سب کام برہمانڈون کی پیدایش وغیرہ کا کرتی ہے جس طرح سنگ مقناطیس کہ وہ آہن کو واسطے حرکت کے متحرک نہین کرتا لیکن آہن جب سنگ مقناطیس کے نزدیک جاتا ہے خود بخود حرکت کرتا ہے اور وہ ایشر موصوفہ بالا نند نندن بندرابن چند گولوک نواسی ہمیشہ مثل طفل ہفت سالہ کے اپنے سکھاؤن کے ساتھ کھیل اور بہار کرتا ہے برج کی زمین اور گولوک مین کچھ کمی بیشی نہین تلک اور سنیاس کا حال بھیکھ نشٹھا مین مندرج ہوگا جو قواعد خاص اس سنپردا والون کے ہین اُس کے پیرو اور معتقد گجرات مین اکثر ہین لیکن حسب قواعد مُروجہ بلبھ آچارج کے زیادہ تر رواج اِس سنپردا کا ہے اور اگرچہ قواعد قدما اور بشن سوامی اور بلبھ آچارج مین کچھ فرق نہین کہ سب بال سروپ کے اُپاسک ہین لیکن بلبھ آچارج جی نے بعض بعض بھاؤ اور قاعدے حسب جذبہ محبت دلی ایسے نکالے کہ زبردستی سے دل کو کشش کرتے ہین سو اُن کا حال قدرے قلیل بلبھ آچارج کی کتھا مین اور باتسلیہ نشٹھا مین مندرج ہوگا اور بابا لعل کہ جن کا معتقد دارا شکوہ برادر عالمگیر تھا وہ بھی اِسی نشٹھا اور سنپردا مین تھا اگرچہ بعض مادھو سنپردا بیس کہتے ہین لیکن تحقیقاً اِسی سنپردا کا پیرو تھا اُس نے ایک دو قاعدہ مین کمی بیشی کر کے اپنے طور پر اُس سنپردا کو رواج دیا واضح ہو کہ یہ سنپردا بشن سوامی مہاراج کی ایسی پرم پوتر اور جلد بھگوت مین دل لگا دینے والی ہے کہ اُس کا بیان نہین ہو سکتا کروڑون بھگت اُس اُپاسنا کی بدولت اپنی مراد کو پہونچے اب گردوارے کلان اور مشہور اِس سنپردا کے گوکل مین ہین کہ جن کا ذکر بلبھ آچارج کی کتھا مین ہوگا اور مابقی گردوارے گجرات مین ہین مگر مثل گوکل ناتھ دوارہ کے کہ وہ بھی گردوارہ گوکل گوکلستھ یعنے بلبھاچارج کے خاندان والون کا ہے مشہور و نامی نہین مگر پنڈرپور کا گردوارہ کہ وہ حسب قاعدہ متقدمین کے ہے اور مجتہدان اِس سنپردا سے قائم ہوا گجرات مین زیادہ تر نامی ہے اب شجرہ ازابتداے شیو جی تا بشن سوامی یہان لکھا جاتا ہے اور آیندہ کا بلبھ آچارج کی کتھا مین مندرج ہوگا اور یہ شجرہ باعتبار گرو و چیلہ کے ہے

شجرہ

مندرجہ صفحہ ۵۷

1. शिवजी
2. परमानंदमुनि
3. आनंदमुनि
4. प्रकाशमुनि
5. श्रीकृष्णमुनि
6. नारायणमुनि
7. जैमुनि
8. श्रीमुनि
9. शंकरभट्ट
10. पद्मभट्ट
11. गोपालभट्ट
12. श्रीधरभट्ट
13. श्यामभट्ट
14. रामभट्ट
15. सेतुभट्ट
16. कृष्णभट्ट
17. दिवाकरभट्ट
18. कृपालभट्ट
19. विद्याधरभट्ट
20. दिनकरभट्ट
21. बुद्धिनिधानभट्ट
22. विद्यानिधानभट्ट
23. ज्ञानदेवभट्ट
24. सुखदेवभट्ट
25. शिवदेवभट्ट
26. शांतिभट्ट
27. दयालदेव
28. क्षमादेव
29. संतोषदेव
30. धीरजलदेव
31. ध्यानदेव
32. विज्ञानदेव
33. महाचार्य
35. नृसिंहाचार्य
36. सुब्राचार्य
37. सुबुद्धाचार्य
38. प्रबुद्धाचार्य
39. प्रबोधाचार्य
40. अभयाचार्य
41. रुद्राचार्य
42. भगवंताचार्य
43. रामेश्वराचार्य
44. ब्रह्मविधिचार्याचार्य
45. सुदयाचार्य
46. लक्ष्मीनारायणाचार्य
47. ज्ञानदेव
48. नामदेव
49. विष्णुस्वामी
50. लक्ष्मणभट्ट

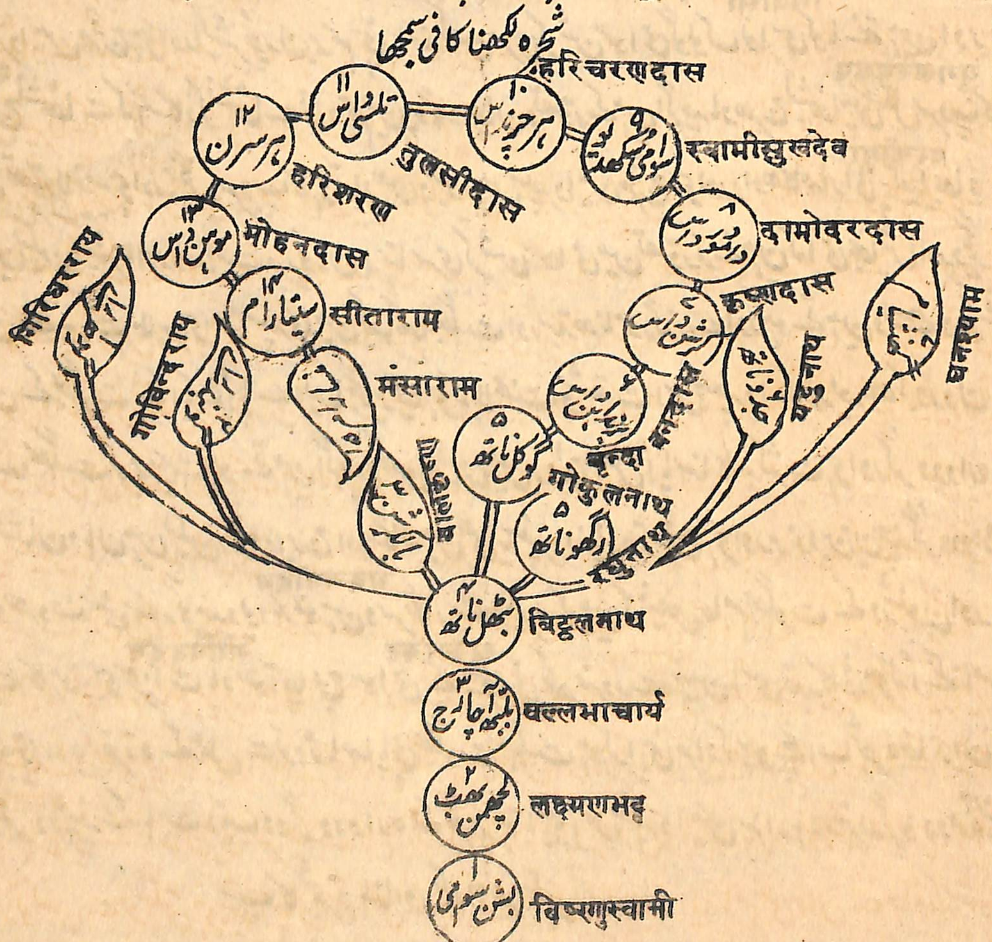


کبتھا بلبھاچارج वल्लभाचार्य مشہور بلبھا چارج پرم بھاگوت اور پریمی اور سنپرواکے آچارج اور سنسار سمدر مین
ڈوبنے والون کو مثل کشتی کے ہوئے بشن سنپروا مین اگرچہ آچارج اور بھگت بہت گذرے لیکن اخیر مین یہ مہاراج سب سے
بڑھ کر و سرشیشٹھ ہوئے اپنے مقام قیام کو چھوڑ کر اول گوکل مین اور پھر برندابن مین آئے اور بھگوت آرادھن مین مشغول ہوے
بخواہش بھگوت کے یہ تمنا ہوئی کہ بالتسل نشٹھا کا رواج اس سنسار مین خوب ہووے تاکہ پاپی اور گنہگارون کا اُدھار ہو
اسواسطے برندابن سے پھر گوکل مین آئے اور بھگوت نے خواب مین واسطے رواج اس رائے کے ارشاد فرمایا اسواد لاً بھگوت سیوا کی

براجمان کرکے لوگون کو ہدایت اور تلقین فرمائی اور پھر بھگوت سیوا کا ایسا طریقہ جاری کیا کہ خواہ نخواہ طبیعت گرویدہ ہوے چونکہ باتسل نشٹھا مین تیاری اشیاے راگ بھوگ سنگار و بال روپ بھگوت کے وقت بوقت علیحدہ علیحدہ قسم وطور سے ضرور ہی اسواسطے بھگوت نے واسطے شادی کرلینے کے اجازت فرمائی اور جو سوامی ممدوح نے کچھ انکار کیا تو بھگوت کیجانب سے مبالغہ ظہور مین آیا سبب مبالغہ کا یہ ہی کہ جو کوئی بھگت حسب اعتقاد راسخ سے بھگوت آرادھن کرتا ہی تو بھگوت اُسی بھاؤ کو اسکے دل مین و نیز برقت کمال کو پہونچ جانے بھگتی کے ساکچھات ظہور فرماتے ہین سو بھگوت کو خیال ہوا کہ بجاے نند بابا کے خود بلبھ آچارج جی موجود ہین لیکن بجاے جسودھا مہارانی کے والدہ کِسکو کہونگا اسواسطے مبالغہ کیا بلکہ ایک براہمن کے دل کو پریرنا کرکے لڑکی اُسکی بھینٹ کرادی پھر تو ایسا آرادھن ورواج اِس باتسل بھاؤ کا ہوا کہ گویا بھگوت نے پھر اوتار دھارن کیا ہی کچھ عرصہ بعد گسّائیں بٹھل ناتھ مہاراج پیدا ہوے کہ اُنکا ذکر باتسل نشٹھا کے بھگتون مین ہوگا اُنکے سات بھگوت زادے ہوے کہ ہر ایک کے نام سے سات گادی گوکل مین ابتک موجود ہین بعض گادی مین سات دفعہ اور بعض مین پانچ دفعہ سیوا آرادھن ہوتا ہی اگرچہ رادھکا مہارانی کو سوکیا بھاؤ سے بھگوت کی پرم پریا جانکر آرادھن کرتے ہین لیکن پورن برہم سچدانند گھن سری کرشن مہاراج کو ماننے ہین اس سنپردا کے الوکک بھاؤ کی کچھ تعریف نہین ہوسکتی جو بابا نند اور جسودھا مہارانی لاڈ لڈاتی ہونگی اُسی قدر گسائیان گوکل کو بھاؤ نا ہی صحن سے مکان کو زیادہ اونچا نہین رکھتے بدین خیال کہ ایسا نہو لڑکا گھٹنیون چلتے گرپڑے بروقت آرام بھگوت کے بلند آواز سے نہین بولتے بدین سبب کہ پرم سکمار لڑکا کچی نیند جاگ پڑے علی ہذا القیاس ہزارہا در ہزار الوکک بھاؤ ہین اور یہانتک پختگی اور اعتقاد اپنی نشٹھا مین ہی کہ جسوقت بھگوت خواب مین ہوتے ہین یا کسی دیگر غیر معمولی وقت کوئی شخص ہر دو جہان کی دولت کا چڑھانیوالا آجائے تو کیا ممکن ہی کہ مندر کھولین چنانچہ والی جیپور نے ایک دفعہ امتحان بھی کیا تھا اور ابتک وہی بھاؤ اور قاعدے بدستور جاری ہین کسی گادی مین پچاس ہزار اور کسی مین تینتس چالیس ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہی سب بھگوت آرادھن اور تیاری آرایش و اسباب بال سروپ اور راگ بھوگ بھگوت مین خرچ کردیتے ہین بلکہ قرضدار رہتے ہین یہ گسائین بلفظ گو گلستہ مشہور ہین جیسا اُتم بھاؤ ان گو کلستہ گسائیون کا دیکھا اور سنا تحریر مین نہین آسکتا اور اُنکے چیلون کو جسقدر بھاؤ و بھگتی اپنے گرو مین ہی وہ بھی بیان نہین ہوسکتی بیشک اور کسی سنپردا مین اِسقدر اعتقاد اپنے گرو مین نہین مارواڑ گجرات مین سیوک اِس سنپردا کے بکثرت ہین بلبھ آچارج جی کے خاندان مین اکثر بھگت کامل و سدّھ گذرے اور جو انکی کرپا کے ذریعہ سے بھگوت پراین ہوے اُنکی شمار تو کِس سے ہوسکتی ہی بلبھ آچارج سوامی کے بھاؤ کو خیال کرنا چاہیے کہ اپنا نام بھی موافق اپنے بھاؤ کے مشہور کیا

یعنے بلوگوپ قوم کو کہتے ہین کہ جس قوم مین نند بابا تھے سُو اپنے اپنے خاندان گُل مشہور کیا یعنے گوپ گُل ایک دفعہ ایک سادھو برج مین آیا اور بٹوہ سالک رام کا درخت چھوتر کے شاخ پر لٹکا کر واسطے ملاقات بلّبھ آچارج کے گیا جب واپس آیا تو بٹوہ مذکور شاخ پر نہ پایا اور اُنکی خدمت مین حاضر ہو کر حال کہا اُنھون نے فرمایا کہ تم کیسے سیوک ہو کہ سُوامی کو چھوڑکر جا بجا پھرتے ہو سادھو مذکور نے عذرات پیش کیے اور پھر آکر جو دیکھا تو صدہا بٹوہ ایک قسم کے اُس درخت پر پائے پھر آچارج ممدوح کی خدمت مین آیا اور جو حال دیکھا تھا بیان کیا آچارج نے فرمایا کہ تم اپنے سُوامی کو کسواسطے نہین پہچان سکتے سادھو خاموش ہوا اور مطلب دلی بلّبھ آچارج جی کا سمجھ کر قدمون مین پڑا اور اپنا بٹوہ سالگرام جی کا لیکر بھگوت آرادھن و سیوا مین دل سے مصروف ہوا واضح ہو کہ اُپاسک کو بھگوت مین ایسی نشٹھا چاہیے کہ جیسے بیوقوف کو اپنے جسم مین ہوتی ہے نہ یہ کہ سُوامی بر شاخ خود در سیر۔

اب شجرہ خاندان بلّبھ آچارج کا باعتبار توالد و تناسل کے لکھا جاتا ہی لیکن منجملہ سات گدی کے چند گدی بسبب نہونے اولاد پسری کے نواسون کے پاس ہین اور تین چار گدی پر اصل اولاد بٹھل ناتھ جی کی ہی سُو اُنمین سے ایک گدی کا شجرہ لکھنا کافی سمجھا



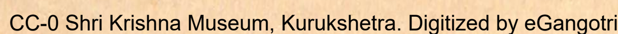
کتھا نित्यानंद مادھو آچارج سوامی برہم سنپردا مین پرم بھگت و آچارج و رواج دہندہ اِس سنپردا کے
ब्रह्मसंप्रदाय
ہوے اگرچہ سنپردا قدیمی ہی لیکن مادھو آچارج سوامی نے اِس سنپردا کو تمام جہان مین ایسا پھیلایا کہ بخوبی ہر ایک
دیس مین رواج ہوگیا اِسواسطے بنام زد مادھو سنپردا کے مشہور ہی اور برہم سنپردا اِسواسطے کہتے ہین کہ اوّل بھگوت نے
ब्रह्म
اِس سنپردا کے قواعد برہما جی سے بیان کیے برہما جی نے بہ سِلسلہ گرو و چیلہ کے بھگتان مندرجہ شجرہ کو اُپدیش کیا اور
गौड़िया
رواج دیا بعض جو گوڑیہ اور بعض مہا پربھو سنپردا بیان کرتے ہین تو وجہ یہ ہی کہ نت آنند و سری کرشن چیتن مہا پربھو
ساکن گوڑ دیس کے اِسی سنپردا مین آچارج اور بھگت نامور بھگوت کا اوتار ہوے اور تمام دیس گوڑ بنگالہ کو
ہدایت کرکے بھگوت کے سنمکھ کیا اِسواسطے مہا پربھو و گوڑیہ نام سے مشہور ہی مادھو آچارج موصوف براہمن بنس مین
भाष्य उडपीकृष्णा
بموضع اُڈپی کرشنا کہ کانچی پوری سے گوشۂ غرب و جنوب مین واقع ہی ہوے برہم اُستوتر اور گیتا جی پر بھاشِ تصنیف کیا
تشریح ۱۲ تحریک ۱۲ तटस्थ
اعتقاد اِس اُپاسنا والون کا یہ ہی کہ ایشر تٹستھ ہی کہ اُسکی پریرنا سے مایا جگت کو رچتی ہی اگرچہ قاعدہ متقدمین اِس
قدرت کاملہ ۱۲ نباتی ۱۲
نشٹھا سے دھیان و آرادھن بشن نارائن کا پایا جاتا ہی لیکن اب مادھو آچارج سے اُپاسنا سری کرشن اوتار کی
निवासी
اِس سنپردا مین مروّج ہی اور ایشر پُورن برہم سچدانند گھن سری کرشن سوامی گولوک نواسی کو مانتے ہین اور
युगलस्वरूप माधुर्य
مادھرج نشٹھا سے کہ اُسکا ذکر نشٹھا ے نوزدہم مین ہوگا دھیان و تصوّر کے ہین اگرچہ مادھرج نشٹھا مین جگل سروپ کا
परकीया
دھیان و تصوّر لازم ہی اور جگل سروپ کا ہی آرادھن و سیوا اِس سنپردا مین مروّج ہی اور رادھکا مہارانی پرکیا بھاؤ
غیر منکوحہ ۱۲
رکھتے ہین لیکن ایشر تا اور وحدانیت و پُورن برہمتا سری کرشن سوامی مین تصوّر کرتے ہین کہ اُنکی بھاشِ اور دیگر
گرنتھون سے یہ بات ظاہر ہی اِس سنپردا مین لکھوکھا بھگت اور سِدھ نامور گذرے اور ہوتے ہین واسطے دور کرنے
دُکھ آداگون کے بھگوت نے ایک اُپاے ایسا تجویز کیا ہی کہ بلا محنت و مشقت اِس سنپردا کے ذریعہ سے کروڑون
ادھم مند بھگت کو ہدایت ہوتے ہین اگرچہ دکھن دیس مین رواج اِس اُپاسنا کا بہ کثرت ہی اور گُر ودوارہ
عظیم الشان وہان ہین لیکن در نیولا برج اور بنگالہ مین بھی یہ سنپردا زیادہ تر مروّج ہی اور بندرابن مین چند گُر ودوارہ
मदनमोहन
مشہور و معروف مثل مندر گوبند دیو و مدن موہن و سرنگار بٹ وغیرہ کے ہین کہ فیض عام بھگوت کے درشنون اور
शृङ्गारवट गोविंददेव दीक्षा
دیچھا لینے کا ہوتا ہی معجزات مادھو آچارج سوامی کے لکھنے کی کچھ ضرورت نہین اِسی قدر کافی ہی کہ اُنکے نام
اور اُنکے قاعدہ مقررہ کے عمل سے کروڑہا مہا پاپی بھگوت بھگت ہوکر اپنی مراد کو پہونچے اب شجرۂ خاندان
باعتبار گُرو چیلہ کے بابت ایک دو گُر ودوارہ کے تحریر ہوتا ہی اِس سنپردا مین ہزارہا در ہزار گُرو دوارہ ہین
سب کا شجرہ ملنا اور لکھنا غیر ممکن تھا

चैतन्यदास २६
केशवदास २५
खेमदास २४
रामकृष्णदास २३
टीकमदास २२
गरीबदास २१
मोहनदास २०
महाभट्ट १९
नारायणभट्ट १८
कृष्णब्रह्मचारी १७
रूपसनातन १६
नित्यानन्द १५
कृष्णचैतन्य

पूर्णानन्द २६
नियमानन्द २५
योधानंद २४
जयकृष्णदास २३
प्रेमदास २२
लक्ष्मीराम २१
कृष्णदास २०
मधुसूदनदास १९
मथुरामिश्र १८
रघुनन्दन १७
मिश्रबलराम १६

मंगलकिशोर २६
रसिककिशोर २५
रामकिशोर २४
मानकिशोर २३
हरिकिशोर २२
नंदकिशोर २१
रामराय २०
बलभद्र १९

बेनीमाधवपुरी
श्रीनारायण १
ब्रह्मा २
नारद ३
वेदव्यास ४
सुबुद्धाचार्य ५
नरहराचार्य ६
माधवाचार्य ७
जाह्नवीतीर्थ ८
विद्यामुनि ९
महानंदतीर्थ १०
राज इन्द्रमुनि ११
जयधर्ममुनि १२
ईश्वरपुरी १३



کتھا नित्यानन्द نت آنند جی مہاراج ایسے پرم بھگت اور بھاگوت دھرم پرچارک ہوے جنکی مہما اور پرتاپ تمام جہان مین مشہور و معروف ہے جنھون نے گوڑ دیس بنگالہ سے پاکھنڈ[1] पाखंड اور دھرم کو دور کر کے بھگوت بھگتی کا اور اُپاسنا کا رواج دیا اور ایسے ایسے مہا پاپی اور گنہگارون کو بھگوت پار این کر دیا کہ جنکو اجامیل پر شرف تھا جس طرح بلدیو جی مہاراج نشار اپنے حال مین مخمور و مسرور رہتے تھے اسی طرح یہ مہاراج کہ بلدیو جی کا اوتار ہوے بھگوت کے روپ مادھری اور پریم کے نشہ مین مدہوش و متوالے رہتے تھے کہ جس پریم اور بھاؤ کو دیکھ سُن کر دیگر اشخاص بیشمار پرم آنند کے رس مین غرق اور مگن ہوے جنم مہاراج موصوف کا ندیا شانتی پور नदियाशान्तीपुर بنگالہ دیس مین ہوا سری کرشن چیتن مہا پربھو کے بڑے بھائی تھے جب دیکھا کہ گوڑ دیس کے لوگ بھاگوت دھرم سے بمکھ[2] ہین تو اُنپر رحم اور چند عرصہ تک سخت تپ کر کے بھگوت کو خشنود کیا بھگوت نے حسب خواہش اُنکے بردان[3] बरदान دیا اور بعد ش بھگوت بھگتی کو تمام اُس دیس مین مہاراج موصوف نے مہنت महन्त اور گر روپ ہو کر مروج فرمایا اب تک اِس دیس مین اسقدر بھگتی کا رواج ہی کہ اکثر بھگوت پار این ہوتے ہین اور ترک خانمان کر کے برندا بن مین باس کرتے ہین جو بھاؤ اور پریم اِس دیس کے رہنے والون کا برندا بن اور سری برندا بن چند مین دیکھا تحریر اور تقریر سے باہر ہی اب بھی برندا بن مین قریب نصف لوگون کے یہ لوگ موجود ہین اور بھگوت کے بھجن و کیرتن مین رہتے ہین۔ کتھا श्रीकृष्णचैतन्य سری کرشن چیتن برادر خرد نت انند جی سری کرشن مہاراج کا انش अंश اوتار ہوے چونکہ بھگوت کا عہد اور ارشاد ہے کہ جب دھرم کم ہوجاتا ہی تب واسطے قائم کرنے بید مرجاد मर्याद کے اور دور کرنے ادھرم کے میرا اوتار ہوتا ہی کہ یہ بات گیتا جی مین مندرج ہی سو گوڑ دیس بنگالہ مین بھگوت بھگتی موقوف ہو کر بالعکس دھرم کا رواج ہوا تھا اسواسطے بھگوت نے واسطے قائم کرنے بید مارگ वेदमार्ग کے جس طرح بیچ بین اوتار لیا تھا اُسی طرح بنگالہ مین سچی सची جی کے بطن سے ظہور فرمایا اگر کسی کو یہ اعتراض ہو کہ بھگوت کے شیام رنگ شاسترون مین لکھا ہی یہ مہاراج گور آنگ کس واسطے تھے سو واضح ہو کہ بر وقت کھیل و بہار کے گوپیکا اپنے پرم پریتم प्रीतम نند کشور کو طعنہ دیا کرتی تھین کہ تو کالا काला ہی اور ہم گوری ہین تیری خوبصورتی اور تیرا حسن ہماری خوبصورتی اور صفائی چہرہ کے مقابلہ پر کب برابر ہی اسواسطے سری کرشن چیتن مہاراج نے گور آنگ دھارن کیا جسطرح سری کرشن مہاراج نے پریم اور رس کا دریا برج مین جاری کیا تھا اسی طرح سری کرشن چیتن مہاراج بعینہ اس پرم انند اور رس کا پریم اور سکھ جگل युगुल سروپ کے تصور مین محو اور تدروپ तद्रूप ہوا نیے

[1] ظاہر نیک اور حقیقت خلاف اسکے ۱۲ [2] برعکس یا برگشتہ ۱۲ [3] بر یعنے خواہش دلی و دان یعنے دینا ۱۲

سیوکان کے دل مین ظاہر کیا یہ مہاراج خُردسالی سے ہی بھگوت روپ کے دھیان اور بھگتی مین مگن رہتے تھے
ہفت سالہ عمر کا ذکر ہی کہ کیشو بھٹ کاشمیری تمام جہان کے برہمنون کو مناظرہ اور بحث مین فتح کرتا ہوا اُنکے
مسکن مین پہونچا پنڈت کثیر ہمراہ تھے سری کرشن جتین موصوف نے ایک لحظہ مین وہ غرور اُسکا رفع کر دیا اور پھر
ایسی کرپا کری کہ وہ بھگوت بھگت ہوگیا مفصل یہ حال کیشو موصوف کی کتھا مندرجہ چھیاسٹھ نوزدہم سے واضح

कीर्तन
ہوگا ایکدفعہ مہاراج ممدوح روبروے جگناتھ راے سوامی کے کیرتن کرتے تھے بحالت کیرتن بھگوت چرترون کے

जगन्नाथराय
ایسے پریم و تصور بھگوت مین محو اور بیخبر ہوے کہ تدروپتا کی نوبت پہونچگئی اور موجودین کو چتربھج روپ نظر آیا لوگون نے

चतुर्भुज तद्रूपता
باہمدگر یہ گفتگو کری کہ اِس پرشوتم پوری مین ہر ایک ذی روح چتربھج ہی اگر سری کرشن جتین کا چتربھج روپ نظر آیا ہی

पुरुषोत्तमपुरी
تو کیا تعجب اور بزرگی ہی یہ خبر مہاراج موصوف تک پہونچی اور دلمین خیال کیا کہ منجملہ اُن اشخاص کے اکثر ہمارے
سیوک ہین اگر اُنکے دلمین اعتقاد کامل نہوگا تو بھگوت بھگتی اُنکو حاصل نہوگی اسواسطے چھہ بھجا دھارن کرکے
درشن دیے اور سب کا اعتقاد درست کر دیا ابتک چھہ بھجی مورتی اُنکی پرشوتم پوری مین ہے کہ درشن ہوتے ہین
مہاپربھوجی کو اُنکا چھوٹا بھائی مشہور کرتے ہین وہ بھی آچارج اِس سنپردا کے اور پرم بھگت ہوے۔ کتھا

रूपसनातन روپ و سناتن جی دونون بھائی حقیقی پرم بھگت اور بھگوت دھرم پرچارک ہوے اور ایسا
اِس جگت کا اُپکار کیا کہ سنسار سمدر کا پار ہونا ازبس آسان ہوگیا یہ ہر دو صاحب گوڑ دیس بنگالہ کے رہنے والے
بادشاہی منصب دار ذوی الاقتدار تھے خزانہ کثیر رکھتے تھے ایک رات شمار اور حساب خزانہ کا کرتے تھے صبح ہوگئی
کمال مغموم و متردد ہوے اور باہمدگر کہنے لگے کہ افسوس تمام رات مزخرفات اور کار بیہودہ مین گذر گئی اگر بھگوت
سماج اور کتھا مین بیٹھتے تو دمبدم خبر منگاتے کہ کسقدر رات گذری آج کچھ بھی خیال نہوا یہ عمر بلا بھگوت کے بھجن
ناحق رایگان گئی اور جاتی ہی یہ کہکر اُسیوقت تمام نعمت اور دولت کو مثل ریزہ خاک کے ترک کیا اور خدمت مین
نت آنند و سری کرشن جتین و مہاپربھوجی اپنے گُرو کے حاضر ہوکر ہدایت خواہ ہوے اُنھون نے اجازت فرمائی کہ
برج بھوم مین جاؤ اور وہان کے بن اور مقامات بہار سری کرشن سوامی کے جو مدت سے خفیہ اور پوشیدہ

माधुर्य ग्रंथ
ہوگئے ہین ظاہر کرکے گرنتھ ہاے چرتر و لیلا و مادھرج و راس بلاس کا رواج دو حسب الارشاد ہر دو صاحب
موصوف روانہ ہوے اور جسوقت برج بھوم مین پہونچے تو خود بخود تاثیر اُس زمین اور ہواے خوشگوار و سبزہ دلکش سے
روپ مادھری بھگوت مین محو اور مدہوش ہوگئے اور ایسی بوے عشق پریا پریتم مہاراج کی دماغ مین پہونچی کہ نیک

سلہ خود ویسا ہی ہو جانا جسکا تصور ہو ۱۲ سلہ چار ہاتھ والا ۱۲ سلہ جگناتھ جی کی پوری ۱۲

وبد دُکھ سکھ سب کو فراموش کرکے پرم آنند مین مگن ہوے جب کچھ ہوش آیا تو مزارعان سے پُوچھا کہ برج کہان ہے
ایک نے جواب دیا کہ کیا تیرا تولد کنندہ اندھا ہوگیا ہے یہ برج نہین اور کیا ہے گسائین جی مہاراج اِس گالی سے
ایسے خوش ہوے کہ جیسا کوئی سگن برہم کے اُپدیش سے خوش ہوتا ہے اور شادان و فرحان نشار تصور مین چلتے
ہوے اوّل متھرا جی مین اور پھر برندابن مین پہونچے دیکھا کہ جمنا جی جاری ہین اور ایسا بن گنجان سر سبز و شاداب
ہے کہ آفتاب کا طلوع و غروب معلوم نہین ہوتا بعد تلاش کے دو چار گھرون کی آبادی پائی اور دریافت ہوا کہ باشندے
اُس آبادی کیواسطے پوجا برندا دیوی کے گئے ہین وہان سے برندا دیوی کی تلاش کرتے ہوے روانہ ہوے دیکھا کہ
وہ لوگ ایک جگہ پر دُودھ دہی چڑھا کر روانہ ہوگئے سو اُسی جگہ قیام کیا رات کو برندا دیوی نے درشن دیے اور
فرمایا کہ ہمارا سروپ اِسی جگہ ہے تم نکالکر استھاپت کرو سو گسائین روپ نے حسب الارشاد عمل کیا اب تک برندا دیوی
موجود ہین اور جسکے گھر مادہ گاؤ بچہ دیتی ہے اول دودھ درگاہ جی ممدوحہ کو چڑھایا جاتا ہے بعد ازان سری گوبند دیو
جی نے گسائین روپ ممدوح کو خواب مین ہدایت فرمائی کہ فلان مقام پر ہمارا سروپ موجود ہے اور ایک مادہ گاؤ
اپنا دودھ وہان چڑھاتی ہے تم ظاہر کرو گسائین موصوف نے اِس سروپ کو نکالکر استھاپت کیا اور واسطے
پوجا کے جیو گسائین اپنے برادر زادہ کو کہ اِسی عرصہ مین بعد ترک خانمان کے آگئے تھے اجازت دی اور فرمایا کہ
راجہائے کلان بھوگ وغیرہ کا لوازمہ جاری رکھینگے راجہ مان سنگھ آمیر کا بشوق درشن گسائین موصوف
کے آیا اور بعد درشن بروقت رخصت کے عرض کیا کہ کچھ اجازت کسی چیز کی مجکو ہووے جیو گسائین جی نے فرمایا
کہ ہم کچھ نہین چاہتے اگر چاہو تو مندر گوبند دیو جی کا بنوا دو راجہ نے قبول کیا اُنھین ایام مین قلعہ اکبرآباد کا
تیار ہوتا تھا اور سنگ سُرخ کسی اور جگہ نہین جا سکتا تھا راجہ موصوف نے بادشاہ سے حکم لیکر مندر سنگین گوبند دیو
جی کا تیار کرادیا تیرہ لاکھ روپیہ صرف اُجرت اور مصالحہ مین خرچ ہوا اب تک وہ مندر برندابن مین مشہور اور موجود ہے
کہ نظیر اپنی نہین رکھتا لیکن واضح ہو کہ عہد محمد شاہ بادشاہ مین راجہ جے سنگھ نے باراہ پوران مین یہ بات سُنی کہ
جو کوئی گوبند دیو کے درشن کرتا ہے پھر اُسکو آواگون نہین ہوتا کمال منت و آرزو سے وہ سروپ گوبند دیو جی کا جیپور کو
لے گیا کہ وہان براجمان ہین اور برندابن مین دوسری مُورتی استھاپت ہوئی گسائین روپ موصوف کو بروقت
رخصت اُنکے گرو نے فرمایا تھا کہ گرنتھ رس پرکاش کی تصنیف کرنا اُس کی بجا آوری گسائین موصوف سے بدین
خیال کہ دوات قلم کاغذ وغیرہ کا سنگرہ کرنا پڑیگا اور ترک بیراگ مین خلل آویگا نہین ہوئی تھی شیو جی بھگت راج
مہاراج نے خواب مین ارشاد فرمایا کہ فراموشی ہدایت گرو دیو کی ممنوع ہے گسائین جی نے بانقیاد حکم بہت گرنتھ

مثل رس سدھانت واوجل نیلمن وبھگت رس امرت وبھاگوت امرت وغیرہ سب پانچ لاکھ اشلوک مین تصنیف
भागवत भक्त रसामृत उज्ज्वल नीलमणि रससिद्धान्त
کرکے کہ مشہور و معروف ہین اور بھگتون کو پریم رس سے پورن کرتے ہین ایک اشلوک مین بوصف بینی یعنی
جعد سری لاڈلی جی کے یہ تمثیل لکھی کہ مثل ناگنی کے ہے گسائین سناتن جی کو یہ خیال ہوا کہ گسائین روپ کی
شاعری اگرچہ دلپذیر ہے لیکن بھاؤ پریا پریتم کا خوب نہین سمجھا کہان تو لاڈلی جی پرم سکمار کہ جنکی نازکی اور
کوملتائی کے مقابلہ مین کلپ برچھ کا پھول بھی سخت ہو اور جنکی شوبھا کے اوپر شوبھا بھی تصدق ہوتی ہے اور کہان
موذی کی تمثیل کہ اگر وہ پرم سکماری تصویر بھی سانپ کی دیکھتی ہے تو خوف کرتی غرض اس خیال سے اکثر
گسائین سناتن جی کو اس تمثیل کا قلق رہتا تھا ایک روز سیر کنان جاتے تھے درخت کے نیچے ایک طفل خوبصورت
اور چند دختر برجباسیون کو دیکھا کہ جھولا ڈالکر جھول رہی ہین اور بازی اور قہقہہ مین مصروف ہین اور اگرچہ سب
دختر موصوفہ حسین و خوبصورت ہین لیکن ایک لڑکی اسقدر حسین اور نازک ہو کہ ایسی سندر تامدت العمر نہین دیکھی
تھی وہ لڑکی ایک چونری باریک اوڑھے ہوے ہے اور اسمین بینی یعنی جعد مشکین مثل ناگن کے ایسی لہلہاتی ہو کہ سر مو
بھی ناگن اور اسمین فرق نہین گسائین سناتن جی بے محابا پکارے کہ مار مار کوئی دوڑ کر ناگن کو اس پرم سندری کے
سر سے اتارو اور یہ کہکر بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے تو اشلوک گسائین روپ کا یاد آیا اور جانا کہ سری لاڈلی
جی نے واسطے رفع شک اس اشلوک کے یہ چرتر کیا ہے گسائین روپ جی کی خدمت مین آئے اور پرکرما کر کے
سرگذشت بیان کی واضح ہو کہ گسائین سناتن جی بڑے بھائی روپ گسائین کے تھے لیکن بھگتی مین انکو بڑا جانکر
دنڈوت و پرکرما کرتے گسائین روپ جی فربہ تھے اور گسائین سناتن جی سکمار اور ہر روزہ پرکرما برج کی کیا کرتے
تھے ایک روز بعد پرکرما جو روپ گسائین کے پاس آئے تو گسائین روپ موصوف کو خیال ہوا کہ سناتن جی
اپنے گھر غذاے لطیف جو کہ ہر ایک کو نہین مل سکتی کھایا کرتے تھے اب نان خشک گداگری سے کس طرح سیری ہوتی
ہوگی یہ خیال ہوا ہی تھا کہ سری لاڈلی جی شیر و برنج و دیگر لوازمہ رسوئی لطیف بہ لباس دختر برجباسی کے لائین
اور کمال کومل گفتار سے فرمایا کہ ہماری گاے نے آج بچہ جنا ہے میری والدہ نے یہ لوازمہ رسوئی کا تمہارے واسطے
بھیجا ہے ہر دو گسائین موصوف نے اسکا بھوجن تیار کر کے بھوگ لگایا تو وہ مزہ پایا کہ مدت العمر کسی غذا مین نصیب
نہین ہوا تھا سناتن جی نے سبب اسکا گسائین روپ سے پوچھا انھون نے سب حال اپنے خیالات کا بیان
کیا سناتن جی نے فرمایا کہ باوجود ترک و علحدگی دولت و حشمت کے اتنک زبان کا مزہ باقی ہے کہ جسکے سبب سے
لاڈلی جی کو تکلیف ہوئی آیندہ کو خیال رہے جب نت انند و سری کرشن چیتن و مہاپربھو جی گرد روپ سناتن جی کے

اس جہان کو ترک کرکے پرم دھام کو گئے تو سماجیان گرو موصوفین کے ٹھاکر دوارہ کو کمال غم ہوا بعد عرصہ کے
خیال آیا کہ اب سوائے رُوپ و سناتن جی کے اور کوئی قدرشناس بھگوت کے کیرتن و بھجن کا نہین ہے اسواسطے
بندابن مین آئے اور ایک روز سماج ہوا سب بھگوت بھگت اور سادھو اُس سماج مین جمع ہوے اور ایک
بڑی سبھا ہوگئی اُس لطف اور پریم سے کیرتن اور بھجن ہوا کہ حاضرین پر پاپریتم کے پریم مین بیہوش اور ازخود رفتہ
ہوگئے لیکن گسائین رُوپ اپنی طبیعت کو مستقل کرکے کھڑے رہے گسائین کرن پُوری نے دیکھا کہ رُوپ جی سب
پریمیون کے سردفتر ہین اُنکو جو بھگوت پریم سے بیہوشی نہوئی تو اورونکے واسطے بہتر نہین گسائین روپ جی کے
پاس گئے اور جب قریب پہونچے تو اُنکی سوانس یعنے دم لگی کہ آبلہ نمودار ہوا آئے گسائین روپ جی نے فرمایا کہ
مہاراج جنکو کچھ تعلق جسم کا باقی ہے بیہوشی اُنکو ہے اور جن لوگون کو جسم سے کچھ تعلق نہین رہا اُنکا دل دیکھنا چاہیے
نہ جسم فقط یہانتک کیتھا رُوپ گسائین کی تحریر ہوئی سناتن جی بجز کمنڈل [لوٹا یا گلی یا چوبی ۱۲] اور کوپین [لنگوٹی ۱۲] کے اور کچھ اپنے پاس نہین
رکھتے تھے سیر کنان ایک بادفروش کے گھر پہونچے اُسکے گھر مین سروپ مدنموہن جی کا براجمان تھا سناتن جی درشن
کرکے عاشق ہوگئے اور ہر روزہ اُس بادفروش کے گھر جایا کرتے اور پریم کا جل آنکھون سے جاری رہتا
بادفروش نے کہ پہلے ساہوکار تھا اور اب مفلسی آگئی تھی جانا کہ جیسا اِس مُورتی نے مجکو خراب اور پریشان کیا ہے
شاید اِس شخص کو بھی ایسا ہی خراب کیا ہو کہ اِس مُورتی کو دیکھ کر روتا ہے بادفروش نے گسائین جی سے پوچھا کہ
مہاراج کیا تمکو بھی دھن دولت گھربار سے اس مُورتی نے بے آرام کردیا ہے گسائین جی نے بے اعتقادی بادفروش
کی تصوّر فرماکر جواب دیا کہ بھائی تیرے ساتھ اِس مُورتی نے کچھ بھی نہین کیا بمقابلہ اُسکے کہ جو میرے ساتھ کیا ہے
بادفروش نے کہا کہ کیا علاج کرون گسائین جی نے فرمایا کہ اِس بھاگوان کو جلد اپنے گھر سے نکال ورنہ نہ معلوم
کہ آیندہ کیا کریگا اُسنے کہا کہ اگر یہ ایسا بدخو ہے تو کون لیوے گا گسائین جی نے فرمایا کہ میرے ساتھ جو کچھ اُسکو کرنا
تھا سو کرچکا مین لیجاؤن گا چنانچہ لے آئے اور برندابن مین براجمان کرکے پُوجا سیوا شروع کی گداگری کرکے
بھگوت کو بھوگ لگایا کرتے ایک روز بھگوت نے خواب مین فرمایا کہ تھوڑا سا نمک بھی چاہیے اُس روز سے نمک
کالانا شروع کیا پھر اجازت ہوئی روغن زرد بھی ضرور ہے لاچار اُسکے بھی گداگری شروع کی بعد ازان ارشاد ہوا کہ
ترکاری خودرو کا جنگل سے لے آنا بہت آسان ہے وہ بھی لایا کرو تب سناتن جی نے محبت دلی سے خیال کیا کہ
مدنموہن جی چھورے ہوگئے میرے بیراگ کو خاک مین ملاکر مجکو بھی چھوڑا کیا چاہتے ہین عرض کیا کہ اگر ایسا ہی
مزہ زبان کا ہے تو کوئی دولت والا غلام تلاش فرماوین یہ کہکر باہر آبیٹھے اتفاقاً کسی ساہوکار کی کشتی پُراز مال

ع مراد از سرو دو کنٹھ کان ۱۲

اکبر آباد کو جاتی تھی جسوقت برندابن مین متصل کالیادہ کے پہونچی تو چلنے سے رہ گئی ساہوکار نے مضطرب ہوکر
اپنے ملازمان کو ہر چہار طرف بھیجا کہ دیکھو اِس جنگل مین کوئی فقیر سادھو ہے کہ جسسے چارہ جوئی کری جاوے
ملازمین نے جاکر کہا کہ ایک سادھو بیٹھا ہے شاید اُسکے سبب سے کشتی نہین چلتی ساہوکار آیا اور قدمونمین
پڑا گسائین جی اُسکو بھگوت کے روبرو لے گئے اور ساہوکار سے فرمایا کہ جو کچھ کر توت ہو اِس مایا کی ہے عرض معروض
کرے کہ ساہوکار کی بدولت درشن و مکالمہ گسائین جی و درشن بھگوت کے شردھاوان و با اعتقاد ہوگیا تھا
دست بستہ بامید اجازت کسی خدمت کے کھڑا ہوا بھگوت نے اجازت بخشی کہ مندر ہمارا خوب سنگین تیار ہوجا
اور راگ بھوگ کیواسطے بھی کچھ مقرر ہو ساہوکار نے قبول کیا اور اُسی وقت کشتی روانہ ہوگئی ساہوکار نے
مندر نفیس اور کلان کمال بھگتی سے تیار کرایا اور راگ بھوگ کے واسطے ماہیانہ مقرر کیا جب خوب سامان
بھگوت سیوا کا مہیّا ہوگیا تو گسائین جی نے وہان کا ادھکار کرشنداس برہم چاری کو سپرد کیا اور خود واسطے
پرکرما برج بھوم کے روانہ ہوئے ایکدفعہ متصل نندگانون کے بر کنارہ مان سرو در زیر درخت ہنس بیٹھکر تین
روز تک واسطے خور و نوش کے نہ اُٹھے بھگوت نے خیال فرمایا کہ جو کوئی مسافر کسی مفلس و غریب کے گھر جاتا ہے
تو وہ دل و جان سے خبر گیری کرتا ہے یہ شخص مخیر بسولیشر کا مہمان ہے افسوس ہے کہ بھوکا رہے اِسواسطے خود بدولت
بلباس طفلان برجباسی کے دھوتی باریک ابریشمی دوپٹہ زردوزی کسے ہوئے چہرہ سُرخ پُر رنگین چھڑی بغل مین
دبائے ہوئے تھالی شیر برنج خاص بھوگ کی لیکر آئے اور گسائین جی کو دیکر فرمایا کسواسطے آبادی کے
قریب جاکر نہین بیٹھتا کہ لوگ تیری خورد و نوش کی خبر لین یہان جنگل مین تیرے واسطے کون کھانا لایا کرے
بھگوان نے ہاتھ پانون دیے ہین حرام خوری پر کمر باندھنی اچھی نہین گسائین جی اِن کلمات کو سُنکر آنند مین
مگن ہوئے اور عرض کیا کہ تمھارے ہاتھ سے حرام خوری وغیرہ سب روا ہین اسی طرح تا سہ روز برج چند مہاراج
کھانا پہونچاتے رہے بعد اسکے گسائین جی نے اپنے محبوب مرغوب کو تکلیف کا دینا گوارا نہ کیا اور طفل ممدوح
سے نشان مکان اور گانون کا پوچھا اگلے روز حسب نشان بیان کردہ کے جو تلاش طفل موصوف کی کری
تو کہین سُراغ نہ ملا بیقرار و مضطر ہوکر اپنی فہمیدہ اور عقل پر افسوس و نفرین کرنے لگے خواب مین بھگوت نے
فرمایا کہ وہ طفل شیر برنج والا مین ہون اگر ایسی ہی تمھاری خوشی ہے تو حاضر ہون گسائین جی نے عذرات
کیئے اور اِس پرم منوہر مورتی کا تصوّر اور دھیان کرتے ہوئے پرانند مین مگن ہوئے۔ کتھا
گسائین نارائن بھٹ پرم بھگت ہوئے کہ گیان و سمارت دھرم وغیرہ کے اوپر بھگوت بھگتی کو تقدیم اور

بزرگی ثابت و مستقل کر کے بھاگوت دھرم کا رواج دیا بھگوت نے واسطے اُپکار جگت کے نارائن بھٹ
کے برابر نارائن بھٹ ہی کو پیدا کیا دوسرا نہ کوئی ہوا اور نہ ہوگا جنکا اُپکار آواگون کے اندھیرے کو مثل
آفتاب کے ہے اور واسطے حاصل ہونے بھگوت کے پریم اور بھگتی کے پرم سار یہ گسائین جی کرشنداس
برہمچاری جیلہ سناتن جی پوجاری مندر مدنموہن جی کے سیوک ہوئے گرو سے کتھائے دسم اسکندھ سری مد بھاگوت
کی سُنی اور جو چرتر بھگوت نے اپنے بال لیلا کے بابا نند اور جسودا ماتا کو دکھائے اور جو بہار گوپیون کے ساتھ اور جو
کھیل اور سکھ شدا ما وغیرہ اپنے سکھاؤن کے ساتھ برندابن وغیرہ مین کرے سب گسائین جی کے دل مین
سما گئے اور یہ تمنا ہوئی کہ وہ سب مکانات اور بن جہان جہان چرتر کیئے ہین دیکھنے چاہیے چونکہ اِن سب کا نشان
ملنا مشکل تھا کسواسطے کہ پانچہزار برس کے قریب بھگوت اوتار کو گذر گئے اور بسبب صدمات سخت کے سب مخفی
اور پوشیدہ ہوگئے تھے اِسواسطے بھگوت کے آرادھن اور دھیان مین مشغول ہوئے اور غایت شوق بیقراری سے
کچھ خیال خواب وخور کا نرہا بھگوت کہ پورن کرنیوالے خواہش اپنے بھگتون کے ہین دلمین گسائین موصوف کے
ظاہر ہوئے اور جہان جہان جو چرتر کیے تھے موافق باراہ سنگھتا کے سب دکھادیے موافق اِسکے گسائین جی نے
بن[1] اور اُوپ[2] بن و مکانات و کنج[3] وبہار استھان[4] ظاہر کیے تفصیل و تعداد اُنکی کس سے بیان ہوسکتی ہے بعض مشہور
مکانات و مندر وغیرہ کا نام لکھا جاتا ہے کہ اُنکے نام لینے سے خوانندگان کو فیض وثواب حاصل ہو اور اُس
ذریعہ سے بالیقین کہ درشن اور جاترا بھی نصیب ہو جاوے۔

تفصیل مکانات گوکل و مہابن

روہنی مندر و شیام مندر کہ وہان جنم بھگوت کا ہوا قلعہ مہابن مین مشہور ہے + रोहिणी मन्दिर श्याममन्दिर

چوراسی کھنبہ و آٹھ کھنبہ حجرات بلوئی جسودا مہارانی کی جگہ + चौरासीखंभा आठखंभा

برہم گھاٹ جہان نند نندن مہاراج نے مٹی کھائی اور اپنی مایا جسوداجی کو اپنے مُکھ مین دکھلائی۔ ब्रह्मघाट

رمن ریتی جہان جسودا نندن مہاراج نے طرح طرح کے لیلا و چرتر سکھاؤن کے ساتھ کیئے +

پوتنا کھال جہان نند کمار مہاراج نے پوتنا کی جان بہانہ دودھ پینے کے کھینچ لی +

[1] اصلی بن ۱۲ [2] مثل اصلی بن ۱۲ [3] اگرچہ مکان یا صحن مکان مشہور ہے لیکن یہان مراد اُس کنج سے ہے کہ جو درخت اور بیل سرسبز سے گوشہ بنا ہو ۱۲ [4] سیر و تماشے کی جگہ ۱۲

یملارجن پیسران کبیر جہان جسودا ماتا نے اوکھل سے بھگوت کو باندھ دیا اور بھگوت نے انکا ادھار کیا۔

यमलार्जुन

گوپ کوپ کہ بروز سوموتی اماوس کنارہ تک پانی آکر فرو ہو جاتا ہے۔

गोपकूप

درشن سات مندر گو کلستہ گسائیان کہ جنکا ذکر بلبھ آچارج کی کتھا مین ہوا۔

درشن نند بابا جسودا ماتا۔

ठकुरानीघाट

ٹھکرانی گھاٹ جسودا گھاٹ و بلبھ گھاٹ وغیرہ۔

تفصیل مکانات متھراجی

विश्राम

بشرام معروف بشرانت گھاٹ جہان کنس کو مارکر بشرام فرمایا۔

केशवदेव

مندر کیشودیوجی جہان چترّبھج روپ ہو کر ظاہر ہوے۔

रंगभूमि

رنگ بھوم جہان کنس کو مارا۔

कंसखाल

کنس کھال جہان کنس کو مارا۔

چاہ سات سمدر۔

درشن ٹھاکر باراہ جی۔

द्वारकाधीश

درشن دوارکادھیش جی کہ اب پارکھ نامی ساہوکار نے بنوایا۔

चक्रतीर्थ दशाश्वमेध बलटीला सप्तऋषि भूतेश्वर महादेव मथुरादेवी

چھتر وغیرہ متفرق + متھرادیوی بھوت ایشر مہادیو سپت رکھ بل ٹیلا دس آسمیدھ چکرتیرتھ

कंठाभरण कृष्णगंगा छाकविहारी रावणकुटी योगमार्ग सरस्वतीकुंड ध्रुवक्षेत्र

دھروچھیتر سرستی کنڈ جوگ مارگ راون کٹی چھاک بہاری کرشن گنگا کنٹھابھرن۔

گھاٹہاے مثل بیراگ گھاٹ و رام گھاٹ واکرور گھاٹ و بیکنٹھ گھاٹ و بنگالی گھاٹ و سورج گھاٹ وغیرہ۔

تفصیل مکانات سری بندرابن

مندر سری گوبندیوجی و گوپی ناتھ و مدنموہن و رادھابلبھ و بانکے بہاری و اٹل بہاری و رسک بہاری و رادھا رمن و شرنگار بٹ و چھیل چکنیا مشہور ہین اور دو مندر جدید کلان ایک سری کرشن جی مہاراج کا لالہ بابو بنگالی نے

دوسرا رنگناتھ کا رادھاکرشن پسر یار کھو ساہوکار نے کہ تعریف بھگتی و بھاؤ ان دونون صاحبان کی اکثر گوش زد ہوئی بنوائے علاوہ ازان ہزارہا دیگر برکنارہ شری جمناجی کالیا وہ گھاٹ و بشن گھاٹ ڈُک ٹک و بہار گھاٹ و چیر گھاٹ و کیشی گھاٹ و سورج گھاٹ وغیرہ گھاٹ کثیر ہین ۔

ندھ بن و سیوا کنج یہ بھگوت لیلا اور بہار کے کنج ہین اور راجگان و امیران و ساہوکاران وغیرہ نے جو کنج و مندر بنائے وے علیحدہ ہین دھیر سمیر و بنسی بٹ و گیان گودڑی و موتی داس جی کی ٹٹی و دیگر مکان قیام سادھان وغیرہ کے مشہور و معروف ہین ۔ برہم کُنڈ و گوبند کُنڈ وغیرہ تالاب اور ہین کوپ وغیرہ صدہا چاہ ۔

رادھا باغ و مدھ باغ و باغ دیبی سنگھ والا و دیگر باغ بسا سرسبز قابل درشن و سیر کے ہین ۔

تفصیل اُن بن اور مکانات وغیرہ کی کہ بن جاترا کے وقت جنکے درشن ہوتے ہین واضح ہو کہ جاترا کرنے والے تا بھادون بدی چھٹھ متھراجی مین پہونچ جاتے ہین جس کسی کو جنم اشٹمی برندابن مین کرنی منظور ہوتی ہے وہ بعد اشنان گھاٹہاے درشن وغیرہ کے برندابن کو چلا جاتا ہے اور جسکو گوکل مین جنم اشٹمی کرنی منظور ہوتی ہو وہ گوکل کو اور بعض متھرا مین مقیم رہتے ہین سب لوگ جنم اشٹمی کر کے بروز دسمی شام تک متھراجی مین آجاتے ہین ایکادشی سے جاترا شروع ہوتی ہے پندرہ روز مین بالکل جاترا اور پرکرما برج منڈل چوراسی کوس کی کر کے بروز بھادون سدی دسمی یا ایکادشی متھراجی مین آجاتے ہین اور دوادشی کے روز متھراجی کی پرکرما ہوتی ہے دوسری جاترا بلبھ آچارج کے کُل والونکی یعنی گوگلستہ گسائیونکی ہوتی ہو لیکن ہر سال معمولی نہین یہ گسائین اسوج بدی دوج کو واسطے جاترا کے اُٹھتے ہین اور دیپ مالکا یعنے دیوالی کو بردھن جی مین کر کے کاتک سُدی دوج کو شامل میلہ متھراجی کے ہوتے ہین یہ جاترا بڑی فراغت اور دلجمعی کے ساتھ ہوتی ہو اور اکثر لوگ اُنکے فریق کے شامل ہوتے ہین اب تفصیل منزل اور مقامات درشن اور جاترا پانزدہ روز کی لکھی جاتی ہو روز اول صبح کو بشرانت گھاٹ پر اشنان کر کے واسطے جاترا کے پیادہ و پابرہنہ اُٹھتے ہین اور بھگوت بھجن کا نیم و برت و جب ہو پہلی منزل مین درشن جاترا कुमुदवन تالبن तालवन مدھ بن मधुबन تال بن کمدبن کے ہو جاتے ہین کلیان نارائن و رجبود ا نندن اور کپل مُن اور گردھر رائے کے درشن ہوتے ہین कल्याण नारायण اور سناتن کنڈ کے اشنان ۔ روز دوم بہلابن मين مقام ہوتا ہو اور درشن ٹھاکر دوارہ बहुलावन موہن لال جی کی مین روز سوم گوبردھن جی مین پہونچتے ہین روز چہارم وہان مقام ہوتا ہو گرراج یعنے گوبردھن کی پرکرما ہوتی ہے गोवर्द्धन हरदेवजी ہردیوجی नाथजी ناتھ جی وہان براجمان ہین اور ایک مندر

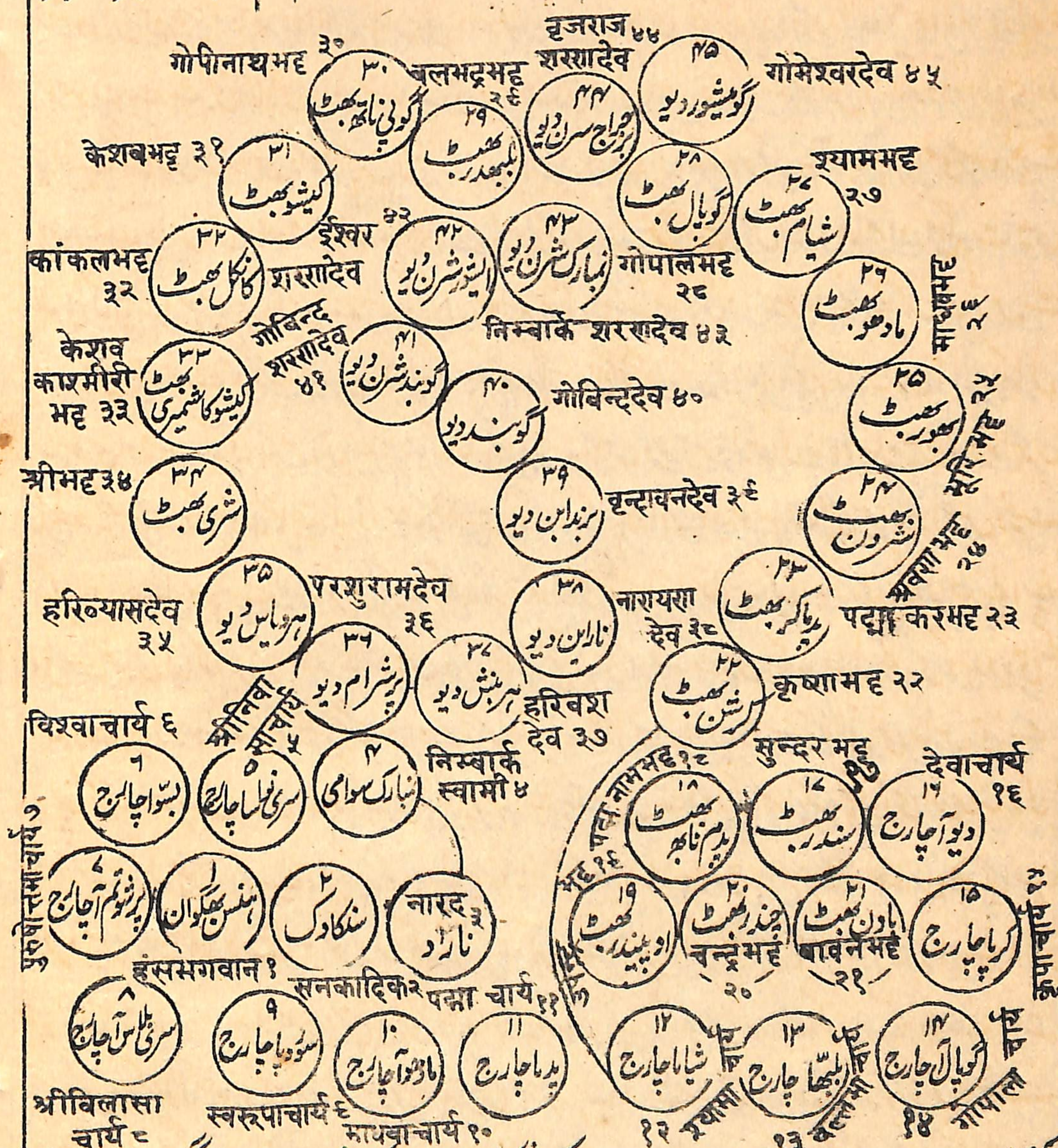
سری جیوا

سری سنبپر وادالون کا ہی مانسی گنگا وشنکر گھن واپسرا کُنڈو پونچھری کُنڈ ور اسولی وگا بھولی وگلال کُنڈو ہرجی
کُنڈ درو درگُنڈو بجے ناتھ وسینکر اور ادھا کُنڈو کرشن کُنڈو کسم سرو درو نار وکنڈو ایراوت کُنڈو سربھی کنڈ و دیگر تالاب
ومکانات بنا کردہٗ راجہ ہاے بھرتپور کے اشنان و درشن ہوتے ہین دیپ مالکا کو گوبردھن جی مین ہجوم کثیر ہوتا ہے
اور تمام گوبردھن جی کے اوپر روشنی ایسی ہوتی ہے کہ اور کہین نہین ہوتی اور بروز کاتک سدی پروا ان کوٹ
अन्नकूट
اور پوجا گرراج کا اُتساہ دُھوم دھام سے ہوتا ہے روز پنجم درنیولا ڈیگ مین مقام ہوتا ہے وہان عمارات والی
بھرت پور کی کثیر ہین پہلے یہان مقام نہین ہوتا تھا۔ روز ششم कामा کامین پہونچتے ہین اور
وہان درشن ٹھاکر گوکل چند و بجے گوبند و گوپی ناتھ جی و برندا دیوی و رادھا بلبھ و سیتا رام جی کے ہوتے ہین
و دیگر مندر پرسدھ و براجمان ہین روز ہفتم کامین مقام ہوتا ہے اور پرکرما کاماجی اور دیگر مقامات کی
اور بمل کنڈ و دھرم کنڈ کے اشنان ہوتے ہین وہ بھوجن تھالی و گھسلنی شلا پرکرما مین آتے ہین روز ہشتم
برسانہ مین پہونچتے ہین کہ جنم بھوم سری لاڈلی جی برشبھان نندنی کی ہے سری لاڈلی جی کا مندر بلند و عظیم الشان
बरसाना
بالاے کوہ و بابا برشبھان و ماتا کیرت جی و سری دا ماجی کے درشن ہوتے ہین اور دانگڈہ کہ جہان دان لیلا ہوئی
اور مانگڈھ جہان برشبھان کشوری نے نند کشور سے مان کیا اور بلاس گڈھ کہ جہان پریا پریتم نے بہار و بلاس کیا
و مور کوٹی کہ جہان باآواز مور لاڈلی جی کو بلایا و سانکری کھور یعنے کوچہ تنگ کہ جہان نند کشور سری برشبھان نندنی سے
सांकरी खोर
پریم پُوربک ملے اور کھیر بن کہ وہ بھی دہا اوتم استھان ہے و دیگر استھان و مندرون کے درشن ہوتے ہین و بھانوکھر
و سری پوکھر و پریم سرو درو غیرہ کنڈ اور لاڈلی جی کے جھولنے و کھیل کے مقامات ہین اور موضع اونچہ گانون
وطن گسائین نارائن بھٹ جی کا کہ جنکی کتھا مین یہ سب حال لکھا جاتا ہے برسانہ کے قریب ہے اور ایک مندر
بلدیو جی کے بھی درشن ہوتے ہین اور دیہہ کنڈ و تربینی وہان ہے۔ روز نہم نند گانون وطن بابا نندجی مین پہونچتے
नंदगाँव
ہین وہان بابا نند جی و جسودا ماتا جی و جسودا نندن و بلدیو جی و بہاری بہارن کے مندر و مان سرو وللتا کُنڈ و بساکھا
کُنڈ و جسودا کُنڈ و مدھ سودن کُنڈ و موتی کنڈ و کرشن کُنڈ کدم کھنڈی وغیرہ تیرتھ ہین متھانی کہ جہان جسودا مہارانی نے
دودھ بلویا و ہاؤ کہ جہان نند نندن کو ہاؤ کہکر ڈرایا وہان ہین جاوبت کہ جہان لاڈلی کے چرن مین جاوک لگایا و
जावक
کوکلا بن کہ جہان کوکلا کی آواز سے لاڈلی جی کو بلایا اور راسولی کہ جہان راس کیا و نتھین کہ جہان لاڈلی جی کی بینی یعنی
چوٹی گوندھی و رنگ محل و سنکیت بہاری ٹھاکر و سنکیت دیوی براجمان روز دہم شیش شائی مین پہونچتے ہین
اور چونکہ بھگوت شیش شائی مہاراج وہان براجمان ہین اسواسطے اُس گانون کو بھی شیش شائی کہتے ہین
शेषशायी

لچھمی نارائین کا مندر و چھیر سمدر تیرتھ ہے اثنا ر راہ مین کرہلا و کدم کھنڈی و چھیر بن کے درشن ہوتے ہین یہان سے
اکثر لوگ تو واسطے کرنے رادھا اسٹمی کے برسانے کو چلے جاتے ہین اور وہان مثل جنم اشٹمی کے لاڈلی جی کے جنم کا
اُتسو کہ بھادون سدی اسٹمی کو جنم ہوا ہوتا ہے اور بعض برندابن کو چلے آتے ہین اور مابقی واسطے پُورا کرنے
پرکرما برج منڈل کے جمنا پار عبور کرتے ہین - روز یازدہم نندگھاٹ سے عبور کرکے شیر گڈھ مین پہونچتے ہین متصل
گھاٹ مذکور چیر ہرن و کاتیاینی دیوی کے درشن ہوتے ہین اور بھگوت مندر شیر گڈھ مین دُو ہین بیل بن و بھانڈیربن
و کھدربن کی جاترا ہوتی ہے روز دوازدہم ماٹ بن مین مقام ہوتا ہے بھگوت مندر وہان ہین لیکن منجملہ مندر
ہاے قدیم و مشہور کے کوئی نہین روز سیزدہم لوہ بن مین مقام ہوتا ہے اور راستہ مین نندی دیبی و بندی دیوی
کے درشن ہوتے ہین روز چہاردہم بلدیوجی مین پہونچتے ہین اور بلدیو مہاراج کے درشن ہوتے ہین یہ مقام مشہور ہے
ایک مندر بھگوت کا اور دُو تیرتھ بھی وہان ہین روز پانزدہم متھرا مین پہونچتے ہین راستے مین گوکل و مہابن
کے درشن ہوتے ہین کہ تفصیل تیرتھ و مقامات وہان کی اوّل تحریر ہوئی علاوہ از مقامات و بن ہاے مصرحۂ
بالا بن و مقامات کثیر ہین کہ بروقت جاترا راستہ مین نہین آتے جب استھان و بنہاے مصرحۂ بالا ظاہر ہو گئے
تب نارائین بھٹ کو شوق بھگوت چرترون سے یہ تمنّا ہوئی کہ جس طرح سری برج چند مہاراج نے اِن مقامات پر
راس بلاس و چرتر کیے ہین وہ سب پرتچھ دساکچھات ملاحظہ کرین سُو بھگوت نے انکو ہدایت فرمائی کہ بلّبھ نامی
نرتک بادشاہی نوکری چھوڑ کر برندابن باس کرتا ہے تم اور وہ برہمنون کے لڑکون کو میرا اور گوپکاؤن کا روپ
بنا کر لیلانوکرن سے میرے چرترون کا ملاحظہ کرو چنانچہ گسائین جی نے بلّبھ مذکور سے ارشاد فرمایا اور اُس نے
ایک براہمن کے بالک کو برج چندر کا روپ اور ایک کو لاڈلی جی کا روپ اور آٹھ لڑکون کو للتا و بسا کھا وغیرہ
سکھیون کا رُوپ بنا کر سب سادھنا نرت و گان کے سکھائے اور جہان جہان جو چرتر و راس بلاس وغیرہ بھگوت نے
کیئے تھے سب چرتر کیئے گویا سری کرشن اوتار کو نوین کر دیا اور ابتک وہ سلسلہ راس لیلا کا جاری ہے جب یہ سب
اُپکار جگت کیواسطے کر دیا تب قصد پرم دھام کا کیا اور اپنے سیوکون سے فرمایا کہ ہمارا جسم تربینی پر لیجانا اُنھون نے
پوچھا کہ تربینی کہان ہے نشان دیا کہ اونچہ گانوُن مین متصل برسانہ کے ہے سُو یہ تیرتھ بھی ظاہر ہوا اور ابتک اولاد
گسائین جی کی اُس گانوُن مین موجود ہے جب راس یا سماج ہوتا ہے تو اول اولاد کو سردار و مکھیا قرار دیکر بٹھلاتے
ہین - کتھا نمبارک سُوامی निम्बार्कस्वामी پرم بھگت رکھیشر بھاگوت دھرم پرچارک ہوئے مہاراسٹر
براہمن تھے مونگیر مین گوداوری کے قریب بطن جینتی دھرم پتنی ارن رکھیشر سے جنم ہوا اسنکا وسنپردا جو مشہور و معروف ہے

اُسکے رواج دہندہ سوامی موصوف ہین اگرچہ سلسلہ اِس سنپرداکا بھگوت کے ہنس اوتار سے ہے لیکن
چونکہ اس جہان مین نمبارک سوامی سے جاری ہوا اسواسطے سوامی ممدوح کے نام سے شہرت پائی اور چونکہ
ہنس مہاراج نے ادل اُپدیش سنکادکون کو کیا تھا اِسواسطے سنکادسنپردا کہتے ہین شجرہ سے حال گرو چیلہ
پُشت درپُشت کا معلوم ہوگا اگرچہ سیوکان اس سنپردا کے برہم سوترون پر نمبارک بھاشیہ بیان کرتے لیکن
اس ملک مین نہین ملتا جو استوتر خاص مصنفہ سوامی موصوف کے ہین وہ البتہ ملتے ہین اِن استوترون مین
طریق اُپاسنا اور ایشور مایا جیو کا نردھار (स्तोत्र) اور قواعد اُپاسنا کے مندرج ہین اور شرح اُنکی طوالت کے ساتھ ہین
کہ مفصل حال اُپاسنا کا اُنسے معلوم ہوتا ہے منجملہ اُنکے مقدم تر دس اشلوکی استوتر ہے اُنسے خلاصہ اعتقاد (निर्धार)
اس سنپردا کا یہ معلوم ہوا کہ ایشور دویتادویت (द्वैताद्वैत) ہے یعنے جس طرح سانپ کا کُنڈل سانپ سے
علیحدہ نہین اور پانی ترنگ سے جدا نہین اسی طرح یہ جگت ایشور سے جدا نہین لیکن برائے نام علیحدہ سا
معلوم ہوتا ہے وہ ایشور ایک پورن برہم سچدانند گھن سری کرشن گولوک نواسی ہے قواعد مادھرج سے کہ
فرع شرنگار کی ہے اور مفصل حال اُسکا ذکر نشٹھا ے نوزدہم مین ہوگا دھیان و تصور کرتے ہین اگرچہ اِس (माधुर्य)
اُپاسنا مین جگل سروپ یعنے رادھا کرشن کی جگل مورتی کا دھیان اور سیوا مروج ہے لیکن اصل آچارج
کی تصنیفات سے پورن برہما سر کرشن سوامی اور اُنکا ہی تصور کرنا پایا جاتا ہے چنانچہ ترجمہ سدھانت سوامی
نمبارک کا یہ ہے نہین نظر آتی کوئی گت یعنی پہونچنے کی جگہ سوائے کرشن چرنار بند کے کیسے ہین وے چرن کہ (बलता)
برہما اور شیو اُنکو ڈنڈوت کرتے ہین اور سری کرشن مہاراج کیسے ہین کہ بھگتون کی خواہش کے واسطے طرح طرح
کے اوتار دھارن کرتے ہین اور قیاس مین نہین آسکتی مورتی جسکی اور نہ قیاس مین آسکتا ہو مافی الضمیر جسکا اور
منتر مین بھی کہین رادھکا جی کا ذکر نہین لیکن دھیان کے اشلوکون مین جو ہمراہ پدھتی کے دیکھنے مین آئے (पद्धति)
ایک جگہ جگل مورتی کا دھیان لکھا ہی اور دوسری جگہ صرف کرشن سوامی کا سو یہ اختلاف مصرحہ بالا حقیقت مین
کچھ اصل نہین رکھتا صرف اِسقدر غور و قیاس کر لینا کافی ہے کہ جب گولوک نواسی کی اُپاسنا قرار پائے تو جگل
سروپ کا دھیان و تصور خود بخود ضروری لازم آیا تلک وغیرہ کا حال بھیکھ نشٹھا مین درج ہوگا اگرچہ معجزات
سوامی نمبارک کے بہت ہین لیکن منجملہ اُنکے اِس معجزہ کا ذکر لکھا جاتا ہی کہ جسکے سبب سے نمبارک نام مشہور ہوا
ایک دفعہ ایک یتی یعنی سنیاسی اُنکے مقام پر وارد ہوا اُس کی ضیافت سوامی موصوف نے کری لیکن رسوئی
کی تیاری مین شام ہوگئی سنیاسی نے شام کے وقت کھانے سے انکار کیا سوامی موصوف کو رحم آیا اور درخت

نیم پر کہ صحن خانہ مین تھا ارک یعنی آفتاب کو دکھایا کہ اُس نے بدلجمعی بھوجن کیا جب بھوجن کر کے اُٹھا تو چار گھڑی رات گذری معلوم ہوئی اُس روز سے نام سوامی موصوف کا نمبارک مشہور ہے اور بعض اصلی نام ارک کہتے ہین نامی گرامی گرودوارہ ایک بمقام اروناملک دکھن دوئم بمقام سلیم آباد ہر ما بقی ہزارہا در ہزار



کتھا — हरिव्यासदेव — ہر بیاس دیوجی پسر سوموکھن شکل براہمن نمبارک سنپردا مین پرم بھگت ایسے ہوئے کہ ابتک جنکی کرپا سے ہزارون لاکھون کو بھگوت پراپتی ہوتی ہے جس طرح بھگوت مین یا نودھا بھگتی مین ہر بھگتون کو کامل محبت ہوتی ہے اُسی قدر بیاس جی موصوف کو بھگوت بھیکھ لینے تلک اور مالا مین ہوئی اصل نام ہری رام اور باشندے اوندچھ کے تھے سمبت ۱۶۱۲ مین اپنے مسکن کو چھوڑ کر بعمر چہل و پنج سالگی برندابن مین تشریف لائے

اور بھگوت دھرم کو مقدم تر از جملہ مقدمات سمجھ کر انکا رواج دیا اگرچہ ہزارون کو سیوک کر کے بھگت کر دیا لیکن
بارہ سیوک تو ایسے سِدّھ اور پرم بھگت اور پرتاپی ہوئے کہ جنکے نام سے علیحدہ علیحدہ گرودوارہ قرار پائے اور
ابتک اُن گرودوارون سے فیض عام بھگوت بھگتی کا ہر ایک کو ہے گرودوارہ مذکور بقاعدہ اصلی مبارک سنپردا کے
مشہور ہین اور جو چند قاعدہ خاص بیاس جی موصوف نے جدید جاری کیئے وہ گرودوارہ علیحدہ علیحدہ گرودوارہ
موصوف سے ہے یعنی خاص اولاد جو بیاس جی موصوف کی ہوئی اُس قاعدہ کے موافق اُنکا گرودوارہ ہے اور
یہ بلقب گسائین برندابن واوندچھہ مین مشہور ہین اور اِس گرودوارہ کے سیوک بہ لقب ہر بیاسی مشہور ہوتے
ہین جب بیاس جی موصوف نے برندابن مین باس کیا تو اس قدر محبت اُس پرم دھام اور بھگوت مین
ہوئی کہ ایک دم بھی برندابن سے علیحدگی گوارا نہین ہوتی تھی بلکہ جو کوئی واسطے جانے کے کہتا تھا اُس سے
ناراض ہوتے تھے مدکر نامے راجہ اوندچھہ کہ سیوک بیاس جی کا تھا بہ تمنا لیجانے کے برندابن مین آیا اور کمال
عاجزی اور منت کری بیاس جی نے فرمایا کہ شاخ درخت دبن وغیرہ برندابن کی پناہ و سایہ مین آباد ہوا ہون
اُنسے رخصت ہوکر چلونگا چنانچہ واسطے رخصت ہونے کے چلے اور راجہ موصوف بھی ہمراہ ہوا جس درخت
کے پاس جاتے تو دست بستہ عرض کرتے کہ مہاراج تمہاری شرن آیا تھا اب کیا اجازت ہے راجہ نے اپنے
دل مین خیال کیا کہ اسی طرح کہتے کہتے دیس کو چلے چلینگے اسی عرصہ سے مین ایک حلال خوری گوبند دیو جی کے
مندر سے پنواڑہ سیت پرشاد ہر بھگتان اور پرشاد بھگوت کے اُٹھاکر اُس راستہ کو جاتی تھی بیاس جی نے
پوچھا کہ کیا ہے حلال خوری نے جواب دیا کہ مہاپرشاد ہے بیاس جی نے دوڑ کر اور ایک پھلوڑی مہاپرشاد کی
اُس سے لیکر بھوجن کر لیئے راجہ مذکور نے یہ جانا کہ گرودیو مہاراج کو چت بھرم یعنے خفقان ہو گیا ہے
اگر دیس مین جا دینگے تو لوگون کو خراب کرینگے اس واسطے رخصت ہوکر اپنے وطن
کو روانہ ہوا اور بیاس جی اُس کا جانا غنیمت سمجھکر مشکور بھگوت کرپا کے ہوئے ہمیشہ
سری کشور کشوری جی کی سیوا پوجا میں مصروف رہتے تھے ایک روز بر وقت
سنگار بھگوت کے چیرہ زر کشی باندھتے تھے اور بباعث چکنائی زری کے باندھنے
میں درست نہیں آتا تھا چند دفعہ باندھا لیکن راس نہ آیا بیاس جی نے
غصہ ہوکر فرمایا کہ اگر لڑکپن مین یہ حال شوخی کا ہے تو نہ معلوم پھر کیا ہوگا
اگر میرا باندھا خوش نہیں آتا تو خود باندھ لو اور یہ کہکر کنج سے باہر جا بیٹھے تھوڑی دیر بعد

جو لوگ درشن کرنے گئے تو بیاس جی سے کہا کہ آج بھگوت کا چیرا خوب بندھا ہی بیاس جیو بشوق تمام آگے اور
دیکھ کر کہنے لگے کہ جہان ایسی کاریگری معلوم ہوئی تو دوسرے کی بندش دستار کب پسند ہو سکتی ہے ایک روز
ہر بھگتون کا سماج واسطے بھوجن کرنیکے بیٹھا تھا اور استری بیاس جی کی بھوجن پرستی تھی اتفاقاً دودھ کی ملائی
بیاس جی کے کٹورے مین گر پڑی بیاس جی کو خیال گذرا کہ بباعث محبت شوہری یہ ملائی بہ نسبت دیگر سادھان
کے مجھکو زیادہ دی ہے اُسی وقت استری کو سنگت سے نکالدیا اور سادھو سیوا سے موقوف کیا اور جو عذرات اُسنے
کیئے تو کچھ نہ سنے استری ممدوحہ نے بباعث رنج و ملال کے تین روز تک خورد و نوش نہ کیا سب ہر بھگتون نے
بیاس جی کو سمجھایا تب اُسکو پھر دخل دیا لیکن جرمانہ مین سب زیور اُسکا فروخت کر کے بھنڈارہ کردیا اُنکی دختر کی
شادی تھی اور پکوان چند قسم کا واسطے برات کے تیار کیا تھا بیاس جی نے وہ طعام لذیذ قابل بھگوت بھگتون کے
سمجھا اور لواحقین سے خفیہ بھگوت بھگتون کو بھوجن کرا دیا جب برات آئی اور کوٹھہ پکوان کا خالی پایا تو فی الفور
لوگون نے پکوان تیار کر کے برات کی ضیافت کی گھر کے لوگ بیاس جی سے کمال ناراض ہوئے اور شکایت
کی بیاس جی نے اُسیوقت بشن پد بھگوت بھیٹ کیا مضمون اُسکا یہ ہے کہ جن لوگون کو سمدھی عزیز ہے اور وے
لوگ بھگوت بھگتون کو خشک آرد دیتے ہین اور سمدھی کو طعام تو ایسے گمراہون کو جم کے دُوت کھینچتے کھینچتے ہار
جاتے ہین ایک دفعہ بیاس جی بھگوت کے ہاتھ مین بانسری نقرئی وقت سنگار کے دیتے تھے اُس سے کچھ خراش
بھگوت کی اُنگلی مین آگیا کہ خون نکل آیا بیاس جی مغموم و متردد ہوئے اور بھگوت کی اُنگلی پر کپڑا اتر کر کے باندھا
کہ اب تک یہ رسم بروقت سنگار کشور مہاراج کے جاری ہے اِس چرتر سے بھگوت اپنے بھگت کے مادھرج بھاؤ
کو پختہ اور مضبوط کر کے ہدایت فرماتے ہین کہ جس بھاؤ سے میرا آرادھن میرے بھگت کرتے ہین اُسی بھاؤ سے
ظاہر ہوتا ہون ایک برہمن اوندچھہ کا رہنے والا بیاس کے پاس آیا اور جہان واسطے ہر بھگتون کے رسوئی تیار
ہوتی تھی وہان شامل نہ ہوا بیاس جی نے خشک جنس لادی اور وہ براہمن چرمی چھاگل مین پانی لاکر رسوئی کرنے
لگا بیاس جی بالپوش مین روغن زرد لے گئے اور اُسکی رسوئی مین رکھدیا برہمن ناراض ہو کر اُٹھا اور کلمات ناراضی
کے کہنے لگا بیاس جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ناراضی کی کوئی بات نہین جس دھات کا ظرف واسطے پانی کے آپ
اپنے پاس رکھتے ہین اُسی دھات کے کٹورہ مین روغن زرد لایا ہون وہ شخص شرمندہ ہو کر مطلب بیاس جی
کا سمجھا اور بھگوت سرن ہو کر بھگت ہو گیا - ایک سادھو مدت تک بیاس جی کی خدمت مین رہا کشور کشوری جی
کے روبرو کیرتن خوب کیا کرتا تھا جب ارادہ روانگی کا کرتا تب بیاس جی اُس کو سمجھا کر ٹھہرا یا کرتے کہ برندابن کو

اس چرتر کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بروقت سنگار بیاس جی کو یہ خیال ہوا کرتا ہوگا کہ بانسری سخت ہے اور شری ٹھاکور جی ازبس سکمار و نازک ہین ایسا نہو کہ ہاتھ یا اُنگلی میں لگ جاوے ۱۲ وول چرمی ۱۲

چھوڑکر کہان جاتے ہو ایک روز استبداد کرکے رخصت ہوا اور بٹوہ سالگرام جی کا کہ مندر مین براجمان کردیا تھا مانگا
بیاس جی نے بجاے سالگرام جی کے ایک چڑیا یعنی کنجشک ڈبہ مین بند کرکے حوالہ کری جب سادھو سادہ لوح
لیکر روانہ ہوا جمنا کے کنارہ پر واسطے سیوا پوجن کے ڈبہ کو کھولکر دیکھا تو چڑیا اُڑ گئی سادھو مذکور بیاس جی کے
پاس گیا اور کہا کہ مہاراج میرے سوامی اِس طرف کو آئے ہین تلاش کرادو بیاس جی نے جواب دیا کہ فی الحقیقت
تمھارے سوامی کی ملاقات کشور جی مہاراج سے ہوگئی تھی شاید محبت کرکے چلے آئے ہین سو تلاش کرینگے
یہ کہکر مندر مین گئے اور آکر سادھو سے کہا کہ تمھارے سوامی کشور جی کے پاس ہین جس حالت مین کہ تمھارے
سوامی بندرابن سے جانا نہین چاہتے تو تم کسواسطے جاتے ہو سادھو مذکور نے ارادہ سب طرف کا موقوف
کرکے بندرابن باس کیا سرو لپونون کو بھگوت کا راس سماج بندرابن مین ہوتا تھا سب رسک جن پریا
پریم کی چھب سے چھکے ہوئے پریم مین مگن تھے بحالت نرت پریا جی کے چرن سے نوپر ٹوٹ گیا اور تال مین
فرق آنے لگا بیاس جی نے فی الفور اپنا جنیو پویت توڑکر نوپر کو درست کردیا اور بیان کیا کہ مدت العمر اِس
جنیو پویت کو گردن کا بھار سمجھتا رہا آج اِس کار کھنا سپھل ہوا بھگت مال مین جو بیاس جی کی تعریف مین
نابھا جی نے یہ لفظ لکھے ہین ؛ بھگت اسٹ ات بیاس کے ؛ سُنکر ایک مہنت براے امتحان لاہور سے آیا
جماعت کثیر ہمراہ تھی سادھو ہمراہی اُسکے پرسنگی ظاہر کرنے لگے بیاس جی نے فرمایا کہ اب رسوئی تیار ہوکر بھگوت
بھوگ لگایا جاتا ہے کچھ دیر نہین لیکن سادھو مذکور اُس گفتگو سے باز نہ آئے بیاس جی نے جو بھگوت پرشاد تیار
تھا حاضر کیا اُنھون نے دو چار لقمے تناول کیئے اور بہ بہانہ درد وغیرہ کے اُٹھ کھڑے ہوئے بیاس جی نے اِس
طعام پس خوردہ کو باحتیاط تمام رکھ لیا اور دست بستہ گزارش کیا کہ آپ نے کمال مہربانی فرمائی کہ پس خوردہ
اپنا عنایت کیا اور چند روز کا توشہ ہوگیا آپ کرپا کرین کہ دیگر طعام تیار ہوتا ہے اور اُسکو منظور فرمادین مہنت مذکور
معتقد ہوا اور جانا کہ اسقدر شردھا و اعتقاد بھگتون کا سواے بیاس جی کے اور کسی مین کب شدنی ہے بیاس جی نے
ایک پد بھگوت کے بھینٹ کیا کہ اُس سے مہاسیت پرشاد بھگوت بھگتون کی ظاہر ہوتی ہے مضمون اُسکا یہ ہے کہ جو جہر
بھگتون کا اولش نہین کھاتے اُنکے دہن مثل دہن خوک اور سگ کے ہین کسواسطے کہ طفل خُرد سالہ جسکی ناک سے
رینٹ بہتا ہے اور رخسارون تک لگا ہوا ہے اُسکا مُنھ چومتے اور کام یعنی شہوت کے قابو مین ہوکر عورت کی رال
چاٹتے تو دل کو کراہیت نہین ہوتی اور بھگوت بھگتون کا سیت پرشاد یعنے اولش کھاتے نفرت کرتے ہین
تو کیون نہ جہنمی ہون گے اور کسواسطے مثل خوک اور سگ کے نہین ۔ بیاس جی کے تین صاحبزادے تھے

واسطے رفع نزاع کے تقسیم کر دینا مال ومنال کا مناسب سمجھا اور اس طرح پر تین قرعہ بنائے ایک تو تمام روپیہ
دولت کا اور دوسرا کشور کشوری مہاراج کا اور تیسرا تلک چھاپ شام بندنی کا سو قرعۂ اول و دوم تو راس
واس وبلاس داس پسر اول و دوم نے لیا اور کشور داس کے حصّہ مین تلک وغیرہ آیا اُنھون نے وہ تلک اور
چھاپ لیکر اور سوامی ہرداس جی سے دھارن کرا کر بھگوت بھجن شروع کیا اور چند عرصہ مین شُدّھ وصاف دل ہو کر
بھگت کامل ہو گئے ایک روز کشور داس جی موصوف بہمراہی بیاس جیو و سوامی ہرداس جیو کے جمنا پر گئے وہان
ایک لشبن پد مصنفۂ خود کیرتن کیا اور چلے آئے بیاس جی نے اُسی پد کو بحالت اصل راس بھگوت پورن برہم کے
للتاجی کی زبان سے سُنا بیاس جی اِس سبب سے کشور داس جی کی بھگتی کے معتقد ہوئے ہری دیاس جی کے
بارہ[12] چیلہ سِدّھ اور صاحب کمال ہوئے منجلہ اُنکے پرشرام جی کا شجرہ کتھا مبارک سوامی مین تحریر ہوا اور سوبھو رام جی کا
اُنکی کتھا مین تحریر ہو گا اگرچہ شجرہ خاندان توالد تناسل ہرداس جی کا حاصل ہوا تھا مگر شکوک واقع ہو گئے ہو اسطے
نہ لکھا ہر دو شجرہ مصرحۂ بالا کافی سمجھے۔ کتھا सोभूराम سوبھو رام جی چیلہ ہر بیاس دیو کہ جنکی کتھا اوپر گذر رہی
قوم برہمن رہنے والے بوڑیہ کے پرم بھگت مبارک سنپردا مین ہوئے اب تک مندر اور باغیچہ قیام اُنکا بوڑیہ متصلہ
جگادھری سے ایک یا دو کوس پر موجود ہے اور الیساگرہ دوارہ مشہور و نامی و پرتاپی ہے کہ جسکی بدولت لکھ ہا کو
فیض عام بھگوت بھگتی کا ہوا اور ہوتا ہے جب سوبھارام جی مہاراج اپنے گرو سے رخصت ہو کر آئے تو لوگون کو
سنسار کے دُکھ مین گرفتار دیکھکر ایسی کر یاد کوشش کی کہ تھوڑے عرصہ مین بھگوت بھگتی نے اُس ضلع مین رواج پایا
بیشتر جمنا زیر بوڑیہ جاری تھی ایک دفعہ جمنا جی کی طغیانی ہوئی اور شہر مذکور ڈوبنے لگا لوگون نے سوبھو رام جی کی
پناہ لی اور واسطے بچانے شہر کے آفت مذکور سے ملتجی ہوئے سوبھو رام جی نے جمنا جی سے عرض کیا کہ والدہ تو پسران کی
پرورش کرتی ہے نہ غرق اور اگر ایسی ہی مرضی ہے تو مین بھی واسطے مدد کے موجود ہون چنانچہ پھاؤلہ لیکر راہ آنے
پانی کی بنانے لگے جمنا جی ہٹ گیئن اور اب تک وہان نہین آئین چند دفعہ آرتی مین سنکھ دھُن (دھنی) ہوا کرتی تھی حاکم
مخالف مذہب متعصب کو ناگوار ہوئی اور دل مین ارادہ کیا کہ سوبھو رام جی کا کالا مُنھ کر کے گدھے پر چڑھانا چاہیے (آواز[12])
سوبھو رام جی صبح کو ویسا ہی سامان بنا کر دروازہ حاکم پر موجود ہوئے حاکم نے جو اُنکی تشریف آوری کی خبر بلباس
مذکور سُنی تو معتقد ہوا اور نادم پشیمان قدمون مین گر کر ملتجی معافی قصور کا ہوا اور آتمارام جی برادر اُنکے اُنکی کرپا
و یکتا سے ایسے بھگت ہوئے کہ گویا کرشن بھگتی کا ستون تھے اور براہمن کل کے روشن کرنیوالے حلیم و سلیم اور
سب گنون کے امرا و بعد ھوسبوا مین اِس قدر محبت تھی کہ جو پاس ہوتا تھا سب اُنکی خدمت مین خرچ کر دیتے تھے

اور مخلوقات سے بنہایت وہربانی پیش آتے تھے اور سنت داس و مادھوداس دو برادر ان دیگر کی بھی بھگتی وہما ایسی ہی ہوئی کہ سنت داس جی نے تو اپنی نیک عادات اور بیراگ یعنی ترک اور گیان سے اِس جہانکی تمامی لذایذ کو مثل خاک کے سمجھا اور بھگوت بھگتی کی مہما پر اعتقاد کامل کیا اور مادھوداس جی نے اپنی بھگتی کی طاقت سے جوگیون کو فتح کرکے معجزہ دکھایا یعنی اُنکا گذر جوگیون کے مکان پر ہوا اور آگ روشن کرکے بیٹھ رہے سرِ منشا جوگیون کا بخشونت و درشتی پیش آیا مادھوداس جی آتش افروختہ کو اپنی چادر مین اُٹھا کر علیحدہ جا بیٹھے جوگی مذکور معتقد ہوکر قدمون مین پڑا مصنف اصل بھگت مال کا لکھتا ہے کہ یہ دونون ایسے رواج دینے والے بھگوت بھگتی کے ہوئے کہ گویا اسیواسطے اُنھون نے اوتار لیا تھا اور ایک زمانے کو جنکے قدوم مبارک سے فیض عام ہوا

گردھاری داس — गिरिधारीदास
گوپال داس — गोपालदास
ماکھن داس — मारवनदास
بھگوانداس — भगवानदास
دھرم داس — धर्मदास
نارائن داس — नारायणदास
کرشن دیو — कृष्णदेव
جے رام دیو — जयरामदेव
آتمارام — आत्माराम
بدریش دیو — बदरीशदेव
موہن دیو — मोहनदेव
متھریش دیو — मथुरेशदेव
کرنہر معروف کانھڑ داس — कर्णहरि विदित कान्हरदास
ناگاجی — नागाजी
پرمانند دیو — परमानन्ददेव
سوبھو رام — सोभूराम
ہریاس دیو — हरिव्यासदेव

ماکھن داس در گردوارہ واقع بوڑیہ بیرون شہر در سمبت ۱۹۱۲ موجود در گردوارہ اندرون شہر اور اِس شاخ مین انکو اشتباہ ہے

کتھا हित हरि वंश ہت ہربنش گسائین کے بھجن و بھاؤ کو ایسا کون ہے جو بیان کر سکے جسنے شری رادھکا مہارانی کی پردھانتا اور تقدیم کرکے دل کو مضبوط اعتقاد سے لگایا اور پریا پریتم کے نت بہار اور کنج محل مین بتصور प्रधानता: دل شامل ہوکر سکھی بھاؤ سے خدمت سیوا اور شرنگار وغیرہ کی کری بھگوت کے مہا پرشاد مین یہ اعتقاد تھا کہ اپنا

سربس جانتے تھے اور امر ونہی کے قواعد سے علیحدہ ہوکر اننیہ بھگتی مین مستقل رہتے تھے بیاس سو نو یعنے پسر بیاس کے اعتقاد اور طریق پر جو شخص ہووے وہ بخوبی اِس طریق کو جان سکتا ہے مصنف نے جو لفظ پسر بیاس اصل بھگت مال مین لکھا تو اُسکے معنی نسبت سکھد یو جی کے بھی سمجھے جاتے ہین اور نسبت ہر بنش جی موصوف کے بھی کہ اُنکے والد کا نام بیاس تھا یہ گُسائین مہاراج رادھا بلبھی سنپرداکے آچارج اور موجد ہوئے کہ جسکی بدولت ہزارہا بھگوت سنمکھ ہوکر سدگت کو پہونچے ہین بیاس اُنکے والد گوڑ برہمن ساکن دیوبند علاقہ سرکار سہارنپور مین منصب دار بادشاہی تھے لیکن اولاد نہ تھی نرسنگھ آشرم برادر کلان اُپاسک نرسنگھ جی کی دعا کرنے سے ہر بنش جی موصوف از بطن تارا ہلیہ بیاس ممدوح سمبت ۱۵۵۹ مین پیدا ہوئے ابتدا سے بھگتی شری رادھا کرشن مہاراج کے تھے رادھکا مہارانی نے پیپل کے درخت پر منتر کا نشان خواب مین دیا اور ایک بھگوت مورتی کا چاہ مین گُسائین جی نے وہ منتر و مورتی حاصل کرکے منتر کا تو جپ شروع کیا اور بھگوت کی مورتی اور بجائے رادھکا جی کے گادی براجان کرکے سیوا پوجن کرنے لگے بطن رکمنی نامی استری سے دو پسر اور ایک دختر پیدا ہوئی جب شادی وغیرہ اُنکی ہوگئی تو برندا بن سیونؔ کا ارادہ کرکے چلے قصبہ چر تھاول مین حسب اجازت بھگوت کے دو دختر اور شری رادھا بلبھ جی کی مورتی ایک براہمن نے بھینٹ کری برندا بن مین پہونچکر مندر بنوایا اور بھگوت کی مورتی اور بجائے رادھکا جی کے گادی استھاپت کرکے طریق رادھا بلبھی سنپردا کا رواج دیا اس سنپردا مین رادھا کرشن جُگل سروپ کی اُپاسنا ہے لیکن رادھکا مہارانی کی بھاونا بہ نسبت شری کرشن سوامی کے زیادہ ہے اپنے آپ کو سکھی اور داسی شری رادھکا جی کی جانکر دھیان جُگل سروپ و شرنگار رادھکا مہارانی مین مگن رہتے ہین اور یہ قول ہے کہ کرپا و انوگرہ رادھکا مہارانی کا ہونا چاہیے سری کرشن سوامی خود بخود کرپا کرینگے مابقی حال شرنگار و تلک وغیرہ کا نشٹھا سے شرنگار و بھیکھ مین مندرج ہوگا رادھا سدھا ندھ گرنتھ مین کہ اُسکی تعریف پریم و بھگتی و شاعری و فصاحت و بلاغت کی بیان سے باہر ہے اور بھاشا مین ہت چوراسی مصنفہ گُسائین ممدوح کے مشہور و معروف ہین گُسائین جی کو بھگوت پرشاد مین اسقدر نشٹھا تھی کہ بیڑہ پان بھگوت پرشاد کو کروڑ ایکادشی برت پر فائق تر سمجھتے تھے بعض مادھو سنپردا والے کہتے ہین کہ گُسائین موصوف اول مادھو سنپردا کے سیوک اور خادم تھے ایکادشی برت کے روز جو بیڑہ پان کا کھالیا تو اُسپر کچھ تکرار ہوئی اسواسطے طریق جدید نکالا لیکن اسمین کچھ شک نہین کہ نمبارک سنپردا اور مادھو سنپردا سے احتیاط قاعدہ کیے ہین رادھکا مہارانی مین

لہ خدمت و مراد دل باس یعنے قیام ۱۲

اس سنپرداون کا پرکیبا بھاو ہے اولاد گشائین موصوف کی دیوبند وبرندابن دونون جگہ موجود ہے اورسری
رادھا بلبھ لعلجی کی اُپاسنا کا اپدیش وفیض عام جاری ہے۔ کتھا चतुर्भुज چترَبھج جی چیلہ وہت ہرنس جی
کے بھگوت بھگت ایسے ہوے کہ بھگوت بھگتی اور بھجن کا پرتاپ प्रताप منقوش خاطر ہر ایک کی کرکے بھگوت کی طرف
رجوع کیا اورسری رادھا بلبھ لعلجی کے ایسے چرتر پوتر شاعری دلپذیر مین تصنیف فرمائے کہ ہزارہا اُنکو پڑھ سُنکر
سدگت کو فائز ہوے ہر بھگتون کی ایسی سیوا کرہی کہ اُنکی چرن رج کو اپنے سرکا زیور سمجھا اور ست سنگ کا یہ اعتقاد تھا
کہ اسی مین مگن رہتے تھے جنھون نے گروچرن کی کرپا سے گونڈوانہ دیس کو بھگوت بھگت کردیا یعنی اُس دیس सद्गति
مین مطلق بھگوت بھگتی کا رواج نہ تھا کالی جی کی اُپاسنا تھی کہ آدمی کو مار کر چڑھا دیا کرتے تھے چترَبھج جی کا اتفاق
اُس ملک مین جانیکا ہوا اور یہ حال دیکھا تو اول کالی کو بھگوت بھگت کر نا ضرور جانکر بھگوت کا منتر سنایا کالی
جب ہر بھگت ہوئی تو لوگون کو خواب مین ہدایت فرمائی کہ تم لوگ سوامی چترَبھج جی جلد سیوک ہوکر بھگوت بھگتی
اختیار کرو ورنہ سب کا ناش ہوجائے گا سب لوگ دوڑے آئے اور چیلہ ہوے مالا تلک دھارن کرکے بھگوت
بھگت ہوگئے اور عذابہائے گذشتہ سے بری ہوے سوامی موصوف نے چندے اُس ملک مین قیام رکھکر بھگوت
ارادھنا اور ستسنگ اور سادھو سیوا کا بخوبی رواج دیا اور سری مدبھاگوت کی کتھا سنا کر بھگوت پریم پُورن کردیا
ایک اُچکا کسی بقال کی تھیلی اُٹھا کر چلا مالک پیچھے ہوا اُچکا دوڑنے جب کوئی جگہ پوشیدہ ہونیکی نہ دیکھی تو سوامی
جی کی کتھا مین جا بیٹھا اُسوقت یہ کتھا تھی کہ جو کوئی حسب قاعدہ دیچھا لیتا ہے اُسکا جنم جدید ہوجاتا ہے
یہ سُنکر اُچکا چیلہ سوامی جی کا ہوگیا بعد ازان مالک تھیلی جا پہونچا اور سوامی جی سے فریاد کری سادھو نے کہا کہ
اس جنم مین کسی کا مال نہین چورایا چاہو قسم لے لو آخر یہ تنازعہ روبرو راجہ کے پہونچا اور گولہ آہنی گرم کرکے
سادھو کے ہاتھ پر رکھا بھگوت کرپا سے کچھ آسیب سادھو کو نہ پہونچا اور راجہ نے حکم دیا کہ اس بقال کو سولی پر
چڑھا دو ناحق لوگون کو تہمت لگاتا ہے جب واسطے سولی دینے کے لے چلے تو سادھو موصوف کو رحم آیا اور راجہ
سے کہا کہ حقیقت مین یہ تھیلی مین نے چورائی ہے راجہ نے فرمایا کہ تیرا امتحان بخوبی ہوچکا کسواسطے اقرار کرتا ہے
سادھو نے سب حال اول سے آخر تک اور سوامی جی کی مہما کا اور بھگوت کرپا کا بیان کیا راجہ معتقد سوامی جی کا
ہوا اور سیوک ہوکر بھگوت بھگت ہوگیا ایک روز سادھو آتے تھے سوامی موصوف کا کھیت پختہ کھڑا تھا
اُس مین گھس گئے اور خوشہ توڑ کر کھانے لگے رکھوالے پُکارے کہ یہ کھیت سوامی چترَبھج کا ہے چلے جاؤ

لہ بزرگی واقبال ۱۲ ۔ ؎۲ ہدایت منتر وغیرہ سنسکار یعنے مرید ۱۲ ۔ غیر منقولہ ۱۲

سادھان نے جواب دیا کہ اگر یہ کھیت سوامی جی تجج کا ہے تو ہمارا ہے تم کسواسطے شور وغل کرتے ہو یہ خبر سوامی جی کو پہونچی اور بباعث خوشی کے جسم مین نہ سمائے کہ آج ہر بھگتان نے میرا مال اپنا تصور کیا اور دیگر سامان شکر وغیرہ لیکر آئے ونڈوت پرنام کر کے اپنے مکان پر لے گئے اور سب طرح سے خدمت مین حاضر رہے

کتھا شنکر سوامی शंकरस्वामी کلجگ مین دھرم کے پالک اور بھاگوت دھرم کے رواج دہندہ شیوجی کا اوتار اور آچارج ہوئے اگیان کا سلسلہ کہ کوئی شخص جگت کو بلا بھگوت جانتا تھا اور کوئی جین جैयन دھرمی اور کوئی پاکھنڈی पाखंडी اور کوئی بکھ اور کوئی ناقص العقل تھا ایک قلم شکستہ کر کے شاستروں کے طریق پر سب کو چلایا مہاراج موصوف کا دکھن مین بعہد راجہ بکرمادت اوتار ہوا بموجب قاعدہ اسمارت دھرم کے ونڈی سنیاسی ہوئے اور اُسی دھرم کے قواعد سے بھاگوت دھرم کا رواج دیا اُس عہد مین بسبب کثرت سرپوڑہ وغیرہ اقوام مخالف از ہند کے اکثر دھرمون مین تخالف واقع ہو گیا تھا اُنکو سوامی موصوف نے از سر نو درست دھرم قرار کیا منڈن मंडन مصر کہ برہما کا اوتار اُن کو کہتے ہین میمانسا شاستر کے عالم و عامل نامی گرامی تھے اُن کو بحث کر کے لاجواب کیا واضح ہو کہ میمانسا मीमांसा شاستر مین کرم کو ہی ایشور لکھا ہے مصر موصوف کی استری نے بحث شروع کی اور کام کلا یعنی عیاشی کے معاملات مین سوال کیے چونکہ سوامی جتی یعنی سنیاسی تھے اور اس کوچہ سے مطلق واقفیت نہین رکھتے تھے اسواسطے راجہ امروک کے جسم مین کہ اُسی روز مر گیا تھا جوگ کی طاقت سے اپنی روح کو نکالکر چھ مہینے اُس جسم مین رہے اور ایک گرنتھ امروک ستک مضامین اُسکے از بس دلچسپ ہین اُس جسم مین تصنیف کیا چندر رانی امروک مذکور کی تھین اُنھون نے جان لیا کہ یہ اصلی راجہ امروک نہین کوئی جوگی ہے در اصل جسم اُس کا کہین پوشیدہ ہوگا سو اُس جسم کو جلا دینا چاہیے تاکہ یہ جسم اور راج اور ہمارا سہاگ بنا رہے اسواسطے اُس جسم کی تلاش کرا کر جلانے کا حکم دیدیا آگ دی ہی تھی کہ روح سوامی نے جسم امروک کو چھوڑ کر اصلی جسم مین پرویش کیا اور واسطے حفاظت اپنے جسم کے آتش سوزان سے سری نرسنگھ جی مہاراج کا تصور اور آرادھن کیا بھگوت نے وہ آتش سرد کر دی اور سوامی نے چتا مین سے نکلکر استری منڈن مصر کو لاجواب کیا مصر موصوف چیلہ سوامی کے ہوے بعد ازان چارواک مذہب والون کو لاجواب کر کے دھرم مین رجوع کیا واضح ہو کہ اب چارواک مذہب کا پیرو براے تمثیل نہین ملتا البتہ مسلمانون مین سُنے جاتے ہین کہ اُنکو دہریہ کہتے ہین پھر سانکھیہ सांख्य شاستر اور ہٹھ جوگ والون کو تلقین کیا بعد اُسکے سرپوڑون کے ساتھ معرکہ عظیم پیش آیا یعنے اول تو بحث مین

کمال ہے سکھ اصل بیان ہین اور حقانی عامل لاب ... (handwritten margin note)

اُنکولاجواب کرکے پھراُن کی دغابازی اور سحر کو دور کیا اور طلسم جو اُنھون نے کیا تو وہ بھی اُنگی ہی گردن پر پڑا یعنے بالاے بام سے گر کر مر گئے اور کچھ دریا مین غرق ہوے اور باقی کو بادشاہ وقت نے کشتیون مین بھروا کر غرق کردیا اور جسقدر بھگوت سرن ہوے سب آفات سے محفوظ رہے غرض جو کوئی بھگوت سے بمجھ تھا یا خلاف قاعدہ چلتا تھا اُس کو بزور علم و معجزات یا جس طرح اُس نے اطمینان چاہا بھگوت دھرم پر مستقل کردیا [خلاف ١٢] بعد ازان جابجا بھگوت مندر و شوالہ وغیرہ بنوائے اور ہرایک دیوتا کی تعریف مین استوتر تصنیف کیے اور قاعدہ پوجا وغیرہ کی ہدایت فرمائی گیتاجی واوپ نشد و شوتر و بشن سہسر نام پر بھاش کہ ایک قسم کی شرح ہے جدا جدا تصنیف کیا تلک وغیرہ کا حال بھیکھ نِشٹھا مین تحریر ہوگا مفصل کتھا شوامی ممدوح کی شنکر دگ بجے [शंकरदिग्विजय] مین مندرج ہی یہان براے نام مختصر حال لکھا گیا نرگن اُپاسک تو یہ بات کہتے ہین کہ یہ شوامی صرف نرگن برہم کے اُپاسک تھے اور سگنی اُپاسکون کا یہ قول ہی کہ بشنو تھے اور دلائل معقول اُنکے بشنو ہونیکی پیش کرتے ہین سمارت سگن اُپاسنا کا قاعدہ یہ ہی کہ اپنے اِشٹ کو انگی اور باقی دیوتاؤن کو انگ مانتے ہین یعنی دیگر دیوتا تو مثل عضو کے ہین اور اُن سب عضو کا مجسم اپنا اِشٹ [वैष्णव] و حدانیت بھگوت کی جس طرح دیگر سنپرداؤن مین مقدم ہی [अंग] اسیطرح اِس سنپردا مین ہی [अंगी] علی ہذا القیاس پوجا و سمرن و جپ وغیرہ کے قواعد نرگن برہم کا ذکر خاتمہ اِس پوتھی مین لکھا جاویگا شوامی ممدوح کے اگرچہ چیلہ کثیر سدھ اور کامل ہونے مثل ہستاملک [हस्तामलक] و شوریشر آچارج وغیرہ مگر چار چیلہ ایسے ہوے کہ اُنسے اِس سنپردا کا رواج بکثرت ہوا شجرہ سے نام اُنکے معلوم ہونگے و علی ہذا القیاس مٹھ یعنی گرودوارہ بھی بکثرت ہین لیکن چار مکان ہر چار سیوک مذکور کے سب سے مقدم تر ہین کہ اُن مٹھونکا نام بھی پاس نام ہر چہار چیلون کے شجرہ مین مندرج ہوتا ہے اور چونکہ ہزارہا در ہزار گرودوارہ ہین اِسواسطے شجرہ اُن کا تا حال نہ لکھا صرف تا چیلہ ہاے شنکر سوامی کے لکھا۔

१२ बन
بن
पद्माचार्य
پدما چارج
स्वरूपाचार्य
سروپا چارج
तीर्थ
تیرتھ ١٣
गोवर्धनमठ पूर्व
शारदामठ पश्चिम
आश्रम १२
آشرم ١٢
१३ आरण्य
آرنیہ
पृथ्वीधर आचार्य
پرتھوی دھر آچارج ١١
गोविंद
گوبند
तोटकाचार्य
توٹکا چارج
गिरि
گری
विष्णु
بشن ادل
पुरी
پوری ١٤
सरस्वती
سرستی ١٢
गौड़ाचार्य
گوڑ آچارج
शिव
شیو ٢
व्यास
بیاس
वशिष्ठ
بشسٹھ ٣
भारती
بھارتی ١٣
१४ सागर
ساگر
पर्वत
پربت
शुकदेव
شکدیو
पराशर
پراشر
शक्तिपुत्र
شکت پسر
वशिष्ठ
بشسٹھ

نشٹھا سوم سادھو سیوا و ست سنگ مشتمل بر کتھا سی بھگت

سری رگھنندن سوامی کے چرن کمل کی انبر رکھا کو اور نیز باراہ اوتار کو دنڈوت ہین کہ بحد مقام برمھپوری مین وہ اوتار دھارن کر کے زمین کو سمدر سے نکالا اور ہرن آکچھ کو قتل کر کے سدگت فرمائی سب شاستر و پوران متفق ہین کہ واسطے رہائی اس جیو کے قید آواگون سے[نام دیت ۱۲] سوائے ست سنگ کے اور کچھ سادھن نہین اور نہ کوئی اور پناہ ہے بھگوت نے ست سنگ کو وہ مہا عنایت فرمائی کہ فی الفور بھگوت کی پراپتی ہوتی ہے اگرچہ اسکے وصف اور صورت لکھنے مین قلم کی زبان بھی قلم ہے لیکن بشیار اور لا انتہا سے ایک شمہ لکھا جاتا ہے اور چونکہ حصول ست سنگ کا اوپر سادھو سیوا کے منحصر ہے اسواسطے سادھو سیوا کی مہاتمی اسی نشٹھا مین مندرج ہوگی واضح ہو کہ اگرچہ اصلی معنی لفظ ست سنگ کے یہ ہین کہ ست یعنی بھگوت بھگتون کا سنگ لیکن بعض اس ست سنگ کی چند قسم بیان کرتے ہین اور ان اقسام مین مقدم تر دو قسم ہین ایک ست سنگ شاستر و تیرتھون کا اور دوسرا بھگوت بھگتون کا شاستر ست سنگ سے یہ مراد ہے کہ اس کا پڑھنا اور بچارنا اور ورد رکھنا اور اسکے موافق عمل کرنا تاکہ اسکی بدولت سار اور اسار اور اتما و انیتما یا جیو کا گیان ہو کر اور دوزخ کے دکھون سے ڈر کر روپ انوپ مادھری اور پرم سوبھا بھگوت مین کہ سب بید اور شاسترون کا خلاصہ[راست و خلاصہ ۱۲] اور اصل مطلب ہے ایسی طبیعت لگ جاوے گی کہ مستقل و بلا تزلزل ہو کر یہ جیو کرتارتھ اور سب رنج و راحت نیک و بد سے علحدہ ہو جائے گا سو پڑھنے اور ورد کے لائق وے شاستر ہین کہ جس مین بھگوت سروپ اور دھام وغیرہ کا بیان ہے مثل رامائن و بھاگوت و گیتا وغیرہ پوران و سمرتی و بید یا دیگر تصانیف رکھیشرون اور ہر بھگتان کی اور اگر انکے پڑھنے اور ورد سے بسبب ناواقفیت از سنسکرت مجبوری ہو تو بھاکھا گرنتھ مثل تلسی کرت رامائن و بنے پتر[विनयपत्रिका] کا و سور ساگر و دستم و برج بلاس و تصانیف کرشن داس و نند داس وغیرہ کا[भाषा] شغل ہر وقت رکھے کہ اسکے ذریعہ سے مثل سنسکرت کے کاربرآری ہو جاوگی اور جان لینا بھاکھا کا دو چار مہینے مین تھوڑی محنت سے ممکن ہے دون ہمتی اور کم نصیبی امر دیگر ہے بعض اشخاص ترجمہ مصنفہ مخالفین کا اکثر شغل رکھتے ہین میری دانست مین متروک ہین اس باب مین چند دفعہ لوگون سے گفتگو ہوئی اگرچہ سب صاحبان نے دلائل بیان کردہ خاکسار کو تسلیم کیا مگر آخیر مین یہ فرمایا کہ جس حالت مین ہم لوگون کو استعداد علم سنسکرت و بھاکھا کی نہین تو ان ترجمون کو پڑھکر کسواسطے واقفیت بہم نہ پہونچاوین شاید مطلب برآری ہو جاوے اور اس قول صاحبان ممدوحین کو ایک پنڈت شاستر دان نے بھی

خاطرخواہ حقیقۃً تائید کی لیکن باینہمہ نفرت اور ترجمون سے بسبب گستاخی اور کلمات نا ملائم کے اسقدر طبیعت کو
ہو گئی ہے کہ ہرگز قلم کی زبان سے حرف جواز پڑھنے اُن ترجمون کا نہین نکلتا اگر وہ دلائل کہ جس سبب سے
ترجمون مصنفۂ مخالفین کا پڑھنا ناجائز ہے بشرح لکھے جاوین تو طویل ہین لیکن ایک دو بات لکھتا ہون اوّل
یہ کہ مترجمین مذکورین سے اصل مطلب مصنّف کا ادا نہین ہو سکا چنانچہ کوئی سا اشلوک بھاگوت و گیتا و مہابھارت
کا ترجمہ سے پڑھکر پھر بموجب شرح مصنفہ اپنے مذہب کے مقابلہ کرین کہ مطلب اصل گم و مفقود ہے دوم کوئی
ترجمہ ایسا نہین کہ مترجمین نے بسبب تعصّب و تخالف مذہب کے اسمین صریحۃً خواہ حیلۃً یا کنایۃً ہجو ہندو
مذہب کی نہ لکھی ہو چنانچہ خطبہ ابو الفضل ابتدائے مہابھارت و دبستان مذاہب کہ قابل جلا دینے کے اور اُسمین
اکثر مضامین کا ترجمہ لکھا ہے و ترجمہ جوگ باشسٹ و بھاگوت سے ظاہر ہے اور اگر کسی نے بلا تعصّب
لفظ بلفظ ترجمہ لکھدیا ہے تو محاورہ تحریر ایسا ہے کہ نسبت بھگوت اور بزرگون کے مطلق رعایت ادب کی
نہین ہوئی بلکہ الفاظ سخت و ثقیل مثل تیر کے دلکو لگتے ہین سوم جو اثر لفظہائے برآمدۂ زبان رکھیشرون
اور بھگتون مین ہے وہ لفظ اِن ترجمون مین نہین کہ موافق اِسکے اثر ہو کر کاربرآری ہووے بلکہ بالعکس اثر
ہوتا ہے یعنے جیسا دل مخالفین کا تھا ویسا ہی وے ترجمہ اثر بخشتے ہین اور اِسی واسطے کوئی مراد کو نہین پہونچتا
بلکہ آجتک کوئی ان ترجمون کا پڑھنے والا بھگوت بھگت نہ دیکھا ہوگا بجز اِسکے کہ براہمن سے بحث کرکے رنجیدہ
کردیا یا کیتھا دست سنگ سے بے اعتقادی ہو گئی چہارم جو منتر رکھیشر اور بھگوت بھگتون نے اصل گرنتھون مین
خفیہ و ظاہر مندرج کیے ہین وے اُن درجون مین نہین کہ جسکی بدولت دل بھگوت مین لگے درینصورت ہرگز
اُنکا پڑھنا جائز نہین اور خوب غور فرماوین کہ جن لوگون نے سنسکرت اور بھاکھا تھوڑی سی بھی پڑھی ہووے سب
کم و بیش برسرراہ ہین اور جن لوگون نے صرف ترجمہ بھاگوت و راماین و مہابھارت و جوگ بشسٹ و دیگر صدہا
ترجمہ مصنفۂ مخالفین کے پڑھے اور گو کہ کبھی کسی کو کچھ بھی اثر نہین ہوا قطع نظر از مراتب مصرّحۂ بالا اگر خواہ نخواہ
یہ استبداد ہے کہ بلا ترجمۂ فارسی کے ہمارا مطلب نہین نکلتا تو ترجمہ مصنفۂ ہنود بھی موجود ہین اُنکو کسواسطے
نہین پڑھتے ترجمۂ راماین مصنفۂ ٹوڈرمل و ترجمۂ فارسی مصنفۂ یک کس کایستھ صاحب و ترجمۂ گیتا مصنفۂ یک کس
کاشمیری و علیٰ ہذا القیاس دیگر اشخاص کے آدم برمطلب تیرتھ تست سنگ سے مراد اشنان گنگا و جمنا و پشکر
وغیرہ تیرتھون اور جاترا[1] وغیرہ سے اسمین بعض کا قول یہ ہے کہ جل تیرتھون کو بھگوت نے یہ پرتاپ بخشا ہے کہ اُسکے

[1] اگرچہ لفظی معنی سفر کے ہین لیکن مراد درشن اور سیر سے ہے ۱۲

درشن اور اشنان اور پان کرنے سے دل صاف ہو جاتا ہے اور بعض یہ کہتے ہین کہ بھگوت بھگت جو ایک وقت
معہود پر ایک جگہ جمع ہوتے ہین[تو ویش ۱۲] اسواسطے اس موقع کا نام تیرتھ کہا جاتا ہے اور اُن بھگتونکی صحبت کے
ثواب اور جل کے اشنان وغیرہ کی بدولت کہ جس مین چرن اُن بھگتون کے پڑے آدمی کو صفائی قلب
حاصل ہوتی ہے اس قول سے شاستر نے بہ نسبت تیرتھ کے بزرگی بھگوت بھگتون کی ظاہر کری مگر بہر دو حالت
اس مین کچھ شک باقی نرہا کہ تیرتھون کے ست سنگ وجاترا سے یہ آدمی صاف ہوکر بھگوت مین لگ جاتا ہی
اور قاعدہ تیرتھ اشنان کا دھام نشٹھا مین مندرج ہوگا تشریح ست سنگ اوّل قسم کی ہوچکی اب ذکر ست سنگ
دوم یعنی درجۂ اخیر کا ہوتا ہے اور جو مہاست سنگ کی ابتدا نشٹھا مین مندرج ہوئی اور کچھ ذکر دیباچہ مین گذرا
اور سب شاسترون نے جو ست سنگ بیان کیا وہ مراد بھگوت بھگتون کے ست سنگ سے ہی بیشک جس
کسی نے بھگتون کا ست سنگ کیا اپنی مراد کو پہونچ گیا بھگتون کا ملنا بھگوت کا ملنا ہے چنانچہ بھاگوت کا
قول ہے ایک لحظہ ست سنگ کے مقابلہ پر سُرگ و اپبرگ یعنی مُکتی کا سُکھ برابر نہین ہوسکتا دسم اسکندھ کا
قول ہے کہ اس سنسار سے چھوٹنے کو اور اپبرگ[अपवर्ग] یعنی مُکتی کے حاصل ہونے کو ست سنگ اوتم اُپاے ہے ایکادش
مین بھگوت فرماتے ہین کہ مین جوگ وغیرہ سے بس نہین ہوتا لیکن ست سنگ سے پدم پُران و اسکند پران
اور بشن پوران وغیرہ بھی موئد مضمونِ بالا کے ہین اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ سب سادھن[۱] اور تیرتھ وغیرہ سے
جو بھگوت بھگتون کے ست سنگ کو بزرگ اور زیادہ لکھا اسکی کیا وجہ ہے سو واضح ہو کہ اول تو بھگوت شیوجی
مہاراج کا قول ہے کہ جہان بھگوت بھگت رہتے ہین وہان خود بھگوت موجود رہتا ہے سو جب اُس شخص کو
بھگوت بھگتون کا ست سنگ ہوگا بیشک بھگوت کہ وہان موجود ہے ملجائے گا کہ یہ حال پرچیتا[प्रचेता] اور نارد جیو کی کتھا
مندرجۂ بھاگوت سے مفصل معلوم ہوسکتا ہے دوم دیگر سادھن یعنی تیرتھ و برت[۲] و جپ[۳] و تپ[۴] و نیم[۵] و سنجم[۶] وغیرہ
سب ایسے ہین کہ ہر وقت سالک کی طبیعت اُنمین نہین لگتی بلکہ دوسری طرف[व्रत तीर्थ] رجوع ہوکر لذائذ دنیا مین جا لگتی ہے
اور بھگوت بھگتون کے سنگ سے ہر وقت بھگوت مین رہتی ہے کسواسطے کہ وہان سوا بھگوت چرتر اور بھگوت
کتھا و سیوا و بھجن وغیرہ کے اور کچھ کام نہین ہوتا اگر کسی وقت طبیعت اُس شخص کی دوسری طرف متوجہ ہوئی
تو پھر بھگوت کی طرف رجوع ہوتی ہے سوم دیگر سادھن یعنے شاستر وغیرہ سب کا یہ حال ہے کہ کہین تو قاعدہ عمل

---

[۱] عمل یا تدبیر ۱۲ [۲] اُپاس یعنے روزہ ۱۲ [۳] بار بار بھگوت کے نام اور منتر کو کہنا ۱۲ [۴] عملہاے نیک و فرمودہ شاستر مین
جسم کا خشک کرنا ۱۲ [۵] عہد کرنا براے گدائی عمل نیک ۱۲ [۶] دل کا روکنا لذائذ سے ۱۲

اور بھگوت بھگتی کا موجود ہے لیکن وہان عامل نہین اور بعض جگہ سالک واسطے عمل کے مستعد و موجود ہے لیکن اُسکو
قاعدہ نہین ملتا اور بعض جگہ ایسا اتفاق ہے کہ قاعدہ اور عمل کا طریق معلوم ہے لیکن شکوک کا رفع کرنیوالا کوئی نہین
یا کوئی غارتگر اُس راہ کا مثل شہوت و غصہ و طمع و حسد و بغض وغیرہ آ گیا کہ اُس نے وہ سب متاع اندوختہ ایک
لحظہ مین غارت کیا سو دیگر سادھن تو اسواسطے کمتر ہین کہ وہ جامع سب امور کے نہین اور بھگوت بھگتون کے
ست سنگ کو اسواسطے بزرگی ہے کہ جس امر کی تلاش ہو وہ سب سامان یک جگہ مہیا و موجود ہین اور واسطے
پہونچانے منزل مقصود تک بھگتی گیان بیراگ کے براق لیکر ہمراہ حاضر ہو جس کسی کو خواہش بھگوت بھگتی کی ہو
اور اِس سنسار سمدر کو اوترنا چاہتا ہے تو ست سنگ کرے اور واضح ہو کہ ست سنگ سب جگہ حاضر و موجود ہے
لیکن یہ اپنی بدگمانی و بدنیتی ہے کہ نظر نہین آتا کیا معنی کہ بسبب خود گنہگار اور معیوب ہونیکے دوسرے کو بھی مثل
اپنے ہی جانتے ہین اور اُسکے عادات نیک اور بھجن وغیرہ پر نظر نہ ہو کر عیوب کو ترجیح دیتے ہین اگر برعکس اُسکے
عمل ہو یعنے عیوب پر تو نگاہ نہو اور ہنر و نیک عادات پر ایجاب کی نظر ہو تو ست سنگ کے ہر جگہ موجود ہونے مین
کیا شک رہا اگر ایسی ہی بدگمانی اور عیب جوئی ہے تو کوئی ذی روح یا غیر ذی روح عیب سے خالی نہین علاوہ
قاعدۂ مذکور سے بمقام تیرتھ مثل برندابن و چترکوٹ و پریاگ و اجودھیا و کاشی و جگناتھ راے و اوجین
و کانچی و ہردوار و پشکر وغیرہ صدہا مقام پر ست سنگ حسب دلخواہ ملتا ہے لیکن سالک کو واضح ہو کہ ست سنگ
کے یہ معنی نہین کہ چلو صاحب فلانے سادھو آئے ہین درشن کر آوین ست سنگ اُسکا نام ہے کہ بھگتون کو
بھگوت روپ جانکر اُنکے قول پر اعتقاد کامل ہو کر ہرگز بے اعتقادی نزدیک تک نہ آنے پاوے اور
وہ ست سنگ ہر وقت و ہر لحظہ اُسوقت تک ضرور ہے کہ جب تک خوب استقلال بھگوت چرنون مین
نہو جاوے اب زیادہ طوالت ضرور نہین نارد اور بیاس و بالمیک و اجامیل و شیوری و بارمکھی و اگست
و پرچیتا دھرو و پرہلاد وغیرہ ہزارہا بھگتون کی کتھا مندرجہ پورا نہا و بعض اس بھگت مال کے پڑھ سُن لیوے
کہ ست سنگ کی بدولت کیسے کیسے گنہگارون کو کیا کیا درجہ نصیب ہوا ہے سو ست سنگ موصوفہ بالا اُسوقت
اُس آدمی کو بلا محنت ملتا ہے کہ بھگوت بھگتون کی خدمت اور سیوا مین جان و دل سے کمر ہمت کی باندھے جس طرح
بھگوت کی سیوا مین نشٹھا و اعتقاد بھگوت بھگتون کو ہوتا ہے اُسی قدر سادھو سیوی کو سادھان مین ہو بھگوت کا
قول بھگوت مین ہے کہ اے رکھیشر میرے بھگت میرا جسم ہین اور دے بھی پوجنے کے لائق ہین دیگر تدبیرات کو
چھوڑ کر اُنکی خدمت کر پدم پوران مین بھگوت کا قول ہے کہ میرے بھگتونکا کھانا کھلانا اور خدمت کرنی مجکو کھلانا اور

میری خدمت ہے اور جس طرح میرے بھگت بدون میرے کھلائے کچھ نہین کھاتے اُسی طرح مین بدون اُن کے
کھلائے کچھ نہین کھاتا آدپوران (आदि पुराण) مین بھگوت نے کہا ہے کہ جو میرے بھگتون کے بھگت ہین وے میرے بھگت ہین
پھر بھگوت بچن ہے کہ گنگا تو پاپ اور چندرمان تاپ یعنی تپش اور کلپ برچھ (कल्पवृक्ष) ⁽۱⁾ دردر یعنی افلاس دور کرتے ہین اور
میرے بھگتون کا درشن کیسا پوتر (گناہ ۱۲) ہے کہ وے ہر سہ دُکھ لحظہ مین دور ہو جاتے ہین پھر رکھیشرون کا قول ہے کہ تیرتھ
وغیرہ نہین پاک کر سکتے کہ جو سادھو (پاک ۱۲) بلا توقف پاک اور ہر دو جہان کی فکر سے بیباک کر دیتے ہین اس قسم کے ہزارہا
قول ہین پس جس کسی کو تمنا بھگوت کے نت آنند اور سنسار سے چھوٹنے کی ہے اُس کو خدمت ہر بھگتان کی جان
و دل سے واجب ہے اور کچھ خیال قوم وغیرہ کا مطلق نہین چاہیے جو کوئی جس قوم کا بھگوت بھگت ہووے وہ
بھگوت سروپ ہے مہابھارت مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ جو ہر بھگتون مین قوم وغیرہ کی تفریق کر کے اُنکی خدمت
نہین کرتے وے دوزخی ہین سادھو سیوا طریق کے پانچ رہزن ہین ایک غرور قوم کہ سادھو کو کم قوم جانکر خدمت
نہ کرے دوم غرور علم کہ بے علم سادھو کو کمتر جانے سوم غرور دولت کہ اُسکے نشے مین کچھ برا بھلا معلوم نہو چہارم حسن
کہ سادھو کو بدصورت تصور کر کے خدمت سے باز رہے یا غرور حسن کے سبب سے کچھ خیال مین نہ لاوے پنجم طاقت
کہ اُسکے غرور سے بھی اکثر خیال نیک و بد کا نہین رہتا سو ان ہر پنج غرور کو تو طاق بلند پر رکھدے اور وے چرتر بھگوت
کے ہر وقت یاد رکھے کہ بھگوت نے خود بالیک پیچ قوم کو جد ھشٹھر کے خاص رسوئی خانہ مین بٹھلا کر دروپدی کے
ہاتھ سے خدمتگزاری کرائی اور خود بدولت سری رگھنندن سوامی نے بھیلنی کے جوٹھے پھل کھائے ایک سادھو سیوی کا
ذکر ہے کہ بیمار تھا عورت کو واسطے خدمت سادھو کے تاکید کری اُس نے عذر دردسر کا کیا اتفاقاً اُسی وقت
داماد آگیا وہ عورت فوراً اُٹھی اور حلوا وغیرہ تیار کرنے لگی سادھو سیوی نے اُسیوقت اُس عورت کو گھر سے
نکالدیا اور کہا کہ جب میرا داماد آیا تھا اُسوقت تو دردسر ہو گیا اور جب تیرا داماد آیا وہ دردسر فوراً دور ہوا مطلب
اُس کا یہ ہے کہ جس طرح فاسق فاجر کو عورت حسین اور طامع کو زر عزیز ہے اسی طرح بھگوت بھگتون کو عزیز اور
محب صادق سمجھ کر سیوا کرے تن من دھن سب سیوا مین لگا دے جن اشخاص کو بھگوت بھگتون مین محبت نہین
ہرگز کسی مطلب دنیا و دین کو نہین پہونچتے اور آجتک ایسا اتفاق مطلق نہین ہوا کہ خدمتگار بھگوت بھگتون کا
مقاصد ہر دو جہان سے محروم رہا ہو جو شخص کہ بھگتون سے بغض ہین اور ہجو کرتے ہین راندہ درگاہ ہین اور جو اُنکے
ساتھ خصومت کرتے ہین یا تکلیف پہونچاتے ہین اُنکا ناش (برخلاف ۱۲) ہو جاتا ہے اور بیشک تحت الثری کو جاتے ہین

⁽۱⁾ درخت بہشت کہ اُس کے سایہ مین مراد دلی موجود ہو جاتی ۱۲

راون اور درجودھن وغیرہ کوروان اور کنس نے بھگوت بھگتون کے ساتھ عناد کرکے اپنے بنس [خاندان ۱۲] کے دروازے کو
قفل لگا دیا بھگوت کو ہرن کشب پر ہرگز غصہ نہ آیا باوجودیکہ سب دیوتاؤن نے گریہ وزاری کیا لیکن جب پرہلاد
بھگت کو دُکھ دیا ایک لحظہ کی توقف کی برداشت نہوسکی اور دیگر اشخاص کا تو کیا ذکر ہے خود بھگوت نے اپنے
خاندان کا ناش کر دیا یعنے جب دوارکا مین جادوان سے بخدمت بھگوت بھگت کے گستاخی ہوئی تو سب جادوان
پربھاس چھیتر پر باہم گر لڑا کر قتل کرادی اور دوارکا سمدر مین غرق کردی پدم پوران مین لکھا ہے کہ بھگوت بھگتون کے
دروہی تینون لوک مین دکھ کو پراپت ہوتے ہین جس طرح درباسا کہ جہان گیا کسی نے اُس کا دُکھ دور نہ کیا اور نہ پناہ دی
اب اِس خاکسار کی عرض بخدمت بھگوت بھگتون کے یہ ہے کہ کچھ نظر رحم کی اِس گنہگار پر بھی ہووے اگر میرے گناہون پر
نگاہ کروگے تو اُس قول پر اعتراض آوے گا کہ سادھو مثل ابر باران کے ہین دوست و دشمن [دشمن ۱۲] نیک و بد پر یکسان رحم
فرمایا کرتے ہین درینصورت اپنے اوپر نگاہ واجب ہے نہ میرے گناہون پر علاوہ ازان ایک استحقاق بھی رکھتا ہون کہ
تمھارا بھاٹ ہون اگر یہ فرماؤگے کہ یہ بادفروشی تیری دل سے نہین ظاہری ہے تو عرض یہ ہے کہ سب بھاٹ ظاہری
تعریف کیا کرتے ہین لیکن ججمان اُنکو محروم نہین کرتا سوا اِس حق کے ایک رشتہ بھی تمھاری جناب مین ہے کہ
سری رگھنندن سوامی کا خانہ زاد ہون اگر یہ ارشاد کروگے کہ ایسے پورن برہم سچدانند گھن کا غلام ہوکر ہم سے کیا
درخواست کرتا ہے اور کس کا خوف ہے سو عرض یہ ہے کہ نالائق خانہ زاد ہون سوامی کے فرمودہ پر عمل نہین اور
نہ بھول کر کبھی روبرو جاتا ہون مطلب میرا سب بات بنانے سے یہ ہے کہ کسی طرح بھگوت چرنون مین یہ کمبخت دل لگے
اور اُس سماج کا چنتون کرتا ہے اجودھیا نجدھام مین کلپ برکچھ کے نیچے مہا منڈپ[ل] ہے وہان پشپک سنگھاسن پر
کہ جس کا پرکاش کرورون سورج کے برابر ہے خود بدولت لباس شاہانہ پہنے ہوئے بیراسن سے براجمان ہین وبام بھاگ
سری جنک نندنی سوبھت ہین ایسا منوہر روپ اپار ہے کہ کمال شرم سے لچھمی اور بشن بھی چھیر سمدر مین جا چھپے بھرت
لچھمن شترگھن خدمتگذاری مین حاضر ہین چارون بید و نارد و سنکادک و برہما وغیرہ [زیبا ۱۲ بیشمار ۱۲] استت کرتے ہین اور ایک طرف
سگریو ببھیکھن وغیرہ اور دوسری طرف سب وزیر اور سامنے دست بستہ ہنومان جی کھڑے ہین۔
بدریجی ساکن موضع چھیتر اعلاقہ جودھپور بھگوت بھگت سادھو سیوی ہوے جو کچھ کاشت زراعت سے پیدا ہوتا سب
سادھو سیوا مین خرچ کردیتے ایک دفعہ خشک سال ہوا زراعت خشک ہوگئی یہ ارادہ کیا کہ ملک کو چھوڑ کر کسی اور
ملک مین چلے جاوین کسواسطے کہ اگر سادھان کو بھوجن نہ ملا تو دھرم سے بعید ہے بھگوت کہ خواہش برار اپنے بھگتون کے
اور محافظ اُنکے دھرم کے ہین خواب مین تشریف لائے اور فرمایا کہ تم مکدر نہو زراعت خشک شدہ کو دور کرکے صاف کرو

[ل] سائبان وچانے مقرر ہوئے جگت وبسھا ۱۲

اس مین سے دو ہزار من غلہ ملے گا بدرجی حسب الارشاد جب زراعت دور کرنے لگے تو دیگر مزارعان نے خندہ کیا اور
کہا کہ تو کیسا نادان ہے ایسی زراعت مین کہین غلہ ہوتا ہے بدرجی نے اُنکے کہنے پر کچھ عمل نہ کیا اور موافق حکم بھگوت
کے زراعت کو کاٹ کر جمع کیا دو ہزار من غلہ اُس مین سے حاصل ہوا اور بدلجمعی تمام بھگوت بھگتون کی سیوا کری سب کو
بھگوت بھگتی اور سادھو سیوا کا اعتقاد ہوا اور بھگوت سرن و سادھو سیوی ہو گئے بیشک سادھو سیوا درخت خشک
دُنیا و آخرت کا پھل پھول لگا دیتی ہے۔ کتھا भगवानदास ٹھاکر بھگوانداس ولد بھیم سنگھ قوم راجپوت
تو درپرم بھگت اور بھگوت بھگتون کی سیوا مین سادھان اور کمال معتقد ہوئے ہر سال متھرا مین جا کر اور ایک مہینا
رہکر بکمال خوشی و فیاضی و کشادہ پیشانی سے بیشنو اور سادھو اور براہمن وغیرہ کی خدمت و سیوا نقد و جنس سے
حسب دلخواہ کیا کرتے اور راس و بلاس و بھگوت اُتساہ و کتھا وغیرہ مین زر کثیر خرچ کرتے غرضکہ جو کچھ پاس ہوتا سب
خرچ کرکے اپنے گھر آتے بسبب انقلاب زمانہ کے کچھ افلاس آ گیا اور موافق ہر سال کے روپیہ موجود نہوا تاہم کچھ
سامان قرض کشی وغیرہ سے بہم پہونچا کر متھرا جی مین آئے اور بہ نسبت سالہاے ماضیہ کے کچھ کمی سے تقسیم کا ارادہ کیا
چوبہاے متھرا نے کہا کہ حسب دستور قدیم کے لیوین گے ٹھاکر موصوف نے استطاعت نہ دیکھی اور جو کچھ روپیہ موجود تھا
سب اُنکے روبرو رکھکر کہا کہ بالکل یہ سرمایہ ہے جس طرح چاہو خرچ کرو آخر یہ تجویز قرار پائی کہ اس سال مین خشک جنس
براہمن و سادھان کو تقسیم کرنی چاہیے سو حسب صلاح جنس منگا کر مع نقد موجودہ ایک کوٹھہ مین رکھدی اور خرچ
شروع ہوا بعد ازان ان کو بیدہ کار کہ ہمیشہ دشمن بھگوت بھگتون کے رہتے ہین اس تدبیر مین ہوئے کہ کسی طرح بے حرمتی
اور ہنسی ٹھاکر موصوف کی ہووے اسواسطے بجاے ایک سیدھا کے دس سیدھا دلانے شروع کیے چونکہ بھگت تیسبل
کرپا سندھ بھگتون کی سہاے اور حفاظت مین اس طرح رہتے ہین کہ جس طرح والدہ اپنے طفل شیر خوارہ کیواسطے
تشریف لائے اور نقد و جنس کو مثل پارچہ دروپدی کے بڑھا دیا یعنی اس مین سے جس قدر لا انتہا و بیشمار نکالا گیا
اصل مین کمی نہ آئی اور چاندی اور سونے کی لوٹ ہو گئی غرض وے لوگ خرچ کرتے کرتے ہار گئے اور کوٹھہ نقد و جنس سے
بدستور بھرا رہا سب نالائق خجل و شرمندہ ہوئے اور بھگوت بھگتی و سادھو سیوا پر اعتقاد لائے کتھا बारमुखी
ایک شہر بلاد دکن مین بارمکھی یعنے طوائف بہت مالدار رہتی تھی مکان اقامت اُس کا ازبس پاکیزہ و صاف اور
دروازہ پر ایک درخت سرسبز و شاداب تھا کہ ہر چہار طرف اُس درخت کے چبوترہ صفائی اور خوبصورتی کیساتھ
بنا ہوا تھا ایک روز گذر سادھان بیشنوان کا اُس طرف کو ہوا اور مکان مرغوب و دلکش جانکر مقیم ہوئے
درخت پر جا بجا سالگرام جی کے بٹوہ لٹکا دیے اور اشنان دھیان کرکے بھگوت کی سیوا پوجن مین مصروف ہوئے

شام کے وقت وہ طوائف شرنگار کرکے جو دروازہ پر آئی تو ہجوم بھگوت بھگتون کا دیکھا کہ بھجن اور کیرتن کر رہے ہین شرمندہ ہوئی اور دل مین خیال کیا کہ اگر میرے حال سے اِنکو خبر ہو جاوے گی تو دل مین افسوس کرینگے کہ ایسے مقام پر کیون ٹھہرے اِسواسطے اپنے مکان مین جاکر پوشیدہ ہو گئی اور رات کے وقت ایک رکابی مین اشرفی رکھکر بخدمت ہر بھگتون کے حاضر ہوئی بیشنوان نے اُسکی ذات و صفات پوچھی اُس نے کچھ جواب نہ دیا آخر جب مبالغہ ہوا اور سمجھایا گیا کہ کسی طرح کا خوف مت کرو تب اُس نے اپنی قوم اور پیشہ کو ظاہر کیا سادھان نے ہدایت فرمائی کہ تو اپنے مال اندوختہ کا مکٹ تیار کرکے سری رنگناتھ سوامی کے بھینٹ کر اُسوقت ہر ایک کو تیرا مال مقبول ہوگا طوائف ممدوحہ نے عرض کیا کہ جس حالت مین برہمن اور بھگتون کو میرے مال سے اسقدر پرہیز ہے کہ نزدیک نہین آتے تو بھگوت میرے مال کو کس طرح قبول کرینگے جواب دیا کہ اُس جناب مین محبت اور اعتقاد چاہیئے ذات اور پیشہ کا استفسار نہین غرض اُس طوائف نے تمام مال اندوختہ اپنا خرچ کرکے ایک مکٹ جڑاؤ بصرف تین لاکھ روپیہ کے باعتقاد دشردھا تمام تیار کرایا اور بکمال محبت و اُتساہ سے شادیانہ بجاتی گاتی ناچتی بھگوت پریم کے نشہ مین مست اور جھکی ہوئی اور خود رفتہ اُس مکٹ کو لیکر چلی جب نزدیک مندر سری رنگناتھ سوامی کے پہونچی استری دھرم ماہیانہ ہو گیا اور اسواسطے مندر مین نجا سکی بکمال مضطرب بیقرار ہوئی وہ اپنی کم نصیبی اور واژگونی طالع پر افسوس کرتی ہوئی بے ہوش ہو اس گر پڑی انترجامی دین بندھو مہاراج نے اُسکا پریم دلی دیکھکر پوجاریان کو ارشاد فرمایا کہ باعزاز و اکرام تمام دست بدست روبرو لاؤ چنانچہ پوجاری دوڑے اور باوجود انکار کے اُس پریم پوتر شُدھا انگا کو بردستی لیجاکر روبرو کھڑا کر دیا اُسنے جو یہ پریم اُنگرہ اور کرپا بھگوت کی دیکھی تو مکٹ موصوف بھگوت کے سر پر رکھنے کو ہاتھ اُٹھائے لیکن سنگھاسن بھگوت کا اونچا تھا ہاتھ نہ پہونچ سکا پھر کچھ ایک ملال اور دلگیری ہونیکو تھی کہ بھگوت نے اُسکے اعتقاد اور پریم سے نرم اور محظوظ ہو کر اپنی گردن نیچے کو جھکا دی اور اُس بڑبھاگی نے بدلجمعی تمام مکٹ بھگوت کے سر پر پہنا دیا اور پریم بھگتون اور مہا بڑبھاگیون مین مشہور و معروف ہوئی واہ واہ ایک لحظہ کے ست سنگ بھگوت کی کرپالتا اور واہ میری سخت دلی اور بیحیائی کہ باوجود لکھنے اور پڑھنے اس کتھا کے اس طرف کو متوجہ نہین ہوتا تھا۔

کتھا تلوک جی तिलोकजी قوم زرگر پرم بھگت ایک شہر پورب دیس مین ہوئے بھگوت بھگتون کی سیوا مین اسقدر نشٹھا اور محبت تھی کہ ہمیشہ اُسی مین مصروف رہتے تھے اور جو کچھ اپنے پیشے سے پیدا کرتے تھے سادھو سیوا مین خرچ کر دیتے تھے اُس دیس کے راجہ نے بضرورت شادی اپنی دختر کے زر کثیر واسطے بنانے زیور کے اُنکو دیا اُنھون نے وہ سب روپیہ سادھو سیوا مین خرچ کر دیا اور ملازمان راجہ جو براے تقاضا آتے رہے تو اُنسے وعدہ امروز فردا کا موافق دستور

زرگران کے کرتے رہے جب دو چار روز شادی دختر مین رہ گئے تب تاکید شدید ہوئی اور صبح کے وعدہ پر راجہ سے رخصت ہوکر چلے آئے اُسوقت چند سادھو آگئے اور اُنکی سیوا دست سنگ کی خوشی مین وعدہ اور زیور کچھ یاد نہ رہا صبح کو جب تاکید راجہ کی یاد آئی تو بھاگ گئے اور ایک جنگل مین پوشیدہ ہوکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے بھگوت کہ اپنے بھگتون کے نگہبان اور اُنکے وعدہ کے پورا کرنے والے ہین بلباس تلوک جی زیور مطلوبہ راجہ کا تیار کرکے لے گئے اور راجہ کو ایسا زیور خوشنما اُسنے کبھی نہین دیکھا تھا کمال خوش کیا راجہ مذکور نے انعام کثیر دیا بھگوت نے اُس زر انعامی سے مہوتساہ کہ جسکو مھوچھ کہتے ہین کر دیا اور بصورت بشنو پرشاد لیکر تلوک موصوف کے پاس گئے فرمایا کہ تلوک کے گھر مہوتساہ تھا اُسکا یہ پرشاد ہے تلوک جی نے پوچھا کون تلوک بھگوت نے جواب دیا کہ جسکے برابر تلوک یعنی ہرسہ جہان مین کوئی نہین تلوک جی قرینہ سے جانا کہ یہ سب چرتر بھگوت کے ہین اپنے مکان پر آئے اور بدستور سادھو سیوا بھجن سمرن مین مصروف ہوئے۔

کتھا تلوچن دیو चیلہ گیان دیو ہیس برن بھگت مشہور و معروف مثل چندرمان کے ہوئے جو پنڈھرا پشٹن तिलोचनदेव

سوامی کی ہے وہی اُنکی ہے سادھو سیوا مین کمال اعتقاد اور پریم تھا لیکن چونکہ آمد و شد بھگتان کی بکثرت تھی اور سیوا کرنے والے صرف تلوچن موصوف اور اُنکی استری تھی اسواسطے یہ خیال ہوا کرتا تھا کہ حسب دلخواہ سادھ سیوا نہین ہوتی اگر کوئی ایسا خدمتگار ملے کہ سادھان کے دل کی بات جانکر خدمت کرتا رہے تو نوکر رکھ لین ایسے ٹہلوہ کی تلاش مین رہتے تھے اور بسبب نہونے خدمت حسب دلخواہ سادھان کے کبھی کبھی پژمردہ دل ہو جاتے تھے بھگوت نے اپنے بھگت کی پژمردگی گوارا نہ کی اور ایک ٹہلوہ مفلس کے روپ سے ٹوٹی جوتی اور پھٹی کملی پہنے تشریف لائے تلوچن جی نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے مان باپ گھر بار تمھارا ہے یا نہین جواب دیا کہ مان باپ گھر کچھ نہین رکھتا ٹہلوہ ہون پانچ سات سیر کھاتا ہون ہر چہار قوم کا قاعدہ میرے ہاتھ مین ہے بھگوت بھگتون کی خدمت بلاشرکت دیگرے خوب کر سکتا ہون میری عمر ہر بھگتون کی ہی خدمت مین گذری ہے انترجامی میرا نام ہے تلوچن جی ازبس خوش ہوئے اور کہا کہ جسقدر تمھارے دل مین آوے خوب کھایا کرو اور اشنان کراکر نئے کپڑے پہنا دیے اور استری پر تاکید کری کہ تو انترجامی کی مثل کنیز رہنا اور جو کھاوے خوش ہوکر کھلانا اُسکے عادات اور زیادہ خوری سے کبھی کدورت نہ کرنا اور رضا جوئی اُسکی مقدم سمجھنا بھگوت انترجامی نے خدمت سادھان کی رسوئی و آب کشی و پاشوئی اور پاؤن دبانے اور اشنان کرانے وغیرہ کی ایسی کری کہ تلوچن جی سادھ سیوا مین مشہور ہوگئے اور ہجوم سادھان کا دست سنگ حسب دلخواہ رہنے لگا تیرہ مہینے اسی طرح گذرے کہ ایک روز استری

تلوچن جی کی اپنے ہمسایہ کے گھر گئی تھی اُسنے جو سبب ملین رہنے اورلاغری کا پوچھا تو جواب دیا کہ میرے سوامی نے
ایک ٹہلوہ نوکر رکھ لیا ہے اور وہ اسقدر کھاتا ہے کہ تمام دن آرد سائی اور روٹی بنانے مین گذرتا ہے یہ بات استری
موصوفہ کی زبان سے برآمد ہوئی تھی کہ انترجامی انتردھیان ہوگیا بدین سبب کہ اوّل روز تلوچن سے شرط ہوگئی تھی
کہ جب میری شکایت زیادہ خوری کی زبان پر آوے گی تب ہی چلا جاؤن گا بعد ازان بروقت خدمت سادھوان
کے جو تلاش انترجامی کی ہوئی تو نظلا تلوچن جی ازبس غمگین ہوئے اور اپنی استری کو لعنت ملامت کر کے کہنے لگے
کہ تیری ہی خباثت سے وہ ٹہلوہ چلا گیا جب تین روز تک اُس غم مین بے خور و نوش پڑے رہنے تب آکاش بانی ہوئی
کہ تلوچن جی وہ ٹہلوہ مین تمھاری جو یہ تمنا تھی کہ دل کی بات جاننے والا ٹہلوہ ملے اسواسطے ٹہلوہ ہوگیا تھا اگر
تمھاری مرضی اب بھی ہے تو مجھکو دریغ نہین تلوچن جی وہ غم تو بھول گئے اور اس غم مین مبتلا ہوگئے کہ ہاے مین نے
اپنے سوامی کو نہ پہچانا اور خلاف اُسکے کہ مین خدمت کرون اُنسے خدمت کرائی بھگوت بھگتون نے سمجھایا کہ بھگوت نے
اپنے بھگتونکے واسطے کیا کیا ناکردنی کام نہین کیا یہانتک کہ باراہ اور مچھ کا روپ بنا لیا اگر ٹہلوہ ہوکر آگئے تو کیا عجب ہے
تلوچن جی کو تسکین ہوئی اور بھگوت کے بھجن اور دھیان مین مصروف ہوئے۔

کتھا जस्सू स्वामी جسّو سوامی رہنے والے دوآبہ گنگا و جمنا کے بھگوت بھگت ہوئے پیشہ زراعت کا تھا جو کچھ
پیدا ہوتا تھا سادھو سیوا مین خرچ کردیتے ایکدفعہ چور اُنکے بیل چرا لے گئے بھگوت نے دیکھا کہ اب میرا بھگت سادھو سیوا
کس طرح کریگا اسواسطے دیگر بزگاؤ کہ جس طرح بروقت چوری جانے گوال بال اور بچھڑونکے دیگر گوال بال اور بچھڑہ واسطے
رفع کرنے غرور برہما جی کے پیدا کیئے تھے پیدا کردیئے اور جسّو سوامی کو مطلق یہ حال معلوم نہوا ایکدفعہ وے چور پھر آئے اور دیکھا
کہ وے بیل جسّو سوامی کے گھر ہین متوہم ہوکر اپنے گھر گئے وہان بھی ویسے ہی بیل دیکھے دو چار دفعہ آئے گئے اور دونون جگہ
یکسان بیل دیکھکر زیادہ تر متعجب ہوئے اور جسّو سوامی سے اپنے وہم کا حال کہا سوامی نے جواب دیا کہ یہ سب چرتر بھگوت
کے ہین تم اپنا کام کرو اور ہم اپنا کام کرتے ہین چور معتقد ہوئے اور اُن بیلون کو لاکر حوالہ اُنکے کردیا جسوقت اصلی بیل
آگئے تو بیل بھگوت مایا کے غائب ہوگئے اور چورون نے بھگوت پر اعتقاد کر کے پیشہ اپنا چھوڑ دیا سوامی جی کے
چیلہ ہوکر بھگوت سرن ہوئے اور بقیہ عمر سادھو سیوا اور بھگوت بھجن مین گذرانی۔

کتھا रामदासजी رامداس جی رہنے والے برج کے پرم بھاگوت اور سادھو سیوا مین ایسے ہوئے کہ جسطرح کمل
سورج کو دیکھکر شگفتہ ہوتا ہے اسی طرح ہر بھگت کو دیکھکر خوش ہوا کرتے تھے ایک دفعہ کوئی سادھو تعریف اُنکی بھگتی اور
سادھو سیوا کی سُنکر آیا اور پوچھا کہ رامداس کہان ہین رام داس جی اُٹھے اور اُس سادھو کے چرن دھوئے

اور چرن آمرت لیکر عرض کیا کہ رام داس آیا جاتا ہی آپ بھوجن پرشاد کرین سادھو موصوف نے کہا کہ ہمکو رامداس سے ملنا ہی رامداس جی نے عرض کیا کہ رامداس یہ سیوک ہی سادھو خوش ہوا اور قدمون کو پکڑ کر ملاقات کی رامداس جی کی خبر کا بواہ تھا پکوان طرح طرح کا تیار ہوا پسر و نبیرگان رامداس جی کے خوف سے کوٹھہ پکوان کے مقفل رکھتے تھے ایک روز جماعت بھگوت بھگتون کی آگئی اور رامداس جی کو خبر ہوئی دوسری تالی سے قفل کھولکر سب پکوان بھگوت بھگتون کو اُٹھا دیا اور کچھ خیال نہ کیا کہ جب برات آویگی تب کیا ہوگا اسیطرح سادھو سیوا اور سری بہاری لال جی کے دھیان و بھجن مین عمر بسر کری

کتھا سنت جی सत जी سنت جی ساکن جودھپور بھگوت بھگت سادھ سیوی مشہور و معروف ہوئے گدا گری کر کے سیوا سادھان کی کیا کرتے تھے ایک روز اُنکے گھر سادھو آئے اُسوقت سنت جی واسطے گدا گری کے گئے تھے سادھان نے استری سے پوچھا کہ سنت جی کہان ہین استری نے اُسوقت کہ بسبب کثرت کار کچھ ملول تھی جواب دیا کہ چولھے مین ہین سادھان نے یہ کلمۂ ناموزون سُنکر اپنی راہ لی راستے مین سنت جی سے اور سادھان نے اُنسے بھی پوچھا کہ تمہارا جی کہان گئے تھے سنت جی کہ صفائی قلب اور غیب دانی سے جواب سخت اپنی استری کا جان گئے تھے وہی لفظ زبان پر لائے کہ چولھے مین گیا تھا سادھو متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ کیسا حال سادھو سیوا کا ہے ایسے کلمات زبان پر آتے ہین سنت جی نے عرض کیا کہ مراد چولھے مین جانے سے یہ ہی کہ صبح سے مجھکو یہ فکر ہوئی کہ بھگوت کی رسوئی پاک کر کے ہر بھگتون کو بھگوت پرشاد بھینٹ کرون اور انکا سیت پرشاد مجھکو حاصل ہو پس فکر رسوئی کا ہونا مراد چولھے مین جانیسے ہی سو وہ مطلب میرا حاصل ہو گیا کہ آپکے درشن ہوئے اور تمہارا سیت (پس خوردہ ۱۲) پرشاد مجھکو ملیگا سادھو اس گفتگو سنت جی سے خوش ہوئے اور انکے مکان پر جا کر ست سنگ اور بھگوت بھجن مین و سمرن کے آنند مین مگن رہے۔

کتھا سین सेन سین بھگت قوم حجام چیلہ سوامی رامانند رہنے والے باندھون گڈھ کے ایسے پرم بھگت ہوئے کہ بھگوت نے جسطرح گئو (مادہ گاؤ ۱۲) اپنے بچھڑے کی پالنا کرتی ہی اسیطرح اُنکی سہاے اور پالنا کری حال یہ ہی کہ بھگت موصوف سادھو سیوی تھے اور سیوا بھگتون کی مثل سیوا بھگت کے کیا کرتے تھے ایک روز حسب دستور (حفاظت ۱۲) (پرورش ۱۲) ہر روزہ کے برائے مالش تیل وغیرہ راجہ کی خدمتمین جاتے تھے راستے مین سادھو ملگئے بھگت جی نے سادھان کی خدمت کو مقدم تر سمجھا اور اُنکو اپنے مکان پر لاکر سیوا مین مصروف ہوئے بدلجمعی تمام رسوئی اور بھگوت پرشاد اُنکو جوایا اور مطلق خوف راجہ کا نکیا جب راجہ کی خدمت کا وقت آیا تو خود بھگوت سین بھگت کا روپ بنا کر گئے اور مالش وغیرہ سے راجہ کو راضی و خوشنود کر کے چلے آئے بعد ازان سین بھگت راجہ کے پاس پہونچے اور عذرات اپنی دیر رسی کے کرنے لگے راجہ نے کہا کہ اسی وقت تم خدمت کر کے گئے تھے عذرات کی کیا وجہ ہے سین بھگت نے کہا کہ مین نہین آیا شاید میری عدم رسی کے

سبب سے آپ ایسا ارشاد فرماتے ہین راجہ کا دل اُسکا بسبب سپرش ہونے بھگوت ہاتھ کے صاف ہو گیا تھا واقف ہو گیا
کہ واسطے سین بھگت کے بھگوت نے خود روپ بھگت موصوف کا بنایا معتقد ہوا اور سین بھگت کے قدمون مین پڑا
کمال اعتقاد اور پریم سے چیلہ سین بھگت کا ہو کر بھگوت سرن ہو گیا اور اب تک اُس راجہ کی اولاد مین یہ دستور
جاری ہے کہ سین بھگت موصوف کی اولاد کے چیلے ہوتے ہین۔

کبتھا साहूकारसदाव्रती ساہوکار سدابرتی قوم بنیہ پرم بھگوت بھگوت بچار وان ہوئے سادھو سیوا ازبس محبت
و اعتقاد سے کیا کرتے تھے ایک سادھو آرام و آسایش دیکھکر اُنکے گھر مقیم رہا اور طفل خرد سالہ سدابرتی کو اسکے ساتھ محبت
ہو گئی اُس سادھو کے پاس کھیلتا اور تماشا کرتا ایک روز سادھو مذکور نے طفل خرد سالہ کو جنگل مین لیجا کر مار ڈالا اور زمین مین
دفن کر دیا لیکن جب شہر مین آیا تو اپنے اس گناہ عظیمہ سے ازبس نادم و پشیمان ہوا والدا اُس طفل کے منتظر رہے شام تک
نہ آیا تو شور و غل کیا جابجا تلاش شروع ہوئی اور شہر مین جابجا منادی کرائی گئی ایک سنیاسی نے اُس ساہوکار سے کہا کہ
طفل کو اُس سادھو نے مارا ہے جو تمھارے گھر رہتا ہے چنانچہ جہان دفن کیا تھا وہ جگہ دکھا دی ساہوکار نے وقوع
اس حال کا اپنے اعمال سے جانکر دشمنی سادھو مذکور کی بعید از سادھو سیوا سمجھی اور واسطے اخفاے اس حال کے تدبیر کی
کہ اُس سنیاسی کو گرفتار کر لیا اور کہا کہ تو نے ہی یہ کام کیا ہے سنیاسی گھبرایا اور بولا کہ میرا کیا قصور ہے مین نے نفس الامر کی
اطلاع کر دی تھی اب واسطے بھگوان کے مجھکو رہائی دو ساہوکار نے فرمایا کہ اگر اس حال سے کسی کو خبر نہ کرے اور اس
شہر سے چلا جاوے تو البتہ چھوڑ سکتا ہون اُسنے قبول کیا اور رہائی پائی جب ساہوکار اپنے گھر آیا تو دیکھا کہ سادھو مذکور
شرمندہ و خجل ہے واسطے رفع اُسکی شرم و ندامت کے اپنی استری سے صلاح پوچھی استری نے کہا کہ اور کسی طرح اس سادھو کا
قیام معلوم نہین ہوتا اگر شادی دختر کتخدائی اسکے ساتھ کر دی جائے تو توقع قیام کی ہے ساہوکار اپنی استری (عورت ۱۲) پر کمال خوش ہوا
اور اُسکی بھگتی کو اپنے سے زیادہ دیکھکر ہزار تحسین و آفرین فرمائی سادھو مذکور کو بُلا کر اول گردش فلکی اور اعمال گذشتہ
کی حکایات بیان کی اور پھر بھگوت خواہش کو تقدیم دیکر فی الضمیر بیان کیا سادھو کہ اپنی حرکت مذموم سے ازبس خجل
اور محجوب تھا بولا کہ مہاراج کیا مین ہتیارہ[1] (हत्यारा) اسقدر رحم اور دلجوئی کے لائق ہون بلکہ رحم نسبت میرے وہ ہے کہ طرح طرح کے
عذاب و عقوبت سے میرا قتل کیا جاوے ساہوکار نے پھر سمجھایا اور آخر کار ندامت اُسکی رفع کر کے شادی اپنی دختر کی
اُسکے ساتھ کر دی یہ نیکنامی و بلند ہمتی ساہوکار ممدوح کی جب عالمگیر ہوئی تو ساہوکار گرو بھی حسب ایماے بھگوت کے
اُسکے گھر آیا اور اپنے قدوم مبارک سے اُسکے گھر کو رشک افزاے تیرتھون کا کیا ساہوکار اپنے جسم مین کمال خوشی سے

---

[1] اگرچہ عرف مین قاتل مادہ گاؤ یا برہمن یا طفل کو کہتے ہین مگر حقیقت مین بموجب شاستر کے ہر گناہ کبیرہ کا کرنیوالا ہتیارا ہے ۱۲

نہ سمایا اور سیوا خدمت پوجا وغیرہ حسب قاعدہ شاستر کے بجالایا گرو نے پوچھا کہ تمھارا طفل کہاں ہے ساہوکار نے
جواب دیا کہ تھوڑا عرصہ ہوا مر گیا پھر پوچھا کہ کیا سبب ہوا عرض کیا کہ سنسار اس دنیا کا نام ہے موت کا کیا سبب
عرض کیا جاوے گرو نے جب خوب اُس کے استقلال اور سادھو سیوا کا امتحان کیا تب فرمایا کہ ہم کو سب حال کی خبر ہے
جو کچھ ہوا سو واسطے تیرے امتحان کے ہوا اب نشان دے کہ وہ لڑکا کہاں دفن ہے ساہوکار گرو ممدوح کو دفن پر
لے گیا اور نعش طفل کی نکالی بھگوت کی خواہش اور کرپا سے لڑکا فوراً زندہ ہو گیا اور سب لوگوں کو اعتقاد بھگتی
اور سادھو سیوا کا ہوا۔

کتھا کیول کوبا قوم کمہار केवलकूबा ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ اپنے تمام کُل (خاندان ۱۲) کو پوتر کر کے بھگوت کو پراپت کیا
سادھو سیوی ایسے ہوئے کہ تن من دھن اسی کام میں لگا تھا ایکدفعہ اُنکے گھر سادھو آئے گھر میں کچھ سامان موجود نہ تھا
اور قرض دام بھی کچھ ہاتھ نہ آیا آخر بعد تدبیرات بسیار ایک دُکاندار نے بشرط کھود دینے چاہ کے کچھ دینا منظور کیا
کیول جی نے وہ شرط قبول کی اور جنس وغیرہ لا کر خدمت سادھوان کی کری حسب وعدہ جب چاہ کھودنے لگے تو دس
بیس گز پر ریت نکلا اور گر کر سب کیول جی کے اوپر پڑا لوگ دوڑ گئے اور زندہ رہنا اُس بیشمار مٹی کے نیچے محال
سمجھ کر اپنے گھر چلے آئے ایک مہینے کے بعد کسی شخص کا گذر اس طرف کو ہوا اور آواز سری رام نام کی سُنکر
گانوں میں دوڑا آیا اور لوگوں کو اس حال کی خبر کری سب لوگوں نے خیال کیا کہ کیول ممدوح بھگوت بھگت تھا
بیشک زندہ ہے تمام گانوں آیا اور دست بدست وہ مٹی علیحدہ کر کے دیکھا کہ کیول جی آسن لگائے بیٹھے ہیں اور
رام نام کہہ رہے ہیں سامنے ایک لوٹہ میں پانی رکھا ہے اور ایک طرف پنواڑہ جو ایک مہینے تک کھانا کھا کر ڈالدیے تھے
پڑے ہیں سب کیول جی کی بھگتی اور سادھو سیوا کے معتقد ہوئے اور شادیانہ بجاتے ہوئے گھر پر لائے چونکہ ہزارہا
من مٹی کے بوجھ سے کیول جی کبڑے ہو گئے اس واسطے اُس روز سے بلقب کیول کوبا (کوزہ پشت ۱۲) مشہور ہوئے ایکدفعہ سادھو
بھگوت کی مورتی واسطے استھاپن کرنے کے لیے جاتے تھے کیول جی کے گھر ٹھہرے کیول جی نے بھگوت کا موہنی روپ
دیکھکر دل میں تمنا کری کہ اگر یہ بھگوت مورتی کرپا کر کے میرے گھر رہے تو خوب ہے صبح کو وے سادھو مورتی
اُٹھانے گئے تو اسقدر گراں بار ہو گئی کہ ہرگز جگہ سے نہ اُٹھی لاچار ہو کر چھوڑ گئے اور کیول جی نے استھاپن کر کے سیوا
شروع کی اب تک وہ مورتی چیترا گانوں مسکن کیول جی میں موجود ہے اور درشن ہوتے ہیں چونکہ بھگوت اپنے
بھگت کی محبت دلی جانکر مقیم رہے اسواسطے جان راے اُس مورتی کا نام مشہور ہو کیول جی کی یہ آرزو ہوئی کہ
سنکھ چکر کی چھاپ دوارکا میں لینی چاہیے بدیں ارادہ گھر سے چلے بھگوت کی اجازت ہوئی کہ تم اپنے مقام پر رہو

اور با اعتقاد و محبت سیوا بھجن کرتے رہو اس جگہ سب مطلب دلی تمھارے حاصل ہو جاوینگے چنانچہ واپس آئے
اور اپنے جسم کو جو دیکھا تو سنکھ چکر کے نشان موجود پائے اس قسم کے معجزات کثیر کیول جی موصوف کے ہین گومتی[1] گومتی
سمدر سے قریب ہے اور درمیان گومتی و سمدر کے ریت حائل ہے جب لہرین سمدر کی اُٹھکر گومتی تک آتی ہین تو گومتی
و سمدر ایک ہو جاتا ہے اور جب وہ لہرین اُتر جاتی ہین تو وہ پھر ریت حائل ہو کر گومتی و سمدر علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتے
ہین ایک دفعہ گومتی و سمدر کا ملنا موقوف ہو گیا اور آب و ہوا مین تخالف پیدا ہو کر تکلیف ملک کو ہونے لگی سب لوگ
کیول جی سے ملتجی ہوئے اور اُنکی مالا موقع پر لے گئے کہ اُسکے پرتاپ سے ملنا گومتی و سمدر کا شروع ہو گیا جب یہ پرتاپ
کیول جی کا لوگون نے دیکھا تو ہزارون آدمی اُنکے چیلے ہو گئے اور بھگوت بھگتی اور سادھ سیوا کا رواج ہوا ایک روز
کیول جی کے گھر سادھو آتے تھے اُنکے واسطے استری نے خشک روٹی بنائی اتفاقاً اُس عورت کا بھائی بھی آگیا
اُسکے واسطے اُسنے کمال خوشی سے کھیر لطیف تیار کری کیول جی کو کمال افسوس ہوا کہ حیف بھگوت بھگت تو خشک
روٹی کھاوین اور یہ بِکھ کھیر کھائے اسواسطے یہ بہانہ پاشوئی سادھان کے تمام پانی خرچ کر کے استری کو واسطے
لانے پانی کے بھیجدیا اور کھیر سادھان کو کھلادی استری نے آکر یہ حال دیکھا تو کمال ناراض ہوئی اور کلمات سخت
کہنے لگی کیول جی نے اُسکو بِکھ جانکر گھر سے نکالدیا اور اس بدنصیب نے خصم کر کے بیٹا بیٹی پیدا کئے اتفاقاً قحط سال
ہوا اور وہ عورت فاقہ کشی اور بھوکھ سے مرنے لگی ناچار ہو کر کیول جیو کے سرن آئی اور دیکھا کہ بھنڈارہ جاری ہے
اور انواع انواع کے بھوجن بھگوت بھگتون کو تقسیم ہوتے ہین کیول جی نے جو اُس عورت کا حال دیکھا تو کمال
دیا آئی اور فرمایا کہ اے بیوقوف اگر تجھکو خصم کرنا تھا تو ایسا کیون نہ کیا جیسا میرا خاوند ہے اور اس قدر کارخانہ
عظیم جبکا جاری ہے کہ تیرا خصم بھی جبکا بھکھاری ہوا اور ہزارہا کو جسکے بھنڈارہ سے بھوجن ملتا ہے عورت شرمندہ ہوئی
اور کیول جی نے اُسکو جاروب کشی راہ سادھان پر مقرر کر دیا جبتک قحط سال رہا بخوبی اُسکی پرورش کری اور
جب وہ ایام گذر گئے تو رخصت کیا وہ اپنی بیوقوفی اور حماقت پر افسوس کرتی ہوئی اپنی قسمت بد اور نصیب
واژگون سے لڑتی ہوئی روانہ ہوئی اور کیول جی بھگوت دھیان اور بھجن مین مصروف ہوئے۔

کتھا گوال جی ग्वालजी ایسے بھگوت بھگت سادھو سیوی ہوئے کہ جو کچھ اُنکے ہاتھ آتا اور جو اپنے پیشہ سے پیدا
کرتے اور جو کچھ اُنکی والدہ واسطے کھانے کے دیتی سب سادھو سیوا مین خرچ کر دیتے اور شب و روز اُسی کام مین
مصروف رہتے ایک روز اُنکو کچھ پکوان ملا واسطے کھلانے سادھان کے جنگل مین چلے گئے چورون نے انکی بھینس کو

گاؤمیش ۱۲

[1] ندی کا نام ہے اور یہ ندی متصل دوارکا کے ہے ۱۲

بلاحفاظت دیکھا اور لے گئے گوال جی نے جب بھینس نہ دیکھی تو بخوف والدہ کے یہ بات بنائی کہ بھینس بھو کے

برہمن کو سپرد کردی ہے اُس نے یہ اقرار کرلیا ہے کہ بعد گذر جانے قحط سال کے بھینس کو مع قیمت روغن زرد

واپس دونگا والدہ اُنکی جان گئی کہ چور لے گئے لیکن بسبب الفت پسر کے خاموش ہو رہی دیوالی کے روز چوروں نے

اُس بھینس کو واسطے پوجا کے ہنسلا نقرئی پہنایا اور خود کسی کام کو چلے گئے بھگتون کے قول راست کرنیوالے اور

برہمنان کے برہمن بھگوت نے رسن توڑ کر گوال جی کے گھر پہونچا دیا گوال جی نے بھینس کو دیکھکر اپنی والدہ سے کہا کہ

اری مان دیکھ وہ برہمن کیسا راست گو ہے کہ بھینس کو مع قیمت روغن زرد کے پہونچا گیا اور بھگوت کی کرپالتا اور

بھگت بتسلتا کے معتقد ہوکر زیادہ تر سادھو سیوا اور بھگتی مین مصروف ہوئے۔

کتھا گوپال جی گوپال جی بھگوت بھگت کرشن اُپاسک جونیر گانون علاقہ جیپور مین ہوئے وسادھ سیوا مین

اس قدر پریم واعتقاد تھا کہ بھگوت مین اور بھگتون مین سرمو تفاوت نہین جانتے تھے جب اُنکی شہرت سادھو سیوا

اور بھگتی مین بہت ہوئی تو کوئی بزرگ اُنکے خاندان کا ترک خانمان کرکے برکت ہوگیا تھا واسطے امتحان گوپال جی

موصوف کے آیا گوپال جی نے کمال محبت اور شردھا سے اُنکی خدمت کی اور جب رسوئی تیار ہوئی تو عرض کیا کہ حویلی

مین واسطے بھوجن کرنے کے تشریف لیچلین اُس نے بیان کیا کہ مین عورت کی صورت بھی نہین دیکھتا اسلیے حویلی مین

جانے سے عذر ہے گوپال جی نے عرض کیا کہ عورات سب علیحدہ ہوجاوینگی جب حویلی مین گئے تو استری گوپال جی کی

بدین سبب کہ بھگوت بھگتون کے درشن کے ہین جھروکہ سے دیکھنے لگی سادھو موصوف نے

غصہ ہوکر ایک طمانچہ گوپال موصوف کے مُنھ پر مارا اور فرمایا کہ دیکھ وہ جھروکہ سے کون دیکھتا ہے گوپال بھگت سادھو

موصوف کے چرنون مین پڑے اور کمال منت سے عرض کیا کہ مہاراج آپ نے بڑی کرپا کری کہ ایک طرف کا خسارہ

تو پوتر کردیا لیکن امیدوار ہون کہ دوسرا خسارہ بھی پوتر ہوجاوے سادھو ممدوح کہ صرف برائے امتحان آیا تھا

ازبس خوش ہوا کمال شوق اور تپاک سے ملا اور ستایش و آفرین کرکے کہا کہ ایسی ہی اولاد پرم پوتر سے کل پوتر ہوتے

ہین پھر اپنا قصور گستاخی کا معاف کراکر رخصت ہوا۔

کتھا گوپال بشن داس گوپाल विष्णुदास کن بابوی متصلہ کاشی پوری سب گنون کے جاننے والے اور بشن داس جی کاشی اضلاع

دکن مین بھگوت بھگت اور دونون گروبھائی ہوئے بھگوت بھگتون کی سیوا مثل گرو اور پرماتما کے کرتے تھے جس کو

تلک اور کنٹھی دھارن کیے دیکھتے بھگوت روپ جانتے جو کچھ بھگوت کا حکم واسطے اعتقاد اچیوت अच्युत کل کے ہے

اُسکی تعمیل اس کلجگ مین ہر دو برادران ممدوحین سے ایسی ہوئی کہ اُنکے پرم پوتر بھاو کا بیان نہین ہوسکتا بھنڈارہ

خواہ مہوتساہ میں جو کوئی انکو طلب کرتا تو اپنے گھر سے جنس سب قسم کی گاڑہی پر لادکر لیجاتے بدین خیال کہ اگر کمی کسی جنس کی ہو جاوے تو بھنڈارہ کرنیوالے کی بدنامی نہو گروؤ انکے سدھ اور تمام جہان مین مشہور تھے دونون بھائیون نے اُنکی خدمت مین عرض کیا کہ اگر اجازت ہووے تو مہوتساہ کرین گرو نے اجازت دی اور براے طلب ہر بھگتون کے جل اپنے ہر چہار طرف ڈالکر فرمایا کہ تم سامان مہوتساہ کا تیار کرو بروز معہود سب سادھو آوین گے دونون بھائیون نے گرو کے قول پر اعتقاد کر کے کچھ ضرورت کسی کے بھیجنے کی واسطے اطلاع کے نہ سمجھی اور سامان تیار کیا جو یوم کہ مقرر کیا تھا تمام جہان کے سادھو آئے اور بڑی دھوم دھام سے بھنڈارہ ہوا سب کی تعظیم و تکریم کمال اعتقاد سے کری اور پانچ روز تک قسم قسم کے بھوجن جمائے اور بروقت رخصت نقد و پوشش ہر ایک کے بھیٹ کری اُنکے گرو نے فرمایا کہ اِس میلہ مین نامدیو اور کبیر بھی تشریف لائے ہین اور نامدیو جی سفید پارچہ پہنے ہوئے بر سر راہ براجمان ہین تم جاؤ اور اُنکے درشن کرو چنانچہ جائے قیام و علامت کا نشان دیا اور یہ بھی فرمایا کہ نامدیو جی کبیر جی کے بھی درشن کرادینگے دونون بھائی دوڑے اور نامدیو جی کے کمال محبت و اعتقاد سے قدم پکڑ لیے اس قدر پریم مین بیخبر ہو گئے کہ تا دیر قدم نہ چھوڑے نامدیو جی نے نوازش و عنایت فرما کر کہا کہ جہان بھگوت بھگتون کی پریت اور محبت نہین وہان ہم نہین جاتے اور جہان اُنکی خدمت بتعظیم و تکریم ہوتی ہے وہان ضرور آتے ہین سو تمھاری سادھ سیوا اور بھگتی اور اعتقاد کو دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے اب تم کبیر جی کے بھی درشن کرو جب یہ دونون بھائی رخصت ہو کر چلے تو راہ مین کبیر جی کے درشن ہوئے اور اُنھون نے مثل نامدیو جی کے عنایت اور رحمت بے پایان فرما کر رخصت کیا پھر دونون بھائی اپنے گرو کی خدمت مین آئے اور سادھو سیوا ہی کو توسّل کامل واسطے ملنے بھگوت کے تصور کر کے سادھو سیوا اور سمرن بھجن مین مشغول ہوئے۔

کتھا रानी गणेशदेइ رانی گنیش دیئی مدھکر شاہ راجہ ملک اوندچھہ کی دھرم پتنی بھگوت بھگتی مین یکتا اور سادھ سیوا مین بے ہمتا ہوئی جو آمدنی خراج ملک کی ہوتی سب سادھ سیوا مین خرچ کر دیتی ایک سادھو مدت تک اُنکے گھر مین مقیم رہا رانی ممدوحہ کو تنہا پا کر کہا کہ جو خزانہ اور دفینہ ہے مجھکو نشان دے ورنہ ہلاک کرون گا رانی نے عرض کیا کہ سادھو سیوی کے گھر خزانہ اور دولت کا کیا واسطہ جو کچھ آتا ہے خرچ ہو جاتا ہے اُس بیرحم اور اساودھ نے یہ گفتگو رانی کی مثل اپنے لباس لباسی کے سمجھی اور ایک چاقو رانی کی ران پر مارا کہ بیہوش ہو گئی وہ شخص بخوف جان بھاگ گیا اور شب کو جب راجہ محل مین گیا تو رانی نے بدین خوف کہ راجہ سب سادھان سے بے اعتقاد

ؔ۱ مہوتساہ بھیچ ایک بات ہے برہمنان یا بیشنوان کثیر کو کسی تقریب خوشی مین بھوجن کرانا ۱۲

ہو جائے گا مطلق ذکر اپنی سرگذشت کا نہ کیا مخوابی کیواسطے عذر استری دھرم ماہیانہ کا کر دیا اور بعد گذرنے تین روز
کے عذر بیماری پیش کیا راجہ کو بظاہر بیماری کچھ معلوم نہوئی مبالغہ استفسار اصل حال مین کیا رانی نے مجبور آگر بعد
کر لینے شرط سادھو سیوا کے اصل حال بیان کر دیا راجہ اس اعتقاد اور استقلال سادھو سیوا رانی سے کمال خوش ہوا
اور ایسی رانی کے ہونیسے اپنی خوش نصیبی اور بزرگی تصور کرکے پرکرمان کری اور بہت معزز اور محترم رکھا۔

کتھا लाखाजी لاکھاجی ہنومان بنس مین مارواڑ دیس کے رہنے والے مثل ہنس کے ہوئے شری رام نام منتر
مین از بس اعتقاد رکھتے تھے اور سادھو سیوا اور بھگوت بھگتی مین اس قدر شہرت اُنکی تھی کہ راجہ اُس دیس کے
بجا آوری اُنکے ارشاد کی باعث اپنے تفاخر اور خوش نصیبی کا جانتے تھے اتفاقاً قحط سال ہوا اور سادھان کی آمد
بکثرت ہونے لگی عہدہ برائی دشوار سمجھکر ارادہ کیا کہ کسی اور گانوٗن مین جاکر قیام کرین چونکہ بھگت کی بدنامی سے
بھگوت کی بدنامی ہے اسواسطے بھگت تبسل مہاراج نے رات کو خواب مین فرمایا کہ تم بدستور اسی گانوٗن مین قیام
رکھو صبح کو ایک گاڑی پچاس من غلہ گندم کی اور ایک گاوٗ بیش تمھارے پاس آوے گی تم گندم مذکور کو ٹھے مین
پُر کرکے بقدر ضرورت خرچ کرتے رہنا کہ اُس مین کبھی کمی نہوگی اور مٹھا و روغن زرد بقدر ضرورت روزمرّہ کے ہوتا رہیگا
بعد اِس خواب کے لاکھاجی کی آنکھ کھُل گئی اور یہ حال اپنی استری سے کہا جب صبح ہوئی تو گندم اور گاوٗ بیش ایک
شخص پہونچا گیا اور لاکھاجی بدلجمعی تمام سادھو سیوا کرتے رہے اُس گاوٗ بیش اور غلہ کے پہونچانے کیواسطے ایک
چرتر بھگوت نے خوب کیا کہ ایک گانوٗن مین کوئی مزارعہ مفلس اور کم سامان ہو گیا تھا سب برادری نے جمع ہوکر
کچھ غلہ اُسکو دیا اور اِس دستگیری کی ہر روزہ چوپال مین بیٹھکر تعریف کیا کرتے ایک شخص برادری نے کہا کہ تھوڑا
تھوڑا غلہ دیکر کیا لاف زنی اور خودستائی کرتے ہو سخاوت امر دیگر ہے ایک شخص نے اُسکو جواب دیا کہ ہان بھائی اس زمانہ
مین آجکل تیرے ہی اوپر سخاوت ختم ہے دیکھین گے کہ بہت سا غلہ اور گاوٗ بیش لاکھا بھگت کو دے آوے گا وہ
شخص یہ طعنہ برداشت نہ کرسکا اور گاوٗ بیش و غلہ مذکورہ لاکر لاکھاجی کے گھر پہونچا گیا جب اکال گذر گیا تو لاکھاجی نے
ارادہ کیا کہ جگناتھ رائے جی کے درشن کرنے چاہئین مارواڑ دیش سے ساشٹانگ ونڈوت کنان روانہ ہوے
جب قریب پہونچے تو بھگوت نے پوجاریان کو اجازت فرمائی کہ ایک میرا بھگت دور سے آتا ہے اور میرے واسطے
ایک سمرن لایا ہے اُسکو پالکی مین بٹھلا کر جلد لاؤ کہ اِس سمرن کے پھیرنے کا مشتاق ہون پوجاری پالکی لیکر جلد آئے
اور لاکھاجی کو واسطے سوار ہونیکے کہا لاکھاجی نے عذر کیا کہ میرا عہد ساشٹانگ ونڈوت کنان بھگوت کے روبرو
پہونچنے کا ہے پوجاریان نے فرمایا کہ اجازت بھگوت کی سب مقدمات اور عہود پر مقدم تر ہے لاچار بعد مبالغہ سوار کر

بھگوت کے دربار مین پہونچے اور درشن کر کے وہ شمرتی بھینٹ کری روپ انوپ بھگوت کا دیکھکر تن مین سمائے
اور چندے زیر قدم بھگوت کے پرشوتم پوری مین رہے لاکھا موصوف کی ایک دختر نا کتخدا تھی اور چونکہ مال
موجودہ خانہ کو مال بھگوت بھگتون کا جانتے تھے اور اُس دختر کی شادی مین خرچ نہین کرتے تھے اس واسطے
دختر مذکور بالغ ہوگئی جگناتھ رائے جی نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے خزانہ سے روپیہ لیکر شادی کردو لاکھا بھگت چشم
پُرنم ہوئے بدین سبب کہ واسطے راگ بھوگ کے کچھ نذر کرنا چاہیے نہ کہ بھگوت سے لینا واجب ہی اور بلا رخصت
پرشوتم پوری سے روانہ ہوئے خواب مین ایک راجہ کو بھگوت نے ارشاد فرمایا کہ واسطے خرچ شادی کے کچھ روپیہ
لاکھا جی کے بھینٹ کرے اُسنے ایک ہزار روپیہ کی ہُنڈی بھیٹ کری اگرچہ لاکھا جی کو اُس سے بھی انکار تھا
لیکن اجازت بھگوت کو تسلیم کر کے قبول کیا اور گھر پر آکر پچاس اور سَو روپیہ مین تو اُس لڑکی کی شادی کردی
اور باقی روپیہ سادھ سیوا اور مہوتساہ مین خرچ کیا بلکہ یہ بہانہ شادی دختر کے جو کچھ جہان سے ملا سادھان کو
کھلا دیا اور بھگوت بھجن اور سادھو سیوا مین مدت العمر مصروف رہے۔

کتھا رسک مرار چلیہ شیا مانند جی پرم بھگت بھگوت کے ہوئے اور جسم اور دل سب بھگوت رसिक मुरारि
بھگتون کا سمجھتے تھے بھگوت سیوا پوجا اِس اعتقاد اور اوتساہ سے کرتے تھے کہ بیان نہین ہوسکتا پریا پریم کے
رنگ مین رنگے ہوئے اور جوگل سروپ مادھری کے پرم آنند مین مگن رہتے تھے بھگوت اور گرو کو اپنی خدمت
اور سیوا سے راضی کر کے ہزارہا کا اُدھار کیا یہ عہد و قاعدہ تھا کہ سوائے چرن آمرت بھگوت بھگتون کے اور کسی
طرح کا جل نہین پیتے تھے چرن امرت ظروف برنجی مین جمع رہتا تھا اور اُسکو مثل گنگا جل کے سمجھتے تھے ایک دفعہ
دیس دیس کے سادھو جمع ہوئے اور بارہ روز تک بڑی دھوم دھام سے اتساہ رہا سب قسم کی شیرینی اور
غذا بھگوت بھگتون کو بھوجن کرائی اور ست سنگ حسب دلخواہ ہوا ایک سادھو کو واسطے لانے چرن آمرت
سادھان کے بھیجا جب وہ لایا اور گسائین جی نے آچمن کیا تو فرمایا کہ جو لطف چرن آمرت مین ہر روزہ ہوتا تھا
وہ آج نہین آرندہ چرن آمرت سے سبب پوچھا اُس نے عرض کیا کہ سب سادھان کا چرن آمرت لایا ہون
لیکن ایک سادھو مجذوم کا بسبب کراہیت ریزش خون وپیپ کے نہین لایا گسائین جی کمال ناراض ہوئے
اور فرمایا کہ فی الفور اُس کا بھی چرن آمرت لاؤ چنانچہ لایا اور اُسوقت لطف اور سواد چرن آمرت کا ظاہر کیا ایک
سادھو بروقت جانے بھگوت پرساد کے تقسیم کنندگان سے کہنے لگا کہ ایک پارس میرے سونٹے کا بھی لاؤ اُنھون نے
عذر کیا کہ کہین سونٹا بھی کچھ کھاتا ہے سادھو نے ناراض ہوکر اور اُٹھکر نیم خوردہ پنواڑہ رسک مرار جی کے سر پر مارا

اُسوقت بارہ راجہ عظیم الشان کہ سیوک مرارجی کے تھے بارادہ فہمایش سادھو مذکور کے اُٹھے لیکن رسِک مرارجی نے
سب کو ہٹا دیا اور خود اُٹھکر دست بستہ اُس سادھو سے عرض کیا کہ آپ کی کرپا اور عنایت کا شکریہ ادا کرون
کہ چرن امرت سادھان تو مجکو نصیب تھا لیکن سیت پرساد یعنے اولش سادھان نصیب نہین ہوتا تھا سو آپنے
خود قدم رنجہ فرماکر عنایت کیا یہ کہکر چند پارس اُس سادھو کو دلادیے اور سب توابعین کو تاکید کردی کہ آیندہ
کسی سادھو کو ناراض نہ کرین چند سادھو باغ مین آکر ٹھہرے اور گسائین جی واسطے درشنون کے گئے ایک سادھو
حقہ نوشی کررہا تھا بپاس ادب گسائین جی کے حقہ پوشیدہ کردیا گسائین جی نے خیال کیا کہ میرے سبب سے سادھو
مذکور کی حقہ نوشی مین خلل داقع ہوا اور شرمایا اسواسطے اپنے توابعین کو فرمایا کہ اگر کسی کے پاس حقہ اور تماکو ہو
تو لاؤ کہ درد شکم ہے وہ لوگ فی الفور تیار کرکے لائے گسائین جی نے دو چار دم کھینچکر اُس سادھو کو دیدیا کہ اِس
پچر تر سے اُس سادھو کی شرم بھی جاتی رہی اور بکشادہ پیشانی روبرو گسائین جی کے حقہ نوشی مین مصروف ہوا
دو چار گانون گسائین جی کی جاگیر مین تھے ایک راجہ دُشٹ نے گانون ضبط کرلیے شیا مانند گسائین جی کے گرو
نے خط بھیجا کہ جس حالت مین ہو فی الفور حاضر آؤ گسائین جی رسوئی کھاتے تھے اُسی وقت بلا دھوئے ہاتھ اور
مُنھ کے روانہ ہوئے گرو موصوف نے جو سبب اضطراب سے آنیکا پوچھا تو عرض کیا کہ بموجب حکم کے جس حالتمین تھا
اُسی حالت سے حاضر ہوا ہون شیا مانند جی ازبس خوشنود ہوے اور گُسائین جی کو اپنی چھاتی سے لگاکر پریم مین
مگن ہوگئے بعد ازان حال ضبطی دیہات کا بیان کرکے حکم دیا کہ راجہ کے پاس جاؤ چنانچہ راجہ کے شہر مین پہونچے
متصدیان راجہ سیوک گسائین جی کے تھے اُنھون نے عرض کیا کہ یہ راجہ مہا دُشٹ ہے آپ قدم رنجہ نہ فرمادین
ہم عرض معروض کرکے جاگیر بحال کرادینگے تین روز تک گسائین جی وہان رہے اور اُس راجہ کو بھی اُنکی تشریف
آوری کی خبر پہونچی لوگون سے کہا کہ گسائین جی کو ہمارے پاس لاؤ ہم بھی تو دیکھین کہ کیسے بھگت اور کراماتی ہین
گُسائین جی پالکی پر سوار ہوکر جاہ وحشم کے ساتھ واسطے اُس کی ملاقات کے روانہ ہوئے اُس پاپی راجہ نے ایک
فیل مست واسطے مارنے گسائین جی کے روانہ کیا اور فیلبان اُس فیل کو راست گسائین جی کے سامنے لایا کہاران
تو پالکی چھوڑکر بھاگ گئے اور گُسائین جی نے ہاتھی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ارے یہ کیا حماقت و نادانی و شور ہے
ہری کرشن ہری کرشن کسواسطے نہین کہتا ہاتھی بمجرد سننے اُس بھگوت نام پرم منتر کے سب شور و شر کجروی چھوڑکر
گسائین جی کے نزدیک آیا اور آنکھون سے پریم کا جل جاری کرکے سر اپنا گسائین جی کے قدمون پر رکھا گسائین جی نے
رحم کرکے اُسکے کان مین بھگوت نام منتر اُپدیش کیا اور گوپال داس اُس کا نام رکھکر مالا گلے مین پہنادیا راجہ نے

جب یہ حال سُنا تو شرمندہ ہوا اور اپنی عادت نالائق کو چھوڑکر گسائین جی کی خدمت مین حاضر آیا قدمون مین گرکر خطا معاف کرائی اور چیلہ گسائین جی کا ہوکر بھگوت سرن ہوا جو گانون ضبط کیئے تھے معاف کرا دیئے اور چند گانون اپنی طرف سے بھینٹ کیئے ہاتھی مذکور جب بھگوت بھگت ہوا تو سادھو سیوا اختیار کری جہان کہین بھگتون کا سماج دیکھتا تو پرنام کرتا اور بنجارون کی جنس وغیرہ لاکر سادھان کو بھوجن کراتا بھنڈارا مہوتساہ مین سب سے پہلے جاتا اور سیت پرساد بھگوت بھگتون کا بھوگ لگایا کرتا جن لوگون کا نقصان ہوا تھا اُنھون نے گسائین جی سے فریاد کری گسائین جی نے سمجھا دیا کہ کسی کا نقصان اچھا نہین اُس روز سے وہ طریق تو چھوڑ دیا اور بطور مہنتون کے رہنے لگا یعنے پانچ سات سو سادھو کی جماعت ہوگئی اِس جماعت کو لیکر جس گانون مین جاتا وہان کے سب لوگ سامان رسوئی کا لاتے اور نذر بھینٹ چڑھاتے اس حال کی شہرت زمانہ مین ہوگئی اور عامل ملک نے بھی سُنا واسطے گرفتاری کے حکم دیا لیکن کسی کے ہاتھ نہ آیا آخر ایک شخص سادھو کا روپ بناکر بسہولیت لے آیا اور قیدخانہ مین بند کیا چونکہ گوپال داس موصوف سوائے بھگوت پرساد یا سیت پرساد کے اور کچھ نہین کھاتا تھا تین روز تک بے آب و خور مفارقت سادھوون سے ملول و مغموم کھڑا رہا صوبہ دار نے کہا کہ گنگا جی مین لیجاؤ گنگا جل تو پان کرے گا جب گنگا جی مین گیا تو جسم کو چھوڑکر پرم دھام کو روانہ ہوا یہان ایک بات نازک اور باریک بھی ہے جسکی شرح نہین کرسکتا ہر ایک اپنے حوصلہ اور اعتقاد کے موافق سمجھ لیویگا واہ واہ ہر بھگتی اور بھگتون کی کرپا۔

کتھا मनसुखदासजी منسکھ داس جی قوم کایست ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ جنکے اوپر بھگوت نے کرپا کرکے ساکچھات درشن دیئے ہر بھگتون کے چرنون مین اِسقدر محبت تھی کہ جسقدر لالچی کو زر مین اتفاقاً افلاس آگیا اور نوبت بفاقہ کشی پہونچی اُس حالت مین دُشٹون کے بہکانے سے ایک سادھو سائل شیرینی کا ہوا منسکھ داس جی نے سادھو کو دنڈوت کرکے ٹھہرایا اور اپنی استری کے پاس گئے کہ سادھو کے واسطے کہان سے تجویز شیرینی کی کریجاوے استری نے کہ منسکھ داس جی سے زیادہ بھگت تھی حلقہ نتھ اپنا اُتار کر حوالہ کیا اُسکو گروی رکھکر سادھو سیوا کری بھگوت دونون کی بھگتی سے کمال خوش ہوئے اور بصورت منسکھ داس جی زر رہن بنیے کو ادا کرکے حلقہ نتھ لے آئے اُسوقت استری منسکھ داس جی کی بھگوت رسوئی کا چوکا دیتی تھی اُسنے بھگوت کو منسکھ داس جانا اور کہا کہ یہ نتھ طاق مین رکھدو یا تم پہنا دو بھگوت نے کرپا کرکے خود وہ نتھ پہنا دی اور انتردھیان ہوگئے بھگوت نے جو استری کو درشن دیئے اور ہاتھ مبارک سے اُسکے جسم کو اسپرس کیا اور منسکھ داس کو درشن نہوئے تو وجہ یہ ہے کہ استری مذکور کی بھگتی بہ نسبت منسکھ داس جی کے بھگوت نے غالب تصور کری کسواسطے کہ عورت کو زیور از بس

عزیز ہوتا ہے اور جبکہ حالت افلاس ہو تو اُسوقت کے عزیز ہونیکی کچھ انتہا ہی نہین اور اُس حالت مین بھی صرف
ایک ہی زیور ہو اور وہ بھی ایسا کہ جسکو عورت مدار اپنے سہاگ کا سمجھتی ہون پس جبکہ ایسے زیور کو بکشادہ پیشانی
واسطے سادھو سیوا کے اُتار دیا تو بھگوت کیون نہ ایسی بڑبھاگی پر خوش ہون اِس چرتر مین ایک ہدایت بھی بھگوت نے
فرمائی یعنے ایسی استری سہاگن آجتک کوئی نہین ہوئی کہ جس کو مین نے اپنے ہاتھ سے نتھ پہنائی ہو یہ میری بھگتی اور
سادھو سیوا کا پرتاپ ہے کہ دونون جہان کا سہاگ مین نے اپنے ہاتھ سے نتھ پہنا کر عنایت فرمایا بعد ازان جو نسکھ
داس جی آئے اور استری کو نتھ پہنے دیکھا تو پوچھا کہ یہ نتھ کہان سے آئی ہے استری نے جواب دیا کہ اسقدر ہوا اور
فراموشی کہ اِسوقت اپنے ہاتھ سے پہنا کر گئے ہو اور پھر ایک لحظہ مین پوچھنے لگے نسکھ داس جی نے بھگوت کا چرتر سمجھا
اور کمال شادمانی سے تن مین نہ سمائے اُس استری کی بھاگ بڑائی کرتے ہوئے سوچنے لگے کہ مجھ سے کیا قصور ہوا ہے
جو درشن نہوئے مشتاق بھگوت درشنون کے ہوکر زیادہ تر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اور خورد و نوش ترک کیا
بھگوت نے خواب مین فرمایا کاشی جی مین جاؤ وہان درشن ہونگے چنانچہ کاشی جی مین آئے اور دن رات ایسے بھجن
اور دھیان مین مصروف ہوئے کہ تن کی خبر نہ رہی جب نوبت تصور کی بدرجۂ استقلال اور انتہا کے پہونچی تو
بھگوت نے ایسے چتر بھج روپ سے درشن دئیے کہ نسکھ داس جی پرمانند مین سما گئے بھگوت نے فرمایا کہ مجھکو
پرم پرسن جانکر جو خواہش ہو بر مانگو کہ وہ تمنا پورن ہوگی نسکھ داس جی نے عرض کیا کہ یہ روپ انوپ آپ کا
ہر وقت میرے دل مین بسا رہے اِس سے سوا اور کچھ تمنا نہین چنانچہ حسب خواہش بردان پایا اور اُس روپ
مادھری کے تصور مین جگت[دنیا] کے کارخانجات کو بھولکر آخر عمر اُسی پرم منوہر مورتی کو پراپت ہوئے۔

کتھا ہری پال برہمن بھگوت بھگت اور ایسے سادھو سیوی ہوئے کہ اول تو جس قدر اُنکے پاس हरिपाल
ہزارہا روپیہ کا مال و متاع تھا سب سادھو سیوا مین خرچ کر دیا پھر جس قدر جہان سے قرض وغیرہ ملا وہ ہر بھگتون کو
کھلا دیا بلکہ بلفظ نشکنچن مشہور ہوئے جب اُس سے بھی ہاتھ بند ہوا تب چوری و رہزنی شروع کی لیکن جس کسی کی
پیشانی پر تلک اور گلے مین مالا دیکھتے تو بھگوت بھگت جانتے اور اُسکے مال سے کچھ واسطہ اور تعلق نہ رکھتے جسکو
بھگوت سے بمکھ جانتے اُسکا مال چراتے ایک روز جماعت سادھوان کی آئی انکو بہت اعزاز اور اعتقاد سے ٹھہراکر
خود برائے تلاش جنس اور نقد کے نکلے لیکن کہین سے کچھ ہاتھ نہ آیا مضطرب اور بیقرار ہوئے چونکہ بھگوت اضطراب
اپنے بھگتون سے خود مضطرب ہو جاتے ہین واسطے سہاے اپنے بھگت کے دوارکا سے چلے رکمنی جی نے پوچھا کہ
مہاراج مضطربانہ کسواسطے اٹھے فرمایا کہ میرا بھگت بیقرار ہے رکمنی جی بھی ہمراہ ہوئین اور بھگوت بصورت ساہوکار

افضد

اور رکمنی جی ساہوکارنی ہوکر آنے نشکنچن جی سے کہا کہ اگر ہم کو بحفاظت فلان گانوُن تک پہونچا دیوے تو روپیہ یوین
چنانچہ ایک روپیہ حوالہ کیا نشکنچن جی تیر وکمان وغیرہ لیکر ہمراہ ہوئے اور راہ مین خوب خیال کرلیا کہ ساہوکار خوب
چکنا چپڑا موٹا تازہ ہے اور بھگوت سے بکھہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تلک اور مالا نہین رکھتا اِسکا مال لینا چاہیے
جب جنگل مین پہونچے تو تلوار سے اُس لالہ کو ڈراکر کہا کہ سب زیور اور اسباب حوالہ کرو ورنہ مارتا ہون ساہوکار
موصوف کانپتا بولا کہ یہ مال تمھارا ہے تم ہی لے لو پر ہم کو مارو مت اور سب زیور اور اسباب اپنا اور بالکل زیور
ساہوکارنی کا اُتار دیا ایک چھلاّ ساہوکارنی کی اُنگلی مین رہ گیا نشکنچن جی اُسکو بھی بزور اُتارنے لگے ساہوکارنی
نے کہا کہ ارے نگوڑے تو بڑا بیرحم اور کٹھور ہے کہ میرا سارا گہنا لے لیا اور ایک چھلّہ کیواسطے میری اُنگلی مروڑتا ہے
نشکنچن جی نے کہا کہ چل باولی کہان کی کٹھورتا اور نرمی لائی ہے تیرا خصم تو تجھکو سو چھلّے گڑھا دیگا مین بدون اِس
چھلّہ کے دس ہر بھگتو نکی سیوا کہان سے کرونگا بھگوت بمجرد سُننے اُس لفظ استقلال سادھ سیوا کے کرپالتا
اور بھگت بتسلتا اور بھگتی کے بس ہوکر ساکچھات پرم منوہر سوبھایمان روپ سے مع رکمنی جگت جننی کے ظاہر
ہوئے اور نشکنچن کو اپنی چھاتی سے لگا کر زبان مبارک سے بھگتون مین راجہ کا خطاب فرمایا اور بعد نوازش و
مراحم انتردھیان ہوگئے غور کرنا چاہیے سادھو سیوا کی مہان کو کہ جسکی بدولت گناہ تو ثواب ہو جائے اور جو بھگوت
کال کا بھی کال اور خوف کا بھی خوف ہے وہ بشی بھوت ہوکر بھگت کی خواہش پورن کرنے کو بجد صام
چھوڑ آتا ہے ۔

کتھا हरीरामजी ہریرام جی ایسے پرم بھگت ہوئے کہ بھگوت بھجن مین ہی استعداد رکھتے تھے یعنی بھگوت
بھجن کو سب سادھن اور نیم برت وغیرہ پر مقدم سمجھ کر اور اِس سے سواے اور کوئی ذریعہ واسطے حصول بھگوت
کے بجا نکر بھگوت بھجن مین مصروف رہتے تھے پرتاپی دانا عقیل ہوشیار بھگوت پریم کے مجسم تھے اور پریا پریتم
کے تصوّر مین دن رات انکا گذرتا تھا سادھو سیوا کے اعتقاد کا تو بیان ضرور نہین کہ لازمہ بھگتی کا سادھ سیوا ہی
ایک سادھو کی زمین کسی سنیاسی نے بزعم ہمنشینی و دوستی رانا والی ملک کے چھین لی اُس نے جو استغاثہ
بحضور رانا موصوف پیش کیا تو قطع نظر از حق رسی معتوب و مغضوب ہوا سادھو بیچارہ نے ہریرام جی سے
حال اُس ظلم کا ظاہر کیا ہری رام جی اُسکو اپنے ہمراہ رانا کے دربار مین لے گئے اور اولاً بسہولیت سعی کری
جب کاربراری نہ دیکھی تو بیباکانہ گرم اور سخت ہوکر کہا کہ اے رانا تجھکو کیا معلوم نہین کہ جو بھگتون کا
ایرادھ کرتا ہے تحت الثریٰ کو جاتا ہے ہرن کشپ نے پرہلاد کو دُکھ دیا تھا اُس کا کیا حال ہوا اب وہ

بھگوت کیا کہین دور ہے کہ ظالم کو سزا نہ دے گا را نا خوفناک ہوا اور اُسی وقت زمین سادھو کو دلا دی فی الحقیقت بھگوت بھگتون کے بھجن کا وہ پرتاپ اور زور ہے کہ جنکی آنکھون مین کال اور جم مثل پشہ اور چیونٹی کے ہے رانا وغیرہ راجگان کی تو کیا حقیقت ہے۔

کتھا رانی و راجہ ایک راجہ پرم بھاگوت اور سادھو سیوی ایسا ہوا کہ ہر روز بھگوت بھگتون کا ہجوم اُسکے گھر رہتا تھا اور خود اپنے ہاتھ سے اُنکی خدمت سب طرح سے کیا کرتا تھا ایک دفعہ جماعت سادھان کی آ گئی مہنت اُس جماعت کا پرم بھگت اور گیان دان تھا اُسکو راجہ نے منت و آرزو سے ٹھہرایا اور ایسی محبت اُس مہنت کے ساتھ ہو گئی کہ جب وہ جانے کا ارادہ کرتا تب راجہ برداشت جُدائی کی نہ کرکے بیقرار ہو جاتا مہنت مذکور ایک سال تک مقیم رہا ایک روز ارادہ بالجزم ہوا کہ صبح کو ضرور جاوینگے اور راجہ کو بھی مایوسی قیام کی ہو گئی گریان اور بیتاب گھر آیا اور رات کو رانی سے گفتگو ہوئی کہ اسکو بھی کمال غم ہوا اور یقین ہو گیا کہ اگر مہنت جی چلے گئے تو ضرور راجہ مر جائے گا یہ تجویز کری کہ فرزند دلبند کو زہر دیدینا چاہیے کہ اس بہانہ سے اور چند روز قیام رہے گا چنانچہ ایسا ہی کیا اور رونے پیٹنے کا شور و غل محلسرائے راجہ مین پڑ گیا یہ خبر مہنت موصوف کو پہونچی اور جانا ملتوی کر کے محلسرائے راجہ مین آیا لڑکے کا رنگ نیلگون دیکھ کر جان لیا کہ کسی نے اُسکو زہر دیا ہے اور رانی راجہ سے حال پوچھا اُنھون نے اول تو چھپایا اور جب مبالغہ ہوا تو حال مفصل کہدیا مہنت پریت اور محبت رانی اور راجہ کی دیکھکر اُنکے پریم مین مگن ہو گیا اور واسطے زندہ ہو جانے اُس طفل کے یہ تدبیر کری کہ سب بیشنون کو جمع کر کے بھجن شروع کیا تھوڑی دیر گذری تھی کہ وہ لڑکا اُٹھ بیٹھا اور کھیلنے لگا پھر مہنت نے سب سادھان کو رخصت کر دیا اور راجہ رانی کی محبت مین پابند ہو کر وہین مقیم ہوا فی الحقیقت جو شخص کہ بھگوت بھگتون کی مہما اور ست سنگ کے سکھ سے واقف ہین اُنکو مہاجرت بھگوت بھگتون کی کرور دوزخ کے دُکھ سے بھی زیادہ دُکھ کی دینے والی ہے۔

کتھا دختر یک راجہ دختر اسی راجہ ہری بھگت سادھ سیوی کی ایسے شخص مُنکر اور بکھ کے ساتھ کتخدائی ہوئی کہ وہ شخص قطع نظر از بھگوت بھگتی و سادھو سیوا کے یہ بھی نہین جانتا تھا کہ بھگوت اور سادھو کسکو کہتے ہین دختر موصوفہ نے کہ اپنے باپ کے گھر ست سنگ اور بھگوت بھگتون کے درشن کا سکھ اور ناراین چرتر اور اتساہ وغیرہ کا پرم آنند دیکھا تھا جو اپنی سسرال کا حال دیکھا تو اندوہناک اور غمگین رہنے لگی اور اپنی کنیز کو سمجھا دیا کہ جس روز بھگوت بھگت اس شہر مین آوین تب خبر کرنا چنانچہ ایک روز جماعت سادھان کی باغ مین آکر مقیم

مقیم ہوئی اور کنیز مذکورہ نے دختر ممدوحہ کو اطلاع کری اُس نے واسطے درشن ہر بھگتون کے تدبیرات سوچی لیکن کوئی تدبیر نظر نہ آئی آخر اپنے فرزند دلبند دو چار سالہ کو زہر قاتل دیدیا کہ فی الفور جان بحق ہوا والد طفل غم فرزند لخت جگر سے بیہوش و حواس ہو کر خاک سر پر ڈالنے لگا اور اِس حالت کو پہونچا کہ قریب المرگ ہو گیا دختر نے اپنے شوہر سے کہا کہ ایک علاج مجھکو معلوم ہے اگر ہو سکے تو بالضرور یہ لڑکا زندہ ہو جاوے اور مجھکو یاد ہے کہ میرے والد کے گھر بھی ایسا ہی اتفاق ہوا تھا بدستیاری سادھو سیوا کے مطلب بر آیا ہوا شوہر نے پوچھا کہ سادھو کسکو کہتے ہین اور کیسے ہوتے ہین جواب دیا کہ یہ کنیز واقف ہے شوہر اس کا اُس کنیز کو ہمراہ لیکر واسطے تلاش کے روانہ ہوا کنیز نے راہ مین سب قواعد بجا آوری آداب و تعظیم کے بخوبی سمجھا دئیے حسب ہدایت کنیز کے اُس باغ مین پہونچا اور ڈنڈوت تعظیم کر کے دست بستہ بتضرع و زاری قدم رنجہ فرمانے اپنے گھر کے عرض کیا ہر بھگتون کا دل غیر کے دُکھ سے فی الفور نرم ہو جاتا ہے اُسکی حالت تباہ دیکھکر نرم ہو گیا اور اُسکے گھر آئے دختر موصوفہ کہ بامید درشن کے سب غم وغیرہ کو بھولکر نہایت شوق سے منتظر اور چشم براہ تھی غایت شادمانی سے تن مین نہ سمائی اور قدم سادھان کے پکڑے کہ تا دیر نچھوڑے سادھان نے جو اِس اعتقاد اور یقین سے اُس دختر کو دیکھا تو زیادہ گرویدہ محبّت کے ہو گئے اور واسطے علاج دُکھ کے زندہ ہو جانا طفل کا ضرور جانا بھگوت چرنون کا تصوّر کر کے بھجن شروع کیا اور چرن آمرت اُس طفل کے منھ مین ڈالا بھگوت اور بھگوت بھگتون کی کرپا سے اُسی وقت وہ لڑکا جس طرح خواب سے اُٹھتا ہے اُٹھ بیٹھا اور کھیلنے لگا شوہر دختر منکر و بمکھ نے جو پرتاپ بھگوت بھگتی اور بھگتون کا دیکھا باعتقاد سر دھا تمام بھگوت سرن ہو کر بھگتی اختیار کی اور دیگر باشندگان شہر بھی معتقد ہو کر بھگوت بھگت و سادھو سیوی ہو گئے دیکھنا چاہئیے ست سنگ کی مہما کو ایک دختر خوش اختر بڑ بھاگا کے پرتاپ سے کسقدر لوگون کا اودھار ہوا اور چونکہ بھگوت بھگت جنم اور مرن کا دُکھ دور کر کے لاکھون کروڑون کو زندہ جاوید کر دیتے ہین ایک لڑکا زندہ کر دیا تو کیا بڑی بات ہے۔

کتھا नीवा نیوان قوم راجپوت ایسے بھگوت بھگت اور سادھو سیوی ہوئے کہ جو بھگوت بھگت اُنکے گھر آتے تو نہایت محبّت اور پریم سے اُنکی تعظیم کرتے اور اُنکے چرنون کو دھو کر اور ڈنڈوت کر کے اپنے گھر ٹھہراتے جا بجا بھگوت کتھا ٹھہلا کر بھگوت بھگتون کی شیرین گفتاری اور خدمت سے ہر طرح کی دلجوئی رکھتے اور دل سے ایسی خدمت کرتے کہ کوئی دقیقہ از دقایق سیوا باقی نہ چھوڑتے تمام عمر بھگوت مین اور بھگوت بھگتون مین ایسی ہی محبّت رہی بھگوت نے اِس کلجگ مین اُنکی سیوا ایسی بنا ہی کہ بیان نہین ہو سکتا۔

کتھا کرشنداس جی کلتا علاقہ جیپور مین بھگوت بھگت ہوئے دن رات سری رگھنندن سوامی کے چرن کملون مین مثل بھنور کے دل لگائے رہتے تھے دوست و دشمن دُکھ سکھ برابر تھا عورت کبھی خواب مین بھی نہین دیکھتے تھے ابھیاگت سیوا کا جو پرم دھرم ہے کلجگ مین موافق اُنکے اور کسی سے ہو سکتا ہی بلکہ جو کچھ ددھیچ رکھیشر نے ست جگ مین کیا تھا وہ کرشنداس جیو نے اِس زمانہ مین کیا گویا کلجگ کو جیت لیا حال یہ ہے کہ گوپھا مین بیٹھے بھجن کر رہے تھے دروازہ پر ایک شیر آیا خیال کیا کہ آج ابھیاگت یعنی مہمان آیا ہی بھوجن دینا چاہیے اور اپنی ران کاٹ کر شیر کے روبرو رکھدی شیر نے بسبب پرتاپ بھگت کے کھانے مین جب تامل کیا تب فرمانے لگے کہ مہاراج بھوجن کرو یہ آپ کا طعمہ ہے بھگوت نے جو یہ اعتقاد و راستی و صفائی قلب دیکھی تو ساکچھات ظاہر ہو کر درشن دیئے اور پرم دھرم کے قائم رکھنے سے خوش ہو کر اپنے بھگت کی خود تعریف کری زبان بعد بھگتی کا بردان دیکر انتردھیان ہو گئے اور ران بدستور ہو گئی کہ ذرا بھی دُکھ نہ معلوم ہوا غور کرنا چاہیے اِس چرتر پر کہ اب ہم لوگ تھوڑا سا پانی اور مُٹھی آٹا دیتے روتے ہین ۔

کتھا راجان بائی دھرم پتنی رام راجا پسر رکھمال بھگوت اور گرُو اور بھگتون کے ایسے سیوا کرنیوالے ہوئے کہ سب نے کرپا کر کے سرخرو دونون جہان کا کر دیا جسنے اپنے سوامی یعنے شوہر کی ہدایت بخوبی سُن سمجھکر اُسی کے موافق عمل کیا اور نودھا بھگتی بھگوت کو مقدم تر سمجھ کر دل لگایا دیگر سب دھرم چھوڑ دیے اور اُس بھگتی حاصل ہونیکے واسطے سواے محبت بھگوت بھگتون کے اور کوئی تدبیر نہ کری حقیقت اور غیر حقیقت کے اصل مطلب کو بخوبی پہونچ کر لاشرک غلامی بھگوت مین مستقل ہوئی اور جب کا پریم اور بھاو راجہ موصوف نے خود ہر بھگتون سے بیان کیا سخاوت اسقدر تھی کہ ایک دفعہ مع رام راجہ اپنے شوہر کے براے درشن سری متھراجی مین تشریف لائی اور جو کچھ پاس تھا سب برہمنان اور بھگتون کو دیدیا ایک دام تک اپنے پاس نہ رکھا اور نہ یہ کچھ خیال کیا کہ واسطے واپس جانیکے کہان سے خرچ آوے گا اتفاقاً ایک کڑہ طلائی قیمتی ایکسو پانچ روپیہ کا ہاتھ مین رہ گیا تھا جب گھر چلنے کا قصد ہوا تو اُسکے فروخت کرنے کا ارادہ کیا اسی عرصہ مین نابھا مصنف بھگت مال آگئے رانی ممدوحہ نے وہ کڑہ نابھاجی کی بھینٹ کیا اور راجہ کو بُلا کر کہا کہ آجتک کڑہ مذکور جسم پر مثل بار گران کے تھا آج کام آیا کہ بھگوت بھگتون کی بھینٹ ہوا راجہ بہت خوش ہوا بعدہ قرض دام لیکر دونون اپنی راجدھانی کو رونق بخش ہوئے اور فی الحقیقت اگر بروقت سادھو سیوا کے فکر امروز

۱ مہمان اور اصل مہمان وہ ہے کہ جس کو پہلے نہ دیکھا ہو ۱۲ ۲ سرون کیرتن وغیرہ نہ قسم بھگتی ۱۲

فرد اکیا تو وہ سادھو سیوا کیا کرے گا۔

کتھا نند داس नन्ददास نند داس براہمن ساکن بریلی پرم بھگت سادھو سیوی ہوئے پیشہ زراعت کا تھا اور جو کچھ اُس مین پیدا ہوتا تھا سب سادھو سیوا اور بھگوت اتساہ مین خرچ کرتے تھے ایک مُنکر اور دشٹ نے بمقتضائے اپنی جبلی اور بدخوئی کے بسبب عداوت کھیت مین بچھیا مردہ ڈالدی اور گانون مین آکر نند داس جی اور سب ہر بھگتون کو دشنام دینے لگا اور مشہور کیا کہ نند داس اپنے آپ کو بھگت کہا کرتا تھا اُسنے گو ہتیا गोहत्या کری ہی نند داس جی و دیگر اشخاص یہ حال سُنکر کھیت پر گئے بچھیا مردہ کو دیکھکر نند داس جی کو تعجب ہوا اور جس طرح نامدیو جی نے مردہ گئو کو زندہ کردیا تھا اسی طرح اُس بچھیا کو زندہ کردیا سب بمع اور دشٹ معتقد ہوکر قدمون مین پڑے اور بھگوت بھگتی اختیار کی بھگوت اُس چرتر سے سادھو سیوا کرنے والون کو ہدایت فرماتے ہین کہ جس طرح مجھکو اختیار و قدرت پیدا کرنے اور مارنے اور زندہ کرنے کی ہے اُسی طرح میرے بھگتون کو بھی حاصل ہی اسواسطے میرے سروپ اور میرے بھگتون کے سروپ مین کچھ فرق نہین۔

کتھا ہرداس جی हरिदास जी ہرداس جی جو گانند مہاراج کے بنش مین پرم بھگت ہوئے اُنکی بھلائی اور بھگتی کو جلد کس طرح ترقی ہوئی کہ جس طرح بادن جی کا جسم تھوڑی دیر مین بڑھا تھا چہوت کل یعنی سادھو بھیکھ دھاری کی بے اعتقادی اور خطا بھولکر بھی ذہن مین نہ گذری بھگوت بھگتون کو اپنے گُرو کے برابر جانتے تھے اور تلک مالا سے از بس محبت تھی باوجود خانہ داری کے بیراگ اس قدر تھا کہ راجہ جنک کے برابر جاننا چاہیے اور سری رگھنندن سوامی کے چرن کملون مین اِسقدر بھگتی اور محبت تھی کہ ہر وقت تصور اور دھیان مین مست رہتے تھے اندری یعنے محسوسات کے قابو کرنے مین یکتا ہوئے اور سیتا پت مہاراج کے چرتر اور گنونکی کیرتن مین بے ہمتا۔

کتھا کانھر कान्हर کانھر پسر بٹھل داس قوم چوبہ ساکن متھرا بھگوت کا مہوتساہ اِس پریم اور بھگتی سے کیا کرتے تھے کہ اور کسی سے کب بن سکتا ہے جو چارون برن اور چارون آشرم اور مفلس اور راجہ وغیرہ اُس مہوتساہ مین جمع ہوتے تھے سب کے واسطے بھنڈارا عام جاری رہتا تھا کوئی شخص خالی نہین جاتا تھا بھگوت بھگتونکی اس قدر تعظیم اور سیوا ہوتی تھی کہ بیان سے باہر ہے چندن اور پان اور پارچہ پوشیدنی وغیرہ سب کو ملتا تھا اور بھگت اور کیرتن کا ایسا سماج ہوتا تھا کہ گویا امرت برستا ہے جسوقت بھگوت بھگتون کو زیور اور پوشش تقسیم کیا کرتے اسقدر خوشنود ہوا کرتے کہ شدت پریم سے بیہوش ہوجاتے اِس پریم کا ہونا بدو سبب خیال مین آتا ہی کہ بعد تقسیم ہوجانے زیور اور پوشش کے ہر ایک رخصت ہوا کرتا تھا تو مہاجرت کے غم سے بیہوش ہوجاتے ہون

یا کمال خوشی یہ ہوتی ہو کہ مین بڑا خوش قسمت ہون جو بھگوت کی چرن سیوا کرکے اُنکا خدمتی کہلاتا ہون واضح ہو کہ نابھا مصنف بھگت مال کو خطاب گُسّائین پدوی کا ملا تو کا نھر موصوف کے مہوتساہ مین سب نے جمع ہو کر عنایت فرمایا تھا۔

کتھا ماذھو گوال माधव ग्वाल ایسے سادھو سیوی اور بھگت ہوے کہ بھگوت نے گویا اُنکو واسطے سادھو سیوا کے پیدا کیا تھا شب و روز یہ تدبیر اور خیال رہتا تھا کہ جس سے ہر بھگتون کا سُکھ اور آنند ہو تلک اور مالا سے محبت تھی کہ جسکو دھارن کیے دیکھتے تھے اُس سے کمال خوش ہوتے تھے جس مین پرلوک درست ہو اور ہر کسی کا بھلا ہووے وہ کام خوش آتا تھا اور دس طرح کی جو بھگوت بھگتی مثل مان سرور کے ہے اُس کے مرال یعنی ہنس تھے دن رات بھگوت چرترون کی کیرتن مین مصروف رہتے تھے لوگون کے دُکھ دور کرنے والے حکیم سب سے یکسان سب کے دوست صاف دل اور بھگوت پریم مین یکتا ہوئے۔

کتھا گوپالی गोपाली والدہ گردھر گوال کہ جنکا ذکر بھیکھ نشٹھا مین ہوگا اس جہان مین واسطے پرورش بھگوت بھگتون کے جسودا کا اوتار ہوئی مطلب یہ کہ جس طرح جسوداجی نند نندن مہاراج کو لاڈ لڈاتی تھی اسی طرح گوپالی جی نے بھگوت بھگت نند نندن سروپ کو لاڈ لڈائے یا یہ کہ جسوداجی نے نند نندن مہاراج کا سیوا اور پالن کیا تھا بھگوت بھگتون کی سیوا باقی تھی اسواسطے گوپالی کا اوتار لیکر وہ تمنا دلی اپنی پورن کری منموہن مہاراج مین اسقدر پریم تھا کہ دن رات بھگوت سیوا مین رہتی تھی کلجگ کے پاپ کبھی نزدیک نہ آئے اور بھگوت بھگتون سے کسی طرح فرق اور تکلف نہ کیا گفتگو صاف اور نرم سب کو سُکھ دینے والی تھی دن رات سری گوبند سری گوبند کی دُھن لگی رہتی تھی دل صاف اور سدھ مین برج چند مہاراج کا مادھری رس اور بھگتی کا رنگ بھرا ہوا تھا اور اس رس و رنگ کے پریم اور بیشنون کے چرنون مین پریت کا استقلال لا انتہا تھا

نشٹھا چہارم در مہاتم شرون مشتمل بر کتھا چار بھگت

श्रवण

سری رگھنندن سوامی کے چرن کمل ریکھا کو اور کپل دیو اوتار کو ڈنڈوت ہین کہ واسطے اُدھار جگت کے سانکھیہ सांख्य شاستر کا ایجاد اور تتو بچار کے رواج دیا بھگوت چرترون کا سُننا بھی باعث نجات دستگاری ہے اور ظاہر ہے کہ جب تک اُن چرترون کو نہ سُنے گا تو بھگوت مین دل کس طرح لگے گا دھیان کا کرنا اور منتر کا جپ اور پوجا و تصور تتو तत्त्व

سلہ شرون کیرتن وغیرہ دہم پریم لچھنا ۱۲ سلہ خلاصہ یا مسوسات یعنے پچیس تتو ۱۲

ونیم وغیرہ سب سادھن صرف متعلق بسماعت ہین کہ جب گرو اور شاستروں سے سُنا تب اُسکے موافق عمل کیا
اور خوب غور کرکے جو خیال کیا جاتا ہے تو تمامی کارخانجات دنیا و دین بدولت سماعت کے جاری ہوے اور
اب ہوتے ہین برہما جی کو بھگوت نے واسطے پیدائش خلق کے اجازت دی تو کچھ نہو سکا جب آواز تپ کرینکی
سُنی اور اُسکے موافق عمل کیا تب اُس جہان کو پیدا کیا بعض طریق والے نادبرہم[1] کا ہی سُننا مکتی مانتے ہین کہ
بھاگوت مین اُس کا حال مندرج ہے اور یہان اُسکا ذکر اسواسطے ضرور نہ سمجھا کہ یہ طریق علیحدہ ہے اور وہ اِس
طریق سے علیحدہ غرض بلا سماعت کچھ نہین ہوسکتا اور بھگوت کے ملنے کو سواے شروَن بھگوت چرتر کے اور
کوئی طریق سہل نہین مہاست سنگ کی جو جابجا شاستر اور پُرانون مین لکھی ہے اُس سے یہ مقصود ہے کہ بھگوت
چرتر سُننے اور جلد کامیاب مقاصد آخرت کا ہو بھگوت نے مہاشروَن نشٹھا کی خود زبان مبارک سے فرمائی اور
پورانون مین جابجا مندرج ہے چنانچہ ہربنش پوران مین لکھا ہے کہ جہان بھگوت کتھا کو سُنتے ہین وہان بید اور
سب شاستر موجود ہوتے ہین جنکو مکتی کی خواہش ہو تو بھگوت کتھا سنے بھاگوت کا قول ہے کہ جو بھگوت کتھا
آب حیات کو کانون کے کٹورون سے نوش کرتے ہین وے سب گناہ اپنے دور کرکے بھگوت کے پرم پد کو جاتے
ہین پھر بھاگوت مین لکھا ہے کہ جو شخص کم قسمت بھگوت کی کتھا کو چھوڑکر واہیات کتھا سنتے ہین وہ لوگ ایسے
ہین کہ جس طرح خوک کو چرکین عزیز ہوتا ہے اور خوب غور کرنا چاہیے کہ جو کوئی بھگت گذرا یا اب ہی یا آیندہ
ہوگا وہ سب پرتاپ شروَن کا ہے اگرچہ سُننا بھگوت چرترون کا سب طرح بہتر و نیک ہے لیکن جو سب
قاعدہ باعتقاد دل سُنے تو اُسکا کیا کہنا ہے یعنے کہنے والے کو مثل بیاس اور بھگوت کے جانے اور بھگوت چرترون
مین اور اُس شاستر مین محبت دلی ہو پھر اُن چرترون کو سمجھکر بخوبی مطلب پر غور کرکے اور موافق فرمودہ اُس
شاستر کے عمل ہو اور شوق سننے بھگوت چرتر اور کتھاؤن کا اس قدر ہو کہ کبھی طبیعت سیر نہووے بلکہ ہر دفعہ
بھگوت چرتر کو نیا سمجھے نہ کہ فلان پوران ایک دفعہ سُن لیا ہے پھر دوبارہ سُننا کیا ضرور ہے پرتھو مہاراج نے
بھگوت سے درخواست کری کہ میرے دس ہزار کان واسطے سُننے ہر چرترون کے ہوجاوین اور کبھی میرا دل
آپ کے چرتر سننے سے نہ ہٹے نت نیا آپ کے چرترون کو جانتا رہون نودھا بھگتی مین جو اول درجہ شروَن کا لکھا ہے
یہ مطلب ہے کہ بلا شروَن بھگوت چرترون کے بھگتی حاصل نہین ہوتی اگرچہ باہم گرو کی گفتگو مین بھگوت چرترون کا سُننا

[1] چار قسم کی آواز ہی بیکھری वैखरी زبان سے مدھیما मध्यमा حلق سے پشینتی पश्यन्ती دل سے ادا ہوتی ہی اور پرا परा آواز چہارم
کہ ناف سے اُٹھتی ہے یہ سبب محسوس ہونے کے برہم سروپ کہلاتی اُسی کو موسیقی علم والون نے نادبرہم لکھا ہے اور بیاکرن شاستر
والون نے بلفظ سپھوٹ स्फोट دھٹہ جوگ والون نے بہ لفظ ہو برہم سروپ ثابت کیا ہے ۱۲

اور راگ وشبن پد وغیرہ کا شرون سب داخل شرون نشٹھا کے ہین لیکن عمدہ ترین شرون وہ ہی کہ بھگوت بھگتون کے
ست سنگ مین چرتر سنے جاوین کسواسطے کہ اِس شرون کا عمل بھی وہان موجود ہوتا ہے اور جو کچھ شک اور شبہہ
عائد ہوتا ہے وہ فوراً رفع ہو جاتا ہے یا پوران وغیرہ کی کتھا کرانا یہ بھی عمدہ قسم شرون کی ہے کسواسطے کہ خود بخود
ست سنگ حاصل ہو جاتا ہے سو کتھا کرانے کا رواج بعض بعض جگہ البتہ ہے لیکن جو شخص متموّل اور سردار اور
ملازم سرکار ہین اُنکے کتھا کرانے کا عجب حال ہے کہ اندک لکھتا ہون اول تو بھگوت چرترون مین کسی کو محبت
ہی نہین بلکہ بعض کمبخت بدنصیبون کا یہ قول ہے کہ صاحب کتھا سننے سے کیا ہوتا ہے کرنی پردھان ہے اور اُن
مردود اور مرتدون کو اِس بات پر غور نہین کہ لکھنا پڑھنا دنیا کے کام کرنے ہوشیاری تمام کارخانہ داد وستد کار سرکاری
وغیرہ سب بذریعۂ سماعت اُنکے ذہن مین آیا ہے پس جبتک بھگوت کتھا سماعت مین نہ گذرے گی تب تک بھگوت کا
روپ کس طرح ذہن مین آوے گا اور بعض خاندان مین یہ حال بچشم خود دیکھا کہ کبھی اُنکے خاندان مین کتھا نہین
ہوئی بلکہ نحس اور باعث آجانے کسی آفت کا اور مرجانے کسی عزیز کا سمجھتے ہین سو اِس قسم کی گفتگو اور فہمید
اُنکی اِسواسطے ہے کہ بھگوت کو بہت جلد اُنکی دولت اور حشمت و مراتبات اور اُنکے خاندان کا ناش کر دینا
اور دُنیا سے اُنکا نام و نشان اُٹھا دینا منظور ہے اگر کسی نے جبراً قہراً مروتاً کتھا کہلائی تو ایسے شخص سے کہ وطن دار
شاندار اور شکیل یا پادھا یا پروہت یا لڑکا بن خواہ جوانی کا یار یا بسبب حاضر باشی وغیرہ کا مستحق ہووے
کسی پریمی و بھگوت بھگت کی تلاش کرکے کہلانے کا تو کیا ذکر ہے جب وہ کتھا شروع ہوئی تو کوئی سُننے کو نہین آتا
کہ کسی کو عذر عدیم الفرصتی کا ہے اور کسی کو محنت کام کا اور کوئی کہتا ہے کہ میان ہم نے کیا گناہ کیا ہی جو کتھا سُنین
اور کوئی فرماتا ہے کہ بروز اختتام حاضر ہون گے اور کوئی اپنے آپ کو بڑا آدمی یا بڑا عہدہ والا سمجھ کر غریب یا کم
عہدہ والے کی کتھا مین نہین جاتا حالانکہ اِن صاحبان کو بجز شطرنج و گنجفہ بازی و شعر خوانی و لہو لعب و تماشا بینی
و دیگر اِسی قسم کے مزخرفات کے اور کچھ کام نہین اور اگر بر تقدیر کوئی شخص اتفاقیہ چلا بھی گیا تو مطلق دل نہ لگا اور
جاتے ہی سو رہا اور بعد واپسی جو کسی نے کچھ پوچھا تو کتھا اور پنڈت دونون کی ہجو کرنی شروع کی کہ نہ کچھ پنڈت جانتا ہی
اور نہ کتھا سمجھ مین آتی ہے صرف وہ کتھا کہلانیوالا اکیلا سُنتا رہا اور جب خاتمہ کتھا کا دن آیا اور اُن اشخاص کو بُلایا
تو دس بیس دفعہ کے طلب کرنے سے اُسوقت آئے کہ جسوقت عین روپیہ چڑھانے کا وقت ہو بدین سبب کہ کوئی
حرف کان مین نہ پڑ جائے اور اگر کچھ دیر پوری ہونے کتھا مین ہوئی تو آدمی بلانے والے پر غصہ ہوئے کہ اسقدر پہلے
کسواسطے بلا لایا اور کوئی پنڈت جی سے کہتا ہے کہ مہاراج جلدی کرو شام نزدیک آئی اور کوئی گردن اُٹھا کر

صفحہ ورق کو دیکھتا ہے کہ سُرخ سطر خاتمہ کی قریب آئی یا نہین اور کوئی صاحب خانہ کو کہتا ہے کہ آرتی وغیرہ کا سامان تیار رکھو کہ دیر نہو اور کوئی دل ہی دل مین کہتا ہے کہ کس آفت مین آپھنسے اور کسی نے روپیہ ہی بھیجدیا اور قدم رنجہ نفرمایا غرض اِس حال سے کتھا پوری ہوئی لیکن اس قدر اور بھی لطف ہے کہ اگر قابو پایا تو کھوٹا روپیہ چڑھا گئے واہ کیا تعریف کی جائے کہ اگر ناچ مین جاوین تو خواب مین بھی خواب نہ آوے اور اُسکے شوق مین خورد نوش سب بھول جاوین اور سب سے پہلے جا موجود ہون اور بھگوت چرترون کے سُننے کا اور کتھا مین جانے کا یہ حال کہ گویا کسی نے توپ کے مُنھ پر کھڑا کردیا ہو دست بستہ گزارش خاکسار کی یہ ہے کہ اِس گنہگار نے اپنا حال لکھا ہے کسی کو رنج نہوے اور یہ حال میرا منجملہ کروڑ حصّون کے ایک حصّہ ہے ہے رگھُنندن سوامی ہے دین تبسل ہے پرنتارت بھنجن ہے دین بندھو کوئی روز ایسا بھی آوے گا کہ آپ کے چرتر پوتر تو مثل چندرمان کے ہون گے اور میرا دل مثل چکور کے اور کوئی وہ ساعت بھی ہوگی کہ آپ کے روپ انوپ کا چنتون اور تصور مثل دولت اور دھن کے ہوگا اور میرا دل مثل شخص طامع کے ہے کرناکر مہاراج جو اپنی کم نصیبی اور گناہون کو خیال کرتا ہون تو کروڑون جنم تک کچھ ٹھکانا اپنا نہین دیکھتا اور جو پتت[۱] پاون دین تبسل[۲] ادھم[۳] اودھارن کرنانِدھان[۴] وغیرہ نامون پر نگاہ ہوتی تو کوئی فکر اور خوف کا مقام نہین لیکن اس مین بھی ایک لطیفہ یہ ہے کہ یہ تحریر میری صرف برائے نام ہے نہ دل سے اگر اس اپنی تحریر پر مستقل ہوکر مستغنی رہون تو بھی بیڑا پار ہے کہانتک گزارش کرون جو عادات میری ہین ایسی اُن مین ایک نہین کہ پسند خاطر بندگان والا کے ہون بس اب اسی قدر عرض کافی ہے کہ جیسا ہون آپ کا ہون یہ منوہر سماج آپ کے چرتر کا سب بھگتون کے چیت کو پرم آنند کا دینے والا ہو جب برشبھان نندنی برج[۵] چندنی جی کو یہ خبر پہونچی کہ نندنندن برج ناگر مہاراج ساز و سامان ہوری کھیلنے کا لیکر مع ہزارون لاکھون اپنے سکھاؤن اور سرِ دون[۶] کے قریب آپہونچے تو فی الفور مع کروڑون سکھیون اور رنگ گلال وغیرہ کے پرم آنند اور اُمنگ مین بھری ہوئی گاتی بجاتی روانہ ہوئی جب مان سرور کے قریب پہونچی تو نندنندن مہاراج کا غول آپہونچا اور طرفین سے بارش رنگ کی کہ گلاب و کیوڑہ و مشک و زعفران و چندن وغیرہ کے عطریات سے معطر تھا شروع ہوئی بعد ازان قمقمہ کہ عبیر اور گلال سرخ و سفید و زرد و سبز و عباسی و گلابی سے بھرے ہوے تھے چلاتے یہ حال تو دور سے گزرا جب طرفین مل گئے تو اِس دھوم سے رنگ پاشی اور گلال ملنے اور ہمدگر پر ڈالنے کی

---

۱ پتت پاون یعنے افتادہ از دھرم یعنے گنہگار کو پاون یعنی پاک کرنے والا ۱۲ ۲ عاجز نواز یا عاجز ہین عزیز جسکو ۱۲ ۳ گنہگارون کو نجات دینے والا ۱۲ ۴ رحم کا سمدر یا رحم کی دولت کا دولتمند ۱۲ ۵ چاندنی یا روشنی ۱۲ ۶ تالاب متصل برسانہ ۱۲

کثرت ہوئی کہ زمین وزمان رنگین ہوکر آنندروپ ہوگیا چونکہ سامان سب قسم کا جانب لاڈلی جی کے بکثرت تھا

راد ھکا ۱۲

اور فوج ظفر موج بھی ازبس آراستہ اور سجی ہوئی کہ اُس مین للتا و بشاکھا و شیاملا و سری متی و دھنیا و پدما و بھدرا

भद्रा पद्मा धन्या श्रीमती श्यामला विशाखा ललिता

و چندراولی مع ہزار ہا و لکھوکھا سکھی سہیلیون کے سرغنہ تھی اسواسطے برج کشوری جی کا فریق غالب آیا اور اگرچہ

चन्द्रावली

راد ھکا ۱۲

نٹ ناگر مہاراج کی جانب بھی شریداما ن و مدھ و منگل و سوبل و سوباہ و ارجن و بھوج و منڈل سرغنہ مع بسیار

سرگرشتہ ۱۲

मण्डल भोज अर्जुन सुबाहु सुवेल मङ्गल मधु श्रीदामा

ازبسیار سکھا اور بال گوپال تھے لیکن بسبب چستی و چالاکی اور تیز دستی فریق ثانی کے سب مغلوب ہوئے اور جانب

برج کشوری جی کی کمک بھی پہونچی کہ برہمانی اور پاربتی و اندرانی وغیرہ جو بمانونؔ پر سوار ہوکر واسطے دیکھنے اس اُتم آنند

کے آئی تھین واسطے رضامندی شری برجناگری جی کے رنگ و گلال اور کلپ برچھ کے پھولونکی بارش کرنے لگین یہ

حال گذرا کہ ایک ایک نندنندن جی کے سکھا کو دس دس برج ناگریون نے گھیر لیا اور مالش گلال و رنگپاشی سے

سب کا ہاتھ بند کرکے اپنی چالاکی و تیزدستی و حسن بیمثال اور مندمسکان اور دیکھنے ترچھی نگاہ کے دام مین سب کو

گرفتار کیا نندکشور مہاراج کو برشبھان نندنی جی نے پکڑا اور گلے مین ہاتھ ڈالکر اپنی طرف کھینچ لیا اور للتا و بساکھا

و دھنیا وغیرہ جو قریب موجود تھین اُنکی امداد سے برج چند چھوٹنے نہ پائے سب نے ملکر رنگ و گلال سے خوب خبر لی

چندراولی کہ لاڈلی جی سے مخالف تھی یہ حالت دیکھکر تشریف لائین اور برج کشور مہاراج سے فرمایا کہ خبردار ہم

تمھاری مدد کو مع سامان موجود ہین چنانچہ بعنایت چندراولی جی کے برج ناگر مہاراج نے برج ناگری جی سے

حسب دلخواہ اپنا عیوض لیا اور اس دھوم دھام سے رنگپاشی وغیرہ و ہنسی و قہقہہ و گفتگو سے موقع اُس سماج

کی ہوئی کہ بھگتون کے دلون مین وہ سامان موجود ہے یا برہما دک دیکھنے والون کی اُسوقت کی زیبایش شری

برج کشوری کی کس سے بیان ہوسکتی ہے کہ گویا شوبھا مجسم زمین پر آکر کروڑون چندرما کی شوبھا کو شرمندہ کرتی ہے

پیشانی ۱۲ مشک ۱۲

گورے مکھ اور تابندہ چہرہ پر زلفین چھوٹی ہوئی چندرکا اور شیش پھول سر پر مستک پر تلک کستوری اور زعفران کا

ٹیکا جڑاؤ شوبھت کانون مین جھومکہ اور کرن پھول نتھ اور بمبیسر ناک مین باریک باریک زری کا دوپٹہ سبز

اور دیگر پوشش لہنگہ وغیرہ کی بکمال زرق و برق کے ساتھ اور زیورات مناسب ہر یک عضو پر سجے ہوئے

ایک ہاتھ برج ناگر مہاراج کے گلے مین اور دوسرے ہاتھ مین گلال اور اسی طرح نندنندن مہاراج بڑی سج دھج

کے ساتھ شیام سندر چہرہ پر زلفون کے بال بکھرے ہوئے سر پر مُکٹ کانون مین کنڈل اور جھومکہ و دیگر زیورات

ہر یک عضو پر برابمان دوپٹہ باریک سے کمر کسی ہوئی ایک ہاتھ تو برج ناگری جی کے گلے مین گلباہین ہوکر تا بہ سینہ

لہ خانہ نور کہ ہوا پر چلتا ہے ۱۲

اُنکے آیا ہوا اور دوسرے ہاتھ مین کلال اِس چھب پریا پریتم کو دیکھ کر برہما اور شیو وغیرہ دیوتاؤن کی تو کیا تاب وطاقت ہو کہ اپنی خودی اور ہوش مین رہین بلکہ خود پریا پریتم ہمدگر رُوپ کو دیکھ کر محو اور مگن ہو گئے۔

کتھا نارد جی नारदजी مہاراج جملہ نشٹھاؤن بھگوت بھگتی مین سرنشتہ اور اول ہین اور بانخاص بھاگوت دھرم پرچارک مین کہ بالمیک اور بیاس وغیرہ رکھیشران کو اُنکا ہی اُپدیش ہوا اور علی ہذا القیاس کیرتن مین کہ ہر وقت بینا[1] لیے بھگوت چرترون کا گان کرتے ہین شاستروں مین جہان تہان اُنکے چرتر جو لکھے ہین تو بھاگوت دھرم پرچارک اور کیرتن मीणा مین زیادہ تر ہین اُن ہر دو نشٹھا مذکورہ مین جو اُنکو مندرج نہ کیا اور سرون نشٹھا مین لکھا تو وجہ یہ ہے کہ نارد جی کو جو درجہ نصیب ہوا صرف بذریعۂ سرون نشٹھا کے ہوا اور بھگوت چرترون کو شرون کرکے جیسا عمل چاہیے وہ جھنکار تھا اُنکی جانب سے ظہور مین آیا علاوہ ازان اب بھی جہان بھاگوت کتھا اور چرتر بیان ہوتے ہین تو نارد جی بالضرور واسطے شرون کے آتے ہین اِسواسطے اِس نشٹھا مین مندرج کیا نارد جی بھگوت کا انس اوتار ہین اور بھگوت کا مُن بھی ان کو لکھا ہے پھر برہما جی کے فرزند ارجمند اور سب پترون مین عزیز ہین اور سب دیوتاؤن کے ہادی اور گرو اور رکھیشرون مین اُنکو گیتا جی مین بھگوت نے فرمایا ہے جگت کے اُپکار[2] مین اسقدر محبت اور کوشش ہے کہ دو گھڑی سے زیادہ ایک مقام پر نہین رہتے اور جابجا خود جاکر ہدایت فرماتے ہین سری رامائن بالمیکی اور شری مد بھاگوت دو جہاز کلان جو واسطے اُتارنے غرق شدگان سنسار سمدر کے تیار ہوے نارد جی نے اول اُپدیش فرمایا تھا جن اشخاص پر نظر مہربانی کی ہوئی اور اُنکو جو درجہ نصیب ہوا اُس کا بیان تو کس سے ہو سکتا ہے کہ سب بھگوت روپ ہو گئے مثل دھرو و شصت ہزار پسر دچھ پرجاپت[3] و پرچیتا وغیرہ ہزارہا لکھہا لیکن جنکے اوپر نگاہ قہر کی ध्रुव प्रचेता प्रजापति ہوئی انجام کو وہ بھی بھگوت کو پراپت ہوے اور وہ قہر مثل ہزارہا در ہزار عنایت و مہربانی کے ہو گیا لیلا اور چرتر نارد جی کے بیشمار ہین اِس جگہ صرف ابتدا کا چرتر واسطے ظاہر ہونے مہاشرون بھگوت چرترون کے اور ست سنگ و سیت پرساد بھگوت بھگتون کے تحریر ہوتا ہے بھاگوت مین لکھا ہے کہ نارد جی پہلے کلپ مین داسی پُتر یعنے کنیز زادہ تھے والدہ اُنکی بسبب پڑنے مصیبت کے رکھیشرون کے استھل مقام[12] مین لے گئی اور خدمت رکھیشرون کی کرکے سیت پرساد یعنے اولش رکھیشرون سے شکم سیری اپنی اور نارد جی کی کرتی رہی جب والدہ نارد جی کی کسی کام کے واسطے جاتی تو اُنکو رکھیشرون کے پاس بٹھلا کر جاتی اور وے جو گفتگو باہمدگر رکھیشران کے

---

[1] بینا لفظ کے معنی اگرچہ مُرلی کے ہین لیکن بعض کا یہ قول ہو کہ ساز کوئی اور ہی ۱۲ [2] کوشش برائے فائدہ دیگر ۱۲ [3] رابئہ سر منشر ۱۲

ہوا کرتی سُنا کرتے شدہ شدہ بہ برکت شرون بھگوت چرتر اور سیت پرساد اور ست سنگ بھگوت بھگتون کے
دل نارد جی کا تزلزل اور خیالات باطلہ کو چھوڑتا ہوا ایک سو ہونے لگا اور بھگوت مین اور رکھیشرونکے قول مین
روز بروز اعتقاد اور یقین کی ترقی ہوئی جسقدر اعتقاد اور دلکو قرار ہوتا گیا اُسی قدر رکھیشرون نے نظر عنایت
اور رحم کی زیادہ فرمائی یہانتک کہ جو جو راز بھگوت بھگتی اور گیان کے لائق پوشیدہ رکھنے کے تھے سب اُپدیش
کر دیے اور پھر بھگوت دھیان کی ہدایت فرمائی اُسپر نارد جی نے ایسا عمل کیا کہ عرصۂ قلیل مین صفائی قلب
کی بہم پہونچی اور گیان بیراگ نصیب ہوئے جب والدہ نارد جی کی مرگئی تب جنگل مین چلے گئے اور بھگوت
دھیان مین مصروف ہوئے ایک دفعہ بھگوت کے رُوپ انوپ کا جلوہ اُنکے دل مین نمودار ہوکر پھر انتردھیان
ہوگیا نارد جی اُسی رُوپ کے شوق مین مضطرب و بیقرار ہوکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اور انجام کار
اِس کلپ مین یہ درجہ اِنکو ملا کہ برہما جی کے خلف الرشید اور ترن تارن ہوئے کہ برہما جی بھی مہما اُن کی بیان
نہین کر سکتے تھے۔

کتھا गरुडजी گرڑجی بھگوت پارشدون مین ہین اگرچہ اُنکا لکھنا سیوا نشٹھا مین واجب تھا کہ ہر وقت
بھگوت کے سامنے حاضر رہتے ہین اور ظاہر و باطن بلکہ ہر ایک عضو اور جان کو بھگوت سیوا مین لگا رکھا ہے لیکن
شرون نشٹھا مین اُنکے لکھے جانے کی یہ وجہ ہوئی کہ ایک دفعہ اُنکو بھگوت سیوا مین مایا کے پرتاپ سے کچھ شبہہ
اور بھرم ہوا اور وہ شبہہ بھگوت چرترون کے سُننے سے رفع ہوا اسواسطے شرون نشٹھا مین مندرج کیا جب سری
رگھنندن سوامی واسطے فتح لنکا کے تشریف لے گئے اور اندرجیت پسر راون واسطے لڑائی کے آیا تو اندرجیت نے
تمامی فوج اور اُس رگھنندن سوامی کو کہ جس کی مایا کی پھانسی مین بیشمار برہما نڈون کے برہما اور دیوتا پھنسے ہین اور
ستچدانند گھن پُورن برہم کہ جس کا ایک دفعہ نام لینا لاانتہا مہا مہا پاپی اور پاپی اور گنہگارون کو ایک لحظہ مین
آواگون کی سخت و مضبوط زنجیر سے چھوڑا دیتا ہے ناگ[1] پھانس مین باندھ لیا تو نارد جی نے گرُڑجی کو بھیجا کہ اُنھون نے
سب سانپ کھا لیے اور مایا دُور ہوئی تب گرڑجی کو یہ بھرم ہوا کہ اگر سری رگھنندن سوامی ایشر اور بھگوت
اوتار ہوتے تو کب ممکن تھا کہ ایک ناچیز راچھس اپنی ناگ پھانس مین باندھ لیتا یہ خیال گرڑجی کو ہوا ہی تھا
کہ بھگوت کی مایا نے اُنکی عقل کو اگیان سے آلودہ کرکے ایسی بیقراری اور پیچ و تاب مین ڈالا کہ ہر چند دل کو فہمائش
کی لیکن گیان نہ ہوا آخرش برہما جی کے پاس گئے اور اپنا حال بیان کیا برہما جی نے سیو جی کے پاس بھیج دیا

[1] جس منتر کے پرتاپ سے سانپ نمودار ہون ۱۲

شیوجی نے جانا کہ بھگوت نے برائے رفع غرور کے گرڑجی کا گیان اپنی مایا سے دُور کردیا ہے سو وہ اگیان
کاگ بھشنڈ کے ذریعہ سے دور ہونا مناسب ہے کہ پرند کی گفتگو پرند خوب سمجھتا ہے چنانچہ کاگ بھشنڈ کے پاس بھیجدیا جب
گرڑجی متصل مکان قیام کاگ بھشنڈ کے پہونچے تو وہ مایا اُسی وقت دور ہوگئی کسواسطے کہ مایا اُنکے مکان کے
قریب حسب دعا لومش رکھیشر اور خواہش سری رگھنندن جی کے نہین آتی بعد ازان کاگ بھشنڈ جی کی خدمت مین
लोमश
حاضر ہوئے اور سری رام چرتر ابتدا سے انتہا تک سُنا اُس پرم آمرت سے اُنکے گیان کو ایسی زندگی جاوید حاصل ہوئی
کہ مایا کی موت ابتک نزدیک نہین آتی اور نہ اگیان کا مرض ستاتا ہے فی الحقیقت بھگوت چرترون کا سُننا اگیان
کے اندھیرے کو مثل آفتاب روشن کے ہے کہ فی الفور اُس تاریکی کا ناش ہوجاتا ہے اور واسطے دینے مطالب
دُنیا اور عاقبت کے مثل کامدھین اور کلپ برچھ کے۔

مادہ گاو بہشتی ۱۲ درخت بہشت ۱۲

کتھا राजा परीक्षित راجہ پریچھت پسر ابھمن نبیرہ ارجن شردن نشٹھا مین سردار اور سر دفتر ہوئے اُنکے ہی سبب سے
شری مدبھاگوت نے اِس دُنیا مین رواج پایا ہے کہ جس کی بدولت کوٹان کوٹ مہاپاپی اور گنہگار اِس سنسار سمدر
سے پار ہوئے اور ہوتے ہین پریچھت نام ہونیکی یہ وجہ ہے کہ جب وے حمل مین تھے تب اشوتھامان پسر درونا چارج
अश्वत्थामा
نے برائے قطع نسل پانڈوان کے برہما ستر کیا بھگوت نے شکم مین اُترا[1] کے اپنی قدرت کاملہ سے جاکر اُس
उत्तरा
برہما ستر سے پریچھت کی رچھا کری اسی وقت جو بھگوت کو پریچھت نے دیکھا تو بامید دیکھنے رُوپ انوپ کے آنکھین
بند نہ کین جب بعد ولادت بھگوت کو دیکھ لیا تب آنکھ کھولنا اور بند کرنا شروع کیا اسواسطے پریچھت نام ہوا بعدہٗ
جب دو چار سالہ ہوئے تو زرد پوش کو دیکھ کر اُسکے پاس جاتے اور باشتباہ بھگوت کے اُسکو دیکھتے اِسواسطے
بھی پریچھت نام ہے بعد انتردھیان ہونے سری کرشن سوامی کے پانڈوان نے پریچھت کو راج دیکر ترک دُنیا
فرمایا تو پریچھت نے اُس عدل اور دھرم سے راج کیا کہ رعایا راجہ جدھشٹر کو بھول گئی ایک دفعہ راجہ پریچھت
موصوف کو خیال ہوا کہ اگرچہ کلجگ نے ہنوز کچھ دخل میرے راج مین نہین کیا لیکن تاہم خبرگیری واجب ہے
اسواسطے دگبجے[2] کو سوار ہوئے اور ہر ایک کو اپنے اپنے دھرم مین سمادھان پایا لیکن کروچھیتر مین یہ حال دیکھا کہ
कुरुक्षेत्र
ایک شودر راجہ کا لباس پہنے ہوئے بیل کو کہ حقیقت مین وہ دھرم تھا اور ایک چرن اُسکا باقی رہ گیا تھا تنبیہ
پانو ۱۲
کررہا ہے اور زمین گئو رُوپ اُسکے پاس کھڑی روتی ہے راجہ نے تلوار کھینچکر اُس شودر کو کہ کلجگ تھا فرمایا کہ اگر اپنی
مادہ گاو ۱۲
زندگی چاہتا ہے تو میرے راج سے باہر ہو کلجگ نے دست بستہ عرض کیا کہ مہاراج آپ کی عملداری و حکومت

[1] نام والدہ راجہ پریچھت ۱۲ [2] بمقام اعلیٰ و برتر رسیدن ۱۲

صرف سُن لیا اور پھر کیرتن نہین کیا تو کیس طرح بھگوت حاصل ہوگا خلاصہ یہ کہ بھگوت کیرتن کے واسطے شرون
ایک سادھن ہے اور ثمرہ اُس کا کیرتن اور اسی واسطے بعد سرون نشٹھا کے کیرتن نشٹھا شاسترون مین مندرج
ہوئی ہے اور یہ بات دیکھنے مین آتی ہے کہ ہزارون آدمی بھگوت کتھا وغیرہ سُنتے ہین لیکن بعد شرون کے جو
بھگوت کیرتن نہین کرتے تو اِسواسطے کسی مراد کو نہین پہونچتے اور قیاس بھی مقتضی ہے کہ جب تک دیکھے یا سُنے ہوئے
حُسن یا کسی اور امر کا ذکر ہی نہوگا تو کس طرح دِل مین رہے گا بھگوت کا قول آدپُوران مین ہے کہ مین نہ بیکنٹھ مین
رہتا ہون اور نہ جوگیون کے دل مین صرف وہان رہتا ہون کہ جہان میرے بھگت میرا کیرتن کرتے ہین بھاگوت کے
ایکادش اسکندھ مین لکہا ہے کہ ست جگ مین دھیان سے اور تریتا مین جگیہ سے اور دواپر مین بھگوت پوجا سے مکت
द्वापर यज्ञ त्रेता सतयुग
ہوتی تھی اور کلجگ مین بھگوت کیرتن پرمان ہے بشن دھرم اوتر مین لکھا ہے کہ بھاگوت کا کیرتن سب سُکھون کا
विष्णुधर्मोत्तर प्रमाण
دینے والا اور پاپون کا ناش کرنیوالا اور دل کو صفائی بخشنے والا اور دھرم کو بڑھانیوالا اور بھگت مُکت کا دینے والا
اور پرم سار ہے مخالفین بید بھی اِس بات مین متفق ہین ؎ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد + بسا کین دولت از گفتار خیزد
غرض بلا بھگوت کیرتن کے کوئی صورت مخلصی کی سلسلۂ جنم مرن سے نظر نہین آتی پانی بلونے سے اگر روغن زرد اور
ریت مین سے تیل حاصل ہو جاوے تو ہو جائے لیکن بلا بھگوت بھجن کے سنسار ساگر کو اُتر جاوے یہ ہرگز ممکن نہین
اگرچہ قواعد بھگوت کیرتن مین یہ لکھا ہے کہ وہ کیرتن ایسا ہووے کہ توجہ دلکی اُس مین مگن ہو کر محو ہو جاوے چنانچہ
ایک ذکر یاد آیا کہ دو شخصون نے بھگوت کتھا ایک گوشہ مین کہی سُنی دونون محو ہو کر وہین مر گئے لوگون نے دونون کو
یکجا کر کے جلا دیا اُنکی عورات نے آکر استخوان اپنے اپنے شوہر کے علٰحدہ علٰحدہ انتخاب کر لیے کسی نے پوچھا کہ تم کو
امتیاز اپنے اپنے شوہر کے استخوان کی کس طرح ہوئی کیرتن کرنیوالے کی استری نے جواب دیا کہ میرا شوہر بھگوت
چرترون کے رس مین ایسا غرق ہو گیا تھا کہ استخوان تک گل گئے تھے اِس علامت سے مین نے اپنے شوہر کے
استخوان انتخاب کر لیے دوسری نے بیان کیا کہ بھگوت چرترون کے تیر جو کیرتن کرنیوالے کی زبان کمان سے
چھوٹے تو میرے شوہر کے دل مین ایسے لگے تھے کہ استخوانون مین سوراخ ہو گئے تھے اِس علامت سے مین نے
اپنے شوہر کے استخوانون کو شناخت کر لیا سُو اس قدر توجہ کیرتن اور شرون مین ہووے لیکن بقول اکثر مقامات
شاستر کے کیرتن بھگوت کا خواہ بدل خواہ بظاہر خواہ برائے نمایش خواہ برائے مطلب وغیرہ کے کسی طرح ہووے
بالضرور بھگوت بھگتی حاصل ہو جاوے گی اور اسی ظاہر کی کیرتن سے دل متوجہ ہو جائے گا کہ اِس بات کا ذکر
کچھ نام نشٹھا مین ہوگا منجملہ اقسام کیرتن کے ایک قسم بھگوت کتھا کیرتن کی جو مشہور ہے تو اِس زمانہ مین اُس کا

عجب حال ہو کہ کیرتن کرنے والے تو بلا سبب صرف بھگوت بھجن کیرتن نہین کرتے بلکہ پڑھنا پورانون کا صرف برائے حصول معاش[1] سمجھتے ہین اور شروون کرنے والون کا حال تھوڑا ساشروون نشٹھا مین مندرج ہوا اکثر براہمن جو بھاگوت وغیرہ بغل مین دبائے امید وار کتھا کے پھرتے ہین اور اُن کی کتھا نہین ہوتی تو سبب یہ ہو کہ جس روز سے اُنھون نے اُس کتھا کو پڑھا ممکن نہین کہ پھر کبھی اُسکو بچارا یا دیکھا ہو اگر ہر روز وہ اُن کا کیرتن کرتے رہین تو بلا تلاش خود بخود ہزارون شخص واسطے کتھا کرنے کے اُنکو بلایا کرین بدینوجہ رامائن و بھاگوت وغیرہ پوران بھگوت رُوپ ہین جو کوئی بھگوت کیرتن اور آرادھن کریگا بیشک مطلب اُسکا حاصل ہوگا بعض سُننے والے جو یہ بات کہتے ہین کہ آجکل کوئی کتھا کہنے والا پریمی اور بھگوت بھگت نہین ملتا یہ قول اُنکا محض غلط ہی ہزارون لاکھون پنڈت پریمی ملتے ہین مگر ہم لوگ اُن کی تلاش نہین کرتے اور بسبب اپنے عیوب کے اُنکے ہنر کو تمثل بعیوب کر لیتے ہین پریم اور بھگتی پر نگاہ نہین ہوتی جس طرح دو شخص ایک سرائے مین رات کو مقیم ہو کر تمام رات اپنے شوق مین شب بیدار رہے صبح کو جو دونون نے ہمدگر کو دیکھا تو فاسق و فاجر میخوار نے بھگوت بھگت کو سمجھا کہ اُس نے تمام رات مجھ سے زیادہ ترعیش کئے ہونگے اور جو شخص بھگوت بھجن مین تمام شب بیدار رہا تھا اُس نے اُس فاسق فاجر کو اپنے سے زیادہ بھجن آنند جانا علاوہ ازان اگر ہم لوگ بھگوت بھجن کرنیوالے اور پریمی ہو وین تو کتھا کرنیوالے اور پریمی ہو وین تو کتھا کرنیوالے بلا تلاش ملجاوین بلکہ وہ لوگ خود ہماری تلاش کر لین جس طرح سکدیوجی نے راجہ پریچھیت کو اور سوت جی نے شونک وغیرہ کو خود تلاش کر لیا دستور مستمرہ ہو کہ جیسا یہ آدمی ہوتا ہے اُسکو ویسا ہی آملتا ہو قطع نظر اسکے اگر پریمی اور بھگت نہین ملتے تو جیسے ملتے ہین اُنپر اعتقاد واجب ہے کہ ہم سے بہر صورت واقف ہین تو اول تو شاستر کو خوب جانتے ہین دوم برہمن ہین اور برہمنون کی مہما سب بید اور شاسترون مین لکھی ہے کہ بھگوت رُوپ ہین چنانچہ بھگوت نے فرمایا ہے کہ برہمن باعلم ہووے یا بے علم میرا انگ ہی بعض شخص دو چار ترجمہ پوتھیون کے پڑھکر اور اپنے آپ کو گیانوان اور ہمہ دان سمجھ کر یا بڑا عہدہ اور دولت پاکر کہتے ہین کہ ہم مین اور براہمنون مین کیا فرق ہی براہمن وہ ہی جو برہم کو جانے جیسے وہ آدمی ہین ویسے ہی ہم ہین سو واضح ہو کہ برہمن آدمی نہین ہوتا ہین بھوسر[2] اور بھودیو اُنکا نام ہی اور بالفرض اگر آدمی ہی بمقتضائے بے اعتقادی تصور کئے جاوین تو دیگر آدمیون سے اسقدر فرق ہی کہ جس قدر ستارون سے آفتاب کو اور دیگر بہائم سے گئو کو ایک ذکر یاد آیا کہ ایک شخص زیر درخت پیپل گھوشنکا کیا کرتا تھا برہمنان نے منع کیا باز نہ آیا پھر بتاکید جو منع کیا تو پر غضب ہو کر کہنے لگا کہ پیپل اور دیگر درختان مین کیا فرق ہے کہ سب درخت برابر ہین ایک برہمن لطیفہ گو نے جواب دیا

[1] خدمت و داد و وظیفہ ۱۲ [2] زمین کے دیوتا یعنی فرشتہ ۱۲ ۔ اور بھودیو کے بھی یہی معنی ہین ۱۲

کہ تمھاری جوروا اور والدہ مین کیا فرق ہی کہ دونون عورات برابر ہین مطلب یہ کہ برہمنان کو سب طرح بزرگی حاصل
ہی علاوہ ازان سب قواعد دنیا و دین کے برہمنان نے جاری کیئے اور سلف مین خواہ اب جس کسی کو بزرگی
حاصل ہوئی اور بھگوت بھگتی کا رتبہ نصیب ہوا تو سب کو بعنایت و غلامی و سیوکائی برہمنان کے ملا اور اب بھی
جہان کہین گرو ہین تو برہمن ہین پس کمال کم نصیبی کہ برہمنون مین اعتقاد نہووے اگر کسی اعمال اطوار
بسبب زمانہ کلجگ کے ناقص بھی دیکھنے مین آوین تو بھی بے اعتقادی ہرگز واجب نہین بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے
کہ اگر آتش روشن کو راکھ پوشیدہ کرلیتی ہی تو آتش کی بزرگی رفع نہین ہوتی جس قدر مہاپرش وساد ھو وغیرہ
کہلاتے ہین سب برہمنون کی بدولت ہوئے کہ ان کو خواہ اُن کے گرد یا پرم گرو کو برہمنون سے فیض اور اپدیش
ہوا جس شخص کو برہمنون مین اعتقاد نہین راندہ درگاہ ہی اور ہر دو جہان سی کم نصیب جس کسی نے اونکے ساتھ عداوت
کی بلاشک اوسکا ناش ہوگیا اور جس نے خدمت کی وہ جہان مین نیکنام ہو کر بھگوت بھگتون مین شمار ہوا غرض واسطے کتھا کرنیکے جیسے
برہمن ملتے ہین ویسے ہی آچاریج اور بھگوت روپ ہین اعتقاد شرط ہی مطلب اس تحریر کا یہ ہی کہ بھگوت کیرتن سب مقدمات پر مقدم تر ہی کہ بلا
محنت دنیا و دین دونون حاصل ہوتے ہین تین گھنٹہ دن ہو دین مُند ہے کرنا گر افسوس کہ مجھ نالائق دوست مند نے آجتک کبھی آپکی کیرتن چرتر دن
مین دل نہ لگایا لڑکاپن تو کھیلنے کھانے مین کھویا اور جوانی طرح طرح کے گناہ اور لذائذ دنیا مین اب قریب ضعیفی کے پہونچا اگر ہرگز آپکے
چرن کملون کی طرف توجہ نہین کرتا حالانکہ خوب معلوم ہی کہ بلا آپکے سرن ہوئے برہما بھی اس سنسار سے
چھوٹا چاہین تو ممکن نہین لیکن مایا کے جال مین ایسا گرفتار ہون کہ مطلق اپنے نفع نقصان پر نظر نہین کرتا چونکہ
سوائے قدوم مبارک کے اور کچھ پناہ اور ٹھکانا نہین رکھتا اس واسطے امیدوار رحم کرنے کا ہوکر عرض پرداز ہوتا ہون
کہ یہ سماج آپکا میرے دل مین بسا رہے سرجو کے کنارے پر اکھاڑہ پرم شوبھایمان کہ دیوارین اُسکی چھوٹی چھوٹی
اور اُنپر تصویرات اور نقش زرنگار ہین بنا ہے صبح و شام خود بدولت مع برادران اور ہم عمرون کے تشریف
لیجاکر طرح طرح کی بازی اور کھیل مین مصروف ہوتے ہین کبھی تو شارک اور طوطے اور کبوتر اور لال اور ہنس اور سارس
اور طاؤس وغیرہ پرندگان کی بازی اور ناچ اور لڑانے کا شغل ہے اور کبھی پتنگ بازی کا اور کبھی گھوڑون کے
پھیرنے اور دوڑانے اور بحالت سواری کثرت کرنے کا شوق فرماتے ہین اور کبھی گرز و پٹہ وغیرہ بازی و تیر اندازی
کا کبھی چوگان وغیرہ کا اپنے دوستون کے ساتھ کھیل ہے اور کبھی کُشتی کا اور کبھی تماشا ہاتھی و میڈھے وغیرہ کی
لڑائی کا دیکھتے ہین اور کبھی ذوق اپنے ہم عمرون کے ساتھ ہنسی و قہقہہ و دنگامشتی کا کبھی کشتی پر سوار ہوکر واسطے
سیر دریا کے جاتے ہین اور کبھی ناچ راگ وغیرہ دیکھ سُنکر حسب لخواہ زر و زیور انعام فرماتے ہین کبھی فیلخانہ و

اصطبل کی سیر ہی اور کبھی سلح خانہ اور توشکخانہ کی کبھی برہمنان اور بھگتون کے اوپر نظر رحم اور عنایت کی ہی
اور کبھی غلام وخانہ زادون پہ پرورش کریانہ کی برہما وشیو وسنکادک ونارد وغیرہ واسطے درشنون کے آتے ہین
اور دل کو نثار قدوم مبارک کے کرکے غم مہاجرت سے بادیدہ گریان وسینہ بریان چلے جاتے ہین چہرہ مبارک
پر کہ کروڑون کامدیو اور چندرمان تصدق ہوتے ہین زلفین گھونگروالی چھوٹی ہوئی کانون مین کنڈل اور سرپر
جڑاؤ کریٹ مکٹ چھوٹا سا بلاق ناک مین بازوبند کڑے پہونچی ہاتھون مین انگلیون مین انگوٹھی اور چھلا پیتامبری باگا
کہ اسپر پچکاپ درمقیش جابجا ٹکا ہی مزیب زردوزی دوپٹہ سے کمر کسی ہوئی بنما لاکے اور جواہرات اور موتیون کے
مالے پڑے ہوئے ہیکل پہنے ہوئے دھوتی پیتامبری براجمان چرن کملون مین گھونگرو اور کڑے شوبھت عمر
مبارک بارہ برس کی اور ایسے ہی ساز وسامان کے ساتھ بھرت لچھمن شترگھن اور دیگر راج کمار وسکھا ہمراہ ہین
چھوٹی چھوٹی کمان وتیر ہاتھون مین گویا حسن اور شرنگار مجسم ہوکر زمین پر آیا ہی اور شوبھا وآرایش سب ہمانڈون
کی جمع ہوکر اجودھیا پوری مین دیکھنے والون کے دل کو اپنی زبردستی سے لوٹتی ہے۔

کتھا बाल्मीकि जी بالمیک جی برہمن نس مین پیدا ہوئے اور کسی اتفاق سے خردسالی مین بھیل کے
ساتھ آگئے کہ اُس نے بجائے فرزند کے پرورش کری اور ایک بھیلنی کے ساتھ شادی کردی ابتدا سے پیشہ قطاع الطریقی
اور صید افگنی کا کرتے رہے ایک دفعہ کشیپ اتر بھردواج بشسٹ گوتم بسوامتر جمدگن سپت رکھی کا گذر اُس طرف کو ہوا
सप्तऋषि
بالمیک جی نے ارادہ اُنکے لوٹنے کا کیا رکھیشرون نے پوچھا کہ کس واسطے ایسا دشٹ کرم کرتا ہی جواب دیا کہ واسطے
پرورش اپنے عیال واطفال کے پھر رکھیشرون نے پوچھا کہ اگر کوئی مصیبت پیش آئے تو وے شریک ہونگے یا نہین؟
جواب دیا کہ مجھکو معلوم نہین چنانچہ حسب ارشاد رکھیشران واسطے دریافت کے گیا کسی نے اقبال نہ کیا کہ ہم تیری مصیبت
اور گناہ ہونگے شامل ہین واپس آکر سب حال بخدمت رکھیشرون کے عرض کیا اُنھون نے فرمایا کہ اگر وے تیرے شریک
نہین تو واسطے اُنکے تو کیون اپنی دنیا وآخرت کو خراب کرتا ہی بالمیک جی کو بسبب پرتاپ ودرشن اور قلیل ست
سنگ رکھیشرون کے بیراگ اور خوف پیدا ہوگیا اور بکمال منت وزاری سے دست بستہ رکھیشرون سے عجز والتماس
کیا کہ میری بہتری کی کچھ تدبیر کرو رکھیشرون نے از راہ دیا اور کرپا لتا کے سری رام نام کہ سب منترون کا خلاصہ اور
بیج ہی اُپدیش کرکے رخصت کیا لیکن بالمیک جی کو بجائے رام رام کے مرا مرا یاد رہا اور سب طرف سے دل کو یکسو کرکے
اُس نام کو جپنے لگے عرصہ بعد جو سپت رکھی پھر اُس طرف کو آئے اور تلاش بالمیک جی کی کری تو ایک جگہ یہ
تماشا دیکھا کہ ایک بلمیک یعنی بانبی کے قریب جو چرندہ یا پرندہ آتا ہی رام نام کہنے لگتا ہی اس علامت سے جانا کہ بالمیک جی
वल्मीक

اُس جگہ مین چنانچہ وہان سے اُنکو نکالا اور دیکھا کہ سب طرح سے بدّھ اور سُدّھ ہو گئے اور کسی بدیا شاستر اور دھرم (सिद्ध शुद्ध)
کرم سکھانے اور پڑھانے کی ضرورت نہین رہی کہ خود بخود رام نام کے پرتاپ سے معلوم ہو گئے ہین اسواسطے
رخصت ہو گئے اور چونکہ بالمیک جی کے جسم پر مٹی جم کر سر پر گذر گئی تھی اور سانپ وغیرہ نے بلمیک یعنے بانبی
اور اپنے گھر بنائے تھے اِس واسطے بالمیک نام رکھا جب بالمیک جی ہمہ دان اور تر کالگیہ (خانہ بار ۱۲) ہو گئے تو ایک دفعہ
خیال ہوا کہ جس کے نام کی بدولت یہ میرا مرتبہ پہونچا ہے اُسکے چرترون کا کیرتن کرنا چاہیئے بمجرد (त्रिकालज्ञ) اس خیال کے بھگوت نے
الہام سے بلکہ صریحًا بھیل رُوپ ہو کر اجازت دی اور نارو جی نے آکر اُپدیش کیا نیز جو چرتر رام اوتار مین بھگوت
کو کرنے منظور تھے سب دُھیان مین بالمیک جی کو دکھلا دیئے اُسکے موافق دس ہزار برس پہلے اوتار موصوف سے
ایک لاکھ اشلوک مین رام چرتر برعایت اپنی باتسل اُپاسنا کے تصنیف کیا باتسل اُپاسنا کے رعایت کا مطلب
یہ ہے کہ بالمیک جی نے ظاہر مین راج پتر اور راجہ کر کے بیان کیا کہ باتسل اُپاسک پتر بھاؤ بھگوت مین رکھتے ہین اور
حقیقت مین ہر ایک اشلوک اُس رامائن کا بھگوت کی ایشرتا اور وحدانیت کو ظاہر کرتا ہے بعد ازان اُس رامائن
کو شیو جی نے ہر سہ لوک مین تقسیم کیا کہ باشندگان اُن لوکون کے سرون اور کیرتن کرتے کرتارتھ ہوتے ہین اور واسطے
بھگتی و مُکتی اور مغفرت و نجات کے ذریعہ کامل و مستقل ہے (جہان ۱۲) غور کرنا چاہیئے کہ بالمیک جی اول تو وہ تھے کہ جن کے سایہ سے
رکھیشرون نے پرہیز کیا تھا اور پھر بدولت رام نام اور کیرتن رام چرتر کے وہی بالمیک اُس درجہ کو پہونچے کہ جن کی کتھا
اور کٹھن آواگون کی دھوپ دُور کرنے کو چھتر چھایا ہو گئی اور چرتر لائق تحریر ہے کہ بالمیک جی کو ایک دفعہ یہ خیال ہوا
کہ افسوس بھگوت کے بال چرتر نہ دیکھے سری رگھنندن سوامی نے خواہش اپنے بھگت کی پورن کرنی ازبس ضرور (कथन)
سمجھی اور سری جانکی مہارانی کو اُنکے آشرم مین بھیجدیا وہان صاحبزادگان بلند اقبال بھگوت رُوپ کُش اور لو مہاراج
پیدا ہوئے اور بال چرترون سے بالمیک جی کو پرمانند مین مگن کیا بعد ازان بالمیک جی نے رامائن موصوف ہر دو (लव कुश)
صاحبزادگان ممدوحین کو پڑھائی اُن کو اُس کے بھجن اور کیرتن نے یہ پرتاپ اور اقبال بخشا کہ خود رگھنندن
سوامی کو فتح کر لیا یعنے جب گھوڑا اسومیدھ جگیہ سری رگھنندن سوامی کا بالمیک جی کے آشرم مین پہونچا
تو صاحبزادہ خرد کنور لو نے اُس گھوڑے کو پکڑ لیا شترگھن اور لچھمن اور بھرت مہاراج سے لڑائی ہوئی
ہر دو برادر با اقبال نے سب کو شکست دی اور ہنومان و انگد و جامونت و نیل وغیرہ کو گرفتار کر کے قید کیا
آخر کار خود بدولت با اقبال سری رگھنندن سوامی رزمگاہ مین تشریف لائے اور شکست پائی اسی عرصہ مین
بالمیک جی کیواسطے جگیہ کرانے برن دیوتا کے پاتال لوک مین گئے تھے آگئے اور حال مذکور دیکھ کر رام منتر کا

لے ماضی و حال استقبال ہر سہ زمان کے جاننے والا ۱۲

جل چھڑکا کہ تمام فوج زندہ ہوگئی بیہوش اپنے ہوش مین آئے اور اسیر قید سے رہا ہوئے پھر صاحبزادگان ممدوح
جگیہ مین تشریف لیگئے اور جگیہ پورن ہوا بھگوت اِس چرتر سے اپنے بھگتون کو ہدایت فرماتے ہین کہ دیکھو میرے
نام اور چرترون کی مہما کہ جس کا جپ ورکیرتن کرکے میرے بھگت میری سہائے کرتے ہین اور مجھکو جیت کر اپنے
قابو مین کر لینا تو امر قلیل ہی فی الحقیقت جو کوئی جو کچھ مہارام نام اور کیرتن بھگوت چرترون کی بیان کرے اور
جو پرتاپ ظہور مین آوے وہ کم از کم ہے۔

کتھا شکدیوجی شुक देव जी ایسا جگت مین کون ہے کہ شکدیوجی کی مہما بیان کرسکے جنکے چشمۂ زبان سے سری مد
بھاگوت امرت اس سنسار مین ایسا جاری ہوا کہ آواگون کی موت کو دور کرکے زندۂ جاوید کر دیتا ہی اور
سب کو جگہ بآسانی حاصل شکدیوجی مہاراج بھگوت چرترون کے رس مین ایسے مگن اور محو رہتے تھے کہ ہرگز
خبر اپنی اور دوسرے کی نہ تھی چنانچہ ایک دفعہ کسی تیرتھ کے کنارے پر گذر ہوا وہان دیوتاؤن کی استری شنان
کرتی تھین کچھ پردہ شکدیوجی سے نہ کیا بعد ازان بیاس جی آگئے اُنکو دیکھ کر سب نے لباس پہن لئے اور ہنسی
کھیل کو چھوڑ کر خاموش بیٹھ رہین بیاس جی نے پوچھا کہ شکدیو جوان تھا اُس سے تم نے پردہ نہ کیا اور مجھ
پیر ضعیف کو دیکھ کر پردہ کر لیا اس کا کیا سبب ہی جواب دیا کہ شکدیوجی بھگوت روپ کے تصور مین ایسے
مستغرق اور محو رہتے ہین کہ اُن کو کچھ امتیاز عورت مرد وغیرہ کی نہین سب جگہ وہی بھگوت کا روپ دیکھتے
ہین اسواسطے اُن سے پردہ کی کیا ضرورت تھی اور تمکو امتیاز سب قسم کی ہی اسواسطے تم سے پردہ کیا اور ڈنڈوت
کرہی شکدیوجی مادرزاد بھگوت بھگت اور گیان دان ہوئے اور سبب یہ ہی کہ پاربتی جی نے شیوجی سے تو گیان
کی مہما سُنکر استبداد واسطے اُپدیش اُس گیان کے کیا شیوجی اپنے آشرم سے سب ذی روح کو علیحدہ کرکے اپدیش
کرنے لگے اتفاقاً پاربتی جی کو غنودگی آگئی ایک بچہ طوطی کو جو بخواہش بھگوت اُس آشرم مین رہ گیا تھا بجائے پاربتی
جی کے ہون ہون کرتا رہا اور وہ گیان سُنکر زندۂ جاوید ہوگیا بعد ازان جب شیوجی کو یہ حال معلوم ہوا تو
مستعد ہلاک اُس بچہ طوطی کے ہوئے وہ بخوف جان پرواز کرکے سیتا دھرم پتنی بیاس جی کے شکم مین جا گھسا
बارہ برس بعد بالتجا دیوتا اور رکھیشرون کے شکدیوجی مہاراج پیدا ہوئے (सत्या) اور اُسی وقت جنگل کی راہ لی
بیاس جی بسبب الفت پدری شکدیو شکدیو کو یان پیچھے ہو لیئے جب دُور تک گیئے تو ہر سمت و جنگل و درخت
وغیرہ نے جانب شکدیوجی سے جواب یا کہ جو مین اور تو دکھ سکھ وغیرہ ہی سب بھرم ہی اس جگت مین نہ معلوم
تم کتنی دفعہ میرے والد ہوئے اور مین تمھارا جو نظر آتا ہی سب بھگوت روپ ہی علوم کا جاننا اسواسطے جانے

بھگوت کے ہی اگر وہ ئی رفع نہ ہوئی تو سب علم لا حاصل ہین بیاس جی یہ جواب پا کر واپس آئے لیکن اس تدبیر مین رہے کہ کسی طرح شکدیوجی آدین اور رہین سو اسواسطے چند لڑکون کو سری مدبھاگوت کے اشلوک سکھا کر جس جنگل مین شکدیوجی رہا کرتے تھے وہان بھیجدیا ایک روز شکدیوجی نے کسی طفل کی زبان سے یہ اشلوک سُنا کہ تعجب کہ یہ پاپ آتما پوتنا زہر لگا کر واسطے مارنے کے گئی لیکن اُس کو وہ گت حاصل ہوئی کہ دوسرے کو نہ مل سکی سو ایسا دیالو اور کون کہ جس کے سرن جاوین شکدیوجی سُنکر گرویدہ ہوگئے اور طفلان سے آکر پوچھا کہ یہ اشلوک تم کو کس نے سکھائے اُنھون نے بیاس جی کا نشان دیا شکدیوجی آئے اور بکمال شوق سے سری مدبھاگوت کو پڑھا بعد ازان یہ تمنا کہ کسی پریمی کو سُنانی چاہیئے لیکن کوئی ادھکاری نظر نہ آیا آخر راجہ پریچھیت کو لائق سمجھا اور گنگا کنارہ پر اُسکو سُنا کر سات روز مین بھگوت پراین اور مکت کردیا اور جس جس نے اس جلسہ مین سُنی سب بھگوت پراین ہوئے بلکہ اب بھی جو کوئی سنتا ہی پریم پد کا ادھکاری ہوتا ہے۔

سننے والا ۱۲

کتھا جیدیوجی जयदेव जी سب شاعر مثل راجہ ہائے منڈلیک मण्डलीक کے اور اُنکے چکرورتی चक्रवर्ती سوامی جیدیوجی ہوئے گیت گوبند ہرستہ لوک مین ایسا ظاہر کیا کہ کوک اور شاعری اور نورس اور سرنگار کا سمدر ہی جسکی اسٹ پدی کو جو کوئی پڑھتا ہی بالضرور عالم اور دانا شاسترون کا ہوتا ہے بھگوت جسکو سننے کے واسطے جہان جو کوئی کیرتن کرتا ہے بالضرور خوش ہوکر آتے ہین اور بھگوت بھگت جو مثل کمل کے ہین اُنکی شگفتگی اور آنند کے واسطے مثل آفتاب کے ہی و نیز بھگوت کا آنند دینے والا واضح ہو کہ کوک اور سنگار لفظ سے خیال کوک مروجہ مزاج و عقل بشئی विषयी لوگون کا نہووے بلکہ سرنگار لفظ سے مصنف اصل بھگت مال کا یہ مطلب ہی کہ کچھ دیباچہ مین گذرا اور کچھ نشٹھا ے نوزدہم مین ہوگا اور رس راج جسکا نام ہی اور جس کی تعریف مین یہ بید سمرتی ہی کہ رس وہ ہی کہ جسکو حاصل کرکے ضرور پریم آنند بھگوت کا ملتا ہی وہ رس جیدیوجی نے اس گیت گوبند مین بیان کیا ہی اور کوک اُنکی فرع ہی سوامی موصوف کندیل कन्दील مین کبیراج ہوئے رس راج جو سرنگار ہی اُسکے مجسم اور مخزن تھے لیکن اُس رس کا اپنے ہی دل مین لطف اُٹھاتے تھے بدین سبب کہ بیراگ یعنی ترک اسقدر تھا کہ ایک درخت کے نیچے دو شب نہین رہتے تھے اور بجز ایک گدڑی اور ایک کمنڈل کے کچھ اپنے پاس نہین رکھتے تھے دوات قلم کاغذ وغیرہ کی سنگرہ کا تو کیا ذکر تھا بھگوت کو واسطے اُدھار جگت کے یہ منظور ہوا کہ اُس رس راج کا پرکاش جگت مین ہووے اس واسطے تدبیر کری کہ ایک برہمن کا عہد واسطے بھینٹ کرنے اپنی دختر کے جگناتھ رائے سوامی کو تھا جب وہ برہمن دختر مذکور کو واسطے بھینٹ کے

ﻟﮧ شہنشاہ بمعنے سب راجگان خرد جسکے تابع و باجگذار ہون ۱۲ ﻟﮧ عیاشی بالنسوان ۱۲ ﻟﮧ آٹھ بیت ۱۲ ﻟﮧ ہوس لذائذ یا شہوت پرست ۱۲

لایا تو حکم ہوا کہ جید یو جی میرا رُوپ ہین اُن کی بھینٹ کرو اور ہماری اجازت بیان کرو وہ برہمن جے دیو کے
پاس لے گیا اور حال بیان کیا سوامی ممدوح نے فرمایا کہ لڑکی کا دینا اشخاص لائق اور دولتمند کو واجب
ہے نہ فقیرون کو برہمن نے عرض کیا کہ حکم بھگوت سے چارہ نہین سُوامی جی نے فرمایا کہ بھگوت مالک اور سمرتھ ہین اُنکو
ہزارون لاکھون عورت اور زیبا ہین اور ہمکو ایک مثل لاکھ کے ہے غرض جب چند بار گفتگو ہوئی اور برہمن
سمجھاتے سمجھاتے ہار گیا تب اپنی دختر کو چھوڑ گیا اور سمجھا گیا کہ بھگوت کی اجازت کے خلاف نہین ہوسکتا مناسب ہے
کہ تو جید یو کی خدمت مین حاضر رہ کر استری دھرم کا پرتپال کر دختر ممدوحہ مثل سایہ کے خدمت مین رہنے لگی
جید یو جی نے اُس سکماری سے کہا تم گیان وان ہو سوچ سمجھکر اپنے واسطے کچھ تدبیر کرو مجھ سے تمہاری سنبھال (स्त्रीधर्म)
اور پرتپال نہین ہوتی اُس نے دست بستہ عرض کیا کہ عاجزہ کا کیا زور ہے آپکو اختیار ہے جو چاہین سو کرین لیکن آپکے
تصدق ہون ہرگز قدم نہ چھوڑون گی جید یو جی نے جانا کہ بھگوت نے میرے اوپر زبردستی کری لاچار ایک
جھونپڑی بنا کر اور بھگوت مورتی براجمان کر کے بھگوت سیوا مین مصروف ہوئے اور گیت گوبند کی تصنیف (गीतगोविंद)
شروع کی ایک اشٹ پدی[1] مین رادھکا جی کی مان[2] کا بیان کرتے تھے یہ مضمون خیال مین آیا کہ سری کرشن
سُوامی وقت سُناؤنے اور معاف کرانے اپنے قصور کے اس عاجزی کے ساتھ رادھکا جی سے عرض کرتے ہین
کہ کام دیو کا زہر دُور کرنے والا جو تمہارا چرن کمل[3] ہے اُسکو میرے سر پہ سوبھائمان کرو لیکن بپاس ادب نہ لکھ
سکے کہ وہ سوامی سری کرشن مہاراج مان اور امان سے علیحدہ اور سب سامان یعنے بزرگی دینے والا اور مان
یعنے غرور غصّہ کا دور کرنیوالا ہے اُسکے واسطے ایسا لکھنا کب شایان ہے اور بفکر مضمون دیگر واسطے اشنان کے چلے گئے بھگوت جید یو جی کا روپ
بنا کر تشریف لائے اور جو مضمون جید یو جی کے خیال مین گذرا تھا موُدن کر کے لکھ گئے کہ ترجمہ اسکا اوپر لکھا گیا جب جید یو جی اشنان کر کے آئے
اور مضمون اندیشیدہ خود بعبارت مناسب لکھا دیکھا تو پدماوتی جی نے اپنی استری سے پوچھا جواب دیا کہ مہاراج ابھی آپ آئے تھے اور خود
لکھ کر چلے گئے پھر کیا پوچھتے ہو جید یو جی نے چرتر بھگوت کا جانا اور اُس کے ذریعہ سے تمام گیت گوبند کو پرم پوتر سمجھا اس گیت
گوبند کی شہرت جابجا ہوگئی اور سب کو مقبول ہوا ایک راجہ جگناتھ پوری کا پنڈت تھا اور اُس نے بھی ایک
پوتھی تصنیف کر کے گیت گوبند نام رکھا تھا بلکہ واسطے رواج کے برہمنان کو اجازت دی تھی کہ
جابجا نقل اوسکی بھیجدین برہمنان نے گیت گوبند جید یو جی کا راجہ کو دکھایا اور مطلب برہمنان کا یہ تھا کہ روبروئے
گیت گوبند جید یو جی کے تمہاری تصنیف کی کچھ حقیقت نہین کہ جس طرح آفتاب کے روبرو چراغ لیکن بوجہ مقتضائے

[1] جس مین آٹھ بیت ہون اس کو اشٹ پدی کہتے ہین ۱۲ [2] غرور ۔ روٹھنا ۱۲ [3] کمل پتر سے مراد سرخی اور فرحت
ہونے سے ہے ۱۲

نفسانیت نہ سمجھا اور دونون گیت گوبند سری جگناتھ رائے جی کے مندر مین رکھدئیے کہ جو مقبول ہووے وہی
رواج پاوے سو بھگوت نے گیت گوبند راجہ کا توڑ الدیا اور جید یوجی کا اپنی چھاتی سے لگا لیا راجہ نادم ہوکر بشدت
حماقت اور رشک سے سمدر مین غرق ہونے کو روانہ ہوا کہ بھگوت نے میرا بڑا اپمان کیا بھگوت نے راجہ پر کرپا کری
اور فرمایا کہ غرق ہونا عبث اور ناحق ہی انصاف شرط ہی کہ جید یوجی کی شاعری اور بھگتی کو تمھاری شاعری
اور بھگتی نہین پہونچتی لیکن فی سرگ ایک اشلوک تمھارا بھی ہمراہ گیت گوبند جید یوجی کے مشہور ہوگا چنانچہ
جملہ دوازدہ سرگ یعنی فصل گیت گوبند مین ایک ایک اشلوک راجہ موصوف کا بھی ہی ایک مالی کی لڑکی
یہ اشٹ پدی پانچوین سرگ گیت گوبند کی धीरसमीरे यमुनातीरे वसतिवने वनमाली دھیر سمیرے جمنا
تیرے بست بنے بن مالی بڑے شوق سے گاتی اور بادنجان توڑتی پھرتی تھی جگناتھ سوامی اُسکے پیچھے جسطرف
وہ جاتی تھی سننے پھرنے لگے جسم مبارک مین جھگا باریک تھا خارستان بادنجان وغیرہ سے پارہ پارہ ہوگیا
راجہ واسطے درشن کے گیا تو حال پوشش بھگت کا دیکھ کر متعجب ہوا اور پنڈتون سے پوچھا کہ راست کہو کیا
سبب ہی جگناتھ رائے جی نے سب حال راجہ کے دل پر ظاہر کردیا اور راجہ نے معتقد ہوکر تمام شہر مین منادی
کرادی کہ جو کوئی گیت گوبند کو پڑھے تو صاف اور پاکیزہ جگہ مین پڑھے کہ خود بھگوت واسطے سننے کے جایا
کرتے ہین ایک مغل یہ حال سنکر کمال شوق سے پوتھی موصوف کو پڑھا کرتا تھا ایک روز گھوڑے پر سوار
اور بشوق ذوق مین محو ہوکر اشٹ پدی کو گاتا تھا اُس کو درشن ہوئے کہ واسطے سننے کے ہمراہ ہین اس گیت
گوبند کی مہما اور پرتاپ کا بیان کس سے ہوسکتا ہے کہ سُرگ لوک مین دیوکنیان گان کرتی ہین جید یوجی کو
رستے مین ٹھگ ملے اُس وقت کچھ نقد اُن کے پاس تھا ٹھگان سے پوچھا کہ کہان جاتے ہو جواب دیا کہ
جہان تم جاتے ہو جید یوجی نے اُن کو ٹھگ جان کر جو کچھ پاس تھا حوالے کردیا بدین نظر کہ پاپ کی بنیاد دولت
ہی اور بیماری کی اصل زیادہ خوری اور دُکھ کی مول محبت دنیا سو ان ہرسہ کا ترک واجب ہی ٹھگون نے
سمجھا کہ یہ شخص بڑا فریبی ہی اب تو ہمکو اپنا نقد و اسباب دیتا ہے پھر شہر مین گرفتار کرا دیگا بہتر یہ ہی کہ قتل
کردین دوسرے ٹھگ نے کہا کہ قتل کیا ضرور ہے دولت سے مطلب تھا سو مل گئی آخر کو یہ صلاح ٹھہری
کہ ہاتھ پاؤن کاٹ کر چاہ تنگ و تاریک مین ڈالدو سو ایسا ہی کیا جید یوجی پراربدھ بھوگ سمجھ کر اُس
چاہ مین بھگوت بھجن اور دھیان مین خوش ہے اتفاقاً اُس چاہ پر ایک راجہ آگیا بخواہش بھگوت اُس نے
جید یوجی کو چاہ سے نکالا اور حال بیدست و پائی کا پوچھا جید یوجی نے جواب دیا کہ مادرزاد ایسا ہی ہون بھ

گفتگو سے راجہ نے جانا کہ یہ شخص کوئی بھگوت بھگت اور پرتاپی ہی اور میری خوش نصیبی ہی کہ درشن ہوئے پالکی
مین سوار کر کے اپنی راجدھانی کو لیگیا اور اعزاز و اکرام تمام سے ایک مقام پر مقیم کرا کر سب سامان آرام
خور و نوش کا حاضر کیا اور دست بستہ ملتمس ہوا کہ کچھ اجازت کسی قسم کی ہو وے جید یو جی نے واسطے سادھو
سیوا کے ارشاد فرمایا راجہ نے کمال خوش اعتقادی اور کشادہ دلی سے سادھو سیوا اختیار کری کہ چند و ن
مین شہرت ہوگئی ٹھگان مذکور نے حال سادھو سیوا کا سُنا سادھوان کا روپ بنا کر آئے اور اول جید یو جی
سے ملاقات ہوئی جید یو جی نے اُن کو پہچان لیا اور راجہ کو بلا کر اجازت دی کہ یہ ہمارے بھائی اور بڑے
مہاپرش ہین تمھاری قسمت نیک تھی کہ درشن ہوئے خوب سیوا اور خدمت کرو راجہ اُنکو باعزاز تمام اپنے
محل مین لیگیا و تواضع و مدارات و خدمت گزاری سے پیش آیا لیکن چونکہ اُن ٹھگون نے بھی جید یو جی کو شناخت
کر لیا تھا اسواسطے خائف و حراسان ہو کر ملتجی اپنی رخصت کے ہوتے تھے آخر ایک روز جید یو جی نے زر کثیر دلا کر
رخصت کرایا اور چند سپاہی واسطے نگہبانی کے ہمراہ دئیے کہ گھر تک پہونچا دین راہ مین سپاہیان مذکور نے
ٹھگون سے پوچھا کہ سوامی جی نے جسقدر خاطر اور خدمتگزاری راجہ سے تمھاری کرائی آجتک ایسی کسیکی نہین ہوئی
تمھارا سوامی جی کا کیا رشتہ ہی ٹھگون نے کہا کہ ہم کیا بیان کرین کہنے کے لائق نہین سپاہیان نے اُن سے
اقرار کیا کہ ہم کسی سے نہ کہینگے تم راست بیان کرو ٹھگ بولے کہ تمھارے سوامی اور ہم ایک راجہ کے نوکر
تھے راجہ نے بظہور قصور حکم قتل تمھارے سوامی کا دیا ہمنے صرف ہاتھ پاؤن کاٹ لئے اور جان سے امان دی
اُس احسان کے سبب سے یہ خدمت کرائی ہی بھگوت یہ تہمت اپنے بھگت کے برداشت نکر سکے اسواسطے زمین
شق ہوگئی اور ٹھگ تحت الثریٰ کو چلے گئے سپاہیان راجہ متعجب و ہولناک سوامی جید یو کے پاس آئے
اور یہ حال کہا سوامی جی بباعث شدت رحم کے کانپ اُٹھے اور غایت افسوس سے ہاتھ ملنے لگے اِس حالت
مین ہاتھ پاؤن سوامی جی کے پیدا ہو آئے اور بدستور جیسے اول تھے ویسے ہو گئے یہ دونون تعجب سپاہیان
نے راجہ سے بیان کیے راجہ آیا اور ڈنڈوت کر کے مستفسر اصل حال کا ہوا سوامی جی نے کچھ نہ کہا جب مبالغہ
جانب راجہ سے از حد ہوا تب بالکل سرگذشت بیان کی راجہ ازبس معتقد ہوا اور جانا کہ یہ شخص سادھو کے
لباس مین کسی دیوتا کا اوتار ہی فی الحقیقت بھگوت بھگتون کا یہ قاعدہ مستمرہ ہی کہ جو کوئی اُن کے
ساتھ بدی کرے وے ہرگز اپنی نیکی اور سادھتا سے دریغ عنایت کا نہین کرتے کہ جس طرح بدی
سے سوامی جی کا ارادہ روانگی سمت اپنے مسکن کے ہوا راجہ مذکور نے قدمون پر سر رکھ کر عرض کیا کہ یہ

دیس برکت قدوم میمنت لزوم آپ کچھ ایک بھگوت کی طرف رجوع ہوا ہے اگر آپ چلے جاوینگے تو پھر سب لوگ بمکھ ہو جاوین گے چندے اور کرپا کرین اور بعد ازان خود جا کر پدماوتی جی کو لے آیا اور راج محل مین مقیم کرا کر رانی کو واسطے خدمت کے تاکید بلیغ کی اُس رانی کا بھائی مرگیا تھا اور عورت اُسکے ساتھ ستی ہوئی تھی رانی مذکور نے ایک روز بروبرے پدماوتی جی کے فخریہ اور تعجبات کے ساتھ ذکر اپنے بھائی اور بھاوج کا کیا پدماوتی جی سُنکر ہنسی اور رانی جو سبب خندہ کا پوچھا تو جواب دیا کہ جسم کا جلا دینا شوہر کے ہمراہ قاعدہ محبت سے از بس بعید ہے اصل محبت اور عشق وہ ہے کہ بفور خبر مرگ اپنے شوہر کے اُسی وقت جان نثار کرے یعنے اپنے پران چھوڑ دیوے رانی نے کہا کہ اس زمانہ مین ایسی ستی آپ ہی ہین اور درپے امتحان ہو کر راجہ سے درخواست کری کہ سوامی جی کو ایک روز باغیچہ مین لیجاؤ اور شہر مین مشہور کر دو کہ سوامی جی مر گئے راجہ نے اُس رانی کو سمجھایا کہ ایسا خیال ناقص جسمین میری صانت گلو تراشی ہے بھولکر بھی کرنا نہ چاہیے لیکن جب عورت کی جانب سے چند بار استبداد ہوا اور ناراض ہونے لگی تو مجبور ہو کر حسب درخواست اُس کے عمل کیا رانی مذکور باستماع خبر فوت سوامی جی کے پدماوتی جی کے پاس آئی اور ملول ہو کر گریہ وزاری کرنے لگی پدماوتی جی نے کہا کہ کس واسطے گریہ وزاری کرتی ہو سوامی جی خوش و خرم ہین رانی مذکور شرمندہ ہوئی اور دس بیس روز کے بعد پھر اُسی طرح شہرت کرائی پدماوتی جی نے سمجھا کہ رانی درپے امتحان ہے رانی کی زبان سے وہ خبر سُنکر فی الفور پران چھوڑ دیے یہ حال دیکھ کر رانی اور راجہ کا رنگ سفید ہو گیا اور راجہ کو اسقدر غم اور رنج ہوا کہ زندگی تلخ اور واسطے اپنے جلنے کے چتا تیار کرائی سوامی جی کو یہ خبر پہونچی اور اُسی وقت آئے اور دیکھا کہ راجہ مثل مردہ کے شدت غم و رنج سے واسطے جلنے کے تیار ہے بہت سمجھایا لیکن راجہ کو اس قدر خجالت و ندامت ہوئی کہ کچھ سمجھا اور یہ دست بستہ گذارش کیا کہ مہاراج میرا جلنا اور مرنا واجب ہے ایسا مہا پاپی ہون کہ جو اُپدیش آپ نے کیے تھے اُنپر تو خاک ڈالی اور کام استری کے قابو مین ہو کر بانی مبانی مرگ پدماوتی جی اپنی والدہ کا ہوا میری عقل جاتی رہی اور بھگوت اور سوامی سے بمکھ ہو گیا ایسے شخص کی زندگی بدتر از ہزار موت ہے سوامی جی نے دیکھا کہ بلا زندہ ہونے پدماوتی جی کے زندگی راجہ کی امر محال ہے اشٹ پدی گیت گوبند کے گائے پدماوتی جی اُٹھ بیٹھی اور الاپ مین شامل ہوئی اگرچہ پدماوتی جی زندہ ہو گئی لیکن راجہ کی ندامت رفع نہ ہوئی ہرچند لوگون نے سمجھایا مگر درپے آپ گھات رہا القصہ سوامی جی اُسکو بھر بخوبی فہمایش کرکے اپنے وطن یعنے موضع کنڈیل مین چلے آئے اُس گانون سے گنگا جی اٹھارہ کوس تھی ہر روزہ واسطے اشنان کے جایا کرتے تھے جب ضعیف

ہوئے تب گنگاجی نے سمجھایا کہ اب ہر روزہ تکلیف کرنی ضرور نہین جید یوجی نے وہ نیم نچھوڑا لاچار گنگاجی نے فرمایا اگر تم آنا نہین چھوڑتے تو ہم تمھارے آشرم مین آئے ہین جید یوجی نے پوچھا کہ کس طرح اور کب آپ کا آنا معلوم ہوگا گنگاجی نے جواب دیا کہ ہماری پرواہ مین جس روز کمل شگفتہ دیکھو اوس روز یقین کرنا سو حسب وعدہ گنگاجی کا پرواہ اُنکے آشرم کے نیچے جاری ہوا اور ابتک جاری ہی اور بنام جید یوجی گنگا مشہور ہے۔

کبتھا گسائین تلسی داس جی तुलसीदास जी کو مصنف بھگت مال نے بالمیک رکھیشر کا اوتار لکھ کر لکھا ہی کہ جس طرح بالمیک رکھیشر نے تریتا جگ مین سوکروڑ رامائن تصنیف کر کے جگت کا اُدھار کیا اور ایک ایک حرف اُس رامائن کا برہم ہتیا وغیرہ مہا پاتک اور پاپون کا دور کرنیوالا ہی اسی طرح گسائین جی موصوف نے کلجگ مین اوتار لیکر بھاکھا مین چرتر پرم امرت کا سمدر بہایا کہ جسکی بدولت سنسار سمدر واسطے اُترنے کے گو پد جل سے بھی کمتر ہو گیا یا ایسی پرم پوتر گنگا ہی کہ ایک شخص اور ہر ایک شخص اور ہر ایک قوم کو ہر جگہ ہر وقت حاصل ہی علاوہ ازبیان مصنف بھگت مال چند مقامات تحریری دیگر اشخاص سے بالمیک اوتار ہونے گسائین موصوف مین کوئی مقام شک کا نہین اور قیاسًا معلوم ہوتا ہی کہ جو اثر رکھیشرون کے کلام کو ہی وہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ گوسائین موصوف کے کلام اور تصانیف کو ہی اگر رکھیشر کا اوتار نہوتے تو اس قدر اثر نہوتا اور بھاگوت دھرم پرچارک نشٹھا مین ذکر ہوا کہ جب دھرم مین کمی آتی ہی تو بھگوت اور پہلے آچارج یعنی رکھیشر واسطے رواج دھرم کے اوتار لیتے ہین تو اُس قاعدہ کی رو سے بھی بالمیک اوتار ہونا ثابت ہی اگرچہ تصانیف گسائین ممدوح کی بکثرت ہین تمام عمر اُنکی بھگوت چرترون کی کیرتن مین گذری چودہ رامائن یعنی چوپائی[1] بند کہ جو ہر ملک و ہر کہ ومہ مین مشہور و معروف ہی دینے پتر[2] کا و گیتا ولی[3] و کبتاولی[4] و دوہاولی[5] و رام شلاکا[6] و ہنومان باہک[7] و جانکی منگل[8] و پاربتی منگل[9] و کرکا چھند[10] و برواچھند[11] و رولا چھند[12] و جھولنا چھند[13] و یک[14] دیگر شایق و اپاسک کو ہر ایک جگہ ملتی ہین بھگوت بھگتون کی زبانی تحقیق ہوا اور تجربہ بخوبی ہو گیا ہے کہ جو کوئی نیم کر کے ہر روزہ کسی رامائن کا پاٹھ کرتا ہے بیشک سری رگھنندن سوامی کے چرنون مین محبت ہو جاتی ہے اور امتحان ہو گیا ہے کہ رامائن یا کانڈ یعنے فصل کے اخیر مین جس کام کے واسطے جو پھل ہونا اُسکے پڑھنے سے لکھا ہے چند روز کے پاٹھ کرنے سے وہ مطلب بیشک و بے شبہہ حاصل ہوتا ہے رام شلاکا کا برتاپ دیکھنے مین آیا کہ حسب قاعدہ مندرجہ اُسکے جو کوئی فال اُس مین دیکھتا ہی جو امر کہ شدنی ہو مطابق اُسکے دوہرہ ایسا حکم قاطع کا نکلتا ہی کہ کبھی خلاف نہین ہوتا اگرچہ سنسکرت مین تصنیف کر سکتے تھے اکثر چوپائی بند رامائن دینے پتر کا وغیرہ مین اشلوک دو ندک سنسکرت لکھی ہین

चौपाई १, विनयपत्रिका २, कवितावली ३, गीतावली ४, दोहावली ५, रामशलाका ६, हनुमानबाहुक ७, जानकीमंगल ८, पार्वतीमंगल ९, करखा छंद १०, बरवा छंद ११, रोला छंद १२, झूलना १३, एकनाम बेमालूम १४

[illegible]

مگراس زمانہ کے لوگون کو اس سے بے بہرہ دیکھا اور اودھار اُنکا مدنظر ہوا سواسطے بھاکھا مین تصنیف کری
کہ فیض عام ہریک کو ہووے اور اسی سبب سے سب پنڈتان شہر کاشی اور خود شیوجی مہاراج اور بھگوت
نے منظور اور مقبول کرکے مثل بھاگوت وغیرہ پورانون کے ادھکار بیاس گادی کا عنایت فرمایا یعنے جب
چوپائی بندرامائن گسائین جی تصنیف کر چکے تو سب پنڈتان کاشی کی سبھا ہوئی اور اول سے آخر تک
بغور سب نے پڑھا مطالب اُسکے موافق بید اور سوترون کے اور گیتا وغیرہ شاسترون کے پائے سب نے
دستخط اپنے کردیئے بعض پنڈتان نے بسبب کسی تعصب کے جو تکرار کیا تو یہ قرار پایا کہ اگر بسویشر ناتھ جی جو مالک
تمام کاشی پوری کے ہین منظور کرلیوین تو ہمکو منظور ہے چنانچہ مندر بشویشر ناتھ جی مین ایک سنگھاسن پر سب پوران
وغیرہ رکھ کر سب سے نیچے رامائن کو رکھدیا بعدہٗ روبرو سب پنڈتون کے جو مندر کھولا تو یہ رامائن سب
پستکون سے اوپر پائی اور دستخط منظوری کے ثبت دیکھے سو یہ رام چرتر امرت ہر ایک کو بلا محنت و خرچ حاصل ہو سکتا
ہے جس کسی کو عذاب جنم مرن سے چھوٹنا اور زندگی جاویدکی تمنا ہو نوش کرے گسائین جی موصوف براہمن قنوجیہ
تھے با ایام خانہ داری اپنی استری سے محبت زیادہ رکھتے تھے یہانتک کہ لحظہ کو اُسکی علیحدگی گوارا نہ تھی ایک
روز وہ واسطے ملنے اپنے والدین کے چلی گئی گسائین جی تاب مفارقت کی نہ لاسکے اور اپنی سُسرال مین
پہونچے استری نے بباعث شرم کے گسائین جی سے غصہ ہوکر کہا کہ یہ جسم استخوان و گوشت پوست وغیرہ کا
ناپایدار ہے سری رگھنندن سوامی نت نردکار برہم ہین کسواسطے محبت نہین کرتے کہ دنیا اور دین دونون
حاصل ہون گسائین جی جو پنڈت اور گیان وان تھے اور کسی سنسکار سے وہ گیان جس طرح آگ کے انگارے
پر راکھ آجاتی ہے پوشیدہ ہو رہا تھا گیان اور بیراگ اُسیوقت پیدا ہو گیا اور کاشی جی مین آکر سری
رگھنندن سوامی کے بھجن کیرتن مین مصروف ہوئے اور ایسا نیم و برت سری رگھنندن کے تصور کا ہوا کہ
دن رات اسی رس مین مگن رہتے تھے واسطے پوجا کے بھگوت مورتی کا استھاپن کرلیا لیکن ہر وقت تمنا یہ رہتی
تھی کہ بھگوت کے ساکچھات درشن ہون واسطے رفع حاجت کے جو جنگل کو جایا کرتے تو پانی باقیماندہ طہارت
کا ایک جگہ ڈالدیا کرتے وہان ایک بھوت رہتا تھا اور اُس پانی سے اُسکی تشنگی دُور ہوتی تھی اُس نے
ایک روز گسائین جی سے خوش ہو کر کہا کہ جو کچھ تم کو خواہش ہو بیان کرو گسائین جی نے فرمایا کہ اول تو خود
اس ناپاک جسم سے رہا ہو اُسنے کہا کہ یہ طاقت مجھکو حاصل نہین الا تمہاری کار برآری کر سکتا ہون گسائین
جی نے فرمایا کہ رگھنندن سوامی کے درشن کرادے بھوت نے کہا کہ یہ بھی طاقت نہین رکھتا لیکن ہنومان جی کے

درشن کی تدبیر بیان کرسکتا ہون اور وہ یہ ہو کہ فلان جگہ کتھا رامائن کی ہوتی ہو اور ہنومان جی سب سے پہلے بصورت
کریہ متنفر کہ سب کو اُس سے خوف ونفرت ہو کتھا مین آتے ہین اور سب سے پیچھے جاتے ہین گسائین جی حسب
اِس نشان کے کتھا مین گئے اور ہنومان جی کو شناخت کرلیا جب کتھا اُٹھی تو پیچھے ہوئے اور جنگل مین پہونچکر
چرنون مین لپٹ گئے ہنومان جی نے بہت چھپایا لیکن گسائین جی نے چرن نہ چھوڑے اور عرض کیا کہ اب تم سے
کرپال کو پاکر کب چھوڑ سکتا ہون ہنومان جی خوش ہوئے اور ساکچھات درشن دیکر ارشاد فرمایا کہ کیا تمنا
ہو بیان کرو عرض کیا کہ سری رگھنندن سُوامی انوپ رُوپ سرومنی کے درشن چاہتا ہون ہنومان جی نے
چترکوٹ مین درشن ہونے کا وعدہ کیا گسائین جی بہ ہزار جان وتمنا چترکوٹ مین آئے اور حسب وعدہ منتظر
رہے ایک روز اُس سروپ سے درشن ہوئے کہ سری رگھنندن سوامی شیام سندر راجکمار کے سروپ سے
لباس تکلف پہنے ہوئے اور دھنش بان لئے ہوئے زرق برق کے ساتھ گھوڑے پر سوار اور لچھمن جی گورمورتی
ویسی ہی آرایش کے ساتھ ہمراہ ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالے جاتے ہین اگرچہ سوامی جی کی مورتی دل وآنکھون
مین سما گئی لیکن یہ جانا کہ یہ سوار ہی ہین زان بعد ہنومان جی آئے اور گسائین جی سے پوچھا کہ درشن کیے گسائین
جی نے عرض کیا کہ دُو راجکمار سو بھایمان البتہ دیکھے ہین ہنومان جی نے کہا کہ وہی رام اور لچھمن تھے گسائین
جی اُسی رُوپ کا تصوّر کرتے ہوئے اصلی مراد کو فائز ہوئے ایک ہتیارہ نے اوّل رام نام لیکر کہا کہ ہتیارہ
بھکشا دو گسائین جی کو تعجب ہوا کہ یہ کیسا شخص ہو اوّل رام نام لیتا ہو اور پھر اپنے آپکو ہتیارہ قرار دیتا ہو بلایا اور
پرم سُدھ جانکر اُسکو اپنے ساتھ بھگوت پرساد جمایا پنڈتان شہر کاشی نے سبھا کری اور گسائین جی کو بلاکر پوچھا
کہ بلا پرایشچت یعنی کفارہ کس طرح اُسکا پاپ دور ہوا گسائین جی نے جواب دیا کہ شاسترون کو دیکھو کہ ایک دفعہ
نام لینے کا کیا مہاتم ہو سو اُس شخص کی زبان سے تو صدہا مرتبہ وہ نام برآمد ہوا ہو بہرحال شاستر پر اعتقاد واجب
ہو اور اگر اعتقاد نہین کیا تو اگیان کا اندھیرا دور نہین ہوسکتا پنڈت مذکور اگرچہ لاجواب ہوگئے اور نام
مہاتم اور شاسترون کو تسلیم کیا لیکن بسبب اپنی بے اعتقادی کے کہنے لگے کہ اگر شیو جی کا ناد یہ اس ہتیارہ
کے ہاتھ سے بھوجن کرلیوے تب ہم کو یقین ہو گسائین جی نے قبول کیا اور بھگوت پرساد کا تھال ناد یہ کے روبرو
رکھکر کہا کہ اگر رام نام کے کہنے سے گناہ اس شخص کے رفع ہوگئے ہین تو اس پرساد کا بھوگ لگاؤ ناد یہ نے اُس
مہا پرساد کو بھوگ لگایا اور سب پنڈت خجل اور شرمندہ ہوکر رام نام مہما اور گسائین جی کی بھگتی کے معتقد ہوئے
ایک رات گسائین جی کے مکان پر چور واسطے چوری کے آئے رگھنندن سوامی نے دیکھا کہ صبح کو میرا بھگت

سیوا کس چیز سے کریگا اور بھوگ وغیرہ کہان سے لگاویگا اسواسطے خود وشلش بان لیکر واسطے حفاظت
کے موجود ہوئے جسطرف کو چور واسطے اندر جانے مکان کے ارادہ کرتے اُسیطرف خود بدولت تیر وکمان
سے اُنکو ڈراو یتے تمام رات گذر گئی اور چور چوری نہ کرسکے صبح کو وے چور گسٹائین جی کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور پوچھا کہ مہاراج وہ شیام سندر کشور مورتی پریم سوبھایمان منوہر کون ہو کہ رات کو آپ کے
مکان کی حفاظت کرتا ہو گسٹائین جی سب حال سنکر بھگت تبساتا اور کرپاتا کے پریم مین مگن ہوگئے اور پھر خیال
اس بات کے کہ بھگوت کو رات بھر بسبب دولت واسباب کے تکلیف شب بیداری کی ہوئی مضطرب اور
بیقرار ہو کر زار زار رونے لگے اور اُسیوقت سب اسباب خیرات کردیا اور کچھ اپنے پاس نہ رکھا چور یہ حال
دیکھ کر بعد ترک خانمان بھگوت سرن ہوئے اور کرتارتھ ہوگئے ایک براہمن کی استری واسطے ستی ہونے کے
ہمراہ جنازہ شوہر کے جاتی تھی اُس نے گسٹائین جی کو پرنام کری گسٹائین جی کی زبان سے نکلا کہ سُہاگ وتی ہو
عورت نے کہا کہ مہاراج میرا خاوند مرگیا اور یہ کنیز واسطے ستی ہونے کے جاتی ہے سُہاگ کہان ہو گسٹائین جی
نے بعد تامل فرمایا کہ اگر بھگوت بھگتی مع قبائل قبول کرے تو بھگوت کو سب کچھ طاقت ہے چنانچہ سب نے
بھگوت بھگتی اختیار کی اور وہ براہمن زندہ ہوگیا جب وہ معجزہ و دیگر حالات اسی قسم کے مشہور عالم ہوئے تو
بادشاہ وقت کو خبر پہونچی کر ایک معزز بھیجکر اعزاز واکرام سے بُلایا اور تعظیم وتواضع کے ساتھ پیش آیا اور اونچے مکان
پر بٹھلا کر بشیرین کلامی بولا کہ آپکے معجزات مشہور ہین کچھ دکھلاؤ گسٹائین جی نے فرمایا کہ سوائے سری رگھنندن
سُوامی کے معجزات وکرامات وغیرہ کچھ نہین جانتا اور نہ کچھ ایسے مزخرفات سے کام ہو بادشاہ نے کہا کہ اپنے
سُوامی ہی کے درشن کرادو اور یہ کہکر قید کردیا گسٹائین جی نے ہنومان جی کو یاد کیا اُسیوقت ہنومان جی کی فوج
موجود ہوئی اِس قدر کہ ہر ایک کنگورہ قلعہ پر اور سب مکانات مین سوائے بندرون کے اور کچھ نظر نہین آتا
تھا سپاہیان وتوابعین بادشاہ بسبب خوف اور زد وضرب کے ہائے ہائے کرتے بھاگے اور بیگمات کا یہ حال
ہوا کہ کوئی تو مکان کے اندر جا گھسی اور کیواڑ بند کرلئے کوئی خوف سے بیہوش ہوگئی کسی نے آنکھ بند کرلی کسی
کے جو پارچہ بندرون نے پھاڑڈالے تو بسبب برہنگی کے روتی تھی غرض کسی کو کوئی جگہ پناہ کی نظر نہین آتی تھی
بادشاہ جب چارپائی سے اُلٹا گیا تب ہوش مین آیا اور اُس ہنگامہ حشر کو دیکھ کر آنکھین روشن ہوئین بحواس
اور مضطرب گسٹائین جی کے سرن ہوا اور قدمون مین سر رکھکر التجا کری کہ اب یہ تمام خلقت آپکے دیکھنے سے رہتی ہو
رحم کرکے امان بخشو گسٹائین جی نے ازراہ کرپا و دیالتا کے ہنومان جی سے بنتی کری کہ اسی وقت ہنومان جی کی

فوج انتردھیان ہوگئی اور بادشاہ کو اجازت دی کہ یہ مکان رگھناتھ جی کا ہو اپنے واسطے کوئی اور مکان تجویز کر لیجیے
چنانچہ بادشاہ نے اسیوقت اس مکان کو چھوڑ دیا اور ابتک وہان کوئی نہین رہتا گسائین جی کاشی کو تشریف لیگئے اور ایک
شخص مخالف بھگتان نے کوئی منتر واسطے مارنے گسائین جی کے جپا گسائین جی نے بجواب اسکے ایک دوہے مین کچھ ذکر بخدمت شیو جی
مہاراج کے لکھا کہ اسکا منتر جپ کچھ نکر سکا بلکہ وہ شخص نادم و پشیمان ہوا پھر گسائین جی برندابن مین آئے اور نابھا مصنف بھگت مال
سے ملاقات کرکے اور ان کی تصانیف کو سنکر بہت خوش ہوئے یہ بات جو مشہور ہے کہ گسائین جی نے مدن گوپال جی کے
درشن کرکے کہا تھا کہ جب دھنش بان دھارن کروگے تب ڈنڈوت کرونگا یہ شہرت محض غلط اور بے سروپا ہے کیواسطے کہ گسائین جی
نے رامائن و بنے پترکا وغیرہ اپنے گرنتھون مین قطع نظر سب دیوتا اونسے پاپی اور دشٹ لوگون تک کو ڈنڈوت کری ہے بلکہ تمام
جہان کو رام روپ جانکر پرنام کیا + سیارام مے سب جگ جانی + کرون پرنام سپریم سوبانی + تس کب خیال
مین آتا ہے کہ بھگوت کے سامنے گسائین جی نے وہ استبداد کیا ہو صلیت اس شہرت کی یہ ہے کہ بموجب قاعدہ شاستر
کے معمولی ہے کہ اپاسک جس دیوتا کے مندر مین جاتا ہے اپنے اشٹ کا تصور کیا کرتا ہے سو گسائین جی جب مدن گوپال
جی کے سامنے گئے اور پرم منوہر مورتی کو دیکھا تو سری رگھنندن کو دھنش بان دھاری تصور کرکے ڈنڈوت کری
چونکہ گسائین جی بھگت صادق اور سدھ تھے اسواسطے مدن گوپال جی نے بھی حسب تصور ان کے اپنا روپ
انکو دکھایا اور جبتک گسائین جی سامنے رہے دیگر درشن کرنیوالون کو بھی دھنش بان دھاری نظر آئے اور لوگون
نے مرلی کو دھنش بان کا ہوجانا حسب خواہش گسائین جی کے جانا اسواسطے وہ شہرت ہوگئی اور کسی نے ایک
دوہرہ بھی بنالیا ایک شخص نے بندرابن مین گسائین جی سے یہ سوال کیا کہ سری کرشن پورن برہم اور اوتاری (अवतारी)
ہین اور نرسنگھ باون پرسرام رگھنندن سوامی وغیرہ سب اوتار اس اوتاری کے انس اور کلا سے ہین ہم سری کرشن
(حصہ نامعلوم)
مہاراج کی کسواسطے اپاسنا نہین کرتے گسائین جی اگرچہ اس سوال کا جواب بموجب بید سمرتی و رام تاپنی و اگست
سنگھتا و رام اوپ نشد وغیرہ شاسترون کے ایسا دے سکتے تھے کہ اس کا قول منسوخ ہوجاتا لیکن چونکہ آچارج
تھے اور دستور ہے کہ آچارج کسی کا اعتقاد کسی دیوتا سے کم نہین کرتے بلکہ جس دیوتا مین جس کسی کا اعتقاد ہوتا ہے
بموجب گواہی شاسترون کے زیادہ کردیا کرتے ہین اور اوتار آچارجون کا برائے اودھار لوگون کے ہو نہ برائے
فصل اسواسطے گسائین جی نے اعتقاد اس کا سری کرشن مہاراج سے ضعیف کرنا مناسب نہ سمجھکر بموجب
اصول بھگتی مارگ کے ایسا معقول جواب دیا کہ اسکا اعتقاد بنا رہا اور لاجواب ہوگیا اور وہ یہ ہے کہ ہماری
طبیعت سری رام چندر دسرتھ نندن کو خوبصورت نازک بدن منوہر مورتی پرم سوبھایمان دیکھکر لگ گئی ہے

اُکہ نہین ڈولتی اگر بقول تمھارے کچھ اثر تابھی اُنکو ہی تو فہو المراد و مزیدے بر آن ❊

کبتھا سُورداسی کا — سُورداس جی کی تصانیف کو سُنکر ایسا کون ہی کہ جسکا دل پریم سے نہ اُمنگے اور سر نہ ہل جائے جسمین لطف اور مضمون اور حروف کی نشست اور انپراس[1] اور محبت یعنے بھگوت کے عشق کا نباہ اور معنی صاف اور سنجیدہ اور قافیہ تنگ اور شگفتہ ازبس ہین اور بھگوت نے جو چرتر کیے ایسے مفصل بیان کیے کہ غیب دانی تصور کرنا چاہیئے یا بھگوت نے خود عکس اور پرتو اُن چرترون کا اُنکے دل مین ڈالدیا تھا بھگوت کے جنم اور کرم اور گُن اور روپ ایسے ظاہر کیے کہ جو اُنکو پڑھتا ہی یا سنتا ہو بالضرور بُدھ نرمل اور دل صاف ہوکر بھگوت پر آئین ہوجاتا ہی اودھو جی جو بھگوت سری کرشن مہاراج کے رشتہ دار قریب و مشیر تدبیر و مصاحب و دوست تھے اُنکا اوتار داخل اشٹ چھاپ کے ہین اگرچہ سُورداس جی کی دلی رغبت بھگوت بال چرترون مین تھی کسواسطے کہ بشن سوامی سنپرداے مین تھے لیکن سرنگار نشٹھا مین اور سکھا بھاو کا پریم بھی ازبس تھا کہ سُورساگر سے ظاہر ہے کہ مہما سُورداس جی اور سُورساگر کی کس سے بیان ہوسکتی ہی کہ جن کی کرپا سے ہزارون گنہگار سدھ اور بھگوت بھگت ہوگئے اُنکا ارادہ تھا کہ سوا لاکھ بشن پد مین بھگوت چرترون کا کیرتن کرین لیکن جب ہفتاد و ہنجہزار تصنیف کرچکے تو پرم دھام چلے گئے بھگوت نے کہ ہمیشہ سنکلپ اور عہد اپنے بھگتون کا پورن کیا ہی مابقی بشن پد خود تصنیف کردیے اور بھوگ از نام سُورشام مندرج کیا خانخانان وزیر اکبر بادشاہ نے کہ اُسکو علم سنسکرت اور بھاکھا مین دستگاہ تھی اور خود بھی شاعر تھا پد سُورداس جی کے جابجا سے تلاش کرکے جمع کیے اور ایک اشرفی فی پد مقرر کردی اکثر لوگ بطمع زر خود تصنیف کرکے اور مقطع مین نام سُورداس جی کا لکھ کر لیگئے بسبب کثرت آمد بشن پدون کی ہوئی تو یہ تجویز کی کہ ایک پد سورداس جی کا بجائے وزن کے رکھ لیا اور پد آمد جدید اُسکے ساتھ ہموزن کرنا شروع کیا جو پد تصنیف سُورداس جی کا ہوتا تھا باوجود سبک ہونے کاغذ اور کمی اشعار کے ہموزن ہوجاتا تھا اور اگر کسی غیر شخص کا تصنیف ہوتا تھا تو باوجود گرانی کاغذ و طوالت اشعار کے سُبک اُترتا تھا اسی طرح امتحان کرکے سُورساگر تیار کیا بعض کی یہ روایت ہی کہ بادشاہ مذکور نے سُورساگر جمع کرایا اور دو لاکھ بشن پد کی نوبت پہونچی امتحان یہ کیا گیا کہ آگ مین بشن پد ڈالدیے جو بشن پد کہ مصنفہ سُورداس جی کا تھا وہ نہ جلا اور مابقی جل گئے غرض دونون روایت سے جو راست ہو خالی از معجزہ سُورساگر کے نہین اگر روایت مذکورہ مشہور نہوتی تب کیا آفتاب پوشیدہ رہتا سُورساگر کو بھگوت نے دو معجزہ اور پرتاپ بخشا ہی کہ ایک ایک حرف اُسکا مثل منتر کے ہی ❊

[1] अनुप्रास

کتھا नन्द दास نند داس جی ولد چندر ہاس قوم براہمن ساکن رام پور بھگوت بھگت پریمی مشہور و معروف
ہین سوائے بھجن و کیرتن بھگوت کے اور کچھ کام نہ تھا تصانیف اُنکی مثل پنچ ادھیائے و رکمنی منگل دوم اسکندھ دو
نام مالا و اینک ارتھ دوان لیلا و مان لیلا وغیرہ دہزار ہا در ہزار ہشن پد مثل اُنکی بھگتی کے تمام زمانہ مین مشہور
ہین شاعران کا وصف اُنکی شاعری مین یہ مقولہ ہی کہ اور سب گڑھیا اور نند داس جڑیا یعنے مرصع کار مضامین
باریک صاف و شُستہ اس لطف اور خوبی کے ساتھ ہین کہ خواہ نخواہ بھگوت پریم سے دل اُمڈتا ہی بھگتان اشٹ
چھاپ مین اُنکی شمار ہی۔ اور اشٹ چھاپ کے نام بموجب تلسی شبدارتھ پرکاش گرنتھ مصنفہ گوپال سنگھ جی کے یہ
ہین سُور داس کرشن داس پرمانند کُمبھن یہ چہار صاحب چیلہ سوامی بلبھ آچارج جی کے ہوئے چتربھج داس

चतुर्भुजदास कुम्भनदास परमानंद कृष्णदास सूरदास

چھیت سوامی نند داس گوبند داس یہ چہار صاحب چیلہ دُوارکا یا سکہ بٹھل ناتھ جی خلف بلبھ آچارج جی کے تھے غرض ہر

गोविंददास, नन्ददास, छीतस्वामी

ہشت صاحب بلبھ کُل سے فیضیاب ہوئے گرنتھ ہائے مصنفہ اُن کے متھرا بندرابن اور خصوص گوکل مین شائق
اور اُپاسک کو بآسانی ملسکتے ہین۔

کتھا चतुर्भुज چترُبھج جی بھگوت بھگت پرم رسک ہوئے بندرابن باس کرکے بھجن مین اور کیرتن مین معروف
رہتے تھے ہر روزہ بہاری جی کے مندر مین ایسے پریم اور بھاؤ سے نرت (رقص) کرتے اُنکی حالت دیکھ کر اور لوگ بھی محو ہوجاتے
ایک روز بحالت نرت لنگوٹی کھل گئی اُس وقت یہ خیال ہوا کہ اگر جھانجھ کا بجانا بند کرکے لنگوٹی درست کرتا ہون
تو بسبب بند ہونے تال کے نازک مزاجی پریم رچھوار اپنے سوامی کا خوف ہی اور اگر درست نہین کرتا تو لوگ قہقہہ
کرینگے یہ خیال ہوا ہی تھا کہ بھگوت نرت اور کیرتن کے رسک نے دو ہاتھ چترُبھج جی کے جسم مین اور پیدا کردیئے
کہ اُن ہاتھون سے چترُبھج جی نے لنگوٹی اپنی درست کرلی او تال جھانجھ کا بنا رہا یہ حال دیکھکر چترُبھج جی کی بھگتی
پر اور خود بدولت کی کرپالتا اور رسکتا پر سب کو اعتقاد ہوا۔

کتھا मथुरा दास متھرا داس جی چیلہ پردھان جی بھگوت بھگت دھرم مین سمادھان صابر نیک باطن
متحمل ہوئے بھگوت نند نندن مہاراج کا اعتقاد کامل اور بھگوت کا زور اور طاقت رکھتے تھے بھگوت سوامی
مین یہ محبت تھی کہ اپنے سر پر کلش پانی کا رکھکر لاتے اور اُس پریم اور بھگتی سے رس چرتر کا شرنگار کیا کرتے کہ گویا
اُنکا ہاتھ واسطے روشن کرنے بھگوت چرتر اور مادھرج بھاؤ کے مثل آفتاب کے تھا اس چرتر یا کیرتن کرنے مین کبھی
طمع نزدیک نہ آئی ایک دفعہ کوئی شخص بلباس لباسی سادھو کے وارد ہوا شالگرام جی کی مورتی اُسکے پاس تھی
کہ خود بخود سنگھاسن سے حرکت اور جنبش کرتی تھی جب شہر مین یہ کرامات اُسکی مشہور ہوئی تو ایک چیلہ سوامی

موصوف کا یہ حال دیکھ آیا اور سوامی جی نے درخواست قدم رنجہ فرمانے کی کری سوامی جی کہ ہمہ دان تھے اُس کے سحر
اور حال سے واقف ہوگئے اور وہان جانے سے انکار کیا بدینوجہ کہ شاید موُرتی حرکت سے بند رہے اور اُس شخص کو
رنج ہو لیکن اِس چیلہ نے قدم پکڑکر استبداد کیا لاچار تشریف لیگئے اور بفور اُن کے پہونچنے کے وہ موُرتی حرکت
سے باز رہی ہرچند اس ساحر نے تدبیرات کری لیکن کچھ پیش رفت نہ ہوا اور سوامی جی کے سبب سے اپنی کرامات
کا موقوف ہونا جانکر موٹھ منتر واسطے مارنے سوامی جی کے چلایا لیکن وہ منتر کچھ نہ کرسکا اور واپس ہوکر اُسی
ساحر کو لپٹ گیا جب وہ مثل مردہ ہوگیا تو سوامی جی کو رحم آیا اور زندہ کردیا ساحر مذکور نے یہ پرتاپ بھگوت کا
جو دیکھا تو معتقد ہوا اور سوامی جی کا چیلہ ہوکر بھجن اور سیوا مین مصروف ہوگیا۔

کتھا سُکھانند جی سُکھانندجی سنسار یعنے آواگون کا خوف دُور کرنے اور بھگتی دان دینے کو یکتا
اپنے عصر کے ہونے تصانیف اُن کی مثل گرو منتر یا منتر شاستر کے مشہور و معروف ہین مقطع مین جہان اپنا نام
مندرج کیا وہان بھگوت کا نام سُکھ ساگر لکھا جس طرح چند سکھی نے ہر ایک پد مین بعد اپنے نام کے بالکرشن نام
اور میران بائی جی نے گردھر ناگر نام لکھا ہی بھگوت گن اور چرتر اور کتھا کے بھجن کیرتن مین محبت کمال تھی اور پریمی
اِس قدر تھے کہ ہر وقت بھگوت پریم کا جل آنکھون سے جاری رہتا تھا بھگوت بھگت جو مثل کمل ہین اُنکی خدمت
اور پالن کرنے کے واسطے مثل نرمل سرووَر کے تھے۔

کتھا شری بھٹ جی شری بھٹ جی نے آنند کند برج چندھا راج اور برکھبھان کشوری کے بھجن سمرن کا
ایسا سامان قوی اس جہان مین کردیا کہ سنسار سمندر سے اُترنے کو مثل کشتی کے ہے یعنے مادھرج اُپاسنا کے جو
سوبھا یمان چرتر پریا پریتم مہاراج کے ہین وے اپنی تصانیف مین اس فصاحت اور خوش کلامی اور خوبصورتی
اُنکے ساتھ بیان کیئے کہ بالضرور دل نرم ہوکر نول کشور اور نول کشوری مہاراج کے چرتر اور پریم مین مگن ہوتا ہے
جن کا سوجس واسطے دُور کرنے تاریکی دل اور شبہہ اور تکلیف کے مثل چندرمان کے ہی واضح ہو کہ تاریکی سے مراد
اگیان کی ہی یعنی یہ نہ جاننا کہ ایشور کسکو کہتے ہین اور جیو کیا ہی شبہہ اس بات کا کہ جیو اور جسم علیحدہ علیحدہ ہین یا
جیو کو ہی جسم اور جسم کو ہی جیو کہتے ہین سنسار کیا چیز ہے اور مایا کیا ہی تکلیفات کا مطلب جنم لینے اور مرنے
سے ہے سو تاریکی وغیرہ مذکورہ بالا شری بھٹ جی کی سوجس اور چرترون سے دور ہوجاتی ہی۔

کتھا بردھمان و گنگل بردھمان و گنگل ہر دو برادر پسران بھیشم بھٹ پرم بھگت اور
بھگتی کے مستقل کرنیوالے ہوئے بھگوت چرتر اور شریمد بھاگوت کی کیرتن کا دریا جاری کرکے اس جہان کو نرمل

گیا اور گناہون سے پاک کر دیا بھگوت بھگتون سے اِس قدر محبت کہ ہر وقت اُن کے ہجوم اور ست سنگ مین رہتے تھے شری جشودا نندن جی مہاراج کے بھجن دسمرن سے عشق تھا اور عاجزاور محتاجون پر رحم۔

کتھا ۱۱۱ कृष्णदास کرشن داس جی معروف چالک کی تصنیفات چرچری چھنڈ وشن پد وغیرہ کے ایسے جہان مین مشہور و عالمگیر ہوئے کہ سمدر کے کنارہ تک پہونچے جداجد اگرنتھہ ہر ایک چرتر مثل گوردھن چرتر او پنچ ادھیائے ورکمنی منگل وبھگوت بھجن پد وغیرہ کے تصنیف کئے مقطع مین بعد اپنے نام کے گرراج دھرن نام بھگوت کا مندرج کیا کرتے تھے اور بھگوت بھگت جو مثل طاؤس کے ہین اُنکے سکھ دینے والے مثل ابر کے ہوئے بیشک لوگون کو بھگوت سنمکھ کرنے کے واسطے اُن کا اوتار ہوا۔

کتھا ۱۱۲ नारायण नारاین مصر نوا انش مین پرم بھگت ہوئے بھاگوت کی کیرتن مین تو مادر زمانہ نے ایک انکو ہی پیدا کیا مطلب اِسکا یہ ہی کہ بدرکاشرم کی طرف خود سکھدیو جی نے بھاگوت اُن کو پڑھائی پس یکتا ہونا ثابت ہو گیا کہ خاص سکدیو جی سے بھاگوت پڑھنے والا سوائے اُن کے دوسرا اور کوئی نہین ہوا جن کے پاس بھگوت بھگتون کا سماج ہمیشہ رہتا تھا اور دش طرح کی جو بھگتی ہی اُسکے عامل اور مخزن تھے تنتر شاستر اور بید اور پوران وغیرہ کو بخوبی سمجھ اور بچار کر اُسکا مطلب اور خلاصہ وہ تحقیق اور انتخاب کیا کہ جو برہسپت اور شکدیو اور سنکادک اور بیاس اور نارد وغیرہ کے مقبول اور مضمر ہی سدھا بودھ یعنے امرت کے برابر جنکی دانستگی اور واقفیت تھی اور گنگا کے برابر جنکا درشن تھا ابتک جنکی پرم پوتر جسکا سائبان واسطے دُور کرنے دھوپ آواگون کے جہان پر چھایا ہوا ہی سدھا بودھ لفظ لکھنے سے مطلب اصل مصنف کا یہ ہی کہ خود تو نارائن مصر کے زندہ جاوید ہونے مین کچھ شک ہی نہین لیکن بھگوت چرترون کا آبحیات جس شخص نے اُن سے نوش کیا یعنی بھاگوت کو اُن کی زبان سے سُنا یا کچھ اُپدیش پایا تو وہ بھی بالضرور زندہ جاوید ہو گیا۔

کتھا कमलाकर کملاکر بھٹ جی پرم بھگت اور پنڈت سب شاسترون کے جاننے والے تھے اور اُپاسنا شاسترون کے تو دُھجا تھے کہ مخالفین کو بحث مین فتح کر کے بھگوت بھگتی پر قائم کیا اور مادھو سنپرداے مین ایسے تھے کہ گویا مادھو آچاریج کا اوتار ہین مادھو آچاریج موصوف نے جو بھاگوت کی دگیجے شرح تصنیف کری ہی اُسکے موافق بھاگوت کا کیرتن اور بیان کیا کرتے تھے سب سمرتی اور پوران کے موافق بھگوت کے شنکھ چکر کی بزرگی اور مہما بیان کر کے خود علامت اُن کی دھارن کری اور بھگوت کے جو

اوتار ہوئے سب کو پورن اوتار نہ سمجھا کسی مین کچھ فرق نہ کیا۔

کتھا परमानन्दजी پرمانندجی گوپکاؤن کے موافق بھگوت کے عشق اور پریم مین محو اور مستغرق رہتے تھے شری برج کشور سوامی کے چرتر بتصور عمر دوازدہ سالہ وشانزدہ سالہ ایسے کیرتن کیئے کہ مشہور ومعروف ہین اور جو اُنھون نے شوبھا اور خوبصورتی اور حسن اور لیلا نٹ ناگر مہاراج کی نہایت پریم سے بیان کی تو کچھ تعجب نہین کہ وہ شوبھا چرتر اُن کے جسمہائے ظاہر وباطن کے روبرو تھے بھگوت کے پریم اور تصور مین ایسے مگن رہتے تھے کہ ہر وقت آنکھون سے پریم کا جل جاری رہتا تھا اور آواز مین تغیر اور استادگی موئے جسم کی ہر لحظہ ہوتی تھی سوبھا مین پکے ہوئے اور اُس رنگ مین رنگے ہوئے تھے اور تصانیف مین بعد اپنے نام کے سارنگ لقب بھگوت کا اکثر تحریر فرماتے تھے اُنکی تصانیف بھگوت پریم کو ازبس بڑھاتے ہین اور ممکن نہین کہ بھگوت کے تصور اور دھیان مین طبیعت نہ لگے اشٹ چھاپ مین آن کی بھی شمار ہی

نشٹھائے ششم در بیان بھیکھ مشتمل کتھا ہشت بھگت

سری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی دھجا ریکھا کو دنڈوت کرکے جگیہ ध्वजा اوتار کو پرنام کرتا ہون جنھنے दैवस्वत دیوسوت وغیرہ راجگان جگیہ اور دھرم کا اُپدیش پاکر سنسار سمدر سے پار ہوئے واضح ہو کہ واسطے यज्ञ حصول بھگوت کے دو قسم کے لباس ہین ایک انترے یعنے اندرونہ جسکے بچار یعنے سوچنا اور سمجھنا سار विचार اور اسار کا بیراگ یعنے ترک کرنا برہما کے لوک تک کے لذائذ اور نعمات کا شم یعنے دل کا روکنا دم یعنے अन्तरङ्ग سنجم اور نیم کے ذریعہ سے محسوسات کو قابو مین کرنا اُپرتی یعنے دل کو پھر اُن لذائذ کی طرف نجانے دینا शम दम वैराग्य تتکشا یعنے برداشت دُکھ سُکھ نیک وبد وغیرہ کی سردھا یعنے اعتقاد گرو کے قول اور بھگوت مین तितिक्षा سماودھان یعنے بھگوت تصور کی سمادھی دوم لباس باہیہ یعنے ظاہری ہین کہ جنکو پنچ سنسکار کہتے ہین श्रद्धा समाधान बाह्य समाधि अव्वल پंचसंस्कार اوّل اوردھوپنڈر یعنے تلک دوم مدرا یعنے سنکھ چکر بھگوت ششتر ون کی علامت جسم پر لگانے سوم ऊर्ध्वपुण्ड्र मुद्रा مالا چہارم منتر پنجم نام اور بعضے بجائے نام کے بچار بھی کہتے ہین اور یہ پانچون سنسکار گرہستی یعنے دنیا दार ہو یا تارک الدنیا سب کو واجب ہین کہ پدم پوران دہاریت وپراشر وغیرہ سمرتی منترشاستر کے गृहस्थी قول اس بات مین متفق ہین اور بسد شرتی کے خاص حکم ملتے ہین اُس قدر فرق ہے کہ جو دنیادار ہین اُنکا हारीत

نام اگرچہ بروقت سنسکار تجویز ہوجاتا ہی لیکن مشہور وہی رہتا ہی کہ جو بروقت پیدائش کے رکھا گیا تھا اور جو گرہستھ یعنے خانہ داری سے علٰحدہ ہوجاتے ہین اُنکا نام وہ مشہور ہوتا ہی کہ جو بروقت سنسکار گُرُدیو نے عنایت فرمایا لباس ممدوحہ کی کیا مہما اور بزرگی لکھی جائے کہ واسطے حصول بھگوت کے ذریعہ کامل سب سے اوّل ہی۔ پدم پُوران مین لکھا ہی کہ جن کے گلے مین تلسی خواہ کمل کے پھُولون کی مالا اور بھگوت شستروں کا نشان ہاتھون پر اور تلک پیشانی پر ہی ایسے بشنو تمام جہان کو پوتر کرتے ہین آگم سار تنتر کا حکم ہی کہ جو صرف مالا دھاری بشنو ہی یعنے لباس لباسی بشنوؤن کا رکھتا ہی وہ شخص برہما وغیرہ کی بھی پرستش کے لائق ہی اور آدمیون کی تو کیا حقیقت ہی پھر تنتر شاستر کا قول ہی کہ مالا اور تلک اور بھگوت شستروں کے نشان جس شخص کے جسم پر موجود ہین اگر وہ چانڈال بھی ہی تو بھی لایق پرستش کے ہی مہابھارت بھیشم پرب مین لکھا ہی کہ براہمن ہو خواہ چھتری خواہ ویشیہ خواہ شُودر جس کسی نے لباس مذکورہ بالا دھارن کیا ہی وہ پوجا اور ڈنڈوت کرنے کے لائق ہی اور وہی سب کرمون کا عامل ہی اگر شودر بھی ہی تو ایسا ہی کہ براہمنون کو زمین پر ملنا مشکل ہی اور علیٰ ہذا القیاس صدہا ہزارہا اشلوک ہین اور کیون نہ اِس قدر مہما و بزرگی اِس لباس کی ہووے کہ بلا اِسکے کوئی راہ واسطے مغفرت اور نجات کے نظر نہین آتی فرض کیا کہ کسی نے بلا کسی سنپردا کے بھجن کیرتن کا ارادہ کیا تو وہ بھجن کیرتن کس قاعدہ اور طریق سے کریگا یا تو یہ بات ہوگی کہ بہ سبب نہ ملنے کسی طریق اور قاعدہ کے سب ارادہ بھجن وغیرہ کا چھوڑ دیگا اور اگر ارادہ مستقل اور مضبوط ہی تو ہار جھک مار کر کسی نہ کسی سنپردا کو قبول کریگا کس واسطے کہ جس قاعدہ اور طریق ذہنی سے بھجن شروع کریگا وہ کسی نہ کسی سنپردا سے متعلق ہوگا اور جبکہ کسی سنپردا کے تعلق ہوا تو بالضرور قواعد اُس سنپردا کے قبول کرنے پڑین گے اور جبکہ قواعد قبول کیئے تو سب سے اوّل قاعدہ سنسکار مذکورہ کا ہی اور سب بشنو[1] اور شیو[2] و سمارت[3] و شاکت[4] وغیرہ اس بات مین متفق ہین چنانچہ جس قدر رکھیشور اور بھگت تا

शाक्त स्मार्त शैव वैष्णव

برہما گذرے ہین سب کو اوّل سنسکار گُرُ دمنتر اُپدیش ہوا ہی بلا منتر وغیرہ کے کسی کی مغفرت نہ آجتک ہوئی نہ آیندہ ہوگی اور شاستروں کا حکم عام ہر ایک جگہ پر ہی اگر برہمن بالک طفل ۱۲ کا سنسکار آٹھ برس کی عمر مین اور چھتری کا گیارہ برس کی اور ویشیہ کی ۱۶ برس کی عمر مین نہ کیا جاوے تو وہ اپنی قوم سے پتت یعنے گر جاتا ہی بس

[1] بشنو کا اُپاسک ۱۲ [2] شیو جی کا اُپاسک ۱۲ [3] جس کا عمل موافق قاعدہ سمرتی کے ہو یعنی سولہ کرم جو ابتدائے حمل سے تا وقت موت لکھے ہین اُنکی تقدیم ہو اور سمرتی کے قاعدہ سے بھگوت آرادھن ہو ۱۲ [4] درگا جی کا اُپاسک ۱۲

بہرحال سنسکار مذکورہ کا ہونا مقدم اور واجب تر ہی اگر کسی کو یہ گفتگو ہو کہ ظاہری لباس بنانے سے کیا
فائدہ ہوگا دل کا لباس درست کرنا چاہیئے واضح ہو کہ اولاً اِس بات مین گفتگو اور دلیل کی گنجایش نہین کسو واسطے
کہ شاستر کے احکام مین کسیکو طاقت چون وچرا کی ہی اُس کے موافق عمل واجب ہی قطع نظر ازان غور کر لینا ضرور
ہی کہ کسی شخص کو آجتک از روز پیدایش دنیا یکا یک بلا ظاہری لباس و بھجن کے باطن کی صفائی نصیب ہوتی
ہی جو معترضین کو ہوگی جب ظاہری بھجن برت نیم جپ تپ وغیرہ کرتے ہین تب صدہا جنم مین باطن کا درجہ نصیب
ہوتا ہی علاوہ ازان ظاہر ہی کہ سنگِ پارس آہن کو طلا کر دیتا ہی سو یہ لباس ظاہری مثل پارس کے ہی بیشک اندرو
کے نقص کو دور کر دیگا پھر تلسی اور بھگوت کے سنکھ چکر وغیرہ کا ست سنگ ہی اور ست سنگ کا مہاتم پہلے تحریر ہو چکا ہی
پھر مثل تیرتھ کے ہی کہ دل کو صاف کر دینا خاصہ تیرتھون کا ہی سپاہی اُسوقت کہلاتا ہی کہ جب تلوار باندھتا ہی بلا دُھجا
علیحدہ علیحدہ قسم کے ٹھاکر دوارہ و شیوالہ وغیرہ کی امتیاز نہین ہوتی بیل پر ترشول کا داغ دیتے ہین شیوجی کا نادیہ
مشہور ہوتا ہی کالو کہار گرُو کہاران کا ذکر ہی کہ کسی راجہ دھرماتما کی عملداری مین مچھلی پکڑتا تھا راجہ کو آتا دیکھکر بخوف
جان کے جال تالاب مین چھوڑ دیا اور گلِ تالاب کا تلک کر کے اور دانہ ہائے جال کی مالا لیکر بطور سادھان کے بیٹھ
گیا راجہ نے اُسکو سادھو جانا ڈنڈوت کری اور کچھ نذر کر کے روانہ ہوا کالو مذکور اُسیوقت تارک الدنیا ہو کر بھگوت
شرن ہوا اور یہ دوہرہ پڑھا دوہا بانا بڑا دیال کا تلک چھاپ اور مال + جم ڈرپے کالو کہے بھے مانے بھوپال +
درین صورت تمہائے بہت واجب اور ضرور ہی کہ اوّل لباس بیشنوی سِدھ گرُو سے حاصل کرے سو منجملہ ہر پنچ سنسکار
مذکورہ کے اوّل اور دھونپنڈ یعنی تلک ہی اُس کے واسطے حکم اتھربن بید کے اُپ نشد مین یہ ہی کہ بھگوت چرن کی
علامت یعنی تلک اپنے فائدہ کو جو کوئی دھارن کرتا ہی اور وہ تلک درمیان سے خالی ہووے اور اونچا یعنی کھڑا
ہو وہ شخص بھگوت کو عزیز ہی اور صاحب ثواب اور مکتی والا دیگر پرانون کے قول بسبب ترجمہ کر دینے بید شرتی کے
لکھنے ضرور نہ سمجھے سو بہ تعمیل حکم بید اور پورانون کے ہر چہار سنپرداین رواج تلک مذکور کا ہی لیکن صورت تلک
کی بنانے مین باہم کر اختلاف شری سنپرداین ہر دو طرف مابین پیشانی کے بھگوت چرنون کی علامت بنا کر سنگھاسن
مابین ہر دو ابرو کے لگاتے ہین اور درمیان مین رولی سرخ یا زرد کا خط مثل شعلۂ چراغ کے کھینچتے ہین کہ اُنکا نام شری ہی
اور وجہ اِیراد کرنے شری کے واسطے یاد و تصور اِس بات کی ہی کہ یہ علامت اُن چرن کملون کی ہی جن کا سیون شری یعنے
لکشمی ہر وقت کرتی ہی واضح ہو کہ اِس سنپرداین دو فریق ہین یکے بڈگل دوم تنگل سو سنگھاسن کے لگانے مین اند کے
فرق مابین ہر دو فریق کے ہی ادھو سنپرداین دو خط باریک اونچے لگا کر سنگھاسن زیر ہر دو ابرو کے لگاتے ہین اور

سنگھاسن کے نیچے ایک علامت مثل پیکان تیر جانب ناک کے نمودار کرتے ہین نمبارک سنپردا مین دو خط باریک بیچ مین ایک بندی خرد سیام بندنی کی یا سفید کے لگانیکا دستور ہی اور سنگھاسن باریک خط کا مثل خط تلک کے بشن سوامی سنپردا مین دو خط باریک اور نیچے اسکے سنگھاسن لگا کر بیچ مین خالی چھوڑ دیتے ہین اور بعض بندی بھی لگاتے ہین بیاس جی نے جو اختراع اپنی سنپردا کا کیا تو نمبارک سنپردا سے اُنکے تلک مین یہ فرق قلیل ہی کہ نمبارک سنپردا مین تلک کا سنگھاسن زیر دو ابرو کے لگایا جاتا ہے اور بیاس جی کی سنپردا مین سنگھاسن نوک بینی پر لگا کر وہین سے تلک شروع کرتے ہین بہت ہر بشن جی کی سنپردا کا موافق نمبارک سنپردا کے ہی اور راماننداجی کی سنپردا کا موافق شری سنپردا کے ہر چہار سنپردا مین بارہ عضو پر تلک کرنا لکھا ہی اور جملہ تلک کے منتر علیحدہ علیحدہ ہین نمبارک سنپردا مین ہر دو خط کے بیچ مین بندی یعنے نقطہ لگانا اور مادھو اور بشن سوامی سنپردا مین نہ لگانا جو رائج ہی تو وجہ یہ ہی کہ ایک اشلوک مین حکم واسطے لگانے تلک کے یہ ہی کہ درمیان شونیہ رکھے شونیہ لفظ کے دو معنی ہین یکے خالی دوم نقطہ سو نمبارک سنپردا مین تو نقطہ کے معنی تصور کیئے گئے اور مادھو اور بشن سوامی سنپردا مین خالی کے شری سنپردا مین سواے گوپی چندن کے دیگر تیرتھون مثل چترکوٹ و گوداوری وغیرہ کے مرتکا یعنے گِل کا تلک لگانا جائز ہے مابقی ہر سہ سنپردا مین گوپی چندن کا ویلاچاری دیگر تیرتھون کی مرتکا کا لیکن بشن سوامی سنپردا مین زعفران وغیرہ کا بھی لگا لیتے ہین اگرچہ چند تفریق دیگر متاخرین کامل نے تلک کے بنانے مین کری ہین لیکن اصلی آچارجون نے جو رواج دیا تھا اور زیادہ ترمروج ہی وہ حال تحریر ہوا اور علامت تلک کے یہ ہین

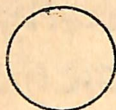


دوم سنسکار مُدرا کا ہی اور اتھربن بید کی شُرتی حکم دیتی ہی کہ جو کوئی شخص بھگوت کے سنکھ چکر شستر ون کے تپت مُدرا دونون بازو پر لگاتا ہی سو بشن مہاراج کے پرم پد کو جاتا ہی اور اسیطرح دوسری شُرتی مطابق مضمون بالا کی بشی چند الفاظ کے پدم پُران واسکند پُران وغیرہ مین بھی ایسا ہی حکم ہی اگرچہ چارون سنپردا والے تسلیم احکام مذکورہ مین متفق ہین لیکن شری سنپردا مین یہ دستور ہی کہ بوقت دیکشا فی الفور تپت مُدرا دھارن کرا دیتے ہین دنیادار ہو خواہ تارک الدنیا اور مابقی ہر سہ سنپردا مین بہ شہادت ایک پوران کے شیتل مُدرا کا دستور ہی یعنی گوپی چندن سے

علامت شنکھ چکر کی بازو اور سینہ پر کر لیتے ہین اگرچہ متقدمین بعض سنپرد وانے بشہادت پُورانون کے ثبت
مدرا دھارن کرنے خاص ایک مقام دوارکا تحریر کی ہی لیکن وُہ نیاداروں مین رائج نہین بعد ترک خانہ داری
ضروری اور فرض ہی سوم سنسکار مالا کا ہی تلسی کی خواہ کمل کے پھلون کی جائز ہی تلسی کا مہاتم جا بجا ہر ایک
پُوران مین مندرج ہی اسواسطے حرف بحرف ترجمہ ضرور نہ سمجھا خلاصہ یہ ہی کہ تلسی کے دھارن کرنیوالے کو
بالضرور بھگوت کی پراپتی ہوتی ہی اور وقت مرگ کے تلسی کی مالا یا کنٹھی خواہ تلسی دل اُس شخص کے جسم پر ہو
تو جمراج کا خوف نہین ہوتا سدگت کو جاتا ہی پدم پوران مین لکھا ہی کہ جو مالا چوب کدمب وغیرہ اشجار
بندرابن سے بنی ہو اسکا مہاتم مثل تلسی کے مالا کے چہارم سنسکار منتر ہی سُو اسکی مہما ہر ایک کو معلوم
ہی کہ بنیاد سب سنپرداؤن کی اور سب بید شاستروں کا سار و خلاصہ اور بھگوت کو جلد پہونچا دینے
والا اور بر آرندہ حاجات دنیا و آخرت کا منتر ہی سر مو بھگوت مین اور منتر مین فرق نہین ہی بھگوت منتر کے
قابو مین ہی سب بید اور پُوران اُس منتر کی مہما بیان کرتے ہین اس واسطے کسی سمرتی وغیرہ کے ترجمہ کی
ضرورت نہین سو منتر چارون سنپرداو نیز دیگر سنپرداؤن کے جُدا جُدا ہین اگر یہ اعتراض ہو کہ ایک ایشور
کا منتر جدا جدا کس واسطے ہی سُو یہ تمثیل اِس اعتراض کو بخوبی رفع کرتی ہی کہ ایک شخص کو کوئی باپ کوئی دادا
کوئی بیٹا کوئی بھائی کوئی چچا کوئی تایا وغیرہ صدہا نام ولقب سے پکارتے ہین اور وہ شخص ہر یک نام ولقب
سے مخاطب ہوتا ہی اسی طرح وہ بھگوت جس نام اور منتر سے یاد کیا جاوے مخاطب ہوتا ہی پنجم سنسکار نام کا
تبدیل کرتا ہی اس کے واسطے کسی تحریر و دلیل کی حاجت نہین جس فرقے مین جو کوئی ہوتا ہی اُس کا نام رکھا
جاتا ہے بلٹن مین نوکر ہو تو سوار شری سنپرداکے سنیاسی بلفظ त्रिदंडी تردنڈی مشہور ہوتے ہین
ایک ڈنڈ چوب ڈھاک کا دوم شکھا یعنے چوٹی کا سوم سوتر یعنے جگیوپویت کا نام گرہی پوری تیرتھ من
सूत्र शिखा
وغیرہ وقت سنیاس کے رکھے جاتے ہین پوشش پارچہ سفید یا رنگ گل کا فی مثل گیرو و شنجرف وغیرہ کے مروج
ہی اور قبل از سنیاس سب سنپرداؤن مین سب رنگ کی پوشش جو مثل نیل وغیرہ کے خلاف شاستر ہو وے
جائز ہے مادھو سنپردا مین بھی قاعدہ سنیاس کا جاری ہی اُنکے قواعد کچھ شری سنپردا سے اور کچھ سمارت
سنپردا سے ملتے ہین اور نام بھی حسب دستور شری سنپردا کے رکھے جاتے ہین نمبارک سنپردا مین دستور سنیاس
کا معلوم نہین ہوتا بشن سوامی سنپردا مین بجائے سنیاس سلسلہ نیمی مارگ ہی اُسکو برہم سمبندھ بھی کہتے ہین اور اخیر درجہ
کا نام مرجاد پالن ہی کہ بعد سنسکار معمولی اپنی سنپردا کے دھارن کرتے ہین بر کت نہین ہوتے برن نیا رہتا ہی

سمارت سنپر دا جو علاوہ ہر چہار سنپر واند کورہ بالاسے ہی اور اسکے اخیر آچاریج شنکر سوامی ہوئے اُسکے تلک کا
دستور ترپنڈر خواہ بٹ آکار یعنے علامت مثل برگ برگد چندن خواہ بھسم خواہ گوپی چندن یا تیرتھ کی
مرتکا سے ہے۔

त्रिपुण्ड्र

वृत्ताकार 

برتاکار　　　ترپنڈر

اور بالا کمل و تلسی و جیاپوتہ ورود راکش وغیرہ کی وگا تری وغیرہ سب قسم کے منتر ہین مُدرا لگانے کا دستور
نہین متروک جانتے ہین نام دہی رہتا ہی جو بروقت تولد رکھا گیا بروقت جگیوپویت جو سنسکار ہوا اُسی کو
کافی سمجھتے ہین پھر گرو نہین کرتے سنیاس کا اس سنپر دامین یہ دستور ہی کہ شکھا سوتر دور کر دیتے ہین صرف
ایک دنڈ چوب کا رکھتے ہین اور نام بھی اُسی وقت بدلا جاتا اور اس سنپر دامین سنیاسون کے دس نام
مقرر ہین کہ شجرہ مندرجہ کتھائے شنکر سوامی تحریر ہوئے پوشش پارچہ رنگت گل کانی مثل گیرو و شنجرف
کے جائز ہی تلک ترپنڈر بھسم کا براہمن کے سوائے اور کسی کے ہاتھ کا نہ کھانا کرمون کا کرنے نہ کرنے کو برابر
سمجھنا وعلیٰ ہذا القیاس ودیگر دھرم سب سنیاسون کے برابر ہین اصل سنیاسی وہ ہین جو دنڈ دھارن رکھتے
ہین اور سب سنپر دا بہ لقب دنڈی سوامی ملقب ہین اکثر ان اضلاع و کاشی وغیرہ مین آتے ہین ہے رگھنندن
سوامی ہے دین تبسل ہے دیندیال ہے کرنا کر کبھی کرپا کرکے اس اپنے خانہ زاد کی طرف بھی نگاہ توجہ کی فرماؤ
ہے ناتھ بھلا ہون یا بُرا جیسا ہون آپکا ہون جس طرح لاکھون کرورون جنم سے اس میرے دل نے مجھکو
اپنے قابو مین رکھا ہی اسی طرح کبھی مجھکو بھی تو ایسا کر دو کہ مین دل کو اپنے قابو مین کر لون اور فی الحقیقت اگرچہ
ہمیشہ کا گنہگار رہون لیکن میری طرف خیال کیا ضرور ہی آپ اپنی بردتیت یادنتا پر خیال فرمادین کہ
पतितपावनता
کوتاہان کوٹ مہاپاپی اور پاپی آپکی ایک نام کے ذریعہ سے پاک صاف ہوئے اور ہوتے ہین اور یہ درخواست
میری ایسی نہین کہ جسکا ایجاب مشکل ہو تھوڑی سی بات یہ چاہتا ہون کہ وہ سماج آپ کا جو اختتام
دیباچہ مین مندرج ہوا ہر وقت میرے دل مین بسا رہے کہین رہون کہ دوزخ مین یا بہشت مین کبت
بسی رہے ششی جیسے جیسون من چکورن کے ال من مالتی شو من مین بسی رہے بسی رہے گج من ہی کی رحیم ریو

مُون کی بُرج گھٹا گھن مین بسی رہے ۔ بسی رہے شریپت سد یو کملا جو من ۔ مدن چھُدھا جیوں جُو اجُو تن بسی رہے ۔ مو من پیارے تیرے جیبہ کی لگن شیام مُورت تہاری مورے من مین بسی رہے ۔

کتھا रसखान जी رسکھان جی پرم بھگت بھگوت کے ہوئے پہلے مسلمان تھے بعزم طواف کعبہ جو برندابن مین پہونچے تو پہلے جنمون کے ثوابون نے ظہور کیا یعنے برج چند مہاراج کے اُس سروپ شوبھایمان پرم سندر سے کہ مور مکٹ سر پر بنمالا پہنے ہوئے زیورات ہر یک جسم و عضو مین براجمان پھول جابجا گتھے ہوئے لباس زرق برق کا شوبھت ایک ہاتھ مین مُرلی اور دوسرے ہاتھ مین چھڑی گئو چراتے ہین درشن ہوئے بمجرد دیکھنے اِس روپ مادھری اور دلربا کے کچھ حالت اور ہی ہوگئی اور اُس روپ مین محو ہو کر بیہوش زمین پر گر پڑے مرشد ہمراہ تھا غش سمجھ کر در پئے علاج ہوا اور پکارا کہ آنکھین کھولو ۔ رسکھان جی نے کہ اُن کو اسی وقت سب علوم اور مطالب ظاہر و باطن و شاعری سے بہرہ ہو گیا تھا کبت مین اُس منوہر مُورتی کا جو دیکھی تھی دھیان بیان کر کے اخیر مین کہا کہ آنکھین کیا کھولون وہ مورتی دل مین بس گئی ہی مرشد نے کہا کہ کعبہ کو چلو رسکھان جی نے جواب دیا کہ کیسا کعبہ اور کیسا قبلہ جو ہی سو سب یہان موجود ہی اور اب مین کہان جاتا ہون برج کا ہو چکا اور ایک کبت مین بیان کیا کہ اگر آدمی کا جسم مجھکو ملیگا تو برج کے گوال اور لوگون مین رہونگا اور اگر بہائم ہوا تو نند بابا کی گئو بچھڑون مین اگر سنگ ہونگا تو گرراج کا اور اگر پرند ہوا تو برج کے درختون کا مرشد کو ان کلمات سے تعجب ہوا اور چاہا کہ رتھ پر ڈالکر زبردستی لیجاؤن رسکھان جی بھاگ کر بن مین جا چھپے اور برندابن مین باس کر کے ہزارہا کبت برندابن کے وصف و بھاؤ و شوبھا پریا پریتم کے تصنیف کر کے بھینٹ کیئے اور لباس بیشنوی دھارن کیا مالا کثیر پہنا کرتے تھے کسی نے پُوچھا کہ ایک دُو مالا بھی کافی ہین اِسقدر کثرت کی کیا ضرورت ہی جواب دیا کہ مالا اشخاص مثل سنگ کو بھی سنسار سمدر سے پار اُتار دیتا ہی سو جو شخص مثل چھوٹے پتھر کے ہے اُس کو تو ایک دو کافی ہین اور مین کہ مثل سنگ کلان کے ہون مجھکو بہت رکھنے واجب ہین ۔

کتھا भगवानदासजी بھگوانداس جی ساکن متھرا بھگوت کے بھجن اور بھاؤ مین مستقل اور مشکل ہنرون کو بآسانی جاننے والے شری مد بھاگوت کے پریمی شردتا اور اُس کے پوشیدہ رموز اور رس کے واقف بھگوت بھگتون کے معتقد اور خوبصورت کہ جن کے دیکھنے سے طبیعت کو فرحت ہو اور بھگوت کے جو دھام ہین اُن کے خادم متحمل نیک باطن نیک خصلت نیک مرد نیک اوصاف ہوئے ایک دفعہ بادشاہ کا گذر متھرا جی مین ہوا تلک مالا وغیرہ کا رواج بکثرت دیکھ کر امتحاناً حکم مشتہر کرایا کہ جو کوئی تلک مالا دھارن کریگا مارا جاویگا اسپر اکثرون نے ترک کیا لیکن بھگوانداس جی نے کچھ

خوف نہ کیا بلکہ مع لواحقان بہ نسبت سابق کے بہت روشن تلک دھارن کرکے اور بجائے ایک مالا کے دو مالا پہنکر بادشاہ کے روبرو وارادتاً آئے بادشاہ نے چین بجبین ہوکر باعث عدول حکمی کا پوچھا بھگوانداس جی نے بلاخوف واندیشہ جواب دیا کہ ہمارے مذہب مین اگر بحالت موجودگی تلک اور مالا کے جان جاوے تو مغفرت ہوتی ہے اب کہ ہمکو اپنی موت معلوم ہوگئی تو تلک اور مالا اچھی طرح دھارن کئے کہ بلاتکلف مغفرت ہو بادشاہ یہ اعتقاد کامل بھگوانداس جی کا دیکھکر بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ جو کچھ مطلوب ہو درخواست کرو بھگوانداس نجی کہا کہ متھراجی سے باہر جانا نہین چاہتا بادشاہ نے متھراجی کا عامل مقرر کردیا اور پھر کسی سے کچھ تعرض تلک اور مالا کا نہ کیا بعد ازان بھگوانداس جی نے مدت تک عاملی متھراجی کی کری ہر دیوجی کا مندر اور مانسی گنگا تالاب گوبردھن جی مین اُنکا بنوایا ہی۔

کتھا چتربھج चतुर्भुज راجہ کروبی ایسے بھگوت بھگت سادھو سیوی بھیکھ نشٹھی ہوئے کہ اُنکی تمثیل کو کوئی راجہ نہین ملتا بھگتون کی آمد کا حال سُنکر اس طرح واسطے استقبال کے جاتے تھے کہ جس طرح کوئی خادم اور نوکر اپنے آقا کی خدمت مین جاتا ہو گھر پہ لاکر بھگوت کے موافق اُسکی پوجا اور بڑائی کیا کرتے اور راجہ رانی اپنے ہاتھ سے اُن کے چرن دھوتے اور دھوپ دیپ وغیرہ دیکر اُن کے آگے نرت اور کیرتن کرتے شہر کے ہر چہار طرف چار چار کوس پر چوکی متعین تھی کہ جو کوئی شخص مالا دھاری آوے اُسکی اطلاع کرین ایک راجہ نے یہ حال بھیکھ سیوا اور بھگتی کا سُنا کہنے لگا کہ لائق نالائق کی امتیاز نہین تو تعریف بھگتی کی کیا ہی اُسکے پنڈت نے جواب دیا کہ معلوم ہو دل مین سمجھ لیتے ہونگے اور ظاہر نہ کرتے ہونگے راجہ مذکور نے بادفروش بکھ کو واسطے امتحان کے بھیجا اور سمجھا دیا کہ تلک مالا دھارن کرکے از نام سوامی ہرداس جی راجہ چتربھج کے پاس جانا بادفروش آیا اور فہمایش اپنے آقا کی بھول گیا حسب دستور بادفروشان کے بادفروشی کرنے لگا جب گذر بخدمت راجہ مشکل دیکھا تو فہمایش اپنے آقا کی یاد آئی اور اُسی لباس اور نام سے گیا اور چوبدار نے کچھ تعرض نہ کیا اور بھیکھ دیکھکر اندر جانے دیا جب روبرو پہونچا تو راجہ نے موافق اپنے دستور کے تعظیم و تکریم کری اور بھگوت پرشاد جمایا بعد ازان بھگوت چرچا شروع ہوئی بادفروش کہ اُس کو جہ سے واقف نہ تھا ہان ہون کرتا رہا راجہ نے جانا کہ کسی نے برائے امتحان بھیجا ہی لیکن تواضع اور مدارات مین قصور نہ کیا اور رخصت کے وقت خزانہ کھُلواکر بادفروش کو کہا کہ جو مطلوب ہو لیجاؤ پھر ایک ڈبیہ مین پھوٹی کوڑی لینے خرمہرہ رکھکر اور زری و کمخاب سے لپیٹ کر سرمہر اُسکو حوالہ کی بادفروش

جب اپنے آقا کے پاس آیا تو سب حال بھگتی و بھاؤ راجہ چترُ بھُج کا بیان کیا اور جو نقد اور اسباب لایا تھا
مع اُس ڈبیا کے روبرو رکھدیا راجہ متعرض نے ڈبیا کو کھولکر جو دیکھا تو مطلب نہ سمجھا اور اُسی پنڈت
سے کہ راجہ کو بھاگوت سنایا کرتا تھا مستفسر اُس معما کا ہوا پنڈت نے ہنسکر کہا کہ صاف بات ہی راجہ چترُ بھُج فرماتا ہی
کہ اِس بادفروش کو بھگوت بھگتی نہین اسواسطے اندرونہ اُسکا مثل بھوتی کوڑی کے ہی اور اُس نے جو
لباس بھگوت بھگتون کا بنایا اسواسطے ظاہر اُسکا زرق برق کے ساتھ اور قیمتی ہی راجہ متعرض نادم ہوا
اور پنڈت سے کہنے لگا کہ تم خود جاؤ اور بھگتی بھاؤ راجہ چترُ بھُج کی خبر لاؤ پنڈت موصوف ست سنگ کو
غنیمت جانکر روانہ ہوا راجہ چترُ بھُج نے جب خبر آنے پنڈت موصوف کی پائی تو فوراً براے استقبال آیا
اور تعظیم و اعزاز سے دنڈوت کرکے لیگیا اور چند روز تک بھگوت چرچا اور ست سنگ کا سُکھ رہا اِس
عرصہ مین پنڈت نے بارہا درخواست رخصت کی کری لیکن جانے نہ دیا آخر جب ارادہ مصمم ہوا تو خزانہ
کھولکر کہا کہ یہ سب مال آپ کا ہے پنڈت نے کچھ نہ لیا لیکن ایک جوڑا مینا طوطی کا تھا اُس مین سے مینا کی
درخواست کری اگرچہ راجہ کو افسوس اُسکی جدائی کا ہوا لیکن انکار کرنا سادھو سیوا سے بعید سمجھکر حوالہ
کیا جب پنڈت مع مینا اپنے راجہ کے پاس پہونچا تو مینا سبھا کو دیکھ کر کہنے لگی کہ کرشن کرشن کہو جو تمھارا
اودھار ہو یہ سنسار بے ثبات اور آگما پائی ہی بدون بھگوت نام کے کسیطرح اودھار نہین ہوگا راجہ نے
پنڈت سے حال چترُ بھُج کا پوچھا پنڈت نے جواب دیا کہ استفسار کی کیا ضرورت ہی ایک مینا راجہ موصوف
کی دیکھ لو کہ بھگوت مین کس قدر محبت ہی اور پھر کہا کہ اگر کروڑ زبان ہووین تو بھی راجہ چترُ بھُج کے پریم اور
بھگتی کا بیان نہو سکے راجہ متعرض کو کمال اعتقاد ہوا اور بھگوت بھگتی و سادھو سیوا اختیار کی جب
اُس راجہ کو کچھ بھاؤ اور بھگتی بھگوت مین ہوگئی تب شارک مذکور رخصت ہوکر راجہ چترُ بھُج کے پاس
پہونچی اور رنج مہاجرت کا رفع ہوا۔

کتھا एकराजा की ایک راجہ بھگوت بھگت ایسا ہوا کہ لذت طعام اور عیش دنیا کی اور راج و
دولت وغیرہ کو بے حقیقت و ناپائدار سمجھکر ہر وقت بھگوت کے بھجن سمرن مین رہتا تھا جسکے چرتر بھگوت
چرنون مین محبت پیدا کرنے والے ہین جس کسی کو تلک اور کنٹھی دھارن کیئے دیکھتا بھگوت روپ جان کر
دنڈوت کرتا جو کچھ مال خزانہ مین تھا سب واسطے بھگوت اُتساہ اور بھگوت بھگتون کے تھا جو
کوئی بھانڈ وغیرہ بھگوت بمکھ آتا تو اُسکو کچھ نہ ملتا بھانڈون نے صلاح کی کہ کچھ روپیہ راجہ سے اُڑانا

چاہیئے بھگوت بھگتون کا لباس بنا کر آئے راجہ نے موافق اپنے دستور کے اُنکا پوجن کیا اور اعزاز سے بٹھلایا بھانڈون نے اپنا ساز و سامان ناچ راگ کا شروع کیا اور نقل بنانے لگے راجہ کو مطلق خیال اُنکی حرکات کا نہوا اور نہ کچھ ندامت ہوئی بلکہ خوش ہو کر فرمانے لگا کہ دھن ہی بھگوت بھگتون کو اور اُنکی مہما کس سے بیان ہو سکتی ہے کہ اپنے سیوکوں کو ڈھول بجا کر اور ناچ گا کر کرتارتھ کرتے ہین بہت تعظیم اور ادب کے ساتھ بھگوت پرشاد جایا اور بروقت رخصت کے ایک تھال مین اشرفی رکھ کر پیش کی بھانڈوں نے جو یہ اعتقاد دیکھا اور ست سنگ ہوا تو سب کو بیراگ اور گیان پیدا ہو گیا بھگوت شرن ہو کر بھگت ہو گئے۔

کتھا گردھر گوال جی گِرِدھرگوالجی سکھا بھاؤ بھگوت مین رکھتے تھے اور اس قدر بھاؤ اُس نشٹھا مین مستقل ہو گیا تھا کہ ہر وقت بھگوت کے قریب اور ہنسی کھیل مین شامل رہتے تھے بھگوت چرترون کو کیرتن کرتے ہوئے گدگد کنٹھ ہو جاتے حالانکہ اپنی اندرونیہ کی محبت اور پریم کو پوشیدہ کیا کرتے لیکن عشق کب پوشیدہ رہ سکتا ہی جب چند روز مین مشہور و معروف ہو گئے تب جنگل مین جا کر کیرتن اور نرت مین مصروف ہوئے۔ ایک دفعہ موضع مال پور مین بھگوت کا راس چرتر کرایا اور پریم مین بیطاقت ہو کر سب مال و منال بھگوت کے بھینٹ کر دیا بھگوت بھگتون مین اور اُن کی سیوا مین اس قدر اعتقاد کا مل تھا کہ جس کسی کو سادھو لباس مین دیکھتے بھگوت رُوپ جانتے ایک دفعہ کوئی سادھو مردہ نظر آیا اپنے دستور کے موافق اُسکا بھی چرنامرت لیا دیگر برہمنان نے یہ عادت ناپسند کر کے سبھا کی اور گردھرجی کو منع کیا لیکن اُنکا کہنا نہ مانا اور جواب دیا کہ بھگوت بھگت کو بھی موت نہین ہی۔ تمھاری بے اعتقادی ہی جو مردہ بیان کرتے ہو سب لاجواب ہوئے واضح ہو کہ گوال لقب اس واسطے مشہور ہوا کہ بھگوت کے سکھا تھے۔

کتھا لالاچارج لाला चार्य داماد رامانج سوامی کے ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ جنکی کتھا سنکر ضرور بھگوت چرنون مین محبت ہوتی ہی بروقت منتر اُپدیش کے گرو نے ہدایت فرمائی کہ بھگوت بھگتون مین جس قدر محبت اور اعتقاد ہو از ہمہ اولیٰ تر ہی لیکن اقل درجہ بھائی سے کم اُنکو نہ جاننا سو موافق اُس حکم کے عمل کرتے رہے ایک دفعہ کوئی سادھو مالا دھاری اور تلک والا دریا مین بہا جاتا تھا اُسکو نکالکر اپنے گھر لائے اور بوان بنا کر بھگوت کیرتن کرتے ہوئے ندی کے کنارے پر لیگئے اور داہ کیا پھر مہوتساہ مین برہمنان ہم قوم کو نیوتا دیا اُن برہمنان نے نیوتا تو قبول کر لیا لیکن باہم کہنے لگے کہ شخص متوفی لالاچارج کا رشتہ دار نہ تھا معلوم کون قوم تھا اس واسطے اُن کے گھر بھوجن نہ کرنا چاہیئے لالاچارج نے جو یہ حال سُنا تو متفکر ہوئے

اور اپنے گرو کے پاس گئے وہ سوامی رامانج کی خدمت مین لیگیا اور دنڈوت کر کے حال کہا سوامی موصوف نے ارشاد فرمایا کہ وے لوگ بھگوت پرشاد کی مہما سے واقف نہین اگر واقف ہوتے تو بسر و چشم حاضر ہوتے تم بیفکر رہو اور تیاری بھوجن کی کرو بھگوت پارشد بیکنٹھ لوک سے تشریف لاکر بھوجن کرینگے سو روز معہود جب آیا تو گروہ بھگوت پارشدون کا اُس رُوپ اور لباس سے کہ کسی نے خواب مین بھی نہ دیکھا ہو آیا اور وہ پرشاد جو تیار ہوا تھا نہایت پریم سے بھوگ لگایا برہمنان مذکورین کو اول تو تعجب ہوا کہ ایسے براہمن کہان سے آئے ہین اور پھر بمقتضائے تعصب و تیرہ درونی سب نے صلاح کی جب بھوجن کر کے آوین تو ایسی ہنسی کرو کہ نادم ہون بھگوت پارشد اُنکے ارادہ ناقص سے واقف ہوگئے اور بعد بھوجن پرشاد کے براہ آسمان روانہ ہوئے برہمنان مذکورین نے جو یہ حال اور پرتاپ دیکھا تو از بس خجل ہوئے اور غرور کو چھوڑ کر آچاریج موصوف کی خدمت مین آئے نہایت شرم اور ندامت سے آنکھین مقابل نہ کر سکے اور پنواڑون سے سیتھ پرشاد لیکر کھانے لگے پھر لالاچاریج کے چرنون مین دنڈوت کر کے ملتجی ہوئے کہ اب ہمارے اوپر کرپا کرو اور اپنا سیوک کر کے کامیاب ہر دو جہان کا فرماؤ لالاچاریج نے فرمایا کہ تمھارے اوپر خود بھگوت کی کرپا ہوئی کہ جن پارشدون کی مہما شاستر اور پرانون مین لکھی ہو اُن کے تمکو درشن ہوئے اسکے سوائے اور کیا کرپا چاہتے ہو برہمنان نے عرض کیا کہ ہمکو شرمندہ کرنا کیا ضرور ہو عنایت فرمانی ضرور ہو چنانچہ سب بھگوت شرن ہوئے اور بھگوت بھگتی اور بھیکھ نشٹھا کا پرتاب تمام ملک مین روشن اور ظاہر ہوا۔

مدھکر شاہ راجہ اوندچھہ بھگوت بھگتی مین بھی راجہ ہوئے اور سادھو بھیکھ مین اسقدر پریم اور اعتقاد تھا کہ مثل اپنے گرو کے خدمت اور سیوا کرتے تھے فی الحقیقت اسم بامسمیٰ تھے یعنے مدھکر جسطرح رس کمل کا قبول کرلیتا ہو اور خار وغیرہ سے کچھ کام نہین اسی طرح جو سار ہوتا تھا اُسکو قبول کر لیتے تھے اور اسار سے کچھ واسطہ نہ تھا دستور تھا کہ جو کوئی تلک و کنٹھی دھارن کر کے آتا اُسکا چرن امرت لیتے اور پرکرما کرتے برادران راجہ موصوف کو ناگوار ہوا اور ایک خر کو بہت سے مالا پہنا کر اور تلک کر کے محل مین بھیجدیا راجہ اُٹھا اور اُسکے چرن دھوئے اور پرکرما کر کے برادران کو راجہ موصوف نے بھگوت پرشاد جمایا اور دنڈوت کر کے رخصت کیا دشٹ اور نالایقون کو ندامت ہوئی اور اعتقاد والے سے راجہ نے جو لفظ نہال کرنے کا کہا تو مطلب یہ ہو کہ میری بڑی خوش قسمتی ہو جو میرے راج مین گدھے بھی مالا تلک دھارن کرتے ہین جو شخص کہ مالا تلک دھارن نہین کرتا وہ بیشک خر بے دُم ہے بلکہ خر سے بھی

کتھا ہنس پرسنگ हंस प्रसंग ایک راجہ کو مرض جذام تھا بہت علاج کیا آرام نہو طبیب
نے کہا کہ ہنس جانوروں کے گوشت سے شفا ممکن ہی راجہ نے صیاد بلائے واسطے لانے ہنسوں کے تاکید
کی صیادوں نے عرض کیا کہ ہنس مان سرودر پر رہتے ہین اور غیر جنس کو دیکھکر اُڑجاتے ہین ہم کسطرح لاوینگے
راجہ نے حکم دیا کہ اگر نہ لاؤگے تو سزا ہوگی لاچار چلے اور باہمدگر مشورہ کیا کہ ہنس بھگوت بھگتون سے خوف
نہین کرتے سو ساد ہو روپ بنا کر گئے اگرچہ ہنسون نے فریب صیادون کا جان لیا لیکن بھیکھ کو نہ ماننا
بھاگوت دھرم سے بعید جانکر دانستہ گرفتار ہوگئے صیاد پکڑ کر راجہ کے پاس لائے ہنوز بند مین تھے کہ
بھگت بتسل مہاراج جو ہر وقت واسطے سہائے اپنے بھگتون کے ساتھ پھرتے ہین بلباس طبیب اس
شہر مین موجود ہوئے اولاً وہان کے بازار مین بازار طبابت کا گرم کیا اور پھر راجہ کے پاس پہونچے راجہ نے
حال اپنی بیماری اور گرفتار کرا کر منگانے ہنسون کا بیان کیا خود بدولت نے تسلی و تشفی فرما کر کہا کہ تم کو
بہت جلد شفا ہو جاویگی اِن جانورون کے گرفتار رکھنے کی کچھ ضرورت نہین چھوڑ دو راجہ کو جو بسبب
بہت تلاش سے منگانے کے تامل ہوا تو کچھ دوا منگا کر راجہ کے بدن پر ملوائی کہ شفا کامل ہوگئی راجہ
کمال خوش ہوا اور ہنسون کو اُسیوقت چھوڑ دیا طبیب کی خدمت مین عرض کیا کہ یہ مال و منال
راج وغیرہ سب آپکا ہی جو کچھ مطلوب ہووے ارشاد ہو کہ پیش کرون طبیب نے فرمایا کہ فی الحقیقت
سب ہمارا ہی اب تم بھگوت بھگتی اور سادھو سیوا اختیار کرکے آدمی کا جسم کہ کمال مشکل سے نصیب
ہوتا ہی سپھل کرو راجہ نے قبول کیا اور چونکہ بھگوت بھگتون کے اور بھگوت کے درشنون سے دل کو صفائی
ہوگئی تھی ایسا بھگت ہوا کہ تمام راج مین بھگوت بھگتی کا رواج ہوگیا یہ ہنس پرسنگ لایق سمجھنے کے
ہی کہ جانوران کو تو یہ بھگتی ہو اور آدمی کہ صاحب تمیز اور عقل در ہوتا ہی وہ بمکھ ہووے تو وہ آدمی
ہی یا جانورون سے بدتر ہی اور جہنمی ہوگا یا نہین؟

गुरु महिमा
نشٹھا ہفتم دربیان گرو مہما مشتمل بر کتھا یازدہ بھگت

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی گوپد ریکھا کو ڈنڈوت کرکے پرتھو اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون
पृथु गोपद
کہ اجودھیا جی مین ظاہر ہو کر سب دھرم از سرنو ایجاد کیئے اور زمین کو برابر کرکے سب اوشدھی
وغیرہ نکالی شاستر کا قول ہی کہ گرو تین ہین اول گرو پتا یعنے والد دوم سنسکار کرتا کہ جس نے جگیوپویت

وغیرہ دیا ہو سو تم بھگوت منتر اور بھگوت طریق کا اُپدیش کرنے والا اور ایک قول سے عورت کا گرُو شوہر ہی
سو اگرچہ درجہ اور مہما مین سب برابر ہین لیکن اس نشٹھا مین اِس گرُو کا ذکر ہوتا ہی کہ جو گرُو واسطے حاصل
ہونے بھگوت کے کیا جاوے واضح ہو کہ بید اور سب شاستر اس بات پر متفق ہین کہ گرُو اور بھگوت مین
کچھ فرق نہین بھاگوت کے ایکادش مین بھگوت نے فرمایا ہو کہ گرُو میرا رُوپ جان مصنف بھگت مال کا
قول اول ہی مندرج ہوا کہ بھگت اور بھگتی اور گرُو اور بھگوت برائے نام چار ہین اور حقیقت مین ایک
ہین گرُو کیسا ہی کامی ۔ کرودھی ۔ لوبھی ۔ موہی ۔ بیعقل ۔ کرُوپ ہووے اُسکو بھگوت رُوپ جاننا
(कुरूप मोही लोभी क्रोधी कामी)
چاہیئے کسی پوران مین ذکر ہی کہ اگر گرُو کامی ہے تو شری کرشن سروپ ہی اور اگر کرودھی ہی تو نرسنگھ
اور لوبھی ہی تو باون اور اگر دھرماتما ہی تو رام رُوپ بھاگوت مین لکھا ہی کہ جو شخص گرُو بھگوت کے گیان
دینے والے کو مثل دیگر آدمیون کے جانتا ہی اُسکی عقل مثل ہاتھی کے ہی کہ غسل کرکے پھر خاک سر پر ڈال
لیتا ہی آجتک نہ کوئی دیکھا نہ سُنا کہ بلا گرُو کے ایشور کو پراپت ہوا ہو اور غور کا مقام ہی کہ جس حالت
مین ظاہری علوم بلا گرُو کے حاصل نہین ہوتے تو بھگوت بلا گرُو کس طرح حاصل ہوگا مہابھارت مین
لکھا ہی کہ جبتک گرُو نہین کرتے تب تک کچھ حاصل نہین ہوتا اسواسطے گرُو کرنا ضرور ہی اور حکم ہی کہ بید
پوران شاستر جپ تپ وغیرہ بلا گرُو کسی کام کے نہین اور بید کی اجازت ہی کہ بلا گرُو اُپدیش کے جو پوجا
وغیرہ کرتے ہین سب لاحاصل ہی پس بوجوہ و حکم مصرحۂ بالا کمال واجب آیا کہ اگر بھگوت اور بھگتی کے
حصول کی تمنا ہی تو گرُو کے شرن ہو بعض قومون مین رائج ہی کہ بعد سنسکار کے گرُو نہین کرتے اور
بعض قوم مین یہ رواج ہی کہ بعد سنسکار واسطے حصول بھاگوت طریق کے گرُو علیحدہ کرتے ہین سو
واسطے دریافت ضرورت و عدم ضرورت گرُو ثانی و نفع نقصان کے ایک تمثیل یاد آئی کہ اندھیری
کوٹھری مین ایک سوئی باریک ہی اُسکو ایک تو اسقدر جانتا ہی کہ ضرور سوئی اس کوٹھری مین ہی اور دوسرے
شخص کو یہ معلوم ہی کہ فلان طرف فلان گوشہ مین زمین سے اسقدر اونچی دیوار مین گڑی ہی دونون کے
شاگرد واسطے تلاش اِس سوئی کے گئے شخص اول کا شاگرد تلاش کرتا پھرنے لگا اگر ملگئی تو بہتر ورنہ سرگردان
اور پریشان ہو کر چلا آیا اور تلاش کرتا رہا تو نہ معلوم ملے یا نہ ملے اور ملے تو کب تک اور دوسرے
شخص کا شاگرد موافق نشان بتلائے ہوئے اپنے گرُو کے سیدھا موقع پر چلا گیا اور بلا تکلف وہ سوئی
ملگئی اور یہ نہین ہوسکتا کہ نہ ملے مطلب اس تحریر سے یہ ہی کہ بعد ہوجانے جنیو وغیرہ سنسکار کے

جب کچھ تمیز اور فہمید ہو تو بھگوت طریق کے جاننے والے کو گرو ضرور کرے بلا گرو کچھ نہین ہو سکتا اور اگر
اُس گرو سے کچھ شبہہ باقی رہ جاوے اور اپنی مراد حاصل نہو تو دوسرے گرو کرنے مین کچھ ہرج نہین شاستر
کی اجازت ہی چنانچہ دتاتریہ جی نے چوبیس گرو کیے اگرچہ دھرم گرو اور چیلہ کے شاسترون مین کثرت سے پائے
جاتے ہین لیکن گرو کے چار دھرم مقدم تر ہین ایک تو شاسترون کو جاننے والا ہو دوم بھگوت بھگت سوم
سمدرشی یعنے سب کو برابر دیکھنے والا چہارم موافق بید کے عمل کرنے والا علاوہ ازان ایک دھرم سب جگہ مطابق
تحریر ہی کہ گرو واسطے دُور کرنے اگیان کے ہی تو جس طرح ہو سکے چیلہ کو بھگوت سنگھ کر دیوے اور اس حکم کو خود
معنی لفظ گرو کے تصدیق کرتے ہین گ جو اگیان کا اندھیرا اسکو रु رو یعنے دور کرے وہ گرو ہی اسی طرح
چیلہ کے واسطے چار دھرم مقدم ہین اول خدمت گرو کی از جان و دل دوم ہر وقت ترک لذائذ سوم ترک
غرور چہارم اعتقاد کامل قول گرو مین منجملہ دھرمہاے مذکورہ بدانست ناقص دو دھرم مقدم تر کیے
خدمت دوم اعتقاد کس واسطے کہ اگر یہ دونون دھرم مستقل موجود ہونگے تو مابقی دھرم خود بخود موجود
ہو جاوینگے چنانچہ بید شرتی فرماتی ہی کہ جسکی بھگوت مین بھگتی ہی اسیقدر گرو مین ہی تو اُس مہاتما کو سب مقاصد اور مطالب خود بخود حاصل ہو جاتے
ہین سو وہ اعتقاد اسقدر ہو کہ جسقدر بھگوت بھگتون کو بھگوت مین ہوتا ہی اور خدمت ایسی ہو کہ جسطرح اگیانی اپنے جسم کی کرتے ہین مہابھارت
آدپرب مین لکھا ہی کہ دھوم رکھیشور کے چار شاگرد تھے چارون بسبب اعتقاد اور خدمت گرو کے صرف دعا گرو سے سب علوم کے دانندہ اور یابندہ مقاصد
دینی و دنیوی کے ہوگئے اگر یہ اعتراض ہو کہ بلا محنت صرف اعتقاد کے ذریعہ سے کس طرح سب علوم وغیرہ
حاصل ہوئے تو واضح ہو کہ گرو مین جو اعتقاد کیا تو بھگوت سروپ جانکر کیا سو بھگوت نے گرو دوارہ سے
مراد دلی حاصل کردی قطع نظر ازان جابجا ذکر آیا ہے کہ فلان رکھیشور کے استھان کو یہ پرتاپ تھا کہ شیر بکری کو
نہین کھاتا تھا سو کہین شیر مین بھی ایسی عادت ہوتی ہی کہ رحم کرے لیکن وہ تصرف اور رحم اُس رکھیشور کا
ہی کہ شیر کے دل مین بھی اُس کا اثر ہوا سو اسی طرح گرو بھی اپنا تصرف کر کے لحظہ مین منزل مقصود کو پہونچا دیتا ہی
چنانچہ اکثر ایسا ہوا اور ہوتا ہی اور بعید نہین کس واسطے کہ صاف پانی کپڑے کا فی الفور میل دور کر دیتا ہی نیک دعا
اور بد دعا فوراً اثر کرتی ہی اس تحریر و تقریر سے پایا جاتا ہی کہ گرو صاحب کمال چاہیئے اور ایسے گرو اس
زمانہ مین نہین ملتے بلکہ ایسے ہین کہ اُن کو صرف اپنی زرکشی سے کام ہی چیلا چاہے دوزخ مین جائے یا بہشت
مین ششماہی یا سال مین تشریف لائے اور ظاہرداری کی دُکانداری پھیلا کر جو ہاتھ آیا سو لیگئے اور اگر
کسی چیلہ نے کوئی بات واسطے رفع اپنے شک اور شبہہ کے پوچھی تو اُسکے جواب کا کیا ذکر تھا وہ بیچارہ اس عذاب

مین آگیا کہ گرو جی جا بجا چیلہ کو برا بھلا کہنے لگے اور چیلون کا یہ حال ہی کہ گرو جی کی نصیحت پر عمل کرنا اور منتر کو جپنا تو کیا ذکر تھا لیکن اگر سال دو سال مین گرو جی بطور رمت تشریف لائے تو گویا جم دوت نظر آئے بدینوجہ کہ چار پانچ روز رہینگے اور اسباب حسب نخواہ لیوین گے اور پھر کچھ نقد بھی دینا پڑیگا درینصورت جبکہ اس زمانہ کے گرو چیلون کا یہ حال ہو تو جو بات تصرف گرو اور صاف کرنے دل چیلہ کے تحریر ہوئی فضول معلوم ہوتی ہی سو واضح ہو کہ گرو بہت ملتے ہین الا چیلون کی آنکھ بند ہین کہ انکو دیکھین اگر تھوڑا سا عاقبت کا خوف کر کے متلاشی بھگوت اور گرو کے ہون تو ممکن نہین کہ نہ ملین بقول معروف جوئندہ یابندہ اور جبکہ قدم تو گھر سے نہین نکالا جاتا اور عاقبت کا خوف نہین اور نہ بھگوت کی تلاش ہی تو کہان سے گرو ملے کہ کسی کو چھپر پھاڑ کر دولت نہین ملتی تحریر بالا سے کوئی صاحب یہ مطلب نہ سمجھ لیوے کہ جب گرو صاحب کمال ملیگا تب ہی گرو کرینگے بلکہ بنظر حال زمانہ خاص مقصود اور اصل مطلب اس تحریر کا یہ ہی کہ گرو کرنا چاہیے جیسا ملے صرف اس قدر دیکھ لینا کافی ہی کہ آیا سنا کا جاننے والا ہو اور اسکو منتر کا اپدیش گرو دیکشا سے ہوا ہووے نہ یہ کہ کوئی پوتھی دیکھ کر منتر اپدیش کر دیا اور چیلا بنا لیا اور اس گرو کے قول اپدیش کردہ و منتر پر اعتقاد کامل و مستقل ایسا ہووے کہ ہرگز تزلزل و بے اعتقادی کو دخل نہوئیں وہ گرو بتقسے اس شخص کو دست بدست اس سنسار سمدر سے اتاریگا اعمال افعال اس گرو کے بد ہووین یا نیک اس شخص کیواسطے سب اعمال اسکے مثل اعمال صاحب کمال و بھگوت کے کارگر ہونگے کسواسطے کہ وہ اعتقاد کامل جو اس شخص مین موجود ہی رہبر ہو کر سب مقاصد دینی و دنیوی موجود کر دیگا اور اگر اعتقاد نہوگا تو کیسا ہی صاحب کمال گرو ملیگا تب بھی کچھ حاصل نہوگا غرض گرو کے قول اور گرو مین اعتقاد موجب رستگاری کا ہی اور بلا اسکے بیشک جہنمی ہی اور غور کرنا چاہیئے کہ اگر آدمی ایشور سے بمگھ ہووے تو گرو کے ذریعہ سے ایشور مل سکتا ہی اور جبکہ گرو نہ کیا یا اسکے قول پر اعتبار نہ کیا تو پھر کیا ٹھکانا ہی اکثر ایسا ہوا ہی کہ چیلون کی اعتقاد کی بدولت گرو بھی تر گئے ہین کہ کتھا بعض گرو بھگتان سے جو اس نشٹھا مین تحریر ہونگی واضح ہوگا ان سے سوائے ایک اور ذکر ہی کہ کسی کھتری کے لڑکے نے اپنے گرو سے سنا کہ میرے نند نندن مہاراج برج مین نت رہتے ہین کہین نہین جاتے اور جو دل سے تلاش کرے تو اسکو ملجاتے ہین یہ لڑکا کمال شایق درشنون کا ہو کر برج مین گیا اور تلاش کری کچھ پتہ نہ لگا لوگون سے پوچھا کسی نے کہا کہ گولوک مین ہین اور کسی نے بیکنٹھ مین بتایا اور کسی نے کہا کہ اگر برج مین ہین تو نظر نہین آتے اور کسی نے کہا پرم دھام کو گئے اس لڑکے کو کسی کے قول پر اعتبار نہ آیا اور کہنے لگا کہ

میرے گرو دکا قول ہرگز جھونٹھ نہین لیکن میری ہی تلاش کا قصور ہے غرض خواب و خور چھوڑ کر مضطرب و بیقرار مصروف بتلاش ہوا جب چند روز گذرے کہ نہ کھایا نہ سویا نہ بیٹھا جا بجا پھرا ہی کیا تو گرناکر دین بتسل پرگھٹ ہوئے اور کہا کہ جسکی تلاش مین تو پھرتا ہے وہ مین ہون یہ شخص روپ مادھری اور چھب انوپ دیکھکر قدمون مین گر پڑا اور عرض کیا کہ بیشک وہی ہین کہ جسکی کہ مجکو تلاش تھی لیکن مین نے سُنا ہے کہ آپ چور اور چھلیا بھی ہین جبتک میرے گرو تمکو پہچان کر تصدیق نہ کر دین گے تب تک مجکو یقین نہین بھگت بتسل مہاراج بسبب اُس کے پریم ور اعتقاد کے کچھ عذر نہ کر سکے اور ساتھ ہو لیے اور اُس شخص نے بخوف دغا بازی اور چھل کے ہاتھ پکڑ لیا غرض فی الفور جہان اُسکے گرو تھے آ پہونچے نصف شب تھی اور گرو بالاخانہ پر آرام مین تھے اِس لڑکے نے پکارا کہ مہاراج برج سندر منموہن مہاراج کو لایا ہون آپ شناخت کرلین گرو جی کو دو چار دفعہ کے پکارنے سے خبر ہوئی اُسکے قول کو واہی سمجھے لیکن روشنی چہرہ پر بھو کھن شو بھا دھام کی براہ روشندان اندر بالاخانہ کے دیکھی تو گھبرا کر اُٹھے اور دریچہ سے جھانکا تو کیا دیکھتے ہین کہ فی الحقیقت نٹ ناگر چھب سمدر ہین کہ چہرہ کی آب و تاب سے ہر چہار طرف روشنی ہو رہی ہے اور زلفین گھونگر والی چھوٹی ہوئی رسیلی آنکھون مین سرمہ مور مکٹ جڑاؤ جواہرات کا سر پر ہے کانون مین کنڈل کہ اُسکے موتیون کی جھلک کپولون پر اور کپولون کی جھلک موتیون پر پڑتی ہے ناک مین چھوٹا سا بلاق کہ اُس مین سبز اپڑا ہوا ہے کنٹھا پنچرنگی مالا جواہرات اور موتیون اور خوشبودار پھولون کے گلے مین نازنین جسم مین باگا زری کا اُسپر مقیش مین موتی پرو کر گوپیون نے بطور جھالر کے لگا دیے ہین اُسکے اوپر سکل جڑاؤ جھلکتی ہے دھانی دوپٹہ زردوزی سے کمر کسی ہوئی ہاتھون مین کنگن اور پہونچی اور بازو بند جڑاؤ انگلیون مین انگوٹھی گھٹنا گلناری گلبدن کا کہ گوٹہ و پٹھہ کی گلکاری اُسپر ہو رہی ہے مزیب چرن کملون مین مہاور لگا ہوا اُسپر گھونگر و اور کڑے ہین اور کسی گوپکا کے ساتھ جو کچھ چھیڑ چھاڑ کری تھی اور اسنے کیسر کے چھینٹے دیدیے تھے وہ چہرہ پر نمایان ہین اور اُس گوپکا کے چھیڑنے کی اور اُس سے جواب پانے کی ہنسی ابتک نہین جاتی بھول جا بجا گتھے ہوئے ہین ور مُرلی پھینٹ مین غرض یہ دیکھکر گرو جی بیتاب ہو کر پکارے کہ ارے تو کس گستاخی سے ہاتھ پکڑ رہا ہے یہ نندنندن مہاراج پورن برھم سچدانند گھن ہین ور مین آتا ہون یہ کہکر گرو جی آتے ہی ہے کہ خود بدولت مہاراج مع اُس لڑکے کے انتردھیان ہوگئے گرو جی جو آئے تو کچھ نہ دیکھا کبھی اپنے چیلے کے اعتقاد پر نگاہ کر کے اپنے اوپر لعنت اور کبھی بسبب درشن پانے کے اپنی خوش نصیبی پر آفرین کہکر تارک ہو گئے اور بدولت اعتقاد اپنے چیلہ کے بھگوت کو پراپت ہوئے

سو گرو مین اعتقاد کرنا بھی باعث نجات ہی صاف حکم شاسترون کا باتفاق سب پورانون وسمرتی کے یہ ہی کہ گرو کو آرائش خواہ بھبوتی و تار بھگوت کا باعتقاد دل جانے اے دل نادان و نالائق کبھی اِس سروپ کی طرف تو رجوع ہو کہ جو لکھ آیا اور غور کر کہ بلا بھگوت چرن کملون کے کسی کو بھی کچھ حاصل ہوا ہی بر عکس دیوتا تو جسکے چرن کملون کے رج کو اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہون اور تو ایسا غافل ہی کہ کبھی اِس طرف کو توجہ بھی نہ کرے تو بجز تیری کم نصیبی کے اور کیا تصور کیا جاوے بس اب بھی سمجھ اور مہربانی کر کے اُس روپ انوپ کا چنتون کیا کر سب سے پہلے تیری ہی کشتی کنارہ پر پہونچی۔

کتھا पादपद्मा चार्य پاد پدما چارج جی پرم بھگت بھگوت کے اور گرو نشٹھ ہوئے گنگا جی کے کنارے پر گرو سیوا مین رہا کرتے تھے ایک دفعہ گرو واسطے تیرتھ جاترا کے جانے لگے اور پدم آچارج موصوف کو واسطے خبر گیری سیوا بھگوت و دیگر سادھان کے ارشاد فرمایا پدما چارج جی مہاجرت گرو سے ملول ہونے لگے تب گرو نے فرمایا کہ گنگا جی کو بجاے ہمارے تصور کرنا پدم آچارج جی حسب ارشاد گرو کے گنگا جی کی پوجا پرستش کیا کرتے اور بپاس ادب قدم اندر نہ رکھتے اشنان وغیرہ کر یا کوپ یعنی چاہ کے جل سے کر لیتے دیگر سادھان نے یہ قاعدہ ناپسند کیا بلکہ جب گرو آئے تو شکایت کی گرو موصوف بمقتضاے صفائی قلب اصل مافی الضمیر پدم آچارج جی کو جان گئے لیکن واسطے رفع بے اعتقادی لوگون کے ایک روز بروقت جانے گنگا اشنان کے پدما چارج جی کو ہمراہ لیا اور گنگا جی کے اندر جا کر انگوچھا مانگا پدما چارج جی کو فکر ہوئی کہ اگر انگوچھا لیکر جاتا ہون تو گستاخی گنگا جی ہوتی ہی کہ گرو روپ ہین اور اگر نہین جاتا تو تعمیل حکم گرو مین عدول ہوتا ہی یہ تردد دامنگیر تھا کہ گنگا جی مین کمل نمود ہوآئے اور پدم آچارج جی اُن کملون پر قدم رکھتے ہوئے انگوچھا گرو کی خدمت مین پہونچا آئے اور اسی طرح کنارے پر واپس آئے گرو نے جو یہ پرتاپ بھگتی پدما چارج جی کا دیکھا تو کمال خوش ہوئے اور اپنی چھاتی سے لگایا بلکہ قدم پکڑ لیے اور پاد پدما چارج نام سے موسوم کیا۔

کتھا विष्णुपुरी بشن پوری بھگوت بھگتی اور بھاگوت دھرم مین ایسے یکتا ہوئے کہ جس طرح طلا کے روبرو تمثیل دیگر فلزات کی بے حقیقت ہوتی ہی اسی طرح اُنکے بھاگوت دھرم کے روبرو دیگر دھرم ناچیز ہو گئے اور ست سنگ مین ایسے ہوئے کہ استقلال بھگتی پر بھی شرف لیگئے شری مد بھاگوت جو مثل سمدر کے ہی اُسمین سے جواہر بے بہا یعنی شلوک ایسے انتخاب کر کے نکالے کہ کلجگ کے جیو جو بھاگوت دھرم دولت

کے مفلس ہین اُن کو نہال کردیا یہ بشن پوری جی مادھو سنپر دامین چیلہ شری کرشن چیتنیہ جی کے ہوئے
جگناتھ پوری مین بر سبیل تذکرہ دیگر سادھان نے اعتراض کیا کہ بشن پوری کاشی مین بدین خیال مقیم ہی
کہ کاشی مین مُکت ہو جاتی ہی اُن کے گرُو نے جواب دیا کہ یہ بات ہرگز نہین بشن پوری کو نہ مُکت سے
کام ہی نہ کسی دیوتا سے نہ کاشی سے شری کرشن سوامی کے چرن کملون کے سوائے اور کسی طرف بھُولکر بھی اُسکی
طبیعت نہین جاتی اور کاشی مین صرف برائے ست سنگ مقیم ہی یہ سُنکر لوگون کو یقین نہ آیا اُنھون نے
ایک چٹھی بنام بشن پوری جی کے بھیجی کہ ہم کو جواہرات کی مالا درکار ہین بشن پوری جی نے اپنے گرُو کے
دل کی بات خوب سمجھ لی اور بھاگوت سمدر سے پانچسو جواہر یعنی اشلوک منتخب کرکے اور بھگت رتناولی
نام رکھ کر اپنے گرُو کی خدمت مین روانہ کئے سادھان نے جو اُسکو پڑھا اور سُنا اور بھگوت دھیان
اور بھگتی کے رس مین مگن ہوئے تو اعتقاد ہوا کہ بشن پوری جی سب اننیہ بھگتون مین اول درجہ کے
بھگت ہین اور علی ہذا القیاس گرُو نشٹھا مین واضح ہو کہ بھگت رتناولی کے تیرہ ادھیائے یعنی فصل ہین ہر ایک
فصل مین جدا جدا انداز سے بھگوت بھگتی اور دھیان اور بیراگ وغیرہ کا بیان ہی۔

کتھا پرتھی راج کچھواہا یہ والی آمیر ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ دوار کا ناتھ مہاراج
کے درشن پائے اور کرشنداس جی کی کرپا سے سب دھرمون کے جاننے والے اور اُنکے خلاصہ کے
مجسم ہو گئے نرگن و سگن کہ بھگوت کی اُپاسنا ہین اُن کی عدم واقفیت کا اگیان دل سے دور کیا بیگناہ
مثل بھیشم پتامہ کے اور دھرماتما مثل راجہ جدھشٹھر کے اور بھگوت کی پوجا کرنیوالے مثل پرھلاد جی
کے ہوئے شنکھ چکر کا نشان بحالت موجودگی خانہ خود بخود جسم پر عیان ہوا غرض دھرم کی دھجا ہوئے
جس طرح کرشنداس جی کے چیلہ ہوئے وہ حال کرشنداس جی کی کتھا مین بیان ہو چکا کرشنداس جی
موصوف جب دوارکا کو جانے لگے تو راجہ نے ہمراہ چلنے کی درخواست کی اور بعد حصول اجازت
سامان روانگی کا تیار کرنا شروع کیا کار پردازان راج نے جو راجہ کے جانے سے خلل دیکھا تو کرشنداس
جی کی خدمت مین عرض کیا کہ راجہ سے بھگوت بھگتی اور سادھو سیوا نے رواج پایا ہی اگر راجہ دوارکا
کو چلا جاویگا تو بھگتی کے رواج مین خلل پڑجائیگا کرشنداس جی نے راجہ کو فرمایا کہ تم اپنے دیس مین
رہو راجہ نے ملول ہو کر عرض کیا کہ مہاراج مجکو دوارکا ناتھ مہاراج کے درشن کا اور گومتی اشنان
کا اور بھگوت شستر کی چھاپ حاصل ہونے کا فائدہ تھا اور قدمبوسی آپکی علاوہ رہی اب مین

اُن سب فوائد عظمی سے محروم ہوتا ہون کرشن داس جی نے فرمایا کہ فکر ضرور نہین اُن سب کا حصول
اِسی مقام پر ہوجاویگا اور یہ فرماکر روانہ ہوئے راجہ کو محرومی ہمراہی اپنے گرُو کا اِس قدر غم اور
الم ہوا کہ زار زار رونے لگا تین روز گذرے تھے آدھی رات کو کرشن داس موصوف کی آواز راجہ نے
پہچانی اور دوڑ کر گیا دیکھا کہ خود بدولت دوارکا ناتھ جی مہاراج ہین پریم مین بیطاقت ہوکر دنڈوت
اور پرکرما کری اور پھر حسب اجازت گومتی مین اشنان کیئے بعد ازان جو اپنے جسم کو دیکھا تو سنکھ چکر
کے نشان موجود پائے اُسی وقت رانی بھی آگئی کہ راجہ کی اجازت سے اشنان گومتی کرکے کرتارتھ ہوئی
راجہ اور رانی اپنی قسمت کی بڑائی کرتے ہوئے بھگوت اور گرُو کرپا کے پریم سے جسم مین نہ سمائے صبح
کو اُس معجزہ اور بھگوت کرپا کی شہرت تمام شہر اور ملک مین ہوئی اور باشندگان شہر اور جا بجا کے سنت و
مہنت نامی واسطے درشنون کے آئے بھینٹ سب قسم کی پیش ہوئی اور گرُو بھگتی اور گرُو و بھگوت بھاؤ
کا اعتقاد ہوا بعد ازان راجہ نے بھگوت مندر بنوایا اور بھگوت مورتی براجمان کرکے سیوا پوجا مین شب و
روز مصروف رہنے لگا ایک برہمن نابینا بیجناتھ جی مین مدت تک پڑا رہا اگرچہ چند دفعہ اُس کو جواب
बैजनाथ
ہوگیا کہ اب بینائی ملنی مشکل ہے لیکن اُس نے دروازے کو نہ چھوڑا شیوجی مہاراج آشوتوش نے رحم
आशुतोष
کرکے فرمایا کہ پرتھی راج کا انگوچھا آنکھون پر ملنے سے بدستور بینائی ہوجاویگی برہمن مذکور نے آکر راجہ
سے درخواست کی راجہ نے اوّل تو یہ خیال کیا کہ براہمن کو اپنے انگ کا انگوچھا کس طرح دون لیکن بنظر رحم و
پروپکار کے نیا کپڑا منگا کر اور اپنے جسم مین لگا کر براہمن موصوف کو دیا کہ فی الفور آنکھین کھل گئین اور
بھگوت بھگتی کا معتقد ہوکر وہ بھگوت شرن ہوا۔

کتھا تتوا جیوا तत्वाजीवा ہر دو برادر قوم براہمن پدم ناتھ دیس کو کہ مثل کمل کے ہین شگفتہ یعنے بھگت
کرنے کے واسطے مثل آفتاب کے ہوئے یا بھگوت بھگتی جو امرت کا سمدر ہے اُسکے دو کنارہ جنکے بدولت
بھگتون کے بھاو اور بھگتی کا پرم آنند روز بروز ترقی و تزائد کو پہونچا اور لاکھون کو فیض عام ہوا رکھنے
والے کہ خوش خلق و شجاع و راحم و مستقل مزاج و سخی و عاقل و نیک طینت و اننیہ بھگت بھگوت کے
مشہور و معروف ہین اور اپنا عدیل و نظیر نہین رکھتے ویسے ہی یہ دونون بھائی ہوئے اور سادھو سیوا نشٹھا
کی تو تعریف نہین ہوسکتی عہد کیا تھا کہ جس سادھو کے چرن امرت سے چوب خشک جو دروازہ پر ایستادہ
کر رکھی تھی سبز ہوجاوے اُسکو گرُو کرین گے چنانچہ کبیر جی کے چرن امرت سے سبز ہوگئی کبیر جی نے

اول چیلا کرنے سے انکار کیا اور جب عشق اور استعداد دونون بھائیون کا زیادہ دیکھا تو نام منتر
اُپدیش کیا اور بروقت روانگی کے ارشاد فرمایا کہ بروقت ضرورت ہمکو یاد کرنا بعد اُس کے برہمنان
ہمقوم ان نے بہ سبب اِسکے کہ جولاہا کے چیلے ہوئے دونون بھائیون کو ذات سے علحدہ کر دیا اور رشتہ
اُنکی دختر کا نہ لیا متفکر ہوئے اور ایک شخص کاشی کو جاتا تھا یہ حال اپنے گرُو سے کہلا بھیجا کبیر جی نے
جواب دیا کہ یہ لوگ بھگوت سے بکھ ہین تمھاری رشتہ داری کے لایق نہین تم دونون بھائی ہمدگر ین
اپنی اولاد کا رشتہ کر لو چنانچہ موافق حکم گرُو دیو کے ارادہ کیا ہمقوم گھبرائے اور فراہم ہو کر دونون
بھائیون سے کہا کہ ایسا رواج مناسب نہین ہی جواب دیا کہ ہم کو خلاف حکم اپنے گرُو کے اور کچھ عمل
کرنا ہرگز منظور نہین ہی جو حکم گرُو کا ہوگا سو کرین گے وہ لوگ اس اعتقاد کے معتقد ہوئے اور پھر واسطے
موقوفی اِس رواج کے التجا کی لاچار ہر دو برادر کبیر جی کی خدمت مین آئے اور حال کہا کبیر جی نے فرمایا
کہ اگر یہ لوگ بھگوت بھگتی اختیار کرین تو مضایقہ نہین اُنکی درخواست قبول کرو سو اُن لوگون نے بھگوت
بھگتی قبول کی اور پھر رشتہ داری برادری مین شروع ہوئی بھگوت بھگتون کا سماج اور پرتاپ بھگتی و
اعتقاد ہر دو برادر موصوف کا دیگر اشخاص نے دیکھا تو سب بھگوت شرن ہو کر کرتارتھ ہوئے۔

کتھا रघुजी رگھو جی پرم بھگوت بھگت ہوئے اور گرُو مین مثل بھگوت کے اعتقاد رکھتے تھے اُنکے
گرُو نے ایک گھنٹہ اپنے مکان پر آویزان کر کے چیلون کو فہمایش کی تھی کہ جب ہم بھگوت کے پرم
دھام کو جاوینگے تو یہ گھنٹہ آواز دیگا جب گرُو ممدوح نے دیہہ تیاگ کی تو گھنٹہ نے آواز نہ دی
سب چیلون کو فکر ہوئی اُس وقت رگھو جی موصوف موجود نہ تھے جب آئے اور یہ حال سُنا تو جس
جگہ گرُو نے دیہہ تیاگ کیا تھا وہان لیٹ گئے اور دیکھا کہ مقابل چہرہ کے ایک آنب پختہ لگا ہی
فوراً اُٹھے اور آنب کو توڑا اور تراش کر دیکھا تو ایک کرم موجود پایا اُسی وقت وہ کرم مر گیا اور
گھنٹہ نے خوب آواز دی سب کو تصدیق معجزہ گرُو موصوف اور پرم دھام کو جانے کی ہو گئی اِس
حال سے اگرچہ رگھو جی موصوف کی بزرگی تو بخوبی ظاہر ہوئی لیکن گرُو کی مہما مین اندکے کمی
آتی ہی سو واضح ہووے کہ گرُو کے معجزہ مین کیا مقام شک ہی کہ قبل از مرگ بھگوت دھام کا جانا بیان
کر دیا تھا اور اُسکی تصدیق حسب دلخواہ ہو گئی دوم کسی سبب سے گرُو موصوف کو اُس امر کا ثبوت کر دینا
اپنے چیلون کو ضرور ہوا تھا کہ بروقت مرگ جس کسی کی طبیعت جس طرف ہوتی ہی وہ اُسی بھاؤ کو پہونچ

جاتا ہی کہ بھگوت گیتا مین بھگوت نے فرمایا ہی سو اُس کا ثبوت بخوبی کرتا بلکہ یہ جو تر گرو موصوف نے قصداً کیا تھا سو سم بھگتی بھاو کبھی گرو کا ثبوت ہوتا ہی کہ بروقت نزع اُنکو آنب لائق بھگوت ارپن کے نظر آیا سو دیہہ تیاگ کرکے اور اُس آنب مین جاکر بھگوت ارپن کیا۔

کتھا گرونشٹھ गुरुनिष्ठ ایک گرونشٹھ بھگوت بھگت ایسے ہوئے کہ گرو کو ایشور روپ جانکر خدمت بجا کرتے تھے اور سوائے گرو سیوا کے کسی سادھو سنت کی سیوا کا اعتقاد نہ تھا بلکہ یہ سمجھ لیا تھا کہ گرو کی خدمت سے سب کی خدمت ہو جاتی ہی گرو کو یہ خیال ہوا کہ یہ شخص جیسے ہماری خدمت کرتا ہی اگر سادھو سیوا بھی کرے تو خوب ہو لیکن بدین خیال کہ شاید قبول کرے یا نہ کرے کبھی واسطے سادھو سیوا کے نہ کہا اور اول امتحان اس امر کا ضرور جانا کہ ہمارے قول مین کس قدر اعتقاد اُس شخص کو ہی ایک دفعہ گرونشٹھ موصوف واسطے تیرتھ جاترا کے تیار ہوا گرو نے فرمایا کہ جب تم واپس آؤگے کچھ ہدایت کرینگے بعد تیرتھ جاترا جس روز واپس آنے کا دن ہوا تو گرو نے اپنے پران چھوڑ دیئے اور لوگ انکی نعش واسطے جلانے کے لیچلے گرونشٹھ موصوف بھی اُسی وقت آ پہونچے اور حال لیجانے نعش گرو کا سُنکر بیتاب و بیقرار ہوئے دوڑ کر لوگون سے کہا کہ میرے گرو کا وعدہ تھا کہ بعد واپسی کچھ ہدایت کرونگا اور قول میرے گرو کا ہرگز خلاف نہین سو جبتک گرو وہ ہدایت نہ فرمالینگے نعش کو جلانے نہ دونگا غرض بعد گریہ وزاری و منت وسماجت او تیمم دھرم نعش واپس لائے اور بدستور سنگھاسن پر بٹھلاکر عرض کیا کہ حسب وعدہ ہدایت کا امیدوار ہون گرو موصوف اُسکے اعتقاد سے خوش ہوئے اور زندہ ہوکر ہدایت سادھو سیوا کی فرمائی گرونشٹھ نے عرض کیا کہ آپ تو پرم دھام کو جاتے ہین میری سادھو سیوا کو کون دیکھےگا اور جناب کو کس طرح معلوم ہوگا کہ مجھ سے تعمیل حکم ہوئی یا نہین گرو موصوف اِس گفتگو سے اعتقاد و عقلمندی سے زیادہ تر مہربان ہوئے اور ایک سال اور زندہ رہے۔

کتھا گھاٹم घाटम گھاٹم قوم مینہ ساکن موضع کھوڑی علاقہ جیپور گرو بھگتی اور قول کے اعتقاد سے اِس درجہ اولی کو پہونچے کہ کرتارتھ ہوگئے اور بھگوت بھگتون مین اُن کا شمار ہوا پیشہ چوری اور رہزنی کا تھا ایک دفعہ خیال آیا کہ اگر اسی طرح عمر گذری اور بھگوت بھجن نہ کیا تو آدمی اور بہائم مین کیا فرق ہی کسی ہر بھگت کے پاس گئے اُس نے ہدایت فرمائی کہ چوری چھوڑ دے گھاٹم نے عرض کیا کہ میری معاش چوری سے ہی کس طرح چھوٹ سکتی ہی ہر بھگت موصوف نے کہا کہ بعوض اُسکے یہ چار بات اختیار کر

یکے راست گفتاری۔ دوم سادھوسیوا۔ سوم خوردونوش بعد بھگوت بھوگ دارین کے چہارم شامل
ہونا بھگوت آرتی مین بفور سننے آواز کے گھاٹم نے چارون امر قبول کیئے تب ہر بھگت موصوف نے چیلہ کرکے
منتر اُپدیش کیا گھاٹم ممدوح موافق اجازت گرو کے عمل کرتے رہے جو کچھ چوری سے ہاتھ آتا سادھوسیوا
مین خرچ کردیتے ایک روز چند ہر بھگت آگئے اور کچھ گھر مین موجود نہ تھا خرمن تیار رکھے وہان پہونچے اور بھگوت
خواہش سے سب محافظ بیخبر ہوگئے غلہ گندم چورا لائے اور سادھوسیوا مین مصروف ہوئے لیکن خدمت کرتے
وقت اس قدر خیال ہوجاتا تھا کہ ایسا نہو مالکان غلہ سُراغ نکالکر گرفتار کرلین اور سیوا سادھان مین فرق
آجاوے انترجامی بھگوت نے یہ چرتر کیا کہ کمال زور شور کی آندھی آئی اور مینھ برسا سب سُراغ جاتا رہا
گھاٹم نے بدلجمعی تمام خدمت کری ایک دفعہ گھاٹم کے گرو نے بھگوت اُتساہ مین اُن کو بلایا اُس وقت
بسبب خرچ سادھوسیوا کے کچھ پاس موجود نہ تھا فکر مین ہوئے اور دولتسرائے راجہ پر آئے دربانان نے
جو استفسار کیا تو جواب دیا کہ چور ہون اور گھاٹم میرا نام ہے انھون نے لباس امیرانہ دیکھ کر جانا کہ ہنسی
سے اپنے آپکو چور کہتا ہے کچھ تعرض نہ کیا اندر گئے اور اصطبل سے ایک گھوڑا عمدہ مشکی انتخاب کرکے اور
سوار ہوکر چلے دروازہ پر جو محافظان قلعہ نے روکا تو جسطرح گفتگو راست راست اول ہوئی تھی اُسی
طرح کرکے چلے آئے اور طرف اپنے گرو کے روانہ ہوئے شام کے وقت ایک شہر مین بھگوت آرتی ہوتی تھی
سنکھ اور جھانجھ کی آواز سُنکر وہان گئے اور بھگوت کے درشن اور بھجن مین مصروف ہوئے راجہ نے جو خبر
چوری جانے اسپ کی سُنی تو کوتوال کو تاکید شدید کرکے تعینات کیا اور وہ بجمعیت سپاہیان سُراغ نقش پائے
اسپ کو دیکھتا ہوا اُسی دروازہ بھگوت مندر پر جہان پر آرتی ہوتی تھی جا پہونچا اور یقین کرلیا کہ اس
مندر مین چور اور گھوڑا دونون ضرور ہین بھگوت بھگت بتسل مہاراج نے خیال فرمایا کہ یہ کوتوال
اسپ کو شناخت کرکے میرے بھگت کو دُکھ دیویگا اس واسطے گھوڑا مذکور برنگ نقرہ کردیا جسوقت
گھاٹم جی سوار ہوکر دروازہ پر آئے اور کوتوال نے دیکھا تو رنگ اسپ مذکور کا سفید ہوگیا اور دلمین
کہنے لگا کہ سب علامت اسپ مسروقہ کی اس اسپ مین موجود ہین لیکن رنگ وہ نہین حیف کہ
محنت رائگان گئی اور نہ معلوم کہ راجہ کیا سزا دیگا گھاٹم جی نے حال متغیر اُن لوگون کا دیکھ کر
پوچھا کہ تم کون ہو اور کس واسطے ہم کو دیکھکر ملول اور مغموم ہوگئے انھون نے سب حال بیان کیا اور
یہ بھی کہا کہ اگر گھوڑا نہ ملا تو راجہ ہم سب کو زندہ نہ چھوڑیگا چونکہ بھگوت بھگتون کو دوسرے کے دُکھ سے

اپنی جان اور تن کی کچھ خبر نہین رہتی اس واسطے گھاٹم جی نے فرمایا کہ وہ چور مین ہون اور یہ گھوڑا ابھی وہی ہی
لیکن بھگوت نے اُسکو واسطے میری حفاظت کے نقرہ کا رنگ کردیا ہی اب تم خاطر جمع رکھو مین تمھارے
راجہ کے پاس مع اسپ چلتا ہون اور تم کو پنجۂ موت سے چھڑاتا ہون چنانچہ واپس آئے اور کوتوال نے سب
حال مفصلاً گذشتہ بیان کیا راجہ بھگوت بھگتی اور بھگتون کی مہما سے واقف تھا بسر و چشم آیا اور گھاٹم جی کے قدم
پکڑ لئے پھر عذر کرکے ملتمس ہوا کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤن گھاٹم جی نے اُسکی عزت اور امتیاز کرکے فرمایا کہ سوا ے
اس اسپ کے اور کچھ مطلوب نہین راجہ نے وہ اسپ مع دیگر نقد و جنس کثیر نذر کیا اور گھاٹم جی نے وہ سب
گرو کی خدمت مین لیجاکر بھینٹ کردیا بیشک بھگوت بھگتی اور بھجن کا ایسا ہی پرتاپ ہی چنانچہ خود گیتا جی مین
بھگوت نے فرمایا ہی کہ کسی کے اعمال ناقص اور بد بھی ہین لیکن میرا بھجن ایسا کرتا ہی کہ دوسرے کو ہرگز نہین جانتا
اُسکو بیشک سادھو جاننا چاہیئے کس واسطے کہ جو اصل مطلب اور شاسترون کا خلاصہ ہی اُسکو وہ ہو چکیا
ہی اور بالضرور عمل بد بھی جلد چھوٹ جاوینگے اور مجکو پراپت ہوگا اے ارجن سچ جان کہ میرے بھگت کا ناش
کبھی نہین ہوتا۔

کتھا नरवाहन نرباہن جی رادھا بلبھی ساکن بھونگام چیلہ ہت ہربنس جی بھگوت بھگت سادھو
سیوی ہوئے اور گرو کے چرن کملون مین من بچن کرم سے محبت اور بھگتی بلا تکلف تھی ایک شخص تجار
کی کشتی لوٹ لی اور اُس سے خواستگار دیگر مال و منال کے ہوئے جب اُس نے انکار کیا تب قید کرلیا کنیز
نرباہن جی کی بسبب رحم اُسکو کھانا پہونچایا کرتی تھی ایک روز کنیز مذکور نے یہ تدبیر اُسکو بتلادی کہ آدھی
رات کے وقت رادھا بلبھ ہت ہربنس رادھا بلبھ ہت ہربنس پکار پکار کر کہنا کہ آواز نرباہن جی تک پہونچے
اور اگر کچھ استفسار کرین تو ہت ہربنس جی کا چیلہ اپنے آپ کو بیان کردینا تجار نے حسب فرمودہ کنیز کے
عمل کیا نرباہن جی بفور سننے نام رادھا بلبھ اور ہت ہربنس جی کے بے محابا دوڑے ساہوکار کو ڈنڈوت
کرکے پرسان حال ہوئے اُس نے بیان کیا کہ ہت ہربنس جی کا چیلہ ہون اور رادھا بلبھ لعل جی کا درم
ناخریدہ غلام نرباہن جی نادم اور پشیمان ہوئے اور بالکل مال اُس کا واپس کرکے تقصیرات کی معافی چاہی
بلکہ قدمون پر گر کر عرض کیا کہ تم برادر کلان ہو مجکو چھوٹا بھائی اور غلام جانکر یہ پرورش کرو کہ اس حال
کی خبر سوامی جی پر نہووے تجار مذکور یہ حال بھگتی اور اعتقاد نرباہن جی کا دیکھ کر اُسی وقت بھگوت
سنرن ہوا اور گسائین ہت ہربنس جی کی خدمت مین آیا چیلہ ہو کر بھگوت بھگت ہوگیا اور گسائین جی بھی

اعتقاد نرباہن جی سے کمال رضامند ہوئے یہان ایک اعتراض دامنگیر ہوا اور یہ ہی کہ ایک کتھا
توگھاٹم کی لکھ آئی کہ وہ چوری کیا کرتا تھا دوسری کتھا یہ نرباہن جی کی لکھی کہ قزاق و رہزن
تھے کیا بھگوت بھگت چوری اور قزاقی کو گناہ نہین سمجھتے جواب یہ ہی کہ بھگوت بھگت بالضرور
رہزنی اور چوری وغیرہ کو اعمال بد سمجھتے ہین اور اُس کے نزدیک نہین جاتے اور بھگوت بھگتون
کے برابر جہان مین تائب اور پرہیزگار کوئی نہین نہ دیانت دار اور یہ چرتر جو گھاٹم و نرباہن جی
سے ہوئے تو چوری مین شمار نہین ہوتے بھگتون کو چوری کرنا مثل چرتر چوری ماکھن سری کرشن
سوامی کے اور بھیکھ مانگنا مثل بھیکھ باون مہاراج کے ہی چوری وہ ہی کہ اپنی ذات کے واسطے ہووے اور اُس سے
حاجت روائی خرچ عیال واطفال کی ہو اب اور اعتراض پیدا ہوا کہ اس تحریر سے جواز چوری
کا ثابت ہو گیا کہ خوب لوگون کا مال لوٹا کرے اور سادھو سیوا کیا کرے جواب یہ ہی کہ ہرگز چوری
کر کے سادھو سیوا واجب نہین مال طیّب اور پاک سے سادھو سیوا واجب ہی اور مطلب میرا یہ نہ تھا
کہ جو کچھ سمجھ کر اعتراض پیدا کر دیا مطلب یہ تھا کہ جس وقت صفائی قلب حاصل ہوئی اور یہ جہان
فانی و ناپائدار معلوم ہونے لگا اور دوئی کا پردہ اُٹھ گیا اُس وقت جو اعمال ازجانب بھگت سرزد ہوتے
ہین وہ سب نیک ہین اگر چوری اور قزاقی کرے تو اُسکے گناہ مین وہ بھگت ماخوذ نہین ہوتا کہ
تصدیق اس تحریر کی ادھیاے پنجم اور اشلوک ہفتدہم مندرجہ ادھیاے ہیجدہم گیتا جی سے بخوبی
ہوتی ہی اور گھاٹم کی کتھا بھی موید ہی کہ بھگوت نے واسطے دور کرنے سراغ کے آندھی اور مینھ برسایا
اور اسپ کا رنگ مشکی سی سفید کر دیا اور اپنے بھگت کے اعمال کو ثواب سمجھکر جانبدار اُسکے ہوئے علاوہ
ازان سب دھرم واسطے حصول بھگوت بھگتی کے ہین جس کام سے کہ بھگوت بھگتی ہو وہ داخل چوری کے نہین بلکہ مثل دیگر سادھن
کے ہی چنانچہ گھاٹم و نرباہن دونون سے رضامندی بھگوت اور گرو کی ہوئی اگر وے چور اور
قزاق ہوتے تو بھگوت کیونکر رضامند ہوتے سوائے ازین سمرتھ کو کچھ گناہ نہین ہوتا جس طرح گنگا جی
مین سب قسم کے پانی پہونچکر گنگا جل ہو جاتے ہین اور آتش سوزان مین ہر ایک شے تابہ چرکین
آتش و آمیخ ہو کر سادھو سیوا وہ پرم دھرم ہی جس کے واسطے بھگوت بھگتون نے خاص بھگوت کا
زیور اُتار کر فروخت کر دیا ہی دیگر اعمال کی تو کیا حقیقت ہی بلکہ خود بدولت ساہوکار ہو کر اپنے
بھگتون کے ہاتھ سے رہزنی کراتے ہین اور اس چرتر سے خوش و محظوظ ہوتے ہین کہ تصدیق اسکی

ہرپال نشکنچن کی کتھا سے ہوتی ہی محبت صادق و اعتقاد راسخ واجب ہی گھاٹم کے اعتقاد کو نگاہ کرنی چاہیئے کہ کس قدر گرو کے قول پر راست اور ثابت قدم تھا کہ جان تک سے دریغ نہ کیا اور برہمن جی کے اعتقاد کو دیکھنا چاہیئے کہ اپنے گرو داراشٹ کا صرف نام سنکر سے لکھ و سی ہزار روپیہ کا مال واپس کر دیا اور اپنے آپکو بھگت کی ایذا رسانی کا گنہگار سمجھا غرض بھگوت بھگتی مین اعتقاد ہونا از جملہ مقدمات مقدم تر ہی اور ایک وجہ اس باب مین اخیر کتھا گھاٹم مین مندرج ہوئی سوا ے اس کے ایک یہ ہی کہ جس قصور سے بالی اور راون راندہ درگاہ ہو کر قتل کو پہونچے وہی قصور سگریو اور بھبکھن سے بھی سرزد ہوا لیکن وے بھگتی کے پرتاپ سے بزمرہ پرم بھگت اور بھگوت سکھاؤن کے شمار ہوئے تو بھگوت بھگتی کو یہ پرتاپ ہی کہ سب گناہ مبدل بہ ثواب ہو جاتے ہین۔

کتھا گجپت راجہ نیلاچل یعنی پرشوتم پوری مین بھگوت بھگت ہوئے گسائین سری کرشن چیتنیہ اپنے گرو مین اعتقاد کامل رکھتے تھے جب اُن کے درشن کر لیتے تب راج کاج کیا کرتے ایک روز گرو موصوف نے حاضری سے منع کر دیا راجہ صاحب کو اس قدر غم اور فکر ہوا کہ راج کاج چھوڑ دیا اور سنیاسی روپ ہو کر آوارہ و سرگشتہ بامید قدمبوسی پھرا کرتے لیکن چونکہ گسائین جی جگناتھ پوری سے باہر نہین جاتے تھے اِس واسطے درشن نہوتے بروز رتھ جاترا گسائین موصوف کو رتھ کے آگے نرت اور کیرتن کرتے دیکھا راجہ نے دوڑ کر قدم پکڑ لیئے اور عاجز اور دین ہو کر قدمون کو نہ چھوڑا گسائین جی نے جو حال راجہ کا دیکھا اور دلی محبت پر لحاظ کیا تو اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور پریم کے سمدر مین غوطہ دیکر حسب دلخواہ آنند مین پورن کیا۔

کتھا سوامی چترداس جی پرم بھگت بیراگوان ہوئے سوائے بھگوت بھجن کے اور کسی طرف محبت نہ تھی اُسی پرم آنند مین مگن رہ کر ہمیشہ بھگوت روپ کے رنگ مین رنگین رہتے تھے جنھون نے متھرا اور برج منڈل مین گشت کرکے سب کو آنند دیا اور بھاگوت دھرم مین مستقل اور مضبوط ہو کر اپنی شیرین کلامی سے جابجا بھگوت بھگتون کے ست سنگ کا لطف اُٹھایا جنکی مہما کو سنت اور مہنت اور بیشمار بھگوت بھگتون نے جہان مین مشہور کیا اور گرو بھگتی مین ایسے ہوئے کہ سب سے گوئے سبقت کی لیگئے گرو کہ ہمیشہ مکان پر تشریف لایا کرتے بھگوت روپ جانکر بھاؤ اور بھگتی سے اُن کی سیوا پوجا کیا کرتے استری سوامی جی کی حسین اور نوجوان تھی اُسکو گرو کی خدمت مین

تعینات کردیا کہ جو ارشاد کرین اُسکی تعمیل بسروچشم کرنا اور خود اپنے دھرم پر ایسے مستقل رہے کہ کبھی
راسخ الاعتقادی مین تجاوز نہ آیا بلکہ روز بروز اعتقاد اور محبت کی گرودچرنون مین ترقی ہوتی رہی
آخرش سب اسباب دولت اور استری گرو کی بھینٹ کرکے بعد ڈنڈوت و اجازت برج منڈل
مین تشریف لائے صبح ہی منگل[۱] آرتی سری گوبند دیو مہاراج کے درشن کیا کرتے اور شرنگار[۲] آرتی
کیشو دیو جی اور راج[۳] بھوگ نندگانون کا دیکھ کر گوبردھن جی مین رادھا کنڈ پر ہوتے ہوئے برندابن
مین آتے اور اس گشت اور بھگوت چنتون کے پرم آنند مین تمام دن رہتے ایک دفعہ نندگانون
مین مان سرودر پر بے خورونوش رہے چونکہ نندگانون کے رئیس الاعظم نندبابا ہین اور خبرگیری مسافران
کہ جو اُن کے مکان پر مہمان ہووین اُنپر واجب ہے اس واسطے نندجی کے صاحبزادہ بلند اقبال
یعنے بھگوت بھگت تبسل کرپاسندھ مہاراج اپنے مہمان کو بیخورونوش نہ دیکھ سکے وبلباس طفل وازدہ
سالہ دودھ ایک کٹورہ مین لائے اور سوامی چترداس جی کو دیا سوامی چترداس جی نے جو رُوپ
انوپ دیکھا تو باُمید دوبارہ دیکھنے کے پانی کی درخواست کی جب تادیر وہ طفل چنچل اور شوخ
پانی نہ لایا تو مضطرب اور بیقرار ہوگئے بھگوت نے خواب مین ارشاد فرمایا کہ پانی کی کچھ ضرورت
نہین تم کو دودھ ہر یک برجباسی سے ملتا رہیگا سوامی جی نے عرض کیا کہ برجباسیون کو دودھ از
بس عزیز ہے کہ ماتا جسودا نے دودھ کیواسطے آپکو چھوڑ دیا تھا پھر وہ لوگ مجکو دودھ کس طرح دینگے
بھگوت نے فرمایا کہ ضرور ملیگا چنانچہ حسب الارشاد ہر یک دھام مین سوامی جی گئے اور وہان کے
باشندہ دودھ لیکر حاضر ہوئے جو کوئی نہ لایا تو خود سوامی جی اُسکے گھر مین جاکر لے آئے بر تقدیر
کسی نے انکار کیا تو وہ دودھ خراب ہوگیا اور اگر کسی نے ناراضی دینے دودھ سے ظاہر کری تو پھر
اُسکے گھر دودھ نہوا بلکہ ابتک دستور ہے کہ جو کوئی سوامی چترداس جی کے خاندان کا چیلہ ہے اُسکو
دودھ بلا طلب ملتا ہے فی الحقیقت گرو سیوا اور اعتقاد سے کون سی نعمت غیر مترقبہ نہین ملتی۔

کبتھا[۴] راگھوداس جی راघवदास जी پرم بھگت بھگوت کے ہوئے اور اپنی تصنیفات مین دوبرا
بمعنی لاغر خواہ حقیر تخلص کیا کرتے تھے اس واسطے اگرچہ لوگ دُبلا کہتے تھے لیکن بھگتی بھاؤ مین فربہ
اور موٹے مہنت تھے بھگوت دھرم کے متعلق جو آچار ہین اُنپر حسب فرمودہ شاستر کے بخوبی عمل کیا

---

[۱] منگل آرتی قبل از طلوع آفتاب ۱۲ [۲] شرنگار آرتی بعد طلوع آفتاب تا چار گھڑی روز بر آمدہ ہوتی ہے ۱۲
[۳] راج بھوگ دوپہر کے بھوگ لگانے کو کہتے ہین ۱۲

اور گرو و چیلہ کے جو قاعدے شاستردن مین لکھے ہین اُن کو ایسا ظاہر اور روشن کردیا کہ اور کسی سے
نہین ہوسکتا یعنے وایو پُوران مین جو یہ لکھا ہی کہ جو منتر ہی وہی گرو وہی اور جو گرو وہی وہی بھگوت
ہی جب گرو خوش ہوجائیگا تو بھگوت خود جود رضامند اور نشی بھوت ہوگا سو راگھوداس جی نے
اپنے گرد کو بھگوت نہ وپ جانکر ایسی سیوا کری کہ گرد اور بھگوت کو رضامند کرلیا اور جب کسی کو
اپنا چیلہ کیا تو اُسکو فی الفور بھگوت سنمکھ کرکے آواگون کے دُکھ سے چھوڑا دیا ظاہر و باطن سے ایسے نرمل
اور صاف ہوئے کہ کلجگ کی کائی کبھی نزدیک نہ آنے پائی زبان سے کلمہ بیہودہ کبھی سرزد نہوا دن رات
سوائے بھگوت چرتر کیرتن کے اور کچھ کام نہ تھا مصنف نے جو تمثیل الماس ہیرا کی اُنکے واسطے لکھی
تو مطلب یہ ہی کہ جس طرح ہیرا کو اہرن پر رکھکر گھن مارتے ہین اور شکستہ نہین ہوتا بلکہ اُس اہرن مین
گھُس جاتا ہی اور جب اُسکا ہمجنس لاکر مقابل کرتے ہین تو اہرن سے نکل آتا ہی اسی طرح راگھوداس جی
تھے کہ ہوائے گرم و سرد رنج و راحت زمانہ کی اُنکی مستقل مزاجی اور مضبوط بھاؤ بھگتی مین خلل انداز
نہین ہوسکتی تھی اور ست سنگ کو دیکھکر اس طرح آملتے تھے کہ جس طرح الماس ہیرا اپنے ہم جنس
کو دیکھکر آملتا ہے۔

نشٹھا ہشتم در بیان پرتما و آرچا مشتمل بر کبتھا یازدہ بھگت

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی شنکھ ریکھا کو ونڈوت کرکے پھر ہنس اوتار کو ونڈوت
کرتا ہون کہ برمھ پوری مین ظاہر ہوکر برمھا اور سنکادکون کو اُپدیش کیا شاسترون کا سدھانت
ہی کہ بھگوت کی پراپتی کے واسطے بھگوت کی ہی پوجا آرچا جپ منتر وغیرہ سادھن ہی اور پوجا
آرچا بدون موجود ہونے اُس کے کہ جسکا پوجن کرنا چاہیئے ہو نہین سکتی اور بلا پوجا آرچا بھگوت کی
پراپتی مشکل ہی اسواسطے کرنا کردین بشنل مہاراج کو یہ خیال ہوا کہ جس حالت مین حصر میری پراپتی
کا اوپر پوجا کے ہوا اور وہ بلا موجودگی کے ممکن نہین تو اودھار لوگون کا کس طرح ہوگا اسواسطے
خود بھگوت کہ جس طرح واسطے بھگتون کے اوتار دھارن کرے تھے اور کرتا ہی اُس طرح پرتما روپ
ہوکر جہان مین ظاہر ہوا چنانچہ بائدہ پرتما مثل بدری نارائن و رنگ ناتھ سوامی و گوبندیو
وغیرہ دسوم ربکت یعنے خود ظاہر شدہ ہین وجگناتھ رائے جی و بردراج وغیرہ چند پرتما ایسے ہین

کہ برمھا و شیو وغیرہ دیوتاؤن نے استھاپن کری اور بعض منیشر و رکھیشرونکی استھاپت کردہ ہین جب
اِن مُورتیون کو بھی بھگوت نے جانا کہ سب کو میسر نہین تب شالگرام رُوپ ہوکر ظاہر ہوئے کہ بکثرت
لوگون کو میسر ہون بعدش جب یہ جانا کہ یہ بھی ہر ایک کو عدم دستیاب ہی تب اجازت فرمائی کہ سونے
چاندی اور پاکھان وغیرہ کی پرتما بناکر اور موافق بید منترونکے پرتشٹھا کرکے پوجن کرین اور سب
پرتماؤن کی پُوجن اور درشن مین معجزہ دکھایا کہ جس نے اننیہ ہوکر یعنے لاشریک جانکر آرادھن کیا
منزل مقصود کو پہونچگیا اور بہانتک کرنا اور دیالتا کو کار فرمایا کہ جو کوئی تصویر کھیچوا کر اور بھگوت
جانکر پوجن کرتا ہی بھگوت کو پراپت ہوتا ہی سو اُس بھگوت بگرہ پوجن درشن کو بھگتون نے چند طرح پر
مانا ہی اول یہ کہ بعض تو اُس پرتما کو اصل بھگوت کی تصویر اور مورتی جانکر اس طرح پر پوجن کرتے
ہین کہ اوّل مانسی پُوجن کیا اور پھر اُس بگرہ مُورتی کا اور بعض کا یہ اعتقاد ہی کہ اُسی پرماتما کو پورن برمھ
سچدانند گھن مانتے ہین مانسی پُوجن وغیرہ کی کچھ ضرورت نہین اور تیسرے فریق کا یہ قول ہی کہ اصل مُورتی
اُس سچدانند گھن کی لوگون کے تصوّر اور دھیان مین جلد نہین آسکتی واسطے جمانے دل کے اُس اصل
بھگوت روپ مین اس مورتی کا درشن اور پوجن کرتے ہین اور ہر ایک موافق اپنے عقیدہ او یقین
کے مراد کو پہونچتے ہین سو جبکہ یہ بات ظاہر ہوگئی کہ خود بھگوت نے واسطے اودھار جگت کے اپنا روپ
بصورت پرماتما کے ظاہر کیا ہی تو کمال وجب ہوا کہ بھگوت بگرہ کو ایشور روپ جانکر با عتقاد کامل درشن
اور پوجن کیا کرے ہزارون کروڑون کا اودھار بدولت اعتقاد پرتماؤن کے ہوا اور ہوتا ہی
بھاگوت کا قول ہی کہ مکند یعنے بھگوت کی مورتی کا درشن اور اُس مورتی کے درشن کرنیوالے کا ملنا یا
مُورتی کے چڑھے ہوئے پھولون کا سُونگھنا اور تُلسی دل کا کھانا اور بھگوت مندر مین جانا اور ڈنڈوت
کرنی اور یہ سب بھگوت لوک کو پراپت کرتے ہین نارد پنچراتر مین مندرج ہی کہ شالگرام جی کا اشنان جس
ظرف مین کرایا جاتا ہی اُسکا ساتوین دفعہ کا دھوون درجہ گنگا جل کا رکھتا ہی سو مہاتم درشن وغیرہ
کا اِس سے خیال کر لینا چاہیئے کہ کس قدر ہوگا لیکن واضح ہو کہ یہ پُوجن آرادھن بھگوت مورتی کا کچھ
ایسا آسان نہین کہ راہ چلتے اُس درجۂ اعلیٰ کو پہونچا دیوے کمال مشکل ہی کیا معنی کہ بموجب شاسترون
کے بھگوت ایک بیاپک اور برمھ سوروپ ہی جبتک کہ دیگر اعتقادات کو اور طرح طرح کے اعتراضات اور
خامی طبع کو صفحۂ دل سے دور کرکے خاص اُس مُورتی مین طبیعت نہ لگے گی تب تک کس طرح ملنا بھگوت کا

ممکن ہی اور وہ طبیعت ایسی لگے کہ دوسری طرف نہ جائے اور نہ دوسرے کی پناہ یا بھروسہ ہووے
ذکر ہے کہ ایک شخص خواستگار اسباب دنیا کو بھگوت کی پوجن کرنے سے دولت نہ ملی بہدایت کسی شخص
کے بھگوت مورتی کو طاق مین رکھکر درگا مورتی کا پوجن کرنے لگا ایک روز خیال ہوا کہ دھوپ جو درگا
کو دیتا ہون اوّل بھگوت کو پہونچتی ہوگی اس واسطے بھگوت پر تما کی ناک مین روئی بھرنے لگا اُسوقت
بھگوت خوش ہوئے اور فرمایا کہ کیا تمنّا ہی بیان کر اُسنے عرض کیا کہ پوجن وغیرہ سے تو کبھی راضی نہوئے اور
گستاخی سے خوشنود ہوئے اِسکی کیا وجہ ہی فرمایا کہ پہلے پوجن تو ہمکو پتھر کی مورتی جانا کرتا تھا اور اسوقت
سب طرف سے طبیعت کو کھینچکر بھگوت روپ تصور کیا اسواسطے رضامند ہوا مطلب اِس ذکر سے یہ
ہی کہ بھگوت مورتی کو پورن برہم سچدانند گھن جانے نہ مورتی سنگ کی ایک بائی گجرات مین بھگوت
مورتی کا آرادھن باتسلیہ بھاؤ اور پریم بھگتی سے کیا کرتی تھی اُسکے دہ مین بھیڑیون کا زور ہوا اور
چند لڑکون کو بھیڑیا اُٹھا لیگیا اِس بائی کے سُنکر ہوش گئے اور موشل ہاتھ مین لیکر تمام رات جاگنے لگی
عرصہ تک یہ حال گذرا کہ دن کو طیّاری بھوگ و رسوئی و شرنگار بھگوت مین رہتی اور رات کو مصروف
بحفاظت بھگوت کو کمال کرتا ہوئی اور سا گھات موجود ہوئے بائی نے جو آواز جھم جھماہٹ گھونگرو
وغیرہ کی سُنی تو موشل اُٹھا کر دوڑی دیکھا کہ کوئی لڑکا شیام سُندر موہنی روپ ہی پوچھا کہ تو کون ہی
جواب دیا کہ مین وہی ایشور پرتما ہون کہ جسکی مورتی کو تو بالک جانکر آرادھن کرتی ہی سو جو تجکو مطلوب
ہو درخواست کر بائی نے خوش ہوکر کہا کہ اگر فی الحقیقت تو ایشور پرتما ہی تو یہ برمانگتی ہون کہ اِس میرے
لڑکے کو بھیڑیا نہ لیجائے واہ واہ بائی جسو داخواہ کو شلیا روپ مطلب یہ کہ اعتقاد کامل بھگوت مورتی
مین اِس درجہ کا ہووے کہ اگر خود بھگوت ظاہر ہوکر آوے تب بھی اپنا مالک اُس مورتی ہی کو سمجھتا رہے
اور اگر دوسری طرف طبیعت گئی تو عشق کہان اور جس طرح عورت کو دوسرے مرد کی تعریف خوبصورتی
کا بیان ممنوع ہی اُسی طرح اپنی سیوا مورتی کے روبرو اور کسی کی زیبایش وغیرہ ذہن مین نہ لاوے
کہ مورتی کی پوجا پرکار مین یہ بات لکھی ہی اور جس طرح کوئی غلام اپنے آقا کو جان سے زیادہ عزیز
جانتا ہو اور ہر طرح کے سامان عیش و آرام کے وقتاً فوقتاً اُسکے روبرو پیش کرتا ہو اسی طرح اپنی
سوامی سیوا مورتی کی سیوا اور خدمت واجب ہی مثلاً موسم گرمی ہی تو سامان ٹٹّی ہائے خس و بادکشی
و خوشبویات تکلّف و آب سرد و آبپاشی و مکان ہوادار و پھول و پوشاک زرق برق کی تیار کرکے

ایک روز مین چند دفعہ آرایش بھگوت کی کرے اور علیٰ ہذا القیاس موسم برسات و سرما وغیرہ مین موافق
لوازمات اُس موسم کے کاربند ہو غرض جو کچھ اپنی جان اور اپنی آرام اور نمود کے واسطے تکلفات و آرایش
و تیاری اسباب ملبوسات ہر قسم و اطعمہ و اشربہ وغیرہ کی کرتا ہے اس سے دہ چند و صد چند بھگوت کے
واسطے کرے اور جس روز کوئی تیوہار مثل ہولی و دیوالی و دسہرا و بسنت پنچمی وغیرہ یا سانجھی کا موسم
یا بماہ ساون جھولا جھلانے کا چرتر یا بھگوت جنم اوتسو مثل رام نومی و جنم اشٹمی و نرسنگھ چتردشی و
بادن دوادشی وغیرہ یا تیرتھ اور برت کا دن ہو اِس دھوم دھام کے ساتھ اوتسو و آرایش وغیرہ کیا کرے
کہ جس طرح اپنے لڑکے کی شادی مین یا بروز تولد فرزند کیا کرتے ہین کہانتک شرح کی جائے کہ یہ امر متعلق
اپنی محبت دلی اور بھگوت کرپا اور خوش نصیبی کے ہے یہ اُتسو وغیرہ اس مُلک مین مثل خواب و تعجبات
کے ہین البتہ دکھن مین یا متھرا بندرابن و اجودھیا وغیرہ مین رائج ہین خاکسار کو یاد ہے کہ ایک گسائین
بندرابنی نے ایک شخص کاردار کے مکان پر بروز بسنت پنچمی پھولڈول بنایا طوائف حسب معمول جو
کاردار موصوف کے مکان پر واسطے انعام اُس تیوہار کے آئی تو اُس نے بلحاظ گسائین جی راگ نہ سُنا
اور رخصت کیا گسائین جی نے فرمایا کہ بھگوت کے سامنے راگ کس واسطے نہین
ہوتا کاردار نے پوچھا کہ کیا بھگوت کے سامنے بھی طوائفان کا ناچ راگ ہوتا ہے
گسائین جی نے فرمایا کہ اگر ناچ اور راگ کے شوقین بھگوت نہ ہوتے تو جہان مین رواج ہی کسطرح پاتا
جو کچھ عیش و آرام کا سامان جہانتک چشم ظاہر اور باطن کو نظر آوے سب بھگوت کے واسطے ہے کہ اصُول
ہر ایک امر کا بھگوت سے ہے شانزدہ قسم کا پوجن جو مشہور اور معروف ہے وہ واسطے بھگوت مورتی پوجن کے
تو سامان ظاہر مین کرنے پڑتے ہین اور واسطے مانسی پوجن کے دل اور تصور مین سو منجملہ شانزدہ قسم مذکور
کے اول आवाहन آواہن ہے سو آواہن اُس دیوتا کا کرنا پڑتا ہے کہ جس کی کبھی کسی روز پوجا کرنی ہو
اور بھگوت پوجن کا آواہن صرف اسیقدر مانتے ہین کہ صبح ہی اپنے سوامی کو خواب سے اُٹھانا اور
ڈنڈوت کرنی اور اشلوک وید بھگوت جگانے کے پڑھنے اور گانے دوم آسن आसन فرش سنگھاسن
وغیرہ بکمال آرایش کے ساتھ بچھانا و چار دبکتی وغیرہ سوم पाद्य پادیہ یعنی چرن بھگوت کے دھونے
اور انگوچھا سے پونچھنے چہارم अर्घ ارگھ یعنی ہاتھ منھ دُھلانا پنجم आचमन آچمن یعنی داتون
کرلا کرانا ششم स्नान اسنان یعنی غسل کرانا انگوچھا سے جسم پونچھنا دھوتی کرانی ہفتم वस्त्र

بستر لباس مکلف و زیورات سے آرایش کرنی ہشتم यज्ञोपवीत جگیوپویت یعنے جنیئو سونے کا یا ریشمی
یا سوت کا زرد کرکے پہنانا نہم गंध گندھ یعنے خوشبویات مثل چندن و زعفران و مشک و عطریات
وغیرہ لگانی دہم पुष्प پشپ یعنے پھول بھگوت کے مکٹ اور جھوکہ وغیرہ مین گوندھنے اور مالا
پھولون کی پہنانی یازدہم धूप دھوپ یعنے بخورات زعفران و مشک و اگر و عنبر وغیرہ کے دینے
دوازدہم दीप دیپ یعنے چراغ روشن کرنا سیزدہم नैवेद्य نیویدیہ یعنے سب قسم کے کھانے کھلانے
آچمن کرانا یانی پلانا کرلا کرانا ہاتھ دھلانے انگوچھا سے ہاتھ منھ پوچھنا پان تیار کرکے دینا چہاردہم
प्रदक्षिणा दक्षिणा دکشنا یعنے نذر پیش کرنی پانزدہم नीराजन نیراجن یعنے آرتی کرنی پردکشنا دینی
مطلب پردکشنا کا تصدق ہونے سے ہی اور پشپ انجلی पुष्पांजलि دینی یعنے پھول اوپر بکھیرنے شانزدہم
بسرجن اور یہان مراد بسرجن سے یہ ہی کہ پلنگ و توشک بچھانا تکیہ چادر لحاف وغیرہ سامان عطر و پان
رخصت کرنا
وخوردنی و نوشیدنی پاس پلنگ کے تیار کر دینا اور بر وقت آرام فرمانے بھگوت کے پانؤن دبانے واضح
ہو کہ اس شانزدہ قسم کا آرادھن مثل جگناتھ رائے جی و بدری نارائن و رنگناتھ و اجودھیا و برندابن
مین ہر روزہ سات دفعہ ہوتا ہی اور بعض جگہ پانچ دفعہ اور اکثر جگہ تین دفعہ یعنے ایک بوقت صبح منگل آرتی
دوم بوقت دوپہر راج بھوگ سوم بوقت شام معمولی آرتی سو پرستش اور درشن کرنیوالے کو سات دفعہ
یہ آرادھن از بس ضرور ہی ورنہ تین دفعہ سے کم نہو اور واضح ہو کہ بموجب قول تنتر شاستر و پرانون کے
جو مورتی سویم بکت یعنے خود ظاہر شدہ مثل بدری نارائن و رنگناتھ سوامی و گوبند دیو وغیرہ و شالگرام
स्वयंभू
مورتی و لنگ و نیمشارنیہ وغیرہ تیرہ ہین وے بارہ بارہ کوس تک شدھ اور پاک کرتے ہین اور جو مورتی
नैमिषारण्य
دیوتاؤن نے استھاپت کی وے چار چار کوس تک اور جو رکھیشو اور سدھ لوگون نے براجمان کی وے
دو دو کوس تک اور جو مورتی دیگر اشخاص سے موافق قواعد شاستر و منترون کے قایم ہوئی وہ ایک ایک
کوس تک اور جو مورتی صرف گھر مین براجمان کرتے ہین وے اُسی گھر کو پاک اور شدھ کرتی ہین بھگوت نے
کرپا کر کے سب سامان واسطے اودھار اُس جیو کے تیار کر دیئے کہ کسی طرح دل چرن کملون مین لگے لیکن
کوئی ایسے اعمال سخت اور بدہم لوگون کے پیش آرہے ہین کہ ہرگز اس سہل طریق پر بھی طبیعت نہین لگتی کوئی
شہر اور قصبہ نہین کہ وہان بھگوت مندر اور ٹھاکر دوارہ نہو مگر پوجاری کے سوائے کیا ممکن ہی کہ کوئی درشنون
کیواسطے جاوے بالخاص دولتمند اور اُن مین بھی نوکری پیشہ و سیر چکلہ کے واسطے جہانتک کوئی لیجاے

ہزاروں اور قدموں سے موجود اور جو کوئی ٹھاکر دوارہ کے چلنے کو کہے تو گویا دم نکلگیا بروقت گشت اگر راہ مین کوئی مندر آجاوے تو یہ فرماوین کہ میاں شام ہوگئی فرصت نہین پھر کسیوقت درشن کرینگے اور اگر شاذونادر کبھی اتفاق جانے کا ہو بھی گیا تو تمام زمانہ کے جھگڑے قصے ڈگری ڈسمس وغیرہ کا ذکر وہان یاد آیا جبتک بیٹھے رہین وہی ذکر رہے کیا ممکن ہو کہ ایک دفعہ بھگوت نام زبان پر آوے بلکہ اگر کوئی شخص بھجن کرتا ہو تو اُس کو بھی اپنی طرف متوجہ کرلین یہ حال نہ شنیدہ ہی بلکہ بچشم خود دیدہ کہانتک لکھون کہ خوف طوالت اور ناراضی اُن اشخاص کا کہ جو میری اس تحریر کو نسبت اُپنے سمجھ لیوین دامنگیر ہی اُن مین اوّل درجہ اس ست مندولائق کا ہو سوصد آفرین کہ اعمال تو ایسے خوبصورت اور تمنّا وہ کہ ضرور پرم دھام کو جاوینگے کیون نہ سدگتی ہوگی ارے دل پاپی اب بھی شرم کر اور خیال کر کے دیکھ کہ آدمی کا جسم باربار نہین ملتا نہ معلوم کون سے اعمال نیک سے یہ جسم ملا ہی اِس دیہہ کو پاکر جو چرن کملون مین شری رگھنندن سوامی کے نہ لگا تو تجھ سے سوائے اور کون کم نصیب ہی بہت روپیہ پیدا کرنا جھوٹھ سچ بولکر لوگون کو گرویدہ کرلینا بقول گسائین تلسی داس جی کے طوائفان کو خوب آتا ہی اور اگر یہ جسم برائے لذائذ دنیا سمجھ رکھا ہی تو خوک اور سگ وخر وغیرہ کو بھی سب لذائذ شہوات وغیرہ کے حاصل ہین جسم انسانی اور اُن جسمون مین یہی قدر فرق ہی کہ اِس جسم کی بدولت حاصل ہوتا ہی اگر بھگوت چرنون مین دل نہ لگایا تو خوک اور سگ وغیرہ سے بھی زیادہ ترنالائق وگنہگار ہی کیواسطے کہ اُن اجسام مین برائے آیندہ گناہ لازم نہین آتے اعمال سابقہ کو بھوگتے ہین اور آدمی کو درصورت نہ کرنے بھگوت بھجن کے ہزار گناہ عائد ہوتے ہین پس اب تجکو اس روپ انوپ کا چنتون کرنا واجب ہی سوتیاپگ نوپر او پہونچی کرکنچن منجو بنی منی مال ہئے + نونیل کلیور پیت جھنگا کلکین ملکین نرپ گود لئے + اربند سو آنن روپ مرندا نندت لوچن بھرنگ پیئے + من مین نہ بسے اس بالک جو تو کہو جگ مین پھل کون جیئے +

پگ نوپر شری پہنچی کر کنچن منجو بنی منی مال ہیے۔ نو نیل کلیور پیت جھنگا کلکین پلکین نرپ گود لیے ॥ اربند سو آنن روپ مرند انندت لوچن بھرنگ پیے۔ من مین نہ بسو اس بالک جو تو کہو جگ مین پھل کون جیے ॥

پگनूपुर श्री पहुँची करकंचन मंजु बनी मणिमाल हिये। नव नीलकलेवर पीतझँगा कलकैं पुलकैं नृप गोद लिये ॥ अरविंद सु आनन रूप मरंद अनंदित लोचन भृंग पिये। मन में न बसो अस बालक जो तो कहो जगमें फल कौन जिये ॥

کتھا　راجا चन्द्रहास

راجہ چندرہاس خردسالی سے ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ تہا بھاگوتون مین منتخب وشماری ہین اور ابتک اُنکی بھگتی کا جس مثل چندرہاس یعنے چاندنی کے سب شاسترون مین مندرج ہی جیسین اسویدہ مین لکھا ہی کہ میدھاوی (मेधावी) راجہ کیرل دیس کے گھر جب چندرہاس موصوف پیدا ہوئے تو ایک پاؤن کی چھ اُنگلی تھی کر ساہدرک مین منحوس (केवल) لکھی ہین دُ

ولادت سے تھوڑے عرصہ کے بعد کوئی غنیم چڑھ آیا اور میدھاوی موصوف اُس لڑائی مین مارا
گیا والدہ چندر ہاس کی ستی ہوگئی اور دایہ اُنکو لیکر کُنتل پور مین چلی آئی راجہ کنتل پور کے وزیر کا نام
دھرسٹ بدھی تھا اُسکے گھر رہنے لگے پھر وہ بھی مرگئی اور چندر ہاس جی بیچبالہ شہر مین لاوارث
پھرنے لگے جو کوئی کچھ دیتا تو اُس سے شکم سیری کر لیتے ایک روز نارد جی تشریف لائے اور شالگرام جی
کی پرتما دیکر ارشاد فرماگئے کہ جو کچھ بھوجن وغیرہ کرکے اس پرتما کو دکھالینا چندر ہاس جی اُس مورتی کو
مکھ مین رکھتے اور موافق ارشاد نارد جی کے عمل کیا کرتے تھوڑے ہی عرصہ مین بھگوت کی محبت ہوگئی
ایک روز اُس وزیر کے گھر بتقریب برہم بھوج براہمن آئے تھے اُسنے براہمنون سے پوچھا کہ میری
لڑکی کو بر یعنے شوہر کون اور کیسا ملیگا اُنھون نے چندر ہاس جی کا نشان دیا کہ یہ طفل اسکا شوہر
ہوگا وزیر کو کمال شاق اور ناگوار ہوا کہ ہائے میری دختر کنیز زادہ کی زوجیت مین آویگی جلّادون
کو کہا کہ اس طفل کو جنگل مین لیجا کر قتل کرو جلاد جنگل مین لیگئے اور حکم وزیر کا سُنا کر کہا کہ اب تمھارا
محافظ کون ہے چندر ہاس جی کو مطلق غم اور فکر اپنے قتل کا نہ ہوا اور فرمایا کہ ایک لحظہ میرے قتل مین
تامل نہ کرو بس ازان شالگرام جی کا پوجن کیا اور جلّادان کو اشارت قتل کی کرکے بھگوت دھیان
کی سمادھی لگائی بھگت رکشک[لہ] مہاراج نے اُن جلّادان بیرحم کے دل مین ایسا رحم ڈالدیا کہ ایک
اُنگلی فاضل کو واسطے ملاحظہ کرانے وزیر کے کاٹ کر لیگئے اور چندر ہاس جی کو اُسی جنگل مین چھوڑ
گئے چندر ہاس جی تین روز تک بھگوت دھیان مین مگن اور مسرور پھرتے رہے جسوقت دھوپ
ہوتی تو پرند اپنے پرون کا سایہ کرتے اور وقت شب درندہ واسطے حفاظت کے آتے اتفاقاً کلند
نامی راجہ چندناوتی کا گذر بتقریب صید افگنی اُس جنگل مین ہوا اور چندر ہاس جی کو اپنے گھر لیگیا
بسبب نہونے کسی وارث کے اپنا بیٹا تصور کرکے سب علوم کی تعلیم کی بعد ازان راج تلک
کرکے تمام کارخانہ ملکی ومالی سپرد کر دیا اور خود بھگوت بھجن مین مصروف ہوا یہ راجہ کلند باج گذار
راجہ کنتل پور کا تھا جب روز حکومت چندر ہاس جی سے محصول معمولی نہ پہونچا تو دھرسٹ بدھی وزیر
مع فوج آیا اور راجہ کلند خبر پاکر واسطے ملاقات کے گیا اور بہت اعزاز اور تعظیم کے ساتھ شہر مین لایا
چندر ہاس جی کی ملاقات کرائی اور حال دینے راج کا بیان کیا وزیر مذکور چندر ہاس
جی کو پہچان کر مغموم و متفکر اور قتل ہوا اور یہ تدبیر سوجھی کہ چندر ہاس کو کنتل پور مین بھیجکر

ایک

[لہ] تصور از نکیر دل ۱۲ حافظ بھگتن لال ۱۲

وہان مروا ڈالنا چاہیئے اسواسطے راجہ کلند کو دھمکایا کہ تمکو مناسب نہ تھا بلا اطلاع ہمارے راجہ کے
چندر ہاس کو راج تلک کر دیتے اب چندر ہاس کو بذریعہ خط موسومہ مدن اپنے پسر کے روانہ کنتل پور کرتا
ہون کہ وہ منظوری راج تلک کی کرا دیگا چنانچہ چندر ہاس جی مع خط روانہ ہوئے اور متصل کنتل پور اُسی وزیر کے
باغ مین ٹھہرے اسنان پوجا کری بھگوت پرشاد بھوجن کرکے بسبب کسل راہ کے سوگئے اتفاقاً بِشیا دختر وزیر
مذکور کی واسطے سیر باغ کے آئی سکھیون سے علٰحدہ ہوکر جہان چندر ہاس جی آرام مین تھے وہان پہونچی اور بفور
دیکھنے جمال چندر ہاس جی کے عاشق ہوکر بھگوت سے خواستگار ہوئی کہ یہ شخص میرا شوہر ہووے پھر جو نگاہ
اُسکی طرف کمر چندر ہاس جی کے گئی تو ایک خط کمر مین دیکھ کر نکال لیا اور پڑھا مضمون اس کا یہ تھا کہ اے مدن
بفور پہونچنے حامل خط کے بِشَی اسکو دینا اور اگر توقف ہوا تو موجب میری ناراضی کا ہی دختر وزیر نے پڑھ کر افسوس
کیا کہ ہائے یہ محبوب مرغوب ناحق زہر مارا جاویگا اور پھر یہ خیال مین آیا کہ میرا والد مدت سے متلاشی کسی خوبصورت
لایق جوان کے میرے واسطے تھا اور مجھ سے بروقت روانگی بہت جلد شادی کردینے کا وعدہ کیا تھا سو
اس شخص کو میرے واسطے روانہ کیا ہی اور بسبب جلدی کے بعد لفظ بِشَی کے حرف یا لکھنا سہو ہوگیا ہی سو حرف
یا بنا دینا چاہیئے چنانچہ اپنے سرمہ کی سیاہی سے بنا کر اور خط چندر ہاس جی کی کمر مین رکھکر چلی آئی چندر ہاس جی
चन्द्रहास
مدن پسر وزیر کے پاس پہونچے اور خط دیا وہ بہت خوش ہوا اور اُسی وقت سامان کرکے شادی چندر ہاس کی اپنی
ہمشیرہ کے ساتھ کردی جب وزیر کو حسب تحریر مدن کے خبر پہونچی تو ایسا مغموم اور ناراض ہوا کہ رنگ فق
ہوگیا بسبب شدت رنج کے اُسیوقت روانہ ہوکر اپنے گھر آیا اور مدن اپنے پسر کو لعنت ملامت کرنے لگا اُسنے
خط مذکور پیش کیا اور عذرات کیئے وزیر مذکور نے اپنے دل مین یہ صلاح کی کہ اگر دختر بیوہ رہے تو رہے لیکن چندر ہاس
کو قتل کردینا واجب ہی اسواسطے جلادون کو طلب کرکے اجازت دی کہ صبح کو جو شخص درگا بھون مین آویگا
قتل کردینا اور چندر ہاس جی سے کہا کہ ہمارے خاندان مین بعد شادی کے درگا پوجن واجب ہی تم صبح کو درگا
بھون مین جاکر پوجن کر آؤ وزیر نالائق نے تو یہ تدبیر کی اور بھگوت کی خواہش ہوئی کہ کنتل پور کا راج بھی چندر ہاس
جی کو ملجاوے اس واسطے راجہ کنتل پور کے دل مین ہدایت فرمائی کہ راج و عمر ناپائدار ہین اور بھگوت بھجن سے
سواے اور کچھ کار آمد نہین سو یہ راج تو چندر ہاس داماد وزیر کو کہ لائق و فائق ہی دینا چاہیئے اور باقی عمر
بھگوت بھجن مین صرف کرنی واجب ہی صبح کو جس وقت چندر ہاس جی واسطے درگا پوجن کے چلے تو راجہ نے مدن
پسر وزیر کو طلب کرکے فرمایا کہ ہم راج تلک چندر ہاس کو دیتے ہین اُسکو جلد لاؤ وہ اِس خوشی سے کہ راج اپنے

گھر مین آتا ہی جسم مین نہ سمایا اور چندر ہاس جی کے پاس آکر اُنکو تو راجہ کی خدمت مین بھیجدیا اور خود دُرگا بھون
مین واسطے پوجا کے گیا راجہ نے چندر ہاس جی کو فی الفور راج تلک کر دیا اور سب کارخانہ اُن کے سپرد کیا مدن
پسر وزیر جب دُرگا بھون مین پہونچا تو جلادون کے ہاتھ سے کام آیا اور وزیر بعد اطلاعیابی قتل پسر کے سر پر خاک
ڈالتا ہوا اُسکی نعش پر پہونچکر اور سنگ سے سر مارکر مر رہا یہ حال چندر ہاس جی نے سُنا اور دُرگا بھون مین آکر شدت
رحم اور کرونا سے بیتاب ہو گئے بعد ازان بامید زندگی مقتولان کے دُرگا کی استت کی اور جب کچھ جواب درگا سے
حاصل نہوا تو تلوار نکالکر اپنے قتل کے مستعد ہوئے درگا مہارانی شاکشات ہوئی اور ہاتھ چندر ہاس جی کا پکڑ کر فرمایا کہ دُرگہ
دُشٹ و دھرشت بدھی ہمیشہ درپے تمہارے قتل کے رہتا تھا کہ بعوض اُسکے مع پسر مارا گیا اب زندہ کرنا مصلحت
نہین چندر ہاس جی نے عرض کیا کہ درست ہی لیکن آپکو یہ بھی تو طاقت ہی کہ اُنکے دل کو صاف کر کے بھگوت بھگت کردین
تاکہ پھر کسی کے ساتھ بدی نہ کرین درگا مہارانی خوش ہوئی اور دونون کو زندہ کر دیا وزیر نے جو پرتاپ بھگوت بھگتی
اور بھگتون کا دیکھا تو معتقد ہوا اور چندر ہاس جی کے چرنون مین کمال محبت سے گر کر بھگوت شرن ہو گیا چندر ہاس
جی نے تین سو برس راج کیا اور بھگوت بھگتی کا ایسا رواج دیا کہ تمام ملک بھگت ہو گیا جب راجہ جدھشٹھر نے
یگیہ اشومید کیا اور اسپ یگیہ کو چندر ہاس جی نے پکڑ لیا تو بھگوت شری کرشن مہاراج نے سمجھا کہ جس حالت
مین چندر ہاس نے مجھکو پکڑ کر اپنے دل مین ایسا بند کر لیا ہی کہ ہر گز باہر نہین جا سکتا پس کسکو طاقت ہی کہ چندر ہاس
جی کو لڑائی مین فتح کر سکے اس واسطے خود چندر ہاس جی کے پاس تشریف
لیگئے اور ارجن کے ساتھ صلح مصالحت کرا کر اسپ یگیہ کا واپس کرایا بعد ازان چندر ہاس
جی نے راج تلک پسر کلان کو کر دیا اور خود راجہ جدھشٹھر کے یگیہ مین شامل ہوئے اب اس کتھا سے غور کرنا
چاہیئے کہ کس قدر ہدایات واسطے بھگتون کے ہین اوّل تو پرتما نشٹھا کا پھل دوم یہ کہ بھگوت بھگت موت
سے بھی ہراسان نہین ہوتے سوم یہ کہ بروقت آنے کسی صدمۂ سخت کے ممکن نہین کہ بھگوت کا بھجن و تصوّر چھوٹ
جاوے چہارم یہ کہ جو اُنکے ساتھ بدی کرتا ہو اُسکو بھی نیک ہی ثمرہ بخشتے ہین علاوہ ازان یہ بات تو عام ہے
کہ بھگوت اپنے بھگتون کے ایسے قابو مین ہو جاتے ہین کہ اپنی رضامندی سے اُن کی رضامندی مقدم تر سمجھتے
ہین چنانچہ چندر ہاس جی سے اسپ یگیہ جو واپس کرایا تو خود جا کے اپنے بھگت سے لجاجت کری اور زبردستی
روا نرکھی ورنہ ایک لحظہ مین کروڑون برہمانڈ کو ظاہر اور ناپیدا کر سکتے ہین +

کتھا نامدیو جی چیلہ گیان دیو بشن سوامی سنپردا کے مجتہد و آچارج بھگتی کا جہان روشن کرنے کو

مثل آفتاب ہوئے خردسالی ہی مین اپنی بھگتی اور بھاؤ سے بھگوت کو قابو مین کر لیا بھگوت انش سے
اُن کی پیدائش ہے اور حال یہ ہو کہ پنڈرپور مین بامدیو نامی قوم کا چھیپی بھگوت بھگت ہوا اُسکی لڑکی
خردسالی مین بیوہ ہو گئی جب دوازدہ سالہ ہوئی تو بامدیو نے واسطے بھگوت سیوا اور پوجن کے
ہدایت فرما کر کہا کہ بشرط دلی محبت اور بھگتی کے سب خواہش و تمنا بھگوت پورن کردینگے دختر
ممدوحہ نے اُسی روز سے بکمال بھگتی و اعتقاد ایسی سیوا پوجا اختیار کی کہ عرصہ قلیل مین بھگوت
رضامند ہو گئے یہانتک کہ بمقتضائے جوانی جو اسکو خواہش کام کی ہوئی تو وہ بھی بھگوت نے
پورن کری اور اُس دختر کو حمل رہگیا تمام قوم اور شہر مین یہ بات مشہور ہوئی اور معاندین بدبخت
کیواسطے بدنامی بامدیو کے مراد دلی حاصل ہو گئی شدہ شدہ یہ خبر بامدیو تک پہونچی اور دختر سے پوچھا
کہ یہ کیا بدبختی ہو اُس نے کہا کہ تم نے فرمایا تھا کہ سب تمنا تیری بھگوت سے حاصل ہونگی سو جو ہوا
وہ بھگوت سے ہوا بامدیو جی اس مژدہ سے اِسقدر خوش ہوئے کہ جسم مین نہ سمائے اور جب لڑکا پیدا
ہوا تو تمام مال و اسباب اُسکے تولد کی خوشی مین خیرات کر دیا نام دیو نام رکھا اور جان سے زیادہ
عزیز جانا واسطے رفع اعتراض و سیہ باطنی نا معتقدان و نالایقان کے علاوہ از کتھا پوران وغیرہ
بھگوت کا قول یاد آیا دوسرے اسکندھ بھاگوت مین لکھا ہو کہ نشکام یا جملہ کامنا یا مکتی کے واسطے
مجکو مستقل بھاؤ سے جو سیون کرتے ہین تو خود سب کامنا پوری کرتا ہون ایکادش مین لکھا ہے کہ اپنے بھگتون کو تا بہ مکتی عنایت
کرتا ہون دنیاوی کامنا کی تو کیا حقیقت ہو قطع نظر قول مذکور سے جس حالت مین بھگوت اپنے بھگتون کے واسطے نجدھام کو چھوڑ کر
چلے آتے ہین اور ایسے جسم مثل باراہ و مین و کچھپ وغیرہ بنالیتے ہین کہ وہم اور قیاس سے باہر ہین پس اگر کسی اپنے بھگت خواستگار کام کی کامنا
پورن کری تو کیا بعید ہے اگر بھگوت کے اوتار و گوپکا و کُبجا وغیرہ کے چرترون پر اعتبار ہو تو نامدیو جی کا پیدا ہونا خاص بھگوت سے
بہر حال راست و درست ہو القصہ از تولد سے ہی نامدیو جی کو بھگوت کا پریم ہوا اور جسقدر عمر بڑھتی گئی اسیقدر پریم اور بھگتی مین بھی ترقی
ہوتی گئی جب وہ چار سالہ ہوئے تو کھیل بھگوت آرادھن کے کھیلنے یعنے بھگوت مورتی بنا کر اور آبھوکھن بستر اُسکو پہنا کر جس طرح
اُنکا نانا سیوا آرتی کیا کرتا تھا سب اِسی طرح کرتے اور بھگوت کے تصور اور دھیان مین محو ہو جایا کرتے نانا پر زور
تقاضا رہتا کہ یہ بھگوت مورتی مجکو بخشدو اور وہ بسبب خردسالی کے حیلہ بہانہ کر دیا کرتا ایک روز اُنکے نانا نے کہا
کہ دس پانچ روز مین ایک گانؤن جاؤنگا اور تین روز بعد آؤنگا تم میری غیبت مین سیوا پوجا بھگوت کی کیجیو اگر بھگوت نے
تمھارا بھوگ لگانا قبول کر لیا تو سیوا پوجا تم کو سپرد کر دونگا نامدیو جی خوش ہوئے اور روز شمار کرنے لگے نانا سے

ہر روز یوم روانگی پوچھا کرتے اور کمال خوش ہوا کرتے آخر وہ دن آیا اور نانا سب ترکیب بھگوت
سیوا اور دودھ پلانے کی سمجھا کر روانہ ہوا نامدیو جی کو سر شام سے شوق ہوا اور جب گو کے آنے مین دیر ہوئی
تو خود جنگل مین جا کر لائے پھر والدہ نے تقاضا کیا کہ دودھ پلانے کا وقت آ گیا اس واسطے بہت جلدی
سے دودھ گرم کیا اور خوشبویات و مصری ملا کر کمال محبت و خوشی سے کٹورہ بھگوت کے روبرو دیکھے
لیکن یہ خوف دل مین رہا کہ مجھ سے کچھ قصور نہ ہو گیا ہو بھگوت کے سامنے دست بستہ کمال عجز سے عرض
کیا کہ مہاراج دودھ تیار ہے مجکو اپنا غلام تصور فرما کر نوش فرماوین اور اپنے غلام کو پریم آنند دیوین
اگرچہ بھگوت محبت قلبی نامدیو سے راضی ہوئے اور اُن کے دل مین اپنے سروپ کی چاندنی اور بھاؤ
اور عقل سلیم کی ترقی کر دی لیکن یکا یک بلا صفائی و امتحان کامل اعتقاد کے دودھ نوش نہ فرمایا
نامدیو جی خرد سال تھے اور خیال مین یہ بات تھی کہ بھگوت بھی مثل دیگر لڑکون کے دودھ پیا کرتے ہین
اسواسطے بھگوت کی خاموشی سے ملول ہوئے اور روبرو سے علٰحدہ ہو کر دم سرد بھرنے لگے جب
ناامیدی سی ہوئی تب رونے لگے اور کہا کہ مہاراج کسواسطے دودھ نہین پیتے دیکھو تو مصری بہت
ڈالی ہے اور گرم خوب کیا ہے آخر جب بالکل مایوسی ہوئی تو با دیدۂ زار و دل بیقرار بیخور و خواب
پڑے رہے اور اسی طرح دو روز گذرے تیسرے روز کہ فردا سے اُسکے اُنکا نانا آنے والا تھا یہ اضطراب
ہوا کہ آج اگر بھگوت نے دودھ نوش نہ فرمایا تو صبح کو پوجا سیوا مجکو نصیب نہ ہوگی اسواسطے بکمال
احتیاط دودھ تیار کیا اور بھگوت کے روبرو لیکئے چند دفعہ عرض معروض واسطے پینے کے کری جب تامل
ہوا تو چھری نکال کر اپنا گلا کاٹنے پر مستعد ہوئے بھگوت نے جو یہ پختگی اعتقاد کی دیکھی تو ایک ہاتھ سے تو
اُنکا ہاتھ پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے کٹورا دودھ کا اُٹھا کر نوش کرنے لگے جب دودھ کٹورہ مین
تھوڑا رہا تو نامدیو جی نے کہا کہ ہر روز تو خوب کٹورہ بھر بھر پیتے ہو تین تین روز کا بھوکا ہون میرے
واسطے بھی چھوڑو بھگوت ہنسے اور اپنا مہا پرشاد عنایت فرمایا فی الحقیقت بقول اسکند پوران کہ
بھگوت نہ چوب کی مورت مین ہے نہ سنگ کی اور نہ دیگر جگہ صرف اُس شخص کے اعتقاد مین موجود ہے
درینصورت اعتقاد کامل واجب ہے فردا سے اُسکے نانا نامدیو جی کا آیا اور حال دودھ پلانے کا پوچھا
نامدیو جی نے کمال آنند سے سب سرگذشت بیان کی اور یہ بھی کہا کہ نہ معلوم کس قصور سے دو روز
مجکو حیران کیا تیسرے روز جب مین اپنا گلا کاٹنے لگا تب مارے ڈر کے پی گیا اور وہ تو بالکل پیتے

جاتا تھا جب مین نے داویلا کیا تب تھوڑا سا مجکو دیا نانا نے جب یہ حال سُنا تو پرم آنند مین مگن ہو گیا
اور کہا کہ ہمکو بھی تو دکھلاؤ نامدیوجی اُسی طرح کٹورہ تیار کرکے لیگئے اور جب کچھ تامل ہوا تو وہی جاقو
دکھا کر کہا کہ یہ موجود ہی بھگوت نے فوراً نوش کر لیا واہ واہ بھگت بتسلتا اور پریم کے رجھوار تاکہ جسکو
بید نیت نیت[1] کہتے ہین اور شیو آدک جسکے واسطے طرح طرح کی سمادھی لگاتے ہین وہ اپنے بھگتون کی
اور محبت کے ایسا قابو مین ہی کہ اُن کی خواہش کے موافق سب کچھ کرتا ہی اِس بات کی شہرت تمام
ملک مین ہو گئی اور بادشاہ ملک نے کہ ملیچھ تھا نامدیوجی کو بلا کر کہا کہ ہمنے سُنا ہی تمکو خدا ملا ہی سو ہماری
ملاقات بھی خدا سے کرادو یا کچھ کرامات اور معجزہ دکھلاؤ نامدیوجی نے فرمایا کہ اگر ہم مین کچھ کرامات ہوتی
تو چھیپی کا پیشہ کیون کرتے اور کسواسطے دن بھرتے جو کوئی سادھو سنت آجاتا ہی آدھ سیر آٹا بانٹ کھاتے
ہین کہ اُسکی بدولت آپنے طلب کر لیا بادشاہ نے کہا کہ ہم یہ گفتگو مکر و فریب کی کچھ نہین سنتے مادہ گاؤ
مُردہ موجودہ کو زندہ کردو ورنہ تمہارا قتل کردونگا نامدیوجی نے ایک بشن پد تصنیف کرکے کیرتن کیا
مصرعہ مطلع کا یہ ہی بنتی سُن جگدیس ہماری ÷ بغور سُننے اِس پد کے مادہ گاؤ زندہ ہو گئی اور بادشاہ
معتقد ہو کر اور قدمون مین پڑ کر ملتمس ہوا کہ خزانہ و جاگیر وغیرہ جو کچھ مطلوب ہو ارشاد فرماوین تاکہ
نذر کرون نامدیوجی نے فرمایا کہ ہم کو کچھ مطلوب نہین ایک رخصت درکار ہی بادشاہ نے ایک پلنگ طلائی
ومرصع بھینٹ کیا اُسکو سر پر رکھکر چلے اور ملازمان شاہ جو ہمراہ آئے تھے سب کو واپس کر دیا راستہ
مین ایک دریا تھا پلنگ کو اُس مین ڈالدیا بادشاہ نے جو خبر سُنی تو متعجب ہوا اور ملازم اپنا بھیجکر اُس
پلنگ کو طلب کیا کہ اُسکے نمونہ کا دوسرا پلنگ بنوایا جاوے نامدیوجی نے اُس پلنگ سے بہتر بیشمار پلنگ
دریا سے نکالکر ڈالدیئے اور فرمایا کہ اپنا شناخت کرکے لیجاؤ تب تو بادشاہ کی عقل گئی اور آکر قدمون
مین پڑا نامدیوجی نے بادشاہ کو اجازت فرمائی کہ پھر کسی سادھو کو تکلیف نہ دینا اور نہ کبھی ہمکو یاد کرنا یہ
کہکر اپنے گھر چلے آئے ایک روز واسطے بھگوت درشن کے پنڈرپور مین ٹھاکردوارہ واقع ہے گئے دروازہ
پر کثرت لوگون کی تھی خیال کیا کہ اگر جفت پاپوش دروازہ پر چھوڑتا ہون تو وہ دلی رہیگی اِس واسطے
پاپوش کمر سے باندھ کر مندر مین گئے اتفاقاً کنارہ پاپوش نظر آتا تھا کسی نے دیکھ لیا اور زدہ زدہ
مندر سے نکالدیا نامدیوجی کو مطلق کچھ خیال اِس زدوکوب کا نہوا اور نہ غصہ آیا مندر کے پیچھے جاکر

[1] بید شرتی ہو اور معنی یہ ہین کہ اولاً بید بھگوت کی مہما و تعریف و حدانیت بیان کرکے پھر آخر مین کہتے ہین کہ ایسا نہین اور پھر بنوع دیگر بیان کرتے ہین اور پھر وہ لفظ زبان پر لاتے ہین ۱۲

بیٹھ رہے اور بھگوت سے یہ عرض کری کہ جو مجکو سزا فرمائی بہت مناسب کیا لیکن مجکو آپکے سوائے کچھ ٹھکانا نہین اور نہ کچھ مطلوب ہو اگر درشن دیگر اشخاص کو ملین تو گوش میرے کیرتن کی طرف رہین یہ عرض کرکے کیرتن شروع کیا اور بشن پد کہ محتوی بر طعنہ اور اپنی حقارت کے ہی گایا مطلع کا مصرعہ یہ ہی سے ہین ہی ذات میری جا دون رایا ÷ بھگوت سنتے ہی اس پد کے کرنا اور دیالتا سے بیقرار ہو گئے اور مندر کو بنج و بنیاد سے پھیر کر دروازہ اُسکا نامدیو جی کی طرف کر دیا یہ چرتر دیکھ کر سب جہنت وغیرہ نادم و پشیمان ہوئے اور اُن کے قدمون پر سر رکھکر خطا معاف کرائی اب تک دروازہ اُس مندر کا بجانب جنوب واقع ہی ایک روز کیا یک نامدیو جی کے گھر کو آگ لگ گئی بھگوت پریم مین آنند ہو کر جو چیز اُس مکان سے علیحدہ رکھی تھی آگ مین ڈالنے لگے اور عرض کیا کہ سب کو منظور فرما دین بھگوت خوب ہنسے اور فرمایا کہ کیا اِس آگ مین بھی مجکو جانتا ہی عرض کیا کہ یہ گھر آپکا ہی آپکے سوائے اور کون دخل کر سکتا ہی بھگوت نے خوش ہو کر خو دنیا چھپر ایسا خوبصورت باندھ دیا کہ کبھی کسی نے نہین دیکھا تھا لوگون نے نامدیو جی سے پوچھا کہ یہ چھپر کس نے چھایا ہی اور کیا مزدوری لیتا ہی نامدیو جی نے فرمایا کہ مزدوری سخت ہی یعنی تن من دھن چاہتا ہی اور جب یہ مزدوری اول لے لیتا ہی تب نظر آتا ہی نیڈر پور مین ایک ساہوکار تھا اُسنے تلادان کرکے زر کثیر تمام شہر مین تقسیم کیا کسی کے کہنے سے نامدیو جی کو بھی بُلایا نامدیو جی نے دو دفعہ کہلا بھیجا کہ ہمکو کچھ مطلوب نہین تیسری دفعہ جب آدمی آیا تو تشریف لیگئے ساہوکار نے کہا کہ مین نے تمام شہر مین زر کثیر تقسیم کیا ہی کچھ تم بھی لو کہ میرا بھلا ہوے نامدیو جی نے فرمایا کہ جس مین تیرا بھلا ہو ہم کو کب دریغ ہی اور دل مین خیال کیا کہ جب اِس شخص سے غرور دولت کا دور ہوگا تب بھلا ہوگا اسواسطے ایک تلسی دل پر حرف راکہ نصف نام رگھنندن سوامی کا ہی لکھ کر ساہوکار سے کہا کہ اسکے برابر سونا دان کر دو ساہوکار نے کہا کہ کیا میرا خندہ کرتے ہو میری فیاضی اور رحم پر کہ تمھاری نسبت منظور رہی نگاہ کرکے طلب کرو نامدیو جی نے فرمایا کہ ہنسی اور خندہ سے کچھ واسطہ نہین اسی کے برابر مطلوب ہی ساہوکار نے زرنگا کر اند کے سونا رکھدیا لیکن برابر نہوا تب ترا تر و منگائی اول پانچ سات سیر اور پھر اور پانچ سات من سونا رکھا تب بھی پلہ جانب تلسی دل کا زمین پر رہا پھر ہمقومان وغیرہ سے طلا منگا کر رکھا وہ بھی کم رہا تب تو ساہوکار و دیگر پوا حقین کو کمال فکر ہوئی اور نامدیو جی کو معلوم ہو گیا کہ غرور دولت تو رفع ہوا لیکن جو کچھ ثواب مدت العمر مین کیئے ہین اُن کا غرور باقی ہی وہ بھی دور کرنا ضروری ہے

اسواسطے ساہوکار سے کہا کہ جو ثواب مدت العمر مین کیئے ہین اُنکا بھی سنکلپ کر دے شاید برابر ہو جائے
ساہوکار نے اُنکا بھی سنکلپ کر دیا جب برابر نہوا تو لاچار کہنے لگا کہ اسیقدر لیجاؤ نامدیوجی نے فرمایا
کہ اے بیوقوف یہ دولت ہمارے کس کام کی ہی ایک بھگوت بھگتی کی دولت چاہیے کہ جسکے تعلق سب
دیوتا اور سب نعمات ہر دو جہان کے ہین ساہوکار نادم ہوا اور معتقد ہو کر بھگوت بھگت ہوگیا جب یہ
معرکہ گذر چکا تو بھگوت نے ارادہ امتحان ایکادشی برت نامدیوجی کا کیا اور لاغر براہمن کے روپ سے
تشریف لاکر نامدیوجی سے مستدعی بھوجن کے ہوئے نامدیوجی نے بسبب ایکادشی کے انکار کیا براہمن نے
کہا کہ بسبب گرسنگی کے میری جان برلب ہی اسیوقت کچھ لاؤ غرض براہمن کی طرف سے استبداد لینے کا
اور نامدیوجی کی جانب نہ دینے کا اسقدر ہوا کہ دونون باہمدگر گر پڑے شور و غل سُنکر لوگ جمع ہوگئے
اور نامدیوجی کو سمجھایا کہ کچھ سامان رسوئی کا دیکر رخصت کرو لیکن نامدیوجی نے ایکادشی برت کو مقدم
سمجھ کر کچھ نہ دیا اور براہمن کو یہ ہٹھ ہوئی کہ بدون لیئے ہرگز نہ جاؤنگا دروازہ پر پڑا رہا اور شام کے
وقت بسبب گرسنگی کے مرگیا جو لوگ ناواقف قاعدہ برت ایکادشی سے تھے کہنے لگے کہ نامدیوجی نے
برمھ ہتیا کری نامدیوجی کو مطلق فکر و اندیشہ نہوا اور چتا بنا کر مع براہمن مذکور کے اُس مین بیٹھ
گئے لوگون کو کہا کہ آگ دیدو بھگوت ہنس پڑے اور صدق دل و اعتقاد کامل نامدیوجی کا دیکھکر
بکمال راضی ہوئے لوگون نے جو یہ حال دیکھا تو معتقد ہو کر نامدیوجی کے قدمون مین پڑے ایکادشی کو
جاگرن نامدیوجی کے مکان پر ہوا کرتا تھا ہر بھگتون کو تشنگی ہوئی پانی موجود نہ تھا کوئی واسطے پانی
لانے کے بخوف پریت प्रेत یعنی خبیث کے کہ باولری مین رہتا تھا اُس نصف شب مین نہ جا سکا
(چاہ زینہ دار ۱۲)
نامدیوجی گاگر یعنے سبوچہ لیکر خود تشریف لیگئے اور خبیث بصورت مہیب و ہولناک آیا نامدیوجی یہ بد
کہ مطلع اُسکا تحریر ہوتا ہی تال ہاتھ مین لیکر کیرتن (कीर्तन) کیا سہ آئے آئے میرے لبنگ ناتھ ٭ دھرتی
پانون سُرگ لو ماتھو جوجن بھر بھر ہاتھ ٭ بھگوت اسی بھوت مین سے ظاہر ہوئے اور وہ بھوت بھی
نامدیوجی کی کرپا سے بھگوت دھام کو پہونچا نامدیوجی ایکادشی کے جاگرن مین ایسے معتقد اور
پریمی ہوئے کہ سب جاگرن کرنے والون مین اول درجہ اُنکا ہی اور ابتک دستور ہی کہ جہان جاگرن
ایکادشی ہوتا ہی اول پد مصنفہ نامدیوجی کا واسطے منگلا چرن کے گاتے ہین۔
کتھا بیسوین آلھہ جی आल्ह जी آلھہ جی پرم بھگوت بھگت ہوئے تیرتھ جاترا کو جاتے ہوئے کسی راجہ کے باغ

سر سبز و شاداب مین ایک درخت کے نیچے بھگوت سیوا پوجا کرنے لگے آنب پختہ دیکھ کر واسطے بھگوت
بھوگ کے باغبان سے مانگے اُس نے جواب دیا کہ اگر بدون آنب کھائے دل نہین رہتا تو خود
توڑ لو چونکہ آلھ جی کو اپنے واسطے ضرورت نہ تھی بھگوت کے واسطے درخواست کری تھی اس واسطے
بھگوت نے شاخہائے اُس درخت کی ایسی نیچی کر دین کہ سنگھاسن کے اوپر پہونچ گئین اور آلھ
جیو نے آنب بھگوت کے بھینٹ کیئے باغبان نے راجہ کو خبر پہونچائی اور وہ آکر قدمون مین پڑا
عرض کیا کہ آپکے قدمون کی برکت سے مین اور یہ باغ بلکہ تمام ملک پوتر ہوگیا اب کچھ کرپا زیادہ
کرنی چاہیے آلھ جی نے بمقتضائے رحم اُسکو بھگوت شرن کرکے بھگت کر دیا واضح ہو کہ بھگوت بھگتی
اور بھگتون کا یہ پرتاپ ہے کہ شیو برمھادک جنکے چرنون مین اپنا سر جھکاتے ہین ایک درخت خم ہوکر
زمین پر آگیا تو کیا تعجب ہے۔

کتھا پرتھی راج [पृथीराज] راجہ بیکانیر پسر کلیان سنگھ بھگوت بھگت اور پنڈت ہوئے کبت دوہا
وغیرہ بھاکھا مین اور اشلوک سنسکرت مین تصنیف کرکے نہایت پریم بھگتی سے کیرتن کیا کرتے تھے
شاعری کمال موزون اور حسب قاعدہ پنگل [पिंगल] شاستر کے تھی اور معنی و شرح اشلوک وغیرہ کی اس
خوش کلامی و شیرین گفتاری سے کرتے تھے کہ خواہ مخواہ دل کو فرحت و بھگوت کی طرف نشٹھا ہوتی
تھی بھگوت سیوا مین از بس اعتقاد تھا اور تارک لذائذ و شہوات نفسانی کے اس قدر تھے کہ مدت العمر
عورت کی شکل نہین دیکھی اتفاقاً سفر پیش آیا جس بھگوت مورتی کی سیوا پوجن کیا کرتے تھے بحالت
سفر اُسی کا مانسی پوجن کرتے رہے ایک روز بھگوت مورتی دھیان مین نہ آئی کمال بیقرار ہوئے
اور دوسرے روز بھی ایسا ہی حال ہوا تیسرے روز جب وہ مورتی دھیان مین آئی تب اُنکو
قرار ہوا لیکن دو روز تک درشن نہونے کا سبب خیال مین نہ آیا اور واسطے دریافت حال بھگوت
مندر کے اپنے اہلکاران کو لکھا جواب آیا کہ بہ سبب مرمت ہونے مندر کے دو روز بھگوت کی
مورتی مندر سے باہر رہی تھی راجہ کو تب دلجمعی ہوئی اور کمال آنند ہوا راجہ موصوف نے اپنے
دل مین عہد کیا تھا کہ متھرا جی مین دیہہ تیاگ کرین یہ خبر بادشاہ وقت کو پہونچی اُس نے بسبب تعصب
کے مہم کابل پر تعینات کر دیا راجہ کو اس سفر سے بدین سبب کہ ایام زندگی کے قلیل رہے ہین ایک
ایک دن مثل کلپ کے گذرتا تھا جب روز معہود قریب آیا تو بھگوت نے اُس یوم سے راجہ کو

ملاحظہ شاستر عروض دیا نمبر ۱۱۲

مطلع کر دیا فی الفور سیانڈنی پر سوار ہو کر متھرا جی مین آئے اور حسب عہد وہان دیہہ تیاگ کرکے پرم دھام کو پہونچے جے جیکار کا آوازہ تمام جہان مین پہونچا اور نرمل جس بھگوت بھگتی اور بھگتون کا مشہور عالم ہوا ایک حال اور بھی راجہ موصوف کا مترجم ثالث نے لکھا ہو کہ ایک دفعہ سفر مین اتفاق قیام راجہ ممدوح کا جنگل مین ہوا اور وہان لشکر کو کچھ سامان خورد نوش نہ ملا بھگوت نے بمقتضائے بھگت بتسلتا ایک شہر وسیع ظاہر کر دیا کہ سب طرح سے آسایش تمام لشکر کو ہوئی۔

کتھا धनाभक्त دھنا قوم جٹ پرم بھگت ہوئے ابتدائے اُنکے بھگوت بھگت ہونے کی یہہ ہو کہ بایام نوروسالی ایک براہمن بھگوت بھگت اُن کے گھر آیا بھگوت کی سیوا پوجا کرتا تھا دھنا بھگت نے اُسکو کہا کہ ایک مورتی مجکو بھی عنایت کرو کہ مثل تمھارے سیوا پوجن کیا کرونگا براہمن نے اوّل تو حیلہ بہانہ کر دیئے اور جب استبداد زیادہ دیکھا تو چھوٹا سا پتھر کالا حوالہ کیا دھنا جی نے کمال محبت سے سر اور آنکھون پر رکھا اور موافق طریقہ اُس براہمن کے سیوا پوجا شروع کی یعنے اوّل خود اشنان کیا اور پھر بھگوت کو اشنان کرا کر تالاب کی مٹی کا تلک لگایا اور بجائے تلسی دل کے برگ سبز چڑھائے اور بکمال خوشی سے ساشٹانگ ڈنڈوت کری جب والدہ روٹی لائی تو بھگوت کے آگے رکھکر اور آنکھین بند کرکے بیٹھ گئے اور بڑی دیر تک منتظر رہے کہ بھگوت بھوگ لگا دین لیکن جب نہ کھائے تو ملول اور غمگین ہو کر بار بار ہاتھ جوڑے پھر طفلانہ استبداد کرکے خوشامد کری جب بھی نہ کھائے تو مورت تالاب مین ڈالدی اور خود بھی بخور و نوش رہے چند روز اِسی طرح گذرے اور بہ سبب نقاہت تشنگی و گرسنگی کے قریب مرگ ہو گئے بھگوت کو بردھ بھگت بتسلتا کا جوش مین آیا اور ظاہر ہو کر روٹی کھانی شروع کی جب نوبت تا نصف کھانے کے پہونچی تو دھنا جی نے کہا بالکل تو ہی کھا جائیگا کچھ مجکو بھی دیگا یا نہین بھگوت نے ہنسکر باقی روٹی دھنا جی کے حوالہ کیا اور اسی طرح روز کا معمول ہو گیا دھنا جی نے جو پرم منوہر روپ بھگوت کا دیکھا تو ایسا عشق ہو گیا کہ اگر ایک لحظہ اُس روپ کو تصوّر مین یا ظاہر مین نہ دیکھتے تو بیتاب ہو جاتے بھگوت نے دیکھا کہ جس کی روٹی بے محنت کھاتے ہین اُس کی خدمت بھی کچھ کرنی چاہیئے کہ مفت خوری اچھی نہین سو دھنا بھگت سے پوچھکر گئو چرالایا کرتے ایک دفعہ وہی براہمن آیا اور مطلق نشان سیوا پوجا کا دھنا جی کے پاس دیکھا سبب پوچھا دھنا جی نے کہا کہ مہاراج بھلی پوجا دیگئے تھے کہ مجکو چند روز تک بھوکا مارا اب بڑی مشکلون سے ایسا سیدھا ہوا ہو کہ گائے تک چرالاتا ہی براہمن کو تعجب ہوا اور کہا کہ ہمکو بھی دکھلاؤ دھنا جی نے براہمن

کو بھی درشن کرائے اور وہ براہمن چرن کملون کو ڈنڈوت کرکے پریم کا جل آنکھون سے برساتا ہوا اپنے
گھر آیا اور اُسی روپ کے تصور اور سیوا بھجن سے میرے کمل دل لوچن سیتا رمن کو خوشنود کرکے کرتارتھ
ہو گیا بھگوت نے دھنا بھگت کو ہدایت فرمائی کہ کاشی مین جا کر راما نند جی سے منتر اوپدیش لو سو راما نند
جی کے پاس آئے اور اُنھون نے بمقتضائے اپنی صفائی قلب کے دھنا بھگت کو پرم بھگت اور مرسلہ
بھگوت کا جانکر منتر اُپدیش کیا پھر کمال آدر بھاؤ سے رخصت فرماکر سادھو سیوا کی ہدایت کی چنانچہ اپنے گھر آکر
موافق گرو کے کاربند ہوئے ایک روز واسطے تخم ریزی زراعت سے غلہ گندم لیئے جاتے تھے سادھو
آگئے اور وہ غلہ سادھان کی سیوا مین خرچ کردیا اور بخوف والدین کھیت کو مثل تخم ریزی کردہ کے درست
کرکے چلے آئے بھگوت نے سمجھا کہ جو کوئی غلہ زمین مین بامید پیدا ہونے کے ڈالتا ہی وہ چند گنا ہو جاتا ہے
اور دھنا بھگت نے میرے بھگتون کے مکھ مین غلہ ڈالا ہی تو ہزار گنا ہونا چاہیئے اسواسطے کھیت دھنا
بھگت کا دیگر کاشتکارون کے کھیت سے ایسا اچھا جما یا کہ لوگ تعریف کرنے لگے دھنا جی وہ تعریفات
اُنکی براہ خندہ و مزاح کے سمجھے اور ایک روز بطور سیر جو کھیت کی طرف گئے تو کہنا لوگون کا راست پایا بھگوت
کی کرنا اور پریم کے تصدق ہوکر پرم آنند مین مگن ہو گئے اور زیادہ تر بھگتون اور بھگوت کی سیوا مین مصروف
ہوئے آے راجہ اندر تو کیسا دانا عقیل ہی کہ واسطے بنانے بجر کے ددھیچ رکھیشر کو تکلیف دہ ہوا میرے
اِس دل کمبخت کو کسواسطے اُٹھا کر نہ لیگیا کہ وہ بجر سے بھی زیادہ سخت ہی جو یہ کتھا دھنا بھگت کی پڑھکر
اور سنکر دھنا اور بھگت بتسلتا اور چھوا ترا پرم دیال کی سُنکر ذرہ بھی نرم نہین ہوتا۔

کتھا देवा اودے پور کے قریب ایک مندر روپ چتر بھج سوامی کا ہی وہان کا پوجاری دیوا نامی
براہمن پیر و ضعیف ہوا ایک روز حسب بوقت شب حسب دستور معہود بھگوت کو آرام کرا کر مالا پھولون
کے اُتارے تو اپنے سر سے لپیٹ لئے اور دروازہ مندر کا بند کر دیا اسیوقت رانا والی اودے پور کا آگیا
اور دیوا موصوف نے وہ مالا اُتار کر رانا کے گلے مین ڈالدیئے اتفاقاً ایک بال سفید اُس مالا مین رانا کو نظر آیا
اور دیوا موصوف سے پوچھا کہ کیا بھگوت کے بال سفید ہو گئے دیوا جی نے جواب دیا کہ ہان مہاراج ہو گئے
رانا نے کہا کہ ہم بھی صبح کو دیکھین گے اور یہ کہکر چلا گیا اگرچہ دیوا جی کی زبان سے بیساختہ وہ بات نکل گئی
لیکن پھر کمال خوفناک ہوئے سوائے بھگوت کے اور کوئی پناہ نظر نہ آئی اور بیقرار ہو کر کہنے لگے کہ ہے

لہ جسکو ہر دو جہان کے مطلب حاصل ہو جاویں کچھ کرنا باقی نہ رہے ١٢ ٢ عزت یا امتیاز ١٢

رشی[۱] کیش ہے سوامی نہ آپکی بھگتی میرے دل مین ہی اور سیوا پوجا مین اعتقاد لیکن آپکے چرن کملون کے سوائے کوئی شرن اور پناہ بھی نہین کہ جہان جاؤن اب آپکو ہی میری شرم ہی کہ جو چاہو سو کرو بھگوت یہ بنتی اپنے بھگت کی سُنکر دیا اور کرنا سے پورن ہو گئے اور اُسیوقت بنے جسم مبارک پر بال سفید نمایان کر لیے صبح کو جو دیوا موصوف نے مندر کھولا اور جسم پر بال سفید دیکھے تو بھگوت کی کرنا اور دیالتا کے پریم مین ایسے بیخود اور محو ہو گئے کہ نیک و بد رنج و راحت اپنے بیگانہ کی کچھ خبر نہ رہی بعد ازان جو ہوش مین آئے تو کہنے لگے کہ مجھ سے مہا پاپ آتما پر جس نے بھول کر بھی باوجود قرب ہر وقت کے چرن کملون مین دل نہین لگایا اور نہ کبھی بھگتی بھاؤ سے سمرن بھجن کیا یہ کرپا کری تو شاید میرا خلاف رشتہ پوجاری ہونے کا جناب والا کو راست کرنا منظور ہوا یا اپنے نام کرنا کر و دین دیال بندہ ور خیال فرمایا غرض اسیطرح بھگتی اور بھاؤ مین چھکے ہوئے بھگوت کی عاجز نوازی اور بھگت وتسلتا کی مہما اپنے دل مین بیان کر رہے تھے کہ رانا مذکور آیا اور بھگوت کے جسم پر بال سفید دیکھکر خیال کیا کہ اس برہمن نے کسی کے بال لگا دیئے ہین برائے امتحان ایک بال بھگوت کا کھینچا بھگوت کو درد معلوم ہوا اور ناک چڑھائی پھر وہ بال ٹوٹ گیا اور خون کی دھار اس زور سے نکلی کہ رانا کے کپڑون تک پہونچی رانا یہ حال دیکھکر اور بسبب خوف کے غش کھا کر گر پڑا اور ایک پہر تک بیہوش رہا پھر اُٹھ کر دیوا موصوف کے قدمون مین پڑا اور واسطے عفو تقصیرات کے عذرات پیش کیئے حکم ہوا کہ آیندہ اولاد رانا کو جبتک کنور کا منصب رہے تب تک واسطے درشنون کے اجازت ہی اور جب سے راج تلک ہووے تب سے اُسکی آمد و رفت اس مندر مین نہو چنانچہ ابتک یہ رسم جاری ہی ٭ کتھا دو دختر ایک دختر کسی زمیندار کی اور دوسری راجہ کی بھگوت کرپا کی بدولت اُس درجہ اور مرتبہ بھگتی کو پہونچین کہ جنکی کتھا ابتک بھگوت بھگتون کی زبان زد ہی اگر انکو نارائنی روپ لکھا جاوے تو درست اور بجا ہی حال یہ ہی کہ ایک دفعہ گرو راجہ کے آئے تھے اور وے بھگوت کی سیوا پوجا حسب قاعدہ کیا کرتے تھے ہر دو دختران ممدوحہ نے اُن سے درخواست بھگوت مورتی کی کری گرو موصوف نے بسبب خردسالی کے اُن لڑکیون کو بھگوت مورتی کا دینا مناسب نہ سمجھا اور ایک ایک ٹکڑا

[۱] اندریون کا مالک مطلب اس نام سے یہ ہی کہ تم محسوسات اور فرح وغیرہ اُن کے دیوتاؤن کے مالک ہو اور وے سب پیدا کردہ تمہارے ہین پس اگر بال سفید ظاہر کر دو تو کتنی بات ہے ۱۲

شِل یعنی سنگ کا حوالہ کرکے نام اُنکا شلملی بتادیا اور اسقدر اُپدیش کیا کہ دل سے سیوا پوجا کرتی رہو
झिलमिली
سنسار سمدر کے پار ہوجاؤگی ہر دو دختر خوش اختر و فرخندہ خصال نہایت اعتقاد و محبت سے
بھگوت سیوا کرنے لگین اور ایسا دل لگایا کہ بھگوت نے اُن کے دل مین ظہور فرمایا یہانتک حال دو دختر
کا شامل تحریر ہوا اب علیحدہ علیحدہ تحریر ہوتا ہی دختر زمیندار کا چچا اپنے بھائی یعنی دختر والد سے عناد
رکھتا اُسکے دہیہ مسکن پر چڑھ آیا اور گانون کو لوٹ لیگیا اُس لوٹ مین دختر ممدوحہ کی سیوا مورتی
بھی گئی اور اپنے فراق مہاجرت کی بلائے عظیم اُس معصومہ کی جان شیرین پر ڈال گئی یہانتک غم و
الم اُس دختر کو ہوا کہ جہان نظر مین تاریک ہوگیا اور زندگی وبال جان ہوئی جبکہ خواب و خور
ترک کیا اور لوگ سب طرح فہمایش کرکے ہار گئے تب لوگون نے اُس لڑکی کو کہا کہ رشتہ مین جیسے ہم باپ
اور بھائی ہین ایسے ہی وے ہین کہ جو لوٹ لیگئے تو خود جاکر اپنے ٹھاکر لے آؤ یہ لڑکی گئی اور جہان اسکا
چچا چوپال مین بیٹھا تھا اور سب آدمی گانؤن کے موجود تھے وہان جاکر اپنے ٹھاکر کی درخواست کی
وہ بولا کہ پہچان کر لیجا کسی اور شخص نے کہا کہ جیسی تیری محبت ٹھاکر مین ہو ایسی ہی ٹھاکر کو بھی تیرے
ساتھ ہونی چاہیئے تو آواز دے اگر اُن کو تیرے ساتھ محبت ہوئی تو خود چلے آئینگے وہ لڑکی کہ روتے
روتے آنکھین اُسکی ورم کر آئی تھین اور آواز بڑ گئی تھی عاجز اور دین ہوکر پکاری کہ ہے شلملی
مہاراج کہان ہو اور اس باندی کو کیون چھوڑ آئے بھگوت بمجرد سننے آواز دلی اُس بڑھ بھاگ کے
فی الفور آکر چھاتی سی لپیٹ گئے اور اُس جان بلب کو حیات تازہ بخش کر ہر دو گانؤن والون کو معتقد
اپنی بھگت اور بھگتی کا کیا دختر راجہ کو اسقدر محبت بھگوت مین ہوئی کہ اُسی رنگ مین رنگین
ہوگئی اور ہوا و ہوش لذائذ دنیا کی تمنا بالکل دل سے دور ہوئی لیکن شخص مرتد او رمکھ کے ساتھ
شادی اُسکی ہوگئی تھی وہ لینے کو آیا اور اُس دختر کو کمال اضطراب بھگوت سیوا کا ہوا آخر جب
والدین نے ہمراہ اُسکے روانہ کیا تو مجبور ہوکر چلی اُس اپنے پرم پریتم شلملی مہاراج کو اپنے ڈولے
مین بٹھا لیا اور کوئی کنیز ہمراہ نہ لی راستہ مین وہ بکھ پاس آیا اور خواہشمند گفتگو وغیرہ کا ہوا وہ
نیک باطنہ مطلق ملتفت نہوئی اور نہ کچھ کلام کیا وہ شخص بولا کہ تم کس واسطے نہین بولتین اور
کیا تمکو درد ہی کہ اُسکی تدبیر کر دیجاوے دختر موصوفہ نے جواب دیا کہ اگر خواہش ہمکلامی کی ہے
تو بھگوت بھگتی اختیار کرو ورنہ ہرگز مجکو ہاتھ نہ لگاؤ اُس کو غصہ آیا اور ٹیار ہی بھگوت سیوا کی

دریا مین ڈالدی اُس لڑکی کا مہاجرت اپنے سوامی سے یہ حال ہوا کہ زندگانی مشکل ہوگئی اور خورد و نوش مثل زہر اُس بکھنے واسطے رضامندی کے بہت سی باتین بنائین اور منت خوشامد کری لیکن کچھ سودمند نہوا اور اپنے گھر آکر سب حال راہ کا بیان کردیا عورات نے اُس لڑکی کو سمجھا اور ساس اپنے ہاتھ سے کھانا کھلانے لگی لیکن اُس بڑبھاگا نے بسبب متعلق ہونے دل کے بھگوت چرنون مین کچھ نہ سُنا اور نہ کچھ کھایا جب سب تدبیرات کرکے ساس وغیرہ مجبور ہوئین تب اُس دُختر سے کہا کہ جو تو کہے سو کرین اُس نے فرمایا کہ اگر بھگوت تشریف لادین تب میری زندگی ہے ورنہ خیر سب اُس مقام پر آئے کہ جہان بھگوت مورتی اُس شخص نے ڈالدی تھی اور اُس خوش نصیب نے بحالت گریہ وزاری آواز دی کہ ہے سوامی شمبلسلی مہاراج کہان ہو اور اپنی کنیز سے کسواسطے ناراض ہوگئے اگر بہت سے پانی مین اسنان کرنا منظور تھا تو یہ داسی گنگا جل منگا کر اسنان کرا سکتی تھی اب کرپا کرو اور درشن دو چونکہ بھگوت اپنے بھگت کے ایسے قابو مین ہین کہ جس طرح کامی عورت حسین کے بسی بھوت ہوتا ہے وہ آواز عجز کی بھری ہوئی سُنکر فوراً اپنی عاشقہ مہجورہ کو اپنے دیدار سے جان تازہ عنایت فرمائی سبکو بھگوت بھگتی کا اعتقاد ہوا اور بھگوت بھگتی و ساد سیوا اختیار کرکے کرتارتھ ہوگئے۔

کتھا سنت داس جی سنت داس جی بموضع نوائی بلاانند کے پر بودھ بس مین پرم بھگت ہوئے جسطرح راجہ پرتھ نے مع اپنی استری کے بھگوت سیوا کری تھی اُسی طرح سنت داس جی نے کری اپنی تصنیف مین بھگوت اور بھگتی اور بھگتون کا پرتاپ برابر لکھا اور شاعری اُنکی سور داس جی کی شاعری سے مطابق تھی بھگوت کے جنم اور کرم اور چرتر اور وہ لیلا جو پوشیدہ تھی ایسے مضامین دلچسپ مین لکھی کہ بالضرور دل نرم ہو کر بھگوت چرنون مین لگتا ہے ایک دفعہ اُن کے دل مین یہ خیال ہوا کہ بھگوت کو چھپّن قسم کے بھوگ لگانے چاہئیے سو تصور مین حسب دلخواہ سب بھوجن تیار کیئے اور بھگوت کو بھوگ لگایا چونکہ اعتقاد صادق اور بھگتی راست تھی سری جگناتھ رائے جی نے وہ اُن سے بھوگ قبول و منظور کیا اور واسطے ظاہر کرنے پرتاپ بھگتی اور بھگت کے پوجاریان کا تیار کردہ بھوجن کو بھوگ نہ لگایا اور راجہ کو خواب مین ارشاد کیا کہ سنت داس کے گھر ہماری ضیافت تھی اُسنے اسقدر طعام لذیذ و مرغوب کھلائے کہ زیادہ کھا گئے اور ابتک اُسکی گرانی ہے راجہ

سنت داس جی کی بھگتی و پرتاپ کا معتقد ہوا اور بھگوت بھگتی و بھاؤ کی ترقی ہوئی +

کتھا ۹ सारवी गोपाल دو براہمن گوڑ دیس کے رہنے والے منجملہ اُن کے ایک پیرانہ سال خاندانی
اور دوسرا نوجوان اور کم خاندان تیرتھ جاترا مین ایک شامل تھے جابجا درشن کرکے جب برندابن
مین آئے تو ضعیف براہمن بیمار ہو گیا براہمن جوان نے خدمت اُسکی بخوبی کری جب آرام ہوا تو
اُس نے خوش ہوکر وعدہ شادی کر دینے اپنی دختر کا کیا براہمن خرد نے بعد مبالغہ بسیار اُس کے
کہنے کو قبول کیا اور جو گواہی کا ذکر آیا تو براہمن ضعیف نے سری گوپال جی کو گواہ قرار دیا جب
دونون اپنے گھر آئے تو براہمن خورد خواہان ایفائے وعدہ کا ہوا لیکن بوجہ پسران براہمن ضعیف
کی ملحاظ اپنے خاندان و بزرگی کے مُنکر ہو گئی اور دائرہ حالتِ بیماری کو لائق اعتبار نہ سمجھا آخر
پنچایت جمع ہوئی اور دعویدار سے گواہ پوچھے گئے تو اُس نے جواب دیا کہ جس حالت مین گوپال جی
گواہ ہین تو اور کسی گواہی کی کیا ضرورت ہے پنچایت نے کہا کہ اگر گوپال جی تشریف لاکر گواہی دیوین
تو بلا تامل شادی ہو جاوے اور نوشت بھی اس بات کی کر دی براہمن دعویدار برندابن مین آیا
اور سری گوپال جی کے مندر مین حاضر ہوا اور استدعائے تشریف لے چلنے کی کرکے چندروز تک
بامید جواب پھرتا رہا جب بھگوت نے بخوبی اعتقاد دیکھ لیا تب ارشاد فرمایا کہ کہین پرتما بھی چلتی
ہے براہمن نے عرض کیا کہ اگر چلتی نہین تو بولتی کس طرح ہین باگیش لاجواب ہوئے اور ساتھ
ہو لیے لیکن اُس براہمن سے فرمانے لگے کہ جب تو پیچھا پھر کر دیکھے گا اُسی جگہ کھڑا ہو جاؤنگا اُسنے
عرض کیا کہ جو ایسا بھگوڑا ہووے کہ باوجود ہزارہا تدبیرات و محنتہائے شاقہ سمادھی وغیرہ کے
دل مین سے بھاگ جاتا ہے اور جسنے گوپیاؤن کا ماکھن وغیرہ چرا کر خوب کھایا اور جو اُنھون نے
پکڑنے کا ارادہ کیا تو پھر بھاگ گیا اُسکا کس طرح اعتبار ہووے کہ پیچھے پیچھے آتا ہے یا نہین سو لسطے
ساتھ ساتھ چلنا چاہیے بھگوت نے ہنسکر فرمایا کہ ہمارے گھونگرو کی آواز تیرے کان مین پڑتی رہیگی
اُسنے مجبوراً بھگوت نوپرونکی آواز موافق درشن کے سمجھ لی اور بھگوت سے حسب فرمودہ اُن کے
وعدہ کر لیا جب نزدیک وہ مسکن کے پہونچے تو براہمن کو تمنا ہوئی کہ اب تو روپ انوپ کو آنکھ
بھر کر دیکھ لینا چاہیے سو اس خواہش مین وعدہ کو بھول گیا اور پیچھے پھر کر دیکھا تو بھگوت وہین
کھڑے ہو گئے اور براہمن حسب ارشاد گانون مین گیا حال تشریف آوری خود بدولت گوپال جی

مہاراج کا بیان کرکے پنچایت کو لایا بھگوت نے قرار داد فریقین کی آواز بلند ہاتھ اُٹھا کر گواہی دی سبکو بھگوت و بھگتی اور بھگتون کا اعتقاد ہوا اور اُس براہمن کی شادی کمال خوشی کے ساتھ ہوگئی ابتک سری گوپال جی مہاراج بموضع کھڑوان ۳ کروہ از مندر سری جگناتھ رائے جی براجمان ہین اور بنام ساکھی گوپال مشہور جو کوئی جاتا ہی درشن پاتا ہی +

کتھا सीवाँ سیوان پسر سانگن راجہ اپنی قوم کا واکے دوارکا دیس مین پرم بھگت ہوئے اگرچہ پکدھج جی از بس تارک سب لذائذ دنیا و تعلقات کے مشہور ہین لیکن یہ راجہ باوجود متعلق ہونے راج کاج اور موجودگی نعمات دنیاوی کے پکدھج سے زیادہ تارک وبی تھے شجاعت وہمت وسخاوت وطاقت اسقدر تھی کہ بھگوت کی سہائے کری حال یہ ہی کہ عزیز خان نامی ملازم بادشاہی با فوج جرار دوارکا پر چڑھ گیا اور رنچھور جی مہاراج کے مندر اور شہر کو آگ لگا کر لوگون پر طرح طرح کے ظلم شروع کیے بھگوت نے اُسوقت اپنی بھگت سیوان سے امداد چاہی سیوان اُسی وقت مع جنودی اپنے ہمراہیان کے سوار ہوا اور باشنہ کوب دوارکا مین پہونچا معاندین کے ساتھ مقابلہ ہوا اور ایسا انکو تہ تیغ کیا کہ ہزارہا مقتول ہوئے اور بقیۃ السیف بھاگ گئے عزیز خان مردود داخل جہنم ہوا اور سیوان نے اس فتح عظیم سے کمال خوش ہوکر اور اپنے پران نچھاور کرکے بھگوت کے پرم پد کی راہ لی اِس چرتر مین ایک یہ اعتراض لازم آیا کہ بھگوت ہمیشہ اپنے بھگتون کی سہائے کرتے رہے ہین یہان سیوان سے کس واسطے درخواست اپنی سہائے کی کری اور کسواسطے خود یا اپنے شہر والون کے ہاتھ سے اُس عزیز خان جہنمی کو مغلوب نہ کریا سو واضح ہو کہ جس قدر بھگوت کے چرتر ہین اسواسطے ہین کہ کیرتن کرکے بھگوت بھگتی لوگون کو ہووے ورنہ خود بھگوت دوست دشمن راحت رنج فتح شکست وغیرہ سے مبرّا اور ستچدانند گھن پورن برھ ہے سو یہ چرتر واسطے افزایش اعتقاد قوم کا واکے خود کرایا تاکہ موافق سیوان کے بھگتی اختیار کرین اگر یہ بات منظور نہ ہوتی تو عزیز خان کو دوارکا پر کیون چڑھاتے سوائے ازان شاید بھگوت کو امتحان اعتقاد اور بھگتی سیوان کا منظور رہا ہوا اور اگر کسی کو یہ گفتگو ہووے کہ سیوان کی جان اِس لڑائی مین کسواسطے گئی سو اُس کا جواب یہ ہی کہ سیوان اس لڑائی مین کسان کم بنیان مردہ نظر آتا ہی ورنہ وہ مرا نہین بلکہ زندۂ جاوید ہو گیا وہ شخص مرتا ہی بلکہ زندہ ہی مردہ ہی کہ جسکو بھگوت بھگتی نہین ایک بات لطیفہ کی خیال مین گذری کہ دوارکا مین جو رنچھور نام بھگوت مورتی کا ہی اسواسطے ہی کہ لڑائی سے بھاگ کر دوارکا مین

آئے سواگر بھگوت خود اپنے شہر والون سے مقابلہ اُس جہنمی کا کراتے اِس نام مین فرق آتا یا بعد مقابلہ بھاگنا پڑتا اسواسطے سیوان کی مدد چاہی یا اس جرتر سے بھگوت اپنے بھگتون کو اپنے برابر ظاہر کرتے ہین کہ جسطرح مین اپنے بھگتون کی سہائے کرتا ہون اسی طرح میرے بھگت میری سہائے کرتے ہین بلکہ اُن کو اسقدر ترجیح ہے کہ دے جان سے بھی دریغ نہین کرتے علاوہ ازین ایک اور بات ثابت ہوتی ہے کہ جس وقت بھگت نے بھگوت مین دل لگایا تو بھگوت اُسکے دل مین موجود ہوتا ہے اور اس حالت مین جو کام بھگت سے ہوے وہ بھگوت کا کیا ہوا جاننا چاہیئے۔

کتھا सदन سدن جی قوم قصاب پرم بھگت بیراگوان کے ہوئے جسطرح طلا کسوٹی سے بے عیب ہو جاتا ہے اسیطرح سدن جی نے پچھلے جنمون کے گناہ دُور کردیئے گوشت اورون سے خرید کر بیچا کرتے تھے کبھی جان آزاری نہین کری تھی سالگرام کی مُورتی پاس تھی اسی سے سیر کا خواستگار ہوتا یا من کا وزن کر دیتے تھے ایک سادھو نے دیکھکر دل مین کہا کہ یہ مُورتی ایسے پیشے والے کے پاس کب مناسب ہے اسواسطے سدن جی سے درخواست اُس مورتی کی کری اُنھون نے بے تامل حوالہ کر دی رات کے وقت بھگوت نے اُس سادھو سے خواب مین فرمایا کہ ہم کو جہان سے لائے ہو وہین پہونچا دو سادھو نے عرض کیا مہاراج آپ کا تشریف رکھنا قصاب کے گھر کب مناسب ہے بھگوت نے فرمایا کہ ہمکو اُس قصاب سے از بس محبت ہے جسوقت وہ ہمکو پلڑہ ترازو پر رکھتا ہے تو ہم اُسکو بجائے جھُولے کے سمجھتے ہین اور جو خرید و فروخت کی گفتگو کرتا ہے وہ بجائے کیرتن کے ہے سادھو مذکور حسب الارشاد واپس لایا اور سدن جی کے سپرد کر کے کہا کہ مین نے پنچامرت[1] مین اشنان کرا کر چندن تلسی وغیرہ سے پوجا کری ہے لیکن مقبول نہوئی اور تم سے رضامند ہین مجھ سے خطا ہوئی کہ تمھارے پاس سے لیگیا یہ کہکر سادھو روانہ ہوا اور سدن جی پریم مین مگن ہو کر تارک تعلقات ہو گئے وہی بھگوت مورتی اپنے سر پر رکھ لی اور جگناتھ راے جی کو روانہ ہوئے راہ مین چند رشتہ والان کو جاتا دیکھکر اُن سے پوشیدہ جدا راستہ کو راہ لی بدین خوف کہ کوئی واسطے واپسی کے تکلیف نہ دیوے ایک گانون مین کسی گرہست کے گھر واسطے بھوجن کے گئے عورت اُسکی سدن جی کو نوجوان و خوبصورت دیکھ کر عاشق ہو گئی طعام لذیذ و تکلف کھلا کر ٹھہرایا اور رات کو درخواست اپنے ساتھ لے چلنے کی کری سدن جی نے فرمایا کہ اگر میری گردن کاٹ لیوے تب بھی یہ بات نہین ہو سکتی وہ بدبخت یہ سمجھی کہ واسطے قتل شوہر کے کہتا ہے اسی وقت گئی اور اپنے شوہر کو قتل کر کے پھر آئی اور وہ حال سدن جی سے بیان

[1] دہی گھی شہد دودھ گنگا جل

کر کے مستدعی اُسی درخواست کی ہوئی سدن جی نے فرمایا کہ اے نالائقہ تیری عقل گئی ہی میرا ایسے اُمور
سے کیا تعلق ہی عورت مایوس ہوئی اور شور و غل کر دیا کہ اس شخص کو سادھو جانکر ٹھہرایا تھا اب میرے
شوہر کو قتل کر کے میرے لیجانے کا ارادہ رکھتا ہی گرفتار ہو کر حاکم کے رو برو گئے اور عند الاستفسار
جواب دیا کہ فی الحقیقت مجھ سے یہ کام ہوا ہی حاکم نے ہاتھ کٹوا ڈالے اور چھوڑ دیا سدن جی باوجود
اُس صعوبت کے مطلق چین بہ جبین نہوئے اور ظہور اُس کا بسبب اپنی کسی گناہ عظیمہ کا سمجھے بھگوت
کے تصور مین شادان و فرحان روانہ ہوئے جگنا تھ رائے جی نے خوش ہو کر خاص سواری کی پالکی
واسطے سدن جی کے بھیجی لیکن سدن جی نے بپاس ادب سوار ہونے سے انکار کیا اور جب مبالغہ ہوا
تو عدم بجا آوری حکم اپنے سوامی کی موجب گستاخی سمجھکر اور سوار ہو کر دربار مین پہونچے اور بھگوت
درشنون سے اپنے آپ کو کرتارتھ جان کر دنڈوت کری اُسی حالت دنڈوت مین ہاتھ بدستور ہو گئے
اور سب دُکھ جنانتر کے رفع ہوئے فی الحقیقت بھگوت بھگتی کا ایسا ہی پرتاپ ہی چنانچہ بھگوت نے مہابھارت
مین فرمایا ہی جس شخص مین میری بھگتی نہین اور چارون بید پڑھا ہی وہ مجھکو عزیز نہین اور جو شخص میرا
بھگت ہی گو وہ چانڈال بھی ہی لیکن مجھکو از بس عزیز ہی اور وہی لائق پرستش کے ہی بھگوت نے ایکادشی
اسکند مین بھی اسی اشلوک کے موافق اودھو سے ارشاد فرمایا ہی۔

کتھا کمانند کرمانند جی قوم چارون رجواڑہ مین بھگوت بھگتی بیراگوان ہوئے شاعری اور تصنیف
اُن کی ایسی سریع التاثیر ہی کہ ہر یک سنگدل پڑھ سُنکر نرم ہو جاتا ہی انھون نے سنسار کو ناپائیدار اور
بے حقیقت جانکر ترک کیا اور تیرتھ جاترا کیواسطے روانہ ہوئے بھگوت سالگرام مورتی کا سنگھاسن
سر پر دھارن کر لیا اور ایک چھڑی ہاتھ مین لے لی جہان کہین قیام کرتے اُس چھڑی کو زمین مین گاڑ کر
بٹوہ سالگرام کو بطور جھولہ اُس چھڑی کی شاخ پر براجمان کر دیتے ایک دفعہ وقت روانگی کے وہ چھڑی
بھول گئے اور چونکہ دل تصور بھگوت چرترون مین رہتا تھا سو اسطے راستہ مین بھی خیال نہوا منزل پر
پہونچکر جب ضرورت بھگوت کے براجمان کرنیکی ہوئی اُسوقت یاد آئی اور نہایت پریم سے کہنے لگے
کہ فی الحقیقت جاروب کش در سویہ و آب کش و خدمتگار و بجاے سواری کے تو یہ غلام ہی کیا جو امور
کہ حضور والا کے تعلق مین وہ بھی اِس غلام کے ذمہ ہوے یعنے پریرک قلوب کے آپ ہین چھڑی جو
یاد نہ رہی اسمین غور فرمالیوین کہ قصور کسکا ہی بھگوت نے جو یہ گفتگو لطیفہ اور پریم کی بحبتم سُنی تو خوش ہو

اور فوراً وہ چھڑی منگادی ✤

کتھا ۱۳۵ कुल्ह आल्ह کولہ والہ ہر دو برادر رجواڑہ مین ہوئے کولہ جی برادر کلان ابتدا سے بھگوت بھگت
براگون تارک شراب گوشت وغیرہ وپرہیزگار بھگوت روپ مادھری کے تصور مین مگن اور بھگوت چرتر
اور گنون کی کیرتن کرنے والے ہوئے والہ جی برادر خورد مینوش وگوشت خوار اکثر راجگان کی تعریف مین
قصائد تصنیف کیا کرتے اور کبھی شاذونادر بھگوت چرتر کا بھی کیرتن کرتے لیکن برادر کلان کے فرمانبردار تھے
ایک روز برادر کلان نے فرمایا کہ عمر عزیز رائیگان جاتی ہو اور دنیا بے ثبات وناپائدار ہو مناسب ہو
کہ دوارکا جی مین بھگوت کے درشن کر آوین چنانچہ دونون بھائی دوارکا مین آئے کولہ برادر کلان نے
اپنی تصنیف کے مضمون پر کبت اور چھند بھگوت رنچھورجی کی بھینٹ کیئے اور والہ برادر خورد نے نہایت
شرم سے سرنگون ہوکر چشم پُرآب وبخیال اپنے گناہون کے دل بیتاب سے دوچار کبت پڑھے بھگوت
نے جو نہایت محبت دلی دیکھی اور اپنے گناہون کی شرم سے نادم خیال فرمایا تو خوش ہوکر والہ جی کی کیرتن
پر مخاطب ہوئے اور ہنکاری بھرنے لگے بدین مطلب کہ ہم سنتے ہین کچھ اور کہو پوجاری کو واسطے عنایت
فرمانے مالائے خاص کے ارشاد فرمایا والہ جی نے عرض کیا کہ کولہ برادر کلان مستحق ان نوازشات کا ہے
مین گنہگار ہون پوجاری نے جواب دیا کہ اس سرکار مین بڑائی چھوٹائی محبت کی دلی دیکھی جاتی ہو اور ہم کو
صرف تعمیل حکم بھگوت کی واجب ہو یہ کہکر وہ مالا والہ جی کی گردن مین ڈالدی کولہ جی کو نہایت ناگوار ہوا
اور بے عزتی اپنی تصور کرکے کمال رنج وحسرت سے بارادہ ڈوبنے کے سمدر مین کود پڑے سمدر
مین زمین اور راستہ ملا اور اصل دوارکا و بھگوت کے درشن کرکے کرتارتھ ہوئے بھگوت چرنون
مین نہایت پریم سے ونڈوت کرکے رنج وراحت وغیرہ سے اُسی وقت علٰحدہ ہوگئے اور بھگوت کا
روپ انوپ دیکھتے ہوئے بھگوت کی راجدھانی مین پہونچے جب واسطے بھوجن کرنے کے گئے تو بھگوت
نے ارشاد فرمایا کہ دو نیوا ڑون مین پارس کرو کولہ جی نے پوچھا کہ دوسرا پارس کسکے واسطے ہو بھگوت نے
فرمایا کہ واسطے تمھارے چھوٹے بھائی کے ہو سنتے ہی پھر رنج ہوا اور بھگوت پرشاد مثل زہر کے معلوم
ہونے لگا بھگوت نے فرمایا کہ رنج کی کچھ بات نہین تمھارا چھوٹا بھائی میرا پریم بھگت ہو اور حال اُسکا
یہ ہو کہ پہلے جنم مین راجہ تھا اور راج کو چھوڑکر جنگل مین ہمارے بھجن سمرن مین مصروف رہا کرتا تھا اتفاقاً
ایک راجہ وہان وارد ہوا اور اُسکا سامان عیش وراگ رنگ وغیرہ کا دیکھ کر تمنی اُن لذائذ کا ہوا اسواسطے

یہ بھوپالی اب وہ تمھاری جدائی سے بیخور و خواب و مثل قالب بیجان کے ہی تم بہت جلد جاؤ اور اُسکی خبر لو کولہ جی پرشاد لیکر ایک لحظہ مین اپنے مکان قیام پر آئے اور آرجی کو وہان نہ پاکر بدریافت خبر روانگی طرف وطن کے روانہ ہوئے آرجی کہ مفارقت اپنے بھائی سے یہ حال رہتا تھا کہ ہمیشہ گریہ و زاری کیا کرتے تھے اور سوائے رنج مفارقت کے کسی طرف توجہ نہ تھی کسی کی زبانی سُنا کہ کولہ جی سلامت ہین اور ہمراہ سنگ کے آتے ہین کمال خوش ہوکر واسطے پیشوائی کے روانہ ہوئے اور ڈنڈوت کرکے دونون بھائی بکمال محبت و پریم یک دگر ملے کولہ جی نے سب حال درشنون کا اور ملنے مہا پرشاد کا اور وہ حال جو بھگوت نے بیان کیا تھا مفصل بیان کیا اور دونون بھائی ایسے پریم مین پورن ہوئے کہ گھر کو ترک کرکے جنگل کو چلے گئے اور بقیہ عمر بھگوت سیوا پوجا مین گذرانی +

کتھا جگناتھ جی جگناتھ جی ساکن بھانیشر پرم بھگت اور سری کرشن چتین مہا پربھو کے سیوک مثل یار شد کے ہوئے حال سیوک ہونے کا یہ ہی کہ تین روز تک سری کرشن چتین موصوف کو اپنے گھر پر براجمان دیکھا اور اُنکے پرتاپ اور مہابزرگی اپنے گھر مین ظاہر پاکے معتقد ہوئے اور خوب سمجھ لیا کہ پرم کرپا سوامی نے میرے اوپر کری ہی کہ مجھ ناواقف اور گمراہ کو خود اپنا پرتاپ دکھا کر ہدایت فرمائی اسواسطے اُنکی خدمت مین حاضر ہوئے اور سیوک ہوکر کرشن داس نام پایا لیکن لوگ صرف کرشن نام کہا کرتے تھے مدت تک مانسی پوجا اور دھیان کرتے رہے ایک روز یہ تمنا ہوئی کہ اگر ارچا موری بھگوت کی ملے تو استھاپن کرکے ہر وقت سیوا پوجا مین رہا کرین بھگوت نے کرپا کرکے اپنا سروپ ایک چاہ مین نشان دیا اُسکو لاکر استھاپن کیا اور ایسے سیوا پوجا مین مصروف رہا کرتے کہ شب و روز بھگوت کے سنگار و راگ بھوگ و اُتساہ اور لاڈ لڑانے سے سوائے اور کچھ کام نہ تھا اُنکے صاحبزادہ کا نام رگھناتھ جی تھا وہ خردسالی سے ایسے بھگت پریمی ہوا کہ بھگوت نے خواب مین ایک اشلوک اپنے پریم اور بھگتی کا ہدایت فرمایا +

کتھا رامداس جی رامداس جی ساکن ڈاکور قریب دوارکا کے ازبس پریمی بھگت بھگوت کے ہوئے ایکادشی برت نہایت پریت اور بھگتی سے رکھکر واسطے جاگرن کے سری رنچھور جی کے مندر واقع دوارکا مین جایا کرتے جب ضعیف الجسم ہوگئے تو رنچھور جی نے اجازت فرمائی کہ اب تمکو تکلیف دوارکا آنے کی معاف ہو اپنے گھر سمرن بھجن کرتے رہو رامداس جی نے اگرچہ ارشاد بھگوت کو اُسوقت تسلیم کرلیا

لیکن جب جذبۂ شوق درشنون کا ہوتا تو بے اختیار ہو کر روانہ ہو جاتے بھگوت کو تکلیف آمد و شد
اپنے بھگت کی گوارا نہوئی اور فرمایا کہ تم ایک گاڑی لے آؤ ہم تمھارے گھر چلینگے رامداس جی اگلی ایکادشی
کو مع گاڑی کے پہونچے اور لوگون نے جانا کہ بسبب ضعیفی کے گاڑی پر سوار ہو کر آیا ہی بروز دوادشی حسب
نشاندہ بھگوت کے مندر مین گئے اور گاڑی پر سوار کرا کر روانہ ہوئے لیکن زیورات بھگوت کے سب
مندر مین چھوڑ دیئے صبح کو جو پوجاریان نے مندر کھولا اور بھگوت کو نہ پایا تو خیال کیا کہ رامداس جی
لیگئے سب پیچھے دوڑے اور رامداس جی کو اُن کے آنے سے فکر ہوئی بھگوت نے فرمایا کہ قریب ہی ایک
باوڑی ہی اُس مین ہم کو پوشیدہ کردو رامداس جی نے حسب الارشاد عمل کیا وہ لوگ جو آئے تو اول رامداس
جی کو بضرب شدید مجروح کیا اور پھر جب گاڑی مین بھگوت کو نہ پایا تو رامداس جی کے مجروح کرنے سے نادم
اور پشیمان ہوئے بعد ازان ایک شخص کی نشاندہی سے باوڑی کو دیکھا کہ پراز خون ہی متعجب ہوئے بھگوت
نے فرمایا کہ رامداس ہماری اجازت سے ہمکو لایا ہی تمنے جو اُسکو زخمی کیا تو وہ زخم ہمنے اپنے جسم پر روکا ہی
اسواسطے یہ باوڑی پر از خون ہی اب تم واپس جاؤ تمھارے ساتھ نہ جائینگے پوجاریان نے کمال منت و
زاری سے عرض کیا کہ مہاراج اگر آپ نہ تشریف لے چلیے تو ہمارا کیا حال ہوگا بھگوت نے کچھ نہ سنا اور
بعد ردوقدح بسیار قرار پایا کہ بھگوت مورتی کے برابر سُوبرن یعنی طلا وزن کر دین پوجاری اِس بات پر
قانع ہو گئے رامداس نے عرض کیا کہ مہاراج میرے پاس طلا کہان ہی بھگوت نے فرمایا کہ تمھاری عورت
کے کان مین بالی طلائی ہی ہمارے وزن کے برابر کافی ہی جب اُس بالی طلائی کے ساتھ بھگوت مورتی
کو وزن کرنے لگے تو خواہش بھگوت سے پلڑہ جانب بالی کا زمین پر آگیا اور بھگوت مورتی کا پلڑہ بسبب سُبکی وزن کے
اونچا ہو گیا پوجاری شرمندہ ہوئے اور اپنے گھر کو چلے گئے رامداس جی نے بھگوت کو اپنے مکان پر لا کر براجمان کیا اور
بھگوت کی سیوا اور بھجن مین مصروف ہوئے اِس چرتر سے ظاہر ہی کہ راجہ بل کے دروازہ پر تو بعد اُس کے
باندھ لینے کے قیام فرمایا تھا اور یہان بعد مجروح ہونے رامداس جی کے مقیم ہوئے اور برائے دوام رہنے کی
علامت یہ ہی کہ اب بھی بھگوت مورتی کسی اور شخص سے نہین اُٹھتی جب کوئی اولاد رامداس جی سے اُٹھاتا
ہے تب فوراً اُٹھ آتی ہے چنانچہ بروقت مرمت ہمنے مندر کے یہ امتحان ہو چکا ہی ۔

نشٹھا نہم دربیان مہالیلا نو کرن یعنی راس و رام لیلا وغیرہ مشتمل بر کتھا ششم بھگت

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی چکر رکھا کہ دنڈوت کرکے کٹھا و تار کو دنڈوت کرتا ہون کہ بروقت

چھوا ۱۲۱

تھنے سمدر کے سمدر مین ظاہر کرکے مندراچل کو اپنی پشت پر دھارن کیا اور دیوتاؤن کے دُکھ دُور کیئے رام لیلا و نرسنگھ لیلا اور راس لیلا بنا کر جو بھگوت کا آرادھن پوجن کرتے ہین اُسکا نام لیلا نوکرن ہے یہ نشٹھا پرم پونیت ایسی ہی کہ صدہا ہزارہا ادھم اور مہا پاپی جسکی بدولت بھگوت پرا ین ہوئے اور بھاگوت سے ظاہر ہے جب بوقت شروع راس لیلا کے بھگوت گوپیون سے انتردھیان ہوگئے تو وے دیوانہ وار بن اور جنگل مین ہر یک درخت اور لتا وغیرہ سے پوچھتے ہوئے تلاش کرنے لگے اور گریہ وزاری و منت و الحاح و استت وغیرہ جو کچھ تدبیر خیال مین آئین سب کری لیکن بھگوت ظاہر نہوئے آخرکار سب گوپیون نے بھگوت چرترون کی نقل شروع کی یعنی کوئی گوپی تو سری کرشن روپ بنی اور کوئی بالک اور کوئی گئو اور کوئی بچھڑا اور جسطرح ابتداے جنم سے بھگوت نے چرتر کیئے تھے سب کیئے بھگوت اُسیوقت خوش ہوکر ظاہر ہوئے پس ثابت ہوگیا کہ بھگوت اپنی لیلا نوکرن سے ایسے راضی ہوتے ہین کہ خود ظاہر ہو آتے ہین علاوہ ازان راس لیلا بھگوت نے خود اجازت دیکر جہان مین ظاہر کری وہ حال نارائن بھٹ جی کی کتھا مین مندرج ہوا اِس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بھگوت کو اپنی لیلا نوکرن مثل خاص چرترون کے عزیز ہے اور ظاہر ہے کہ شاسترون مین واسطے اُپاسنا و پوجن مورتی کے اجازت ہے اور وے مُورتی سنگ و چوب و فلزات یعنی سُونا چاندی کی ہوتی ہین اور آدمی خود اُنکو بنا لیتے ہین اور اکثر دیوار وغیرہ پر نقش کھینچکر یا چبوترہ اور مٹھ بنا کر پوجا وغیرہ کرتے ہین اور اُسکی بدولت حسب اعتقاد اپنی مُراد کو پہونچتے ہین اور غور کرنا چاہیئے کہ یہ لیلا نوکرن مُورتی اول تو براہمن بالک ہوتے ہین کہ بقول بھگوت اور بید کے جنم سے ہی بھگوت روپ ہین پھر اُنھون نے اپنا لباس مثل بھگوت کے بنا لیا پس جو کوئی باعتقاد دل اُنکی پوجن پرستش کریگا تو کیون نہ مراد کو پہونچیگا بلکہ دیگر مُورتی وغیرہ سے تو کامیابی بدیر ہوتی ہے اور اِن لیلا نوکرن مورتی سے جلد صفائی دل اور بھگوت پراپتی ہو جاتی ہی کسواسطے کہ حصول بھگوت کا پوجن مُورتی وغیرہ سے اُسوقت ہوتا ہے کہ اول تو اُس مورتی مین خوب دل لگے دوسری طرف نہ جاے دوم بھگوت کے چرترون کا سرون و کیرتن ہو سوم ست سنگ ہوئے سو دیگر مورتی سنگ وغیرہ مین ایسا دل کمال محبت سے کم لگتا ہے کہ جسکو عشق کہتے ہین بلکہ شاذ و نادر اور سرون و کیرتن و ست سنگ پتھر[12] حصر بر تلاش ہے اور لیلا نوکرن مُورتی کی پوجن سیون مین وہ سب بات مصرحۂ بالا ایک جگہ اور ایک وقت حاصل ہوجاتے ہین کیا معنی کہ بسبب حُسن ظاہری اور لباس زرق و برق کے محبت تو فوراً

پیدا ہوتی اور بھگوت چرترون کا کیرتن شرون اور بھگوت بھگتون کا ست سنگ بلا ناش موجود رہتا
علاوہ ازان پوجن بھگوت مورتی کا اسواسطے ہی کہ اسکے ذریعہ سے اصل بھگوت مورتی کے تصور اور دھیان مین
طبیعت مستقل ہو جبکہ حسب وجوہ بالا بذریعہ لیلا نوکرن مورتی کے تصور اصلی سروپ بھگوت کا جلد تر ممکن ہو تو اس لیلا
نوکرن نشٹھا سے بہتر اور کونسی مورتی اور نشٹھا ہو در نصورتہا از بس واجب و ضروری ہی کہ بھگوت لیلا نوکرن مورتی
کو خاص مورتی بھگوت کی تصور کر کے باعتقاد دل پوجا و پرستش کرے بیشک و شبہہ منزل مقصود کو
پہونچ جائیگا واسطے ادھار مہا پاپ آتما کلجگ کے لوگون کے بھگوت نے سب کچھ تدبیرات آسان تر
از آسان کری کہ فی الفور بیڑا پار ہو جاوے لیکن ہزار آفرین ہماری کم نصیبی اور واژگونی طالع پر
ہو کہ ان مورتیون کو بھگوت روپ جاننا اور چرترون مین دل لگانا تو ایک طرف رہا گستاخی اور بے اعتقادی
اس درجہ نہایت پر ہے کہ جسکا ذکر موجب طوالت کا ہی بلکہ ناگفتہ بہ بیشک ایسے مہا پاپی نامعتقد و گستاخ ایک
ایک کلپ تک مہا درو نرک مین پڑینگے اور ہرگز عذاب سے نہ چھوٹینگے اور واضح رہے کہ آدمی کو اعتقاد
رہبر ہی کہ اگر نیک اعتقاد ہوا تو مراد کو پہونچ گیا اور اگر ناقص ہوا تو تحت الثریٰ کو گیا اور چونکہ بید اور
شاسترون نے بھگوت کو درباب دینے ثمرۂ اعمال حسب اعتقاد ہر یکے مثل کلپ برکچھ کے لکھا ہے لہذا
ایک تمثیل کلپ برکچھ کی تحریر واجب ہوئی کلپ برکچھ کا خاصہ ہے کہ حسب خواہش کے پھل دیتا ہے ایک
مسافر اتفاقاً کلپ برکچھ کے نیچے پہونچا اور خیال کیا کہ اگر ہوا سرد چلے تو خوب ہے سو ہوا چلنے لگی پھر متمنی
ایک حوض آب سرد و باغ و سبزہ کا ہوا وہ بھی موجود ہو گیا پھر ملبوسات فاخرہ و سامان عیش راگ
ورنگ و عورات حسین کی آرزو ہوئی وہ بھی سب حاصل ہوئی جب اُن عورات کے ساتھ
مشغول بعیش و نشاط ہوا تو خیال آیا کہ ایسا نہو انکا مالک سزا دینے لگے سو پاپوش پڑنے لگے اور سر لپیلا
ہو گیا اسیطرح بھگوت موافق اعتقاد ہر یک کے پھل دیتا ہے اور بھگوت نے گیتا جی مین فرمایا ہے کہ ضرور من
ہی آدمیون کو باعث قید اور رہائی کا ہے بھاگوت کا قول ہی کہ جو کوئی جس اعتقاد سے دل لگاتا ہے
ویسا ہی ثمرہ اُسکو ملتا ہے غرض اعتقاد شرط ہے اگرچہ کتھا اُن بھگتون کی کہ جو لیلا نوکرن کی بدولت پرم پد
کو گئے مفصل تحریر ہونگی لیکن دو ایک ذکر یہان بھی لکھتا ہون میر مادھو جو بھگوت بھگت مشہور و معروف
ہین اُنکی بھگتی کی ابتدا لیلا نوکرن ہوئی حال یہ ہے کہ امیر کبیر تھے مذہب محمدی رکھتے تھے رہر متھرا
بندرابن مین پہونچے اپنے منشی سے کہ بھگوت اپاسک تھا بڑائی اس لیلا کی سنکر مشتاق تماشا ہوئے منشی نے

بدریافت غلبۂ شوق امیر کے بعد اقرارات ادب دپوجا وغیرہ کے راس کرنیوالون کو بلایا اور امیر کر
بادب وشوق تمام بھگوت چرنون کو دیکھا جان ودل سے عاشق صورت اصلی نندنندن برندابن
چند کے ہوگئے اور تمام مال وخزانہ بھگوت کے نذر کیا بعدہ ترک دنیا ولباس کا بھی کردیا سری کرشن
سری کرشن گویان بن وکنج شری برندابن مین طالب اصل مطلوب عزیز کے پھرنے لگے چونکہ ہر وقت
نام بھگوت کا زبان سے نکلتا تھا اس واسطے لوگون نے میر مادھو نام رکھدیا اور بھگتون مین تصور
کیا تصنیفات اُنکی شعر بال چرتر بھگوت کے بکثرت ہین ازانجملہ ایک قصیدہ اس خاکسار کے پاس
بھی ہی مطلع اُسکا یہ ہی ؎ تاکے زخود رانی سخن سری کرشن گو سری کرشن گو ؛ بگذار کبر و ما و من
سری کرشن گو سری کرشن گو ؛ تھوڑے عرصہ مین بھگوت کا روپ اُنکے دل مین ظاہر ہوا اور
سدھ ہوگئے اُس روپ انوپ کے نشہ مین مست رہنے لگے اور سری مدبھاگوت سننے کی تمنا ہوئی
لیکن کسی نے مندر مین جانے نہ دیا بھگوت نے ایک گُسائین اپنے بھگت کو اجازت سُنانے کی فرمائی
کہ اُنھون نے بہت اعزاز کے ساتھ کتھا سُنانی شروع کی ایک دفعہ کتھا کرتے ہوئے بہت رات
گذر گئی اور میر مادھو مندر مین سو رہے بعد نصف شب کے گرسنگی معلوم ہوئی بھگوت نے خیال فرمایا
کہ آج میر مادھو جی ہمارے یہان ہین افسوس ہے کہ گرسنہ رہین اسواسطے اپنے خاص بھوگ کے
تھال مین لڈو وجلیبی ولوٹہ مین جل بسروپ طفل دہ وددوازدہ سالہ کے لائے اور فرمایا کہ گسائین جی
نے بھیجا ہے میر مادھو نے لیکر بھوجن کرلیا اور سو رہے صبح کو تھال ولوٹہ طلائی جو مندر مین نہ ملا تو تلاش
ہوئی اور میر مادھو جی کے پاس دیکھ کر پوجاریان ناواقف نے خوب زدوکوب کیا پھر جو بھگوت
مندر مین گئے تو بالکل پارچہ بھگوت کے پارہ پارہ پائے اور بھگوت مورتی کو بھی کشیدہ برآشفتہ
تصور کیا نے الفور سب پوجاری گسائین جی کے پاس آئے اور سب حال کہا گسائین
جی پابرہنہ دوڑے آئے اور میر مادھو جی کے چرنون مین سر رکھکر منت وسماجت کی جب میر مادھو
جی نے قصور پوجاریان کا معاف کیا تب بھگوت بھی راضی ہوگئے اور برائے آیندہ ہدایت ہوئی کہ
میرے بھگت کو مجھ سے کم نہ سمجھا کرین سامعین کتھا کو گسائین جی پر اعتراض ہوا کہ مسلمانون کو اپنے
پاس بٹھلاکر کتھا سُناتے ہین ایک روز گسائین جی نے امتحاناً سامعین سے پوچھا کہ کل کتھا کہانتک
ہوئی تھی کوئی کچھ نہ بتلا سکا اور میر مادھو جی نے از شروع کتھا آخر سب کو اشلوک ومعنی اور جو حرف

گسائین جی کی زبان سے بر آمد ہوئے تھے حرف بحرف سُنا دئیے کہ سب معترض بعقل نادم ہوئے
ایک دفعہ کسی راجہ نے واسطے مندر بہاری جی کے عطر کیوڑہ بھیجا میرا دھو جی نے کہ بن مین پھرتے
تھے وہ عطر قاصد سے لیکر زمین پر ڈالدیا قاصد جو بہاری جی کے مندر مین آیا تو تمام پوشاک بھگوت
کی اُس عطر مین تر پائی اور رسید عطر کی ملی اعتراض تمام پوشاک کے تر ہونے کا سوامی ہری داس کی
کتھا سے رفع ہوگا کہ وہان بھی ایسا ہی حال گذرا تھا دوسرا ذکر چند نامے ڈاکو کا یہ ہے کہ ڈاکہ زنی
وقطاع الطریقی کیا کرتا تھا ایک عمدہ مکان پر راس جبر تر ہونے کی خبر پائی اور یہ بھی سُنا کہ لاکھ
روپیہ کا زر و زیور بر وقت راس موجود ہوگا پانسو کو بجمیعت پانچسو آدمی مسلح کے آیا اور اُسکے
آتے ہی راس مین خلل شور واقع ہوا تماشائی اپنی اپنی جان لیکر بھاگ گئے بھگوت سروپ جو راس
مین تھے اُنھون نے عمدہ مذکورہ سے پوچھا کیا شور و غل ہے اُسنے حال ڈاکو مذکور کا بیان کیا بھگوت
مورتی نے فرمایا کہ کیا خوف ہے آنے دو اسی گفتگو مین تھے کہ وہ ڈاکو سیدھا بلا خوف قریب سنگھاسن
بھگوت مورتی کے آپہونچا اور ارادہ تھا کہ دست اندازی اسباب وغیرہ پر کرے خود بدولت نے
سنگھاسن سے اُٹھکر اور ہاتھ چند اکا پکڑ کر ایک طمانچہ منھ پر مارا اور فرمایا کہ اسقدر گستاخی حالانکہ
عمر بھگوت سروپ کی دس بارہ برس سے زیادہ نہ تھی لیکن وہ پہلوان ڈاکو طمانچہ کے صدمے سے ایسا
بیہوش حواس گرا کہ تادیر کچھ خبر نہ رہی اور ہمراہیان مثل نقش دیوار بے حس و حرکت ہو گئے
بعد ازان جب اُس ڈاکو کو ہوش آئے تو اپنے اسلحہ بھگوت کے روبرو رکھکر چرن کمل اس پریت
اور محبت سے پکڑ لئے کہ تادیر نہ چھوڑے اور تارک دنیا ہوکر بھگوت بھگت اور پراین ہوگیا تیسرا
اور ذکر ہے کہ کسی عمدہ نے جمنا کے کنارہ پر راس لیلا کرائی کالی کے نلتھنے کا جو چرتر شروع ہوا
تو اُس نے لوگون سے پوچھا کہ کیا بھگوت سروپ جمنا مین کو دینگے جو کہ کہتے ہین یہ بات بھگوت
سروپ کے بھی گوش زد ہوئی اور فرمایا کہ ہان یہ کہکر جمنا مین کو د پڑے اور ایک سانپ ایسا بھاری
کہ جو دس بیس آدمی سے نہ اُٹھ سکے پکڑ لائے اُسوقت عمدہ مذکور نے بھگوت رُوپ کی روشنی و
جھلک ایسی دیکھی کہ نظر خیرہ ہوگئی اور بیہوش ہوکر گر پڑا بعد ازان جو ہوش مین آیا تو ترک تعلقات
بھگوت پراین ہوگیا کاشی مین پاٹھک جی مہاراج پرم بھگت رگھنندن سوامی کے ہوئے بھگوت
سے ساکھات درشنون کی درخواست کی ہدایت ہوئی کہ رام لیلا مین بروز بھرت ملاپ درشن ہونگے

اور تصدیق اُسکی اسوقت تصوّر کرنا کہ جب کچھ چیز خود ہم طلب کرین واضح ہو کہ کاشی مین رام لیلا کمال
دھوم دھام سے ہوتی ہے کہ ایسی شاید کہین اور ہوتی ہو جسروز بھرت ملاپ کا دن آیا تو پاٹھک جی بھی
واسطے تماشا کے گئے بعد ہو لینے ملاقات کے جسوقت بھرت جی آنکھون سے خوشی اور پریم کا جل برساتے
ہوئے قدوم میمنت لزوم کو تان کوٹ برہاد کون کے اسٹ دیو کو پکڑ رہے تھے اسوقت رام مورتی نے
پاٹھک جی کو یاد کیا لوگون نے تلاش شروع کی سو آئے اور بھگوت سروپ نے فرمایا کہ کچھ شیرینی پرشاد کے
واسطے اور تھوڑا جل لاؤ پاٹھک جی نے فوراً حاضر کیا بھگوت نے انند کے بھوگ لگا کر اور جل پیکر پاٹھک جی
کو وہ مہاپرشاد دیا ایسی جھلک اُس منوہر مورتی کی جیسی شاستر ون مین لکھی ہے پاٹھک جی نے دیکھی کہ محو دیدار ہو گئے اور
اُسی درشن اور مہاپرشاد کے ذریعہ سے مع کروڑون اپنے بزرگون کے سِدھ اور شُدھ ہوئے وعلیٰ ہذا القیاس دیگر چند
کتھا اس قسم کی ہین کہ بخوف طوالت نہین لکھی جاتین اس خاکسار نے بھی دوچار دفعہ رام لیلا دیکھی تو چند شخص ایسے دیکھنے مین آئے
کہ نہایت پریم سے بیہوش وحواس ہو جاتے تھے اور چند اشخاص ایسے دیکھے کہ اولاً صرف بطور تماشا شریک بنانے رام لیلا کے
ہوئے اور اسی ذریعہ سے گمراہی و راہ بد کو چھوڑ کر کچھ طرف بھگوت کے رجوع ہو گئے کیا خوب ہو کہ یہ میرا من بھی
اپنے تزلزل اور خیالات باطلہ کو چھوڑ کر اسی لیلانو کرن کے ذریعہ سے بھگوت سنمکھ ہوا اور بڑا تعجب یہ ہے
کہ دنیا کے دُکھ ہزار ہا طرح کے ہر روزہ نگاہ سے گذرتے ہین لیکن کبھی انسے خائف ہو کر بھگوت چرنون مین
رجوع نہین ہوتا جو سکھ اور اسباب اور دولت وغیرہ بلا تدبیر خود بخود حاصل ہونے والے ہین اسکے واسطے
ہزار ہا قسم کی تدبیر اور بے ایمانی و دروغگوئی وغیرہ کرتا ہے اور جو بھگوت کہ کروڑون جنم تک حاصل نہین
ہوتا اُس سے ایسا غافل کہ مطلق اُسکا خیال بھی نہین کرتا واہ رے دل تیری عقلمندی و ہوشیاری
ارے کمبخت اب بھی چیت اور اُس سماج اور شوبھا کو کہ جو دیباچہ کے اخیر مین لکھ آیا ہی ہمیشہ چنتون
کیا کرتا کہ یہ دریاے ناپیدا کنار جنم مرن کا بالکل خشک ہو جائے اور رنج و راحت دنیا کی پریم آنند سے
مبدل ہون + نیل سرورہ (شیام کمل ۱۲) نیل من (شیام ۱۲) نیل (نیلم ۱۲) نیردھر شیام + لاجنہ (شرماتے ہین ۱۲) تن شوبھا نرکھ (دیکھکر ۱۲) کوٹ کوٹ (کروڑ در کروڑ ۱۲) شت (صد ۱۲) کام (کام ۱۲)

کتھا آپ بھگوان اولا شری رگھنندن سوامی مین نشٹھا رکھتے تھے لیکن بندرابن مین
آکر انکی کچھ اور ہی صورت ہو گئی یعنی جب راس چرتر مین بھگوت کا منوہنی سروپ دیکھا تو اُس چھب
مادھری کے پریم سے اپنی اشٹ اُپاسنا سب بھول گئے اور سری پریا پریتم کے روپ انوپ مین محو ہو کر
اسی طرف کے ہو رہے بہاری جی کے چرتر اور راس لیلا کے چنتون اور پوجا مین دل لگ گیا اور وہی سروپ

صفحۂ دل پر منقوش ہوا اُنکے گرو نے جو یہ حال سُنا تو برندابن مین آئے لالا بھگوان کسی جنگل مین چلے گئے اور
وہان گرو کے درشن ہوئے ڈنڈوت کری اور عرض کیا کہ مہاراج میرے گرو اور سوامی آپ ہین
لیکن زبردستی برج ناگر نے میرے من کو کھینچکر اپنی طرف لگا لیا ہے گرو موصوف نے جو محبت کا بل دیکھی
تو خوش ہوئے اور بھگوت سری کرشن سوامی کے چرترون اور محبت کا اُپدیش کر کے چلے گئے واضح ہو کہ
گرو کے آنے کا مطلب یہ تھا کہ آپ بھگوان پہلے تو سری رام اُپاسک تھا اب اس لیلا کو دیکھ کر کرشن اُپاسک
ہو گیا فردا کسی اور مذہب والے کے پاس بیٹھے گا تو اسی طرف طبیعت آجاویگی درین صورت کسی طرف
کا بھی نہوگا اور ہر دو جہان سے جاتا رہیگا کسواسطے کہ سروپ بھگتی کا شاسترون مین یہ لکھا ہو کہ
بلا تزلزل طبیعت ایک طرف لگی رہے سو جب طبیعت آپ بھگوان کی مستقل دیکھی تو خوش ہوئے

کتھا ۲ विपुलबिट्ठल وپل بٹھل جی سوامی ہرداس جی کے چیلے مدہ بن مین بھگوت بھگت مادھرج اُپاسک
ہوئے جب سوامی ہرداس جی بھگوت کے پرم پد کو گئے تو اُن کے چرن کملون کی مہاجرت سے نہایت غمگین
واندوہناک رہا کرتے ایک دفعہ راس لیلا مین ہر بھگتون نے انکو بھی طلب کیا اور بعدول حکم ہر بھگتو لکا
نہ کر سکے جب وہان گئے اور پریا پریتم کے سروپ کو دیکھا تو بھگوت کا نرت اور کیرتن اور بھاؤ دل مین سما گیا
اور اصل بھگوت سروپ مین محو اور تدروپ ہو گئے سوامی ہرداس جی کے درشن اُسی حالت مین ہوئے اور
پرم آنند دوبالا ہوا غرض ایسا بھگوت کے چھب سمدر مین غوطہ لگایا کہ پھر نہ نکل سکے اور اُسی روپ
اور بھاؤ مین ملکر بھگوت کے نت بہار مین شامل ہوئے۔

کتھا रामराय رام رائے راٹھور پسر راجہ کھیپال پرم بھگت ہوئے بھگوت بھگتی اور بھاؤ کا ایسا ملک
مین رواج دیا کہ ہر ایک کو بھگتی آسان ہو گئی جسطرح شیو جی مہاراج نے اُس پرم دھرم کو جہان مین رواج
دیکر خود عمل کیا اُسی طرح رام رائے جی ہوئے جو لوگ بھگوت بھگتی سے بکھ تھے اُن کو متروک کیا اور جنکو
لایق اُپدیش کے تصور کیا اُنکو اُپدیش کرا کر مراتبات علیا پر سرفراز فرمایا اقبال مثل راجہ بھرت کے تھا کہ
جنکا بیٹا بعالم خردسالی شیر کا کان پکڑ کر جنگل سے لے آیا غرض اُس زمانہ مین اور کوئی راجہ لائق اُنکے تمثیل
کے نہ تھا اور کس طرح اُن کے بھاؤ کی برابری کسی سے ہو سکے کہ اپنی دختر کو بقاعدہ گاندھربی بواہ بھگوت
مورتی کے ارپن کر دیا حال یہ ہے کہ سروپ دونون یعنی جس رات سری برج ناگر مہاراج نے راس چرتر کیا تھا
راجہ موصوف نے سماج راس لیلا کا کرایا بھگوت کے سروپ اور چرتر اور راگ رنگ اور نرت کو دیکھکر

پریم مین بے طاقت ہو گئے ایک براہمن جو مشیر تدبیر تھا اُس سے پوچھا کہ بھگوت کی کیا بھینٹ کرنا چاہیئے
براہمن نے جواب دیا کہ جو چیز آپکو عزیز ہووے راجہ نے بعد غور تامل فرمایا کہ مھان کو تو مھان کی ڈابری
پیاری اچھی یعنی ہمکو اپنی دختر عزیز ہے یہ کہکر محل مین گئے اور دختر خوش اختر کو زیور و لباس فاخرہ سے [دختر ۱۲]
شرنگار کرا کر لے آئے اور بقاعدہ گاندھربی باوہ کے بھگوت بھینٹ کیا بعد ازان نقد و جنس بیشمار کہ
مدت العمر دختر کو کافی ہو نیوچھاور کر کے بھگتی بھاؤ کا اخیر درجہ جہان مین مثل آفتاب کے روشن کر دیا۔
کتھا खड्गसेन کھڈگ سین جی قوم کایست ساکن گوالیار بھگوت راس نشٹھی و پریمی ہوئے شاعری
کمال فصاحت و بلاغت کے ساتھ تھی برج گوپکا و برج گوالون کے والدین کا نام کمال تلاش و جستجو سے
حاصل کر کے ایک گرنتھ تصنیف کیا اور دان لیلا و دیپ مالکا چرتر ایسا پُر مضمون بنایا کہ جس کے پڑھنے
اور سننے سے بھگوت مین ضرور پریت ہوتی ہے تمام عمر شری برج چندر مہاراج کے اور اُنکے سکھا اور
سکھیون کے چرترون مین صرف ہوئی اور راس قدر سری نند نندن سوامی کے چرن کملون مین پریت اور
محبت تھی کہ سوائے بھگوت چرترون کے اور کوئی بات خوش نہین آتی تھی اگرچہ راس لیلا و دیگر چرتر
اُتساہ کا سماج ہمیشہ رہا کرتا تھا لیکن سرد پونو کو یہ عہد واثق تھا کہ زر کثیر خرچ کر کے راس لیلا کا سماج
کرایا کرتے تھے ایک دفعہ بحالت راس بلاس پریا پریتم کے ہنسی اور کھیل و راگ و نرت و باہم گر دیکھنا
اور مسکانا و سکچانا اور سری لاڈلی جی کا مان اور خود بدولت کا منانا دیکھکر ایسے محو تدروپ ہو گئے کہ دیہہ
کو پریا پریتم موجودہ کے قربان کر کے پران اصل رس راس اور پریا پریتم کے نت بہار مین داخل کیئے اور
پریم کی حالت اور راس نشٹھا کی تھا کہ اُسکی بدولت اصل راس بلاس اور بھگوت سروپ حاصل ہوتا ہے
لوگون پر ظاہر کر کے ہدایت بھگوت بھگتی اور بھاؤ کی فرمائی۔
کتھا वल्लभजी بلبھ جی چیلہ نارائن بھٹ جی ایسے بھگت اور پریمی ہوئے کہ جنھون نے اُس برج
بلبھ مہاراج پرمانند گھن کو کہ جو آنند کا بھی آنند اور سکھ کا بھی سکھ ہے راس چرتر مین نرت اور کیرتن سے
اور اپنی آنکھون کی ہاؤ بھاؤ اور مند مسکان سے آنند اور سکھ دیا یعنی راس چرتر مین کبھی للتا اور کبھی
بساکھا کا روپ بنا کرتے اور ایسے پریم اور محبت سے بھگوت کو رجھایا کرتے کہ تدروپ للتا و بساکھا کے
ہو جاتے برندابن باس کر کے اپنی بھگتی بھاؤ اور سخاوت و فیاضی سے لوگون کا اودھار کیا
اور بھگوت کے اُتساہ کر کے لوگون کو پرم آنند دیا۔

کتھا नाथभट्ट ناتھ بھٹ بھٹی یعنی ششیش جی کے بنس مین پرم بھگت ہوئے بھٹی بنس کی یہ شرح ہے کہ
بلدیو جی مہاراج ششیش کا اوتار ہوئے اور بلدیو جی کا اوتار نت آنند جی کے بنس مین جو شخص ہے اُسکو
بھٹی بنس یعنی ششیش جی کا بنس کہنا واجب ہے چنانچہ نت آنند جی کے چیلہ سناتن جی اور سناتن جی کے
کرشنداس اور کرشنداس جی کے نارائن بھٹ اور نارائن بھٹ کے پسر گوپال بھٹ اور گوپال بھٹ کے
پسر ناتھ جی موصوف ہوئے اونچہ گانون مین رہتے تھے منتر شاستر و بید و پوران اور سب شاسترون کو
بچار کر اُن کا جو سار و خلاصہ بھگوت بھگتی اور پریم ہے اُسکو اپنے دل مین مستقل قایم کیا روپ اور سناتن
و جیو گسائین اور نارائن بھٹ نے جو کچھ اپنی تصنیفات مین بھگوت کا مادھرج و شرنگار رس بیان
کیا ہے اُسکو اپنا سربس تصور کرکے اُسکے موافق عمل کیا بلکہ شرنگار اور مادھرج بھاو کے مجسم ہوئے
رسک بہاری مہاراج کی راس لیلا کمال آنند و اعتقاد سے بناتے اور اُس نشٹھا مین پرم پریم
اور اعتقاد و صفائی دلی اور خوش گوئی مین یکتا ہوئے اور راس اُپاسنا کے بھگتون مین سرنشہ بلکہ
راجہ واضح ہو کہ راس نشٹھا ناتھ جی موصوف کے خاندان مین موروثی تازیانہ حال ہے۔

نشٹھا دہم در بیان دیا و اہنسا مشتمل بر کتھا ششش بھگت

अहिंसा दया

سوستک یعنی ستھیا کی ریکھا چرن کمل سری رگھنندن سوامی کو ڈنڈوت کرکے دھنونتری اوتار کو بندنا
کرتا ہون کہ واسطے اُپکار جگت کے سمدر مین اوتار دھارن کرکے پھر اس جہان مین ظہور کیا دیا یعنے
رحم بھگوت کا روپ ہے مہابھارت مین لکھا ہے کہ سب دھرمون مین دیا پرم دھرم ہے جبتک دیا نہین
تب تک کوئی دھرم شمار نہین ہوتا بھاگوت و اسکندپوران مین تعریف دیا کی لکھکر اخیر مین فرمایا ہے
کہ جسکو دیا ہے اُس نے سب دھرم کر لئے نارد جی سے بھگوت نے سب دھرم بشنون کے بیان کرکے فرمایا
کہ دیا و بھجن و سادھو سیوا سب دھرمون مین مقدم ہین اور اُن مین بھی دیا سو دیا کا سروپ یہ ہے کہ دوسرے
کسی ذی روح کا دُکھ دیکھ کر دل کو نرمی اور دُکھ کا ہونا اور وہ دُکھ نرمی بلا کسی سبب و تعلق کے ہو
اور جبتک اُس کا دُکھ دور نہو تب تک دو چند حالت اُس دیاوان کی رہے اُس دیا کی دو قسم ہین ایک
سنسارک یعنی امور دنیاوی مین کسی کا درد و رنج دیکھ کر رحم ہونا اور اُسکے دور کرنے کو من یا کرم
یا بچن سے تدبیر کرنی اور غصہ کا نہ آنا و شیرین گفتاری و خلق و کسی کو رنجیدہ نہ کرنا و سخاوت و دان و ملین

کسی کا نقصان تصوّر نہ کرنا و زمین کو دیکھتے چلنا و علی ہذا القیاس دیگر امور کہ جس سے کسی کو رنج نہووے یا کسی کا رنج دور ہوتا ہو یہ سب انگ یعنی عضو اُس دیا کے ہین دوئمی پرمارتھک یا
परमार्थिक
یعنی عاقبت کا رنج دیکھکر رحم ہونا اور وہ یہ ہی کہ لکھا کر وڑہا جنم سے جو جیو یعنے روح دوزخ وغیرہ کے انواع انواع عذاب اور رنج مین گرفتار ہین اُن دکھون اور عذابون کو دیکھ کر رحم ہونا اور جس طرح کہ ممکن ہو بھگوت کی طرف اُس ذی روح کو رجوع کرکے اور جنم مرن کے عذابون سے چھوڑ کر کرتارتھ کردینا سو منجملہ ہر دو قسم کے پہلی قسم تو سادھک یعنی سالکون کو ہوتی ہی اور سدھ یعنی کامل و بھگوت بھگتون و دارستگان دنیا کو ہر دو قسم کے شاستروں مین مہادان و خلق وغیرہ ایک ایک انگ دیا مذکورہ کی اسقدر لکھی ہی کہ اُن مین سے کسی ایک پر قادر اور مستقل ہو جاوے تو اُسکے ذریعہ سے بھگوت حاصل ہوتا ہی اور جو شخص دیا پر قادر اور مستقل ہی اُسکی مہما تو کس سے بیان ہو سکتی ہی ایک ساہوکار بہ کجروی زمانہ مفلس ہو گیا چار جگ اُسنے کیئے تھے بہدایت کسی رکھیسر کے ایک جگ کے پھل بیچنے کو دھرمراج کے پاس چلا ایک وقت کا سامان خوردنی پاس تھا اُسکی روٹی بنا کر واسطے کھانے کے جب تیار ہوا تب ایک کتیا اُسیوقت کی جنی ہوئی بھوک سے بیقرار آئی ساہوکار کو رحم آیا اور چہارم کھانا اُسکو دیدیا لیکن بھوک نہ گئی تب ربع ثانی دیا پھر بھی وہی حال رہا غرض چار دفعہ کرکے بالکل دیدیا اور پانی پلایا کہ وہ کتیا سیر ہو کر چلی گئی اور ساہوکار تشنہ و گرسنہ دھرمراج کے پاس پہونچا بروقت حساب دھرمراج نے فرمایا کہ منجملہ پانچ جگ کے ایک اُن مین اچھی
अक्षय
ہی یعنی جسکا ثواب کبھی کم نہووے تو کسکا پھل چاہتا ہی ساہوکار متعجب ہوا اور عرض کیا کہ مہاراج مین نے چار جگ کرے ہین پانچوان جگ کونسا ہی دھرمراج نے فرمایا کہ پانچوان جگ اچھی وہ ہی کہ تو نے کتیا پر رحم کرکے اپنا بالکل کھانا دیدیا مطلب یہ ہی کہ اند کے رحم جگ کا پھل دیتا ہی بعض کا مقولہ ہی کہ اہنسا یعنی نہ مارنا کسی جاندار کا ضمیمہ دیا مذکور کا ہی کس واسطے کہ اگر دیا ہوگی تو جان کشی سے
अहिंसा
خود بخود پرہیز لازم آویگا اور بعض یہ کہتے ہین کہ دیا مذکور اہنسا کا ایک جزو ہی اور گیتا جی مین بھگت نے اہنسا دھرم جدا شمار کیا اور دیا جدا سو ان اختلافات کی تنقیح اور بحث لکھنی بالکل فضول بیفائدہ ہی فردعات دیا و اہنسا کے جو شاستروں مین سُنے گئے تو اکثر برابر و یکسان ہین اس واسطے دونون کو لازم ملزوم سمجھ لینا چاہیئے سو یہ اہنسا دھرم وہ ہی کہ جسکے وصف مین شاستروں نے یہ فرمایا ہی کہ

اہنسا سب دھرمون کا مالک اور سرشتہ ہی سولھوان ادھیاے بھگوت گیتا مین بھگوت نے سب دھرمون سے اول اہنسا کو شمار کیا و علیٰ ہذا القیاس دسوین ادھیاے مین پتنجلی مہاراج نے جہان آٹھ سدھی بیان کری وہان سب سے اول اہنسا سدھی لکھی ہی اور سبب یہ ہی کہ اگر اہنسا سدھی سدھ ہو جاوے تو باقی دیگر سدھی خودبخود حاصل ہو جائین کسواسطے کہ جب اہنسا سدھی کی طرف استقلال اور طبیعت کی رجوعات ہوگی تو سب ذی روح بھگوت روپ تصور ہونگے اور جبکہ بھگوت کو سب جگہ موجود دیکھا تو بھگوت حاصل ہو گیا اور جبکہ بھگوت ملا تو سب کچھ ملگیا واضح ہو کہ اہنسا وغیرہ آٹھ سدھی مندرجہ پاتانجل واسطے حصول بھگوت کے ہین اور انمادک[1] آٹھ سدھی مطالب دنیا کے اُن سے علیحدہ رہزن و غارتگر بھگوت پراپتی کے ہین ارے من خیال کر کہ یہ وقت پھر ہاتھ نہین آویگا اگر اب بھی شری رگھنندن سوامی کے چرنون مین نہ لگا تو پھر کہین اور کچھ ٹھکانا نہین اور غور کر کہ ہرن کشپ[2] و راون و سہسرباہ[3] وغیرہ صدہا ہزارہا ایسے شخص گذرے کہ جنھون نے جمراج کو بھی اپنے قابو مین کر لیا تھا جبکہ وے پنجہٗ موت سے نہ بچے تیری تو کیا حقیقت جن کے ساتھ تو محبت کرکے اپنا جانتا ہی وے صرف اِس جسم اور اپنے مطلب کے ساتھی ہین سنسار سمدر کے اُتارنے مین کوئی تیری سہاے کرنیوالا نہین پس تو اُن کے واسطے کیون اپنے پرلوک کا ناس کرتا ہی اب اپنے نفع و نقصان کو سمجھ اور اِس سماج کے چلتون مین رہا کر کہ دونون لوک تیرے درست ہون جسوقت جنک پور باسیون کی دعاہاے سحری مستجاب ہوئی اور کروڑون جنمون کے نیک کرم روبرو آئے اور راجہ جنک کے گیان و بیراگ کا درخت مثمر ہوا یعنی سری رگھنندن سوامی شوبھا دھام نے اُن لکھوکھا راجون کی سبھا مین کہ جو سمیر و کیلاس کو مثل دانۂ خشخاش اُٹھا سکتے تھے اور اُس راج منڈپ مین کہ جس کے در و دیوار سب طلائی انواع اقسام جواہرات سے منقش تھے اور شامیانہ و چندہ زرروزی کہ جس مین جھالر موتیون وغیرہ کی لگی تھی چھائی تھی شیوجی کا دھنش مثل خس کے توڑ کر ڈالدیا اور زمین و آسمان سے پھولون کی برکھا و جے جے کار و نوبت و نقارہ و شادیانہ وغیرہ شروع ہوئے اُس وقت شری جنک نندنی اکھل[4] برہمانڈ نایکی

[1] بیراگ شتہا فرہنگ مین شرح لکھی ہی ۱۲ [2] والد پرہلاد ۱۲ [3] پسر راجہ بل و نیز ایک اور راجہ اسی نام کا ہوا جس کو پرشرام جی نے مارا ۱۲ [4] سب برہمانڈون کے مالک ۱۲

واسطے پہنانے جیمالا[1] کے روانہ ہوئی سو بھا جگت جننی کی یہ مت مند تو کیا لکھ سکتا ہی اس خیال مین شادوا
जयमाला
دو ہزار زبان والے
نونگی اور ششیش بے زبان ہین سکھیون کے سماج مین کہ سب شوبھا و چھب کے مجسم تھے آہستہ آہستہ کمال اُتساہ
اور اُمنگ سے دل پر پریم آنند مین بھرا ہوا والدین و دیگر بزرگان کی شرم سے شرمگین شوبھا دھام مہاراج
روبرو پہونچی اور کہنے سے سکھی سہیلیون کے دونون ہاتھ اُٹھا کر جیمالا دسرتھ نندن مہاراج کے گلے مین پہرا دے
جسوقت دونون کا چہرہ مقابل ہمدگر ہوا اور سب طرف سے طبیعت یکسو ہو کر ہمدگر روپ انوپ دیکھنے
مین مصروف ہوئے اُسوقت کا سماج اور سما دیکھ کر دیوتا وغیرہ تو اپنے اپنے موقع پر نقش بدیوار ہوگئے
اور جنک وغیرہ کو کمال آنند و پریم سے محویت اور بیہوشی ہوئی دسرتھ نندن کے شیام سندر رخسار و پر
کنڈل کے موتیون کی جھلک ایسی بہار دیتی ہی کہ زبردستی دل ہاتھ سے جاتا ہی اور ایسا ہی پیشانی پر تلک
زعفران اور گوروچن کا براجمان سر پر جواہرات مرصع کا کریٹ مکٹ آنکھین البیلی و رسیلی کی چنچل چیتون گلے
مین کنٹھی جواہرات و پھولونکی مالا باگا کمخاب دھانی مغرق زری کا مرتب کمر جوانانہ کسی ہوئی ہیکل جڑاو
ہر دو طرف پڑی ہوئی ایک طرف ترکش سوبھت ہی اور دوسری طرف کمان دونون ہاتھ شری جنک لاری
کے بالاے شانہ پر آئے ہوئے اور مند مسکان دونون کو بمقابلہ یکدگر موجود۔

کتھا राजा शिवि راجہ شیوی کی پرانون مین اور عالخاص مہابھارت مین مفصل مندرج ہی کہ دیا دان
اور پناہ دینے والے دھرماتما ہوئے اشومیدھ[2] وغیرہ جگ بیشمار کرکے براہمنون کو ہر قسم کے دان دیئے
بھگوت کی خواہش سے راجہ اندر کو خیال امتحان رحم اور شرناگت بتسلتا[3] راجہ موصوف کا ہوا اور اگنی
शरणागतवत्सलता　अग्नि
دیوتا کو کبوتر بنا کر خود بشکل باز آیا کبوتر مذکور نے بخوف باز خائف و ہراسان ہو کر راجہ ممدوح کے دامن
مین پناہ لی باز نے آکر راجہ سے کہا کہ یہ کبوتر میرا طعمہ ہی میرے حوالہ کر راجہ نے جواب دیا کہ بخوف جان
میری پناہ مین آیا رحم اور دھرم پناہ دہی سے بعید ہی کہ حوالہ کر دون باز نے کہا کہ قدیم سے اِس قسم
کے جانور رزاق مطلق نے ہماری خورش مقرر کر دیئے ہین دھرم سے بعید ہی کہ میرا رزق مجھکو نہ ملے
اِس بات مین باہمدگر گفتگو کثیر ہوئی لیکن راجہ نے کبوتر کو نہ دیا آخر بعد مباحثہ بسیار باز اوبرلینے گوشت
جسم راجہ کے راضی ہوگیا اور راجہ کو اِس قرار داد مین کمال خوشی ہوئی بدینوجہ کہ اگر اور کسی کا مانگتا
تو کمال مشکل ہوتی ایک پلڑہ ترازو پر تو اُس کبوتر کو رکھا اور دوسرے پلڑے پر راجہ نے اپنا گوشت

[1] لڑکی بعوض سوئمبر جسکو چاہے پسند کرکے مالا پہناتی ہی اُس مالا کا نام جیمالا ہی ۱۲ [2] قسم جگ کی ہی کہ جسمین گوشت اسپ کی آہتی دیجاتی ہی ۱۲ [3] پناہ آمدہ جسکو عزیز ہون ۱۲

کاٹ کر رکھدیا چونکہ یہ معاملہ براے امتحان تھا اسواسطے گوشت جسم راجہ کا برابر کبوتر کے نہوا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ راجہ نے تمام جسم کا گوشت رکھدیا آخر راجہ اپنا سر کاٹ کر رکھنے لگا تب ہر دو دیوتا مذکور اس رحم اور راسخ کلامی اور پناہ دہی کے دہرم سے خوش ہوکر بجسم اصلی ظاہر ہوئے اور راجہ کو دعاے خیر کری معتقد بھگوت بھگتی اور بھگوتون کے ہوئے اور بعد تعریف و ثنا بدستور ہوجانے جسم راجہ کے اپنے مقام کو گئے بھگوت بھگت کہ بھگت روپ ہین جو کچھ کرین تعجب نہین۔

کتھا راجہ مور دہج اور اُنکی دہرم پتنی اور تامردہج اُنکا صاحبزادہ بلند اقبال سب ایسے پرم بھگت دیاوان ہوے کہ بھگوت نے گھر بیٹھے درشن دیئے اور بروقت امتحان مستقل پایا حال یہ ہوکہ جب راجہ جدہشٹھر نے جگ اسمیدھ کیا اور ارجن کو واسطے حفاظت کے ہمراہ کرکے اسپ جگ کا واسطے سیر روی زمین کے چھوڑا تب ہی راجہ مور دہج نے بھی جگ شروع کیا تھا اور تامردہج ہمراہ اسپ تھا راہ مین دونون کا مقابلہ ہوا تامردہج نے اُس ارجن کو جس نے مہابھارت مین فتح پائی تھی اور اُن سری کرشن مہاراج کو کہ شدہ سچدانند لچھن پورن برمھ ہین اور جن کے نام کی کرپا سے فتح بھی بنام فتح نام زد ہوئی ہو شکست فاش دیکر اسپ کو زبردستی سے چھین لیا بھگت انکول مہاراج نے دیکھا کہ یہان فریقین بھگت ہین اگر ایک فریق کو فتح دیجاوے تو دوسرے کی دلشکنی ہوگی اسواسطے بہانہ امتحان بھگت راجہ مور دہج کے خود بدولت براہمن ضعیف ہوکر اور ارجن کو بصورت طفل بناکر راجہ موصوف کے دروازہ پر گئے راجہ نے کہ جگ شالا مین تھا بعد ڈنڈوت و تعظیم کے پوچھا کہ کس تقریب سے تشریف لائے براہمن نے کہا کہ جنگل مین ایک شیر ہی اُسنے اس طفل کو کھانے کا ارادہ کیا ہی ہرچند مین نے کہا کہ بعوض اسکے مجکو کھالے اُسنے نہ مانا اور کہا کہ تو ضعیف ہی تیرا گوشت میرے کام کا نہین آخر بعد منت و زاری بسیار یہ قرار پایا ہی کہ راجہ کا اگر نصف جسم لادے تو اس طفل کو چھوڑ دونگا اسواسطے تمہارے پاس آیا ہون اگر ہوسکے تو اسکی رچھا کرو راجہ کو کمال دیا آئی اور کہا کہ آخر یہ جسم ایک روز جانیوالا ہی اگر براہمن کا دکھ اس جسم سے دور ہووے اس سے اور کیا بہتر ہی براہمن نے کہا کہ ایک وعدہ شیر کا یہ ہی کہ جس آرہ سے راجہ کا جسم چیرا جاوے وہ آرہ ایک طرف سے تو پسر کلان راجہ کے ہاتھ مین ہووے اور دوسری طرف سے راجہ کی استری کے ہاتھ مین اور کسی طرح کا کسی کو رنج و ملال نہو راجہ نے اس بات کو بھی قبول کیا تامردہج نے براہمن سے عرض کیا کہ بموجب حکم

لے بھگتون کے موافق مرضی ۱۲

شاستر کے بیٹا بھی باپ کا روپ ہی اگر میرا نصف جسم لیا جاوے تو بہتر ہی براہمن نے کہا کہ تو راجہ نہین
پھر راجہ کی استری نے کہا کہ مین بھی راجہ کی اردھانگنی ہون اگر بجائے نصف جسم راجہ کے مجکو لیجاؤ تو
زیادہ تر تیر کا فائدہ ہی براہمن نے کہا تو استری ہی اور راجہ نہین غرض براہمن نے مقابل روے راجہ کے (अर्द्धाङ्गिनी)
تا مردُ ھج کو بدین مطلب کہ با ہمہ گر صورت دیکھکر محبت پیدا ہو جاوے اور غمگین ہون اور پس پشت
استری کو بارادۂ مذکور کھڑا کیا اور دونون آرہ راجہ کے سر پر رکھکر بلا رنج و غم کھینچنے لگے جسوقت آرہ
تا بہ بینی راجہ پہونچا تو چشم چپ راجہ سے پانی نکلا براہمن نے فرمایا بس اب یہ جسم ہرگز میرے کام کا نہین
کہ راجہ رنجیدہ ہو کر دیتا ہی راجہ نے عرض کیا کہ مہاراج کرپا کرین غصہ نہ فرماوین جسطرف کی آنکھ سے پانی
نکلا ہی اُس طرف کے جسم کو یہ رنج ہی کہ مین بڑا نالائق ہون کہ کسی کام مین نہ آیا اور داہنی طرف کا جسم بڑا
بڑہ بھاگی ہی کہ براہمن کے کام مین لگا بھگوت کرنا سندھ سنتے ہی اس لفظ کے بھگتی اور اعتقاد سے اسقدر
خوش ہوئے کہ پریم مین بیطاقت ہو گئے اور راجہ کو آرہ کے نیچے سے اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور
اصلی روپ سے راجہ کو درشن دئیے بھگوت کے اسپرش ہوتے ہی زخم سر راجہ کا اچھا ہو گیا اور بھگوت نے
فرمایا کہ تمھاری دھرم نِشٹھا اور اعتقاد کامل سے کمال خوش ہون جو کچھ تمنّا ہووے بیان کرو کہ
پورن کرون گا راجہ نے دست بستہ گزارش کیا ہی کرپا سندھ مہاراج آپنے انوگرہ کیا تو اور کیا باقی
رہا کہ اُسکے واسطے درخواست کرون صرف چرن کملون کی بھگتی چاہتا ہون اور ایک عرض یہ ہی کہ زمانہ (अनुग्रह)
کلجگ کا آنیوالا ہی بہ آئندہ ایسے امتحانات سے بھگت معاف رہین بھگوت نے قبول فرمایا پھر ارجن
اور راجہ کی ملاقات کرا کر صلح کرا دی اور راجہ نے کمال خوشی سے گھوڑا ارجن کا واپس دیا اِس چرتر
سے بھگوت کو کچھ غرور ارجن کا رفع کرنا منظور تھا سو ہو گیا۔

کتھا भवन بھون راجپوت چوہان سرکار رانا مین دو لاکھ روپیہ کے منصب دار بھگوت
بھگت دیاوان سادھو سیوی ہوئے ایک دفعہ ہمراہی رانا آہو مادہ کے پیچھے گھوڑا ڈالا اور اُسکو تلوار سے
مارا وہ حاملہ تھی مع بچہ دو پارہ ہوئی بھون موصوف کو از بس دیا اور عبرت ہوئی اور دل سے کہنے لگے کہ
میں اظاہر تو وہ کہ بھگوت بھگتون مین شمار ہون اور عادات یہ کہ جس سے بھگوت بلکہ بھی پرہیز کرین اُسیوقت
عہد کیا کہ تلوار آہنی رکھنی نہ چاہیئے چنانچہ ایک تلوار چوبی بہ قبضۂ آہنی تیار کرائی جب کبھی رانا
کے سلام کو جاتے اُس تلوار کو ہمراہ لیجاتے ایک حصہ دار بھائی کو یہ حال معلوم ہوا اور رانا سے ظاہر کیا

رانا کو یقین نہ آیا غماز مذکور نے قسم اور حلف سے کہا تب بھی رانا نے ایک سال تک دریافت کرنا حال کا لیت و لعل مین رکھا جب غماز مذکور نے یہ استبداد کیا کہ اگر یہ عرض میری دروغ ہووے تو قتل کا سزاوار ہون تب ایک جاے وسیع پر محفل جمع کی اور سب منصب دار حاضر ہوئے اول رانا نے اپنی تلوار نکالکر لوگون کو دکھائی اور پھر نوبت بنوبت سب منصب دارون کی تلوار ملاحظہ کی جب نوبت بہ بھون مہاراج کی پہونچی تو تلوار نکالکر یہ کہا چاہتے تھے کہ جو چاہو سو کرو تلوار میری دار یعنی چوب کی ہی لیکن بھگوت خواہش سے یہ لفظ زبان پر آیا کہ میری تلوار سار یعنی فولاد کی ہی اور یہ کہکر تلوار کو میان سے نکالا اور ایسی نکلی کہ گویا ہزار برق ایک دفعہ ابر سے برآمد ہوئین اور روشنی اور چمکاہٹ سے سب کی آنکھین بند ہو گئین رانا نے فرمایا کہ مارو کمبخت غماز کے سر پر اور یہ کہکر ارادہ قتل غماز مذکور کا کیا بھون موصوف نے دست بستہ کہا کہ اس شخص نے کچھ دروغگوئی نہین کی تھی بھگوت کی خواہش سے یہ تلوار فولاد کی ہو گئی ورنہ حقیقت مین چوبی تھی رانا کو بھگوت بھگتی کا اعتقاد ہوا اور تکلیف نوکری کی معاف کرکے جاگیر دوامی کا پٹہ لکھدیا اور عرض کیا کہ اگر واسطے درشن دینے کے تشریف لایا کرو میرا نستار ہو واضح ہو کہ کچھ تعجب نہین جو تلوار چوبی کو بھگوت نے فولادی کر دیا کسواسطے کہ بھگوت بھگتون کی خواہش اور زبان تلوار سے زیادہ ہی کہ فوج گناہگاران قتل کرکے مستقل راج تلک بھگتی کا عطا کر دیتے ہین اگر اُن کی زبان سے ایک چوب کے واسطے لفظ فولاد نکل گیا اور اسیطرح اُسکا ظہور ہوا تو کیا تعجب ہی۔

کتھا راںکا پرم بھگت بھگوت کے قوم کمھار ہوئے جو کچھ اپنے پیشے سے پیدا کرتے سب ہر بھگتون کی سیوا اور خدمت مین صرف کر دیتے ایک دفعہ آوا ظروف خام کا تیار کیا اور کسی سبب سے اُس روز آگ اُسمین نہ لگائی رات کے وقت ایک گربہ نے بچے جنے اور ظروف خام مین کھکر کھین کو چلی گئی رانکاجی کو یہ حال معلوم نہ ہوا اور صبح ہی آگ لگادی جب آگ خوب روشن ہو گئی تب دریافت ہوا اور مضطرب ہو کر بچون کے نکالنے کی تدبیر مین ہوئے لیکن کچھ نہو سکا زیادہ غم و الم ہوا و بحالت گریہ وزاری سواے بھگوت کے اور کوئی پناہ نہ سوجھی واضح ہو کہ اگر رانکاجی کا سب گھر جل جاتا یا اُن کی جان پر کوئی آفت آتی تو بھگوت سے کبھی درخواست نہ کرتے کسواسطے کہ جس حالت مین بھگوت بھگت اپنے سوامی ایسے مکتی تک کی خواہش نہین کرتے دیگر ادر بے حقیقت

شے کے تو کب خواستگار ہوتے ہین علاوہ ازان بلا خواہش سب مطلب اُنکے بر آر ہو جاتے ہین بھگو
سے خواہش کی ضرورت نہین ہوتی مطلب اس تحریر سے یہ ہوا کہ بھگوت بھگتون کے رحم اور کرنا
پر نگاہ کرنی چاہیئے کہ ایک جاندار بے حقیقت کا دُکھ برداشت نہین کر سکتے اور بحالتِ بیقراری
جو کام کبھی نہین کیا وہ کر بیٹھتے ہین جب بھگوت نے حال مضطرب اپنے بھگت کا دیکھا تو یہ چرتر
کیا کہ تمام وہ آوا پختہ کر دیا اور جس طرف مین وہ بچے تھے وہان مطلق گرمی نہ پہونچی رانکا جی سلامتی
اُن بچون کی دیکھ کر جسم مین نہ سمائے اور بھگوت کو نہایت پریم سے دنڈوت پرنام کری تب سے
کمھارون مین یہ دستور ہی کہ ہمروزہ آوا تیار کرکے آگ لگا دیتے ہین۔

کتھا کیولرام جی केवलराम जी ایسے پرم بھگت اور بھاگوت دھرم کے رواج دہندہ ہوئے
کہ جن لوگون نے کبھی بھگتی اور بھگوت اور گرو اور بھگتون کے نام کو بھی نہین جانا تھا ایسے
لوگون کو پوتر کرکے بھگوت مین لگا دیا دُکھ سُکھ دوست دشمن سے علٰحدہ اور تلک مالا نودھا بھگتی
کے معتقد کامل و مستقل تھے بھگوت کے چرنون مین محبت اور بھگتی نسکام ہوئی اور لوگون پر رحم
اور دیا بے سبب ہر ایک کے گھر پر جا کر فرمایا کرتے کہ سری کرشن سوامی کی سیوا اور نام مین دل لگاؤ
یہ دان مجکو دو اور بھگوت دھرم اُنکو سمجھایا کرتے جہان کہین دُش بیش سادھو دیکھتے اُنکو سالگرام
جی اور بھگونت مُورتی اپنے پاس سے دیکر پوجا اور سیوا کے قاعدہ اُپدیش کیا کرتے ایک دفعہ بنجارے
نے اپنے بیل پر تازیانہ مارا سوامی موصوف بیہوش و بیقرار زمین پر گر پڑے لوگ دوڑے اور اُٹھایا
جو جسم پر نگاہ کی تو نشان ضرب تازیانہ بجنس نمایان پایا سب کو تعجب ہوا کہ یہ درجہ رحم کا شاید
کسی کو کوشش نزد ہوا ہو۔

کتھا ہر بیاس جی हरिव्यास जी ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ دیوتاؤن کو اپنا چیلہ کرکے بھگوت
کا بھگت کر دیا بھگوت بھگتون سے اِس قدر محبت تھی کہ کبھی اُن سے علٰحدہ نہوتے اور جس طرح راجہ
جنک رکھیشرون کے ست سنگ اور انبوہ مین رہا کرتے تھے اُسی طرح ہر بیاس جی رہا کرتے سادھان
کی سیوا کرنے والے ایسے ہوئے کہ صفحۂ دنیا پر شاید کوئی اور ہو سوائے بھگوت اور بھگتون کے چرتر کے
دیگر کسی طرف توجہ نہ تھی ایک دفعہ قصبۂ چڑتھاول مین باغ سر سبز دیکھ کر مقیم ہوئے اور ارادہ تھا
کہ بھگوت کی سیوا پوجا کرکے بھگوت پرشاد تیار کرین گے اُسی باغ مین درگا کا مندر تھا کسی شخص نے

وہان بکرا مارا ہر بیاس جی کو بمقتضاے دیالتا کہ خاصہ ہر بھگتون کا ہی ازبس رحم آیا اور دل کو کراہت ہوئی تشنہ و گرسنہ بھجن کرتے رہے درگا مہارانی بھگوت بھگتون کی تکلیف گوارا نہ کرسکی اور سا کچھات ہوکر ہر بیاس جی سے فرمایا کہ بھگوت پرشاد کرین ہر بیاس جی نے جواب دیا کہ جہان ایسا ظلم ہوتا ہی وہان رسوئی کس طرح ہوسکتی ہی درگا نے فرمایا کہ میرے اوپر کرپا کرکے خطا معاف کرو اور بھگوت منتر اپدیش کرکے اس شہر کو پاک اور پوتر کرو ہر بیاس جی نے دیکھا کہ درگا کے چیلہ ہونے سے سب لوگ درست ہوتے ہین اس واسطے بھگوت منتر اپدیش کیا جب درگا بشنو ہوئی تو شہر کو بشنو کرنا ضرور جانا جو سردار تھا اسکو بوقت شب چارپائی سے ڈالدیا اور فرمایا کہ اگر اپنا بھلا چاہتا ہی تو ہر بیاس جی کا سیوک ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کرو ورنہ تمام شہر کا ناس کردونگی فی الفور سب لوگ چیلہ ہوکر بھگوت بھگت ہوگئے اور جو پاپ و گناہ کیئے تھے سب سے رہائی پائی ہر بیاس جی چند روز وہان مقیم رہے اور ایسا اپدیش کیا کہ خاکروب تک ہر بھگت ہوگئے

نشٹھا یازدہم دربیان اپاس یعنی برت مشتمل کتھا دو بھگت

امرت کلس ریکھا شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کو ڈنڈوت کرکے نرسنگھ اوتار کو پرنام کرتا ہون کہ اپنے پرم بھگت پرہلاد کے واسطے ملتان مین دھارن کرکے ہرن کشپ کو پرم دھام دیا اپاس بھگوت پراپتی کے واسطے ایسی تدبیر کامل ہی کہ ہر یک بلا تکلیف و تکلف بھگوت کو پہونچ سکتا ہی لکھنا اشلوک سُرتی و پرانون کا کچھ ضرور نہین کہ پوتھی ہاے ایکادشی و جنم اشٹمی و رام نومی وغیرہ مہاتم ہر ایک برت کے ازبس مشہور اور ہر ایک معلوم ہین مدار تنقیح برت ایکادشی کا اوپر دسمی کے ہی بدین سبب کہ دسمی بیدھا برت سب سمرتی اور پرانون مین ممنوع لکھا ہی اور وجہ ممانعت یہ ہی کہ دسمی کے روز پیدا ہوے دیت اگر دسمی بیدھا برت ہو تو دیت اور راچھسون کی ترقی ہوکر دھرم کا ناس ہوجاوے اور چونکہ ایکادشی کے روز دیوتا پیدا ہوئے اسواسطے ایکادشی برت سے دیوتا خوشنود ہوتے ہین اور بھگوت رضامند ہوکر برت کرنیوالے کے دل مین ظہور فرماتے ہین بیدھ شرکت کو کہتے ہین یعنے شروع روز مین کچھ دسمی ہووے اور بعد ازان ایکادشی سو بیدھ کی تنقیح مین چند اختلاف واقع ہوئے اسکند پران مین چالیس گھڑی کا بیدھ لکھا ہی یعنے جس شروع تک

ہین تاچالیس گھڑی دسمی ہووے تو بروز آیندہ برت کرنا چاہیئے اور اگر چالیس گھڑی سے زیادہ
دسمی ہو تو بروز دوم یعنی دوادشی ہین برت ہوگا سو اس قول کے معتقد کالی کنٹھی والے ہین واضح
ہو کہ کالی کنٹھی والے بہوجی کے چیلے کہلاتے ہین طریق بشنوی ہی دوآبہ جمنا و گنگا سے سوائے
اور کسی ملک ہین اس مشرب والے نہین موضع رن دیوا علاقہ سہارنپور مین ان کا گرودوارہ ہے
موجود و آچاریج اِس طریق کا کامل اور سدّھ تھا قواعد اُپاسنا کے واجب التسلیم اور بموجب احکام
شاستر کے ہین لیکن بالفعل اس طریق ہین کوئی پنڈت اور دانندہ خواص اُس اُپاسنا کا
نہین اسواسطے فروغ کم ہی بلکہ اکثر خاندانون سے بسبب عدم واقفیت کے وہ اُپاسنا متروک
ہوگئی ہی بہوجی نام محبت اور پریم اصل آچاریج کو ثابت اور روشن کرتا ہی کسواسطے کہ اصل بہوجی
لچھمی مہارانی ہین اور اس نام و نیز معائینہ بعض قواعد تلک وغیرہ اس سنپرداوالون سے تشریح
ہوتا ہی کہ یہ طریق سری سنپرداسے نکلا ہی گرنتھ سنسکرت اس سنپرداکے شایق و متلاشی کو دستیاب
ہوسکتے ہین چنانچہ مؤلف نے ایک گرنتھ دیکھا ہی اسکند پوران سے بیس قسم کی تفصیل اِس برت ہین
معلوم ہوئی یعنے اگر کسی نے اکتالیس ۴۱ گھڑی دسمی کو جائز سمجھا تو وہ ایک قسم ٹھہری اور اسی طرح
جسنے بیالیس ۴۲ گھڑی کو جائز تصور کیا تو وہ دوسری قسم غرض تا شصت ۶۰ گھڑی بیس ۲۰ قسم ہوگئی
اور نام ہر یک کے بیانی و مہابیانی و بھیا و مہابھیا وغیرہ لکھے ہین چونکہ سوائے کالی کنٹھی والون
کے اور کوئی عامل اِس طریق کا نہین اسواسطے تشریح و طوالت ضرور نہ سمجھی ہر چہار سنپرداکے بیدھ
کی تفصیل اور شرح یہ ہی کہ مبارک سنپرداوالون نے بموجب حکم سمرتی و پوران کے پینتالیس گھڑی
کا بیدھ قبول کیا یعنے شروعات روز آیندہ بعد نصف شب کے ہی اگر نصف شب کے بعد دسمی
ہووے تو روز آیندہ برت کرنا چاہیئے کس واسطے کہ دسمی کا بیدھ ہوگیا اور اس قاعدہ کو کاپالک
بیدھ کہتے ہین اگرچہ دانندگان قواعد اُپاسنا کا یہ اعتقاد ہی کہ موسم گرما مین نصف شب چہل و
ہفت ۴۷ گھڑی پر ہوتی ہی اور موسم سرما مین چہل و سہ ۴۳ گھڑی پر سو جس تاریخ مین جسقدر رات گذرنے
پر نصف شب ہو اُسی کو مقدم رکھنا چاہیئے پابندی چہل و پنج ۴۵ گھڑی کی ضرور نہین لیکن عام سنپرداؤن
پینتالیس ۴۵ گھڑی کی بیدھ کا ہی رواج سنپرداؤن مین بموجب احکام پوران و سمرتی کے پنجاہ گھڑی
تاریخ ادرفدہ کے گذرنے پر روز آیندہ تسلیم کیا یعنی براہمی مہورت کہ آٹھوان حصہ رات

کاہی جبسے شروع ہو تب سے تاریخ کی شروعات ہی چونکہ انتہاے شب کی ہندوستان مین مابین
سی وشش وچہل گھڑی کے ہی اس واسطے آٹھوان حصہ رات کا پانچ گھڑی ہوئی سو اس سنپروا
کے پیرو اگر دسمی پنجاہ و پنج گھڑی سے زیادہ ہو تو بروز آئندہ برت نہین کرتے اور کم ہو تو کر لیتے ہین
باقی رہی دو سنپرواے بشن سوامی دوم مادھو سو انکا اعتقاد بھی حسب شرح بالا ہی لیکن بعض اشخاص
نے آٹھوان حصہ رات کا چہار گھڑی بھی قبول کیا ہی اسواسطے پنجاہ و شش گھڑی دسمی کا بیدھ مانتے
ہین اسمارتکان مین بسبب نہونے قاعدہ واحد و غیبت ایک طرح کے اختلافات چند ہین یعنی
بعض تو چہل و پنج گھڑی و بعض پنجاہ و پنج و بعض پنجاہ و شش گھڑی کو جائز تصور کرتے ہین اور
بعض ارنودے بیدھ مانتے ہین یعنے پنجاہ و ہشت گھڑی بعد اگر دسمی ہو تو بروز آئندہ برت نہین کرتے
ہین اور بعض شروع روز طلوع آفتاب سے جانتے ہین اگر طلوع کیوقت دسمی ہو تو برت نہین کرتے ورنہ تا شصت گھڑی
دسمی کے بیدھ ماننے کی ضرورت نہین بعض گیارہ کا انک مقدم سمجھتے ہین یعنی جس روز پترہ یعنی تقویم مین ہندسہ
تاریخ یازدہ کا ہو تو اوسی روز برت کرتے ہین اور اگر یازدہ روز مین ایکادشی گھٹ جاوے اور پترہ مین گیارہ کا انک نہو تو برت
نہین کرتے کشمیر وغیرہ ملک مغربی مین تا پنج گھڑی روز بر آمدہ اگر دسمی ہو تو اوسی روز برت کر لیتے ہین وجہ رواج دسمی
بیدھابرت کی اوس ملک مین یہ ہی کہ شنکر آچاریج دیت اور راچھسون کے گرو تھے اون کو ترقی اپنے
مریدون کی منظور ہوئی اسواسطے اوس برت کا رواج دیدیا لیکن بشن نراین نے بیکنٹھ
سے آکر دسمی بیدھابرت کو متروک و مردود رکھیشرون سے بیان کیا کہ یہ حال پدم پوران وغیرہ
مین مفصل لکھا ہی سو اوس رواج شنکر آچاریج کو اشخاص خوش فہم نے ابتک قبول رکھا ہی
بعض کا یہ قول ہی کہ ایکادشی کے روز غلہ کھانا منع ہے سو شروع وقت ایکادشی سے اکل و شرب
ترک کرنا چاہیے اور جب دوادشی شروع ہو تب افطار واجب ہی اسکے عامل دکن دیس مین
سنے جاتے ہین اگرچہ بموجب رواج ہر ایک ملک و اوپاسنا کے اختلافات مصرحہ بالا تحریر
ہوئے لیکن شاستر کے جاننے والے بشتر تین قسم کا بیدھ مانتے ہین یکے چہل و پنج دوم پنجاہ و
پنج سوم پنجاہ و شش اور یہ بھی واضح رہے کہ شاسترون مین جو ترسپرشک برت کا ثواب عظیم لکھا
ہی تو اس ترسپرشک کا ہی کہ جو شروع تاریخ مین گھڑی دو گھڑی ایکادشی ہو اور بعد ازان
دوادشی شروع ہو کر قبل از طلوع آفتاب روز آئندہ کے ترپودشی شروع ہو جاوے اور

اُس ترسپرشک کا ثواب نہین کہ جسکے شروع روز مین دسمی ہو اور بعد ازان ایکادشی و دوادشی حسب ترتیب بالا ہوئی یہ ترسپرشک بسبب بیدھ دسمی کے متروک ہی جنم اشٹمی برت سری سنپرداوالون نے اور سنگھ کے سورج مین جو اشٹمی ہو قبول کیا ہی اور اُس اشٹمی مین کرتکا نچھتر اور ستمی کا بیدھ حسب قاعدہ ایکادشی کے ضرور ہی اور واضح ہو کہ جنم اتسو سالگرہ مین جنم کے نچھتر پر نگاہ ہوتی ہی چونکہ بھگوت کا ظہور روہنی نچھتر مین ہوا اس واسطے کرتکا کا بیدھ ماننا واجب آیا اور اگر سنگھ کا سورج بھادون کے مہینے مین پانچ روز بعد تک اشٹمی سے نہ ہو تو آسورج مین برت کرتے ہین مابقی دیگر ہر سہ سنپرداوا بھادون بدی اشٹمی کو مقدم سمجھتے ہین لیکن ستمی کے بیدھ پر ضرور نگاہ ہوتی ہی اگر ایک پل بھی ستمی اور تمام دن رات اشٹمی ہو تو اُس روز برت نہوگا اگلے روز برت ہوگا کرتکا کے بیدھ پر نگاہ نہین بشن سوامی سنپردا مین ملبھ کل والون بھاؤ کی بات علیحدہ ہی کہ نیم پر پریم غالب ہی سمارتکان نے بروقت طلوع چندرما کے اشٹمی کا ہونا ضرور جانا ستمی کے بیدھ پر نگاہ نہین رگھنندن سوامی کا اوتار اور دار چیت سُدی نومی کو اور سری باون اوتار بھادون سُدی دوادشی کو اور سری نرسنگھ جی کا ظہور بیساکھ سُدی چتردشی کو ہوا اتسو رام نومی و نرسنگھ چتردشی مین تو بیدھ اشٹمی و ترودشی کا حسب قاعدہ بیدھ ایکادشی کے ماننا چاہیئے لیکن باون دوادشی مین ایکادشی کے بیدھ پر ضرور نہین کسواسطے کہ ایکادشی بھی بیشنوی تاریخ ہے اور دوادشی بھی اور ایک جگھ ایسا دیکھنے مین آیا کہ اگر اُس پانزدہ روز مین ایکادشی گھٹ جاوے اور ایکادشی کا برت دوادشی کو ہو تو وہی برت باون دوادشی کا سمجھ کر اتسو باون دوادشی کا کرلیا جاوے اس فقرۂ اخیر کے اُپاسک سنپردا ایک اور بھی تنقیح کرلیوین اور واضح ہو کہ سری سنپرداوالے رام نومی کے برت مین میکھ کا سورج مقدم مانتے ہین اور چیت مین اگر میکھ کا سورج نہو تو بیساکھ مین برت کرتے ہین چیت سدی نومی کو سیتا مہارانی کا اور بھادون سدی اشٹمی کو رادھکا مہارانی کا جنم اتسو ہوتا ہے اُن کے جنم اتسو و اننت چودس وغیرہ برت مین بیدھ ماننے کا حسب قاعدہ مقررہ اپنی سنپردا کے دستور ہی بعض اشخاص تو بھگوت اور مہارانی جی کے یوم اوتار کو برت مانتے ہین اور حسب قاعدہ برت ایکادشی کے نرجل اُپاس کرتے ہین اور بعض بھگوت اُپاسک اُتسو سمجھ کر اُتساہ مثل جنم و سالگرہ کے کرتے ہین اور بعد ہو لینے وقت جنم کے پنچ امرت لیکر اور سب طرح کے اطعمۂ لطیف حسب مقدور خود بھگوت کے ارپن کرکے بھوجن کر لیتے ہین اور جو لوگ بروز جنم اشٹمی یہ گفتگو کرتے ہین کہ بعد نصف شب کے بھوجن کا کرنا منع ہی اُن کو یہ جواب دیتے ہین کہ وہ رات نہین کوٹان کوٹ روز روشن پر اُسکو شرف ہی اور

یہ بھاؤ اُنکا صحیح و درست ہی جنم اُتسو کا حال جو گِرہستھ اُپاسک اور بھگت جن کرتے ہین تحریر نہین ہو سکتا کہ
اپنے اپنے بھاؤ اور بھگتی کے تعلق ہی چند اشخاص کا ایسا بھاؤ دیکھنے مین آیا کہ پسر یا نبیرہ کے جنم یا شادی
مین اگر ایک روپیہ خرچ کیا تو بھگوت کے جنم اُتسو مین اُس سے دہ چند اُتسو کیا اور رو دھوم دھام
اور خوشی کری کہ خواہ نخواہ بھگوت چرترون مین طبیعت رجوع ہو جو لوگ کہ ایکادشی نیم کے ساتھ
کرتے ہین اُنکا یہ دستور ہی کہ نومی کے روز ایک وقت خوش آیند مثل چاول و مونگ و جو و گندم و
کُنجد و روغن زرد وغیرہ کے کھاتے ہین اور دسمی کے روز ایک وقت پھل اہار اور ایکادشی کو نرجل برت
کرتے ہین بروز برت صبح سے بھگوت بھجن مین مصروفیت واجب ہی دوسری طرف توجہ نہووے گواہی
و منصفی راہ چلنا شطرنج گنجفہ وغیرہ کا کھیلنا دن کا سونا استری و تصویرات کا دیکھنا و دیگر ممنوعات
مثل پان و ترس وغیرہ کہ مفصل ایکادشی مہاتم مین مندرج ہین اور بسبب طوالت لکھنا فضول سمجھا
متروک و ممنوع ہین غصہ اور دروغگوئی وغیرہ دیگر ممنوعات کا ذکر ہی ضرور نہین کہ ہر حالت مین
اُنکی ممانعت ہی رات کے وقت جاگرن کرنا واجبات سے ہی اور اگر کسی سبب سے سماج بھگوت کیرتن
اور بھگوت بھگتون کا میسر نہو سکے تو خود تنہا بھگوت بھجن مین بیدار رہے دوادشی کے روز بعد
فراغت بھجن پوجن روزمرہ کے ہر بھگتون اور براہمنون کو بقدر استطاعت بھگوت پرشاد بھوجن کراکر
اور جو مقدور ظروف اور نقد و جنس دان کا ہو دیکر اور ثمرہ اُس برت وغیرہ کا بھگوت ارپن کرکے
تب خود بھوجن کرے پارنا یعنی افطار دوادشی مین واجب ہی اور جس روز کہ بلحاظ بدھ کے دوادشی
کو برت ہو گا تو پارنا ترپودشی مین خود بخود لازم آویگا اور واضح ہو کہ دوادشی شکل پچھ اساڑھ
و بھادون و کاتک مین بیس بیس گھڑی انرادھا شرون و ریوتی نچھترون کے درباب پارنا متروک
ہین اگر اُن بیس گھڑی مین پارنا کرے تو بارہ برت ایکادشیون کا پھل جاتا رہتا ہی اگرچہ شرح
ممانعت بیس بیس گھڑی مذکورہ کی چند قسم پر لکھی ہین لیکن اتفاق اکثرون کا بشہادت کاملہ
اِس بات پر ہی کہ انرادھا نچھتر کے بیس گھڑی اوّل مین شروع نچھتر سے و سرون نچھتر کے بیس درمیانہ
مین اور ریوتی نچھتر کے اخیر بیس گھڑی مین پارنا منع ہی اُن بیس گھڑی کے اوّل آخر مین کبھی
کر لیوے اور یہ بھی معلوم رہے کہ اگر نرجل برت نہو سکے یا بسبب نقاہت و بیطاقتی کے بھگوت بھجن
مین خلل آوے تو اُس حالت مین اِس قدر پھل اہار اور دودھ یا جل کا لینا واجب ہے کہ

طاقت جاگرن اور بھگوت بھجن کی بنی رہے اور اگر بروز ایکادشی برت کے طبیعت بیمار ہو جاوے تو مونگ اور گندم کا بھوجن کر لینا ممنوع نہیں ان قواعد اور بھگوت بریت سے جو برت کرتے ہیں اُن کی مکت اور سدگت مین کیا مقام شک ہے اور چونکہ حال ایکادشی جنم اور پھل اور بہ سبب سدگت ہونے کا برتون سے ایکادشی مہاتم وغیرہ مین مندرج ہے اسواسطے یہان نہ لکھا اور ضروری بات درج کر دی اب ہمارے برت کا حال سُنیئے کہ محبت تو اسقدر ہے کہ کبھی یاد نہین رہتا اور اگر یاد آگیا تو دسمی سے فکر پڑی یعنی رات کے وقت خوب شکم سیر ہو کر کھایا اور پھر صلاح ہوئی کہ صبح کو کیا کیا پھل اہار ہوگا جب صبح ہوئی تو تیاری پھل اہار کی شروع ہوئی اور قبل از دو پہر واسطے کھانے کے بیٹھ گئے اور اسقدر رکھایا کہ دوادشی کے روز بھی کبھی نہ کھایا ہوگا بعد ازان آتے ہی پلنگ پر آرام فرمایا اور چونکہ خبرات اور کوٹو سنگھاڑہ و ترکاری یا پیڑا یا حلوا اطعمہ خشک و ثقیل و تیز کھائے تھے اسواسطے چند دفعہ پانی پیا کہ پیٹ پھول گیا اور چارپائی پر لوٹتے رہے ہنوز وہ کھانا ہضم نہیں ہوا تھا کہ موسمی میوہ جات یاد آئے اور اُسی وقت منگا کر کھائے اور بعد ازان رات ہوئی اور دودھ یا پیڑ استاول کیئے اور ایسے چراغ پانون ہو کر چارپائی پر گرے کہ ایک لحظہ نہ بیٹھ سکے بلکہ تمام رات مثل گدھے کے لوٹتے رہے اگلے روز چار گھڑی دن چڑھے خبر ہوئی اور بھجن وغیرہ کا تو کیا ذکر تھا بلکہ ممکن نہین کہ ایک دفعہ بھی بھگوت نام زبان سے برآمد ہوے واہ واہ یہ تو برت و بھجن اور اسپر ارادہ سدگت اور بھگوت دھام کا ہزار لعنت ایسے جنم اور فہمید و بے اعتقادی پر اے من پاپی اب بھی سمجھ اور ذرا خیال کر کہ بھگوت جرنون سے سکھ کسی نے بھی سُکھ پایا ہے اگر اس سماج مین مستقل ہو جاے تو تیرے اودھار مین کیا شک و شبہہ ہے کہ موسم برسات مین جو ساون کا مہینا آیا تو پریا پریتم کو اُمنگ جھولا جھولنے کی ہوئی اور بصلاح سب سکھیون کے برسانہ کا پہاڑ واسطے اس سماج کے قرار پایا جس کے ہر چہار طرف بن سرسبز اور درخت کلپ برکش و تمال و کدمب و باڈل و مولسری و چنپا وغیرہ پر بیل چھائی ہوئی خوشبودار پھول موسم و بلا موسم واسطے بھگوت کی سیوا کے شگفتہ جھرنے جابجا جاری گھٹا اُمڈی ہوئی بادلون کی گرج آہستہ آہستہ مین کبھی بجلی کی چمک طاؤس و سارس و کوکلا و چکور وغیرہ پرندون کی آواز دلکش ہوا سرد آہستہ و خوشبودار غرض واسطے خوشنودی کشور کشوری کے وہ پہاڑ ایسا خوبصورت خوشنما و فرحت انگیز ہوا کہ خواہ نخواہ تعشق و شرنگار و محبت

و پریم ہر ایک جگہ سے نمایان ہوتا تھا وہان ایک کلپ برچھ کے درخت مین سکھیون نے آبریشم و مقیش وغیرہ کی ڈور کا جھولا ڈالا اور اُس مین سنگھاسن مرصّع و منقش بجواہرات ڈالکر مخمل و کمخواب دوزی کے فرش اور موتی وغیرہ کی جھالرون سے آراستہ کیا اُس مین پریا پریتم براجمان ہوئے اور ایک طرف چندراولی و للتا و بساکھا و شیاملا و سری متی اور دوسری طرف دھنیا و شیب و پدما و بھدرا اور باقی سکھی پکھاوج و دف و بینا و بانسری و کرنائے و جھانجھ وغیرہ ساز و سامان راگ کا درست کرکے واسطے جھلانے اور گانے کے کھڑی ہوئین راگ ملار شروع کرکے پریا پریتم کو جھلانے لگین اور وہ سمان اور سماج نمودار ہوا کہ برہمانی و پاربتی و اندرانی وغیرہ نقش بدیوار ہوگئین اور سب راگ راگنی محو و مدہوش اُسوقت کی سوبھا و سنگار و سامان و بہار و ہنسی و قہقہہ و آنند کا کس سے بیان ہوسکتا ہی تمام بن و بہار پریم آنند و منگل کا دینے والا ہو رہا تھا اور ہر ایک سکھی واسطے فریفتہ کرنے اُس منموہن کے کہ جسکی شمہ مایا مین کروڑون برھمانڈ ناچتے ہین موہنی روپ ہر ایک کے گورے مکھ چندرما پر زلفین مسلسل و پیچدار چھوٹی ہوئی ماتھے پر ٹیکا و بندی اُسکے اوپر چندر کا کانون مین کرن پھول اور جھومکہ بجلی و چنپا کلی و ہیکل وغیرہ گلے مین ہاتھون مین بازوبند و چوڑی و کنگن جڑاؤ انگلیون مین انگوٹھی چھلہ آرسی ڈوپٹہ اور لہنگا سرخ و سبز و گلناری و دھانی و نافرمانی وغیرہ رنگون کے موافق اپنے روپ و رنگ کے مغرّق بہ زری و گوٹہ و پٹھہ پہنے ہوئے پانون مین پازیب و جھانجھن و بچھوہ و بک پھول ان سب سکھیون کے سماج مین نٹ ناگر برج چند مہاراج کی کیسی سوبھا ہی کہ جس طرح کروڑون چھب مجسّم مین سنگار براجمان ہو حسن و آرایش و زرق و برق لباس کی اسقدر دلکش و دلربا ہی کہ سب سکھی مکھ چندرما کے چکور ہو رہی ہین ایک ہاتھ کشوری جی کے گلے مین ہی اور دوسرے ہاتھ سے زلفین جو بسبب ہوا کے برہم ہوگئی تھین آراستہ کرتی ہین کبھی چندراولی و للتا وغیرہ سے قہقہہ و چھیڑ چھاڑ ہی اور کبھی مصروف بنظارہ حسن و بہار اور کبھی راگ سننے اور گانے پر توجہ ہی اور کبھی برکھبھان نندنی سے ہنسی و بوس و کنار زیادہ ازین قاعدہ غلامی نے رخصت تحریر کی نہ دی۔

کتھا راجا अम्बरीष راجہ انبریش چکرورتی پرم بھگت ہوئے کہ جن کے گُن اکثر پرانون نے کیرتن کیے ہین دانی ایسے ہوئے ہین کہ کوئی راجہ کم ہوا ہوگا اور جگ اسقدر کیئے کہ لکھا پر شمار پہونچی باوجودیکہ

سب سُکھ اسقدر حاصل تھے کہ اندر وغیرہ کو بھی بمشکل حاصل ہون لیکن کبھی اُن مین دل نہ لگایا بھگوت
سیوا پوجا مین اسقدر اعتقاد و پریم تھا کہ سب کینکرج یعنی خدمتگاری و غلامی بھگوت کی اپنے ہاتھ
سے کرتے تھے کسی سامان بھگوت پوجا کی تیاری مین ملازم و خدمتگار کو دخل نہ تھا ایکادشی برت کے جو احکام
شاسترون مین مندرج ہین اُن کی تعمیل راجہ موصوف نے ایسی کری کہ نہایت درجہ کو پہونچا دیا بعد نیم
و سنجم نومی و دسمی کے ایکادشی برت کر کے جاگرن کیا کرتے تھے اور بروز دوادشی سب قسم نقد و زمین کی
اور صدہا گئو دان کر کے اور براہمنون کو سب قسم کے بھوجن پرشاد جینوا کر تب خود پارنا کرتے ایک
دفعہ در باسا رکھیشو وارد ہوئے راجہ نے بعد ادا ے مراتب تعظیم و دنڈوت واسطے بھوجن کے عرض
کیا در باسا جی نے فرمایا کہ اسنان کر آوین چنانچہ واسطے اسنان کے روانہ ہوئے اتفاقاً اُس روز
دوادشی دو گھڑی تھی راجہ کو واسطے پارنا برت کے اضطراب ہوا اور بہ صلاح براہمنان نارائن کا
چرن امرت پان کر لیا جب در باسا جی آئے اور یہ حال سُنا تو آتش غضب و غصہ سے مشتعل ہو کر
مستعد ہلاکت راجہ کے ہوئے اور اپنی جٹا سے کال کرتیا نامی آتش سوزان ایسی ظاہر کری کہ واسطے
جلانے راجہ کے دوڑی بھگوت تو ہر وقت اپنے بھگتون کی حفاظت و رکشا مین مستعد و ہوشیار رہتے
ہین برداشت خود بینی در باسا کی نہ کر سکے اور چکر سودرشن کو حکم دیا اُس نے اول تو کال کرتیا کی خبر
لی کہ خاک سیاہ کر دیا اور پھر واسطے انتقام در باسا رکھیشو کے قصد کیا در باسا جی بخوف جان وہان
سے بھاگ نکلے اور چکر سودرشن پیچھے ہوا تمام روئے زمین اور برہم لوک اور کیلاس وغیرہ مین سب
لوکپال و دیوتاؤن وغیرہ کی منّت و خوشامد کرتے پھرے مگر کسی کو تاب و طاقت اُن کی حفاظت
او رکشا کی نہ ہوئی اور فی الحقیقت ایسا کون ہے کہ بھگوت بھگت درو ہی کو رکھ سکے آخر مین سری
نارائن بیکنٹھ ناتھ کے پاس گئے اور وہان سے یہ جواب پایا کہ اگرچہ تمہاری رکشا کر سکتا ہون لیکن
خیال کرنا چاہیئے کہ جو میرے بھگت سب سُکھ چھوڑ کر میرے سرن ہوئے ہین اور مجھ سے سوائے
اور کچھ آسرا اُن کو نہین تو کس طرح اُن کی بیعزتی کو گوارا کر کے تمہاری حفاظت کرون اسواسطے
تم راجہ انبریش کے پاس جا کر اپنی خطا معاف کراؤ یہ سُنکر در باسا جی مایوس ہوئے اور راجہ کی خدمت
مین آئے دور سے دنڈوت کری اور تراہ تراہ پکارے راجہ نے ازراہ دیا و رحم چکر سودرشن کو
بعد منت و سماجت کے سرد کر کے در باسا جی کا اعزاز و اکرام اس قدر کیا کہ سب دُکھ بھول گئے

واضح ہو کہ درباساجی ایک سال تک حیران و سرگردان پھرا کیئے لیکن راجہ بدستور ایک جگہ کھڑا رہا
اور افسوس تکلیف درباساجی کا کرتا رہا فی الحقیقت بھگوت بھگتون کو کسی کے ساتھ عناد نہین ہوتا کہ اُن کے
نزدیک یہ جگت بھگوت روپ ہی یا بھگوت بھگت رُوپ بعد اسکے راجہ نے درباساجی کو اسنان کرا کے
اور وہ بھوجن کہ اُنکے واسطے تیار کرایا تھا اور باوجود گذر جانے ایک سال کے بدستور تازہ گرم تھا
جنیوایا اور پھر آپ بھوجن کیا درباساجی یہ اعتقاد و جبر داشت راجہ اور بھگت تبسلتا اور کرپالتا بھگوت
کی نسبت اپنے بھگتون کی دیکھ کر از بس خوش ہوئے اور بھگوت بھگتون کی مہما و تعریف بیان کرتے
ہوئے اپنے آشرم مین آئے اس کتھا مین ایک اعتراض یہ پیدا ہوا کہ بھگوت نے جابجا وعدہ واثق کیا
ہے کہ کوئی پاپی کیسا ہی خالف ہو کر میرے سرن آوے فی الفور اُسکو ابھے یعنی بیخوف کر دیتا ہون
اور سب بھگوت اُپاسکان بلکہ جملہ دیوتاؤن کی اُپاسنا کا انجام و سِدّھانت سرناگتی ہی اب جو دربا
ساجی بھگوت سرن گئے اور بھگوت نے حفاظت نہ کری تو اُس وعدہ مین بڑا اختلاف ہوا سو واضح
ہو کہ اول تو اس اعتراض کا دفعیہ خود بھگوت نے بروقت جواب دینے کے درباساجی کو کر دیا ہی کہ
اوپر تحریر ہوا علاوہ ازان بھگوت نے فرمایا ہی کہ سب گناہ معاف کر سکتا ہون لیکن سوائے دو گناہون
کے ایک وہ کہ جو میرے بھگتون کا گناہ کرے جیسا درباساجی سے ظہور مین آیا دوم جو میرے نام کا
گنہگار ہو یعنی اس ارادہ سے گناہ کرے کہ بعد اُس گناہ کے نام یا منتر جپکر پاک صاف ہو جاوینگے
سو جس حالت مین بھگوت کا وعدہ مستقل یہ ہو کہ بھگوان کے گنہگار کے گنہ مجھ سے معاف ہوتے تو
کب اُس وعدہ مین خلاف ہوا قطع نظر ازان اگر غور ہوتا ہی تو سرناگتی مین بھی کچھ خلاف وعدگی
بھگوت سے نہین ہوئی کس واسطے کہ درباساجی واسطے حفاظت جان کے بھگوت سرن ہوئے تھے
سو جان سلامت رہی اگر اُن کی جان کو خلل ہوتا تب گنجایش اعتراض کی تھی اور یہ بھی واضح
ہو کہ درباساجی پر کچھ راجہ انبریش کو غصہ نہین تھا بلکہ بھگوت کا غصہ تھا کہ چکر سودرشن کو اجازت
سزا کی دی تھی یہ پرتاپ سرناگتی کو ہوا کہ درباساجی سلامت رہے ورنہ کجا اُس مالک کا قہر اور
کجا درباسا بیچارہ اور اصل باعث اس جبر کا یہ ہی کہ بھگوت اپنے بھگتون کے سب گناہون پر مطلق
خیال نہین کرتے لیکن ایک غرور پر فوراً آگاہ ہوتی ہی کس واسطے کہ غرور سے بھجن اور بھگوت
سیوا مین خلل عظیم واقع ہوتے ہین اور اسی واسطے اپنے بھگت کے غرور کو دور کر دیتے ہین کہ

کرو رمار کنڈے و نارد وغیرہ کی کتھا شاہد اس بات کے ہین سو درباساجی کو غرور اپنی سدھتا اور بزرگی کا
ہوا تھا کہ واسطے امتحان راجہ کے تشریف لے گئے تھے اسواسطے بھگوت نے راجہ کی ہی سرن بھیجکر غرور دُرباساجی
کا دور کرادیا اس چرتر سے ایک ہدایت بھگوت کی یہ اور ہے کہ جب بھگوت نے دُرباساجی کو صاف جواب دیا
تو درباساجی نے غصہ ہو کر بھگوت کو سراپ دیا اور اسکے سبب سے دس دفعہ بھگوت کو اوتار دھارن کرنا پڑا ہدایت
اسمین یہ ہوئی کہ جس حالت مین بگناہ عدم پناہ دہی مجھ مالک قادر کو دس دفعہ دیہہ قبول کرنا پڑا دیگر اشخاص اگر
سرن آئے کو پناہ نہ دینگے تو نہ معلوم اُنکا کیا حال ہوگا جب یہ حال بھگتی راجہ اور کرپالتا بھگوت کا مشہور عالم ہوا
تو ایک راجہ کی دختر نے کہ بھگوت بھگت تھی درخواست اپنی شادی کی راجہ انبرکش سے کری راجہ نے جواب دیا کہ
مجھکو بھگوت سیوا سے فرصت نہین اور نہ استری کی خواہش ہے دختر مذکور زیادہ تر شائق ہوگئی اور پھر پیغام بھیجا
آخرہ جذبہ شوق اُس دختر نے راجہ کے دل پر اثر کیا اور شادی قبول کی لیکن راجہ خود نہ گئے اور اپنے شمسیر
بھیجدئیے اُنکے ساتھ رسمیات شادی کی ادا ہوئین جب وہ آئی تو راجہ نے ایک محلسرائے اسکے واسطے جدا مقرر کردی
ایک رات وہ رانی واسطے دیکھنے مکان پوجا کے گئی ہنوز راجہ بیدار نہین ہوئے تھے رانی نے جاروب کشی
مندر کی کرکے اور جل شدھ لاکر سب سامان پوجا کا تیار کردیا اور چلی آئی راجہ جب واسطے پوجا کے آئے
تو سب سامان درست پایا اور متعجب ہوئے جب چند روز تک ایسا ہی اتفاق ہوا تو ایک رات راجہ بیدار
رہے اور جب رانی آئی تو پوچھا کہ تو کون ہے جو میری سیوا مین چوری کرتی ہے اُسنے جواب دیا کہ کنیز جدید ہون
راجہ نے اُس کی بھگتی دیکھکر فرمایا کہ علیٰحدہ بھگوت سیوا کیا کرو سو اُسنے ایسے پریم سے سیوا پوجا کری کہ بھگوت
و راجہ دونون خوشنود ہوگئے اور مفصل ذکر اس رانی کا پریم نشٹھا مین لکھا جاویگا مگر رانیون نے جب
دیکھا کہ راجہ بسبب بھگوت سیوا کے راضی ہوتا ہی تو سب نے بکمال پریم اور بھگتی سے بھگوت سیوا اختیار
کی اور راجہ کے مکان پر جانے لگے باشندگان شہر کو بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ راجہ جسکے گھر بھگوت سیوا
پوجا ہوئی ہے آیا کرتا ہے اسواسطے تمام شہر مین سیوا پوجا کا رواج ہوگیا اسقدر بھگتی اور پریم کی افزایش
ہوئی کہ تمام شہر بھگوت پراین ہوا یعنی جب راجہ بھگوت دھام کو جانے لگے تو تمام باشندگان اپنی
راجدھانی یعنی شہر اجودھیا کو اپنے ساتھ لیگئے اور سب اس رتبہ کو پہونچے کہ جوگی جن انیک جنم تک محنت
شاق اُٹھا کر جہان نہین پہونچتے ۔

کتھا राजा रुक्मांगद راجہ رکمانگد کی کتھا پورانون مین اور بالخاص ایکادشی مہاتم مین مفصل مندرج ہے

انکا ایک باغ پھولا پھلا سبز و شاداب تھا کہ جسکے پھولون کی خوشبو سے دیوتاؤن کی استری خوشنود ہو کر واسطے سیر کے آتی تھین ایک روز ان مین سے کسی کے پانون مین بادنجان کا کانٹا لگ گیا اور وہ بسبب تاپا کی اُس خار کے ہمراہیان کے ساتھ پرواز نہ کر سکی دختر مالی سے کہا کہ اگر کسی نے ایکادشی برت کیا ہو تو اسکا ثواب مجکو دلاوے تاکہ بدولت اُسکے گناہ سے پاک ہو کر سُرگ لوک کو جاؤن اس حال کی خبر راجہ موصوف کو پہونچی اور باغ مین آئے دیوانگنا سے کہا کہ اس شہر مین کوئی ایکادشی برت کا نام بھی نہین جانتا ثواب کس سے دلادین اُس نے جواب دیا کہ ایک عورت نے نادانستہ برت کیا ہو اُسکا ثواب دلادو راجہ نے شہر مین منادی کرائی اور دریافت ہوا کہ ایک ساہوکار نے اپنی کنیز کو کسی قصور پر زدو کوب کیا کہ وہ تشنہ و گرسنہ پڑی رہی اور بسبب شدت ضرب رات کو جاگتی رہی کہ برت و جاگرن ہو گیا چنانچہ وہ کنیز آئی اور اُس برت کے ثواب کا دان اُس دیوانگنا کو دیا کہ وہ شادان و فرحان اسی وقت سُرگ لوک کو روانہ ہوئی راجہ نے جو پرتاپ اس برت کا دیکھا تو تمام اپنے شہر اور ملک مین حکم دیا کہ اگر کوئی ایکادشی برت نہ کریگا تو قتل کیا جاویگا سب نے بسر و چشم منظور کیا اور ایسا رواج برت و جاگرن اور بھگوت بھگتی کا راجہ کے قلمرو مین ہوا کہ سب پرم پد کے ادھکاری ہو کر بھگوت دھام کو پہونچے راجہ موصوف کی دختر کا اعتقاد اُس برت و بھگوت بھگتی مین سُنیے کہ بروز ایکادشی شوہر اُسکا آ گیا لوگون کو برت کرتا دیکھکر تمام روز تشنہ و گرسنہ رہا رات کے وقت شدت گرسنگی سے درخواست کچھ طعمہ کی اپنی استری سے کی سنے کچھ نہ دیا کہ پرتاپ برت اور بھگتی سے واقف تھی وہ شخص دو چار گھڑی بعد مرگیا اور بھگوت روپ دھارن کر کے پرم دھام کو پہونچا اُسکی استری قطع نظر از غم و الم کمال خوش و خرم ہوئی اور اپنے شوہر کی تعریف وسنا کرتی ہوئی اُسی لوک مین پہونچی ناظرین کو واضح ہو کہ اس قسم کی کتھا صدہا ہین ایکادشی و جنم اشٹمی و رام نومی نہاتم کو پڑھ و سن لیوین ۔

نشٹھا دوازدہم در مہا تم مہا پرشاد مشتمل بر کتھا چار بھگت

महाप्रसाद

سری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی جنبو پھل ریکھا کو ڈنڈوت کرکے ہیہ گریوا وتار کو ونڈوت کرتا ہون کہ کامرو دیس مین واسطے بھلائی دیوتاؤن اور قتل دشٹون کے دھارن کیا گنیا جی مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ جو کچھ کرے جو کھاوے جو جگ کرے جو دیوے جو تپ کرے سب میرے ارپن کر

کہ نیک و بد کرمون کے بندھن سے چھوٹ جاوے گا درین صورت لازم آیا کہ جو کچھ کھانا پینا اسباب وغیرہ
تیار ہو وہ سب اوّل بھگوت ارپن کرے تب اپنے صرف مین لاوے کہ بھگوت وہ ارپن کیا ہوا بھگت
کا قبول کرتے ہین چنانچہ گیتاجی مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ پتر[1] پشپ[2] پھل[3] جل[4] جو چیز بھگتی سے مجکو بھینٹ
کرتے ہین خوش ہو کر کھاتا ہون بھگوت پرشاد کے کھانے سے علاوہ ازبجاآوری احکام شاستر
کے یہ فائدہ عظیم کس قدر ہے کہ بہت جلد صفائی قلب کی ہو کر بھگوت چرنون مین پریت ہو جاتی ہے
اور پورانون مین لکھا ہے کہ ہزار ایکادشی اور سو دوادشی کا پھل ایک ریزہ بھگوت پرشاد کا سولھوین
حصہ کے برابر نہین پہونچتا گرڑ پوران مین بھگوت کا حکم ہو کہ جو بھگوت پرشاد کے بھوجن کرتے ہین اُنکے
سب دلی مرضون کا ناس ہو جاتا ہے اور پوتر ہوتے ہین پھر لکھا ہے کہ جو کوئی اشیاے
خوردنی و نوشیدنی میرا پرشاد کرکے کھاتے پیتے ہین وے میرے نزدیک پہونچتے ہین بھاگوت کا
حکم ہے کہ جو شخص بدون بھگوت بھوگ لگائے کھاتے پیتے ہین تو غذا اُنکی مثل غذاے خوک
وسگ کے ہے اور پانی مثل خون اور ایسا ہی قول وشن پوران کا ہو کہ بدون بھگوت ارپن کے
کوئی شے چہ خوردنی و نوشیدنی و چہ دیگر ملبوسات وغیرہ اپنے کام مین نہ لاوے اور ظاہرا بھگوت
ارپن کرنے سے کچھ خرچ بھی نہین ہوتا نہ اُس شے مین نقصان آتا ہی صرف اس قدر بات ہے کہ جسوقت
رسوئی کھانے کو بیٹھے تو بھگوت کا تصوّر کرکے بھگوت ارپن کردیا اور اس قدر اوربھی خیال کرلیا
کہ بھگوت نے اُس کھانے پانی کو بھوگ لگایا بعدہٗ بھوجن کرلیا اور اُسی طرح تمامی اشیاے جب
تیار ہو کر آوین بھگوت بھینٹ کیا کرے اگر بھگوت مورتی نہو تو تصوّر مین بھگوت ارپن کرکے اپنے
مصرف مین لاوے اور اگر کہین ایسا اتفاق ہو کہ قبل از بھگوت ارپن کیے کسی نے رسوئی مین سے
کھالیا ہے تو فیصلہ دار کو ایسا تصوّر واجب ہے کہ بھگوت نے کچھ اقسام خوردنی جو بھوگ
لگائے ہین اُس مین کا یہ کھانا ہے لیکن تصوّر کرلینا بھگوت روپ کا اور کچھ بھوجن کرانا طعرہ تصوّر یہ
کا بہت ضرور ہے کہ بلا اُسکے بھگوت پرشاد نہین ہو سکتا غرض کوئی چیز ہووے بلا بھگوت ارپن کے
متروک و مردود و منع وشیئم قابل ہے ایک شخص کو اعتراض ہوا کہ صدہا ہزارہا لوگ بھگوت پرشاد

---

[1] پھول ۱۲ [2] برگ یعنی ساگ وغیرہ ۱۲ [3] ثمرہ ۱۲ [4] جل ۱۲ [5] اس لفظ سے یہ مطلب ہے کہ دیگر ستم تو صرف
ایک دفعہ مارتے ہین اور یہ زہر چوراسی لاکھ دفعہ پیدا کرکے مارتا ہے ۱۲ - - -

چرن امرت ٹھاکر دوارون مین کھاتے پیتے ہین اور اکثر سالگرام مورتی اپنے پاس رکھتے ہین کہ بلا بھوگ لگائے کچھ نہین کھاتے لیکن صفائی قلب بھگوت پراپتی شاذ و نادر ہوتی ہی اسکی کیا وجہ ہی سو واضح ہو کہ اعتقاد اس معاملہ مین شرط ہے جس قدر اعتقاد کو ترقی ہوگی اُسی قدر صفائی بہم پہونچے گی نام نشٹھا مین پدم نابھ جی کی کتھا آویگی کہ مبتلاے مرض جذام کو دیکھکر فرمایا کہ رام نام تین دفعہ کہکر غوطہ لگاؤ اچھا ہو جائیگا اُس نے کہا کہ ہر روز صدہا مرتبہ رام نام کہتا ہون تین دفعہ کہنے سے کیا ہوگا آخر پدم نابھ جی کے سمجھانے سے اُسنے تین دفعہ وہ نام لیکر گنگا مین غوطہ لگایا کہ اُسی وقت اچھا ہوگیا بعدہٗ وہ حال کبیر جی نے اپنے گرو سے بیان کیا انھون نے فرمایا کہ تو بڑا بے اعتقاد ہے کہ رام نام کی مہما نہین جانتا رام نام وہ ہی کہ ایک دفعہ کہنے سے کوٹان کوٹ جنم کے مہا پاپ اور گناہون سے چھوٹ کر بھگوت کو پراپت ہو جاتا ہے تو نے تین دفعہ نام کسواسطے کہلایا غور کرنا چاہئیے کہ جیسا جس کسی کو اعتقاد تھا ویسا ہی پھل رام نام سے اُسکو ہوا یہ ہی حال بھگوت کے مہا پرشاد و چرن امرت کا ہے دوسری تمثیل اور ہے کہ جس طرح کوئی بیمار واسطے رفع اپنی بیماری کے کسی دوا کا استعمال کرتا ہے لیکن پرہیز وغیرہ جو دیگر ضروریات دوا کھانے کے متعلق ہین نہین کرتا تو وہ دوا فائدہ بخش نہین ہوتی اسی طرح چرن امرت و مہا پرشاد بجاے دوا کے ہے اور اعتقاد بھگوت و مہا پرشاد و شاستر و گرو بچن مین بجاے پرہیز کے جو شخص حسب قاعدہ عمل کرتا ہی اُسکو بالضرور جلد تر صفائی اور بھگوت کی پراپتی ہوتی ہے کوئی شخص اپنے گرو اور سادھان کا چرن امرت اور ادلشٹ کھایا کرتا تھا لیکن اُن کے حکم کا نافرمان تھا سب سادھو اور گرو اس سے ناراض رہتے تھے بفہمایش کسی یار غار کے اُسنے فرمانبرداری بھی شروع کی اُسی روز گرو اور سادھو اُس شخص سے راضی ہوگئے اور مطلب دلی کو پہونچا دیا یہی حال یہان ہے کہ چرن امرت و مہا پرشاد لینے مین فرمانبرداری حکم بھگوت یعنی اعتقاد ہونا بھگوت و شاستر و گرو بچن مین واجبات سے ہے بھگوت چرن امرت و مہا پرشاد کی مہما تو کس سے بیان ہو سکتی ہے بھگوت بھگتون کے چرن امرت و ادلشٹ کو وہ پرتاپ ہے کہ جس کی بدولت ہزارون پرم پاتکی سدّھ اور بھگوت نکٹ نواسی ہوگئے کتھاے نارو جی

निकट निवासी

و نابھا مصنف اصل پوتھی بھگت مال کے واسطے تصدیق اور گواہی کے کافی ہی علاوہ ازان بھگوت اپنے مہا پرشاد اور چرن امرت کی مہما دروپدی و امبرلش وغیرہ کی کتھا سے ظاہر کرتے ہین

یعنے درباساجی نے بقصد لینے چرن امرت کے انبریش کو دُکھ دیا تھا اُنکا کیا حال ہوا اور دروپدی کی کتھا
مین لکھا جاویگا کہ بروقت بن باس راجہ جدھشٹھر کو سُورج نے ایک ٹوکنی عنایت فرمائی خاصہ اُس کا
یہ تھا کہ ہر روز جبتک دروپدی بھوجن نہ کرتی تب تک طعمہ مطلوبہ لاانتہا پیدا ہوتا ایک روز درباساجی
بعد طعام کر لینے دروپدی کے تشریف لائے راجہ جدھشٹھر کو تشویش ہوئی سری کرشن مہاراج تشریف
لائے اور ایک برگ شاگ کا ٹوکنی مین سے تلاش کرکے کھا گئے اُسکا یہ پرتاپ ہوا کہ درباساجی مع دس
ہزار اپنے چیلون کے ایسے شکم سیر ہوئے کہ روپوش ہوکر بھاگ گئے غور کرنا چاہیے کہ بھگوت بلا کھانے
ساگ کے درباسا کو شکم سیر نہین کرسکتے تھے بلکہ کرسکتے تھے استبداد کرکے ساگ کھانے کا صرف یہ مطلب
تھا کہ بھگوت اپنے مہا پرشاد کا پرتاپ دکھاتے ہین کہ جو کچھ میرے ارپن ہوتا ہی وہ ایسا اننت ہو جاتا
ہی کہ جیسا مین ہون اور جب اننت ہوا تو کروڑون کو شکم سیر کرسکتا ہی دروپدی نے پہلے جنم مین چھوٹا
سا کپڑا ایک رکھیشر کو برائے بھگوت دیا تھا وہ ایسا اننت ہوا کہ دُشاسن کھینچتا ہوا ہار گیا قطرہ
دریا مین ڈالنے سے دریا ہو جاتا ہے اسی طرح اننت کو جو چیز ارپن کری جاوے اننت ہو جاتی ہی اور
جبکہ اننت ہوئی تو ممکن نہین کہ اُسکے کھانے پینے سے صفائی قلب نہو اور اس بات کو بہ تشریح لکھا جاتا ہی
یعنے دستور ہے کہ ہر یک چیز کو پاک و صاف دوسری چیز ناپاک کو پاک و صاف کردیتی ہی یہ بات تمثیل
آتش و آب و ہوا سے بخوبی تصدیق ہوتی ہی اسی طرح وہ کھانا اور پانی جسوقت بھگوت پرم شدھ و
صاف کو پہونچا تو اسیوقت شدھ اور پاک ہوگیا اُس شدھ اور پاک اطعمہ و اشربہ کو جب شخص سالک
نے کھایا پیا تو اس سالک کو بھی شدھ اور صاف و اننت کردیا اعتقاد شرط ہی مشہور و معروف ہے کہ فقراء
کامل نے راہ چلتے اکثر اشخاص گنہگار و ناپاک کو ایک لحظہ مین اپنا اُولش کھلا کر یا بدن سے بدن ملا کر
اپنا سا صاف اور گناہون سے پاک کردیا سبب اِسکا صرف یہی ہی کہ وہ فقیر پاک و صاف تھا اپنی
صفائی سے دوسرے کا میل دلی لحظہ مین دور کردیا حاصل کلام کا یہ ہی کہ ہرگز بلا بھگوت ارپن کئے کوئی
چیز اپنے صرف مین نہ لاوے اور یہ بھی تحریر ہو چکا کہ کچھ مشکل امر نہین ایک باتون کی بات اور دل مین تصور
کر لینا ہی صرف کم نصیبی ہم لوگون کی اور کلجگ کا پرتاپ ہے کہ یہ تھوڑی سی بات نہین ہوسکتی افسوس کہ اس
دل کمبخت نے مجکو بہت خراب کیا اور اسی نابکار نالائق کے بدولت اس نوبت کو پہونچا ہون کہ
لاانتہا طرح طرح کے جنم لیکر انواع عقوبت مین گرفتار ہون لیکن اب میرا بھی خوب داؤ لگا ہی کہ

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی پناہ مِل گئی ہی دیکھون گا کہ اِس ل مردود کی زبردستی پیش رفت ہوتی ہی یا میرے سوامی کی بروتیت پاون وہ دین تبسل کی لے دل اگر تیری نالایقی پر نگاہ کرون تو ہرگز اِس قابل نہین کہ تیری بھلائی کے واسطے پیروی کریجاوے لیکن چونکہ ہروقت میرے پاس رہتا ہی اسواسطے ہدایت کرتا ہون کہ اِس رُوپ انوپ کا چنتون کیا کرتا کہ مقبول ہر دو جہان کا ہووے وہ دسرتھ مہاراج اودھراج کا مندر پرم سندر ہے اور در و دیوار زمین و سقف وغیرہ طلائی و نقرئی و ہیرا لعل سبزہ وغیرہ جواہرات سے جابجا منقش اِس مین چارون بھائی گویا چارون مُکت[1] خواہ چارون پھل[2] خواہ چارون بیوہ[3] خواہ چارون اوپاسنا یعنی نام دھام لیلا روپ مجسّم اپنے کھیل ور بال چرترون سے سب ماتا و دسرتھ مہاراج کو پرانندمین پُورن کرتے ہین کبھی تو ماتا کے ساتھ کسی کھلونے مانگنے کی ہٹھ ہے اور کبھی دسرتھ مہاراج کے ساتھ گھوڑے پر چڑھانے اور تیر و کمان منگادینے کی کبھی نقش و نگار دیوارون کا دیکھ خوش ہوتے ہین اور ماتا سے پوچھتے ہین کہ یہ کیا ہین اور کبھی جواہرات مین اپنے چہرہ کا عکس دیکھکر دریافت فرماتے ہین کہ یہ کِس کے لڑکے ہین کبھی کھاتے کھیلتے پھرتے ہین اور پرندگان کو جمع کرکے کھلاتے ہین کبھی اُن کے پکڑنے کو دوڑتے ہین اور بروقت اُڑجانے کے ماتا سے استبداد کرکے تو پکڑلادے کبھی چارون بھائی ہمدگر کا ہاتھ پکڑا کرنا چتے ہین اور کبھی چندرما کو بوقت شب دیکھ کر ماتا سے کہتے ہین کہ ہم کو بھی ایسا منگادے غرض وہ لیلا چرتر پریم منوہر ہین کہ برہما و شیو آدک دیکھ کر کبھی تو پرم آنند مین مگن ہوتے ہین اور کبھی مایا کے جال مین پھنس جاتے مکھ کی شوبھا چارون بھائیون کی وہ ہی کہ جسکو دیکھ کر آنند کو بھی آنند ہوتا ہے اور شوبھا نر نگار وغیرہ تمامی تمثیلات تصدق فرق مبارک کے ہوکر محو دیدار ہوجاتے ہین زردوزی کام اور گوٹہ پٹھہ و جواہرات سے مغرق ٹوپی سر پر گھونگروالی زلفین چھوٹی ہوئین ماتھے پر گوروچن کا تلک کانون مین چھوٹے چھوٹے کنڈل اور جھومکہ بلاق کہ جس مین موتی لٹکتا ہے پہنے ہوئے تابندہ رُخسارون پر واسطے بچانے نظر کے چھوٹا سا نقطہ سیاہی کا لگا ہوا گلے مین کنٹھی و کٹھلا جڑاؤ و ناخن شیر و جگنی شوبھت ہاتھون مین بازوبند پہونچی کڑے چرن کملون مین گھونگرو و جھانجھن جسم نازنینون مین زرد و سبز دھانی سُرخ کورتہ باریک کوشلیا کیکئی سومترا وغیرہ ماتا بال چرترون کو دیکھتی ہوئی آنند مین محو مستغرق اور اپنے بھاگ کی بڑائی کرتی ہوئین ہر چہار طرف براجمان اور خانہ زاد پشتینی بھی موجود۔

کتھا انگد جی عم راجہ سلہدی قلعہ رائےسین مین پرم بھگت بھگوت کے قوم راجپوت ہوئے

ابتدا کا حال یہ ہے کہ بھگوت سے بمکھہ تھے اور استری اُنکی پرم بھگت وساد ھوسیوی ایک دفعہ اُس
استری کے گرو آئے اور حویلی مین بھگوت اُپدیش کر رہے تھے انگدجی آگئے اور غصہ ہو کر کہنے لگے
کہ مرد کو عورت کے پاس تنہا نشست کب لازم ہے کہ گرو موصوف اُن کی کج اخلاقی سے چلے گئے اور
اُس استری کا آرام وعیش ساتھ لیگئے یعنے اُس نے بسبب میسر نہ آنے گرو درشن اور بھگوت
کتھا کے خورد نوش وگفت وشنید موقوف کیا اور مغموم ہو کر زندگی سے ناراض رہنے لگی انگدجی کہ فریفتہ
تھے بیتاب ہوئے اور تدبیرات واسطے رضامندی کے یہانتک کی کہ سر اپنا استری کے
قدمون پر رکھا لیکن وہ ناراضی رفع نہوئی آخر جب انگدجی نے بھی خورد نوش ترک کیا اور
اقرارات واثق کیئے کہ جو تو کہیگی وہی کرونگا تب رضامند ہوئی اور فرمایا کہ بھگوت بھگتی اختیار
کر اور گرو موصوف کا چیلہ ہو کر اُن کی خدمت کیا کر واضح ہو کہ استری کا استبداد اور نافرمانی
از شوہر اس باب مین واجب ہے بید شرتی کا حکم ہے کہ گرو اور ایشر مین برابر بھاو ہو دوسرا
حکم ہے کہ جسکی محبت گرو کے چرنون مین مثل بھگوت کے نہین اُسکو سکھ اور سدگت کبھی نہین ہوتی
انگدجی گرو موصوف کی خدمت مین گئے اور چیلہ ہو کر تلک مالا دھارن کر کے پھر اُن کو اپنے
مکان پر لائے اور بھگوت بھجن وساد ھو و گرو سیوا ایسی شروع کی کہ چند روز مین بھگوت کی
محبت صادق اور صفائی قلب کی ہو گئی ایک دفعہ راجہ کسی غنیم پر چڑھا اور فتح پائی بروقت
لوٹ شہر کے انگدجی کو ایک تاج ایسا ملا کہ یک صد و یک الماس اُس مین تھے سو الماس تو
فروخت کر کے ساد ھو سیوا اور بھگوت اتساہ مین صرف کیئے اور ایک الماس جو گران بہا اور
عدیم المثال تھا وہ واسطے بھینٹ جگناتھ رائے جی کے اپنی دستار مین باختیار باندھ لیا
الماس کی شہرت ہوئی اور راجہ نے ما بقی مال غنیمت کا معاف کر کے فرمایا کہ صرف وہ الماس
میرے حوالہ کر دو انگدجی نے باوجود فہمایش لوگون کے نہ مانا اور جواب دیا کہ یہ جواہر جگناتھ
رائے جی کے بھینٹ ہو چکا اب کسی کو نہین مل سکتا انگدجی کی ایک ہمشیرہ تھی کہ اُسکے ہاتھ کی رسوئی
بھگوت بھینٹ کیا کرتے تھے اور جب واسطے بھوجن کے بیٹھتے تھے تو اُسکی دختر خرد سالہ ہمراہ
انگدجی کے بھوجن کیا کرتی تھی راجہ نے ہمشیرۂ انگدجی کو طمع جاگیرات کی دے کر زہر بھوجن مین دلوا
دیا اور انگدجی نے اول بھگوت ارپن کر کے بروقت شروع تناول دختر کو یاد کیا جب دختر

مذکورہ باوجود تلاش نہ آئی تو خود بھی کچھ نہ کھایا اور بیٹھ رہے تب ہمشیرہ کو غیرت آئی اور دل مین کہا
کہ میرے بھائی کو تو یہ محبت اور میرا یہ حال کہ اُسکے کھانے مین زہر ملاؤن بڑی کمبخت ہون نادم
ہوئی اور اپنے بھائی سے ملکر روئی اور سب حال زہر ڈالنے و دُختر کو پوشیدہ کرنے کا کہدیا اور
رونے لگی انگدجی کو اپنی جان کے سبب تو مطلق خیال زہر کا نہوا لیکن بسبب بھگوت ارپن ہونے
اُس زہر آلود طعام کے ناراض ہوئے اور ہمشیرہ کو نکالدیا اُس بھگوت پرشاد کو امرت جان کر
بھوجن کر گئے اور پریم آنند مین مگن ہوکر مصروف بہ بھگوت بھجن ہوئے راجہ کو یہ خبر پہونچی اور منتظر
رہا کہ اب خبر مرگ انگدجی کی آوے لیکن چونکہ انگدجی کو مہاپرشاد مین اعتقاد امرت کا تھا
اسواسطے اُس زہر آلود مہاپرشاد نے امرت کا پھل دیا یعنی دم بدم روشنی چہرہ کی اور دل کو فرحت
زیادہ ہوتی گئی اور بے اعتقاد کمبختون کو ضلالت و رنج نصیب ہوا بعد اُسکے انگدجی الماس
مذکور کو واسطے بھینٹ کرنے سری جگناتھ رائے جی کے لیچلے راستہ مین ملازمین راجہ نے گھیر لیا
اور کہا کہ یا تو وہ الماس حوالہ کردیا ہمارے ساتھ لڑو کہ ہم کو راجہ کا ایسا ہی حکم ہے انگدجی نے
فرمایا کہ اندکے صبر کرو اشنان کرلون یہ فرماکر تالاب کے کنارے پر گئے اور بھگوت سے عرض کیا
کہ مہاراج یہ آپکی امانت میرے پاس تھی سو آپ سنبھال لین یہ کہکر اور سب لوگون کو دکھا کر
اُس الماس کو تالاب مین ڈالدیا بھگوت اپنے بھگت کی عرض سنکر واسطے ظاہر کرنے بھگتی اور
پرتاپ بھگتون کے پرشوتم پوری سات سے سو کوس سے آئے اور الماس کو پانی تک پہونچنے نہ دیا
کہ لیگئے چنانچہ ابتک بھگوت کے بازو مین مزین ہے اور درشن ہوتے ہین انگدجی تو اپنے گھر چلے
آئے اور ملازمین راجہ نے اُس تالاب مین خوب تلاش کی مگر کچھ نشان نہ ملا بلکہ راجہ خود اُس تالاب
پر گیا اور پانی اُسکا کھنچوا کر تلاش کرائی بے نیل مقصود واپس آیا اور انگدجی کا معتقد ہوا جگناتھ
رائے جی نے پوجاریان کو حکم دیا کہ انگدجی کو خبر مقبول ہونے اُس الماس کی کرو چنانچہ پوجاریان
نے تعمیل کی اور انگدجی بدریافت اُس خبر کے کمال شادمانی سے جسم مین نہ سمائے فی الفور
واسطے درشنون کے روانہ ہوئے اور بھگوت درشن مع اُس الماس کے کرکے بھگت بتسلتا اور
بھگوت کرپا کے پریم مین مگن ہو گئے راجہ کہ معتقد بھگتی انگدجی کا ہوگیا تھا بسبب چلے جانے اُنکے مضطرب
و مغموم ہوا اور خورد نوش ترک کرکے براہمنون کو واسطے لانے کے بھیجا براہمن پرشوتم پوری مین پہونچے اور

راجہ کا پیغام سنایا کہ جب آپ تشریف لاوینگے تب ہی میری اور تمام دیس کی خوش نصیبی ہی ورنہ میرے
مرنے مین کچھ شک نہین جب انگد جی کی طرف سے انکار ہوا تو دھرنہ دیا اور خور و نوش چھوڑ دیا انگد جی
رحم کر کے واپس آئے اور راجہ خبر سنکر واسطے استقبال کے روانہ ہوا جب قریب پہونچا دوڑ کر قدمون
سے لپٹ گیا اور آنکھون سے پریم کا جل جاری کیا انگد جی نے اٹھا کر چھاتی سے لگایا اور بھگوت
بھگتی و سادھو سیوا کا اُپدیش کیا راجہ نے بالکل خزانہ و اسباب بشادمانی تشریف آوری انگد جی
کے خیرات کیا اور بھگوت سرن ہو کر کرتارتھ ہو گیا۔

کتھا

राजा पुरुषोत्तमपुरी

راجہ پرشوتم پوری کے پرم بھگوت ہوئے اور مہا پرشاد مین اسقدر
نشٹھا تھی کہ اندک گستاخی سے اپنا ہاتھ کٹوا ڈالا حال یہ ہے کہ ایک دفعہ چوسر کھیلتے تھے پوجاری جگناتھ
رائے جی کا مہاپرشاد لیکر آیا اور بسبب ہونے پانسہ ہاے دست راست مین دست چپ واسطے مہا
پرشاد کے دراز کیا پوجاری باشتباہ بے اعتقادی غصہ ہو کر واپس لے آیا راجہ جی اُس اپنی حرکت
نامعقول سے پشیمان ہو کر دوڑے اور پوجاری کی منت و خوشامد کر کے واپس لائے مہا پرشاد کو سر پر
دھارن کیا اور پوجاری کو رخصت کر کے بسبب گستاخی اور بے عقلی اپنے کے مغموم و نالان بے خور
و خواب گھر مین جا کر پڑ رہے اس تدبیر مین ہوئے کہ کسی طرح دست راست کو دور کرنا چاہئے کہ بھگوت
پرشاد سے بمکھ ہوا پھر یہ خیال ہوا کہ کوئی شخص میرے ہاتھ کو بسبب میرے خوف کے کب کاٹ سکتا ہی
اس فکر مین ملول اور متردد رہتے تھے ایک روز وزیر نے باعث رنج و ملال کا پوچھا راجہ نے فرمایا
کہ رات کے وقت ایک بھوت آتا ہی کہ معلوم نہین ہوتا لیکن براہ جھروکہ اپنا ہاتھ نکالکر شور و غل کیا
کرتا ہی سو تم رات کو میرے مکان مین رہو اور جب پریت اپنا ہاتھ جھروکھے مین ڈالے تب اُسکو تلوار
سے قتل کرو سو اُسی رات وزیر چوکی پر حاضر رہا راجہ نے ایک جھروکھے مین اپنا ہاتھ ڈالکر شور و غل
کیا کہ آیا پریت کا ہاتھ وزیر نے جلد پہونچکر ایک تلوار ایسی ماری کہ وہ ہاتھ علحدہ ہو گیا بعد ازان جب
وزیر کو معلوم ہوا کہ راجہ کا ہاتھ ہی تب نادم و متفکر ہوا راجہ نے فرمایا کہ پریت ہولناک وہ ہی جو بھگوت سے
بمکھ ہی تم کچھ فکر نہ کرو کہ اس ہاتھ کا کاٹنا واجب تھا بھگوت کرنا سندھ نے جو اپنے مہا پرشاد مین
بھگت کا یہ اعتقاد دیکھا تو حکم دیا کہ راجہ کے واسطے مہاپرشاد لیجاؤ اور ہاتھ کٹے ہوئے کو لے آؤ پجاری
مہاپرشاد لیکر دوڑے اور اس طرف سے راجہ واسطے درشنون کے چلے راہ مین پوجاریان نے جب

مہا پرشاد واسطے دینے کے پیش کیا تو راجہ نے کمال بھاؤ اور بھگتی سے دونون ہاتھ واسطے لینے کے
اُٹھائے اُسوقت بھگوت کرپا سے بجائے دست بریدہ کے نیا ہاتھ پیدا ہو آیا کہ دونون ہاتھون مین
راجہ نے بھگوت پرشاد لیا اور اپنی چھاتی سے لگایا بعد ازان راجہ بھگوت کے پریم اور کرپا لنا سے آنند ہوئے
ہوئے بھگوت درشنون کو گئے اور شادان و بشاش بھگوت بھجن ورسیوا مین مصروف ہوئے بھگوت نے
وہ کٹا ہوا ہاتھ راجہ کا اپنے باغ مین لگوایا اور درخت دونا خوشبودار پھولون کا ہو گیا ابتک اُسکے
پھول جگنا تھ رائے جی کو چڑھانے جاتے ہین ایک پوران کا حکم ہی کہ بھگوت جگدیس کا پرشاد مثل
ان جل کے نہیں بلکہ بھگوت روپ ہی جو شخص اسکے سوائے کچھ اور خیال کرتے ہین تو وہ پاپی ہین
اور اُنکا ناس ہو جاتا ہی۔

غلہ ۱۲ آب ۱۲

کتھا سوامی سرلیشر انند چیلہ رامانند جی پرم بھگت بھگوت کے ہوئے ان سुरेश्वरानन्द

مہا پرشاد کی مہاتوا ایسی جگت مین روشن کی کہ جس کی بدولت ہزار دن کو اعتقاد کامل ہو گیا یعنے
ایکدفعہ راہ کے چلنے مین کسی مخالف نے بڑا دال اور گوشت کا بنا ہوا روبرو کر کے کہا کہ بھگوت کا
پرشاد ہی سرلیشر انند جی نے بمجرد سننے نام بھگوت پرشاد کے بھوجن کر لیا اور روانہ ہوئے پیچھے سے جو
چیلے آتے تھے اُنھون نے بھی دیکھا دیکھی وہی عمل کیا سوامی موصوف اُن سے ناراض ہوئے اور فرمایا
کہ تم نے کیا کھایا انھون نے جواب دیا کہ جو آپ نے سوامی جی نے فرمایا کہ ہم نے مہا پرشاد کا بھوگ لگایا
ہی اور تم نے گوشت کھایا ہی اگر یقین نہو تو قے کر کے دیکھ لو چنانچہ چیلون نے جو قے کی تو گوشت نکلا اور
سوامی جی کے تسکم سے تلسی اور گنگا جی کی ریتکا برآمد ہوئی سب چیلے قدمون مین پڑے اور بھگوت
بھجن اور مہا پرشاد کا اعتقاد ہوا فی الحقیقت سمرتھ کو زہر بھی امرت ہی اور اسمرتھ کو امرت بھی
مثل زہر کے چنانچہ شیو جی نے زہر کو نوش کیا ابتک اُن کے گلے کا آبھوکھن ہی اور راہو نے امرت
پان کیا اُس کا سر کاٹا گیا۔

دیوتا ۱۲

کتھا شویت دیپ بھگوت کا بہار استھان ہی اور جو بھگوت بھگت شاسترون مین श्वेतद्वीप
چرنجیو لکھے ہین اکثر اُسی دیپ مین جاکر رہتے ہین ایک دفعہ نارد جی اُس دیپ مین گئے اور گیان اُپدیش
کرنا چاہا بھگوت نے منع کیا کہ یہان کے رہنے والے میرے پریم اور بھگتی بھاؤ مین آنند رہتے ہین اُس سے
علیحدہ نہین ہو سکتے تم اپنی گیان کہانی کہین اور شروع کرو نارد جی افسردہ خاطر ہو کر بیکنٹھ مین

سیر کا مقام ۱۲ چرنجیو

گئے اور یہ حال کہا نارائن جیو نے فرمایا کہ فی الحقیقت سویت دیپ کے رہنے والون کا یہ حال ہی چنانچہ بچشم
خود دیکھ لو اور بھگوت مع نارد جی وہان آئے تالاب کے کنارے پر ایک پرند دیکھا کہ بھگوت دھیان
مین مصروف تھا نارائن جیو نے نارد جی سے کہا کہ یہ جانور ایسا بھگت ہی کہ ہزار برس سے اِس نے
جل پان نہین کیا بدین سبب کہ بھگوت کا بھوگ لگایا ہوا جل نہین ملا اور سوائے بھگوت پرشاد
کے اور کچھ خورد و نوش نہین کرتا برائے امتحان بھگوت نے تھوڑا سا پانی لیکر اور اپنا پرشاد دیکر تالاب
کے کنارے پر ڈالا کہ اُس بھگت نے فوراً وہ پانی اپنی چونچ مین اُٹھا لیا اور نوش کیا نارد جی نے
اُس جانور کی پرکرما کری اور لائق سیوا پوجا کے سمجھ کر پریم مین پورن ہوئے پھر آگے چلے اور
بھگوت مندر دیکھا کہ اُسوقت آرتی ہو کر دروازہ بند ہو گیا تھا ایک شخص کو مندر کی طرف
جلد اور تیز آتے دیکھا پوچھا کہ کہان جاتا ہی جواب دیا کہ بھگوت آرتی دیکھنے جاتا ہون نارائن نے فرمایا
کہ آرتی ہو چکی اور دروازہ مندر کا بند ہو گیا وہ شخص بفور استماع زمین پر گر پڑا اور مر گیا
بعدش اُسکی استری آئی اور نارائن نے اُس سے کہا کہ تیرا خاوند مر گیا اس کا کریا کرم کرنا چاہیئے
استری نے جواب دیا کہ تو کیسا بھگوت بھگت ہی کہ بھگوت کے درشنون پر شوہر کے کریا کرم کو فوقیت
دیتا ہی نارائن نے جواب دیا کہ بھگوت آرتی ہو چکی عورت مذکور بفور سننے اِس لفظ کے مثل شوہر کے
جان بحق ہوئی بعد اُسکے پسر وغیرہ گھر کے لوگ آئے اور اُن کا بھی وہی حال ہوا نارائن اور نارد جی
یہ محبت اور بھگتی اُنکی دیکھ کر آئندہ روانہ ہوئے اور سیر کنان پھر اُس طرف کو آئے اتفاقاً بھگوت
مندر کشادہ ہو کر دوسرے وقت کی آرتی شروع ہوئی اور لوگ سنکھ اور جھانجھ کی آواز سنکر
واسطے بھگوت درشنون کے دوڑے وہ لوگ جو مر گئے تھے اُٹھ کر بھگوت آرتی مین شامل ہوئے
اور بھگوت درشن کرکے شادان و فرحان اپنے گھر کو روانہ ہوئے نارد جی نے جو یہ حال دیکھا تو
معتقد ہو کر بھگوت بھگت ہوئے اور وہ دیپ ترہ لوک کی پرستشگاہ اور مثل بیکنٹھ کے جانا

نشٹھا سیزدہم در تعریف مہا بھگوت مہا ا مستملہ ابتہا منشت بھگت

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون اور ارادہ چندریکھا کو ڈنڈوت اور سری باون اوتار کو کہ
واسطے سہائے دیوتاؤن کے پریاگ مین دھارن کیا اور برہم چاری روپ سے بلی راجہ کے دروازے پر

گئے اور اُسکو چھل کر پاتال مین بھیجدیا پرنام اور بندنا کر کے دھام نشٹھا لکھتا ہون
اور بھگوت کا دھام بھگوت روپ ہے چنانچہ دھام لفظ کے معنے بعض جگہ متعلق بھگوت
روپ سے ہوتے ہین اور بعض جگہ بھگوت لوک یعنے بیکنٹھ وغیرہ سے اور چونکہ
دھام بھگوت کا اُچیوت و اننت اور مایا سے علیحدہ ہی اور یہی وصف بھگوت کے بید پورانون مین
لکھے ہین درین صورت بھگوت روپ ہونے مین کیا مقام شک ہی اور ظاہر ہی کہ جب جیو مایا سے علیحدہ
ہوجاتا ہی تب اُس دھام مین پہونچتا ہی پس بہرحال وہ دھام بھگوت روپ ثابت ہوگیا کہ
بھگوت کا حصول بھی بعد دور ہونے مایا کے شاسترون مین لکھا ہی جس طرح
بھگوت کی مہما اور اُسکے رنگ روپ کا بیان وہم و قیاس سے مبرا ہی اسی طرح بھگوت دھام
کا بیان بھی نہین ہوسکتا لیکن بھگوت نے جس طرح اپنا روپ شاسترون مین بیان کیا اسی طرح
اپنے دھام کا روپ بھی بیان کردیا ہی کہ خلاصہ یہ ہی کہ وہ دھام سچدانند روپ ہی عمارت و باغات
و مکانات درخت و بساط و تالاب و نہر و زمین وغیرہ وہان کی سب روپ یعنی روشنی اور تابندگی
اُس بھگوت روپ کی ہی سوا اُسکے کسی چیز کا بنا بنایا ہوا وہ دھام نہین جس طرح حلوائی اکثر
کھانڈ یعنے شکر کے کھلونے بناتے ہین لیکن سب علامات مع سوار و سواری و ساز و سامان بخوبی
اُس کھلونے مین محسوس ہوتے ہین اسی طرح اُس دھام کا حال ہی کہ اگرچہ صرف ایک بھگوت روشنی
کا وہ دھام ہی لیکن سب مکانات وغیرہ جو جس طرح کے وہم و قیاس مین سماوین وہان موجود و بر
تیار ہین معلوم رہے کہ وہ دھام کسی لوک اور برہمانڈ مین نہین بلکہ سنکھیات یعنی بیشمار برہمانڈون سے
مین جس کسی کو مکتی کا درجہ نصیب ہوتا ہی اُسکو یہ دھام ملتا ہی اور اُس دھام مین پہونچکر آواگون
چھوٹ جاتا ہی چنانچہ گیتا جی مین لکھا ہی کہ جہان پہونچکر پھر نہین پھرتے وہ دھام میرا ہی بھاگوت
مین لکھا ہی کہ بھگوت دھام یعنی بیکنٹھ مین پہونچکر جیو نشچل[1] ہوجاتا ہی اور پھر جنم نہین ہوتا پدم
پوران و اسکند پوران و باراہ سنگتا مین لکھا ہی کہ بھگوت دھام مین پہونچکر مکت ہوجاتا ہی
اور دیگر جملہ پوران متفق ہین اور بید سرتی و چند اوپنشد ایسا ہی حکم دیتے ہین زیادہ طوالت
ضرور نہین جس کسی نے ایک پوران بھی سنا ہوگا اُسکو مہما و بزرگی بھگوت دھام کی بخوبی واضح

[1] [illegible] ہوا پر چلتا ہے مستقل یعنی اٹل و لاجنب ۱۲

ہوگئی ہوگی سو وہ پرم دھام باعتقاد سری سینبر واوالون کے بیکنٹھ ہی د باعتقاد رام اُپاسکان
کے اجودھیا و ساکیت و ساتنانک و باعتقاد کرشن اُپاسکان کے گئولوک وعلیٰ ہذا القیاس ہر ایک
اُپاسک اپنے اپنے اشٹ کا دھام اُسی وصف اور مہاولا بیان کرتا ہی اور تشریح اعتقاد واسمارتان
کی یہ ہی کہ وے اِس دھام کو موسوم بہ برمہ لوک کرتے ہین اور جو دیوتا اُن کا خاص اشٹ ہوتا ہی اُسکا
دھام سب سے بالاتر مانتے ہین مابقی دیوتاؤن کا اُس سے نیچے بطور محلہ یا جس طرح آدمی مجسم کے ہاتھ
پانون وغیرہ عضو ہوتے ہین یعنی انگ انگی بھاو رکھتے ہین اور اِس بات کے معتقد ہین کہ وہ دھام سچدانند
گھن بھگوت روپ ایک ہی جبد مکان نہین جس طرح بھگوت حسب وعدہ ہاے خود کہ جس بھاو
سے جو کوئی اُسکا بھجن سیون کرتا ہی اُسکو اُسی روپ سے اور اُسی طرح ملتا ہی اسی طرح وہ دھام بھی
حسب بھاؤ اعتقاد بھگت کے بر وقت پہونچنے اُس دھام کے ظاہر اور معلوم ہوتا ہی بھگوت نے
گیتا جی مین فرمایا ہی کہ جو جس طرح میرے سرن ہوتے ہین اُسی طرح ظاہر ہوتا ہون دوبارہ گیتا مین
لکھا ہی کہ ایک جان کر خواہ علٰحدہ جان کر خواہ بہت بہت جان کر جو میرا بھجن سیون کرتے ہین
اُسی بھاؤ سے اُن کو ملتا ہون کس واسطے کہ ہر طرف ہون نارائن اوپ نشد و چند اوپ نشد دیگر
دہسر سشر کھا وغیرہ سے بھی یہی بات پیدا ہوتی ہی سو جس حالت مین کہ بھگوت حسب اعتقاد بھگتون
کے اور موافق خواہش اُن کے ظاہر ہوتا ہی تو بھگت کا دھام بھی کہ بھگوت روپ ہی ویسا ہی ہونا
لازم ہی بھگوت کے حصول مین جو پرم آنند ہی وہ ہی اُس دھام مین ہر وقت و ہر لحظہ ہر یک کو
نصیب رہتا ہی کہ جسکا بیان ہرگز کسی سے نہین ہوسکتا شاسترون مین جو بہشت ور دے زمین
پر دولت و راج وغیرہ کے ہزارون سُکھ لکھے ہین وہ سب کروڑ سے کروڑوین حصہ سُکھ اُس
دھام کو نہین پہونچتے اب یہ تصریح و تنقیح واجب ہوئی کہ اجودھیا متھرا کاشی وغیرہ جو دھام اور
پوری روے زمین پر ہین کیا ہین سو واضح ہو کہ یہ دھام وہی ہین کہ جن کا حال اوپر لکھا ہی مطلق
مو برابر بھی اُس دھام اور اِن دھامون مین فرق نہین بلکہ بہ نسبت اُس بیکنٹھ دھام کے اِن
دھامون کو ایک نوع ترجیح ہی کس واسطے کہ وہ دھام تو ایسا ہی کہ جب آدمی خوب اعتقاد
کامل سے اُپاسنا کرے اور سب طرف سے دل کو جمع کر کے لگاوے تب نہ معلوم کس قدر جنمون مین
حاصل ہوتا ہی اور یہ دھام وہ ہین کہ کیسے ہی گنہگار اور پاپی نے اِن کی پناہ لی وہ بھگوت کو جا ملا

اور کسی جنم مین ایک دفعہ بھی اُن دھامون مین رہائے سکے پرتاپ سے سنگ گت کو پہونچتا ہی اور غور کرنا چاہیئے کہ وہ ایشر جسکو بید نیست کہتے ہین اپنے نج دھام کو چھوڑ کر ان دھامون مین آتا ہی اور اب بھی براجمان ہی تو ترجیح ان دھامون کو ہی یا اُس دھام کو بھلا اگرچہ دھام بھی مثل اُس پرم دھام کے ہین تو جو آنند اور سُکھ وہان ہی یہان کیو اسطے نہین واضح ہو کہ بالکل سُکھ اور بالکل شوبھا ان دھامون مین موجود ہی بلکہ ان ہی دھامون کی بدولت وہان کا سُکھ اور شوبھا اور آنند نصیب ہوتا ہی جس قدر ساد ہن واسطے حصول اُس دھام کے ہوتی ہی اگر اُس سے نصف و چہارم ان دھامون مین اعتقاد کر کے ہو تو فوراً بیڑا پار ہو جاوے آنکھ دل اور اعتقاد کی کھولکر دیکھنا چاہیئے کہ ذرہ کے برابر بھی فرق نہین ہی جیو گسائین کی کتھا مین ذکر ہوگا کہ شمہ از شوبھا برندابن کے بادشاہ کو دکھائی اور ہری داس جی کا ذکر ہی کہ بادشاہ وقت کو انھون نے بھی برج کی چھب اور شوبھا کو دکھایا تھا اور ایک گوشہ سیڑھی بہار گھاٹ کا شکستہ تھا کہ ہفت اقلیم کی دولت سے اُس کی مرمت بادشاہ نے مشکل سمجھی تھی غرض اعتقاد اور محبت دلی شرط ہی اور جس قدر دل کو صفائی اور اعتقاد ابزاد ہوتا جاتا ہی اسی قدر شوبھا اور سُکھ کو ترقی ہوتی ہی بھلا ان دھامون کو مثل پرم دھام کے لکھتے ہو اور یہان کے رہنے والے ایسے شریر اور بد رویہ اکثر دیکھنے مین آتے ہین کہ تمام زمانہ کے گنہگار و نیز اُن کو شرف ہی اور ضرور مناسب تھا کہ یہ لوگ ایسے ہوتے کہ جن کے درشن کرتے ہی گنہگار گنہ سے چھوٹ جاتے اسکی کیا وجہ ہی واضح ہو کہ باشندگان کی ناقصی سے سالک کو سستی اعتقاد مین واجب نہین کس واسطے کہ اعمال بد باشندگان سے بھی بھگوت روپ ہونا اُن دھامون کا بخوبی ثابت ہی کیا معنی کہ بھگوت مثل کلپ برچھ کے ہی حسب خواہش ہر یک کے پھل دیتا ہی سو اُن باشندگان کی نیت بسبب دور زمانے کے طرف گناہون کے ہوئی تو بھگوت نے حسب خواہش انکے گناہون کی ترقی کردی اور اس دلیل سے ثابت ہو گیا کہ یہ دھام مثل کلپ برچھ کے بھگوت روپ ہین اب یہ اعتراض لازم آیا کہ اگر ان لوگون کی ترقی گناہون مین ہوئی تو سزا بھی زیادہ ہوگی اور جبکہ بہ نسبت دیگران کے سزا زیادہ ہوئی تو یہ دھام ہی وبال جان ہوئی پرتاپ واسطے رہائی کے کیا ہوا اور اگر سزا نہو گی تو شاسترون مین جو احکام امر و نہی لکھے ہین وہ سب غلط ہو جائینگے سو معلوم ہو کہ اُن لوگون باشندگان کو پورن پھل بھگوت دھام سیون کا ملیگا اور قاعدہ شاسترون

सेवन पूर्ण फल

کا بھی ہاتھ سے نہ جاویگا کسواسطے کہ احکام پرانون مین ظاہر ہی کہ جا اور جگہ کے رہنے والے گنہگار ہین وہ تو لاکھون کروڑون برس تک دوزخ مین رہینگے اور چوراسی لاکھ جون مین نہ معلوم کتنی کتنی دفعہ جنم ہوگا اور طرح طرح کے عذاب پاوینگے اور ان باشندگان کو ایک ہی جسم مین اندر میعاد قلیل معینہ کے سزائے سخت ہوکر اُن گناہون سے بریت ہو جاویگی اور بھگوت کو پراپت ہونگے واضح ہو کہ اول نیت اُن لوگونکی طرف گناہونکے راغب ہوئی تھی اسواسطے گناہونکی ترقی اول ہوئی اور بعد ازان دھام نے اپنا وہ پرتاپ کیا کہ سب گناہون سے پاک کرکے پرم دھام نصیب کردیا غور کرنا چاہیئے کہ اگر اعمال نیک ہونگے اور بھگوت دھام مین اعتقاد کامل ہوگا تو کیون بلا کسی سزا کے وہ پرم دھام نصیب نہ ہوگا اور ترقی اعتقاد اول تو انکی اول کس واسطے نہوگی اب اس بات کا جواب لکھنا چاہیئے کہ اکثر جاتری ایسے دیکھنے مین آئے کہ بعد جاترا بہ نسبت سابق کے زیادہ تر سخت اور گناہون کی طرف راغب ہوگئے سو واضح ہو کہ کلپ برچھ کی تمثیل یہان بھی سمجھ لینی چاہیئے جیسے اعتقاد اور دل سے وے لوگ جاترا کرتے ہین ویسے ہی امور مین ترقی ہو جاتی ہی مختصر قاعدہ دھامون کے جاترا اور وہان کے رہنے کا یہ ہی اعتقاد شدھ اُس دھام مین ہووے اور روز روانگی سے کام کرودھ لوبھ موہ وغیرہ کو دل سے دور کرے زبان پر بھگوت کا نام اور دل مین بھگوت کے چرن ہون اور ست سنگ ہر بھگتون کا ہووے سنجم یعنی روکنا دل کا خیالات ناقصہ سے اور نیم یعنی عہد بھگوت کے پوجا اور بھگوت مورتی کے درشن اور تیرتھون کے اشنان وغیرہ کا اور دم یعنی قابو مین کرنا پانچون اندری زبان وغیرہ کا و تتچھا یعنی سہنا دکھون کا اور راست گفتاری و رحم و خلق و سخاوت ہر دم رہو اور جب وہان پہونچے تو وہان کے باشندگان اور ہر ایک در و دیوار کو بھگوت روپ سمجھے اور جو کچھ دان پوجا اشنان برت آدک کرم کرے سب بھگوت ارپن کرکے ثمرہ کی خواہش نہ کرے اور تلاش کرکے جو بھگوت بھگت ملین اُن کا ست سنگ کرے کہ تیرتھ جاترا مین ست سنگ سار ہی جب اسطرح جاترا یا وہان کا قیام کرے تو ممکن نہین کہ پورن پھل نہووے اور پورن پرتاپ دھام کا نہو اگر بر تقدیر حسب مصرحہ بالا نہو سکے تو دھام مین اعتقاد اور بجز ست سنگ مین محبت و اعمال قبیحہ سے پرہیز واجب ہی کہ کچھ ٹھکانا لگے اور منزل کو پہونچ جاوے اب ہم لوگ کی جاترا کا حال سنئے کہ جو لوگ عوام و کم استطاعت ہین اُنھون نے تو جب ایام جاترا اور پربت کے آئے یہ چرچا شروع کیا کہ

اب کی دفعہ بڑا بھاری میلہ ہوگا اور خوب سیر ین ہونگی کہ چارون طرف سے خلقت چلی جاتی ہے
یہ نیت کر کے اور دس پانچ آدمی ہم صحبت جمع ہو کر روانہ ہوئے راہ مین سوائے مزخرفات
اور ہنسی ٹھٹھہ و بیہودہ گوئی و حقہ نوشی وغیرہ کے اور کچھ نہ کیا جب دھام مین پہونچے تو سیر میلہ مین مصروف
ہوئے اور جب تیرتھ اشنان کو گئے تو عورات کے دیکھنے اور تاکنے مین دل لگایا اور وقت و ایسی کسی عورت
کے پیچھے مثل سگ[ا] پروردہ کے ہولئے اور تا مقام قیام اُسکے پہونچا آئے اور جو مندرین واسطے
درشن کے گئے تو بجائے بھجن و دھیان وغیرہ کے مکانات و دیگر تماشا کی سیر کری پھر خرید و
فروخت مین مصروف ہوئے اور بجائے ست سنگ کے حسب رغبت طبع دکان بھنگیڑہ اور جو
چرس والے اور دیگر کو سنگیون کی تلاش کی اور بجائے ہر بھجن و کیرتن کے ناچ راگ طفل وغیرہ مین رہے
جب مکان پر آئے تو باہم گر بیٹھ کر جو عورات کہ دن مین دیکھی تھین اُن کا ذکر کرتا رہے یا مذمت
وہان کے باشندگان کی و ذکر بے ایمانی دوکانداران وغیرہ کا بھر سو رہے غرض جس قدر ایام تک
وہان رہے یہی دستور العمل رکھا اور جو اشنان و جاترا وغیرہ کے پھل کی درخواست کی تو حسب
اعمال اپنے دولتمند و متوسط جاتری ایسے ہین کہ جب جاترا کی نیت کی تو اول ہی اُسکے پھل کی
تمنا کری کہ فلان مقدمہ فتحیاب ہوگا و فلان دشمن مغلوب یا بیٹا ہوگا یا دولت و نوکری و جائداد
ملیگی اور راہ مین بجز ڈگری ڈسمس مقدمہ یا ذکر جواب دعوٰی و رد جواب یا مذمت و تعریف دشمن
و دوست یا تاریخ بادشاہان و حاکمان یا شعر و واسوخت یا ترکیب طعام و پوشاک و حسن و دیگر
واہیات اسی قسم کے کبھی اور کچھ ذکر نہ کیا اور اگر ہزار مین ایک دو کو بشن سہسر نام یا مہمن یاد ہوا
माहिम्न
تو بعد غسل کبھی پاٹھ کر لیا ورنہ خیر جب دھام مین پہونچے تو گھوڑے اور بیل و دوشالہ و اسباب وغیرہ
کی خرید و فروخت شروع کی یا مکانات کی سیر فرمائی یا دوست و ملازم حکام یا امیر وغیرہ جو میلہ مین
آئے تھے اُنکی تلاش کر کے ملاقات کی یا اور لوگ واسطے ملاقات کے آتے رہے اور جو اشنان کو کسی
تیرتھ پہ گئے تو بخوف مانگنے والون کے جسم کو تر کر کے فی الفور چلدیئے اور اگر کچھ دان دیا تو ہزار آدمیون
کو دکھلایا اور ہزارون سے بیان کیا اور یہ تمنا کری کہ اس دان کی بدولت فلان فلان مراد حاصل
ہو اور اگر کوئی سادھو برہمن مانگنے کو آیا تو بجائے روپیہ پیسہ کے گالیان دین اور کہا کہ دیکھو کیسا فقیر اور

[ا] مطلب یہ کہ جس طرح سگ پروردہ یافتہ دو چار قدم آگے پیچھے بھی ہو جاتا ہے لیکن ساتھ اپنے مالک کا نہین چھوڑتا اسی طرح انکا حال ہے ١٢

سنڈا ہی گھاس کھود کر نہین کھایا جاتا مفت کے مال پر کمر باندھ رکھی ہی اور اگر مندر یا شوالہ مین واسطے
درشنون کے گئے تو سب مراد چاہی اور باقی اعمال حسب اشخاص ول قصہ کوتاہ جب ایسے اعمال سے جاترا
ہو وے تو وہ ثمرہ جو شاسترون مین لکھا ہی کس طرح اِس جنم مین حاصل ہو اور کیون نہ وے لوگ سخت دل
ہو جاوین خلاصہ اس طوالت کا یہہ ہی کہ بھگوت دھام یعنی اجودھیا متھرا وغیرہ مثل اصل پرم دھام کے ہین اعتقاد اور بھگوت بھجن
اور محبت دھام مین واجب ہی اگر تھوڑی سی محبت اور بھگوت کی تلاش ہو گئی تو بالضرور بہت جلد ترقی بھگوت بھگتی مین ہو کر
بھگوت کی پراپتی باسانی ہو جاوگی اہل دل جو بات سکہ اوپر لکھا آیا یاد رکھنا واجب ہی ورنہ سب سے زیادہ تو نصیحت ہوگا وہ سلج جو اخیر دیباچہ مین
لکھ آیا اگر ہر وقت پیش نظر رکھیگا تو بلا کسی جاترا وغیرہ کے سب کچھ دست بستہ موجود ہی اور نہ تیرے
برابر کوئی دوسرا ہو گا کس واسطے کہ بھگوت دھام اُسی کا نام ہی کہ جہان بھگوت موجود ہی + شیام
گھن تن پر بج سے دسن پر مادھری ہنسن پر کھیلت کھگی رہے + کھوردار ی بھال پر لوچن بشال پراُر
بنمال پر جگت جگی رہے + جنگھ جگ جانو پر منج مسکان پر سری پت سجان مت پریم سون پگی رہے + نوپر نگن
پر کنج سے پگن پر آنند مگن میری لگن لگی رہے +

کتھا کاکبھسنڈی कागभुशुंडि جی کی جس قدر پوران اور شاسترون مین مندرج ہی اُسقدر
اس مختصر مین گنجایش تحریر کی نہین رکھتی لیکن بقدر ضرورت دھام نشٹھا کے لکھتا ہون کہ وے سودر برن
اجودھیا باسی ہوئے کسی مصیبت سے اُجین مین جا رہے شیو مندر مین منتر جپ کرتے تھے گرو جو آئے
تو اُن کو دنڈوت نہ کری شیوجی نیت ندھان नीतिनिधान مہاراج نے غصہ ہو کر شاپ शाप دیا کہ سانپ साँप وغیرہ کے
دس ہزار جون مین اسکا جنم ہو گرو موصوف کو رحم آیا اور شیوجی کی استتی کری آواز آئی کہ اے براہمن
بر انگاری و نیکبخت بر مانگ براہمن نے اول بھگتی کی درخواست کی اور پھر سودر مذکور کے پرم کلیان
کی شیوجی نے فرمایا کہ اگرچہ اسکو سخت شاپ دے چکا ہون لیکن تاہم بلحاظ تمھاری مہربانی کے کمال مہربانی
کرونگا اور پھر سودر کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تیرا جنم اجودھیا پوری مین ہوا ہی اور اجودھیا پوری کا
یہ پرتاپ ہی کہ کسی جنم مین ایک دفعہ اجودھیا باس ہو جاوے تو بالضرور سری رگھنندن سوامی کا بھگت
ہو کر کرتار تھ اور عذاب جنم مرن سے رہا ہو جاتا ہی چنانچہ بھگوت کا قول ہی کہ اگرچہ سب نے بیکنٹھ کا بیان
کیا ہی لیکن اجودھیا کے برابر کوئی عزیز نہین سو اُس اجودھیا پوری کے پرتاپ اور میری عنایت سے
وہ پرم گت تیری ہو وگی کہ جس کا کبھی زوال نہووے یعنی سری رگھنندن سوامی کے چرن کملون مین

८ कवित्त - श्याम घन तन पर बिज्जु से दुसन पर माधुरी हँसन पर खेलत खगी रहै। सौंरिवारे भाल पर लोचन विशाल पर उर बनमाल पर जगत जगी रहै॥ जंघयुग जानु पर मंजु मुसकान पर श्रीपति सुजान मति प्रेम सों पगी रहै। नूपुर नगन पर कंज से पगन पर आनंद मगन मेरी लगन लगी रहै ॥१॥

بھگتی نشچل ہوگی لیکن آیندہ کسی براہمن کا نرادر کبھی نہ کرنا کہ ایشر کے برابر ہین جو شخص کہ اندر کے بجر اور ہمارے
ترشول سے بھی نہ مرے وہ براہمنون کی آتش غضب سے فوراً خاک سیاہ ہوجاتا ہی بعد ازان حسب فرمودۂ
شیوجی کے کاگ بھسنڈجی نے وہ جنم پائے اور اخیر کا جنم براہمن بنس مین ہوا جب مان باپ مرگئے تو جنگل کو
واسطے بھجن کے روانہ ہوئے جہان جہان کوئی رکھیشر ملتا تو اُس سے سری رگھنندن سوامی کے چرترون کو
پوچھتے پھر لومس رکھیشر کے درشن ہوئے اور اُن سے وہی مطلب دلی اپنا استفسار کیا رکھیشر موصوف نے
اول کچھ سگن اُپاسنا کا ذکر کرکے نرگن برہم کا بیان شروع کیا کاگ بھسنڈجی نے بیان کیا کہ مہاراج سگن
اُپاسک ہون رام چرتر جل سے میرا دل مثل مچھلی کے علٰحدہ نہین ہوسکتا رکھیشر موصوف نے تھوڑا سا
سگن اُپاسنا کا بیان کرکے پھر نرگن برہم کا بیان شروع کیا کاگ بھسنڈجی نے اُس نرگن مت کو کاٹ کر
سگن اُپاسنا کو قایم کیا اور اسیطرح نوبت مناظرہ و مباحثہ کی پہونچگئی تب تو رکھیشر موصوف کو غصہ آیا
اور فرمایا کہ مثل زاغ کے اپنی ہی کان کان کرتا ہی میری راست بات نہین سنتا اسواسطے فی الفور کاگ
دیہہ تیری ہوجاوے چنانچہ اسی وقت مبدل بہ جسم زاغ ہوگئے اور چونکہ بھگوت بھگتون کو کسی کے ساتھ
عناد و دشمنی نہین اسواسطے کچھ آزردہ و ملول نہوئے اور رکھیشر کو ڈنڈوت کرکے اپنی راہ لی سری
رگھنندن سوامی نے اُس امتحان مین جب کاگ بھسنڈجی کو راسخ و صادق پایا تو دل لومس رکھیشر کا
بطرف رحم کے منقلب کردیا یعنی رکھیشر موصوف یہ حال تحمل و برداشت کاگ بھسنڈجی کا دیکھ کر شرمندہ
ہوئے اور اپنے پاس بلاکر عذرات پیش کیے بال روپ بھگوت کی اُپاسنا اور رام منتر کا اُپدیش کیا اور
رام چرتر سناکر یہ آشیرباد دیا کہ رام بھگتی مستقل تمھارے دل مین رہیگی اور رگھنندن سوامی کے عزیز ہوگے
خواہش دلی ہمیشہ پورن ہواکریگی موت اختیاری ہوگی گیان بیراگ ہر وقت رہیگا اور مکان قیام
کے چار چار کوس تک تاریکی گمراہی کے نزدیک نہ آویگی رگھنندن سوامی کے جو پوشیدہ چرتر ہین سب
تم کو بلا محنت حاصل رہینگے جب یہ دعا رکھیشر ممدوح نے کری تو سری رگھنندن سوامی نے مقبول
فرمایا کہ بالہام غیب فرمایا کہ اے رکھیشر ایسا ہی ہوگا کہ یہ میرا بھگت ظاہر و باطن سے ہی بعد ازان کاگ
بھسنڈجی رکھیشر کے چرنون کو ڈنڈوت کرکے نیلاچل پربت پر کہ سمیر کے قریب ہی تشریف لے گئے اور
بہت کلپ گذرگئے کہ ابتک وہان موجود ہین سری رگھنندن سوامی کی کیرتن مین ہر وقت رہتے ہین۔ جنکے
ست سنگ سے مہادھم جیو بھی جیون مکت کے درجے کو پہونچ گئے اور شیوجی مہاراج نے ہنس روپ

ہوکر رام چرتر سنا گرڑ جی باوجود تقریب بھگوت کے مایا مین ایسے گرفتار ہوگئے تھے کہ شیو جی اور
برہما نے بھی اُپدیش سے انکار کیا تھا لیکن کاگ بھسنڈ جی نے وہ کرپا کری کہ مایا دور ہوگئی اور
بھگوت کی مہما اور پرتاپ سے واقف ہوئے ایکدفعہ کاگ بھسنڈ جی کو باوجود حاصل ہونے بردان
سب قسم کے بھگوت مایا نے ایسا نچایا کہ عقل کے چراغ گل ہوگئے اور یہ کتھا مفصل پُرانون
مین مندرج ہی لیکن چونکہ مایا مذکور بھگوت بھگتون کا کچھ نقصان نہین کرسکتی کس واسطے کہ جس
حالت مین خود بھگونت نگہبان ہون پھر کسی سے کیا ہوسکتا ہی اسواسطے اُس مایا سے بھی پرم کلیان
کاگ بھسنڈ جی کا ہوا کہ خود سری رگھنندن سوامی نے بھگتی اور گیان اور بیراگ کا بردان دیا
واضح ہو کہ جب بھگت کو نخوت اور خودی اندکے بھی پیدا ہوجاتی ہی تب اپنی مایا سے مصیبت اور
صعوبت وغیرہ ضمیمہ اُس مایا کے ہین اُس خودی اور نخوت کو دور کردیتے ہین اگر ایسا نہ کرین تو
وہ بھگت دونون جہان سے جاتا رہے جس طرح کسی طفل کو تکلیف دنبل کی ہوجاتی ہی تو والدین جراح
سے اُسکو چروا تے ہین اور وہ تھوڑی دیر کا دُکھ ہمیشہ کی تکلیف کو دور کردیتا ہی درین صورت
بھگتون کو کسی طرح مصیبت اور تکلیف کا ہونا موجب تزاید بھگتی اور باعث پرم کلیان کا ہی
بھگوت دھام کی یہ مہما ہی کہ جس درجے کو برہما دک بھی نہین پہونچتے وہ درجہ بآسانی نصیب ہوتا ہے
کتھا بھگونت جی भगवंत دیوان شجاع الملک صوبہ دار آگرہ بھگوت بھگت ایسے ہوئے کہ کنج بہاری
جی کے چرتر اور اُنکا سروپ اور پریا پریتم کے ہمہ گر کی محبت کا پرتو وعشق ہر وقت دل مین بسا رہتا
تھا اور سوا ے پریا پریتم کے دوسری طرف بھولکر بھی طبیعت نہین جاتی تھی امر و نہی کے طریق
سے علیحدہ ہوکر جُگل سروپ کے مادھری رس مین مگن رہتے تھے بشنوی روپ دھارن کیے ہوئے
بھجن اور بھاؤ کا شغل رکھتے تھے اور برندابن دھام مین مثل پریا پریتم کے بھاؤ تھا جو کوئی وہان
کا رہنیوالا وارد ہوتا تو اُسکو بھگوت روپ جانکر زر و نعمت پیشکش کیا کرتے ایک دفعہ سوامی
ہرداس جی ادھکاری مندر سری بہاری جی کے پریم و بھگتی و بھاؤ مین لاثانی اور بھگونت موصوف
کے گرو تھے اور بھگوت نے خود شیر و برنج جنسے طلب کرکے تناول فرمایا طرف آگرہ کے تشریف لائے
بھگونت جی نے حال اُن کی تشریف آوری کا سُنا کمال خوشی سے جسم مین نہ سمائے اپنی استری سے
صلاح کی کہ سوامی جی تشریف لاتے ہین اُن کی بھینٹ کیا کرنی چاہیے اس پرم سبھاگا نے جواب دیا
सुभागा

کہ سب گھر بار مع دولت ونعمت بھنڈار وطویلہ وغیرہ بھینٹ کردو صرف ایک دھوتی اپنے جسم مین رکھ لو بھگونت جی اپنی استری سے کمال خوش ہوئے اور فرمایا کہ پریم اور بھگتی کا رس بھگوت نے تیرے ہی نصیب کیا ہی یہ صلاح اِن دونون بھگت کی سوامی ہری داس جی نے بھی سنی اور یقین کرلیا کہ بالضرور حسب صلاح خود عمل کرینگے کمال خوش ہوئے لیکن اُن کا مال ومنال لینا گوارا نہین کیا اور برندابن مین ملاقات واپس آئے بھگونت جی کہ اپنے گرُو کی خبر آمد آمد سُنکر کمال خوش ہورہے تھے واپسی کا حال سُنکر ملول اور متفکر ہوئے اور صوبہ سے رخصت لیکر برندابن مین آئے جاترا وغیرہ کرکے انواع انواع بھگوت بھاؤ اور چرتروں کے سُکھ سے آنند ہوئے اور خود بھگوت چرترون کا گرنتھ تصنیف کرکے بھگوت بھینٹ کیا ایک دفعہ بھگونت جی کو خبر پہونچی کہ صوبہ دار نے برج باسیون کو بعلّت چوری کے گرفتار کرلیا ہی بیقرار ہوکر آگرہ مین پہونچے اور سب کو قید گران سے چھڑا دیا ایک دفعہ برج باسیون نے بھگونت جی کا بالکل اسباب چرا لیا بھگونت جی ازبس خوش ہوئے اور نہایت پریم اور بھاؤ سے جسم مین نہ سمائے کہ اُس جیت چُور منموہن نندکشور نے میرے مال کو مثل گوپیون کے ماکھن کے سمجھا بھگونت جی کی بھگتی اور بھاؤ کا بیان تحریر سے باہر ہی اب اُن کے والد مادھو داس جی کا حال سنیئے جب اُن کا اخیر وقت آیا اور لوگون نے علامات سے معلوم کرلیا تب پالکی مین ڈالکر برندابن کو لیچلے نصف راہ طے ہوئی تھی کہ مادھو داس جی کو خبر ہوئی لوگون سے پوچھا کہ کہان لیئے جاتے ہو جواب دیا کہ جس دھام کے دن رات دھیان مین رہا کرتے ہو وہان لیئے جاتے ہین مادھو داس جی نے فرمایا کہ جلد واپس چلو میرا جسم سری برندابن کے لائق نہین خیال کرو کہ یہ جسم جلایا جائیگا اور بدبو اُٹھیگی پر یا پریتم کو ناپسند ہوکر باعث تخلّل کھیل اور بہار بہاری بہارن بِहारी बिहारन ہوجاویگی ہرگز اس جسم کا لیجانا برندابن مین مناسب نہین اور اگر برندابن مین جانا ہی ضرور ہے تو جانے والا خود بخود جگل سروپ کو پہونچ جائے گا یہ فرماکر دیہہ کو چھوڑ دیا اور نت بہار नित्यविहार مین جاملے۔

کتھا ہری داس جی हरिदासजी قوم بنیا رہنے والے قریب کاشی رادھا بلّبھی سنپردا مین پرم بھگت

سلہ پریا یعنی رادھکا جی ۱۲ سلہ پریتم یعنے سری کرشن سوامی ۱۲ سلہ پرم دھام خواہ گولوک یا نمول راس بلاس دہرج کیسل ۱۲

بیشمار گن اور پوشیدہ بھگوت چرترون کا ساجاننے والے ہوسے تُرازوسے گویا اصلی مطلب شاسترون کی کمی بیشی پکھیا کرتے تھے جنھون نے نقارہ دیکر اپنے عہد کو پورا کیا اور رادھا بلبھ جی کے بھجن کا پرتاب دکھایا بھگوت بھجن مین مضبوط اور کلجگ مین مثل کامدھین کے تھے آفرین اُن کے والدین کو جنسے ایسا
کامدھینو
بھگت یکتائے زمانہ پیدا ہوا اور ہریداس جی موصوف نے عہد کیا تھا کر برندابن مین دیہہ تیاگ کرین اتفاقاً بیماری تپ کی لاحق ہوئی اور طبیبون نے معالجہ سے جواب دیا تب اپنے رشتہ دارون سے کہا کہ برندابن کو لیچلو چار دختر ناکتخدا تھین ہر بھگتون کو حوالہ کین اور خود ڈولی مین سوار ہوکر بھگوت کے تصور اور دھیان مین مستقل بھجن اور کیرتن مین سمادھان روانہ برندابن کے ہوئے ہنوز برندابن مین نہین پہونچے تھے کہ پران چھوٹ گئے لیکن واسطے پورا کرنے عہد کے ویساہی جسم بنا کر برندابن مین آئے اور شری رادھا بلبھ لعل جی اور گسائین سندر داس اپنے گرو کے پریم اور بھاؤ سے درشن کرکے مستفید ست سنگ اور بھگوت چرترون کے ہوئے اور چیر گھاٹ پر اشنان کرکے اُس دیہہ کو چھوڑ دیا ہمراہیان بعد جلانے نعش کے مغموم و گریان برندابن آئے اور سب حال بخدمت اُن کے گرو و دیگر اشخاص کے بیان کیا گسائین جی نے فرمایا کہ تم فکر اُنکے عہد کی ہرگز نہ کرو کل ہرداس جی ہمارے پاس آئے اور گفتگو کری اور بھگوت درشن کرکے بعد اشنان جمنا جی کے دیہہ کا تیاگ کیا سب کو بھگوتا بھجن کا اعتقاد ہوا اس چرتر مین اگر کسیکو اعتراض ہو کہ جو ہرداس جی ایسے سمرتھ تھے کہ دوسرا جسم ظاہر کرلیا تو پہلے جسم کو برندابن مین کسواسطے نہ لے آئے واضح ہو کہ اگر اس جسم کو لاتے تو برندابن مین جلایا جاتا اور بدبو اسکی رادھا بلبھ جی کو پہونچتی اس واسطے اُس جسم کو راہ مین چھوڑ دیا اور جسم جدید بناکر جا بجا درشن کرے اور یہ بھی واضح رہے کہ ہرداس جی کو کچھ نفسانیت ظاہر کرنے اس کی نہ تھی کہ عہد میرا پورن ہویا نہو بلکہ خود بھگوت کو اُن کا عہد پورا کرنا ضرور ہوا کس واسطے کہ پدم پران وغیرہ مین وعدہ مستقل کیا ہو کہ میرے بھگت جو خواہش کرتے ہین وہ پورن کیا کرتا ہون علاوہ ازان بھگوت کو شہرت اس بات کی ضرور ہوئی کہ میرے بھگتون کا عہد کبھی خلاف نہین ہوتا۔

کتھا مدھو گسائین کہ مدھو سری رنگ مشہور تھے پرم رسک پریا پریتم وسری برندابن مधुगुसाइं کے ہوئے باشتیاق درشن و قیام سری برندابن کے ترک خانمان کرکے بنگالہ سے آئے جب جاترا اور درشن کرچکے تب تمنائے شاکشات درشنون کی ہوئی اور بیج کشوری کی پرم منوہر دلربا
मनोहरा سری کرشن

مُورتی کے تصوّر مین جھکے ہوئے ہر ایک بن و کنج مین تلاش کنان پھرنے لگے خورد خواب و رات
سردی گرمی کا خیال یک قلم دل سے دُور کیا بھگوت بھاون مہاراج نے جو یہ شوق اور پریم
اپنے بھگت کا دیکھا تو جمنا کے کنارے قریب بنسی بٹ کے اُس سروپ سے درشن دئیے کہ پرم
شوبھایمان شیام سندر سروپ سر پر مور مکٹ کانون مین کنڈل باگا مغرق بہ زری اور گھٹنا پہنے ہوئے
جواہرات کے آبھوکھن ہر ایک انگ پر شوبھت ایک ہاتھ مین مُرلی اور دوسرے مین چھڑی اپنے
सखاؤن کے ساتھ کھیل اور بازی مین مصروف ہین گسائین جی کو یہ روپ انوپ دیکھ کر کچھ
خبر نہ رہی پرم آنند مین مگن ہو کر بے تحاشا دوڑے اور قدوم مبارک مین لپٹ گئے بھاگ کی
بڑائی گسائین جی کی کس طرح لکھی جائے کہ جس پورن برہم سچّدانند گھن کے چرن رج کو برہما دک
خواہش کرتے ہین وہ اُن کی بھگتی و پریم کے بس ہو کر خود ظاہر ہوا۔

کتھا मुगामे گسائین بھوگربھ جی پرم بھگت مادھری اُپاسک ہوئے گھر بار کو ترک کرکے
برکت ہو گئے اور برندابن مین آکر مستقل ہوئے کیا مستقل لفظ سے یہ مطلب ہی کہ سوائے اُس دھام
کے اور کسی طرف دل کو رغبت نہووے بموجب قول کسی پُران کے کہ برندابن سے باہر اگر
کروڑون چنتامن ملتی ہون یا خود بھگوت حاصل ہوتا ہی لیکن برندابن کی خاک اور رج سے یہ
جسم کبھی علٰحدہ نہووے سو ایسے ہی استقلال سے گوبند دیوجی کے کنج مین قیام کرکے مانسی بھاؤ
سے رُوپ مادھری پیا پریتم مین محو اور مستغرق رہا کرتے اور اُس روپ کا لطف اور مزہ اسقدر
حاصل تھا کہ خورد و نوش ظاہری اکثر بھول جاتے دل و جان و عقل و قیاس اور سب حواس روپ
انوپ کے جنون مین ایسے لگائے کہ دوسرے طرف ہرگز رجوع نہ ہوئے۔

کتھا काशीश्वर گسائین کاشی ایشر جی پرم بھگت ہوئے پہلے ابدھوت تھے بھگوت بھگتی کا رنگ
جو چڑھا تو کمال اعتقاد سے پرشوتم پوری مین آئے اور سری کرشن چیتن مہاپربھو کے چیلے ہوئے
پھر گرو کی اجازت سے سری برندابن آئے اور وہان کی شوبھا اور بھگتی کو دیکھ کر پریم مین مگن اور
گرفتار ہو گئے چند روز مین اُن کی بھاؤنا اور محبت ایسی مشہور ہوئی کہ سری گوبند دیوجی مہاراج
کی پوجا سیوا اُن کو تفویض ہو گئی اور شب و روز بھگوت شرنگار اور سیوا مین رہنے لگے بھگوت کے
لاڈ لڈانے مین ایسا دل لگایا کہ کچھ خبر اپنے اور بیگانہ کی نہ رہی اور روپ انوپ مادھری کے

لطف اور اُس رس کی لذت کے رُوبرو سب لذت اور لطف ہر سہ جہان کے تابرہما لوک
وغیرہ ناچیز اور بے حقیقت ہو گئے ۔
کتھا پربودھانند प्रबोधानन्द سرستی سنیاسی چیلہ سری کرشن چیتن کے بھگوت بھگت پرم
رسک مثل بارشدون کے ہوئے پر یا پریتم کا بہار اور کنج کھیل کے رس کا بیان اپنی تصانیف
مین ایسا لکھا کہ جس کو پڑھ سنکر کروڑون بھگوت بھگت پریم اور پرم آنند مین مگن ہوئے اور
ہوتے ہین جوگل سروپ کے مکھ چندر مان مین اپنا دل مثل چکور رکنے لگایا اور برندابن باس کا
جو آنند اور سکھ ہی اُسکو جہان مین روشن اور مشہور کیا یعنی اُس سکھ کے روبرو سب دھرم
کرم دآنند بے حقیقت دپوچ سمجھے اس اشلوک کا عمل بعینہ اُن سے ہوا کہ جان جاوے تو
جائے اور سب بندگی اور نیکنامی اور دھرمون کا ناس ہووے تو ہوا اور سب امراض و دیگر
آفات آجاوین تو آجاؤ اور لوگ بدزبانی اور سخت گوئی و بے عزتی کرین تو کرو لیکن ہے نراین
بھولکر بھی دل مین یہ خیال نہ آوے کہ برندابن سے باہر جاؤن ۔
کتھا لالمتی लाल मती آدمی جسم کو پاکر جو فائدہ کہ ہونا چاہئے وہ لالمتی جی نے اُٹھایا کیا معنی کہ
جا بجا شاسترون مین لکھا ہی کہ مانکھ دیہہ مشکل سے ملتی ہی اور اُسکے حاصل ہونے سے یہ سودا ہونا
ہی کہ پھر جسم نہو یعنے آواگون سے رہائی ہووے اور وہ رہائی بلا بھگوت بھگتی غیر ممکن ہے
سو جس کسی نے بھگوت بھگتی اختیار کی وہ آدمی ہی ورنہ وحشی یعنے خوک سگ خر وغیرہ مین اور
آدمی کے جسم مین کچھ فرق نہین لالمتی جی کو وہ بھگوت بھگتی نصیب ہوئی کہ سوائے گور شیام
کے چرن کملون سے مطلق کسی طرف توجہ نہ تھی گور شیام کے کہنے سے یہ مطلب ہی کہ جوگل سروپ کے
لاڈ لڈانے مین مگن رہتے تھے اور چونکہ لالمتی جی باتسل اُپاسک معلوم ہوتے ہین اسواسطے
مصنف بھگت مال نے گور شیام کی محبت کا لفظ لکھا ورنہ پر یا پریتم یا کشور کشوری کا لفظ
لکھتے جس قدر محبت لالمتی جیو کو نند نندن اور برکھبان تندنی مین تھی اُسیقدر جمنا جی سے
اور برج کے کنجون سے اور بنسی بٹ وغیرہ بھگوت کے کھیل استھان سے اور برج برج سے اور
گوکل کے گردکل سے اور بارہ بن اور متھرا پوری اور گوبردھن سے تھی اٹل یعنی مستقل باس
سری برندابن مین کرکے اعتقاد کامل اور بھاؤ بیشمار کو مضبوط کیا اگرچہ باتسل اُپاسنا

لالمتی جی کو گوکلتھون کے سیوک تھے لیکن دھام نشٹھا کا اعتقاد اور جس قاعدے سے وہان کا باس چاہیے وہ بالکل لالمتی جی مین پایا گیا اسواسطے دھام نشٹھا مین درج گیا قیام ۱۲

نشٹھا چہاردہم در مہما بھگوت نام مشتمل بر کتھا پنج بھگت

सरि नाम

سری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی کھٹ کون رکھیا اور پرسرام اوتار کو ونڈوت ہین کہ واسطے دور کرنے بھار زمین کے اکیس دفعہ چھتریون کو قتل کرکے برہمنون کو راج دیا اور یہ اوتار بموضع جمنا بسیا کھ سُدی تیج کو ہوا اگرچہ بھگوت نام کا لینا منجملہ کیرتن کے ہی لیکن چونکہ سمرن سے علاقہ زیادہ تر رکھتا ہی اسواسطے جدا نشٹھا مقرر ہوئی علاوہ ازان جو چار قسم کی اُپاسنا یعنی نام دھام لیلا روپ شاسترون مین لکھی ہین تو نام کی اُپاسنا بدرجہ اوّل ہی اسواسطے بھی کیرتن سے علیحدہ نشٹھا لکھنی ضرور جانی مہما بھگوت نام کی اگرچہ سب بید اور پورانون نے بیان کی لیکن مقرر ہوئے کہ نہین کہی جاتی جس قدر بھگوت کی مہما وچرتر بیقیاس وبیشمار ہین اسیقدر نام کی مہما اور نام بھی انت ہین شیش جی ہزار زبان سے ہر وقت نئی صفت سے بیان کرتے ہین لیکن پار نہین پاتے شیو جی مہاراج کا جیون دھن اور پران آدھار ہی واسطے اودھار کے سنسار سمدر سے یہ نام بھگوت کا وافی اور کافی ہی کچھ ضرورت کسی اور سادھن کی نہین اور وصف یہ ہی کہ کسی حالت مین اور کسی طرح بتوجہ خواہ بلاتوجہ نام کا ورد ہو بلاشک وبے شبہہ بھگوت حاصل ہوتا ہی اسکندھ پوران مین قول ہی کہ بھگتی سے خواہ بلا بھگتی بھگوت نام کا اوچارن سب گناہون کو دور کردیتا ہی جس طور قیامت کی آگ تمام جہان کو ناس کردیتی ہی بھاگوت کا قول ہی کہ اوشدھی بدون جانے جس طرح اپنا عمل کرتی ہی اسی طرح بھگوت نام غیر دانستگی مین اپنا پھل دیتا ہی گسائین تلسی داس جی نے فرمایا ہی کہ بتوجہ یا بلاتوجہ یا بحالت رنج یا غیر دانستہ نام کا لینا آنند کا کرنے والا ہی دیگر سادھن ایسی ہین کہ اُن سے باخراجات خواہ بکاہش تن خواہ تبرک خانہ خواہ بمحنت شاقہ بہ مشکلات تمام وبدیر مطلب حاصل ہوتا ہی اور بھگوت نام بلاکسی طرح کی محنت ومشکلات وغیرہ کے جلد تر فی الفور مقصود دنیوی کو پہونچا دیتا ہی نرسنگھ پوران مین بھگوت کا قول ہی کہ جو میرے نام کا جپ کرتے ہین مع اپنی کروڑون پشت کے میرے دھام کو پہونچتے ہین لشن رہسں مین لکھا ہی کہ وہی پرم گیان والا ہی اور وہی پرم تپ والا ہی جو

विष्णुरहस्य

بھگوت کا نام لیوے رام رکشا مین بسوامترجی فرماتے ہین کہ رام رام خواہ رام بھدر خواہ رام چندر
राम रक्षा
جو کوئی سمرن کرتے ہین اُن کو کبھی پاپ نہین ہوتا اور دونون جہان کی مراد حاصل ہوتی ہین اسکند پوران
کا قول ہے کہ راجسوے دسہومیدھ جگ اور ادھیاتم گیان وغیرہ کا خلاصہ بھگوت نے اپنے نام مین رکھدیا
ہے یعنی سب کا پھل نام سے ہوجاتا ہے اگر یہ اعتراض ہو کہ جس آدمی کا نام لیکر پکارتے ہین تو فوراً
آجاتا ہے اور ایشر کا نام ہزارہا دفعہ لوگ لیتے ہین ایشر نہین آتا اسکی کیا وجہ ہی سو واضح ہو کہ جس
آدمی کو پکارا جاتا ہے کسی طرح کی بے اعتقادی اُس کی جان لینے اور شناخت مین نہین ہوتی اسیطرح
جب نام کو بھی اُسی اعتقاد سے کہ بالضرور یہ نام بھگوت رُوپ ہے اور اس نام سے سوائے اور کوئی پناہ
اور وسیلہ نہین اور یہ نام ہی سب دنیا و دین کے دینے کو مالک و مختار ہے لیا جاویگا بیشک فی الفور
بھگوت موجود ہوجائیگا اور اس باب مین ایک تمثیل یاد آئی کہ راجہ منصف و دھرماتما کے دربار مین
ہزارہا مستغیث جاتے ہین منجملہ اُن کے اکثر تو ایسے ہین کہ نہ قاعدۂ استغاثہ سے واقف ہین اور نہ
راج دربار کے جانے سے نہ کوئی وسیلہ ہے اور نہ راجہ کے مزاج سے واقفیت رکھتے ہین صرف اپنی واویلا
سے کام ہے اگرچہ بسبب منصف مزاجی کے اپنے انصاف کو پہونچتے ہین لیکن جو توقف ہوتا ہی وہ بیوقوفی
اور حماقت اُن مستغیثان کی ہے راجہ کا کچھ قصور نہین اور بعض لوگ ایسے ہین کہ راج دربار کے قواعد
سے واقف ہین اور کارندگان سے ملاقات ہے ایسے لوگ جس وقت دربار مین گئے اُسی وقت اپنی کوشش
اور کارندگان کی مہربانی سے اپنا مطلب حاصل کرلائے اور کمتر ایسے ہین کہ صرف براے خوشنودی
راجہ کے حاضر ہوتے ہین اور کبھی کسی طرح کی درخواست نہین کرتے سو ایسے شخص کا خود راجہ مطلب بنا
دیتا ہے اُن کو ضرورت عرض و معروض کی نہین ہوتی سو یہ نام بھی مثل راجہ منصف کے ہی موافق لیاقت
ہر ایک مستغیث یعنی حسب اعتقاد جاپک کے مُراد کو پہونچا دیتا ہے اگرچہ تلوار مین اصلی طاقت
जापक
یہ موجود ہے کہ تابہ آہنی کے دو ٹکڑے کردیوے لیکن کمزور کے ہاتھ سے اچھی طرح خط بھی نہین آتا اور
ذی طاقت کے ہاتھ سے فوراً دو ٹکڑے ہوجاتے ہین یہ ہی حال نام کے اعتقاد کا ہی اب یہ اعتراض
پیدا ہوا کہ بلا توجہ دل نام کے لینے سے جدا نہین ہوتا اور دستور ہی کہ نام کے پکارنے سے نامی موجود ہوجاتا
ہی سو وہ بھگوت کہ سب جگہ اور قریب تر موجود ہے نام کے پکارنے سے کیون نہ آوے گا خواہ توجہ دل
پکارا جاوے یا بلا توجہ دل قطع نظر از شہادت نظیرٔ اجامیل کا ذکر اس نشٹھا مین ہوگا کہ دکھ مین

بھگوت کا نام لیا تھا اور پرم دھام کو گیا اور بالمیک جی کی کتھا کیرتن نشٹھا مین تحریر ہوئی کہ آنکو
مطلق بھگوت کی مہما معلوم نہ تھی اور نہ نام کی اور اگر کسی کو خواہ یہ استبداد ہو کہ جب
توجہ دل اور محبت کامل ہوگی تب ہی بھگوت حاصل ہوگا تو واضح رہے کہ بموجب قاعدۂ
مستمرہ کے ابتدا مین محبت اور توجہ کسی کو نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہی تو بہت کم لیکن وہ نام ہی
اعتقاد اور توجہ دلی کو روز بروز ایزاد کر کے منزل مقصود کو پہونچا دیتا ہی جس طرح طفل خرد
سالہ کہ اُسکو علم مین نہ اعتقاد ہوتا ہے نہ توجہ دل معلم کے خوف سے حروف بتلاے ہوئے اُس کے
کہتا رہتا ہے لیکن رفتہ رفتہ معتقد متوجہ علم کا ہو کر عالم و فاضل ہو جاتا ہی اسی طرح بھگوت نام
کا ورد توجہ اور اعتقاد دونون پیدا کر دیگا در نیولا اکثر لوگ ظاہری بھجن اور نام لینے کو اچھا
نہین کہتے اور یہ بات بتاتے ہین کہ بلا توجہ دل کیا ہوتا ہے سو وہ لوگ کبھی کسی مطلب ظاہری اور
باطنی کو نہین پہونچتے اور نہ کبھی اُنکی ضلالت و گمراہی رفع ہوتی ہے بیشک مثل سگ دیوانہ کے
ہین کہ عف عف کرتے مرجاوینگے اول تو اُنکے ناس کرنے کو گناہ عدم تسلیم حکم شاستر کا کافی ہے
یعنی شاسترون مین تو یہ حکم ہو کہ ظاہری اور بلا توجہ دل نام لینے سے مغفرت ہوتی ہے اور وے لوگ
خلاف اُسکے بیان کرین تو بہر حال مرتد و گنہگار رہوئے علاوہ ازان صرف ظاہری بھجن سے توجہ بجانب
دل ہوتی ہے سو جبکہ اُن مرتدون کو اول ہی درجہ سے نفرت ہوئی تو درجۂ ثانی کب نصیب ہوگا اور
درین صورت سب عذاب جہنم مین گرفتار رہینگے سگ دیوانہ کی تمثیل سے یہ مراد ہے کہ بسبب نشاء
اعمال قبیحہ کے اُنکی عقل جاتی رہی ہے باریک مطلب سمجھنا تو علیحدہ رہا موٹی باتون پر غور نہین ہوتا
یعنی ظاہری سرد آب کا غسل اور آگ سے تاپنا ظاہری حسن یا کسی کی بات یا خوشبو بدبو وغیرہ
تو دل پر فوراً اثر کر جاوے اور بھگوت نام ایسا ہوا کہ وہ ظاہر مین کہا ہوا کبھی اثر نہ کرے واہ خوش فہمی
اور فہانت اور افسوس ہے کہ ایسے مشہور امور پر نگاہ نہین ہوتی کہ آہن کو سنگ پارس دانستہ لگجاوے
یا غیر دانستہ بالضرور طلا کر دیتا ہے آگ مین کوئی چیز دانستہ ڈالو یا غیر دانستہ بالضرور خاکستر ہو جاتی
ہی آبحیات کو کوئی شخص دانستہ نوش کرے یا غیر دانستہ بالضرور زندہ ہو جائیگا اسی طرح بھگوت
نام کو کوئی شخص غیر دانستہ و بظاہر لیوے خواہ دانستہ و از باطن بالضرور بھگوت روپ ہو جائیگا
الغرض نام مبارک میرے سوامی کہ پاسندہ کا کسی طرح اور کسی حالت مین لیا جاوے واسطے مغفرت

اور دینے ہر چہار مطالب کے وافی و کافی ہے کچھ ضرورت کسی اور سادھن کی نہین اور نہ اِس سے
بہتر کوئی پناہ اور سہارا نظر آتا ہے ست جگ مین طرح طرح کے کرم اور ترتیا مین جگ وغیرہ اور
دواپر مین بھگوت پوجن مقدم تھا اور کلجگ مین کہ گناہون کا مجسم ہی سوائے بھگوت نام کے کوئی تدبیر
بہتر و آسان تر بھگوت و شاسترون نے نہین فرمائی بھاگوت کا قول ہی کہ جس حالت مین مہا پاپی دُکھ سے
نام لیکر سنسار سمدر کو تر گئے اگر دانستہ نام لیوین گے تو اُنکا کیا کہنا ہے رام استوراج مین لکھا ہی کہ
رام نام برمھ ہتیا وغیرہ کا دُور کرنے والا ہے بھاگوت کا قول ہی کہ کیسا ہی کسی کو دُکھ ہو اور کیسا ہی
ہوس لذائذ دنیا کا ہووے اور کیسا ہی گنہگار ہو بھگوت نام کی بدولت سب گناہون اور
دُکھون سے چھوٹ کر پرم آنند کو پہونچ جاتا ہے واسطے مطالب دنیاوی کے بھگوت نام سے سوائے
اور کوئی سادھن ایسا نظر نہین آتا کہ کامیاب کرے چنانچہ تحریر ہوا اور مشہور بات ہے کہ جب کسی
کو کچھ دُکھ ہوتا ہے یا کسی مطلب کی خواہش ہوتی ہی تو پرن ٹھلاتے ہین اور بھگوت نام کی بدولت
مطالب مطلوبہ کو فائز ہوتے ہین واضح ہو کہ ورد اور جپ जप بھگوت نام کا ہر وقت اور ہمیشہ کمال
ضروری اور فرض ہے لیکن کمال فرض در فرض یہ ہے کہ ساڑھے تین کروڑ آدمی کے جسم پر بال ہین سو
مدت العمر ایک دفعہ بحساب فی بال ایک نام کے ساڑھے تین کروڑ نام پورے کر دینے چاہیئین اور
اکیس ہزار چھ سو دم ہر روزہ آتے ہین سو اس قدر نام ہر روز جپنے لینے واجب ہین تاکہ کوئی
دم نام سے خالی نہ شمار ہو اس قدر نام تین چار گھڑی مین پورے ہو جاتے ہین یعنی سوا ڈیڑھ گھنٹہ
مین اور یہ ضرور نہین کہ ایک جگہ بیٹھ کر لیئے جاوین بلکہ چلتے پھرتے بات کرتے جسطرح ہو سکے پورے
کر دینے چاہیئے معلوم رہے کہ یہ دونون فرض اُن اشخاص کے واسطے تحریر ہوئے ہین جنکو نام لینے
مین محبت اور جنکو بھگوت نام مین محبت ہے اور ہر وقت بھگوت کے نام کا ورد رکھتے ہین اُنکو ایک
پل و لمحہ بلا نام نہین گذرتا اُن کے واسطے کوئی قاعدہ تحریر کرنا ضروری ہی کہ اُن کا جیون دھن بھگوت
نام ہے واضح ہو کہ جس قدر ثمرہ بھگوت کے جلد ملنے کا زبان سے نام لینے مین حاصل ہوتا ہے اُس سے
وہ چند حلق کے نام لینے سے اور حلق سے وہ چند دل یا بذریعہ پاس انفاس کے نام لینے سے ملتا ہی اور
یہ ضرور نہین کہ صرف اجپا منتر بذریعہ پاس انفاس جپا جاوے بلکہ جو جس دیوتا کا اُپاسک ہے
اُسکے واسطے اُسی دیوتا کا منتر اجپا अजपा منتر ہے نصف منتر بروقت آنے دم کے اور نصف بروقت

نیچے کو جانے کے کہنا اُسکا نام پاس انفاس ہو مثلاً رام نام جپنا ہے تو حرف را ہر وقت اوپر کو آنے
دم کے کہا جاتا ہے اور حرف میم وقت نیچے کو جانے کے آرے من ذرا سمجھ اور خیال کر کہ تو بھگوت
انش سے ہوا ہمیشہ ایک رس[۱] پرکاش[۲] وان[۳] گیا نانند سروپ ہے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ جو تو نہ تھا یا
آیندہ نہو گا نہ کبھی تجکو موت ہے نہ کبھی پیدا ہو نا سری رگھنندن سوامی کے چرن کملون سے بیمکھ ہو کر اس
نوبت کو پہونچا ہے کہ طرح طرح کے عذاب دوزخ و بہشت و انواع انواع کی مصیبت چوراسی لاکھ
جسم کی تیرے نصیب ہین زن و اطفال و دولت و مکان و دوست وغیرہ جو کبھی کسی حالت مین
تیرا فائدہ و نقصان نہین کر سکتے اُنکو اپنا قدیم سمجھ کر اُنکی فکر مین غلطان پیچان رہتا ہے پس اپنے
اوپر رحم کر اور اُس سروپ کے چنتون مین رہا کر کہ جو دیباچہ مین لکھ آیا تا کہ مایا کے جال سے تیری
رہائی ہو کر بر مانند سروپ کی پراپتی ہو۔

کتھا اجامیل اس جنم سے پہلے براہمن تھا اور جنگل مین ریاضت شاقہ کیا کرتا تھا
بخیال ایک عورت چانڈالی کے مرا اگرچہ اُس جنم مین بھی بشہر قنوج براہمن کا جسم پایا لیکن ابتدا
سے کرم ناقص تھے ایک عورت فاحشہ کو دیکھ کر عاشق ہو گیا اور اُسکے ساتھ رہنے لگا ایسے اعمال
قبیحہ مثل صید افگنی و میخوری و دزدی و قمار بازی وغیرہ سے زیست کرتا تھا کہ ذکر اُن کا اچھا
نہین ایک دفعہ چند بھگوت بھگت اُس شہر مین وارد ہوئے اور واسطے قیام کے کسی سادھو سیوی
کی تلاش کر رہے تھے چند دشتون نے واسطے مضحکہ اور تمسخر کے اجامیل کا گھر بتلا دیا سادھو موصوف
نادانستہ اُسکے گھر آئے اور اجامیل نے مع اپنی استری کے دست بستہ استادہ ہو کر کمال اعزاز
اور اکرام کیا اور خدمتگذاری رسوئی وغیرہ مین حاضر رہ کر خوب سیوا کری بر وقت فرصت اپنا
حال اُنکی خدمت مین گذارش کیا اور عاجز ہو کر قدم پکڑ لیئے ہر بھگتون کو کمال رحم اُسکے حال پر
اختلال پر ہوا اور بر وقت روانگی یہ اُپدیش فرما گئے کہ ابکی دفعہ جو پسر تولد ہووے تو اُس کا نام نارائن
رکھنا چنانچہ اجامیل نے بر وقت تولد فرزند کے موافق اُپدیش کے عمل کیا اور اُس
پسر کو کمال عزیز رکھتا تھا جب عمر اجامیل کی آخر ہوئی اور جمدوت روح قبض کرنے لگے

---

۱ ہمیشہ یکسان برابر ۱۲ ۲ روشن و روشنی دہندہ ۱۲ ۳ ایشر کی دانستگی کا جو پرم اُس کے ہمہ تن
پا گیان اور آنند کا جسم ۱۲۔

تو بڑا دُکھ ہوا اور بآمید چھوٹنے کے اُس دُکھ سے پُکارا کہ ہے نارائن نام مذکور زبان سے برآمد ہوا ہی تھا کہ پارشدنارایـن جی کے اُسی وقت پہونچے اور جم دوتان کو مار کر نکال دیا اجامیل کو بمان پر سوار کیا اور پرم اوتساہ سے بیکنٹھ مین لیگئے جمدوت پاس جمراج کے نالشی ہوئے کہ اجامیل نے بھگوت نام وقتِ مرگ کچھ بھگتی اور اعتقاد سے نہین لیا تھا اُسکے پسر کا نام نارایـن تھا اُس کو پکارا تھا باوجود اسکے بھگوت پارشدون نے ہم کو نکالدیا اور مہاراجراج نے فرمایا کہ جس حالت مین نارایـن کا نام زبان سے برآمد ہوا تو اور کونسا دھرم کرم و نیک عمل باقی رہا کہ اجامیل کو کرنا ضرور ہوتا تم بیوقوفون کو اس بات اور بھگوت نام کی مہما کا کچھ خیال نہوا خوب ہوا کہ تمکو سزا ہوئی آیندہ خبردار رہو کہ جہان بھگوت نام کا اُچّارن کسی طرح ہو وہان ہرگز نہ جاؤ کسواسطے کہ جہان بھگوت کا نام ہے وہان جمدوتون کا کیا کام جب اجامیل پرم دھام کو فائز ہوا تو زن فاحشہ بھی دل لگا کر اُسی پرم گت کو پہونچی واہ واہ پرتاپ بھگوت کا کہ کہان تو اجامیل کے گناہ عظیم اور کیا درجہ صرف دھوکھے سے نام لینے کی بدولت ملا اگرچہ اس چرتر مین مہاستسنگ کی اور یہ بات کہ بھگوت بھگت کو کیسا ہی کوسنگ اور مصیبت وغیرہ عائد ہو لیکن اُسکا ناس نہین ہوتا کہ بھگوت نے ادھیاے نہم گیتا جی مین وعدہ مستقل کیا ہے بخوبی ثابت ہوتی ہی لیکن نام مہاپر زیادہ تر غور اور خیال واجب ہے کہ جو نادانستگی سے یہ درجہ حاصل ہوا تو بحالت دانستگی نام لینے سے نہ معلوم کیا مراتب نصیب ہون گے ۔

کتھا ایک راجہ پرم بھاگوت ایسے ہوئے کہ سب بھگوت کا سُمرن بھجن پوجا کیرتن وغیرہ ہروقت دل مین کیا کرتے اور کسی سے وہ حال دلی اپنا ظاہر نہ کرتے اگرچہ دل سے تارک سب راج کاج و دنیا کے تھے لیکن بظاہر ایسے مشتاق لذائذ سے لوگون کو معلوم ہوتے تھے کہ گویا مطلق بھگوت کی طرف توجہ نہین استری راجہ موصوف کی ہر بھگت تھی دل مین خیال کیا کرتی کہ اگر راجہ کسی طرح بھگوت کی طرف رجوع ہو تو خوب ہو اور چونکہ حال دل راجہ سے ناواقف تھی اسواسطے افسردہ خاطر رہتی تھی ایک رات بحالت خواب و بیخبری کے بھگوت نام راجہ کی زبان سے برآمد ہوا رانی سُنکر کمال خوش ہوئی صبح ہی نوبت نقارہ وغیرہ بجوائے اور خیرات کری راجہ نے سبب اتساہ اور خیرات کا پوچھا جواب دیا کہ آج آپ کی زبان سے بھگوت نام برآمد ہوا ہے اسواسطے یہ

خوشی وخیرات ہے راجہ نے پوچھا کہ کیا حقیقت مین نام میرے منھ سے نکل گیا رانی نے جواب
دیا کہ البتہ راجہ نے سنکر فرمایا کہ اصل جان تو بھگوت کا نام تھا اگر وہی نکل گیا تو یہ جسم کس کام کا ہے
یہ کہکر فی الفور جسم کو چھوڑ دیا اور پرم پد کو پایا رانی نے جو یہ حال بھگتی اور بھاؤ پوشیدہ راجہ
کا دیکھا تو مہاجرت ایسے پرم بھگت اور رنج اپنی نادانی سے کمال مضطرب وبیقرار ہوئی بیہوش
وحواس محو بھگوت بھاؤ اور راجہ کے پریم کی ہوکر پران تیاگ کردیئے اور جس پرم دھام کو راجہ
موصوف گئے تھے وہان پہونچی فی الحقیقت جس کسی کو بھگوت نام سے محبت نہین وہ مثل مردہ کے
ہے اور جسکو اس نام مبارک سے عشق ہے وہ زندۂ جاوید ہے۔

کتھا اگرچہ بھگوت ہمیشہ اور ہر جگ مین اپنے بھگتون پر کرپا اور انگرہ (عنایت) (अनुग्रह) کرتے آئے لیکن کلجگ مین
تو اس قدر نظر رحم اور پرورش کی ہے کہ جس کا بیان نہین ہوسکتا وجہ یہ ہے کہ اس جگ مین بھگوت
نے اپنے نام مبارک کو وہ بزرگی اور معجزہ عنایت فرمایا ہے کہ جو مقاصد دلی ہر دو جہان کے دیگر
جگون مین جگ وتپ (तप) و پوجا وغیرہ سے حاصل ہوتے تھے وہ سب صرف نام کیرتن سے حاصل ہوجاتے
ہین اور پہلے جگون مین باوجود عبادت شاقہ وجگ (यज्ञ) وغیرہ کے حصول بھگوت کا عرصہ کثیر مین ہوتا
تھا اور اس کلجگ مین نام کی کیرتن سے بہت جلد ہوتا ہے کہ بہ نسبت دیگر عبادتہاے کے نام کیرتن
بہت آسان ہے اور بلا خرچ دبے تردد سب کو حاصل ہوتا ہے ایک براہمن بھگوت بھگت کا ذکر ہے
کہ اپنی استری کو خسرال سے لیئے آتا تھا راستے مین ٹھگ ملگئے براہمن نے ٹھگون سے پوچھا کہ کہان
جاتے ہو انھون نے جواب دیا کہ جہان تم جاتے ہو اور ہم تمکو باختیاط تمام پہونچا دینگے بلکہ جس راستہ
کو تم جاتے ہو یہ راہ اچھی نہین ہم براہ راست تم کو لیچلین گے ہمارے ساتھ چلو براہمن کو اُن ٹھگون کی
گفتگو پر اطمینان نہ ہوا اور کہا کہ ہمارا تمھارا کیا ساتھ ہے تم ہم سے علیحدہ چلے جاؤ اور ہم علیحدہ بطور
خود جاوینگے ٹھگون نے گفتگوے لباسی سادھنا اور دھرم کی کہکر اقرار کیا کہ تمھارے ہمارے
بیچ مین سری رام چندر ہین ہم تمھارے ساتھ کسی طرح کی دغا نہ کرینگے براہمن کو تب بھی ذرا بے اطمینانی
رہی لیکن براہمنی نے سمجھایا کہ یہ لوگ سری رام چندر جی کو ضامن دیتے ہین اس نام سے سواے اور
کیا باعث یقین کا ہوگا براہمن اپنی استری سے بہت خوش ہوا اور دونون بھگوت نام کا اعتقاد
کرکے چلے جب جنگل لق ودق مین پہونچے تو ٹھگون نے براہمن کو قتل کیا اور مال واسباب لیکر

مع استری کے روانہ ہوئے راہ مین وہ استری بار بار پیچھے پھر کر دیکھتی تھی ٹھگون نے پوچھا کہ تیرا
شوہر مارا گیا اب کسکو دیکھتی ہے استری نے جواب دیا کہ اُس شخص کو دیکھتی ہون کہ جسکو تم نے ضامن
دیا تھا ٹھگ اُسکو نادان جان کر ہنسے اور کہنے لگے کہ اے بیوقوف رام چندر کہان ہین سب کہنے
ہی کی بات ہے استری ممدوحہ ہرگز غیر معتقد نہوئی اور بدستور انتظاری دھنش بان دھاری کی
دیکھتی رہی سری رگھنندن سوامی اعتقاد کامل دیکھ کر گھوڑے پر سوار یا شنہ کوب تشریف لائے
اور جس قدر وے ٹھگ تھے اُن کو قتل کرکے برہمن کو زندہ کر دیا اور ایسے اُنکی بھگتی اور اعتقاد کے
بسی بھُوت ہوئے کہ بطور محافظان ہمراہ اُن کے تا نجا نہ آئے پھر انتردھیان ہو گئے واضح ہو کہ
ٹھگون کے ہاتھ سے جو براہمن کو اوّل دُکھ ہوا تو یہ سبب تھا کہ جب ٹھگون نے بھگوت کو ضامن دیا تو
براہمن کو بے اطمینانی رہی تھی اگر باطمینان اعتقاد کامل کرکے ٹھگون کے ساتھ ہو لیتا تو ہرگز
دُکھ نہ ہوتا ۔

کتھا کبیر جی कबीर जी کاشی مین بھگوت بھگت ایسے ہوئے کہ جنکی بھگتی اور پرتاپ اور معجزات مشہور
و زبانزد خلائق ہین جنھون نے بھگوت بھگتی سے خلاف اُمور کو ادھرم جانا یعنی جوگ و جگ و دان و برت
وغیرہ بلا بھگوت بھجن اور بھاؤ کے سب فضول اور ناحق تصوّر کیئے اور فی الحقیقت شاسترون کا
بھی مطلب خاص یہی ہے کہ دیگر سب سادھن یعنی جوگ جگ تپ دان وغیرہ مثل صفر کے ہین اور
رام نام مثل ہندسہ کے اگر رام نام کا ہندسہ موجود ہے تو وے جوگ جگ وغیرہ صفر رام نام ہندسہ
پر ایزاد ہو کر سب دس گنے ہو جاتے ہین اور اگر رام نام کا ہندسہ نہین تو سب وے صفر ناحق اور
خالی از کار بلکہ بجائے ندارد کے ہین اور مطلب اس تحریر سے یہ ہی کہ جو سادھن ہو وہ واسطے حصول
بھگتی اور محبت رام نام اور بھگوت کے ہو نہ برائے دیگر مزخرفات دنیاوی و بہشت وغیرہ کے کبیر
جی نے ایک ایسا گرنتھ بنایا کہ جسکو ہر فریق والا تسلیم کرے اور بلا تعصب واسطے مغفرت ہر ایک
کے کار آمد ہو بھگوت بھجن بلا تزلزل کرنے والے ایسے تھے کہ بھجن کے روبرو برن آسرم کے دھرم سب
ناچیز تصوّر کیئے اگرچہ کتھا اُن کی بکثرت زبانزد ہین یہان جو کچھ بموجب شرح بھگت مال کے دریافت
ہوئی وہ لکھی جاتی ہین ابتدا سے قوم و ملت کے قواعد وغیرہ کو ترک کرکے بھگوت بھجن مین مصروف رہتے
تھے غیب سے آواز آئی کہ تلک و مالا وغیرہ بھگوت بھگتون کا رُوپ دھارن کرو اور رامانند جی

کے چیلے ہوکر کبیر جی نے عرض کیا کہ رامانند جی مسلمانون کی صورت بھی نہین دیکھتے مجھکو چیلہ کس طرح کرینگے
بھگوت نے اُسکی بھی تدبیر بتلادی یعنی رامانند جی ہر روزہ کچھ رات باقی رہے واسطے اشنان گنگاجی کے
جایا کرتے تھے اُسوقت کبیر جی حسب ہدایت بھگوت کے بر سر راہ پڑ رہے اور جب رامانند جی آئے
تو اُن کا چرن کبیر جی کے اوپر پڑا اور رام نام زبان سے برآمد ہوا کبیر جی نے اُسی رام نام کو منتر کا
اُپدیش سمجھا اور تلک مالا وغیرہ دھارن کرکے اُس مہامنتر کا جپ اور بھجن کرنے لگے والدہ کبیر جی نے
جو دیکھا کہ خلاف ہمارے مذہب کے رام نام کی طرف توجہ ہو تو شور و غل کیا اور سمجھایا کبیر جی نے
کچھ نہ سُنا اور اپنے بھجن سمرن مین بدستور مشغول رہے آخر فریاد اس معاملہ کی رامانند جی تک پہونچی یعنی
عرض گویان نے عرض کیا کہ کبیر اپنے آپ کو چیلہ جناب کا مشہور کرتا ہے اس خلاف گوئی کی سزا
ہو رامانند جی نے حکم دیا کہ کبیر جی کو پکڑ لاؤ ہم نے کب اُسکو چیلہ کیا ہی کبیر جی حاضر آئے اور رامانند جی
نے پردہ ڈلوا کر حال پوچھا کبیر جی نے سب حال اُپدیش کا بیان کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ سب شاسترون
کا اتفاق اس بات پر ہے کہ رام نام مہامنتر ہے چنانچہ منتر شاستر رام استوراج مین لکھا ہے کہ سری
رام نام منتر جپنے کے لائق ہے اور مہامنتر برمھ سروپ ہے پھر دوسرا قول ہی کہ جو شخص رام منتر جپتا ہے
اُسکو دنیا کی سب حشمت اور مکتی حاصل ہوتی ہے اور شیوجی نے پاربتی کو رام نام پرم منتر بجائے
ہزار نام کے اُپدیش کیا سوسوا ہے اس نام کے کہ جسکا اُپدیش زبان مبارک سے مجھکو ہوا اور
کونسا منتر ایسا تھا کہ جسکا اُپدیش فرماتے اور جبکہ اُسکا اُپدیش آپکی زبان سے ہو تو آپ کے
گرو اور میرے چیلہ ہونے مین کیا مقام شک رہا رامانند جی نے یہ اعتقاد کبیر جی کا رام نام مین دیکھکر
پردہ درمیان سے دور کیا اور اپنی چھاتی سے لگا کر اُپدیش بھگوت بھجن و سمرن و سادھو سیوا کا
کیا اور رخصت فرمایا کبیر جی اگرچہ پیشہ پارچہ بافی کا کرتے تھے لیکن دل ہروقت رام نام مین رہتا
تھا اور پیشہ کے کام مین اسی قدر مصروفیت تھی کہ جس قدر مین خرچ روزمرہ کا دفا کر جاوے
ایک روز بازار مین واسطے فروخت پارچہ کے کھڑے تھے کوئی سادھو آیا اور اُن سے سوال
کیا کہ برہنہ ہون کبیر جی نصف پارچہ دینے لگے اُسنے کہا کہ نصف سے کام نہین چلتا کبیر جی نے بالکل
حوالہ کیا اور بخیال اس کے کہ والدہ و عیال و اطفال منتظر ہونگے بلا زر ان کے پاس خالی
ہاتھ کیا جاؤن گھر نہ گئے پوشیدہ ہو گئے اور متعلقین انتظار دیکھ کر متردد ہوئے بھگوت نے جو

یہ اعتقاد کبیر جی کا دیکھا تو تکلیف اُنکے لواحقین کی گوارا نہ کرسکے اور بعد تین روز کے ہر قسم کی جنس
بیلون پر لاد کر بنجارہ کے روپ سے کبیر جی کے گھر آئے اور والدہ کبیر جی نے شور و غل کیا کہ میرا بیٹا
کسی سے ایک دانہ بھی نہیں لیتا تو کون ہے جو اس قدر جنس ہمارے گھر ڈالتا ہی لیکن بھگوت نے کچھ نہ سُنا
اور سب جنس اُنکے گھر ڈالکر روانہ ہوئے بعد ازان دو چار آدمی واسطے تلاش کبیر جی کے گئے اور اُن کو
گھر لائے کبیر جی نے جو وہ جنس دیکھی اور حال سُنا تو جانا کہ بھگوت نے کرپا کری ہے خوش ہوئے اور
بھگوت بھگتون کو بُلا کر وہ سب جنس تقسیم کردی بعد ازان اپنے پیشہ کو بھی ترک کر دیا کہ مخل بھجن تھا
برہمنان کاشی نے سُنا کہ ہزار ہا من جنس سادھان کو اُٹھادی اور کسی برہمن کو ایک دانہ بھی نہیں دیا
فراہم ہو کبیر جی کے گھر آئے اور کہا کہ سُن لے جولاہے تجھکو دولت کا از بس غرور ہو گیا ہے کہ بلا
ہماری اطلاع کے فقیرون کو کہ کم ذات اور شودر تھے جنس تقسیم کردی تو اس شہر کو چھوڑ کر کہین اور
سکونت اختیار کر کبیر جی نے فرمایا کہ کس واسطے شہر سے نکلجاؤن کسی کے گھر چوری کری ہے یا راستہ
لوٹا ہے کہ اس قصور مین شہر بدر کرتے ہو برہمنان نے جواب دیا کہ تونے بلا ہمارے جو فقیرون کی خدمت
اور عزت کری یہی قصور کافی ہے بس خیر اسی مین ہے کہ یا تو ہماری کچھ نذر کر یا شہر سے باہر ہو کبیر جی نے
فرمایا کہ میرے پاس سوائے اس گھر کے اور کچھ نہیں سو تم اس گھر مین بیٹھ رہو یہ کہکر اور اُن ناعاقبت
اندیشون سے راستہ چھوڑا کر جنگل مین پوشیدہ ہو گئے بھگوت نے اپنے بھگت کا پرتاپ تمام شہر کاشی مین
مشہور کرنا مناسب جانا اسواسطے کبیر کا رُوپ بنا کر آئے اور سب برہمنان کو نقد اور جنس
اس قدر تقسیم کیا کہ تمام شہر مین جس اور نام کبیر جی کا مشہور ہو گیا اور تمام برہمن از بس راضی
اور خوشنود ہوئے بعد ازان بھگوت برہمن کا سروپ دھارن کر کے کبیر جی کے پاس گئے اور فرمایا کہ
تو کس واسطے جنگل مین ون بھر پھرتا ہے کبیر جی کے گھر کس واسطے نہیں جاتا جو کوئی اُسکے دروازے پر
جاتا ہے نقد اور جنس پاتا ہے کبیر جی اپنے گھر آئے اور حال دیکھ کر بھگوت کرپا کے پریم سے خوشنود ہوئے
جب ایسے معجزات اور بھگوت کرپا کی شہرت کاشی جی مین ہوئی تو لوگون کا ہجوم اُن کے پاس ہونے
لگا کبیر جی کو جو بھگوت بھجن مین خلل معلوم ہوا تو واسطے دور کرنے آمد و شد لوگون کے یہ تدبیر کری کہ
طوائف کو ساتھ لیکر اور ایک ہاتھ اُسکی گردن مین ڈالکر اور دوسرے ہاتھ مین شیشہ گنگا جل بجائے
شراب کے لیکر مستانہ شہر مین پھرنے لگے بھگوت بھگتون نے جو یہ حال دیکھا تو ننگ سے خائف

ہوئے اور دل مین کہنے لگے کہ کبیر جی پرم بھاگوت ہین اُن کو لوگون نے بسبب ساتھ لینے طوائف کے بشئی سمجھ لیا اور گنگا جل کو شیشۂ شراب تصوّر کیا پس دیگر اشخاص کو سنگ طوائفان کا کیون نہ جہنم کو پہونچا دیگا اور بکھ لوگون نے جو وہ حال کبیر جی کا دیکھا تو خوش ہو کر ہنسے اور قہقہہ کر کے ہجو کبیر جی کی کرنے لگے اگرچہ اس تدبیر سے مطلب دلی کبیر جی کا بخوبی حاصل ہوا کہ وہ اژدہام آمد لوگون کا موقوف ہو گیا لیکن عوام ناواقف گناہ ہجو اور عیب گوئی مین گرفتار ہونے لگے لاچار کبیر جی نے یہ تدبیر کی کہ طوائف اور شیشہ اسی طرح لیئے ہوئے راج دربار مین پہونچے اور سبھا مین جا کر بیٹھ گئے راجہ اور مصاحبین اسکے کہ معتقد کبیر جی کے تھے وہ حالت دیکھ کر مطلق ملتفت تواضع و تکریم نہ ہوئے اور بے اعتقاد ہو گئے کبیر جی نے اٹھکر تھوڑا گنگا جل زمین پر ڈالا اور رام رام کہکر افسوس کرنے لگے راجہ نے پوچھا کہ مہاراج یہ کیا حرکت اور کیا افسوس ہے کبیر جی نے جواب دیا کہ اس وقت رسوئیہ سری جگنا تھ راے جی کا آگ مین جلنے لگا تھا مین نے یہ پانی ڈالکر آگ کو سرد کیا ہے اور رسوئیہ کو بچایا ہے راجہ کو تعجب ہوا اور قاصد بھیجکر جگنا تھ پوری سے خبر منگائی تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت بروقت آمادگی دیگ بھگوت پرشاد کے کبیر جی نے آگ بجھا کر رسوئیہ کو نکالا راجہ کو کمال ندامت اپنی حماقت پر ہوئی کہ بسبب حال ظاہری کے تعظیم ایسے پرم بھاگوت کی نہ کری اور فکر معاف کرانے تقصیرات مین ہوا آخر گلے مین کولھاڑی ڈالی اور سر پر لکڑیون کا بھار رکھکر پابرہنہ مع استری کے کبیر جی کی خدمت مین آیا اور کمال عجز و الحاح سے قدمون مین پڑا کبیر جی کو اُس کے حال پر رحم آیا اور عفو تقصیرات کا کر کے بھگوت بھگتی کا اُپدیش کیا اُس زمانہ مین سکندر نامے بادشاہ تھا اُس کا ڈیرہ کاشی جی مین پہونچا مسلمانان اور برہمنان نامعتقدان نے والدۂ کبیر جی کو ہمراہ لیکر استغاثہ کرایا کہ کبیر نے تمام شہر مین لوگون کو ایسا گمراہ کر دیا ہے کہ جو کوئی اُس کی گفتگو پر عمل کرتا ہے نہ ہندو رہتا ہے نہ مسلمان بادشاہ نے کبیر جی کو طلب کیا اور جب حاضر آئے تو حاضرین نے واسطے آداب سلطانی اور مجرا کے ہدایت کی کبیر جی نے فرمایا کہ مجھکو نہ سلام کرآتا ہے اور نہ بادشاہ سے کچھ کام ہے ایک رام نام کو جانتا ہون کہ وہ ہی میرا بادشاہ ہے اور وہی میری جان کا آدھار بادشاہ سنکر پُرغضب ہوا اور پابزنجیر کر کے دریا مین ڈالدیا کبیر جی پہلے ہی زنجیر آواگون سنسار کی کاٹ چکے تھے دریا سے کنارے پر آگئے اور زنجیر دریا مین ڈوب گئی

غیر معتقدان کور باطن نے وقوع اس معجزہ کا سحر تصور کیا اور لکڑی جلا کر آگ مین ڈالدیا
بھگوت کرپا سے وہ آگ ہزار چند ان سے زیادہ سرد ہوگئی اور کبیر جی ایسے اس مین سے نکلے کہ
پہلے بھی ایسا خوبصورت جسم نہ تھا جب ان سب تدبیرات سے کچھ نہ ہوسکا تب ایک مست ہاتھی چھوڑا
اور وہ بھی نزدیک نہ آسکا بلکہ کبیر جی اُسکو شیر نظر آتے تھے اس واسطے بھاگ گیا بادشاہ
نے جو یہ پرتاپ بھگتی کبیر جی کا دیکھا تو قدمون مین گرا اور عرض کیا کہ خادم اور غلام قدوم مبارک
کا ہون عفو تقصیرات کا کرو تا کہ غضب سے مامون رہون زر زمین وغیرہ جو کچھ مطلوب ہو ارشاد ہو
کہ پیشکش کرون اور ایسی عنایات حال نحیف پر مبذول فرماؤ کہ سعادت اندوز دنیا و آخرت کا
ہون کبیر جی نے فرمایا کہ ہم کو سوائے رام نام کے اور کسی سے کچھ کام نہین زمین و زر وغیرہ سب
ہیچکارہ ہین یہ کہکر اپنے گھر آئے اور سب ہر بھگتون کو آنند مین مگن کیا برہمنان شہر نے جو یہ حال
دیکھا تو خجل ہوکر درپے تدبیرات تکلیف دہی کبیر جی کے ہوئے اور یہ شعبدہ برپا کیا کہ چند اشخاص کو
سادھو روپ بنا کر جا بجا سادھان اور ہر بھگتان کے پاس بھیجدیا اور جانب کبیر جی سے
کہلا بھیجا کہ فلان تاریخ اُتساہ و بھنڈارہ ہے تشریف لاوین چنانچہ سب سادھو جوق جوق بروز
معہود آئے اور کبیر جی بدریافت اصل حال کے بے سامانی و ناداری سے اپنے آپ کو متحمل سیوا
اور خدمت کا نجانکر پوشیدہ ہو گئے بھگوت کو ہنسی اپنے بھگت کی گوارا نہ ہوئی اور خود بصورت
کبیر جی کے تشریف لائے اُس دھوم دھام اور خوبصورتی سے انصرام اُس بھنڈارہ کا کیا کہ اور
کسی سے کب ممکن ہے یعنی اول تو بروقت تشریف آوری ہر جماعت و گروہ کے استقبال و ڈنڈوت
پرنام وغیرہ کی رسمیات ادا کی پھر ہر ایک کو مکان معقول واسطے قیام کے دیا بعد ازان خدمت
پاشوئی اور غسل وغیرہ ہر یک سادھو کی بجا لائے پھر حسب دلخواہ ہر یک کو سامان خوردنی
وغیرہ پہونچایا جب اِن سب امور ضروریہ سے فراغت ہوئی تو ہر ایک گروہ کے ساتھ ست سنگ
و بھگوت چرچا مین مصروف ہوئے اور چند روز تک یہی حال رہا بعد ازان سادھو روپ بنا کر
کبیر جی کے پاس گئے اور سب یہ حال اُس بھنڈارہ کا بیان کیا کبیر جی اپنے گھر گئے اور بھگوت کرپا
کے پریم سے تن مین نہ سمائے ایک اپسرا سُرگ لوک کی واسطے امتحان بھگتی کبیر جی کے خوبصورت
اور موہنی روپ بنا کر آئی اور اپنے ناز و ادا وغیرہ سب کچھ کر گذری لیکن کبیر جی کے دِل مین

بھگوت روپ بسا ہوا تھا کچھ گنجایش دغابازی اُس عورت کی نہو سکی یعنی کبیر جی نے مطلق خیال بھی اُس اسپرا کی طرف نہ کیا نادم ولاچار ہو کر چلی گئی بھگوتنے جو یہ حال استقلال اور بھگتی کبیر جی کا دیکھا تو خوش ہوئے اور چتربھج روپسے ظاہر ہو کر درشن دیئے اور ہاتھ مبارک اُن کے سر پر رکھکر فرمایا کہ مع جسم پرم دھام کو چلو کبیر جی روپ مادھری بھگوت کا کہ جس کو جوگی جن بھی تصور مین نہین پاتے دیکھ کر پرم آنند مین مگن ہوگئے اور سب طرح اپنے آپکو کرتارتھ جانکر واسطے جانے پرم دھام کے تیار ہوئے لیکن واسطے ظاہر کرنے پرتاپ بھگوت بھگتی کے ایک چرتر عجیب کیا یعنی کاشی کے پار مگدھ دیس ہے اور اُس دیس مین جو کوئی مرتا ہے اُسکو گدھے کی دیہہ ملتی ہے سو کبیر جی بروقت جانے پرم دھام کے اُسی دیس مین یعنی گنگا پار گئے اور وہان جاکر مع جسم پرم دھام کو روانہ ہوئے مطلب اس چرتر سے یہ ہے کہ جو اشخاص صرف معتقد کرم شاستر کے ہین جسم خر مگدھ دیس کے مرنے سے اُنکو ملتا ہے اور جن کو بھگوت کی بھگتی نصیب ہے اُن کو ہر ایک دیس اور جگہ مثل ہزارہا کاشی کے ہے بلکہ بھگتی کو یہ درجہ ہے کہ مگدھ دیس مین مرکر بھگوت بھگت مع جسم پرم دھام کو جاتا ہے بعد ازان مسلمانان نے چاہا کہ نعش کبیر جی کو دفن کریںکیونکہ وہ مسلمان تھے اور ہنود ان نے کہا کہ سادھو تھے جلادینگے اس پر تکرار ہوئی آخر چادر اُٹھا کر جو دیکھا تو بجائے نعش کے خوشبودار پھول ملے اور سب کو بھگوت بھگتی کا اعتقاد ہوا۔

मगधदेश

کتھا پدم ناب जी पद्मनाभ

پدم نابھ جی دنیا مین بھگوت کا رام نام مہامنتر و دولت اور سیوا اور پوجا اور جپ اور تپ اور جوگ اور گیان ویراگ کا سار اور بھگوت روپ ہی نام سے سوا اور کوئی دوسرا نہین نام سے ہی دوستی اور نام سے ہی رشتہ اور نام سے ہی اعتقاد چاہیئے کہ یہی بھگتی ہے اور یہی گیان نام ہی نامی ہے اور نامی نام خود رگھنندن سوامی بڑائی اپنے اِس نام کی نہین کہہ سکتے کہ ہنومان جی سے برملا زبان مبارک سے فرمایا ہے اور مصنف بھگت مال لکھتا ہو کہ میرے اعتقاد مین نام رگھنندن سوامی کا خود سوامی ممدوح سے بڑا ہے کہ سب شاستر اس بات پر متفق ہین سو فی الحقیقت اگرچہ پرتاپ اور مہارام نام کی کتھا بالمیک و اجامیل و تلسی داس و نامدیو و ہنومان و پرہلاد و بھیکھن وغیرہ سے ظاہر ہے لیکن پدم نابھ جی کا حال سُنیئے کہ اُنکو کبیر جی اپنے گُرو کی کرپا سے رام نام کا بخوبی امتحان ہوا کاشی جی مین ایک ساہوکار کو مرض جذام تھا کہ اُس کی شدت سے کرم جسم مین پڑگئے تھے

कृमि

گنگا جی مین ڈوبنے کو چلا اتفاقیہ پدم نابھ جی بھی وہان آگئے اور اسکا حال دیکھکر رحم آیا فرمایا کہ تین دفعہ رام نام لیکر گنگا اشنان کر کہ اچھا ہو جاوے گا اُس نے موافق اجازت کے تین دفعہ رام نام لیکر غوطہ لگایا کہ پہلے سے بھی اچھا ہو گیا پدم نابھ جی نے اُس کو بھگوت بھگتی کا اُپدیش کر کے رخصت کیا اور یہ حال کبیر جی اپنے گرو کو سُنایا کبیر جی نے غصہ ہو کر فرمایا کہ تم کو ابتک رام نام کی مہما معلوم نہین ہوئی کہ ایک مرض قلیل دور کرنے کو تین دفعہ رام نام کہلایا وہ مہا منتر ہی کہ اگر اسکی ایک دفعہ بھی آواز کان مین پڑ جاوے تو کروڑون جنم کے مہا پاتک دور ہو جاتے ہین ایک جذامی کا روگ دور ہو جانا تو کیا حقیقت ہے پدم نابھ جی یہ مہما سُنکر زیادہ تر معتقد ہوئے اور دن رات بھجن اور سمرن اس نام مبارک مین رہنے لگے

نشٹھا پانزدہم[15] در تعریف و مہما گیان (ज्ञान) و بیان کتھا آرہ[12] بھگت اُپاسکان این نشٹھا

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی مین (مچھلی) ریکھا اور سنت کمار اوتار کو کوٹان کوٹ ڈنڈوت ہین اوتار موصوف بھگوت نے برہم پوری مین دھارن کیا اور برمھ گیان (मीन) نے جگت مین اسی اوتار سے رواج پایا بید شرتی و سب سمرتی و پوران اس بات پر متفق ہین کہ بلا گیان کے مکتی نہین پس بیدانت سانکھیہ (सांख्य वेदान्त) پاتنجل میمانسا ترک بیشیشک شاستر ون نے کہ شارح احکام بید کی ہین و نیز بید کا انگ کہلاتے (वैशेषिक तर्क मीमांसा पातञ्जल) ہین اور جہانتک جو کوئی طریق رستگاری یعنی مذہب و ملت کا کسی کے خیال مین گذرے اور جسقدر صفحہ ہستی پر موجود ہین اُن سب کا اصول کسی نہ کسی ایک شاستر مین موجود پایا ہے اور ممکن نہین کہ کسی مذہب و طریق کا اصول بیرون از ہر شش شاستر ہاے ممدوحہ کے ہووے واسطے تنقیح اُس گیان کے پیروی و کوشش کری تو سب نے گیان کو مقدم تر جانا لیکن چونکہ ہر ایک شاستر اپنے طور پر قاعدہ مکتی کا بیان کرتا ہے اِس واسطے بظاہر صورت اُس گیان کی چھ طور پر معلوم ہونے لگی یعنی آچارج و موجد ہر یک شاستر نے اپنے اصول و طریق کے موافق شرح گیان لفظ کی لکھی اور خلاصہ و لب لباب اپنے شاستر کا گیان کو بیان کیا اسواسطے شرح گیان لفظ مندرجہ ہر شش شاستر ممدوحہ کی ظاہر مین باہمدگر مختلف سی معلوم ہوتی ہے لیکن اخیر و انجام ہر یک کا جو بغور دیکھا جاوے تو واحد نکل آتا ہے اگر ہر یک شاستر کی موافقت و مطابقت سے اند کے مطلب اور حال گیان لفظ مذکور کا لکھا جاوے تو طوالت کثیر ہو جاوے اور ظاہر اکچھ نتیجہ حاصل نہین ہوتا

اس واسطے دلائل ونظائر مندرجہ ہر ششش شاستر سے درگذر کرکے جو اصل مطلب مراد باتفاق بید و
اکثر شاسترون کے ہے وہ لکھتا ہون واضح ہو کہ ایشر یا جیو کا سروپ جتھارتھ جانکر اور ایشر کی
यथार्थ
وحدانیت پر دلکو مستقل کرکے اُسی کو دیکھنا اور جاننا یہ گیان کا سروپ ہے یعنے ایشر واحد و لاشریک
ان جملہ صفات سے کہ جس قدر بید و شاستر نے مثل ست چت آنند راس وگھن بودھ واچیوت آنند
अच्युतानन्द घनबोध सच्चिदानन्दराशि व्यापक
امت و نربکار و بیاپک اور ابناسی وغیرہ بیان کئے ہین موصوف اور سب صفات سے علیحدہ
अविनाशी निर्विकार अमित
وجدا ہے بھگت جن اُسکی اُپاسنا پانچ سروپ سے کرتے ہین اول پرم परम یعنے سری بشن نارائن
بیکنٹھ نواسی کا اُس روپ وسامان وسماج سے کہ جو بید اور شاسترون نے بھگوت دھیان کے
بیان مین لکھا ہی تصور و آرادھن کرنا لیکن واضح رہے کہ جو سری رگھنندن یا سری کرشن سوامی
کے اُپاسک ہین وہ سری رگھنندن سوامی کو پرم ساکیت نواسی اور سری کرشن سوامی گولوک
نواسی کو پرم یعنے پرماتما مانتے ہین مطلب یہ کہ جو جس کسی سروپ یعنے رام خواہ کرشن خواہ بشن خواہ
نرسنگھ وغیرہ کا اُپاسک ہے وہ اپنے اشٹ کو پرم مانتا ہے معلوم رہے کہ یہ وہ سگن سروپ بھگوت کا ہے
کہ جسکو شیو برمھا وغیرہ سب جوگی جن طرح طرح کی سمادھی لگاکر تصور کرتے ہین اور کنہ کو نہین پہونچتے
بید اور سب شاستر و پوران و سمرتی وغیرہ مین ہزارہا تدبیرات دھرم و کرم و گیان و بیراگ وغیرہ کی
جو لکھی ہین واسطے حصول اسی سروپ کے ہین اسی سروپ کے حاصل ہونے سے مکت و سُجل و کرتارتھ
و کرت کرتیہ کہلاتا ہے دوم بیوہ ब्यूह سروپ اس سنسار کو پیدا کرکے پالن کرتا ہے اور
कृतकृत्य
پھر ناس کر دیتا ہے یعنی باسدیو سنکرشن پردیمن انردھ سوم विभूति بھوتی یعنی اوتار سو واسطے دور
کرنے ادھرم اور مستقل کرنے بیدمرجاد اور رچھا کرنے اپنے بھگتون کے ہوتا ہے اور دو قسم کا ہوتا ہے
ایک مکھیہ मुख्य اوتار رام کرشن وغیرہ ہین کہ جن کا جسم مایا کا رچا ہوا نہین بلکہ مایا دھیش یعنے
मायाधीश
مایا کا مالک ہے اور پانچ اُپ نشد بید کے ان کی اُپاسنا مین گوپال تاپنی و رام تاپنی وغیرہ نازل ہین
रामतापिनी गोपालतापिनी
واضح ہو کہ یہ اعتقاد سری سنپرداوالون کا تحریر ہوا اور جو لوگ رام کرشن نرسنگھ باون وغیرہ کے
اُپاسک ہین وے اپنے اشٹ کو اوتاری مانتے ہین اور بشن اور دیگر اوتارون کو اوتار دوسرا
گون गौण اوتار اُس کی دو تفصیل ہین ایک تو واسطے رفع اگیان سنساری لوگون کے اور
شدھ کرنے اُن کے اور رواج دینے دھرمون کے ہوتا ہے مثل بیاس کپل و پرتھ وغیرہ و نیز بعض لکھدیشر

دوم پرسرام دشیو وغیرہ اور واضح رہے کہ کچھ شرح اور دونون کی نشٹھا دوم مین حاشیہ پر لکھی گئی
چہارم انتر جامی اُسکی وہ قسم ہین ایک غیر مجسم یعنی گیانانند अन्तर्यामी ज्ञानानन्द الکھ ابناسی نریہہ अलख अविनाशी निरीह
نرنجن نرگن برہم سرب بیاپک ہے جس طرح کنجد اور لکڑی کی ہر یک جسم وعضو مین تیل و آتش موجود सर्वव्यापक निर्गुणब्रह्म निरञ्जन
ہین لیکن نظر نہین آتے اسی طرح وہ سب جگہ موجود اور بیاپک ہے اور جسکے پریرنا سے مایا بیشمار برہمانڈون
کو رچتی ہے دوم مجسم یعنے سگن مورتی سنکھ چکرو دھاری مایا سے علیحدہ باسدیو سروپ ہے اور یہی بھگوت प्रेरणा
بگرہ سنکرشن وغیرہ بیوہ سروپ کے ساتھ کہ جسکا ذکر دوسرے سروپ مین ہوا شمار ہوتا ہے یعنے
باسدیو سنکرشن پردیمن انرودھ پنجم ارچا سروپ ہے کہ جسکا ذکر نشٹھا ہشتم یعنی پرتما व्यूह संकर्षण अर्चास्वरूप
وارچا مین مفصل لکھا گیا بھگوت سروپ کا بیان ہو چکا مایا کا سروپ یہ ہے کہ جڑ یعنی غیر حس ہے
بالذاتہ کچھ کسی طرح کی طاقت نہین رکھتی بھگوت پریرنا سے سب کام کرتی ہے بعض کا قول یہ ہے
کہ وہ مایا انادی سانت ہے یعنے یہ معلوم نہین ہو سکتا کب سے ہے اور کب پیدا ہوئی بلکہ قدیم ہے
لیکن انت اسکا ہو جاتا ہے جب حسب قواعد بید وشاستر واسطے رہائی کے تدبیر کیجاتی ہی تو وہ مایا सान्त अनादि
دور ہو جاتی اور بعض یہ کہتے ہین کہ مایا انت ہے اور ہمیشہ رہیگی کہ بھگوت کی قدرت کاملہ ہے دور ہونا अनन्त
اسکا غیر ممکن ہے لیکن جب حسب قواعد بید کے یہ جیو بھگوت آرادھن کرتا ہے تو بھگوت کی کرپا नित्य
سے وہ مایا اُس شخص پر مثل دیگر اشخاص کے اپنا زور اور طاقت نہین کرسکتی اس باب مین مطلب
اصلی دونون کا واحد ہے صرف گفتگو کا فرق ہے وہ مایا دو قسم کی ایک بدیا کہ جس विद्या
بیشمار برہمانڈ اور برہمانڈون کے مالک پیدا ہوتے ہین دوم ابدیا کہ جسکے سلسلہ مین یہ جیو پھنستا अविद्या ब्रह्माण्ड
ہوا ہے جیو کا سروپ کہ جسکو آتما بھی کہتے ہین کچھ نام نشٹھا کے آخر مین درج ہوا یعنی بھگوت انس
سے ظاہر ہوا نت نربکار پرش وان گیانانند سروپ وہر سہ زمانہ مین موجود ہے الا مثل بھگوت کے अंश
انت نہین بھگوت شیشی اور جیو آتما شیش ہے واضح ہو کہ شرح لفظ شیش اور شیشی کی مفصل سیوا
نشٹھا مین مندرج ہو گی سو جیو پانچ قسم کے اول نت ہین کہ اُن کا جسم مثل دیگر اشخاص کے دنیا जीव शेषी
مین نہین ہوا مثل نشوک سین وغیرہ دوم مکت ہین کہ بھگوت آرادھن اور گیان کے ذریعہ سے مکت नित्य
ہوئی سوم کیول ہین کہ قریب مکت ہونے کے اپنی جہد و کوشش سے پہونچ گئے یعنی جیو نمکت چہارم مکشو विष्वक्सेन मुक्त
کہ جو خواہشگار مکت کے ہین دو قسم ہین اول وہ کہ جنھون نے بقاعدہ نودھا بھکتی मुमुक्षु जीवन्मुक्त केवल नवधा

کے بھگوت چرنون مین دل لگایا ہے دوم شرناگت کہ بھگتی وغیرہ سے کچھ تعلق نہین سب طرح سے صرف
بھگوت چرنون کی پناہ لی ہی اور اپنے آپ کو مطلق بے اختیار جملہ اُمور مین سمجھ کر سب بوجھ بھار بھگوت
پر ڈالدیا ہی اُن کی دو قسم ہین یکے دربت [दृप्त] کہ جو یہان ہمہ تن بھگوت کی کینکرج [कैङ्कर्य]
یعنے سیوا و خدمت و بھجن وغیرہ مین حسب قاعدہ معینہ شاسترون کے مصروف ہین دوم امرت [अमृत]
وہ ہین کہ یہان تو حسب قاعدہ کے سیوا و خدمت وغیرہ اُن کی کمال کو پہونچگئی ہی لیکن مضطرب و بیقرار
ہین کہ کسی طرح جلد تر از جلد کینکرج اُس بھگوت سچدانندگھن کا کہ جو پرم و پرماتما شاسترون مین لکھا ہے
اور جس کے واسطے سب تدبیرات مندرجہ بید و شاسترون کی ہین ہم کو حاصل ہون پنجم بندہ [बन्ध]
وہ ہین کہ لذائذ دنیاوی مین محو و مشغول رہ کر آواگون کی پھانسی مین پھنسے رہتے ہین اور یہی حال
رہیگا اگرچہ بعض ہر پنج اقسام مصرحۂ بالا کی تین قسم بیان کرتے ہین یکے بکت [विमुक्त] جو چھوٹ گئی یعنے
مغفرت یافتہ دوم سادھک [साधक] یعنے ممکشو کہ جو واسطے رہائی کے تدبیر کرتے ہین سوم بشئی [विषयी]
یعنے ہوس لذائذ دنیا لیکن جو غور کیجاتی ہے تو مطلب دونون کا واحد ہے جیو کا بیان ہو چکا
گیان کی تنقیح اور شرح مین بعض کا قول یہ ہے کہ بعد جان لینے سروپ ایشر یا جیو کے جب ایشر
اور جیو کو واحد سمجھ کر بطاقت ابھیاس[1] [अभ्यास] و بیراگ کے توجہ دل کی مستقل ہوئی اور حرف دوئی کا صفحہ
دل سے محکوک ہوا اُسکا نام گیان [ज्ञान] ہے اور اس مین محو و بلا تزلزل ہونا بگیان مطلب اُن کا یہ ہی کہ
جہان تک ظاہر و باطن و قیاس کی نظر پہونچے وہ سب بھگوت نرنکار گیانا نند سروپ سچدانند
گھن ایک ہے سوا اسکے نہ کبھی کچھ ہوا نہ ہے نہو گا اور یہ جو سنسار نظر آتا ہی سب بھرم اور مثل خواب
کے ہے حقیقت مین سب ایشر ہے اور بعض کا یہ قول ہی کہ فی الحقیقت جہانتک وہم اور قیاس کو دخل ہی وہ
سب بھگوت کا روپ ہے لیکن یہ جیو غلام اور بندہ اُس بھگوت کا ہی اور بعض ایسے ہین کہ نہ اُن کو اول
گفتگو سے کچھ مطلب ہے نہ ثانی سے کہتے ہین کہ اپنے محبوب مطلوب صادق کے تصور[2] مین دل ایسا
محو و مستغرق ہو جائے کہ سوائے اُس روپ انوپ کے کچھ مطلق چشم ظاہر و باطن مین باقی نہ رہے وہی گیان
ہی اور وہی بیراگ وہی بھگتی ہی اور وہی سرناگتی واضح ہو کہ اس قسم کی تشریحات اندک اندک فرق
سے کہ بغور و تامل و تجاوز با ہمدگر اُنکے محسوس ہوتا ہے کثیر ہین لیکن انجام ہر ایک کے اعتقاد اور شرح
کا ایک ہوتا ہے کیا معنے کہ جس شخص نے جیو ایشر کو واحد تصور کیا تو اُس کی نظر مین سوائے ایک تاثیر کے

[1] مشق ۱۲
[2] غیر مجسم ۱۲

لہ تصور یا ارادت تصور ۱۲

دوسرا نہ رہا اور جس شخص نے اپنے آپکو غلام اور بھگوت کو مالک تصور کیا تو وہ بھی بوقت محویت مستغرق
ہونے کے بھگوت روپ مین خودی کو بھول جاویگا اور سوائے اُس روپ کے اور کچھ نظر نہ آیگا چنانچہ
ہر ایک شخص کو تجربہ ہوا ہوگا کہ بعض وقت کسی کام مین ایسی بیساختہ طبیعت لگ جاتی ہے کہ مطلق
خیالِ خویش و بیگانہ اور تن بدن کا نہین رہتا پس جبکہ بھگوت کے تصور و روپ کا مزہ اور کیفیت
حاصل ہو تو کب ممکن ہے کہ کوئی دوسرا اور بھی سوائے اُس روپ انوکھے باقی رہے اب خلاصہ اور
اصل سب شاسترون کا لکھتا ہون کہ جس طرح ممکن ہو یہ جیو بھگوت چرنون مین لگے سب مقاصد ہر دو
جہان کے اور سب گیان و بیراگ وغیرہ خود بخود حاصل ہو جاوینگے چنانچہ بھگوت نے گیتا جی مین وعدہ
کیا ہے کہ مجکو ایک جانکر خواہ جدا جانکر خواہ بہت طرح کا جانکر جو بھجن سیون کرتے ہین اُنکو بالضرور حاصل
ہوتا ہون کس واسطے کہ سب طرف موجود ہون واضح ہو کہ جبتک بھگوت چرنون مین دل نہین لگتا
تب تک سب دانائی نادانی ہین بلکہ جملہ دانشگی پر خاک کیا خوب ہو کہ میرا دل بھی سب خیالات کو چھوڑ کر
سری رگھنندن سوامی کے چرن کملون مین مگن ہو جاوے اور کیا اچھی قسمت کھلے کہ سماج مندرجۂ دیباچہ
کو دن رات تصور کرتا رہے تاکہ سب میری نادانی کروڑون دانائی اور گیان پر فوق لیجاوین اور سنسار
سمدر کو بد جل سے بھی کمتر ہو جائے سوئیا۔ دھور کیول بون پور رہی اور دور تی دیکھئے دامن سے گھن :۔ کنج سے
کومل ہاتھ اُپائے ہین کھیلت کھیل کے بیچ دیے ہین + چال چتون وہی کبر ام بے کالہ ہون تے کچھ اور بھیو تن +
سینی سے جھکے رام جوبن بھائی مین جیسین سیتال دھر دو دھن +

کتھا वशिष्ठजी بشسٹ جی منجملہ دہ پسر برمھاجی کے بھگوت گیانی اور آچارج سب علمون کے
ہوئے اگرچہ علم نجوم و طب و موسیقی وغیرہ مین سنگھتا مصنفۂ انکی مشہور و معروف ہین اور متاخرین نے
ان کو سند پکڑ کر قواعد جدید اختراع کیئے ہیں لیکن خصوصیت ان کے دھرم شاستر اور بھگتی اور گیان شاستر
مین ہے جنھون نے مابین زمین و آسمان کے مدت تک معلق قیام کرکے بھگوت کا بھجن اور دھیان کیا
اور پھر دوسرے برمھانڈ مین جاکر وہان کی برمھانی کی برمھا سے سفارش کی واسطے سہائے اور رواج دھرم
کے ابتک یہ خیال ہے کہ اپنے تئین سروپ دھارن کرکے تین جگہ ایک برمھ لوک دوم دھرم راج سبھا
سوم سپت رکھیشرون مین رہتے ہیں جن کے پرتاپ کو دیکھ کر راجہ بسوامتر نے اپنا راج چھوڑ دیا اور بھگوت
بھگتی اختیار کی تتکشا یعنے برداشت سرد و گرم زمانہ کی اس قدر تھی کہ بسوامتر موصوف نے سو پسر انکے

तितिक्षा

सवैया-दूरि ही सों नेह राखिये अरु दूरि से देखिये दामिनि में घन। कन्त सकाम नहाय उपाय हैं खेलत खेलके न चायदे पन।
चाल चितौन वह रुचिराम पै कालहू से कुछ और मचो सन। रोहिम मयभ्रपक द्रुमि जै बन माल में जौसे पाताल निसो घन॥

بہ سبب عداوت نہ دینے نندنی مادہ گاؤ اور نہ کہنے برمھ رکھی کے ایک راچھس سے قتل کرا دئیے لیکن اُس کا
عوض باوجودیکہ سب کچھ طاقت رکھتے تھے کچھ نہ لیا انکا قول برمھا بشن شیو اور تمام زمانہ کو اس قدر مقبول
تھا کہ جب بسوامتر جی نے براہمن ہونے کے واسطے مدت تک تپ کیا تب حصر اُن کے براہمن ہونے کا
اوپر زبان بشسٹ جی کے رہا اور کسی نے براہمن نہ کہا جب بشسٹ جی نے اپنی زبان سے براہمن کہا تب
سب کے نزدیک اُن کی شمار براہمنون مین ہوئی۔ بھگوت کے چرنون مین اِس قدر محبت تھی کہ برمھا جی سے
یہ بات سنی کہ پورن برمھ سچد انند گھن کا سورج بنس مین رام اوتار ہوگا کمال خوشی اور آنند سے
پروہتائی سورج بنس کی قبول کرلی اور بامید بھگوت درشن کے کچھ خیال اوپر ناقصی کرم پروہتائی کے
نہ کیا جب بھگوت اوتار ہوا تو کبھی باتسل بھاؤ سے بھگوت کے روپ انوپ کو دیکھ دیکھکر بانند مین مگن
ہوتے تھے اور کبھی بھگوت کو چیرا چر مین بیاپک تصور کرکے رنگ مین رنگین ہوجاتے تھے۔

کتھا ۲ بسوامتر جی विश्वामित्रजी اول چھتری پسر راجہ گادھ کے تھے جب نندنی مادہ گاؤ بشسٹ جی
کے سبب سے مع لشکر جرار شکست پائی اور راج سے براہمنوں کا پرتاپ اور درجہ بسبب بھگوت بھگتی کے
زیادہ معلوم ہوا تو راج کو چھوڑ کر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اور کئی لاکھ برس تک ایسی عبادت
شاقہ کری کہ چھتری سے براہمن ہوگئے بہ سبب بھگوت بھگتی اور تپ کے اِس قدر طاقت و پرتاپ رکھتے
تھے کہ دوسرا برمھانڈ بزور اپنی عبادت کے پیدا کر دیوین چنانچہ ایکدفعہ برمھا سے ناراض ہوکر
برمھانڈ جدید پیدا کرنا تجویز کیا اور بہت مخلوقات چند قسم پیدا کرے کہ برمھا اور دیگر دیوتاؤن
نے آکر وہ ناراضی اُن کی رفع کی اور اُس ارادہ سے باز رہے چنانچہ جو چیز پیدا کری تھی ابتک
قائم ہین ترتنکو راجہ اجودھیا کو مع جسم بہشت مین بھیجدیا اور جب اندر نے اُس کو زمین پر
گرا دیا تو اُس نے آسمان سے فریاد کی بسوامتر جی نے بزور اپنی عبادت کے زمین پر گرنے نہ دیا کہ
تا حال معلق ہے اور اندر کو سُرگ سے نکالنے کا ارادہ کیا کہ پھر منت وسماجت دیوتاؤن سے رحم کیا اس
قسم چیرتر بسوامتر جی کے کثیر ہین بھگوت کی نسکام بھگت اور کرم شاستر کے عامل ایسے تھے کہ ایکدفعہ
مدت تک اکال یعنی قحط اور کچھ کھانے کو نہ ملا بعد مدت ایک چانڈال سے کچھ چیز ناخوردنی ہاتھ
آئی اور بحالت آپت یعنی آفت اُسکو جائز تصور کرکے لائے اشنان سندھیا وغیرہ کرکے چاہا تھا
आपत्ति
کہ بھگوت ارپن و پترکرم کرکے بھوجن کرین لیکن بھگوت کو منظور نہوا کہ اپنے بھگتون کو ایسا
पितृकर्म

دشٹ بھوجن کھانے دیوین اِس واسطے جب بسوامتر جی نے واسطے بھگوت ارادھن کے دھیان کیا تو سمادھی لگ گئی اور اس قدر بارش ہوئی کہ تمام جنگل و کھیت طرح طرح کے میوہ جات اور زراعت وغیرہ سے سرسبز ہوگئے اور اُس گوشت کا بھی درخت کٹھل اور بڑھل پیدا ہوآ یا بسوامتر جی کی جو سمادھی کھُلی تو سجدہ شکر بجا لائے اور ثمر وغیرہ سے رفع اپنی گرسنگی کا کیا شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون مین جو پریت اور محبت تھی اُس کا بیان تو کب ہوسکتا ہے کہ بھگوت اُن کے بھاؤ اور بھگتی کے بسی بھوت ہوکر اُن کے ساتھ گئے اور خود اُن کے جگ کی محافظت کرکے اپنے روپ انوپ امرت سے تریت اور کرتارتھ فرمایا۔

کتھا ۳ راجہ بھرت राजा भरत معروف جڈ بھرت کی کتھا اس قدر مشہور و معروف ہے کہ کسی سے پوشیدہ نہین اسیواسطے بہت مختصر لکھتا ہون روئے زمین کے راجہ تھے ناپائدار سمجھ کر چھوڑ دیا اور بن مین جاکر کنارہ ندی گنڈک गण्डक का بھگوت آرادھن کرنے لگے اتفاقاً ایک ہرن کی پرورش کی جب وہ بھاگ گیا تو بھرت جی نے اُسکی مہاجرت سے پران تیاگ کیے اور ہرن کا جسم پایا پھر وہ جسم چھوڑ کر براہمن دیہہ پائی اور پہلے جنمون کا حال یاد رہا چونکہ ہرن کی محبت سے دو دفعہ جسم دھارن کرنا پڑا اس واسطے بالکل تارک ہر یک امور دنیا کے ہوکر کسی طرح نہ متوجہ ہوئے اور ہمیشہ بھگوت بھجن مین مصروف رہے اور بسبب کسی سے نہ کرنے گفتگو اور نہ دینے جواب وسوال کے جڈ بھرت مشہور ہوئے ایک دفعہ کھیت پر سے کہ اُنکے برادران نے واسطے محافظت کے بٹھلادیا تھا راجہ بھیلان جڈ بھرت موصوف کے واسطے بلدان کالی काली کے پکڑے گیا اور جب ارادہ تلوار مارنے کا کیا تو درگا نے وہی تلوار لیکر اُن دشٹون کو قتل کردیا اور عذرات اپنی تقصیر کے کئے ایک دفعہ راجہ رگھوگن रघुगण نے بجاے ایک کہار کے اپنی پالکی مین لگا لیا چونکہ بھرت جی جانوران کی حفاظت کرتے ہوئے قدم رکھتے تھے اسواسطے رفتار اُنکی ساتھ کہارون کے موافق نہوئی راجہ مذکور نے پُرغضب ہوکر کہا کہ باوجود فربہی اچھی طرح کس واسطے نہین چلتا کیا قتل ہوا چاہتا ہے بھرت جی نے ایسے جوابات معقول دیئے کہ راجہ کو کچھ گیان پیدا ہوگیا اور قدمون مین ڈنڈوت کرکے عذر اپنی عذر تقصیرات کا چاہا بھرت جی کو ترس آیا اور بھگوت کا گیان اُپدیش کیا راجہ اُسی اُپدیش سے گیان وان اور کرتارتھ ہوگیا اور رخصت ہوکر بھگوت بھجن سمرن مین مشغول ہوا جس وقت بھرت جی پرم دھام کو جانے لگے تو جوگ ابھیاس سے

دیہہ کا پرتیاگ کیا اور اُس پرم پد کو پہونچے کہ جہان سے پھر نہین پھرتے غور کرنا چاہیے کہ تھوڑی سی بھی محبت کسی چیز کی کس قدر خراب کرتی ہی۔

کتھا ۱۸۲ अलर्कपिसररतिध्वज الرک پسر یا جہ رت دہج انینہ بھگت گیانی ہوئے مندالسا والدہ الرک موصوف کی ازبس گیانی و بیراگوان تھی اُس نے اپنے دل مین عہد کیا تھا کہ جو میرے بطن سے پیدا ہووے پھر اُسکو جنم مرن کا دُکھ نہو سو جب الرک جی پیدا ہوئے اُنکو ہدایت و اُپدیش بھاگوت دھرم کا ایسا کیا کہ گھر و بار کو چھوڑ بن کو چلے گئے اور بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے بعدش جو اور چند پسر ہوئے تو اُن کا حال بھی مثل الرک جی کے ہوا اخیر مین جو پسر خرد یعنے سوباہو پیدا ہوا تو راجہ نے واسطے راج کے مندالسا سے درخواست اِس پسر کی کری مندالسا نے قبول کیا لیکن اپنے عہد کا فکر اور خیال رہا اور ایک پرچہ بطور تعویذ کے لکھ کر سوباہو کو دیا کہ جب کمال دُکھ ہووے تب اِسکو کھولکر پڑھنا جب نوبت راج کی سوباہو کو پہونچی اور اسکے سکھ مین غرق ہوا تو مندالسا نے الرک جی سے سب حال کہا اور الرک جی کو سُوباہو پر بڑی کرپا و دیا ہوئی اور فکر مین ہوئے کہ کسی طرح سُوباہو کو بکھیڑہ دنیا سے چھوڑاکر بھگوت سنگ کرنا چاہیے سو پاس راجہ بنارس کے جاکر اور نصف حصہ ملک کا دینا کرکے فوج کشی کرائی سُوباہو کو بعد جنگ کے تاب مقابلہ نہوئی اور ازبس متردد و متفکر ہو کر اُس تعویذ کو جو والدہ نے دیا تھا کھولکر پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ جب بہت دُکھ ہو تب ست سنگ کرنا چاہیے اور یہ دنیا اور اُس کے سب کارخانجات انیہ و ناپائدار ہین بھگوت نت اور سچدانند گھن ہے ایسے سوامی کو چھوڑکر جو انیہ یعنے دنیا مین دل لگاتے ہین ہمیشہ آواگون مین رہتے ہین اور جو بھگوت سرن ہو کر بھجن سمرن مین رہتے ہین تو بھگوت کے پرم پد کو پراپت ہوتے ہین سُوباہو کو اگرچہ اِس قدر ہدایت سے کچھ گیان ہو گیا لیکن ست سنگ کو بھی ضرور جانکر خدمت مین دتاتریہ جی کے حاضر ہوا اور اُن کے تھوڑے سے اُپدیش سے پورن گیان کو پراپت ہو کر اور سب راج کاج کو چھوڑ کر پاس الرک اپنے بھائی کے گیا اور دست بستہ عرض کیا کہ آپکی بدولت اس بکھیڑہ راج اور دنیا سے چھوٹکر بھگوت سرن ہوا ہون آپ راج گادی کو قبول فرمادین الرک جی بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مجکو خواہش راج کی ہرگز نہین صرف تمھارے چھوڑانے کے واسطے یہ تدبیر کری تھی سو شکر ہے کہ راست ہوئی سوباہو مشکور عنایات اپنے بھائی کا ہو کر مشغول سمرن بھجن بھگوت کا ہوا الرک جی نے

راجہ بنارس سے کہا کہ سو با ہو تو راج سے علیحدہ ہو گیا تم راج کرو اُس نے جو حال مفصل سُنا
اور حقیقت ناپائداری اِس دنیا پر غور کری تو وہ بھی اِس راج اور اپنے اصلی راج سے دست بردار
ہو کر بھگوت کی پناہ مین آیا اور سب نے ایسا بھجن اور سیوا بھگوت مین دل لگایا کہ تھوڑے عرصہ مین
دنیا کے دُکھ سے چھوٹ کر پرم آنند سُکھ پرم پد کو پراپت ہوئے ۔

کتھا ۵ श्रुतिदेव बहुलाश्व سرت دیو براہمن اور راجہ بہولاشو دونون پرم بھگت بھگوت
کے اور گیانی اجودھیا مین ہوئے جس طرح بھگوت واسطے اپنے بھگتون کے اوتار دھارن کیا کرتے
ہین ایسا ہی خاص اُن دونون بھگتون کے واسطے چرتر کیا یعنے جب بھگوت سری کرشن مہاراج
جنک پور سے بارادۂ دوارکا رخصت ہوئے تو اجودھیا مین تشریف لائے۔ براہمن اور راجہ
موصوف دونون واسطے استقبال کے گئے اور بھگوت درشنون سے اپنے جنم کو سوپھل مان کر پریم
مین پورے ہو گئے اور دونون نے واسطے پوتر کرنے اپنے اپنے گھر کے عرض کیا بھگوت نے خیال فرمایا
کہ دونون میرے بھگت برابر ہین اگر راجہ کے گھر جاتا ہون تو براہمن ناراض ہوگا کہ مجکو غریب جانکر
نہ آئے اور اگر براہمن کے گھر جاتا ہون تو راجہ کی دل شکنی ہو گی اس واسطے بمقتضاے کرپالتا
و بھگت بتسلتا اپنے دو روپ مع جملہ رکھیشران و تمامی لوازمۂ ہمراہی کے بنا کر دونون بھگتون کے
گھر کو پوتر کیا اور تا چہار ماہ اجودھیا مین مقیم رہے راجہ کو تو یہ معلوم رہا کہ بھگوت میرے گھر ہین
اور براہمن یہ سمجھتا رہا کہ صرف مجکو ہی کرتارتھ کر رکھا ہے دونون بھگت بھگوت کی کرپا اور انگرہ
اپنے اپنے اوپر سمجھ کر ہمیشہ نت نئے بھاؤ سے بھگوت آرادھن مین شب و روز مصروف رہے اور
بروقت رخصت اپنا اپنی بھگتی کا بر پایا۔

کتھا ۶ उद्धव اودھو پرم بھاگوت اور گیانی ہوئے اگرچہ کرپاسندھ سری کرشن مہاراج
اُن کو مشیر تدبیر اور دوست بے تکلف اور رشتہ دار جانتے تھے لیکن اودھو جی ہمیشہ اپنے داس
بھاؤ کو مقدم رکھکر خدمات غلامانہ بجا لاتے تھے جب کرپاسندھ مہاراج نے واسطے تسلّی و دلاسا
برج سندریون کے کہ مہاجرت برج چند مہاراج سے مثل ماہی بے آب کے بتیاب و بیقرار تھین بھیجا
تو برج مین گئے اور اُن بھورون کو اُپدیش گیان اور جوگ کا کرنے لگے لیکن برج کشوریون کو برج
راج کے روپ انوپ امرت مین مگن اور پریم و محبت کے رس سے چھکی ہوئی تھین وہ اُپدیش اودھو کا

ذرا بھی موثر نہوا اور ایسے جواب معقول دیئے کہ گیان اور جوگ اودھو کا خاک مین مل گیا اور
پریم مین محو اور بیہبل ہو کر برج لبھاؤن کی چرن رج مین لوٹنے لگے شاید اُس سے اپنے گیان اور
جوگ گم شدہ کو تلاش کرتے ہونگے کبھی اُن کے درشن سے اپنے آپ کو کرتارتھ مانکر اپنے بھاگ کی
بڑائی کرتے تھے اور کبھی اُس پرم آنند سے کہ جو گوپیون کو حاصل تھا اپنے آپ کو بے نصیب جانکر
اپنی قسمت سے لڑتے تھے کہ مین کس واسطے اِس برج مین گوپ بدھو نہوا واضح ہو کہ اگر اودھو جی
گوپیون کے پریم سے ایسے بیخود ہو گئے تو کچھ جائے تعجب نہین کسواسطے کہ خود بدولت برج بھوکھن
مہاراج باوجود اس ایشرتا ور بھتا کے برھادک بھی جسکا پار نہین پاتے ایسے انکے پریم مین مگن
ہین کہ اوّل اپنے پرم دھام کو چھوڑ کر اُن کے واسطے نرشریر دھارن کیا پھر اُن کی رضامندی کو
اپنی استرضا پر مقدم جانکر سب طرح اُن کی اچھا پورن کری اور اُن کی انکول چرتر کیئے اور ابتک
اِس قدر بس برتی ہین کہ جو کوئی اُن کے چرتر کو کیسا ہی پاپی اور گنہگار پڑھتا ہے یا سنتا ہے ممکن
نہین کہ اُسکے دل مین نہ آجاوین بیشک برج سندریون کا چرتر واسطے اُتارنے کے سنسار سمدر سے
ایسا مضبوط جہاز ہے کہ ہرگز باد مخالف نیک بدکرمون کی نزدیک نہین آتی نہ معلوم کس قدر
بیشمار ادھم اور پاپی اُسکی بدولت اس گھور ساگر جنم مرن سے نرورت ہوئے اور آیندہ ہونگے
غرض جب اودھو جی نے ایسا پریم برج ناگریون کانٹ ناگر مہاراج کے چرن کملون مین دیکھا تو
اپنے گیان اور جوگ کو بے حقیقت جانکر روانہ متھرا ہوئے اور سب حال شری برج راج سے
گزارش کیا واہ واہ گوپیون کے پریم کہ جب خود بدولت نے وہ حال سُنا تو باوجودیکہ ہرکھ شوک
دُکھ سکھ اور مایا و من سے پار ہین لیکن اُس پریم مین ایسے مگن ہو گئے کہ جسکا پرواہ ہردے سے اُمنگ کر
اور چشمہ چشم مبارک سے جاری ہو کر نرگن نراکار نرنجن نروند نرموہ نرلیپ نامون اور گنون کو بہاتا
ہوا اور رخسارون کے اوپر ہو کر بیجنتی اور پیتامبر کو بھگوتا ہوا چرن کملون تک پہونچا بعد ش جب
کرپا سندھ مہاراج متھرا کو چھوڑ کر دوارکا کو تشریف لیگئے تو اودھو جی نے چرن کمل نہ چھوڑے
اور ساتھ گئے جب معرکہ قتل جادوان کا پربھاس چھیتر و قوع مین آیا تو بھگوت نے کرپا کرکے گیان
اُپدیش کیا اور بھگتی کا بر دیکر بدرکاشرم کو بھیجدیا۔

کتھا بالمیک سوپچ یعنے خاکروب بھگوت بھگت گیانوان ہوئے جب راجہ

جدھشٹھر نے اندر پرستھ یعنی دہلی مین راجسوے جگ کیا تو بھگوت سے پوچھا کہ کس طرح معلوم ہوگا جگ میرا مقبول و منظور ہوا بھگوت نے فرمایا کہ جس وقت ہمارا سنکھ از خود آواز دیوے اُسوقت جان لینا کہ جگ پورن اور مقبول ہوا راجہ نے سنکھ کو حسب الارشاد بھگوت کے جگ استھان مین براجمان کردیا اُس جگ مین جس قدر روے زمین کے براہمن و رکھیشر و گیانوان و راجہ و فقرا و محتاج وغیرہ آیے تھے سب کی حسب خواہش ہر ایک کو راجہ جدھشٹھر نے تعظیم و تواضع و بھوجن و دان وغیرہ سے کرمی اور راجاؤن و دیگر اقوام سب دیسون کا سنمان اور آدر موافق قدر و منزلت ہر ایک کے خلعت و انعام وغیرہ سے کیا لیکن سنکھ نے آواز نہ دی تب متحیر و متعجب ہوکر بھگوت سے سبب پوچھا فرمایا کہ شاید کسی بھگوت بھگت نے اپنے پس خوردہ سے اس جگ کو سپھل نہین کیا راجہ نے عرض کیا کہ مہاراج سب دیسون کے رکھیشر اور براہمن آئے کیا اُن مین کوئی تمہارا بھگت نہین تھا بھگوت نے فرمایا کہ اُن رکھیشر اور برہمنون سے پوچھنا چاہیئے سو راجہ نے ہر ایک سے پوچھا تو کسی نے رکھیشر اور کسی نے پنڈت اور کسی نے بید پاٹھی اور کسی نے برمہ بادی اور کسی نے کرمشٹی اپنے آپ کو بیان کیا لیکن بھگوت اُپاسک کسی نے نہ کہا تب راجہ و دروپدی و ارجن وغیرہ نے بالحاح تمام بھگوت سے پوچھا کہ مہاراج بھگت کا نشان دو بھگوت نے بالمیک سوپچ کو نشان دیا چنانچہ ارجن وغیرہ برادران راجہ اُسکے گھر گئے اور پرنام کرکے واسطے قدم رنجہ فرمانے اپنے گھر کے درخواست کی بالمیک جی نے اول تو بمبالغہ عذرات پیش کئے لیکن پھر بھگوت کی خواہش سمجھ کر راجہ کے گھر آئے اور راجہ جدھشٹھر اور بھگوت تبسل مہاراج نے کمال تعظیم و تکریم سے اُن کو بٹھلایا دروپدی خود تھال بھوجن کا تیار کرکے لائی اور جب بالمیک جی نے بھوگ لگایا تو تھوڑی سی آواز سنکھ نے دی بھگوت نے چھڑی سنکھ پر ماری اور فرمایا کہ اب کس واسطے کم آواز دیتا ہی سنکھ نے عرض کیا کہ دروپدی سے پوچھنا چاہیئے دروپدی نے دست بستہ گزارش کیا کہ فی الحقیقت میرا قصور ہے یعنے جس قدر بھوجن علیحدہ علیحدہ قسم بقسم بالمیک جی کے روبرو رکھے گئی تھی بالمیک جی نے اُن سب کو مخلوط کرکے بھوگ لگایا مجکو کراہیت آئی اور خیال ہوا کہ بالمیک جی لذت اور حلاوت ہر ایک قسم طعام سے واقف نہین سب کو ملا کر کھاتے ہین بھگوت نے فرمایا کہ آیندہ بھولکر بھی بھگوت بھگتون سے کراہیت اور اُنکے اعمال و افعال مین خیال ناقص کرنا نچاہیے پھر جو بصفائی دل و اعتقاد کامل

بھوجن کرایا تو سنکھ نے خوب آواز دی اور راجہ کا جگ پورن ہوا آوازہ بھگوت بھگتی اور پرتاپ
بھگتون کا تمام جہان مین پہونچا اور رواج بھجن اور بھاؤ کا بخوبی ہوا فی الحقیقت سے ہری کو
بھجے سو ہری کا ہوے ٭ جات پانت پوچھے نہین کوے ٭ مہابھارت مین بھگوت نے فرمایا ہے
کہ جو چارون بید کا جاننے والا ہے لیکن میرا بھگت نہین اُس سے وہ شخص کہ چانڈال اور تبت بھی
ہو الا میرا بھگت ہے عزیز تر ہے اُسی کو دینا چاہئیے اور وہی ملنے کے لائق ہو اور اُسی کا پوجن واجب
ہے جیسا کہ میرا۔

کتھا ۸ ज्ञानदेवजी گیان دیوجی پرم بھاگوت مشہور و معروف ہین جنکے چیلے نامدیو و تلوچن جی مثل
سورج و چندرمان کے ہوئے شاعری اُن کی مثل سرستی و گنگا کے جگت کو پوتر کرتی ہی آچارج اور
بھگوت بھگتون کے پشت و پناہ اور آنند کے داتا اور نودھا بھگتی اور بھگوت سیوا مین من بچن
کرم سے محبت کرنے والے ہوئے والد گیان دیوجی کے گھر کو چھوڑ کر کسی سنیاسی کے پاس گئے اور
نہونا استری کا بیان کر کے سنیاسی ہو گئے استری اُن کے پیچھے پیچھے آئی اور سنیاسی چیلہ کرنے والے
سے جھگڑا قصہ کر کے لے آئی دیگر براہمن ہمقومون نے علیحدہ کردیا کہ یہ سنیاسی ہو گیا تھا قوم مین
نہین مل سکتا چنانچہ علیحدہ رہے اور تین پسر تولد ہوئے گیان دیوجی سب سے کلان تھے ابتدا
سے ہی سری کرشن سوامی کے چرن کملون مین محبت تھی براہمنون کے پاس جو واسطے بید پڑھنے
کے گئے تو کسی نے نہ پڑھایا کہ قوم سے باہر ہے بید پڑھنے کا ادھکار نہین گیان دیوجی نے فرمایا کہ
براہمن ہونا کچھ بید پڑھنے پر حصر نہین کہ بہائم اور وحشی بھی پڑھ سکتے ہین علاوہ ازان بید کو
بھگوت سے بہتر کوئی نہین جانتا اور وہ سب مین اور سب جگہ موجود ہے یہ کہکر ایک جاموش کو
اجازت بید خوانی کی دی جاموش مذکور نے پڑھنا بید کا شروع کیا اور چند شاکھا کہ اُس صحت
و شدھتا سے کسی برہمن کو یاد نہ تھی پڑھ کر سنائی وے لوگ یہ حال دیکھ کر بھگوت بھگتی کے معتقد
ہوئے اور قدمون مین گرے گیان دیوجی نے اُن پر رحم کیا اور بھگوت بھگتی کی ہدایت فرمائی۔

کتھا ۹ लड्डूस्वामी لڈو سوامی پرم بھاگوت بھگت رنگ مین رنگے ہوئے اور سب مین اُسی
بھگوت روپ کا چنتون کرنے والے ہوئے راحت و رنج سے علیحدہ جابجا سیر او رگشت کیا کرتے
تھے اتفاقاً کسی ایسے دیس مین پہونچے کہ جہان مطلق بھگوت بھگتی کا نشان نہ تھا بلکہ وہان کے

لوگ درگا کی خوشنودی کے واسطے آدمی کو قتل کردیتے تھے لڈو سوامی کو موٹا تازہ دیکھ کر واسطے بھینٹ کالی کے لیگئے چونکہ بھگوت واسطے سہاے اپنے بھگتون کے ہروقت ساتھ موجود رہتے ہین علاوہ ازین لڈو سوامی کے نزدیک درگا بھی بھگوت روپ تھی اسواسطے وہ پرتما کالی کی شق ہو گئی اور درگا مہارانی صورت ہیبت سے ظاہر ہوئی سب دشٹون کو تلوار سے قتل کردیا اور بھگوت کے درشن سے کمال خوش ہوئی واسطے دکھانے پرتاپ بھگوت بھگتی کے اُن کے سامنے نرت کیا اور چرنون کو ڈنڈوت کری یہ حال درگا مہارانی کے اعتقاد اور سہاے کا وہان کے باشندگان نے دیکھا تو معتقد ہوئے اور بھگوت بھگتی اختیار کی ۔

کتھا ۱ नारायण दास نارائن داس ملک شمالی مین متصل بدرکاشرم کے پرم بھاگوت نارائن سروپ ہوئے بھگتی اور بھجن مین انتہا کا درجہ اُنکو نصیب ہوا اول تو بھگوت سروپ کے چنتون مین مگن رہتا تھا اور زبان پر ہروقت بھگوت کے چرتر اور نام تھے بھگوت بھگتی کی رواج اور چرترون کے پوشیدہ بھاؤ کہنے مین ایسے ہوئے کہ گویا خود نارائن بدرکاشرم نو اسی نے واسطے اودھار سنسار کے اوتار دھارن کیا ہے بھگوت بھگتون کی سیوا مثل بھگوت سیوا کے کیا کرتے تھے اور بیراگ و سخاوت کے مجسم تھے بدرکاشرم سے واسطے درشن متھراجی کے آئے اور کیشو دیوجی کے دربار مین رہنا شروع کیا ایک روز خیال ہوا کہ جو لوگ واسطے درشن کیشو دیوجی کے آتے ہین اُن کا دل جوتیون کی فکر مین رہتا ہوگا سو اُن کی جوتیون کی حفاظت کرنی شروع کی اور چونکہ کوئی شخص اُن کے پرتاپ اور مہما سے واقف نہ تھا اسواسطے کسی نے عذر اُس خدمت کے لینے سے نہ کیا اور کمال ہرکھ و آنند سے بجا آوری اُس خدمت کی کرتے رہے ایک شخص ظالم و دشٹ نے پوٹ گرانبار اُنکے سر پر رکھدی اور کسی طرف کو لیچلا نارائن داس جی کہ رنج و راحت دوست دشمن کو برابر جانتے تھے وہ گرانبار لیکر چلے اور مطلق خیال اُس مصیبت کا نہوا راہ مین کسی شخص نے شناخت کرکے ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور وہ حال دیکھ کر کمال ملول و دکھی ہوا شخص ظالم نے جب یہ حال اُس شخص کا دیکھا تو نادم ہوا اور چرنون مین گر کر درخواست معافی قصورات کی کری نارائن داس جی نے فرمایا کہ تم فکر و رنج ہرگز نہ کرو آدمی کا جسم واسطے کاربراری خلقت کے ہے اگر ہمارے جسم سے کچھ خدمت گزاری ہوئی یا ہوئے تو جائے خوشی ہے نہ جاے رنج وہ شخص

سرنگون ہوکر رونے لگا اور کمال پریم اور عاجزی سے پھر قدمون مین گر پڑا نارایں داس جی نے اُسکو بھگوت بھگتی کا اُپدیش کرکے ایک لحظہ مین بھگوت بھگت اور سب گناہون سے مبّرا و صاف کردیا نی الحقیقت بھگوت بھگتون کو سب کچھ طاقت ہے اور جو چاہین ایک لحظہ مین کر دکھلا دین اگر کسی کو یہ اعتراض ہو کہ ایسے گنہگار پر اس قدر کرپا کس واسطے کری سو واضح ہو کہ یہ نشان سمان درشٹی یعنے برابر دیکھنے اور سادھتا کا ہے یعنے جس طرح ابر باران کے نزدیک دشنام دہندہ و تعریف کنندہ یکسان ہے اسی طرح بھگوت بھگتون کی کرپا سب پر برابر ہوتی ہی۔

کتھا ١١ कन्हरदास کنھر داس جی پرم بھاگوت و بھجن آنند ہوئے بھگوت بھگتون کی کرپا سے بھگوت سروپ کا پرم آنند اور اصل مادھرج ان کو حاصل ہوا گرو کے سرن ہوکر اور بھگوت بھگتی کا نیک راہ بخوبی جانکر سنسار کے سب دھرم چھوڑ دیئے حقیقت و غیر حقیقت و راست و دروغ یعنی گیان داگیان و سار و اسار کو بچار کر تمام ذی روح کو بھگوت روپ تصور کیا جس طرح لوگ بتلایا کرتے ہین کہ وہ نظر آتا ہے چندرمان فلان درخت کی شاخ پر حالانکہ چندرمان اُس شاخ سے لگاؤ کس ہے اسی طرح کنھر داس جی برائے گفت دنیا مین موجود اور حقیقت مین دنیا سے علٰحدہ تھے کبھی کسی کو سخت و درشت بات نہ کہی اور بھگوت بھگتون کے چرتر اور اُن کی بزرگی اور پرتاپ کا بیان ہمیشہ ورد زبان رہا۔

کتھا ١٢ पूर्णदास پورن داس کی مہما بیشمار کس سے بیان ہوسکے جنھون نے ہماچل پربت مین گنگا کنارے جوگ کے قواعد سے اعتقاد کرکے اور سمادھی لگا کر بھگوت کے دھیان مین دل لگایا اور شیر اور ریچھ وغیرہ درندگان کا کچھ خوف نہ کیا پران وغیرہ ہر پنچ ہوا کو جسم سے جانب اسفل کے نجانے دیا بلکہ اسفل سے جانب اعلیٰ کو لیجا کر زندگی اور موت کو اپنے قابو مین کر لیا ساکھی و شبد در باب بزبان اُپاسنا یعنے وحدانیت بھگوت کے بقاعدہ نرگن पद शब्द साखी برمھ کے کثرت سے تصنیف کیے کہ مشہور ہین

نشٹھا شانزدہم در بیراگ و شانت و بیان چہار بھگت سیالکان این نشٹھا ١٦
वैराग्य शान्त

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی بند و یعنے نقطہ کی ریکھا کو دنڈوت کرکے شری نارائن ١٦٧

اوتار کو بندنا اور پرنام کرتا ہون کہ جنھون نے بدرکاشرم مین وہ اوتار دھارن کرکے تپ اور
بیراگ کا رواج جہان مین دیا واضح ہو کہ بعد کمالیت اور پختگی بیراگ کے شانت کا درجہ حاصل ہوتا
ہے اسواسطے اول بیراگ کا سروپ اور بعد ازان شانت رس کا بیان اسی نشٹھا مین ہوگا ہر خرد و کلان
ग्यान
کو ظاہر ہے کہ بلا یکسو ہونے دل کے بھگوت حاصل نہین ہوتا اور دل یکسو اُس حالت مین ہوتا ہے کہ سب
تعلقات سے علیحدگی اور ترک ہووے چنانچہ گیتاجی مین جب ارجن نے بھگوت سے سوال کیا کہ دل کا روکنا
ایسا مشکل ہی کہ جیسا کوئی ہوا کے پکڑنے کا ارادہ کرے کسواسطے کہ دل چنچل اور ذی طاقت ہے مضبوط و ہٹھ
والا ہے تب اُسکے جواب مین بھگوت نے فرمایا کہ بیراگ ابھیاس سے دل پکڑا جاتا ہی درین صورت بیراگ
یعنے ترک سب مقدمات پر مقدم تر ہے سو سروپ اُس بیراگ کا مختصراً یہ ہی کہ سار یعنی خلاصہ خواہ اصل خواہ
راست خواہ نیک خواہ حقیقت خواہ امر مختص حصول بھگوت کو قبول کرنا اور اسار یعنی بسار سے جو خلاف
ہووے اُسکو چھوڑ دینا لیکن سوترون مین اُس بیراگ کے دو درجے لکھے ہین اول اپر کہ اُسکو وشی کار کہتے
ہین اُسکا سروپ یہ ہے کہ جسقدر لذائذ دنیاوی نظر مین گذرتی ہین اور جسقدر بید اور شاسترون سے
سماعت مین گذرین مثل عیش و آرام بہشت تا برہم لوک وغیرہ اُن سب سے بیراگ ترک ہو اگرچہ سوتر کی
عبارت سے صریحاً کوئی تفصیل اس درجہ کی معلوم نہین ہوتی لیکن منشاء سوتر مذکور کا اوپر چار تفصیل
کے ہے اول यतमान جتمان یعنی سار و اسار کا بچار اور اُسکے ترک کی تدبیر دوم व्यतिरेक بتریک
یعنے یہ کہ غور کرنا کہ اس قدر عیوب ظاہری و باطنی رفع ہوئے اور اسقدر باقی ہین اُنکا بھی ترک چاہیے سوم
इन्द्रिय اندریہ یعنی جہانتک لذائذ و ہوا و ہوس وغیرہ دیکھے یا سُنے ہین اُن کی طرف سے طبیعت کا ایسا روکنا
کہ پھر دل اُنکی طرف نجاوے چہارم وشی کار یعنی مطلق ہوا و ہوس باقی نرہے دوسرے درجہ کا نام پر पर ہے
اُس مین کوئی تفصیل نہین سروپ اُس کا یہ ہی کہ مایا سے ملے ہوئے جو تین گن یعنی ست رج تم اُنکو ترک
तमरजसत
کرکے صرف بھگوت سچدانند گھن پورن برہم پرماتما کے ساکشات سروپ مین مگن ہو جانا اور مایا کے
گنون سے بالکل بیراگ ہونا حاصل تشریح مذکورہ سے یہ ہوا کہ بھگوت کی پراپتی صرف بیراگ سے ہے
جبتک سب لذائذ ہوا و ہوس سے بیراگ نہوگا تب تک ہرگز بھگوت حاصل نہوگا اور قیاس بھی مقتضی
ہے کہ دل مثل ظرف کے ہے جبتک وہ تعلقات دنیا و ہوا و ہوس سے پُر ہے تب تک کب گنجایش بھگوت
کے آنے اور پُر ہونے کی ہے اگر بھگوت کو اُس ظرف مین پُر کرنا منظور ہی تو دیگر سب تعلقات و ہوا

وہوس سے خالی کرنا چاہئے شاسترون مین جو یہ بات لکھی ہی کہ بعد گرہست آشرم کے ترک خانہ داری
गृहस्थाश्रम
کرکے بن باس کرے مطلب اس کا یہ ہے کہ بحالت گرہستی بھگوت بھجن نہین ہوسکتا جب سب معاملات
دنیا سے علیحدگی ہوگی تب دل یکسو ہوکر بھگوت مین لگجائے گا جس کسی کی طبیعت جانب بھگوت و ترک
دنیا کے راغب ہوجاوے تو وہ ترک حسب قواعد مصرحۂ بالا کے ہووے کہ سار کی ایجاب اور اسار کی
ترک اور اُن دونون کے بچار مین مصروف ہووے نہ صرف اسکا نام بیراگ نہین کہ گھر اور جورو وغیرہ
کو چھوڑ کر فقیر ہوگئے اور باواجی کہلانے لگے اگر اسی کا نام بیراگ ہو تو وحشی ہمیشہ جنگل مین برہنہ رہتے ہین
یا ہزارہا آدمی ایسے ہین کہ بسبب مفلسی کے جسم پر کپڑا نہین نہ کوڑی پاس ہے اور نہ جورو اور بیٹا کیا وے بھگوت
کو پہونچ جاتے ہین بلکہ ہمیشہ آواگون کے جال مین پھنسے رہتے ہین اور جنکو سار و اسار کا بچار ہر وقت
رہتا ہے اور اُنکے ایجاب و ترک مین مصروفیت ہے اُنکو باوجود خانہ داری کے سب تعلقات دنیا مثل بن
وجنگل کے ہین اور عیال و اطفال ست سنگ و سادھو سیوا چنانچہ پرانون مین جنگ دیرہلاد و راجہ
بل وغیرہ کے ہزارہا کتھا دنیز اس بھگت مال مین صدہا بھگتون کے شاہد و مصدق اس حال کے ہین اور
جن لوگون کا دل تعلقات مین پھنسا ہوا ہے اور سار اسار کا بچار نہین وے سب چیزون کو چھوڑ کر جنگل مین چلے
جاوین تو بھی ہزار دنیادارون کے برابر ہین اور سالک کو ایک بات یہ بھی واضح ہو کہ بسبب بچار سار و اسار
و ترک تعلقات کے دل صاف ہوکر بھگوت سروپ کا جلوہ جسقدر ظہور پکڑتا ہی اُسے اسی قدر غیب کا جاننا
اور راست ہوجانا قول ہائے نیک و بد کا اور موجود ہوجانا اشیائے خواستہ دل کہ جو متعلق انمادک
अणिमादिक آٹھ سدھی مشہورہ کے ہین زیادہ ہوجاتا ہے اگر سالک کا دل اُن سدھیون کی طرف
راغب ہوگیا تو بالکل جاتا رہا پھر ٹھکانا لگنا مشکل ہے پس اُس وقت ایسا دلکو سنبھالے کہ مطلق خیال کسی
سدھی کا نہووے اور ایسا ترک کرے کہ جس طرح تے اور جرکین کو متنفر ہوکر چھوڑ دیتے ہین اگر اُس وقت مین سنبھل
گیا تو فی الفور منزل مقصود کو پہونچ گیا اور اگر اُن رہزنون نے لوٹ لیا تو تحت الثریٰ کو گیا اگرچہ تشریح
سروپ بیراگ مین ضمناً شانت کا سروپ ظاہر ہوتا ہو لیکن چونکہ بموجب اُپ نشد اور رشی شاستر کے شانت
رس علیحدہ مقرر ہوا ہے اسواسطے حسب قاعدہ رسون کے ذکر اس شانت کا لکھا جاتا ہے دیباچہ مین جو
واسطے پیدا ہونے ہر ایک رس کے چار سامان یعنی بھاو و انو بھاو و ساتوک و بھیچاری لکھی گئی سو اس
شانت رس کے اول سامان بھاو مین بھگوت سب منگل و آنند کی کھان بیشمار برہمانڈون کا مالک

اور پیدا کرنے والا اسنکھیات ذوی الارواح کو جس کا نام گناہ وعذاب عظیم سے چھوڑا دینے والا سب
کچھ جاننے والا زمانۂ سابق وحال واستقبال مین موجود پرمانند کے دینے والے جو گن ہین اُن کے راس جسکے
برابر یا جس سے زیادہ جس کی تمثیل کو کوئی نہین پورن برمھ پرماتما سچدانندگھن بھگوت اپنا اشٹ دیو وہ تو
بشیالمبن ہے اور شیو سنکادک نارد یا دیگر بھگت آشریالمبن سامان دوم یعنی انوبھاو نظر برپرہ بینی وتصور ہروقت
وازہمہ سو صاف وترک راحت ورنج وغیرہ سامان سوم یعنی ساتوک کے جو ہشت حالت ہین اُن مین سے ایک
حالت غشی کی نہین ہوتی مابقی ہفت حالت اپنے اپنے موقع اور وقت پر نمودار ہوتی ہین سامان چہارم
بھچاری مین سے سمرتی ونربید وغیرہ چند حالت مناسب اِس رس کی کسی وقت اور زمانہ مین پیدا ہو کر جاتی
رہتی ہین استھائی بھاؤ یعنی مستقل درجہ اس رس کا وہ ہے کہ سب مین برابر نظر ہو اور برمھ لوک تک کے سکھون سے
نفرت ہووے جن بھگوت بھگتون کے بعد حصول بیراگ کے شانت رس مین نوبت استقلال پہونچتی ہے اُن کی
علامات یہ ہین کہ کسی ذی روح سے عداوت نہین رکھتے بلکہ سب کے دوست اور سب پر رحم کرنے والے ہوتے
ہین خودی اور غرور سے مُبرّا راحت ورنج دونون کو برابر جانتے ہین متحمّل سب طرف سے طبیعت کو بھگوت کے
تصور مین ہر وقت دل لگا ہوا مستقل ولاترک اعتقاد بھگوت چرنون مین عقل ودل وسب محسوسات
بھگوت سروپ مین مستغرق کسی کو اُن سے دُکھ نہین پہونچتا و نہ خود کسی سے دُکھی ہوتے ہین راحت وغصہ و
خوف سے جو طرح طرح کے خیالات دل کو پیدا ہوتے ہین اُن سے چھوٹے ہوئے نہ کبھی خوش ہوتے ہین نہ ناراض
نہ کبھی کسی بات کی فکر کرتے ہین نہ کسی امر کی خواہش دل صاف ویکسو نیک وبد سے علٰحدہ عاقل وپاک دوست
ودشمن دونون کو برابر بالکل امورات دنیا اور اُسکے متعلق کام کرنے سے علٰحدہ ومتنفر مان واپمان وتعریف
وہجو دُکھ وسُکھ گرم وسرد زمانہ کو یکسان مانتے ہین واسطے رفع اشتہا وغیرہ کے تھوڑے سے ہی قانع خانہ
داری وغیرہ سے علٰحدہ عقل سلیم وتیز یہ ترجمہ چند اشلوکون کا منجملہ کثیر کے لکھا گیا تعریف بہابیراگ وشانت
رس کی احاطۂ تحریر وتقریر سے باہر ہے جس کسی کو زیادہ شوق سننے اور جاننے کا ہو ہر ایک پوران سے دریافت
کر سکتا ہے رگھنندن سوامی مین کہان اور درجۂ مصرحۂ بالا کہان اگرچہ آپکی کرپا سے سب کچھ حاصل ہو سکتا
ہے کہ ایک لحظہ مین پشہ کو برمھا اور برمھا کو پشہ اور خس کو بحر اور بحر کو خس کر سکتے ہین لیکن جو اپنے گناہ اعمال
ناقصہ کی طرف نگاہ کرتا ہون تو کسی امر کی درخواست نہین کر سکتا اور اگر بمقتضاے بیجائی بیراگ
اور شانت کی درخواست کرون تو یہ خیال گذرتا ہے کہ اس روپ انوپ ورسماج کے بھگتون کی کس واسطے

درخواست نہ کرون کہ جسکے گیان اور بیراگ دونون غلام ہین بلتجی ہون کہ اس سماج اور روپ کے چنتون مین دل میرا لگا رہے کہ چترکوٹ کے نزدیک مندا کنی کے کنارہ پر ایک پرم شوبھائمان چمپا و مولسری و بیل و پیپل وکدمب و آنب و تمال وغیرہ ہر قسم کے درختان کا سرسبز و شاداب ہے اُن درختون پر بہت خوبصورت اور بیل زنگار رنگ خوشبودار پھولون کی چھائی ہین اسکے بیچ مین چار درخت بلکھن و آنب وکدمب و تمال کے ہین اور ان چارون درختون کے بیچ مین ایک درخت برگد کا ہے اُسکے نیچے اندر آدکنے بھیل روپ بناکر پرم شوبھن کوٹی تیار کری ہے اور اس کوٹی کے آگے بڑا وسیع چبوترہ یعنی بیدی ہو کہ سری سیتا مہارانی خوبصورت اکھل لوک برھانڈ ایشری نے اپنے ہاتھ مُبارک سے اسکی شوبھا کو بعد تیار کرنے دیوتاؤن کے درست کیا ہے اُسکے ہر چہار طرف پھلواری انواع انواع پھول رائے بیل و چنبلی و دونا و مردا و مدن بان و نافرمان وغیرہ کی اس خوبصورتی کے ساتھ ہے کہ جس طرف کو نظر جاتی ہی خواہ نخواہ طبیعت اٹکتی ہی اُسکے بیچ مین شری رگھنندن سوامی شانت سروپ شوبھا دھام کہ جسکے انگ کی شوبھا کے روبرو تمثیل نیل منی وکمل گھن و چندرمان کی پھیکی ہے مُن بیکھ بنائے ہوئے جٹا مکٹ سر پر ہے اور اُس مین پھول جابجا شری مہارانی جی نے گوتھے ہین کانون اور ہاتھون مین پھولون کے آبھوشن بن مالا گلے مین و منش بان دھارن کئے براجمان ہین بام انگ شری جنک نندنی شوبھت لچھمن مہاراج مسلح سیوا مین دست بستہ حاضر ہین ہر چہار طرف مُن گن بیٹھے ہین اور کچھ پرشن اور تر پورا ہردو پہرہ لست منچ مُن برند ہیں مدہ سیہ رگھ چند گیان بھا جنو تن دھرین بھگت سچد انند کتھا رنت دیو جی راجہ و سکنت کے نبس مین ایسے پرم بھاگوت ہوئے کہ بحالت راج کرنے کے تمام محاصل ملک کا براہمن سیوا اور بھگت دان وغیرہ مین صرف کردیا اور جب نیا اور راج کو اسار و ناپائدار سمجھکر ترک کیا اور مع پسر و استری کے جنگل مین جاکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے تو اُس حالت مین بھی جو کچھ ملجاتا تھا سائل اور بھوکھے کو اُٹھا دیتے تھے ایکدفعہ بعد اڑتالیس روز کے قلیل غلہ بھگوت خواہش سے ملا اس کے تین حصہ کرکے بعد بھگوت بھوگ کے بھوجن کرنے کو تیار ہوئے ایک براہمن آگیا اور سائل طعام کا ہوا راجہ نے اپنا حصہ اُٹھا دیا بعد ازان ایک شودر آیا راجہ نے اپنے پسر کا حصہ اسکو دیدیا پھر ایک ملیچھ سائل ہوا اُسکو استری کا حصہ حوالہ کیا اور آنند ہوکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے بھگوت نے جو راجہ کو بھجن و بیراگ و دیا مین مستقل و راسخ پایا اور شانت رہنے طبیعت مین اندک بھی فرق نہ دیکھا تو خوش ہوئے اور ساکچھات درشن دئیے تفضلات بے پایان فرماکر ارشاد کیا کہ جو تمنا ہو بیان کرو کہ پورن ہونگی

سب برھانڈون کی ماتا یا مالک ہے ۱۲ جس طرح چندرمان کو ہر ایک دیکھنے والا اپنا مخاطب جانتا ہے اسی طرح سے شری رگھنندن سوامی کو ہر ایک دیکھنے والا اپنا مخاطب جانتا ہے مطلب یہ ہے کہ ہر کہ وہ اور سب کو برابر اور سب طرف موجود دیکھ پاتے ہین ۱۲

راجہ نے بعد قدمبوسی کے پریم مین بے طاقت ہو کر عرض کیا کہ سوائے بھگتی قدم مبارک اور کچھ تمنا نہین سو بھگتی عنایت ہوا اور چونکہ یہ سنسار طرح طرح کے رنج وعذاب مین مبتلا ہی تو درخواست ثانی یہ ہی کہ سب کا رنج وعذاب تو میرے نصیب ہووے اور جو کچھ میرے حصہ کا راحت وثواب ہووے وہ سب کو ملے بھگوت اس پراپکار اور دیا سے زیادہ تر خوش ہوئے اور رجو درجہ کہ پرم جوگیون کو ملتا ہے اُنکو عطا فرمایا واضح رہے کہ جو اشخاص بھگوت بھجن سے بکھ ہین اُن کو سب راحت اور دولت دنیا کے دکھ روپ ہو جاتے ہین اور جو بھگوت بھگت اور بھجن آنند ہین اُن کو سب رنج وعذاب مثل سکھ اور ثواب و پرم آنند کے ہین۔

کتھا परशुराम پرسرام جی نے اپنی بھگتی کے پرتاب سے جنگل دیس کے جنگلی لوگون کو اس طرح ست سنگی اور پارشد روپ کر دیا کہ جسطرح چندن کے درختون کی ہوا نیب کو چندن کر دیتی ہے یا جسطرح مدت کا اندھیرا چراغ کی روشنی سے فی الفور دور ہو جاتا ہی سری بھٹ جی اور ہر بیاس جی کا جو طریق تھا اُسی پر چلتے تھے بھگوت کتھا کیرتن کا ایسا نیم تھا کہ ہزار ہا کو بھگوت سنکھ کر دیا اور زبان پر ہر وقت بھگوت نام رہتا تھا بھگوت سے بکھ ہونا جو مرض مہلک ہے اُسکو اُپدیش او رمنتر کی دوا سے دور کیا اور بھگتی وتلک و مالا کا رواج دیا باوجودیکہ راجدھانی مین سب سامان نعمت وحشمت کا موجود رکھتے تھے لیکن اُن سب لوازمات دنیا سے اسقدر بیراگ تھا کہ سب کو ہیچکارہ وناچیز جانتے تھے چنانچہ ان کا مقولہ ہے۔ **دوہرہ** مایا سگی نہ من سگا سگا نہ یہ سنسار ﴿ پرسرام یا جیو کو سگا سو سرجن ہار ﴿ کوئی سادھو یہ دوہرہ سنکر واسطے امتحان کے گیا اور کہا کہ آپ کو بھگوت مین پریت ہے تو اس دولت وحشمت سے کیا فائدہ ہے علٰحدہ بھجن کرنا چاہیے پرسرام جی مافی الضمیر اُس سادھو کا جان گئے اور اُس سامان کو ترک کر کے اور کوہین باندھکر کسی گوپھا مین پہاڑ کی جا بیٹھے اور بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اتفاقاً وہان ایک بنجارا آ گیا اور دولت بیشمار مع پالکی وغیرہ سامان امیرانہ کے بھینٹ کری سادھو مذکور معتقد ہوا اور خوب سمجھ گیا کہ پرسرام جی کو ہرگز خواہش دولت وحشمت کی نہین مگر بھگوت خواہش سے خود بخود آتی ہی پرسرام جی کے قدمون مین پڑا اور نادم ہو کر عرض کیا کہ میرا قصور معاف ہو نادانستہ تھا اب آپ کا پرتاپ معلوم ہوا فی الحقیقت بھگوت بھگت جس قدر دولت ونعمت سے علٰحدہ ہوتے ہین اسی قدر زیادہ نصیب ہوتی پس

خواہندگان نعمت دنیا جس قدر بھگوت بھجن مین مصروف ہونگے اسی قدر دولت اُنکو حاصل ہوگی اور پھر نعمت غیر مترقبہ یعنی بھگوت بھگتی بھی نصیب ہو جاویگی۔

کتھا ۳ रांकाबांका رانکاجی پرم بیراگوان بھگوت بھگت ہوئے اور بانکا انکی استری رانکا جی سے زیادہ بھگت تھی پنڈرپور مسکن نامدیوجی مین اُن کا مسکن تھا لکڑی جنگل سے لاتے اور بسر اوقات کرتے دن رات سوائے بھجن سمرن کے اور کام نہ تھا ایک روز نامدیوجی نے بھگوت کی جناب مین عرض کیا کہ بڑا افسوس ہے کہ رانکا بانکا دونون پرم بھگت تنگدستی اور عسرت سے گذران کرین بھگوت نے فرمایا کیا تدبیر کیجاوے کہ وے ہرگز دولت کو قبول نہین کرتے چنانچہ بچشم خود تماشا دیکھ لو یہ فرما کر نامدیوجی کو اپنے ہمراہ جنگل مین لیگئے اور جس راہ کو رانکا بانکا واسطے لینے لکڑیون کے جاتے تھے اُس راہ مین ایک تھیلی اشرفیون کی ڈالدی رانکاجی کی جو نظر اُس پر پڑی تو خیال ہوا کہ استری پیچھے آتی ہے ایسا نہو کہ اُسکو طمع اسکی ہو جاوے اس واسطے اُسپر خاک ڈالدی استری جو پاس رانکاجی کے پہونچی تو پوچھا کہ تم زمین مین کیا دیکھتے تھے رانکاجی نے حال دیکھنے خریطہ پُر از اشرفی اور اپنے اندیشہ کا بیان کیا استری نے پوچھا کہ مہاراج اشرفی اور خاک مین کیا فرق ہے اور خاک پر خاک ڈالنی کیا ضرور تھی رانکاجی بہت خوش ہوئے اور اپنی استری کو باسم بانکا موسوم کیا اور فرمایا کہ تیرے بیراگ نے میرے بیراگ پر بھی خاک ڈالدی بھگوت نے نامدیوجی سے فرمایا کہ دیکھا کس قدر بیراگ دونون بھگتون کو ہے بعد از ان بھگوت اور نامدیوجی نے باہم صلاح کرکے بھار لکڑی کے فراہم کردیئے تاکہ اسیقدر خدمتگذاری ہو رانکا بانکا نے اُن لکڑیون کو جمع کردہ کسی شخص کی سمجھ کر ہاتھ نہ لگایا اور ہاتھ خالی گھر کو چلے آئے بلکہ یہ خیال کیا کہ آج اشرفی نظر پڑگئی تھی اسکی نحوست سے لکڑی بھی ہاتھ نہ آئی اگر اشرفیون کو ہاتھ لگاتے تو نہ معلوم کیا ہوتا بھگوت نے وہ لکڑی جمع کردہ رانکاجی کے گھر پہونچا دین اور رانکاجی بسبب مرسلہ بھگوت کے انکار نہ کرسکے بعد ازان بھگوت نے درشن دیئے اور واسطے قبول کرنے کچھ پارچہ کے ارشاد فرمایا رانکاجی روپ انوپ اور چھب دھری کو دیکھ کر ایسے محو مشاہدۂ جمال بیمثال کے ہوگئے تھے کہ کچھ خبر اور ہوش نہ تھا اسواسطے اُس فرمودہ بھگوت کا جواب نہ دیسکے اور آخر بھگوت پرشاد کو بھگوت روپ جانکر قبول کیا بعد ازان رانکاجی نے نامدیوجی سے کہا کہ مہاراج اس شوبھا دھام پرم سکمار گُل اندام کو جنگل پُر خار و پُر خوف مین لیجانا اور تکلیف دینا تم کو

تم کو کس طرح گوارا ہوا واضح ہو کہ نامدیو جی اور انکا جی دونون بھگوت بال روپ کے اُپاسک تھے سو بھگوت موافق اعتقاد اُنکے اُنپر ظاہر ہوئے ۔

کتھا رگھناتھ گسائین کی रघुनाथगोसाई بھگتی اور بھاو کی مہما کس سے کہی جاوے کہ جنکی خدمت خود بھگوت نے کری اور ہمیشہ بھگوت کی خواصی مین حاضر رہے اُتکل دیس مین اوڑیسہ شہر کے رہنے والے تھے اور دولت و نعمت بقیاس گھر مین موجود تھی سب کو اسار و بیحقیقت उत्कल و ناپائدار سمجھ کر چھوڑ دیا اور جگناتھ پوری مین قیام کیا والد اُنکا بمقتضاے محبت پدری ہمیشہ نقد و جنس و اسطے اخراجات کے بھیجتا لیکن کچھ قبول نکرتے صرف بھگوت روپ کے رس مین چھکے ہوئے اپنے گرو مہاپربھوجی کی خدمت مین حاضر رہکر اور شری جگناتھ راے سوامی کے درشن کرکے نیک و بد گرم و سرد زمانہ سے علیحدہ و برکران رہتے ایک دفعہ موسم سرما مین سردی معلوم ہوئی شری جگناتھ راے سوامی نے بمقتضاے بھگت تبسلتا بانات خاص اپنی عنایت فرمائی پھر ایک دفعہ مرض اسہال مین مریض ہوئے شری جگناتھ راے جی نے جسطرح مادھوداس جی کی خبر گیری اور خدمت کری تھی اسی طرح گسائین موصوف کی کری اور بھگتی کے پرتاپ کو روشن کیا گسائین موصوف کے گرو نے اجازت برندابن باس کی فرمائی سو برندابن مین آئے اور رادھا کنڈ پر بسرام کیا ہمیشہ بھگوت کی مانسی پوجن مین رہتے تھے اور روپ انوپ رادھے پرم امرت کے تشنہ دن رات بھگوت نام کے ذکر اور کیرتن کا شغل تھا اور رچرترا ور کتھا کا آدھار ایک دفعہ شیر و برنج جو بھگوت کو مانسی دھیان مین بھوگ لگایا تو مہاپرشاد کو بحالت تصور خود بھی بھوجن کیا بسبب زیادہ کھانے کے ثقالت ہوئی اور بیمار ہو گئے طبیب نے نبض دیکھ کر فرمایا کہ بسبب شیر و برنج کھانے کے یہ مرض پیدا ہوا ہے دوا ہاضمہ اور دافع ثقالت کی ضرور ہے چنانچہ نسخہ تجویز کیا گسائین جی نے جواب دیا کہ جس غذا سے ثقالت ہوئی ہے وہی غذا واسطے مرض اگیان کے دواے کامل اور واسطے زندگی جاوید کے آبحیات ہے سو آپ اپنا نسخہ اپنے پاس رکھین اور مجکو بحال خود چھوڑ دین طبیب معتقد ہوا اور قدمون مین پڑا واہ واہ کمالیت تصور و دھیان کی بھگوت اپنے ہر ایک بھگت کو نصیب کرے اور کچھ حصہ اُسکا اُس اپنے خانہ زاد کو بھی ۔

کتھا श्रीधरस्वामी شری دھر سوامی نے سری مدبھاگوت کی شرح ایسی تصنیف کی کہ پرم امرت اصل معنی کا بلا تکلف و بآسانی ہر یک کو حاصل ہونے لگا دیگر شارحان کی شرح سے تو تعصب اور جانبداری

ظاہر ہے یعنے جو کوئی اُپاسک کرم کا تھا تو اُسنے بھگتی و گیان کے بھی معنی جانب کرم کے لگا کر شرح کی اور جو شخص اُپاسک بھگتی یا گیان کے تھے انھون نے اپنے اپنے طریق کو مقدم ثابت کر دیا کسی نے اصل مطلب بید اور بھاگوت پر نگاہ نہ کی لیکن شری دھر سوامی نے ہر سہ فصل یعنی گیان اور بھگتی اور کرم کی جیسی شرح جس موقع اور مقام پر چاہئے تھی بعد دریافت پرمانند جی مہاراج اپنے گرو سے ویسی ہی مندرج کی اور پرم سنگھتا کو موافق قواعد بید کے مقدم رکھا جب وہ شرح تیار ہو گئی تو پنڈتون کا سماج کاشی پوری مین ہوا اور دیگر پنڈتان نے بھی اپنی اپنی شرح پیش کری ہر ایک پنڈت اپنی تصنیف کو اوپر تصنیف اور شرح دوسرے کے ترجیح دیتا تھا اور سوامی شری دھر جی کو مطلق نفسانیت اور ہٹھ اپنی شرح اور تصنیف کی نہ تھی آخر بصلاح جملہ پنڈتان کے یہ بات قرار پائی کہ بینی مادھو[1] مہاراج جس شرح کو قبول او منظور کرین وہی رواج پاوے چنانچہ شب شرح مندر مین بھگوت کے رکھدی اور مندر کو بند کر دیا بعد دیر جو پھر مندر رکھولا تو سوامی شری دھر کی شرح پر دستخط قبولیت کے پائے اور مابقی نامنظور ہوئی سب کو اعتقاد ہوا اور وہی شری دھری ٹیکا مروج اور سب کو مقبول ہوا سوامی موصوف ابتدا سے بھگوت کے پرم بھگت تھے جس سبب سے خانہ داری وغیرہ کا ترک کیا اسکا حال یہ ہے کہ صاحب مقدور تھے آگرہ سے مع نقدی کہین کو جاتے تھے راہ مین ٹھگ مل گئے اور پوچھا کہ تیرے ساتھ کون ہے جواب دیا کہ رگھنندن سوامی میرا مالک اور جیون آدھار میرے ساتھ ہے ٹھگون نے باہم کر صلاح کی کہ یہ شخص تنہا ہے قتل کرے سب مال اسباب لوٹ لو چنانچہ ایک نے جو واسطے حربہ رانی کے ارادہ کیا تو شری رگھنندن سوامی کو دھنش بان لیے واسطے حفاظت کے ہمراہ دیکھا اسی طرح چند دفعہ ارادہ کیا اور ہر دفعہ اس محافظ حقیقی کو واسطے حفاظت کے مسلح اور موجود پایا جب گھر آئے تو ٹھگون نے پوچھا کہ مہاراج وہ شیام سروپ سکمار نوجوان کون ہے کہ جو راہ مین تمھاری حفاظت کرتا رہا سوامی جی نے اسی وقت خانہ داری اور دولت کا ترک کیا کہ میرے سوامی کو اسکے سبب سے تکلیف ہوئی اور وے ٹھگ بھی معتقد ہو کر بھگوت سرن ہو گئے ٭ رمان بلاس[12] رام انوراگی تجت یون جم نرٹر بھاگی ٭ یعنی جن اشخاص کی بھگوت چرنون مین محبت ہے[12] وہ لذائذ اور حشمت وغیرہ دینہ کو اس طرح[12] چھوڑ دیتے ہین کہ جس طرح تنکے کو چھوڑ دے وہی صاحب قسمت ہین۔

---

[1] کاشی جی مین یہ مورتی بھگوت کی براجمان کی ۱۲

کتھا कमध्वज کمدھج جی قوم راجپوت منجملہ ہر چہار برادران حقیقی اپنے کے پرم بھگت اور بیراگوان
ہوئے کہ بن مین رہکر ہر وقت شری رگھنندن سوامی کے بھجن سیوا مین مصروف رہتے تھے کسی سے
کچھ مطلب او رسروکار نہ تھا ایک وقت واسطے بھگوت پرشاد کے شہر مین آیا کرتے تھے اور اُسیوقت پھر چلے
جاتے تھے ایک روز اُن کے برادران نے کہا کہ اگر تم ساتھ چلکر موجودات بسرکار راناجی آؤ تو مشاہرہ
تمھارا بھی کیا جاوے کمدھج جی نے جواب دیا کہ جس سرکار مین نوکر ہون وہان حاضر رہتا ہون یہ نہین
ہوسکتا کہ وہان سے غیر حاضر ہوکر حرامخوارون مین چہرہ لکھاؤن برادران نے کہا کہ بروقت مرنے کے
داہ کرم کون کریگا جواب دیا وہی سب خبر گیری کریگا کہ جسکا غلام ہون یہ کہکر بن کو روانہ ہوئے بعد
عرصہ جب آخر وقت آیا تو شری رگھنندن سوامی کی اجازت سے ہنومان جی تشریف لائے اور
چندن اگر وغیرہ سے داہ کرم کمدھج جی کا کیا شری رگھنندن سوامی نے واسطے ظاہر کرنے پرتاپ اپنے
بھگتون کے ایک چرتر عجیب بہ نسبت جٹایو اور شوری کے یہ کیا کہ جس قدر بھوت اور خبیث اُس
सबरी जटायु
جنگل مین رہتے تھے سب کمدھج کی دو دچتا سے پوتر ہوکر پرم پد کو چلے گئے بلکہ ایک پریت کہین کو
چلا گیا تھا جب آیا اور اپنے ہمجنسون کو نہ پایا تو ایک سنیاسی سے مستفسر حال ہوا اور بعد دریافت
پرتاپ کمدھج جی کے خاکستر مین لوٹ کر سدگت کو گیا واضح ہو کہ بھگوت کا قول ہے کہ میرے بھگت ہرسہ
सद्गति
لوک کو پوتر کرتے ہین اور پریاگ وگنگا وغیرہ کا یہ قول ہے کہ ہم سب کے گناہ دعذاب دور کرتے ہین
اور ہمارے گناہ بھگوت بھگتون کے چرن کرپا سے جاتے ہین بس کیا جائے تعجب ہے کہ بھوت پشاچ
पिशाच भूत
وغیرہ سدھ وصاف ہوکر سدگت کو پہونچے ۔

کتھا गदाधरदास گدادھرداس جی پرم بھاگوت اور ایسے پریمی ہوئے کہ سری بہاری لال
جی کی سیوا اور چھب ابھرام کے دیکھنے اور سرنگار مین ہمیشہ اور ہر وقت آنند اور مصروف رہکر
قواعد سیوا بھگوت بھگتون کے دل سے ادا کرتے تھے سخی اور بھگوت چرترون کی کیرتن کرنے والے
ایسے ہوئے کہ بیان نہین ہوسکتا بھگوت مین لاشرک اعتقاد ایسا تھا کہ خواب وخیال مین بھی دوسرے
دیوتا کو نہ دیکھا دنیا اور اسکے لوازمات کو ہارج بھگوت بھگتی کا سمجھ کر ترک کیا اور بُرہان پور کے قریب
ایک باغ مین آکر بیٹھ رہے لوگون نے ہرچند واسطے چلنے آبادی کے منت خوشامد کری لیکن چونکہ
بھگوت چرنون مین نسکام محبت مستقل تھی اسواسطے اُسی باغ مین رہے اور تصور بھگوت سروپ مین
निष्काम

مگن رہا کرتے ایک روز بارش بکثرت ہوئی اور بھگوت نے بلا مکان اپنے بھگت کو تکلیف سمجھی اسواسطے
ایک ساہوکار کو حکم دیا کہ تم میرے بھگت کے واسطے مکان تیار کرادو اُنکی خدمت مین حاضر رہ کر او ہمارا
حکم سنا کر اُس مکان مین مقیم کراؤ ساہوکار مذکور بخدمت گدادھر داس جی کے حاضر ہوا اور بھگوت
کا حکم سنا کر زبردستی مکان مین لے آیا ایک مندر مضبوط و خوبصورت بنوادیا اور مکانات متعدد واسطے
قیام سادھان اور آیند روندگان کے تیار کیئے گدادھر داس جی نے سوامی لال بہاری جی کی مورتی
ازبس شوبھائمان اور براجمان کر کے سادھو سیوا شروع کی جو کچھ آتا اُسی روز خرچ کردیتے اور
برائے روز آیندہ کچھ نہ رکھتے لیکن رسوئیہ کچھ سامان بخیال اس بات کے کہ صبح کو بھگوت گرسنہ نرہین
اور وقت پر بھوگ لگجایا کرے کچھ جنس پوشیدہ رکھ لیا کرتا ایک رات سادھو آے اور اُن کے واسطے
تلاش سامان رسوئی کی ہوئی گدادھر داس جی نے رسوئیہ کو بلا کر پوچھا کہ کچھ سامان موجود ہے یا نہین
اُس نے عرض کیا کہ واسطے بھگوت رسوئی کے کچھ سامان رکھ لیا ہے موجود ہے گدادھر داس جی نے فرمایا کہ
بھگوت کے واسطے صبح کو آجائیگا جنس موجودہ سے بھگتون کی سیوا کرو چنانچہ اسی وقت رسوئین تیار کرائی
اور بھگوت بھگتون کی سیوا کری صبح کو سہ پہر تک کچھ نہ آیا اور بھگوت بھوگ بھی نہ لگا چیلے
بباعث گرسنگی کے غصہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو فضول خرچی کے سبب ابتک سب بھوکے ہین نہ معلوم
بھگوت کب گدادھر جی کے ہاتھ سے چھوڑا دیگا اسی عرصہ مین ایک ساہوکار آگیا اور اُس نے
دو سو روپیہ نقد بھینٹ کیئے گدادھر جی نے ساہوکار سے فرمایا کہ یہ روپیہ ان بےصبرون کے سر پر
مارو کہ ہاے ہاے کر رہے تھے ساہوکار خوفناک ہوا کہ کیا یہ خفگی کچھ میری نسبت ہے گدادھر داس جی
نے سب حال گذشتہ اُس ساہوکار سے بیان کر کے دلجمعی کردی کہ وہ خوش ہوا اور بھگوت بھگتون کی
سیوا کا معتقد ہو کر بھگوت سرن ہوگیا بعد ازان گدادھر جی چند روز وہان رہے اور پھر متھرا جی
مین تشریف لائے برج کشور کے روپ اور چھب سے چھکے ہوئے سیوا اور دھیان اور ست سنگ
اور بھگوت چرترون کی کیرتن مین مشغول ہوئے اور بقیہ عمر اسی ذکر او شغل مین بسر کی ۔

کتھا माधव दास مادھو داس جی کی بھگتی اور مہما اور پرتاپ اور بیراگ اور شانت اور
بھاؤ کا بیان کس سے ہو سکتا ہے جس طرح بید بیاس جی نے اوتار دھارن کر کے بیدون کی تفریق
کی اور پوران تصنیف کئے اور مہابھارت اور سوتر وغیرہ کو جگت مین ظاہر کیا اور پھر اُن سب کا

سار د خلاصہ سری مد بھاگوت مین بیان کرکے بھگوت بھگتی اور بھاگوت دھرم کو جہان مین رواج دیا
اسی طرح مادھو داس جی نے گویا بید بیاس جی کا اوتار لیکر بھگوت بھگتی اور چرترون کو بعد نکالنے
سار ہر یک شاستر کے جگت مین مشہور کیا اور بھگوت نام اور لیلا کا کیرتن کرکے ہزارون لاکھون
کو سنسار سمدر سے پار اُتارا سری جگنا تھ راے جی کے پرم اُپاسک اور بیراگ کی انتہا اور پریمیون
کے سردار ہوئے قنوجیہ براہمن تھے جب استری اُنکی مرگئی تو خیال کیا کہ یہ سنسار آگیا باقی ہو خواہش دلی
یہ تھی کہ لڑکا لڑکی ہونگے اُنکے بیاہ شادی کرینگے اور کُل کو ترقی ہو گی اب بھگوت نے یہ تماشا
دکھایا بیشک یہ دنیا بے ثبات اور بیوفا ہے پس ماندگان کی پرورش وغیرہ کی فکر کرنا کسی شخص کو محض
بیہودہ ہے کہ سب کا رازق اور پرورش کنندہ بھگوت ہے جو شخص اپنی تدبیرات کرکے بیوقوف
ہے ایسا یقین کرکے اور سب آلائش دنیاوی کو چھوڑ کر علیحدہ ہوئے شری جگنا تھ پوری مین پہونچکر
بھگوت کے درشن کیئے سمدر کے کنارے پر جا کر بیٹھ رہے اور چونکہ دل بھگوت کے روپ انوپ
مین مستقل لگ گیا تھا اسواسطے نہ ملنے اشیاے خرو نوش سے مضطرب نہوئے تین روز گذرے کہ
کچھ نہ کھایا اور بھگوت تصور مین ایک جگہ بیٹھے رہے بھگوت نے دل مین خیال فرمایا کہ افسوس
ہمارے واسطے تو ہر روز ہزار ہا من غذاے لطیف کا بھوگ تیار ہو اور ہمارے بھگت کو تین
روز تک ایک دانہ بھی نہ پہونچے بھگت بتسلتا نے بیقرار کیا اور اُسی وقت خاص اپنے مہاپرشاد
تھال طلائی ہمدست لچھمی کے بھیجا اور خود بدولت شاید اس شرم سے تشریف نہ لیگئے کہ مہا نداری
واجب تھی خلاف اسکے تین روز تک بھوجن نہ دیا تو اب روبرو جانا کیا مناسب ہے لچھمی مہارانی
جب بھوجن لیکر چلین تو خیال ہوا کہ والد تو خبر گیری پسر خردسال سے غافل رہتا ہے لیکن ایسی
والدہ کوئی نہین کہ پرورش پسر چند روزہ کی نہ کرے مادھو داس کہ بھگتی کے خاندان مین ہنوز
طفل نوزاد ہے اس کی خبر گیری خورد و نوش کی نہ ہوئی تو کمال شرم کی بات ہے اسواسطے لچھمی
جی اُس طرف کو گئین کہ جس طرف کو مادھو داس پشت کیئے بیٹھے تھے اگرچہ جھنکار پاے زیب
اور روشنی چہرہ مثل برق لچھمی جی کی مادھو داس جی کو معلوم ہوئی لیکن چونکہ بھگوت دھیان
مین مستغرق تھے اس واسطے آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھا اور لچھمی جی تھال رکھ کر چلی آئین جب مادھو
داس جی نے مہاپرشاد کو دیکھا تو آنند ہو کر بھوگ لگایا اور اپنی قسمت کو سراہا بعد بھوجن کے

تھال طلائی مثل پنواڑہ برگ کے ایک طرف ڈالدیا تھا پوجاریان مندر تلاش کنان وہان پہونچے
مادھوداس جی کو گرفتار کرکے بیت مارے اور چلے آئے بھگوت نے ضرب بیت اپنی کمر پر لی اور پوجاریان
کو نشان ضرب بیت سے آگاہ کرکے فرمایا کہ وہ تھال وہما پرشاد واسطے مادھوداس جی کے ہمنے بھیجا تھا
اُن کو جو بیگناہ سزا ہوئی وہ سب ہم کو ہوئی ہم کمال ناراض ہین پوجاری سب خوفناک وہراسان
مادھوداس جی کی خدمت مین حاضر ہوئے اور قدمون مین کمال ادب سے ڈنڈوت کرکے بعد منت
سماجت کے خطا اپنی معاف کرائی یہ چرتر اور حال تمام جہان مین مشہور ہوگیا اور بھگوت کی
کرپالتا اور بھگت بتسلتا بھگوت بھگت سُنکر کمال شادمانی اور پریم سے جسم مین نہ سمائے مادھو
داس جی کو بھگوت سروپ مین ایسا پریم اور تعشق تھا کہ اکثر دیکھتے دیکھتے محو از خودی ہوکر
بھگوت کے مندر مین رہجاتے تھے اور جس وقت پوجاریان مندر کو بند کیا کرتے تھے تو بخواہش بھگوت
کے اُن کو نظر نہین آتے تھے ایک رات موسم سرما مین مادھوداس جی کو سردی معلوم ہوئی بھگوت
نے پوجاریان کو فرمایا ہم کو سردی معلوم ہوتی ہے پوجاری فی الفور طرح طرح کے بالاپوش لائے
بھگوت نے بالاپوش خاص تو مادھوداس جی کو عنایت فرمایا اور خود بالاپوش جدید لے لیا۔ اور
اُس وقت سردی رفع ہوئی ایک دفعہ مادھوداس جی کو مرض پیچش ہوا اور شدت اسہال سے
سمدر کے کنارہ پر جاپڑے جب طاقت طہارت کی نہ رہی تو خود بھگوت حاضر ہوئے اور جسم کو پاک
اور صاف کیا مادھوداس جی نے فکر کی یہ شخص کون ہے جو اس قدر خدمت کرتا ہے بعد غور
جانا کہ خود بدولت ہین دست بستہ عرض کیا کہ اس قدر تکلیف کب واجب ہے کہ غلام کی غلامی مین
فرق آوے اور مالک کی بزرگی اور مخدومی مین بھگوت نے فرمایا کہ میرے بھگت کو جب دُکھ ہوتا
ہے تب مجھ سے رہا نہین جاتا خود چلا آتا ہون مادھوداس جی نے عرض کیا کہ مرض کو دور کردیا
ہوتا کہ اس قدر تکلیف نہوتی بھگوت نے فرمایا کہ مرض کا ہونا پراربدھ کرم کا بھوگ ہے
سو پراربدھ کا دور کرنا مناسب نہین دیکھا کہ بعض قاعدہ مین خلل پڑتا ہے کہ جس حالت
مین کہ میرے بھگت بلا رنج اُن پراربدھ کرمون کو بھوگ لیتے ہین پس کیا ضرورت اُن کے نسوخ
کرنے کی ہے اس قاعدہ سے مادھوداس جی کی تسکین کرکے وہ مرض بھی اُسی وقت دور کردیا تاکہ کسی
بھگت سادھک کا اعتقاد ضعیف نہو واضح رہے کہ کرم تین طرح کے ہین

پختہ[1] اور کریہ مان[2] تو اُسی وقت دور ہو جاتے ہین جس وقت یہ آدمی بھگوت سرن ہوتا ہے اور
क्रियमाण संचित
پراربدھ کرم بالضرور بھوگنے پڑتے ہین جب یہ چرتر مادھوداس جی کا مشہور ہوا تو ہزارہا لوگون کا ہجوم
رہنے لگا مادھوداس جی نے واسطے دور کرنے ہجوم اور اعتقاد اپنی بزرگی کے گداگری شروع
کی ایک شخص کے دروازہ پر گئے عورت چوکا دیتی تھی اُس نے آواز سُنکر وہ پارچہ کہ جس سے چوکا
دیتی تھی کمال غصہ سے مادھوداس جی کے سر پر مارا مادھوداس جی کو اُسپر رحم آیا اور ہنسکر وہ
پارچہ اُٹھا لیا اُسکو پانی سے صاف کرکے رات کے وقت فتیلہ اُسکا بنایا اور چراغ روشن
کرکے جگناتھ رائے جی کے مندر مین رکھا اُس کا یہ پرتاپ ہوا کہ بھگوت مندر اور اُس عورت
کے ہردے مین برابر روشنی ہوئی یعنی اُس عورت کے دل مین اُسی وقت بھگوت بھگتی پیدا ہوگئی
روز آیندہ جو مادھوداس جی اُسکے دروازہ پر گئے تو کمال بھگتی سے دوڑ کر آئی اور قدمون مین
پڑی ایسی کرپالتا اور دیالتا کی مہما کس طرح کہی جائے کہ جو اپنے ساتھ بُرا کرے اُسکے ساتھ بھی الصد
بھلا کرین کہ جسکا حد وحساب نہین ایک پنڈت تمام جہان کے پنڈتون کو مناظرہ اور مباحثہ
مین لاجواب اور وگیچ کرتا ہوا پرشوتم پوری مین آیا اور حال پنڈتائی مادھوداس جی کا سُنکر
اُن سے کہنے لگا کہ میرے ساتھ چرچا کرو مادھوداس جی نے چرچا نہ کری اور کاغذ پر لکھدیا کہ
مادھوداس جی ہارا پنڈت مذکور کاشی مین گیا اور اپنی صفت وثنا کرکے کہنے لگا کہ مادھوداس
کو فتح کر آیا جب وہ کاغذ پنڈتون کی سبھا مین پیش کیا تو اُس مین یہ لکھا پایا کہ مادھوداس جیتا
اور پنڈت ہارا پُرغضب ہو کر پھر جگناتھ پوری مین آیا اور مادھوداس جی کو کلمات سخت
و سست کہہ کر مستعد لڑائی اور فساد کا ہوا مادھوداس جی نے فرمایا کہ جو کچھ تم کہو پھر لکھ
دیوین پنڈت نے کہا کہ تو بڑا دغاباز ہے گدھے پر چڑھا کر اور کالا منہ کرکے شہر کے ہر چہار طرف
پھراؤن گا مادھوداس جی تو خاموش ہو رہے اور پنڈت مذکور واسطے اشنان کے چلا گیا بھگوت
اُسکے بلباس پنڈت پہونچے اور چرچا کرکے لاجواب کیا اور گدھے پر چڑھا کر اور تنو دو تنو طفل
جمع کرکے اور خود بھی بلباس طفل ہمراہ ہو کر اُس پنڈت کی خوب خاک اُڑائی اتفاقاً مادھوداس
جی بھی اُس طرف آگئے اور بھگوت سے عرض کیا کہ ایسے پنڈت کو بےعزت اور خراب کرنا کیا مناسب تھا

[1] وے کرم جمع شدہ ہائے گذشتہ کے ہین کہ جنسے نیک و بد کرم لیکر جسم بنایا جاتا ہو ۱۲ [2] جو اس جسم موجودہ مین کیئے جاتے ہین ۱۲

بھگوت نے فرمایا کہ کمال مناسب اور ضرور تھا کہ یہ بیوقوف میرے بھگتون کو گدھے پر چڑھا کر
مجھکو گدھے پر چڑھایا چاہتا تھا مادھوداس جی نے اُس پنڈت کو خود گدھے سے اُتارا اور اپنی
خطا معاف کرائی اُس فتح کے ایک دھیان کا کبت منجملہ چند کے یہ ہے ۔ دھور ہی بھور بھری
سب گات سجان پکارت ڈولت ہین ٭ الکاولی راجت ہین بتھری متھری بر گال کلولت ہین ٭
اننج لوچن چار چتون سو بھال بشال بلوکت ہین ٭ لڑکان مین ڈولت ہین جگنا تھ ہر ر و
ہر ر دکھ بولت ہین ٭ ایک دفعہ مادھوداس جی کو یہ خیال ہوا کہ پرشوتم پوری مین برج کے چرتر
اکثر کیرتن کیا کرتے ہین برج کے درشن کیا چاہیے سو روانہ ہوئے راہ مین ایک بائی بھگوت بھگت
واسطے پرشاد کرانے کے لے گئی جب بھگوت بھوگ لگایا تو جگناتھ راے جی تشریف لائے اور مادھو
داس جی بھوجن مین مصروف ہوئے بائی موصوفہ بھگوت کا نازک جسم اور خوبصورت چہرہ تھوڑی
عمر کا دیکھ کر رونے لگی جب مادھوداس جی نے سبب پوچھا تو بیان کیا کہ یہ لڑکا جو تم ہمراہ لائے
ہو تھوڑی عمر کا پرم سکما رہے اُسکے والدین یاد کرکے کس طرح زندہ رہے ہون گے مادھوداس جی
نے گردن پھیر کر دیکھا تو اپنے سوامی کو موجود پایا بھگوت کرپا اور انگرہ کے پریم مین محو ہو گئے اور
اُس بائی کو تسلی کرکے روانہ ہوئے کسی اور گانوٗن مین ایک مہاجن بھگوت بھگت رہتا تھا
اور اُس کے ساتھ مادھوداس جی نے وعدہ کیا تھا کہ ہم تیرے گھر آوین گے اُس کے گھر گئے
مہاجن مذکور کسی کام کو گیا تھا اُس کی استری آئی اور قدمون مین پڑی ایک مہنت اُس
مہاجن کے بالاخانہ پر رسوئی کرتا تھا استری نے اُس مہنت سے کہا کہ ایک ہربھگت آگئے ہین
وے بھی تمھارے شامل پرشاد کر لیوینگے مہنت نے غصہ ہو کر جواب دیا کہ یہان کسی اور کی رسوئی
نہین ہوسکتی لاچار اُس بائی نے مادھوداس جی سے عرض کیا کہ سیدھا موجود ہے آپ رسوئین
بنالیوین مادھوداس جی نے فرمایا کہ اب رسوئین نہین بناسکتے جو کچھ ازقسم خوردنی موجود ہو
لے آؤ وہ دودھ گرم لائی اور مادھوداس جی بھوگ لگا کر روانہ ہوئے اور فرمایا کہ اپنے شوہر سے
مادھوداس جگناتھی کا آنا بیان کر دینا تھوڑی دور گئے تھے کہ مہاجن مذکور اپنے گھر آیا
اور عورت سے خبر سُنکر دوڑا گیا نہایت پریم سے قدم پکڑ لئے اور دست بستہ واسطے قدم
رنجہ فرمانے اپنے گھر کے درخواست کی مادھوداس جی نے اُس کی بہت خاطرداری کی اور فرمایا

کہ تیرے گھر استری تیری ایسی پرم بڑبھاگی ہے کہ تعریف نہین ہوسکتی پس میری سدگت اُودھارین کیا شک ہی مہنت مذکورۂ بالا بھی نام مادھوداس کا سُنکر ہمراہ مہاجن کے دست بستہ مستدعی معافی قصور اور ہدایت کا ہوا مادھوداس جی نے فرمایا کہ ہردوار مین جاکر بھگوت بھگتون کی سیبت پرشاد کا سیون کرو تب کچھ ٹھکانا لگ جائے گا غرض مہاجن مہنت کو رخصت کرکے برندابن مین آئے اور برند ابن چند کے درشن کیئے پرم آنند مین مگن ہوگئے اور بانکے بہاری جی کے مندر مین واسطے درشنون کے گئے وہان بجائے بھگوت پرشاد کے نخود ملے اگرچہ دربان کہہ رہے کہ اب بھگوت رسوئین کا بھوگ لگ جاتا ہی تب پرشاد ملے گا لیکن نخود ہی واسطے رفع گرسنگی کافی سمجھکر جمنا کے کنارہ پر آئے اور بھگوت ارپن کرکے بھوگ لگائے جب مندر مین رسوئین تیار ہوئی اور انواع اقسام کی غذائے لطیف واسطے بھگوت بھوگ کے پُجاری رہے گئے تو بھگوت نے کچھ قبول نہ کیا اور فرمایا کہ مادھوداس جی نے نخود ہم کو بھوگ لگائے اسواسطے اب کچھ خواہش نہین رہی گُسائین اور پُجاری مندر کے دوڑ گئے اور تلاش کرکے مادھوداس جی کو لائے تب بھگوت نے بھوگ لگایا بعد درشن شری برندابن کے دیگر برج بھوم کے درشن کو تشریف لے گئے اور بھانڈیر بن مین کھیم نامے سادھو رہتا تھا اُس کے مکان پر قیام کا ارادہ کیا اُس نے مقیم ہونے نہ دیا بلکہ بدرشتی پیش آیا مادھوداس جی وہان سے علحدہ جا ٹھہرے جب اُس سادھو نے واسطے اپنے شیر و برنج تیار کیئے اور واسطے کھانے کے بیٹھا تو بجائے برنج کے کرم کیڑے معلوم ہوئے لاچار ہوکر آیا اور مادھوداس جی کے قدمون مین پڑا مادھوداس جی نے اُس کی خطا معاف کی اور بھگوت بھجن کی ہدایت فرمائی بعدازان موضع ہرباینہ مین پہونچے وہان ایک استھل بیراگیان مین سادھو سیوا ہوا کرتی ہی اور گئو بہت رہتی ہین اُس استھل مین کتھا بھاگوت کی ہوتی تھی واسطے سُننے بھگوت چرترون کے چند روز قیام کیا اور خدمت اُس استھل کی اپنے ذمہ یہ مقرر کرلی کہ گوبر جمع کرکے اُپلا پاتھ دیا کرتے ایک سادھو آگیا اور مادھوداس جی کو شناخت کرکے ڈنڈوت کری جب اُس استھل کے مہنت وغیرہ نے مادھوداس جی کو جانا تو سب قدموں میں پڑے اور بعذرات پیش آئے چند روز اُس استھل مین مقیم رہے اور چلتی دفعہ ایسی دعا کر آئے کہ ابتک وہ استھل بدستور بنا ہوا ہے اور سادھو سیوا ہوتی ہے بروقت معاودت اپنے گھر بھی گئے اور والدہ و فرزندان کو بھگوت بھگتی کا اُپدیش کرکے روانہ ہوئے جب قریب گانون اُسی مہاجن کے پہونچے تو خواب مین اُس کو اپنے آنے سے خبر دی وہ آیا اور درشن کئے وہان سے روانہ پُرشوتم پوری کے ہوئے اور

بھگوت دربار مین پہونچکر دھیان اور بھجن مین مصروف ہوئے چرتر مادھو داس جی کے کثیر ہین جس قدر
دریافت ہوئے لکھے گئے *

کتھا ۹ नारायण दासजी نارائن داس جی قوم چارن اولاد الکہ بھگت کے بھگوت بھگت بیراگوان
ہوئے اُنکا برادر کلان تو کمانے والا تھا اور یہ نارائن داس لٹانے والے ایک دفعہ بھابھی نے بھوجن
سرد واسطے کھانے کے دیا نارائن داس جی نے نہ کھایا اور گرم طعام مانگا بھابھی نے طعنہ دیا کہ ایسا ہی
مثل الہہ جی اپنے بابا کے کہ بھگوت بھگت ہے کہ تعمیل حکم کی کی جاوے نارائن جی کو کمال غیرت ہوئی کہ بھگوت
بھگتی سے بمکھ ہو کر زندگی کرنی مثل زندگی وحوش کے ہے آدمی جسم صرف واسطے بھگوت بھگتی کے ہے
نہ برائے ہوا و ہوس دنیا غرض اس سنسار کو اسار اور بھگوت بھگتی کو سار سمجھ کر تارک دنیا ہوئے اور
دوارکا جی مین جا کر ایسی سیوا اور بھجن مین مصروف ہوئے کہ بھگوت نے اُنکی بھگتی کے بس ہو کر جو کرپا
الہہ جی اُن کے بابا پر کری تھی وہی خود ظاہر ہو کر انپر کری یعنی ساکچھات درشن دے کر بیراگ اور بھگتی کا
پرتاپ سب کو دکھایا اور بھاگوت کے نوین اسکندھ مین جو یہ قرار پایا ہو کہ مجھ کو بھگتی اور بھگت اس قدر
عزیز ہین کہ زبردستی اُن کے قابو مین ہو جاتا ہون اُسکو راست کیا

کتھا ۱۰ जीवगुसाईं اس کلجگ میں روپ سناتن جی تو مثل بھگتی کے جل کے ہوئے اور
جیو گسائین مہاراج مثل مان سرور کے بھگوت بھجن اُس تالاب کا مثل مضبوط گھاٹ[آب] کے ہی اور بھگتی کا
استقلال مثل بھونرے کمل کے جس تالاب کے کلجگ کے گناہون کی کائی کبھی نزدیک نہ گئی اور بھگوت بھگت
جو مثل ہنس کے ہین اُنکو پرم آنند کا دینے والا ہوا جنھون نے برندابن مین باس کر کے پریا پریتم مہاراج کی سیوا
اور بھجن مین دل لگایا اور واسطے اُدھار جگت کے سب شاستر و پوران وغیرہ جمع کر کے اور انکا جو
سار و خلاصہ تھا اُس کو بخوبی سمجھ کر ایسا بھگوت بھگتی رواج دیا کہ کروڑون سنسار سمدر کے پار ہو گئے واسطے
دور کرنے شبہہ اور شکوک کے ایسے ہوئے کہ جس طرح آفتاب تاریکی کا دشمن ہے اور واسطے اُپکار ہر شخص
کے ایسے ہوئے کہ جس طرح ابر باران ہر ایک کا دوست ہے بھگوت کی مادھرج بھاؤ سے اُپاسنا کرتے
تھے اور اس چرتر اور دیگر بہار لیلا کو پرم تو اور خلاصہ جانتے تھے روپ سناتن جی کے برادر زادہ تھے
دولت و حشمت بیقیاس رکھتے تھے سب کو ناچیز دنا پائدار سمجھ کر تارک ہوئے اور برندابن مین آئے دھوتی اور
چادر ریشمی بیش قیمت جسم مین تھی روپ سناتن جی نے بروقت ملاقات کے خندہ کر کے فرمایا کہ نام تو بیراگون

اور پوشاک یہ جیو گُسائین جی نے اسکو بھی ترک کیا اور آبادی سے علیحدہ جمنا کے کنارے پر کُٹی بناکر
بھگوت بھجن اور تصور روپ مادھری مین مصروف ہوئے ایک روز گذر گسائین روپ جی کا اُس طرف
ہوا برجباسیان نے کہا کہ مہاراج ہمارے گسائین کے بھی درشن کرین رُوپ جی آئے اور حالت استغراق
جیو گُسائین جی کی دیکھ کر کمال خوش ہوئے اور چھاتی سے لگا کر پریم مین پورن ہو گئے پھر اپنے پاس ٹھہرا کر
سب شاستر تعلیم کیئے اور رس شاستر بھگوت چرتر خفیہ جو لائق سینہ بسینہ تعلیم کے تھے وے بھی بخوبی
سمجھا دیئے جیو گُسائین جی نے انکا ایسا رواج دیا کہ زمانہ کو فیض عام ہوا اور جابجا شہرت علم و فضیلت
گُسائین جی کی ہو گئی اکبر بادشاہ نے واسطے تنقیح مہاتم و بزرگی گنگا و جمنا کے اکبر آباد سے بلایا چونکہ برج بھوم
و برندابن کو چھوڑ کر کسی اور جگہ شب باش نہ ہونے کا عہد و نیم تھا اسواسطے بادشاہ نے چند جگہ گھوڑدن
کے رتھ تعینات کر کے ایک پہر کے اندر واپس پہونچا دینے کا وعدہ کر لیا چنانچہ اکبر آباد مین آئے
اور ایسی دلیل معقول سے جمنا جی کی بزرگی ثابت کردی کہ کسی کو گنجایش تقریر کی نرہی یعنی یہ فرمایا کہ امر
قلیل کے واسطے ناحق مجھکو بلایا کوئی سا پوران دیکھ لیا ہوتا کہ گنگا جی کو جس پُورن برہم پرماتما کا چرن امرت
لکھا ہی جمنا جی اُسی پورن برہم کی پٹ رانی ہین غور کر لینا چاہیے کہ بزرگی کس کو ہوئی اس جواب سے کسی
شخص کو کچھ شبہہ کسی امر کا نہ ہووے یہ اُپاسنا و اعتقاد کی پختگی ہی جس طرف جس کسی کو جیسا اعتقاد ہی اُسکو وہ دیوتا
ویسا ہی پھل دیتا ہی بادشاہ تقریر گُسائین جی کی سُنکر کمال خوش ہوا اور عرض کیا کہ کسی امر کی مجھکو اجازت
ہو کہ یہ بجا آوری اُس کے شرف اندوز ہون گُسائین جی نے فرمایا کہ کچھ درکار نہین جب بادشاہ نے مبالغہ کیا
تو فرمایا کہ تمام پوران و سمرتی و سب شاستر کاشی جی وغیرہ سے منگاکر برندابن مین فراہم کرادو بادشاہ نے
چند روز مین تعمیل ارشاد گسائین جی کر دی کہ ابتک سب پوران و سمرتی وغیرہ برندابن مین موجود ہین گسائین جی
نے جس طرح مندر گوبند دیو جی کا مان سنگھ والی امیر سے بنوایا وہ سب حال رُوپ سناتن جی کی کتھا مین مندرج
ہوا بادشاہ ممدوح برندابن مین آیا اور واسطے درشن گسائین جی کے گیا بروقت رخصت عرض کیا کہ
واسطے کسی امر اور بنوا دینے مکانات وغیرہ کے کچھ اجازت ہو گسائین جی نے فرمایا کہ کچھ مطلوب نہین
بادشاہ کی طرف سے کچھ استبداد ہوا گُسائین جی نے فرمایا کہ دل کی آنکھون سے برندابن اور یہان کے سامان
کو دیکھنا چاہیے بعد ش استبداد حسب حوصلہ مناسب ہی بادشاہ نے آنکھ بند کر کے دیکھا تو زمین اور
مکانات اور گنج وغیرہ برندابن کے بالکل طلائی اور منقش جواہرت کے جڑاؤ سے ایسے نظر آئے کہ نظر خیرہ

ہوتی تھی اور دیگر سامان ہر قسم کے ایسے دیکھے کہ گوش ہوش نے کبھی نہین سُنے تھے معتقد و شرمندہ ہو کر
رخصت ہوئے دستور گُسائین جی کا ایسا تھا کہ جو کوئی بھینٹ پوجا لاتا تھا جمنا جی مین ڈالدیتے تھے اور اپنے
پاس کچھ نہین رکھتے تھے سیوکان نے دست بستہ عرض کیا کہ کس واسطے جمنا جی مین ڈالا کرتے ہو بہتر ہی کہ
سادھو سیوا ہوا کرے فرمایا کہ سادھو سیوا کے لائق کوئی نظر نہین آتا ایک چیلہ نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو
حسب منشائے جناب کے بندہ یہ خدمت بجا لاوے گُسائین جی نے اجازت دی چنانچہ اُسنے سادھو سیوا
شروع کی ایک سادھو نے بیوقت رات کو کھانا مانگا وہ شخص کہ بسبب سخت کار و خدمات کے تھک گیا تھا
غصہ ہو کر بولا کہ اسوقت کھانا کہان ہی صبح کو ملیگا اگر زیادہ اشتہا ہی تو مجھکو کھالو گسائین جی نے سُنکر فرمایا کہ اسی
حوصلہ پر خدمت سادھان قبول کری تھی کہ اُنکو آدم خور قرار دیتا ہے بعد ازان ہر بھگتو نکا مہاتم اور بزرگی اور
اُنکی سیوا کا پھل سب کو سمجھایا گُسائین جی کے تعلق شری گوبند دیو جی کی سیوا پوجا گُسائین روپ جی نے
کر رکھی تھی مدت تک کمال محبت اور پریم سے سیوا کری جب ایک چیلے بھگوت بھگت اور پریمی کا سب
طرح امتحان کرلیا تب بھگوت سیوا اُسکے متعلق کردی اور خود شری برندابن کے لتا (लता) و کُنج و جمنا کے کنارہ
وبن وغیرہ مین بھگوت روپ کے تصور اور دھیان سے خود مستغرق رہنا شروع کیا

کتھا سُرسُری جی (सुरसुरी जी) پرم ستی بھگوت بھگت ایسی ہوئین کہ جن کا ست قائم رکھنے
کے واسطے خود بھگوت سروپ دھارن کر کے تشریف لائے بایام خانہ داری دولت اور نعمت سب
کچھ گھر مین رکھتی تھین اُس کو ناپائدار سمجھ کر زر نقد و اسباب خیرات کردیا اور ہمراہ اپنے سُرسُرانند شوہر کے
برندابن مین آکر بھگوت بھجن اور دھیان مین مصروف ہوئین شوبھا یمان از بس تھین مسلمان کا ڈیرہ
متصل اُن کی کُٹی کے مقیم ہوا اور سرغنا اُن دُشٹون کا روپ پر سُرسُری جی کے ازخود رفتہ و فریفتہ ہوگیا
اپنے ملازمین کو واسطے پکڑ لانے کے بھیجا اُسوقت سُرسُری جی نے دھنربان دھاری بھگوت کو یاد کیا
چونکہ بھگوت اپنے بھگتون کی سہاے مین ہر وقت مسلح اور تیار رہتے ہین شیر کا روپ بنا کر ظاہر ہوئے
اکثر دُشٹون کا ناش کردیا اور ما بقی ڈیرہ چھوڑ کر بھاگ گئے بھگوت کرپا سے سُرسُری جی کا ست قائم رہا اور
سب معتقد ہوئے سُرسُری جی نے بھگوت دھنربان دھاری کو یاد کیا تھا اور بھگوت خلاف اُسکے شیر کا
روپ بنا کر آئے تو اُسوقت بھگوت کو یہ خیال ہوا کہ اگر دھنش بان لیکر جاوینگے تو ترکس مین سے تیر نکالتے
اور کمان پر چڑھاتے اور مارتے ہوئے دیر لگے گی پس ایسا روپ بننا چاہیے کہ ہمہ تن سلاح ہو اور فوراً

دُشمنون مین تہلکہ پڑ جاوے اسواسطے شیر کا روپ بنا کر آئے ۔

کتھا ۱۴۲ द्वारकादासजी دوارکاداس جی چیلہ سوامی کیلہ کی پرم بھگت شری رام اُپاسک ہوئے بموجب پاتانجل شاستر کے اشٹانگ جوگ سے شریر تیاگن کرکے بھگوت کا پرم دھام پایا موضع کوس کے قریب ندی جاری ہے اُس کے جل مین جاکر بھگوت کا دھیان کیا کرتے تھے اور شری رگھنندن سوامی کے چرنون مین ایسا مضبوط اعتقاد تھا کہ زن و فرزند و دولت و مکان و خاندان اور سب موہ کی پھانسی کاٹ کر اور سب کو ترک کرکے ایک اُس طرف دل کی توجہ کو مستقل کیا۔

کتھا ۱۴۳ राघवदास اگرچہ اس جہان کو کلجگ نے فتح کرکے اپنے قابو مین کر لیا لیکن اگر راگھوداس جی نے کلجگ فتح کرکے اپنے قابو مین کیا اور بھگوت بھگتی کو ایسا نباہا کہ کبھی کسی طرح کا فرق اُس مین نہ آیا کام یعنی خواہش و کرودھ یعنی غصہ و لوبھ یعنی طمع کی ہوا بھی جسم کو نہ لگنے جس طرح آفتاب پانی کو کشش کرکے پھر بارش کر دیتا ہے مگر آفتاب کو نہ خواہش کشش کی ہے نہ بارش کی اپنے اپنے موسم پر خود بخود کشش اور بارش ہوتی ہے اسی طرح راگھوداس جی کو کچھ خواہش کسی حشمت اور دولت کے جمع کرنے کی نہ تھی خود بخود آتی تھی اور خرچ ہوتی تھی بھگوت بھگتون کی سیوا کے معتقد حلیم خوش خلق شیرین گفتار و خوبصورت تھے الہ رام جی ملقب بہ زاول اپنے گرو کی خدمت مثل بھگوت سیوا کے کرکے جہان مین مشہور ہوئے

کتھا ۱۴۴ हरबंश ہربنس جی کو اُن بھگوت کے قولون پر کہ جو نشکنچن میرا بھجن کرتے ہین جلد اُنکو ملتا ہون کمال اعتقاد تھا مثل اُس شخص کے کہ جس نے بروقت گنگا اشنان کے اپنا کھرپا جالی کہ وہی اُس کے پاس تھا دان کر دیا تھا سب سرمایہ خیرات کرکے اور تارک دنیا ہو کر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اور ضبط اوقات ایسا تھا کہ ایک لحظہ بلا بھگوت بھجن و سمرن خالی نہین جاتا تھا مدت العمر کوئی کلمہ بیہودہ کبھی زبان سے سرزد نہ ہوا راما نج سنپردا مین شری رنگ جی کے سیوک تھے صابر و شاکر حلیم خوش خلق

نشٹھا ہفتدہم در تعریف و مہما بھگوت سیوا و بیان کتھا دہ بھگت اُپاسکان این نشٹھا ۱۷

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی اُور دھریکھا کو پرنام کرکے بدھ اوتار کو کہ گیا جی مین دھارن کرکے اولاً واسطے ایک ضرورت کے جگ وغیرہ کی ہجو کر اور پھر سب دھرمون کو استھاپت کیا ڈنڈوت ہین قبل از بیان مہما و تعریف سیوا کے ایک شک کا رفع کرنا ضرور ہوا اور وہ یہ ہے کہ بھاگوت وغیرہ پورانون مین

منجملہ نہ قسم بھگتی کے سیوا و پوجن و داس نشٹھا کو علٰحدہ علٰحدہ بیان کیا اور بظاہر سیوا نشٹھا کا حاضرباشی ہر وقت کی بخدمت اپنے مالک کے اور گوارا نہونا مہاجرت ایک لحظہ اور ایک پل کا اور بجا آوری جملہ خدمات کی جو پیش آوین ہی اور وے خدمت من بچن کرم سے ہون سو پوجن نشٹھا سے تو اس سیوا نشٹھا کو یہ فرق ہوا کہ پوجا نشٹھا اِسکو کہتے ہین جو صرف شانزدہ[16] اقسام سے جن کا ذکر نشٹھاے ہشتم یعنے پرماتما وارچا نشٹھا مین مفصل تحریر ہوا پوجا کی جاوے حصر او پر حاضری ہر وقت کے نہین اور مہاجرت بھی اُپاسک کو گوارا ہوسکتی ہی اور داس نشٹھا سے یہ فرق ہی کہ داس نام غلام کا ہی اور ادا ے خدمات غلامی حاضری و غیبت دونون حالت مین ممکن ہی غلام کو رضا مندی آقا پر نظر رہتی ہی استبداد کسی امر مین نہین کر سکتا مہا سیوا نشٹھا کی احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہی اور کس طرح بیان ہو سکے کہ جس کی بدولت پورن برہم سچدانند گھن کا قرب حاصل ہوتا ہی جنکو نِت مُکت کہتے ہین وے اسی نشٹھا سے اُس درجہ پر قائم ہین بھاگوت مین لکھا ہی کہ دیوتا یا راچھس یا آدمی یا چھّہ یا گندھرب کوئی ہووے نارائن کے چرن سیون سے پرم کلیان کو فائز ہوتا ہی پھر لکھا ہی کہ ہے بھگوت تمھارے چرن مثل کشتی کے ہین اور اُن کی سیوا مین جسکا دل لگا ہی وہ اس سنسار سمدر کو مثل گوپد جل کے اُتر جاتا ہی کپل دیو جی کا قول ہی کہ جو میری چرن سیوا کرتے ہین اُنکو سنسار کا دُکھ کبھی نہین ہوتا ساتوین اسکندھ بھاگوت مین لکھا ہی کہ تب تک خوف اور غم اور طمع اور حرص و دیگر امور دُکھ کے دینے والے ہین کہ جبتک بھگوت چرن سیوا مین دل نہین لگتا شیش شیشی بھاو جو شاستروں مین لکھا ہی اُس کی تشریح یہ ہی کہ جو چیز کسی شخص کے واسطے ہووے اُسکا نام شیش (शेष) ہی اور جس کے واسطے وہ چیز ہی اُسکو شیشی (शेषी) کہتے ہین جس طرح راجہ کے متعلق ملک و فوج و رعایا و دولت وغیرہ ہی سو راجہ تو شیشی ہی اور دیگر لوازمہ متعلقہ راج شیش و علی ہذا القیاس سوار تو شیشی و گھوڑا نفر وغیرہ شیش موجب کہ سلسلہ وار ایک کو دوسرے کا شیشی انتخاب کیا جاوے تو اخیر شیشی ہونا بھگوت پر ختم ہوتا ہی کسواسطے کہ سب موجودات اور برہمانڈ جہان تک چشمہاے ظاہر و باطن کو نظر آوین بھگوت کے واسطے ہین اور بھگوت کے متعلق بھگوت سے زیادہ کوئی نہین اور اسی طرح جب شیش کا اخیر درجہ تلاش کیا جاتا ہی تو شیش ناگ پر ختم ہوتا ہی کسواسطے کہ جس حالت مین کل موجودات کو بھگوت کے واسطے قرار دیا گیا تو تلاش کرنا چاہیے کہ سب سے زیادہ کونسی چیز بھگوت سے متعلق ہی جو چیز کہ انتہا درجہ سے متعلق بھگوت کے ہووے وہی سب شیش چیزون مین منتخب اور منتہی شیش ہی سو یہ علامات شیش ناگ جی مین پائے گئے یعنی کوئی عضو شیش کا ایسا نہیں کہ بھگوت سیوا

علامات

سے خالی ہووے جسم تو بجاے پلنگ کے ہو اور ملائم حصہ جسم کا بجاے توشک کے ہو اور ہزار سر یعنی پھن بجاے چندوہ یعنی سائبان کے اور ہر سر پر چومنی یعنی جواہر ہین وے بجاے دیپ بالکا کے[چراغدان ۱۲] اور زہر آلودہ سوانس کو روک کر جو سرو دم کا لینا ہو وہ بجاے بادکش کے زبان سے بھگوت کا نام لیتے ہین اور ظاہرو باطن کی[دم ۱۲] آنکھون سے ہر وقت درشن اننت گن[अनंतगुण] اور شوبھا دھام بھگوت کے روپ انوپ کا کرتے ہین ناسکا بھگوت جسم کی خوشبویات اور تلسی سونگھتے ہین اور چونکہ سرپ[सर्प] جون کو بھگوت نے کان نہین دیئے آنکھ سے سماعت کا کام[بیٹھا ۱۲] دیتے ہین اسواسطے آنکھون کی راہ سے بھگوت مکھ سے جو بید اور منتر بجاے دم کے نکلتے ہین مع اصل الفاظ اور معنی کے دل مین دھارن کرتے ہین غرض سب عضو شیش جی کے بھگوت سیوا مین لگے ہوئے ہین اور سب عضو کا ہونا صرف واسطے بھگوت سیوا کے ہو اور کبھی اُس سیوا سے براے دم یا سماعت مہاجرت نہین ہوتی اسی واسطے اُنکا نام شیش مشہور ہو کر درجہ اخیر و انتہا شیش ہونیکا انپر ختم ہوا سو مطلب اس تحریر سے یہ ہو کہ سیوا بھگوت کی ایسی ہو کہ ظاہر و باطن کی عضو مین سے کوئی عضو خالی از سیوا نہ ہووے اس درجہ کو جس کی سیوا پہونچ جاتی ہو اُسی کا نام شیش ہو اور وہی اننت اور وہی نت مکت ہے اور وہی خواص اور وہی پارشد اور اُسی کا نام سامیپیہ[सामीप्य] مکتی والا ہو راماینج سنپر دا مین لفظ کینکرج جو مشہور ہو وہ مراد بھگوت سیوا سے ہو ابتدا حاصل ہونے اُس درجہ کی یہ ہو کہ جس قدر کام صبح سے صبح آیندہ تک جس کسی عضو سے یہ آدمی اپنی ذات کے واسطے کرتا ہو وہ سب بھگوت سیوا کے متعلق تصور کرکے کرتا رہے اپنی ذات کا تعلق مطلق نہ سمجھے مثلاً رسوئین تیار کرنی ہے تو چوکے کا دینا اور جل کا لانا اور رسوئی کا بنانا بہ تصور رسوئین بھگوت کے ہو یا گھوڑا خرید کرنا ہو تو واسطے سواری بھگوت کے کرے نہ اپنی ذات کے واسطے اور بروقت سواری یہ تصور کرلے کہ بھگوت گھوڑے پر سوار ہین اور خود بجاے نفر کے ہمراہ ہو یا کوئی پوشاک بنانی ہو تو بھگوت کے واسطے ہو نہ براے خود اور اول بھگوت کو پہنادے بعد ازان پرشاد بھگوت کا خود دھارن کرے و علی ہذا القیاس دیگر تمام کام شب و روز اور اپنے پیشہ کے اور اگر تارک دنیا ہو تو جو کچھ بن اور جنگل مین جسم ہی سرزد ہو سب بھگوت سیوا کے واسطے تصور کرے اپنی ذات کی خصوصیت بالکل اُٹھادے اور یہ سیوا بھگت مورتی کی کرے یا مانسی و تصور یہ بھگت روپ کی اور تصور و اعتقاد روپ انوپ بھگوت کا ایسا ہو کہ گویا وہ پوشاک یا کوئی شے نذر کردہ بھگوت نے قبول و منظور فرمائی اور پرشاد مجھ کو عنایت کیا صرف جمع و خرچ زبانی نہ ہو اور ہر ایک کام اور ہر ایک حس و حرکت

ہین کہ جو کسی امر کے واسطے ہو تصور بھگوت کا برابر کرتا رہے اور واضح ہو کہ بعض معاملات متعلق بھگوت سیوا کے
نشٹھا ہشتم یعنی پرماتما ارچانشٹھا مین بھی مندرج ہوئی ہین کہانتک لکھا جاوے خلاصہ یہی ہی کہ اگر زیادہ
نہو سکے تو جسقدر سامان اور کام واسطے آرام وآسایش اپنی ذات کے یہ آدمی کرتا ہی وہ سب بھگوت کے
واسطے کیا کرے اگرچہ وے سب سامان واسباب اس آدمی کے ہی آرام کے واسطے ہو جاتے ہین لیکن بسبب
کم نصیبی اور واژگونی طالع کے تصور بھگوت کا مقصود ہی رگھنندن سوامی اس دل کمبخت کو مین نے
بہت سمجھایا بلکہ سمجھاتے سمجھاتے ہار گیا لیکن اس نابکار ونالائق کو کچھ اثر نہین ہوتا اب مجھکو اپنے پُرشارتھ
اور تدبیر کی مطلق توقع نہین رہی صرف امیدوار آپ کی کرپا کا ہو کر عرض رساہون کہ جس طرح ہو سکے آپکے
چرن کملون مین میرا دل لگے اور یہ وسماج آپ کے چرتر کا ہر ایک رسک جن کو آنند کا دینے والا ہو شری برج چند
مہاراج پرم رسک ورچھوار کو خبر پہونچی کہ برسانہ مین برشبھان نندنی ایسی پرم سکماری اور شوبھا کھان ہی
رادھکا جی ۱۲
کہ نظیر اپنی ہرسہ لوک مین نہین رکھتی کمال شائق دیدار ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ موسم سانجھی مین ہر روز
واسطے لینے پھولون کے باغ مین آیا کرتی ہی چنانچہ اُس باغ مین کہ جس کے روبرو نندن بن نے کمال شرم سے
باغ دیوتا ن ۱۲
آسمان کی راہ لی پہونچے اور مثل گلہاے اِس باغ کے ہمہ تن چشم ونظر برراہ تھے کہ یکایک چاپ وچال سے
ایک حسن اور شوبھا کو مجسم ہزارہا سکھیون کے بیچ مین دیکھا اپنے چہرہ کی روشنی سے تمام باغ او چارسمت
کو روشن ودرخشان ومحو ومدہوش کرتی ہوئی آتی ہی زیورات ولباس زرق برق کے اُس آرائش وخوبصورتی
کے ساتھ زیب تن ہین کہ گویا شوبھا وچھب وسوہتا وغیرہ نے بصورت لباس اور زیور نے واسطے
فریفتہ کرنے دل منموہن مہاراج کے ہر ایک عضو وجسم نولکشوری مہارانی پر قیام کیا ہی اگرچہ بشوبموہن و
विश्वविमोहन — रूपराशि — رادھکا ۱۲
روپ راشی مہاراج کے واسطے دیکھنے برج ناگری جی کے ارادہ آیندہ چلنے کا کیا لیکن کچھ ایسا سمان ورعب
مجموعۂ حسن ۱۲
پریا جی کے حسن کا دل پر چھایا کہ اُسی جگہ کھڑے رہے اور قدم آیندہ کو نہ اُٹھا اس عرصہ مین برج چندنی
بیخبر از آمد چیت چور ومنموہن مہاراج کے اپنی سکھیون کے ساتھ ہنستی کھیلتی اور پھولون کو توڑتی ہوئی قریب
آپہونچی دیکھا کہ ایک نوجوان شیام سندر سروپ والا زیورات ولباس مکلف سے آراستہ ایسی سج
دھج کے ساتھ ہی کہ جسپر کروڑون کامدیو اور شرنگار قربان ہوتے ہین عاشقانہ مصروف دیدار اور
دیکھنے کا ہو کر دل از دست رفتہ اور نشانہ حسن مین محو ومدہوش کھڑا ہی چونکہ جذبۂ عشق برج چند شوبھا
دھام کا برج کشوری جی کے دل پر اثر کر گیا تھا اسواسطے برشبھان کشوری دیکھتے ہی اُس حسن وجمال

بیمثال برج کشور مہاراج کے از خود رفتہ ہو کر چکور مکھ چندرما کی ہو گئی اور پریا پریتم چار چشم ہو کر مستغرق مشاہدۂ جمال و حسن و بہار ہدگر کے ہوئے بعد ازان برشبھان کماری نے شرما کر سکھیون سے پوچھا کہ یہ نازنین نوجوان کون اور کہان کا اور کس کا ہی کہ بیخوف و خطر شوخ و بیباک بلا استفسار و اجازت کے ہمارے باغ نوبہار مین گلہاے نوشگفتہ کا طامع سا پھرتا ہی سکھیون نے کہ واقف اسرار دلی طرفین کی ہو گئین تھین بہ طمع دیدار منموہن و دیکھنے سماج ملاقات پریا پریتم کے حروف فرمودۂ پریا جی مین معنی نو عدیگر پیدا کرکے ایسے کلمات رموز و کنایات و ہنسی و مذاق کے شروع کیئے کہ طرفین کا تعشق دوبالا ہو گیا اور سلسلہ ملاقات ہر روزہ مربوط و مضبوط ہوا اس موقع پر بعض کا قول یہ ہی کہ اسی روز دونون نے گاندھربی بیواہ کر لیا اگر اس قول کو گواہی پورانون کے مضبوط کیا جاوے تو پرکیہ بھاؤ والون کو ناگوار ہوگا اسواسطے تنقیح اسکی مختصر اور پر اعتقاد ہر ایک بھاؤ والے کے چھوڑ دی اور واضح ہو کہ یہ پریا پریتم کے روپ کا بیان جو اس سماج مین نہین کیا تو وہ اوپر رجوعات طبع دھیان کرنیوالے کے حصر رکھا کہ اس سماج کے موافق جیسے روپ اور حسن پر طبیعت رجوع ہو ویسا ہی اپنے دل مین تصور کرکے

کتھا ۱ لچھمی جی لکشمی جگت جننی بھگوت کی پریم پریا کا بھگوت کی سیوا مین اول درجہ ہی کہ ایک لحظہ بھگوت چرن سیوا سے علحدہ نہین ہوتین اگرچہ لکشمی جی اور بھگوت مین کچھ فرق نہین برائے نام علحدہ سی معلوم ہوتی ہین جس طرح لفظ اور معنی کہ حقیقت مین ایک بات ہو الا بظاہر علحدہ زبان زد ہین بلکہ جگل سروپ کے اپاسکان نے دونون کو بدلائل ایک ہی ثابت کر دیا لیکن چونکہ بھگوت تو مالک اور لکشمی جی سیوا کرنے والی معلوم ہوتی ہین اسواسطے شاسترون نے لکشمی جی کو بزمرۂ بھگتان سیوا نشٹھا کے لکھا اور مثل دیگر بھگتان کے جو تلاش لکھنے کسی چرتر خاص لکشمی جی کے ہوئے تو معلوم ہوا کہ جسقدر چرتر بھگوت کے شاستر اور پورانون مین مندرج ہین وہ سب بشمول لکشمی جی اور بھگوت کے ہین کوئی چرتر ایسا نہین کہ خالی از چرتر لکشمی جی کے ہووے اسواسطے سب چرتر مندرجہ بید و پوران وغیرہ کو لکشمی جی کے چرتر سمجھ لینے چاہیئے اسی طرح سیتا مہارانی اور رادھکا جی اور رکمنی جی کے چرترون کا حال آگے سر مو فرق نہین الا اپاسک کے اعتقاد اور اپاسنا کا ؛

کتھا ۲ शेष जी سیوا نشٹھا شیش ناگ جی پر ختم ہوئی کہ بالکل جسم انکا بھگوت سیوا مین لگا ہوا ہی اور کبھی اس سیوا سے سیری نہین ہوتی چنانچہ ذکر متعلق ہونے ہر ایک عضو انکے کا بھگوت سیوا و کینکر یج مین مندرج تمہید و تعریف اس سیوا نشٹھا کے ہوا تصریح دوبارہ کی ضرورت نہین جگت کے

اُپکار اور اُس دھارمین اسقدر محبّت ہی کہ ہمیشہ بھگوت بھجن اور بید سمرتی کا اُپدیش کرتے ہین اور چند شاستر
جدید ایجاد کر کے مشہور کیئے کہ واسطے اُتارنے کے سنسار سمدر سے مضبوط پل ہو گئے منجملہ اُنکے بیاکرن شاستر
ایسا ہی کہ اگر وہ نہ ہوتا تو بید اور شاسترون کے معنے دریافت نہ ہوتے پاتانجل شاستر وہ ہی کہ جسقدر مشرب و
مذہب جوگ اور بھگتی اور گیان وغیرہ کے خیال مین آتے ہین اسی شاستر سے رواج پائے سانکھیہ شاستر وہ ہی
کہ رس بھید اور شاعری وغیرہ اُسکے بدولت مروج ہوئے جب کبھی دھرم مین خلل واقع ہوا تو اوتار دھارن
کر کے پرم دھرم بھگوت بھگتی کا رواج دیا اور سب خلل دور کیئے شیش جی کے چرترون کو بھگوت چرتر سمجھنا چاہیے
اور جس حالت مین کہ بید اور پوران وغیرہ انکی مہما بیان نہین کر سکتے تو مجھ مت مند کو کب عقل و تمیز ہی کہ
ایک حرف بھی لکھ سکے اور چونکہ شیش جی کا نام اننت ہے تو اُنکے چرترون کا انت کس سے ہو سکتا ہے

کبت

विष्वंक्सेन। सुषण। बल। प्रबल। जय। विजय। भद्र। सुभद्र। नन्द। सुनन्द। चंड। प्रचंड
بشوک سین سیوشین بل پربل جے بجے بھدر سوبھدر نند سونند چنڈ پرچنڈ कुमुद। कुमुदाक्ष। शील। सुशील
کمد اکش شیل سوشیل شانزدہ دوارپال یعنے دربان بھگوت ہین اور ہر وقت بھگوت سیوا مین حاضر
رہتے ہین اگرچہ خدمتگذار اور پارشد بھگوت کے بیرون از احاطہ تحریر ہین زمین کے ریزہ اور ذرہ شمار ہو سکتے
ہین لیکن بھگوت پارشدون کے شمار نہین ہو سکتے الّا نامی دربان اور پارشدون مین شانزدہ پارشد مصرحہ
بالا ہین انکو محبّت صادق اور اعتقاد کامل بھگوت سیوا مین اسقدر ہی کہ کسی وقت سوائے بھگوت سیوا کے
اور کوئی کام نہین بھگوت کے سروپ کا چنتون کر کے سیوا اور روپ کے پرم آنند مین مگن رہتے ہین اور
کبھی علیحدہ نہین سلسلہ آواگون سے معرّا اور مبرّا ہین اور ہر ایک کو یہ طاقت اور سامرتھ ہی کہ کروڑون
برہمانڈ کو پیدا کر کے پالن کرے اور پھر ناش کر دے بیشک بھگوت کے پارشد بھگوت روپ ہین اگر کسی
کو جو اعتراض ہو کہ اگر جنم مرن سے باہر ہین وسنکادکون کے شاپ سے جے بجے پارشدون کے تین تین جنم
کسواسطے ہوئے جواب یہ ہی کہ جو مُکت ہین اگر آدمی دیہہ دھارن کر کے زمین پر رہین تو ان کی نسبت اطلاق
آواگون کا نہین ہو سکتا چنانچہ نارد وسنکادک وبششٹھ جی وغیرہ علاوہ ازان بھگوت بھی واسطے ضرورت
کے جسم دھارن کرتا ہی اگر بھگوت کی نسبت اطلاق آواگون کا کیا جاوے تو پارشدون کی نسبت بھی ممکن ہی
قطع نظر اسکے ایسا اتفاق کبھی نہین ہوا کہ جب اُن پارشدون کا جنم ہوا تو بھگوت کا اوتار نہ ہوا ہو اس سے
یہ بات ثابت ہوئی کہ جس طرح راجہ کسی ملک کو جاتا ہی تو اپنا سامان ڈیرہ خیمہ اور ملازمان کو اول بھیجدیتا ہی اسیطرح

جب بھگوت کا پورن اوتار ہوا تو جو چرتر کرنے منظور تھے اُنکا سامان اول ہی بھیجدیا چنانچہ یہ بات بارہ سنگھتا اور گرگ سنگھتا سے ظاہر ہے سوائے اذین بھگوت اپنی خواہش سے اس جہان مین اپنا روپ ظاہر کرلیتا ہی اسی طرح اگر پارشدون نے بھی کہ بھگوت رُوپ مین ظاہر کرلیا تو کیا جائے اعتراض کی ہی اور ایک وجہ یہ بھی ہی کہ بھگوت خواہش کی تعمیل سب مقدمات پر مقدّم تر ہی جبکہ انھون نے صرف واسطے تعمیل بھگوت خواہش کے اس سنسار مین دیہہ دھارن کری اور تعمیل بھگوت حکم کی کرکے پھر اُسی لوک مین چلے گئے تو آواگون کا اطلاق کب ہوسکتا ہی اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ بھگوت سیوا کے اُپاسک ایک لحظہ کی علیٰحدگی گوارا نہین کرسکتے چنانچہ بروقت روانگی بن کے شری رگھنندن سوامی نے لچھمن مہاراج کو اجازت اجودھیا مین رہنے کی دی چونکہ سیوا کے اُپاسک تھے بھگوت کا حکم قبول نہ کیا اور ہمراہ گئے سو ہر دو پارشد یعنے جی بجی کو بھگوت سیوا سے علیٰحدگی کس طرح گوارا ہوتی یہ اعتراض بجا اور معقول ہی جواب اس اعتراض کا اسی قدر کافی ہی کہ انھون نے علیٰحدگی مین یہ مطلب سمجھا کہ بھگوت کا اوتار جو ہمارے مارنے کے واسطے چند دفعہ ہوگا اور ان چرترون کو کیرتن کرکے جگت کے لوگ سیوا کرین گے تو وہ ہمارے ذریعہ سے ہوگی پس اس سے بہتر اور کیا ہی کہ ہماری سیوا کے عوض اسنکھیات اور بیشمار سیوا کرنیوالے ہوجاوین اِسواسطے علیٰحدگی قبول کری اور فہمید اُن کی راست ہوئی کہ قطع نظر بھگوت بھگتون کے بیشمار راچھس اور دیتیہ پرم پاتکی بھگوت پد کو پہونچے ؛

کتھا ٤٢ हनुमान् هنومان چرتر اور کتھا اور بھگتی اور بھاؤ هنومان جی کے ایسے چرتر ہین کہ خود رگھنندن سوامی سُنکر خوش ہوتے ہین اور بار بار کہلاتے ہین شری رگھنندن سوامی کے چرتر جو سنسار سمدر کے اُترنے کو مضبوط جہاز ہین هنومان جی کے چرتر اُن جہازون کے واسطے مثل بادبان کے ہوئے مہا هنومان جی کی کس سے بیان ہوسکتی ہی کہ تمام برھمانڈ اُن کی سیوا اور کرپا کا احسانمند اور مشکور ہوا سیتا مہارانی جگت جننی کو تو بھگوت کا پیغام اور اُنکے قتل کی خبر سُنا کر اور رگھنندن سوامی کی خدمت مین حاضر کرکے احسانمند لچھمن مہاراج کے واسطے سنجیونی لائے اور موت کے پنجے سے بچایا بھرت شترگھن جی و اجودھیا باسیون کو بھگوت کی تشریف آوری کا پیغام سنا کر ممنون منت کیا راون کو قتل کراکر سب دیوتاؤن کو مشکور فرمایا بھگوت کے چرتر سنسار مین مشہور کرکے سب باشندگان دنیا کو مرہون اپنی کرپا کا ادھکاری کیا غرض ایسا کوئی نہین کہ جسکے واسطے اُپکار هنومان جی نے نہ کیا ہو بلکہ خود رگھنندن سوامی نے اپنی

زبان مبارک سے فرمایا کہ اے ہنومان تجھ سے اُرن نہین یعنے تیرا قرضدار ہون اگرچہ اکثر علوم مین ہنومان
جی کا آچارج ہونا شاستر ون مین لکھا ہو لیکن شستر بدیا برہم بدیا اور علم موسیقی اور بیاکرن اور ساہتیہ
شاستر مین بالخاص آچارج اول اور گرو پدوی ہنومان جی کو ہو شیوجی مہاراج کا اوتار ہین اور صرف واسطے
سیوا رگھنندن سوامی کے اوتار لیا اگرچہ سب نشٹھاؤن مین اعتقاد کامل اُنکا ظاہر ہو لیکن سیوا نشٹھا مین
اسواسطے معین کیا کہ خود بھگوت نے اُنکی سیوا کو تقدیم بیان کری اور ہر وقت سیوا مین حاضر رہتے ہین
بھگوت نام مین اسقدر اعتقاد ہنومان جی کو ہو کہ جب سری رگھنندن سوامی بعد فتح لنکا کے اجودھیا جی مین
آئے تو ببھیکھن واسطے بھگوت نذر کے ایک مالا جواہرات کا کہ اپنی نظیر اور عدیل نہین رکھتا تھا سمدر
سے مانگ کر لایا اور جسوقت سری رگھنندن سوامی راج سنگھاسن پر براجمان ہوئے وہ مالا نذر کی
دیوتا اور راجہ وغیرہ موجود ہین سبھا کو تمنا اسکے ملنے کی ہوئی بھگوت انترجامی مہاراج نے خیال فرمایا کہ مالا
ایک اور خواہندہ بیشمار ہیں ایسے شخص کو دینا چاہیے کہ جس کو خواہش نہو چنانچہ ہنومان جی کو پہنا دی
ہنومان جی نے جب اُس مالا کو دیکھا تو خیال کیا کہ بظاہر کوئی بات بھگوت بھگتی کی اس مالا مین نظر نہین
آتی شاید اندر کوئی بات ہوگی اسواسطے ایک دانے کو توڑا اور اُسکو دیکھا جب اُس مین بھگوت کا نام
نہ پایا تو دوسرے دانے کو توڑا اور خالی از نام دیکھکر ڈالدیا اسیطرح اکثر دانے توڑ ڈالے جو دانہ توڑتے
تھے خواہندگان مذکورین کا دل ٹوٹتا تھا اور دل ہی دل مین رنجیدہ ہوکر کہتے تھے کہ بھگوت نے کیسے بے تمیز
کو یہ مالا بے بہا عنایت فرمایا ہو کہ قدر جسکی نہین جانتا آخر ایک شخص سے نہ رہا گیا اور ہنومان جی سے پوچھا
کہ کسواسطے ایسے بے نظیر مالا کو خراب کرتے ہو ہنومان جی نے فرمایا کہ خراب نہین کرتا بلکہ ہر ایک جواہر کے
اندر رام نام کو دیکھتا ہون اُس شخص نے کہا کہ مہاراج کہین ایسی چیزون کے اندر رام نام ہوتا ہی ہنومان جی
نے فرمایا البتہ ہونا چاہیے اور یہ کہکر چرم اپنے جسم کا اُکھاڑ کر دکھایا تو ہر ایک روم مین رام نام لکھا تھا
سب معتقد ہنومان جی کی بھگتی اور اعتقاد کے ہوئے[1] گیتا شاستر بروقت مہابھارت جو بھگوت نے
ارجن کو اُپدیش کیا تو ہنومان جی نے بھی کہ ارجن کے رتھ پر براجمان تھے سُنا ارجن تو بھول گیا اور ہنومان جی
کو ایک ایک حرف یاد رہا بھگوت نے اجازت واسطے شرح کے دی ہنومان جی نے حسب اجازت شرح
موافق منشا بھگوت کے تصنیف کی کہ ہنومان بھاش مشہور ہو اور گیتا جی کا رواج اس سنسار مین دیا

[1] بھگوت نے بذریعہ ہنومان جی کے اُپدیش بھگتی کا فرماکر یک قلم سب کی خواہش اس مالا سے دور کردی ۱۲

یہ بات گیتا مہاتم سے ظاہر ہی اگرچہ بروقت مہابھارت کے بھارت خود سہایک ارجن کے تھے لیکن ہنومان جی
کا بھی وہ پرتاپ ہوا کہ بھگوت نے خود سراہا اور مہا بھارت سے مفصل ظاہر ہی ☆

کتھا जगतसिंह راجہ جگت سنگھ پسر راجہ انند سنگھ بھگوت بھگتی اور سادھو سیوا کے ملک
مین بھی راجہ راجگان ہوئے محبت صادق بھگوت سیوا مین ایسی رکھتے تھے کہ کبھی اُس مین تزلزل نہین
ہوتا تھا جس قدر دولت وحشمت خزانہ ظاہری مین تھی اُسیقدر دولت وحشمت بھگتی کی دل مین رکھتے
تھے جنھون نے لچھمی نارائن کو اپنی سیوا سے بشی بھوت کرلیا اور ایسا نرمل جس جگت مین پھیلایا کہ لاانتہا
بکھ لوگ بھگوت بھگت ہو گئے اقبال وہ تھا کہ دشمن مثل بید کے کانپتے تھے بلکہ جس طرح آفتاب کی روشنی
سے تاریکی خودبخود دور ہو جاتی ہی اُسی طرح سب معدوم اور نیست و نابود ہو گئے تھے حکم مستقل وہ تھا
کہ رعایا کو آرام اور ترقی ہو اور کسی کو تاب عدول حکمی نہووے لچھمی نارائن کی سیوا کا یہ نیم تھا کہ اگر کبھی
اپنی راجدھانی سے باہر جاتے تو بھگوت کی پالکی سب سے پہلے چلتی اور خود مثل نوکرون اور غلامون کے
پیچھے ہوئے جب کبھی اتفاق لڑائی و مقابلہ دشمن کا ہوتا تو مالک لڑائی اور فوج کے بھگوت ہو کے اور
خود مثل ہراول یا بخشی فوج کے کام کرتے جسقدر کام صبح سے تا صبح آیندہ بھگوت سیوا اپنے جاروب کشی
و چوکہ و رسوئی و ظروف شوئی و شرنگار و بادکشی وغیرہ کی ہوتی سب اپنے ہاتھ سے کرتے تھے حتی کہ
پانی بھگوت سیوا کے واسطے خود اپنے سر پر لاتے دہلی مین راجہ ممدوح و دیگر راجگان مثل جسونت سنگھ
والی اودے پور و جے سنگھ والی جے پور وارد تھے سب نے یہ حال بھگتی اور سیوا کا سُنا کمال خوش
ہوئے اور اپنی طرف خیال کر کے دل ہی دل مین ازبس شرمندگی اور خجالت اُٹھائی ایک روز راجہ
جسونت سنگھ و جے سنگھ مذکوران کو شوق درشن راجہ جگت سنگھ ممدوح کا بروقت لانے جل کے ہوا چنانچہ
دو چار گھڑی رات رہے بر سر راہ جا بیٹھے اور اِس سماج سے درشن ہوئے کہ تلو و نتو سپاہی جرار مع
صد ہا خدمتگار و غلام کے پس و پیش ہمراہ اور خود راجہ اپنے سر پر بھگوت سیوا کا جل سبو چہ طلائی مین
لیئے ہوئے زبان پر نام اور دل مین بھگوت سروپ تلک اور مالا دھارن کیئے ہوئے پا برہنہ جاتے
تھے ہر دو راجگان مذکورین کو تاب نہ رہی اور ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے قدمون مین پڑے پھر دست بستہ
گزارش کیا کہ زندگانی کا لطف بھگوت نے تمکو ہی عطا فرمایا ہی کیا معنی کہ بھگتی کا سُکھ اور راج تو
دنیا مین نصیب ہوا اور پرم دھام اور بھگوت کا سروپ اس جہان مین ملیگا راجہ جگت سنگھ نے

بجانب راجہ جے سنگھ مخاطب ہوکر فرمایا کہ مین ناچیز و نالائق ہون مجھ سے کیا سیوا اور خدمت ہوسکتی ہی البتہ
ہمشیرہ تمھاری بھگوت بھگت ہی کہ اُس کے ست سنگ اور توجہ سے قدرے قلیل میری طبیعت بھی طرف
بھگوت سیوا کے رجوع ہونے لگی ہی راجہ جے سنگھ کو بدریافت حال بھگتی ویرتاپ دیپ کنور اپنی ہمشیرہ
کے کمال خوشی ہوئی اور کسی سبب سے جو کچھ ناراضگی ہمدگر ہمشیر اور برادر کے ہوگئی تھی اُسکو دل سے دور کرکے
دیہات اور جاگیر اُسکی ضبط کرلی تھی چھوڑدی اور نقد و زیور و لباس وغیرہ واسطے اُسکے بھیجکر درخواست
معافی اپنے قصورات کی کری دیپ کنور نے بجواب اُسکے خط معافی قصورات کا اپنے بھائی کو لکھا اور
بھگوت بھگتی و سادھو سیوا کے ہدایت فرمائی بھگوت کرپاسندھ مہاراج اس پاپ بنچ اور مت مند پر
بھی ایسی نظر رحم کی ہووے کہ اپنی حقیقت کو جو کافی کوڑی کے برابر بھی نہین خوب سمجھ کر و تشخیص و خودبینی
کو چھوڑ کر شری رگھنندن سوامی کے چرن سرن ہو ؛

کتھا कुँवर किशोर کنور کشور نبیرہ راجہ کھیمال بھگوت بھگتی کے کمال معتقد اور پریم کے مجسم عاقل و
خوش خلق سخی شیرین گفتار ہوئے بھگوت بھگتی کو جہان مین رواج دیا ہر خاص وعام کو مشکور و ثناخوان اپنی
عادات نیک کا کیا باوجودیکہ کم عمر تھے لیکن بھگوت بھگتی مین جوانان دیرینہ سادھان سے بھی سبقت
لیگئے اپنے جد ماجد کی نصیحت کو ایسا نبایا کہ مدت العمر کبھی اُس سے تجاوز و تفاوت نہ کیا یعنے جسوقت
راجہ کھیمال راؤ اُنکا دیہہ تیاگ کرنے لگا تو چشم پرنم ہوکر کمال متاسف ہوا پسران نے عرض کیا کہ خزانہ و
ملک و اسباب وغیرہ سب کچھ موجود ہی جو چاہین سو خیرات کرین مقام افسوس کیا ہی راجہ نے فرمایا
کہ اُن اُمور مین کسی کا تاسف نہین کہ جو کام نیکنامی و خیرات وغیرہ کے کرنے واجب تھے سب کچھ
کرلیئے لیکن دو بات کا افسوس ہی ایک یہ کہ کبھی بھگوت سیوا کے واسطے کلش جل کا اپنے سر پر لاکر سیوا
نہ کری دوئم یہ کہ نوپر باندھ کر کے بھگوت کے سامنے نرت نہ کیا پسران راجہ سنکر خاموش ہوئے لیکن کشور
نبیرہ راجہ نے کھڑا ہوکر دست بستہ عرض کیا کہ اس غلام کو اجازت ہووے جبتک زندہ ہون بدل و
جان تعمیل کرونگا اور کبھی خلاف نہ ہوگا راجہ ممدوح اُسی حالت مین کمال شادمانی اور فرحت سے اُٹھا
اور کنور کشور کو چھاتی سے لگایا و ہر دو خدمت ممدوحہ کی اجازت دیکر پرم دھام کی راہ لی کنور موصوف
نے اس حکم راجہ کو ایسا کچھ نبایا کہ قلم کو تحریر کی طاقت نہین جسم تو بھگوت سیوا مین لگا دیا اور دل بھگوت
کے تصور مین زبان بھگوت نام اور چرنون کے کیرتن مین اور چشم ظاہر و باطن کی بھگوت روپ سے

چنتون مین بھگوت بھگتی کا ایسا رواج دیا کہ بھگوت بھگتون نے تعریفات تمام زمانہ مین بیان کین ؂
کتھا नरहरियानन्द نرہریانندجی ایسے پرم بھگت ہوئے کہ دن رات سوائے بھگوت سیوا کے
اور کچھ کام نہ تھا اور ہمیشہ وہر وقت تیاری سامان بھگوت سیوا مین رہتے تھے ایک روز بھگوت سوئی
کا چوکا وغیرہ درست کرکے مستعد تیاری بھگوت رسوئی کے ہوئے گھر مین لکڑی نہ پائی اور بارش بشدت
ہورہی تھی اسواسطے بازار سے بھی نہ ملی چونکہ بھگوت سیوا جملہ مقدمات پر مقدم ترہی اور سب دیوتا بھی اس
بات پر متفق ہین اسواسطے بھگوت رسوئی مین دیر کرنا مناسب نہ جانکر مکان درگا مین کہ قریب اُنکے مکان کے
تھا گئے اور سقف اُتارنے لگے درگا مہارانی اس کامل اعتقاد بھگوت سیوا سے خوش ہوئی اور نرہریانندجی
سے فرمایا کہ مکان کو خراب نکرو لکڑی تمھارے گھر پہونچتی رہے گی نرہریانندجی واپس آئے اور بقدر ضرورت
ہر روزہ کے لکڑی پہونچتی رہی ایک زن ہمسایہ اس حال سے واقف ہوگئی اور اپنے شوہر سے کہا کہ نرہریانند
نے درگا کو دھمکا کر لکڑی کا پہونچانا ذمہ درگا کے مقرر کرلیا اگر تو بھی ایسا ہی کرے تو ہر روز لکڑی بلا فکر آتی رہے
وہ نادان درگا کے مکان پر پہونچا اور اوّل ہی بھاوڑا مکان پر مارا تھا کہ درگا مہارانی نے سر نیچے کو اور پاؤن
اوپر کو کرکے لٹکا دیا جب جان سے تنگ ہوا تو پکارا کہ ہے مہارانی ہے ماتا ابکی دفعہ جان بخشی کردے
پھر ایسا قصور نہین ہوگا درگا نے فرمایا کہ اگر میرے عوض نرہریانند کے گھر لکڑی پہونچاتا رہے تو جان بخشی
ہوسکتی ہے ورنہ اسیوقت جان لیتی ہون لاچار ہوکر حکم درگا کا قبول کیا اور درگا کے سر سے بیگار ٹلی
بھگوت سیوا کی مہاجہ کچھ کوئی بیان کرے یا لکھے وہ کم از کم ہے شیش اور شاردا سے بھی بیان نہین ہوسکتا ہے
کتھا प्रेमनिधि پریم ندھ جی قوم براہمن ساکن آگرہ سجّن ظاہر و باطن آراستہ شیرین کلام نودھا بھگتی
سے بھگتون کو آنند کے دینے والے باوجود تعلقات خانہ داری لسبب اپنے گیان کے سب سے
بے تعلق نیک رویہ سخی بھگوت بھگتون کے ست سنگ مین نیم والے اور راحم ہوئے حقیقت مین
پریم کے ندھ تھے اور کسی شخص نے یہ نام اُن کا صحیح اور نفس الامر تجویز کیا ہمیشہ چار گھڑی رات سے
اُٹھکر بھگوت سیوا مین مصروف ہوتے اور واسطے سیوا اور اشنان بھگوت کے جمنا جل اپنے سر پر
رکھکر لاتے ایک دفعہ موسم برسات مین جابجا کیچ ازبس تھی متفکر ہوئے کہ اگر بعد طلوع آفتاب جمنا جل
لاوین تو لسبب کثرت آمد و شد لوگون کے احتمال اسپرش کسی قوم نیچ کا ہے اور اگر قبل از طلوع آفتاب

سلہ یعنی دولت یا جائے قیام ۱۲

جاوین توبسبب تاریکی وشدت کیچڑ کے شاید کہین گر پڑین اور سبوچہ آب مین نقصان آجاوے آخر کار
اسپرش ہوتا نیچ کا گوارا نہوا اور بحالت بارش گھڑا سر پر رکھکر چلے دروازہ سے قدم باہر رکھا تھا بھگت
تبسل مہاراج سوامی اُنکی دلی سیوا سے خوش ہوکر بصورت طفل دوازدہ۱۲ سال مشعل لیکر آگے آگے پریم
ندھجی کے ہو لیئے پریم ندھجی نے جو روپ دھری اُس پرم موہن مشعلچی کا سبزہ رنگ آنکھین رسیلی اور السیلی گھونگروالی زلفین
چہرہ سرخ باندھے ہوئے مثل مشعلچیون کے کسی ہوئی ہاتھ مین مشعل دیکھا تو فریفتہ اور موہت ہو گئے
اگرچہ یہ خیال ہوا کہ اپنے آقا کو پہونچا کر اپنے گھر جاتا ہو مگر بہ اُمید اُسکے دیکھنے کے جس طرف کو وہ چلا ہمراہ
ہو لیئے اور جمناجی پر پہونچے پریم ندھجی بعد اسنان کے سبوچہ جمنا جل کا بھر کر اور سر پر رکھکر چلے
اور گھر آئے سبوچہ بھگوت مندر مین رکھ کر فی الفور تلاش اُس مشعلچی روشنی بخش دیدۂ ظاہر اور باطن
کی کری کہین نشان نملا جان لیا کہ ایسے روپ والا سوائے اُس برج کشور چت چور کے اور کون ہو کہ ایک
نگاہ مین اپنا غلام کر لیوے اور اس پرم دیال کرنا کر کے سوائے ایسا اور کون سوامی ہو کہ سیوک کی تھوڑی
سی تکلیف کے واسطے اِس اپنے ایشٹ تا کو کہ جس کا بید اور برہما بھی پار نہین پاتے چھوڑ کر فی الفور حاضر ہو
یہ سمجھ کر مصروف بھگوت سیوا اور بھجن کے ہوئے یہ نیم تھا کہ جب بھگوت سیوا سے فراغت ہوتی تو بھگوت
چرترون کا کیرتن کیا کرتے اور چونکہ نہایت پریم سے کتھا کہتے تھے تو سامعین بکثرت آتے تھے بعد کتھا
کے سماج گان اور کیرتن کا ہوتا تھا اور سب بھگوت کے بھاؤ اور بھگتی مین پورن ہوتے تھے دُشٹ
اور پاپ آتما لوگون کو ہمیشہ بھگوت چرترون کی اور بھگتون کے مخالف رہے ہین یہ بات ناگوار تھی بحضور
بادشاہ مستغاثی ہوئے اور خفیہ غمازی کری کہ پریم ندھ شہر کی عورات کو بہ بہانہ کتھا اپنے گھر پر فراہم کرتا ہی
یہ بات موجب فساد کی ہو بادشاہ نے چوبدار بھیجا اور اُس نے واسطے جلد چلنے کے تاکید کری اُسوقت پریم ندھجی
بھگوت کے واسطے جل لیئے جاتے تھے بسبب جلدی چوبدار کے جل کا لانا سہو ہو گیا اور بادشاہ کے
روبرو آئے بادشاہ نے حال پوچھا پریم ندھجی نے جو راست بات تھی بیان کر دی کہ بھگوت کتھا کا کیرتن
کیا کرتا ہون اُس حالت مین کوئی عورت آوے خواہ مرد ممانعت نہین ہوسکتی کہ شیوۂ نیکمردی اور دھرم
سے خلاف ہی لیکن عورت کو نظر بد دیکھنے سے عذاب عظیم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ تمھارے محلہ کے لوگون
نے حال تمھارا بنوع دیگر کہا ہی سو ہم حقیقت حال کو دریافت کرین گے یہ کہکر پریم ندھ کو نظر بند کیا اور محل
مین چلا گیا رات کو جب بادشاہ سویا تو خواب مین بھگوت نے بصورت اُسکے اِشٹ دیو کے فرمایا کہ ہمکو تشنگی ہو بادشاہ

نے کہا کہ پانی آبدارخانہ مین موجود ہی نوش فرماوین اس جواب سے بھگوت کو غصہ آگیا اور فرمایا کہ آبدارخانے
کے پانی کو کون پیتا ہی اور ایک لات ماری کہ ہماری بات نہین سنتا بادشاہ نے عرض کیا کہ جسکو ارشاد ہو
پانی حاضر لاوے فرمایا کہ جو ہمارا آبدار اور پانی پلانے والا ہی اُس کو تو قید کرلیا پانی کون پلاوے بادشاہ کی آنکھ
کھل گئی اور باعزاز تمام پریم ندھ جی کو بلایا اور اپنا سر اُن کے قدمون پر رکھکر عذرات کیے اور کہا کہ آپ جلد
تشریف لیجاوین جو تشنگی کا رفع کرنے والا ہی وہ بلا آپ کے تشنہ ہی اور مجکو خادم اپنا تصوّر کرکے جو ملک و
مال وغیرہ مطلوب ہو ارشاد فرماؤ کہ پیشکش کرون پریم ندھ جی نے بسبب اسکے کہ بھگوت بھگتون کو سوائے بھگوت
کے اور کچھ مطلوب نہین ہوتا ملک و مال وغیرہ بے حقیقت و ناچیز ہی کچھ قبول نہ کیا اور رخصت ہوئے بادشاہ
نے مشعل ساتھ دیکر اُنکے گھر پہونچا دیا اور اُسیوقت پریم ندھ جی نے جل بھگوت کے ارپن کیا کہ تشنگی رفع ہوئی۔

کتھا जैमल جیمل راجہ میڑتہ پرم بھگوت بھگت ہوئے بعض اُنکو میرا بائی کا چھوٹا بھائی کہتے
ہین دس گھڑی دن چڑھے تک بھگوت کی سیوا پوجا مین مصروف رہتے تھے اور حکم تھا کہ سیوا کے وقت کوئی
شخص پاس نہ آوے ورنہ لایق قتل متصوّر ہوگا سبب یہ کہ دل کو دوسری طرف توجہ نہ ہو کسی ہمقوم دشمن کو
یہ خبر پہونچی اور جو وقت راجہ ممدوح کی سیوا پوجن کا تھا اُسی وقت فوج کثیر لیکر چڑھ آیا جب اُسکے چڑھ آنے کا
غلغلہ شہر مین ہوا تو بخوف راجہ کے کوئی واسطے خبر کے نہ گیا اِلّا والدہ راجہ ممدوح نے جاکر سب حال بیان کیا
راجہ نے جواب دیا کہ آپ خاطر جمع رکھین بھگوت سب بہتر کرینگے اور بدستور بھگوت سیوا مین مصروف رہے
شیام سندر مہاراج کہ ہر وقت اور ہر ساعت واسطے سہاے اپنے بھگتون کے مسلح اور کمربستہ رہتے ہین راجہ
کے اسپ پر سوار ہوکر فوج مخالف پر پہونچے اور لحظہ مین وہ سب لشکر منہزم اور زیروزبر کردیا راجہ جیمل بعد
فراغت بھگوت سیوا کے جب باہر آئے تو آمادہ مقابلہ دشمن کے ہوئے اسپ سواری خاص کو عرق عرق دیکھکر متعجب
ہوگئے لیکن بسبب جلدی سواری کے کچھ خیال نہ کیا اور دوسرے گھوڑے پر سوار ہوکر مع فوج مقابل غنیم کے
پہونچے اوّل اپنے غنیم کو ہی دیکھا کہ زمین پر پڑا ہی اور بیتاب و بیقرار ہی اُسنے راجہ جیمل سے پوچھا کہ تمھارے
لشکر مین وہ شیام سروپ پرم انوپ سپاہی کون ہی کہ جس نے تنہا آکر تمام میری فوج کو قتل کردیا اور میرا
دل اپنے ساتھ لیگیا راجہ جیمل نے جواب دیا کہ بھائی تیری قسمت نیک کی تعریف کس سے بیان ہوسکے کہ مجکو
وہ سپاہی آجتک کبھی خواب مین بھی نظر نہین آیا اور تجکو درشن ہوئے وہ شخص سب جز بھگوت کے
جانکر معتقد ہوا اور بھگوت بھگتی اختیار کرکے کرتارتھ ہوگیا راجہ جیمل موصوف کو بموسم گرمی یہ خیال ہوا

کہ از بس بے اعتقادی و گستاخی ہے کہ بھگوت تو نیچے مندر مین کہ جہان ہوا کا نام و نشان نہین پہونچتا آرام فرماوین
اور ہم بالاخانہ پر ہوادار مکانون مین سوؤین اسواسطے ایک بنگلہ مکلف سہ منزلہ تیار کرایا اور اُسکو فرش
و پردہ و چھت بند وغیرہ کمخواب و زردوزی و جھالر و موتی سے سجایا اور ایک پلنگ طلائی و نقرئی تو شک
و چادر و تکیہ وغیرہ سے تیار کرکے اُس مین بچھایا اور سب سامان شب خوابی مثل شیرینی و پاندان و عطردان و
اوگالدان وغیرہ کے رکھکر بھگوت کو مانسی تصوّر سے اُس مین آرام کرایا خود مسلّح و کمربستہ واسطے چوکی اور پہرہ
کے گرد بنگلہ پھرتے رہے اور تصوّر روپ بھگوت سے پریم آنند مین پھرتے رہے ہر روزہ آرایش بنگلہ اور
خدمت ظروف شوئی و جاروب کشی وغیرہ بدست خود کیا کرتے تھے اور کسی ملازم و خدمتگار کو اُس سیوا و
خدمت مین دخل ندیتے بھگوت نے جو لا انتہا پریم اور عشق راجہ ممدوح کا سیوا مین دیکھا تو حسب قول اپنے
مندرجہ گیتاجی کے کہ جس طرح میرے بھگت مجکو سیون کرتے ہین اسی طرح اُنپر ظاہر ہوتا ہون اُس سیوا
کو ایسا منظور اور مقبول فرمایا کہ ہر روزہ صبح کو علامت خرچ ہونے شیرینی اور پان اور عطر اور پانی کی اور
نشان داتون کرنے کا اور اُگالدان مین اُگال ہونے کا بخوبی راجہ کو معلوم ہوا کرتا اور راجہ اُس کرپا بھگوت
سے پریم پریم کے سمدر مین غوطہ لگایا کرتے چند روز جب اس طرح گذرے اور محل مین جانا نہ ہوا تو رانی کو
خیال ہوا کہ راجہ شاید کسی عورت کو اُس بنگلہ مین بُلاتا ہو واسطے دریافت حال کے اوپر چڑھکر جو بنگلہ کو
دیکھا تو ایک لڑکا قریب بجوانی پریم شوبھا نمان شیام سُندر سروپ پیتامبر پہنے ہوئے آرام مین پایا معتقد ہوئی
اور صبح ہی یہ حال راجہ سے کہا اگرچہ بظاہر اس حرکت رانی سے ناراض ہوئے لیکن دل مین یہ خیال کیا کہ
پرم بڑ بھاگی یہ استری ہے کہ اسکو بھگوت کے درشن ہوئے ؛

کتھا آسکرن راجہ نرورگڈھ پسر راجہ بھیم سنگھ کچھواہہ سوامی کیلہ جی کے چیلہ دھرماتما **श्री आसकरन**
اور پرم بھاگوت گنُوان نیک عمل عاقل شیرین کلام شجاع مستقل مزاج سخاوت شعار سادھو سیوی
شری جانکی بلبھ اور رادھا برھبن کے نیم والے ہوئے یعنے شری رگھنندن سوامی اور شری کرشن مہاراج کو ایک
روپ جانتے تھے مثل بعض اُپاسکان کے کمی و بیشی کی نظر نہ تھی دس گھڑی دن چڑھے تک بھگوت کی سیوا
اور پوجن نہایت بھگتی اور بھاؤ سے کرتے تھے اور دربانان کو حکم تھا کہ کوئی شخص اُسوقت روبرو نہ آنے
پاوے اور نہ کسی معاملہ کی خبر ہو اتفاقاً بادشاہ وقت کا ڈیرہ آیا اور صبح کو کسی کام ضروری کے واسطے
طلب کیا سزاولان شاہی جو آئے یا کسی نے اُن کے حکم پر التفات نہ کیا اور نہ راجہ تک خبر ہو نچائی

سزادلان نے بحضور بادشاہ حال بے التفاتی کاعرض کیا اور بادشاہ نے پرغضب ہو کر فوج جرار تعینات کی
لیکن تب بھی راجہ تک کوئی نہ گیا اور نہ کچھ خیال آمد فوج کا ہوا سردار فوج نے بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ باوجود
تعیناتی فوج کے کوئی راجہ تک خبر نہین پہونچا تا اگر حکم ہو تو جنگ شروع ہووے بادشاہ یہ حال سُنکر خود
آیا اور دربانان نے صرف بادشاہ کو اندر جانے دیا بادشاہ نے دیکھا کہ آسکرن جی بعد فراغ از سیوا و پوجن
بھگوت کے سامنے دنڈوت کرتے ہین بادشاہ تا دیر کھڑا رہا اور آخر تلوار راجہ کے پاؤن میں ماری کہ ایڑی
کٹ گئی لیکن راجہ نے تب بھی کچھ التفات نہ کیا اور نہ زخم کا خیال ہوا کہ دل بھگوت روپ مین تداکار ہو رہا تھا
اور جس طرف کہ دل نہو اُس طرف کا دُکھ سکھ کب محسوس ہوتا ہے چنانچہ بھگوت نے فرمایا ہی کہ جن لوگون کا
دل میری کتھا اور چرترون مین نہین لگا دُکھ سُکھ اُنکو معلوم ہوا کرتے ہین بعد فراغ از دنڈوت اور پوجا
وغیرہ دروازہ مندر پر چلمین ڈال کر باہر آئے اور بادشاہ کو دیکھ کر حسب قاعدہ تعظیم کی بادشاہ یہ حال
دیکھ کر اور اوپر صدق اعتقاد اور محبت دلی راجہ کے خیال کرکے ازبس محظوظ ہوا اور نادم ہو کر عذرات
کیئے تفضلات وعنایاتِ بادشاہانہ مبذول فرمائے اور سب راجگان مین معزز و محترم سمجھا بعد چندے
راجہ موصوف پرم دھام کو گئے بادشاہ سنکر متاسف ہوا اور واسطے سیوا اور راگ بھوگ مندر شری موہن جی
معبد راجہ کے چند گاؤن جاگیر کے مقرر کردیئے کہ ابتک معاف ہین

نشٹھا ہیجدہم در تعریف و مہما سوہارد و بیان حالات شش بھگت اُپاسکان این نشٹھا

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کے اشٹ کون یعنی ہشت پا ور کیا کو دنڈوت کرکے کلکی اوتار کہ
جسکو نہہ کلنک کہتے ہین پرنام کرتا ہون اور وہ اوتار با خبر کلجگ سنبھل مین دھارن کرینگے اور نام
کلجگ و گناہون کا صفحہ دنیا سے اُٹھا دینگے ظاہر ہے کہ جسقدر رشتہ دنیا مین مروج ہین سمبندھ یعنے
رشتہ ہائے مفصلۂ ذیل سے مشتق اور پیدا ہوتے ہین اول शेष شیش شیشی دوم انش انشی
سوم شریر شریری چہارم पतिपत्नी پت پتنی پنجم पूज्यपूजक پوجیہ پوجک ششم सेव्यसेवक
سیویہ سیوک ہفتم रक्षरक्षक رکچھیہ رچھک ہشتم जन्यजनक جنیہ جنک نہم गुरुशिष्य گرو ششیہ
سو جملہ سمبندھ مذکورہ بالا پر جو بخوبی غور ہوتی ہے تو درجہ اخیر و انتہا کا اُس طرف تو ایشور پر ختم ہوتا ہے اور

---

۱ باقی دلا پانے کا مالک ۱۲ ۲ جس مین سے حصہ نکالا جاوے اور جسکی نگہبانی کیجاوے ۱۲

اس طرف جیو یعنے ذی روح پر اگرچہ مفصل شرح ختم ہوتی درجۂ اخیر و انتہا ہر ایک من بدھ کے ایشور و جیو
پر سیوا انشٹھا مین مندرج ہوئی یعنی جو شرح شیش شیشی لفظ کی وہان مندرج ہوتی ہو وہی مابقی سمبندھ
کے واسطے یہان سمجھ یعنی چاہیے لیکن براے سریع الفہمی ایک دو لفظ کی شرح یہان بھی لکھتا ہون یعنی
لائق پوجا لائق سیوا نگہبان یا کوئی سے سمبندھ والا سب سے برتر و اعلیٰ جو بزمانۂ سابق تھا اور اب ہی
اور آیندہ ہوگا اور اُس سمبندھ کے قواعد کو جاننے والا اور تباہ کر دینے والا اگر تلاش کیا جاوے تو بھگوت
سے زیادہ اور بہتر کوئی نہین اور اسواسطے رکچھک وپت و پوجبیہ و گرو و پتا وغیرہ نام بھگوت کے
بشن سہسر نام یا دیگر سہسر نامون و استوترون مین قرار دیئے گئے ہین درین صورت اُس طرف تو
انتہا کا درجہ بھگوت پر ختم ہوا اور پوجا کرنے والون اور سیوا کرنے والون یا مستدعیان نگہبانی یا شریری وغیرہ
مین جو تلاش ہوتی ہو تو جیو یعنی ذی روح پر خاتمہ ہوتا ہو کہ جیو سے بہتر اُن اُمور مین کوئی نہین اور
اُن مین بھی آدمی جسم پس سمبندھ یعنے رشتہ ایشور و جیو پر ختم ہوا اور یہ رشتہ انادی (جسکی ابتدا نہو ۱۲) اور قدیم یعنے
اُس روز سے ہو کہ جس روز سے یہ جیو ایسور انش سے ظاہر ہو کر موسوم یہ جیو ہوا اور وصف یہ کہ آیندہ
کو ہمیشہ بنا رہیگا درینصورت جبکہ ایسا رشتہ قدیمی مابین جیو اور ایشور کے مربوط اور مضبوط ہو تو کمال
واجب اور ضرور ہو کہ جو رشتۂ قرابت ظاہری و دنیاوی ہین وے بھی بھگوت کے ہی ساتھ جاری اور
ساری کیئے جاوین اور اس بات مین بھگوت نے خود ارشاد فرمایا کہ جو مجکو رشتہ دار اپنا جانکر سیون کرتا ہو
وہ مجکو پراپت ہوتا ہو بھاگوت اور مہابھارت کے چند قول مؤید اس امر کے ہین پھر گیتا جی اور ایکادش
اور شانت پرب مہابھارت مین بارہا یہ ذکر آیا ہو کہ جو جس بھاؤ سے بھگوت کا آرادھن کرتا ہو بھگوت اُسی
بھاؤ سے اُسپر ظاہر ہوتا ہو اور صدہا ہزارہا کتھا مندرجہ پوران اور اس بھگت مال کی شاہد اُس قول کے ہین
ورنہ کہان وہ پورن برہم سچدانند گھن کہ جسکو بید نیت کہتے ہین اور جس کے سروپ گیان اور مہا کے
بیان مین برہما و شیو اور عقل و قیاس کی عقل کے چراغ گل ہین اور کہان رام کرشن نرسنگھ باون وغیرہ
اوتار دھارن کرکے ہر ایک بھگت کی بھاؤنا اور خواہش کو پورن کرنا مطلب اور خلاصہ اس گفتگو کا
یہ ہو کہ دنیا مین رشتۂ قرابت کا ایسا سلسلہ ہو کہ اسکے سبب سے خواہ نخواہ محبت اور الفت ہر ایک کو اپنے
رشتہ داران سے ہوتی ہو پس اگر بھگوت مین سو ہارو بھاؤ یعنے رشتہ داری کے ذریعہ سے طبیعت لگائی
جاوے تو ہرگز مقام شک و شبہہ کا بھگوت کے حصول مین نہین بلکہ بالضرور اور جلد تر حاصل ہوگا اگر

یہ اعتراض ہو کہ بھگوت کو برادر یا والد یا داماد یا برادر زادہ یا دیور یا جیٹھ وغیرہ رشتہ قرار دینا کب مناسب
ہی اور کب عقل گوارا کر سکتی ہی جواب یہ ہی کہ اگر یہ تسلیم کیا جاوے تو داس و سکھیہ و شرنگار و باتسل وغیرہ اُپاسنا
منسوخ ہو جاوینگی کسواسطے کہ جن دلائل یا قیاس سے رشتہ داری ناجائز متصور ہوگی وے ہی واسطے
تنسیخ داس وغیرہ نشٹھا کے بھی کافی ہین کہ بھگوت آقا و دوست و فرزند و شوہر نہین ہو سکتا اور جن دلائل
سے داس وغیرہ نشٹھا واجب التسلیم ہین اُنھین دلائل سے یہ سُوربارہ[۱] نشٹھا بھی راست و درست ہی کہ جیسا
حکم شاسترون کا اُن نشٹھاؤن کے واسطے ہی ویسا ہی اس نشٹھا کے واسطے ہی علاوہ ازان گوپی جد ھشٹھر
و کنتی و دروپدی و اُگرسین و لچھمن و شترگھن و بھرت و بلدیوجی و لو و کش و پردُمن و انرُدھ و جنک وغیرہ
صدہا و ہزارہا بھگتان سابق و سوامی رام پرساد وغیرہ بھگتان حال کے وافی و کافی ہی ایک اور بات
خیال مین آئی کہ سب شاسترون مین یہ لکھا ہی کہ سب رشتہ دارون کو بھگوت کے رشتہ سے ماننا چاہیے یعنے
پسر و نبیرہ و برادر و دیگر رشتہ دار کسی کو بھگوت کا غلام اور کسی کو آنکش اور کسی کو رسوئیہ اور کسی کو جوتا دینے
والا اور کسی کو خدمتگار جانے نہ اپنے رشتہ یعنے پسر و نبیرہ وغیرہ کو مقدم سمجھے اور اگر انمین سے کوئی
بھگوت بمکھ ہو تو اُسکا ترک واجب ہی کہ پرہلاد جی نے والد کو ترک کر دیا اور بھبیکھن نے برادر کلان کو
اور بھرت جی نے والدہ کو اور راجہ بل نے شکر اپنے گُرُو کو اور گوپکاؤن نے شوہران کو اور اس
ترکیب مین یہ نہین ہوا کہ کسی کو کچھ نقصان عائد ہوا ہو بلکہ سب ایسے ہوئے کہ اُنکا نام جگت کے آنند
اور منگل کو دیتا ہی پس جس حالت مین کہ دیگر رشتہ دارونکو بھگوت کے رشتہ سے ماننا لکھا ہے تو خود بخود
بکمال واجب و لازم ہوا کہ اپنی ذات خاص کا رشتہ بھی قائم کرے اور وہ رشتہ قائم کرنا واجب ہے کہ
جس طرف طبیعت کی رغبت ہو اصل سب شاسترون کے یہ ہی کہ بھگوت کا کسی طرح اور کسی روپ مین اور
کسی قاعدہ سے آرادھن[۱] ہو وحدانیت اور ایشورتا بھگوت کی مقدم سمجھکر اعتقاد کامل کر لینا چاہیے
ممکن نہین کہ بھگوت حاصل نہو اور جب تک کہ وحدانیت اور ایشورتا کا اعتقاد نہو تب تک کچھ حاصل
نہین ہوتا اُسس سوبارو نشٹھا کی مہا اور تعریف کس سے کہی جاے کہ بھگوت نے واسطے حصول
مراد ہر دو جہان کے ایک تدبیر عام اور ماندگان دنیاے دون کو بتلا دی ہی اور ایسا پرتاپ اس نشٹھا
کو ہی کہ خواہ نخواہ طبیعت بھگوت مین لگتی اور کیون نہ پرتاپ اس نشٹھا کو ہووے کہ جو بودن جھم نترجای

[۱] عبادت و خدمت

اور بیا ایک ہی دہ مجسم ہو کر ہر طرح سے دلجوئی اور خاطر داری سالکان اس نشٹھا کی کرتا رہا اور یہ آیندہ کریگا
وجہ ایسے پرتاپ ہونے اس نشٹھا کی یہ ہی کہ دیگر نشٹھا تو ایسی عام ہین کہ ہر ایک اپنے آپ کو بندہ اور
پیدا کردہ بھگوت کا کہہ سکتا ہی خواہ کسی امر مذہب کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اس نشٹھا مین اُسی شخص
کی طبیعت رجوع ہوئی کہ جو کچھ جاننے والا بھگوت کے سدھانت اور شاستر و ایشور تا وچرترون کا ہوگا
اور جبکہ بعد دانستگی جملہ امور و اصول شاسترون کے طبیعت لگی تو بھگوت کا حاصل ہونا جلدی ممکن ہی
سالکان اس نشٹھا کو واجب اور لازم ہی کہ جس رشتہ سے بھگوت کا آرادھن کرین اُس رشتہ کا نہایت
درجہ کہ جو بظاہر بھائی یا داماد یا برادر زادہ وغیرہ کے ساتھ مرعی اور مبذول رکھتے ہین بھگوت کے
ساتھ باعتقاد کامل وصدق تصور کمال کو پہونچا دیوین اور جس رشتۂ قرابت کی جو خدمات و رعایات
دنیا مین مروّج ہین وے سب بھگوت کے واسطے ایسی کرین کہ کوئی دقیقہ از دقائق باقی نہ رہے تھوڑا
عرصہ گذرا کہ سوامی رام پرشاد[سلہ] باشندۂ قریب جنک پور کے شری رگھنندن سوامی کو اپنا داماد مانتے تھے
جب بارادۂ درشن اجودھیا جی مین آئے تو کوشل دیش یعنے جہان تک ملک موروثی شری رگھنندن سوامی
کا ہی وہان کا پانی تک پینا چھوڑ دیا جبوقت واسطے درشن شری رگھنندن سوامی کے گئے تو واسطے
پورن کرنے اُن کی دلی خواہش اور ظاہر کرنے پرتاپ بھگتی کے مورتی بھگوت کی رتن سنگھاسن سے اُٹھکر
چند قدم واسطے استقبال کے آئی اور جو آداب کہ راجہ جنک کے واسطے ہونے واجب تھے سب اُنکے
واسطے ادا ہوئے یہ بات مشہور و معروف ہی اور سوامی رام پرشاد جی کے سیوک ابتک اُس نواح مین
موجود ہین غرض یہ ہی کہ نشٹھا مین کمالیت ہو کہ فوراً بیڑا پار ہی ایک بشنو بہ ایام خرد سالی دیکھنے مین آئے
کہ شری رگھنندن سوامی کو اپنا بہنوئی جانتے تھے اگرچہ اس عمر مین اس خاکسار کو کچھ امتیاز نہ تھا لیکن
اسقدر یاد ہی کہ کوئی وقت اُنکا بھجن سے خالی نہین ہوتا تھا اور جبوقت اپنی نشٹھا اور اعتقاد کی گفتگو
کرتے تھے تو سامعین پریم مین مگن ہو جاتے تھے اور اُنکی حالت کا تو کیا بیان کرون اگرچہ اُن کی تقریرات
کا بیان اس موقع پر بھی پریم اور آنند کا بڑھانے والا ہوتا لیکن قاعدہ غلامی نے قلم کو اجازت تحریر کی
نہ دی برج مین مقام برسانہ مولد شری رادھکا مہارانی کا ہی جب اس خاکسار کو بتقریب جاترا وہان جانیکا
اتفاق ہوا تو گفتگو وہان کی عزت کے ساتھ جاتریون کی سنی اور اُس سماج مین جو حالت چند بھگوت بھگتونکی

سلہ یہ رام پرشاد جی وے نہین جن سے راماوت سنپرداجاری ہوئی کوئی اور ہین یا مجکو سہو نام کا ہی ۱۲۱

دیکھی بھگوت سب کسی کو نصیب کرے مطلب اس تحریر سے یہ ہو کہ اس نشٹھا والون کی گفتگو سے خواہ نخواہ
محبت اور پریت سامعین کو بھگتون مین ہوتی ہو خاص اُن کے پریم اور محبت کا تو کس سے بیان ہو سکتا ہو
رگھنندن ہے دین تبسل ہے تپت پاؤن کوئی نیک ساعت میرے واسطے ایسی بھی آوے گی کہ جسقدر
اس سنسار مین رشتۂ قرابت و محبت و دوستی ہین وے سب آپ کے چرن کملون مین تصوّر کیا کرون گا
اور کبھی وہ دن بھی ہو گا کہ دیگر سب توقعات و اعتقادات کو ترک کرکے صرف اُن چرن کملون کا متوقع
اور معتقد ہون گا کہ جو شیو اور برہما وغیرہ پرم جوگیون کے اشٹ دیو ہین اور نارد پرہلاد سنکادک
بھگتون کے سوامی جنکی رج سے اہلیا کے مہا پاپ دور ہوئے اور پادکا اُن کی بھرت جی کے سر کا
آبھوکھن ہو جو ایک دفعہ بندنا اور پرنام سے مثل بھیکھن و سگریو وغیرہ راچھس (بھرادون) اور وحشیون کے
ہر دو جہان کے مطالب پر فائز کر دیتے ہین اور تصور و دھیان جنکا پرم پد کا بخشنے والا ہو جن کے
چرنودک یعنے گنگا کی وہ مہما ہو کہ ترےلوک پوتر ہوتے ہین اور جو مجھ سے غرق شدگان سنسار سمدر کو
مثل جہاز کے ہین (वरणारके) ۵ سو بھت سیارام کی جوڑی ؛ چھب شرنگار منو اک ٹھوری ؛

کتھا راجہ جنک مہاراج کی (राजाजनक)

مہا سب شاستروں مین مندرج ہو جنکا گیان مثل
آفتاب جہانتاب کے ایسا روشن اور پرکاشت ہوا کہ شری شُک مُنی مہاراج اور رکھیشور گیانوان اور
بیراگ والون کے دلون کو مثل کمل کے کھلایا اور آواگون کی تاریکی کو دور کیا سیتا مہارانی سرب ہماندیشورن
کی ماتا اور شری رگھنندن سوامی کی پرم پریا نے جن جنک مہاراج کے گھر اوتار دھارن کرکے پرم پوتر
کیئے ایسے مہاراجہ کی مہما کا بیان ہر کسی سے کس طرح ہو سکتا ہو جب شری رگھنندن سوامی بدریافت
دھنش جگ یعنی سویمبر (स्वयंबर) شری جانکی مہارانی کے ہمراہی بسوامتر رکھیشور جنک پور مین تشریف لیگئے
اور راجہ ممدوح واسطے ملنے کے آئے تو شری رگھنندن سوامی کو دیکھا اور اُسیوقت گیان بیراگ کو
رخصت کرکے پرم منوہر اور انوپ روپ مادھری کے پریم مین بے طاقت ہو گئے اور جب اس عہد
پر خیال ہوا کہ جو کوئی شیوجی کا دھنش توڑیگا اُسکو ہی سیتا ملے گی تو کمال مضطرب و بیقرار ہوئے
کبھی تو اپنی عقل پر افسوس کرتے تھے کہ کیون ایسا عہد کیا تھا اور کبھی کرمون سے ناراض ہو کر کہتے
تھے کہ تم نے یہ عہد کسواسطے کرایا کبھی دیوتاؤن کا دھیان دل مین کرکے خواہان ہوتے تھے کہ یہ شیام سندر
سروپ والا بر سیتا کو ملے اور کبھی اپنے گیان و بیراگ و کرمون کا پھل واسطے پورن ہونے اپنی

خواہش کے دل مین سنکلپ کرتے تھے آخر جب کسی طرح طمانیت دل کی نہ دیکھی تو شری رگھنندن سوامی کے
چرن کملون کی شرن آنے اور یقین کامل اپنی خواہش حاصل ہونے کا ذکر کیا شری رگھنندن سوامی نے
جو جنک مہاراج کا بھگتی اور بھاؤ ملاحظہ فرمایا اور پھر جنک پور باسیون کی تمنائے دلی کو کہ سب راجہ
موصوف سے دہ چند بلکہ صد چند خواستگار و متمنی ٹوٹنے دھنش کے رگھنندن سوامی کے ہاتھ سے
تھے دیکھا اور جانکی مہارانی کا وہ پریم اپار پایا کہ سب برہما نڈون کے پریم جنکے کروڑوین حصہ پریم
کی چھایا ہین تو دھنش کو توڑا اور سیتا مہارانی نے جیالا شری رگھنندن سوامی کو راج سبھا مین پہنایا اُسوقت
چھب انوپ سیتا اور رگھنندن کی جنک مہاراج نے جو دیکھی تو اپنی قسمت کی بڑائی کرتے ہوئے بھگوت کرپا
سمدر مین غوطہ لگا کر محو ہو گئے جسوقت بعد ادائے رسوم بواہ و بھانوری کے دونون یعنے سیتاجی اور
رگھنندن مہاراج ایک سنگھاسن پر براجمان ہوئے اُسوقت کی حالت تو کسی حالت مین کسی سے نہین کہی جاتی کہ برہمانند
کا پرم آنند بھی اُس آنند کے روبرو مثل خس کے ہے ظاہری حالت البتہ اسقدر بیان ہو سکتی ہی کہ
راجہ موصوف اسقدر محو اور مستغرق ہو گئے تھے کہ حس و حرکت ہر ایک عضو اور بالخاص آنکھون سے بالکل
اُٹھ گئی تھی لقب بدیہ راجہ ممدوح کا پہلے تو برائے نام تھا اور راست اُسیوقت کی حالت اور پریم
راجہ ممدوح اور سونینا اُنکی رانی سے قطع نظر کرکے کچھ حال جنک پور باسیون کے پریم کا لکھا جاوے تو
سو کروڑ شیش اور شارد ابھی نہین لکھ سکتے یہ پُر گناہ اور بیعقل تو کیا بیان کر سکتا ہی نہ تو اس کی پریت اور گفتگو
اور ہنسی وغیرہ ایسے آنند کا دینے والا رس ہی کہ جسکو نوش کرکے عقل اور حواس محو و مدہوش ہو جاتے ہین
پھر بیان کس طرح ہو سکے بالخاص خانہ زادون سے لیکن گونگے کا گڑ ہی کہ دل ہی دل مین مزا اُٹھاتے
ہین اگرچہ بسوامترجی کو حال پریم اور بھگتی راجہ کا کچھ بروقت ٹوٹنے دھنش اور کچھ بروقت ہونیے بواہ
کے کھل گیا تھا لیکن زیادہ تر سب کو حال بھگتی و بھاؤ کا اُسوقت معلوم ہوا کہ جب جانکی مہارانی کو پالکی
پر سوار کرا کر شری رگھنندن سوامی سے رخصت ہوکے اور استُت کرکے دل کو شری سیتا اور رگھنندن
کے ہمراہ بھیجا ٭ مہما اور بھگتی اور جس برکھبھان مہاراج اور کیرت اُنکی دھرم پتنی کا کس
زبان سے ادا ہو سکے جن کے گھر رادھکا مہارانی جگت جننی نے اوتار لیکر ترے لوک کو پوتر کیا رسک
لوگون کو معلوم رہے کہ شری رادھکا مہارانی مین اُپاسک لوگ دو قسم کے بھاؤ رکھتے ہین مبارک سنپردا
والونکا تو یہ اعتقاد ہی کہ رادھکا مہارانی اور نند کشور مہاراج کا بواہ حسب قاعدہ ہوا اور بشن سوامی سنپردا والے

انکے قول کے موافق معتقد ہین اور اُس بھاؤ کا نام سوکیہ ہے ادھو سنپر دا اور بہت ہر بنس سنپر دا والے اعتقاد پر کیا بھاؤ کا رکھتے ہین یعنے شادی
نہین ہوئی دوستی کا ہونا باہمد گر بہ پاتیجم مہاراج کے بیان کرتے ہین سو اگر یہ شہادت قول پوران وغیرہ کی دونون بھاؤ مذکورہ بالا مین سے
کسی ایک بھاؤ کو مضبوط کیا وے تو باعث ناگواری دوسرے فریق کا ہی اسواسطے اُس سے درگذر کرکے اسیقدر پر اکتفا کیا جاتا ہی کہ دونون
بھاؤ سے برکھبھان مہاراج خسر اور کیرتی جی ساس برج چند مہاراج کے ہین لیکن یہ بھی واضح رہے
کہ ابتک جملہ قوم برسانا گاؤن مولد رادھکا مہارانی کی نند گاؤن والون کو اپنی بیٹی بخوشی دیتے ہین اور
نند گاؤن کی بیٹی نہین لیتے علاوہ ازان ہتبھ آچارج کے خاندان مین نشٹھا باتسل ہی یعنی بھگوت مین
پتر بھاؤ رکھتے ہین کہ اس کا ذکر بلبھ آچارج کی کتھا اور باتسل نشٹھا مین بخوبی ہوا اُنکا دستور ہی کہ بروقت
برج جاترا کے جب کسی مندر مین واسطے درشن کے جاتے ہین تو خود اندر مندر کے جاکر پوجا وغیرہ کیا
کرتے ہین سو جب برسانے مین آتے ہین اور لاڈلی جی کے درشنون کو جاتے ہین تو برسانے والے اُنکو
مندر کے اندر نہین جانے دیتے بھاؤ اُس مین یہ ہی کہ سمدھی کو کس طرح محل مین جانے دیوین باپ کے
گھر کوئی لڑکی اپنی سسرال والون کے سامنے نہین جاتی ایسے ایسے نرمل بھاؤ برجباسیون کے ہین
رسک لوگ خیال فرماکر اپنے اپنے بھاؤ اور اعتقاد کے موافق برکھبھان اور کیرتی جی مین بھاؤ رکھین
بہر حال بھگتی اور بھاؤ پرم آنند کا دینے والا ہی جس برکھبھان و کیرتی جی کا چندرما سے بھی نرمل
ہی جسنے اُس جس کی سرن لی سنسار کی تاپ دور ہوئی

کتھا उग्रसेन اُگرسین جی والد راجہ کنس نانا شری کرشن مہاراج کے تھے اور اُن کی بھگتی بھاؤ
ایسا الوکک یعنے جو نہ دیکھنے مین آوے ہوا کہ بھگوت بھگتی کا پیدا کرنے والا ہی شری کرشن مہاراج
کو پورن برہم سچدانند گھن مانتے تھے و نیز نواسہ اپنا تصور کرکے جو قواعد محبت نواسگی کے ہوتے
ہین سب ادا کرتے تھے اور اس بھگتی اور بھاؤ کو نگاہ کرنا چاہیے کہ کنس وغیرہ آٹھ پسر اُنکے بھگوت نے
قتل کیئے لیکن بھگوت درشن کا پرم سُکھ ایسا مانا کہ اُن کے قتل کا دُکھ کبھی نزدیک نہ آیا اور بھگوت
اُس بھگتی اور بھاؤ اُگرسین جی سے رضامند ہوکر ایسے بسی بھُوت ہوگئے کہ برہما اور شیو اور سورج
اور چندرما اور جم اور کال اور برُن وغیرہ سب جس کی مایا سے ترسان و لرزان ہوکر امیدوار
رضامندی رہتے ہین اس ایشرتا پر کچھ خیال نہ کیا اور خود چھتر اور چنور وغیرہ لیکر مثل نوکرون کے
خدمت کری فی الحقیقت بھگتی ہی بھگوت کو بسی بھُوت کرتی ہی نہ گُن یعنے ہنر غور کرنا چاہیے کہ

سُداما کو کیا دولت وحشمت حاصل ہو اور گجراج وغیرہ کو کیا علم اور بدیا اُگرسین جی کو کیا طاقت
وزور تھا اور کُبجا کو کیا حسن وخوبصورتی بیادھ نے کون سے عمل نیک کیئے تھے اور بِدر جی کس قوم
نیک مین تھے دھرو کو کیا تمیز تھی اور پرہلاد کی کیا عمر غرض بھگوت بھگتی ہی سار اور خلاصہ ہو

کتھا कुन्तीजी کُنتی جی پرم بھگت بھگوت کی ہوئین بھگوت شری کرشن مہاراج کو برادر زادہ
اپنا جانتی یقین اور اسقدر محبت بھگوت سے تھی کہ ہر وقت بھگوت مورتی خواہ ساکچھات خواہ بتصور
آنکھون کے روبرو رہتی تھی بعد فتح دُرجودھن کے جب راج راجہ جُدھشٹھر کو حاصل ہوا تو بھگوت
نے ارادہ روانگی دوارکا کیا کُنتی جی نے جانے نہ دیا بعد ازان جب کبھی ارادہ کرتے تو کُنتی جی مضطر
وبیقرار ہو کر فرمایا کرتین کہ اس راج اور سکھ سے تو جنگل کا ہی رہنا بہتر تھا کہ شری کرشن ہمیشہ ساتھ رہا
کرتے تھے اور بھگوت سے کہا کرتین کہ ہے شری کرشن ہمکو وہ جنگل اور بن باس ہی بہتر ہو اب بھی وہی دینا
چاہیئے تاکہ تمھارے درشن ہوتے رہین ایک روز بھگوت نے ارادہ روانگی کا بالجزم کیا اور رتھ پر سوار
ہو گئے کُنتی جی گیئن اور اُنکی حالت دیکھ کر بھگوت کو یقین ہو گیا کہ اب اگر جاتا ہون تو کُنتی جی کی صورت
نوعدیگر ہو جاویگی ارادہ جانے کا موقوف کیا اور کُنتی جی رتھ سے اُتار کر لے آئین مہابھارت مین کتھا
پرم دھام کو جانے کُنتی جی کی اور طرح پر لکھی ہو لیکن شارح بھگت مال نے کسی پوران سے یہ لکھا ہو
کہ جب کُنتی جی کو خبر انتردھیان ہونے بھگوت کی پہونچی تو فی الفور اپنی دیہہ کو چھوڑ دیا اور جہان بھگوت
تھے وہین پہونچین واضح ہو کہ اگر کسی کتھا مندرجۂ ایک پوران سے دوسرے پوران مین کچھ اختلاف
پایا جاوے تو وہ اختلاف بسبب کلپ بھید کے سمجھنا چاہیئے کسواسطے کہ ہر کلپ مین جُدھشٹھر اور
کُنتی اور سب چرتر مندرجۂ مہابھارت کے ہوتے ہین اور یہ نہین ہوتا کہ جو پہلے کلپ مین حال گذرا
تھا دوسرے کلپ مین بھی بلا کم وکاست ویسا ہی گذرا ہو بلکہ اکثر کمی وبیشی ہو جاتی ہو اور یہ حال
سب چرتر اوتار وغیرہ کیواسطے بھی سمجھ لینا چاہیئے

کتھا युधिष्ठिरादि منجملہ ہر پنج پانڈوان کے ارجن کی کتھا سکھا نشٹھا مین تحریر ہو گی اور راجہ جُدھشٹھر
وبھیم سین ونکل وسہدیو کی کتھا یہان تحریر ہوتی ہو پانڈوان موصوفین بھگوت کو اپنا بھائی ماموں زاد جانتے
सहदेव नकुल भीमसेन
تھے ونیز پورن برہم وسوامی اور بھگوت بھی وہ بھاؤ اُنکا اپنی کرپالتا اور بھگت بتسلتا سے پورن
کرتے تھے کیا معنی کہ ہر صبح بظاہر جُدھشٹھر اور بھیم سین کو کہ عمر مین بھگوت سے بڑے تھے پرنام کیا کرتے تھے

اور نکل اور سہدیو سے کہ وے عمر مین چھوٹے تھے پرنام اور بندنا کرایا کرتے تھے اور کبھی اپنی ایشرتا
کا جلوہ ظہور اُنکو ایسا دکھلا دیا کرتے تھے کہ وہ بھاو ایشرتا کا بھی ہر وقت اُنکو بنا رہتا تھا بھیم سین
کے ساتھ اسقدر رعایات ادب قاعدہ کی تھی جسقدر راجہ جُدھشٹر کے ساتھ تھی بلکہ ہنسی قہقہہ برادرانہ
ہوا کرتا تھا اور اکثر زیادہ خوری اور فربہی اور طولانی قد پر بھی بھیم سین جی ہنسا کرتے تھے وعلی ہذالقیاس
بھیم سین جی کے جو دل مین آتا تھا کہتے تھے حال مراعات برادرانہ بھگوت اور ہر چہار برادران کا تحریر
وتقریر سے باہر ہی بیاس دیو مہاراج نے اند کے مہابھارت مین لکھا ہی کہ اُن کتھا اور چرترون کو سُن کر
کروڑون بلکہ بیشمار گنہگار عذاب جنم مرن سے چھوٹ گئے اور آیندہ رہائی پاوینگے جُدھشٹر مہاراج دھرم
کا اوتار اور بھیم سین جی بایو یعنی ہوا کا اور نکل وسہدیو اشنی کمار دیوتاؤن کے طبیب کا ہوئے جو جو صعوبات
بسبب عداوت دُرجودھن کے اُنپر عائد ہوئین بھگوت نے سب سے کرپا کرکے بچایا اول تو دُرجودھن
نے بھیم سین کو زہر دلایا اور پاؤن باندھکر دریا مین ڈالدیا بھگوت نے یہ کرپا کری کہ بھیم سین کو دریا مین
سے برن دیوتا اپنے مکان پر لیگئے اور وہان آبحیات اور دس ہزار ہاتھیون کا زور نصیب ہوا بعد ازان
لاکشا منڈپ مین جلانے کی دُرجودھن نے تدبیر کری کہ وہ بھی پیش رفت نہوئی بلکہ باعث ترقی دولت
وجاہ وشہرت نیکنامی پانڈوان کی ہوئی یعنے ہزار ہا راجگان کی محفل مین دروپدی حاصل ہوئین بعد ازان
اندرپرستھ یعنے دلّی مین آکر بعد فتح راجگان روے زمین کے راجسوے جگ بھگوت نے پورن کرایا
اس جگ مین جب دُرجودھن کی ہنسی ہوئی تو اُسی محفل قمار مین دغل سے سب مال واسباب وغیرہ
جیت لیا اور دروپدی کو راج سبھا مین برہنہ کرنا چاہا کہ بھگوت نے رکشا کری اور جب پانڈوان ممدوح
تا سیزدہ سال بن اور جنگل مین حسب قرارداد دُرجودھن رہے تو اکثر گندھربان ورا چھسان کو فتح کیا
وانواع انواع کے فوائد رکھیشوران وشیوجی واندر وغیرہ دیوتاؤن سے اُنکو ہوئے اور بھگوت نے
دُرباسا کے شاپ سے بچایا بروقت جنگ مہابھارت بطرف دُرجودھن کے گیارہ اچھوہنی فوج تھی
اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج وکرپا چارج وکرن واشوتھاما وشل وسومدت وجیدرتھ وکرن
وغیرہ ایسے ایسے شور بیر تھے کہ ہر ایک ارادہ فتح کرنے پانڈوان کا رکھتا تھا اور دُرجودھن خود دین تن
تھا اور دوشاسن دس ہزار ہاتھیون کی طاقت والا ودیگر نود وہشت برادر دُرجودھن کے سب
پُر زور وشجاع تھے اور بطرف پانڈوان کے ہر پنچ برادر پانڈوان اور دو چہار دیگر اور سات اچھوہنی

فوج تھی بھگوت نے اس معرکہ کے دریا سے ہر پنچ برادران مذکورین کو تو ملاح ہوکر پار اُتارا اور دُرجودھن وغیرہ کو مع تمامی بہادران فوج غرق وفنا کیا بعد ازان راجہ جُدھشٹر راج سنگھاسن پر براجمان ہوئے اور کمال عدالت اور دھرم سے رعایا پروری کی جب یہ حال سُنا کہ پرم سنیہی برادر یعنے بھگوت انتردھیان ہوئے تو اُسیوقت راج کو چھوڑ دیا اور ملک شمالی مین متصل سمیر پربت اور سمندر برف کے جاکر پرم دھام کو گئے چونکہ کتھا پانڈوان کی مشہور اور مہابھارت وغیرہ مین مفصل لکھی ہی اسواسطے برائے نام چند سطر تحریر ہوئی

کتھا द्रोपदीजी دروپدی جی پرم ستی کے بھگتی اور بھاؤ کی مہما ایسا کون ہی جو بیان کر سکے وہ بھگوت کہ جسکو بید اور برہما بھی بیان نہین کر سکتے جسکی خواہش کا پیرو ہو ایسے جب دروپدی جی نے یاد کیا تب بلاتوقف آیا اور اپنی ایشرتا کو چھوڑ کر اُنکی استرضا کو مقدم رکھا دروپدی جی بھگوت شری کرشن مہاراج کو اگرچہ دل سے پورن برہم پر تما مانتی تھین لیکن بھاؤ دیور کا رکھتی تھین کہ اس بھاؤ مین رس اور پرم آنند اپار ہی چرتر دروپدی جی کے اور حال اُنکی پیدایش کا ہمراہ کتھا پانڈوان کے مفصل مہابھارت و دیگر پورانون مین مندرج ہی یہان ایک دو کتھا لکھی جاتی ہی جب راجہ جدھشٹر نے تمام راج مع برادران وخود و دروپدی کے بدست دُرجودھن قمار مین ہار دیا تو دُرجودھن نے واسطے بے عزتی پانڈوان و دروپدی کے تجویز برہنہ کرنے دروپدی کے راج سبھا مین کری اور سبھا مین کہ جدھشٹر اور بھیم سین وارجن ونکل وسہدیو بھی موجود تھے دروپدی کو بلایا اور دوساسن کو حکم واسطے برہنہ کرنیکے دیا بھیشم پتامہ ودروناچارج ورکرپاچارج وغیرہ خواہ بخیال اس بات کے دروپدی جی بھگوت بھگت ہین اُنپر ظلم کوروان کچھ پیش رفت نہ ہوگا خواہ بخوف دُرجودھن کے کچھ شفاعت نہ کرسکے اور جدھشٹر وغیرہ دھرم کو بچار کرنہ بولے دوساسن دُشٹ نے ارادہ کھینچنے پارچہ دروپدی کا کہ اُسوقت بسببے ایک ساری یعنے دھوتی پہنے ہوئے تھین کیا تب دروپدی جی نے بھگوت قبل دین بندھو کرپاسندھو اپنے دیور کو یاد کیا اور شری دہاراج کہ ہر وقت سہائے اپنے بھگتون کے واسطے قریب تر موجود رہتے ہین تشریف لائے وہ پارچہ دروپدی مثل جسم باون مہاراج کے بڑھنا شروع ہوا یہانتک بڑھا کہ دوساسن باوجودیکہ دس ہزار ہاتھیون کا زور رکھتا تھا کھینچتا کھینچتا ہار گیا اور ایک ناخن بھی دروپدی کا برہنہ نہ ہوا سب دُشٹ خجل اور شرمندہ ہوئے اور اُسوقت اُن گنہگارون سے سب راج و دھرم وعقل بزرگی و زندگی و دولت وغیرہ نے رخصت چاہی دوہرہ کہا کرے بیری پربل جو سہائے رگھبیر

دس ہزار گج بل گھوڑ گھوڑنہ دس گج چیر؂ براے ظرافت طبع بھگتان معنی پسند جب دوساسن ساری یعنے
دھوتی دروپدی کی کھینچتا کھینچتا ہار گیا اور بیشمار نکلا کری تب بھیشم کرن درونا چارج وغیرہ باہمدگر یہ کہتے
ہین ـ **مصرعہ کبت** ـ ساری مدھ ناری ہو کہ ناری مدھ ساری ہو کہ ساری ہو کہ ناری ہو کہ ناری کی
ساری ہو؂ یعنے یہ ساری عورت کے بیچ مین ہو یا عورت ساری کے بیچ مین یا بالکل یہ عورت مجسّم بساری
ہو یا عورت کی یہ ساری ہو یہان ایک اعتراض یہ ہو کہ بھگوت بلا درخواست خود سہاے دروپدی جی کی
کرتے اُنھون نے کسواسطے استقلال کو ہاتھ سے دیگر بھگوت سے سہاے کی درخواست کی سو ایک
جواب تو پریم اور لطیفہ کا بھرا ہوا یہ ہو کہ بھگوت دروپدی جی کو طعنہ دیکر ہمیشہ انکی ہنسی کسی کسی بات پر کرلیا
کرتے تھے اور جیسا کہتے تھے دروپدی جی سے ویسا ہی جواب پاتے تھے اور اُس ہنسی اور طعنہ ہمدیگر مین
کبھی تو دروپدی جی لاجواب ہوجاتی تھین اور کبھی بھگوت سو جب یہ معرکہ پیش آیا تو دروپدی جی بھگوت کو
اپنی سہاے کے واسطے یاد کرکے اپنی عنایات اور مہربانی کا احسان مند اور مرہون منت فرماتے ہین یعنے
دروپدی جی کو خیال ہوا کہ اگر خود بخود بلا بُلائے بھگوت کی سہاے ہوتی تو میرا دیو پریم سنیہی ہمیشہ میرے طعنہ
سے لاجواب ہوجایا کریگا کہ فلان وقت واسطے سہاے کے نہین آئے تھے پس اُس کو ہی یاد کرنا چاہیے
تا کہ اُسکی لاجوابی رفع ہو اور وہ مجکو ہی احسانمند کرکے طعنہ دیا کرے کہ فلان وقت ہم نے تیری سہاے
کری تھی دوم یہ کہ دروپدی جی بھگوت کو یاد کرکے طعنہ دیتی ہین کہ تم اپنے راج اور عظمت وغیرہ کی صفت
وثنا کرکے مجکو طعنہ دیا کرتے تھے اب دیکھو کہ تمھاری بھاوج کو دُشٹ لوگ کس طرح بیعزت کیا چاہتے ہین
سوم یہ کہ دروپدی جی بھگوت کو یاد کرکے سب بھگتون کو ہدایت فرماتی ہین کہ بھگوت کی یاد کرنے سے
پارچہ جو غیر جنس ہے اننت ہوجاتا ہو جیو یعنی ذی روح تو اُسکی یاد سے اننت اور اجت کیون نہ ہوجائیگا
بعد اسکے دُرجودھن نے واسطے پانڈوان کے بارہ برس کا بن باس اور پھر ایک سال کا مخفی رہنا تجویز کیا
سو بن اور جنگل کو روانہ ہوئے سواے اسلحہ کے اور کچھ سامان خورو نوش وغیرہ کا پاس نہ تھا
سورج نارائن نے ایک ڈکنی عنایت فرمائی معجزہ اُس کا یہ تھا کہ جبتک دروپدی جی بھوجن نہ کرلیتی
تھین تب تک سب قسم کا سامان خوردنی جسقدر مطلب ہو اُسمین سے برآمد ہوتا تھا اور بعد بھوجن
دروپدی جی کے مسدود ہوجاتا تھا ایک روز دُرباسا جی مع دس ہزار اپنے چیلون کے حسب ترغیب
واستدعاے دُرجودھن اُسوقت تشریف لائے کہ جسوقت دروپدی جی فارغ از طعام ہوچکی تھین راجہ

جُدھشٹر نے بعد ڈنڈوت و تعظیم واسطے بھوجن ہے کے عرض کیا دُرباسا جی نے فرمایا کہ اسنان کر آوین تب بھوجن کرینگے دُرباسا جی تو واسطے اسنان کے گئے اور راجہ جُدھشٹر نے دروپدی جی سے کہا کہ تم بھوجن نہ کرنا دُرباسا جی کی ضیافت ہی دروپدی نے عرض کیا کہ عرصہ ہوا مین نے بھوجن کر لیا راجہ جُدھشٹر بفور سننے اس لفظ کے بیہوش و حواس ہو گئے اور نہایت غم اور فکر سے گریہ وزاری کرنے لگے کہ اب کس طرح عزت رہیگی اور دُرباسا کے شاپ سے کس طرح رہائی ہو گی دروپدی نے جو یہ حالت راجہ ممدوح اور بھیم سین و ارجن وغیرہ کی دیکھی تو بمقتضاے کمال اعتقاد بھگتی کے کہنے لگین کہ تم کسواسطے غمگین اور مضطرب ہوتے ہو وہ شری کرشن تمھارا بھائی پرم سنیہی کیا کہین دور ہی کہ اسوقت مین سہاے نہ کریگا اور یہ کہکر دروپدی جی نے شری کرشن سوامی کو یاد کیا بھگوت فی الفور دوارکا سے رکمنی جی کو چھوڑ کر تشریف لائے گویا وہین موجود تھے بعد ملاقات از جُدھشٹر وغیرہ دروپدی جی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ بھوکھ لگی ہی کچھ کھانا لاؤ دروپدی جی نے کہا کہ یہان پہلے ہی بھوکون کی فکر ہو رہی ہی یہ دوسرے بھوکے آئے میرے یہان کچھ کھانے پینے کو نہین ہے بھگوت نے فرمایا کہ کچھ تھوڑا سا لاؤ دروپدی جی نے کہا کہ کچھ بھی نہین عرصہ ہوا کہ ٹوکنی صاف کر کے رکھدی ہی بھگوت نے جُدھشٹر کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ پوربیہ[1] بھوکھے گھر کی بیٹی ایسی مل گئی ہی کہ جب ہم بھوجن مانگتے ہین بلا انکار کبھی نہین دیتی اچھا وہ ٹوکنی ہی اُٹھا لاؤ ہم خود تلاش کرلینگے دروپدی جی ٹوکنی اُٹھا لائین اور بھگوت کے روبرو رکھکر فرمایا کہ اگر خود تلاش کرلوگے تو یہان کس پر احسان ہی بھگوت نے ٹوکنی لیکر دیکھا تو ایک پتا شاک کا اُس مین لگا پایا اُسکو نکالکر دروپدی جی کو دکھایا کہ دیکھو یہ کیا ہی دروپدی جی خوب ہنسین اور فرمایا کہ اس کرشن نے شاک وغیرہ سے پرورش پائی ہی وہی چیز تلاش کرلی بھگوت نے اُس برگ شاک کو اپنی ہتھیلی پر رکھکر تناول کیا اور تھوڑا جل نوش فرمایا کہ اسیوقت ترلوکی سیر ہو گئے اور درباسا جی کا یہ حال ہوا کہ بسبب سیری کے جگہ سے نہ اُٹھ سکے اور پھر جو خیال ہوا کہ کیا سبب اس سیری کا ہی تو بھگوت بھگتون کا پرتاپ اپنے دل مین سمجھ کر اور راجہ انبرش کے سبب سے جو آفت اُٹھائی تھی اُس کو یاد کر کے بلا ملاقات راجہ جُدھشٹر کے روپوش ہو کر بھاگ گئے حالانکہ بھیم سین تلاشی کرآئے لیکن نشان نہ ملا ایسے چرتر دروپدی جی کے بے شمار ہین کیا طاقت کسی کو ہے جو لکھ سکے

[1] پانچال دیس جہان کے راجہ کی بیٹی دروپدی جی تھین پورب مین ہی یعنی قنوج و فرخ آباد وغیرہ کہ دروپدی سویمبر کا میلا بھرا ہی ۱۲

نشٹھا نوزدہم[۱۹] در تعریف و مہما شرنگار رَس مادھرج مشتمل بر کتھا بست بھگت

سری رگھنند.ن سوامی کے چرن کمل کے ترکون یعنے سہ گوشہ ریکھا کو اور سری کرشن اوتار کو ڈنڈوت کرتا
ہون کہ وہ اوتار گوکل مین دھارن کر کے ایسے چرتر پوتر جگت مین مشہور اور مروج کئے جنکی بدولت
برہمانند اور پرم پد کی پراپتی مہاپاپی اور گنہگارون کو بھی آسان تر ہوگئی شرنگار رس کو اجل اور شکل
शुक्ल उज्ज्वल
رس بھی کہتے ہین یہ وہ رس ہے کہ گیان اور بیراگ اور بھگتی سب جسکے خادم اور غلام ہین دیگر دھرمون
کی تو کیا حقیقت ہے اس شرنگار رس کو وہ تاثیر ہے کہ ایک لحظہ مین عشق پیدا کر کے فقیر کو بادشاہ اور
بادشاہ کو فقیر کر دیتا ہے اس رس یعنے حسن کے برابر نہ تاثیر سحر مین ہے نہ منتر مین راگ وغیرہ تو ایک امر
خفیف ہین جسقدر بھگت پہلے گذرے اور آیندہ ہون گے اور اب ہین اسی رس کے ذریعہ سے منزل
مقصود کو پہونچے اور پہونچین گے مہما اُس رس کی اپار اور بیشمار ہے کہ اگر کوئی شخص بھگوت کی مہما اور
چرترون کا بیان کر سکے تو شاید اس رس کی بھی مہما بیان کر دیوے گوپکا اول تو استری پھر گانون کی رہنے والی
بے علم نہ کچھ سادھن کیا اور نہ کوئی سادھن جانتی تھین اور قوم سے بھی اعلیٰ نہ تھین اس رس کے ذریعہ
اُس درجہ کو پہونچین کہ برہما جی سب جگت کے والد اور پیدا کرنے والے جن کی چرن رج اپنے سر پر دھارن
کی اور جن کے چرترون کا جہاز سنسار سمدر سے پار اُتارنے کو ایسا جاری ہوا کہ ہرگز باد مخالف کا خوف
نہین شرنگار اُپاسک جو اس رس کو مقدم بیان کر کے کہتے ہین کہ برہمانند اسی رس سے حاصل ہوتا
ہے قول انکا بجا اور درست ہے کسواسطے کہ جب بھگوت آرادھن بذریعۂ گیان خواہ بھگتی کے ہوگا تو کوئی
جلوۂ حسن و مادھرج بھگوت کا سالک کے دل مین ایسا نمودار ہوگا کہ اُس کے آنند سے سب لذائذ و نعم
ہر سہ لوک کے مثل خس کے متصوّر ہون گے اور محو و مستغرق دیدار اُس جلوہ کا ہو جاویگا اور جبتک بھگوت
حُسن کا جلوہ دل مین نہ سمائیگا تب تک حصول بھگوت کا ممکن نہین پس ثابت ہو گیا کہ برہمانند صرف
شرنگار رس سے حاصل ہوتا ہے یہین ایک اعتراض یہ لازم آیا کہ اگر شرنگار رس مقدم ہے تو شاستر وغیرہ
جو اس سکھیہ باتسل وغیرہ بہت قسم کی نشٹھا اور بھگتی لکھی ہین اُن کا لکھنا کیا ضرور تھا صرف شرنگار نشٹھا
لکھدینی کافی تھی حالانکہ نہ قسم بھگتی مین شرنگار کا کہین ذکر بھی نہین سو واضح ہو کہ جسقدر بید اور پوران
اور شاستر وغیرہ تصنیفات اور احکام ہین سب شرنگار رس کا ہی ذکر کرتے ہین اور شرنگار ہی مقدّم ہے

بلکہ جو ذکر جہان بھگوت آرادھن کا ہی وہ سب شرنگار کی شرح سمجھنی چاہیئے کسواسطے کہ بلاظہور جلوۂ حسن
کی حصول بھگوت کا ہرگز ہرگز ممکن نہین اور اس سکھیہ باتسل وغیرہ جو اقسام بھگتی کے مندرج شاسترون
کے ہین وے بھی تفصیل اسی شرنگار کی ہین جس طرح بیان سروپ بھگتی مین مندرج دیباچہ ہوا کہ بھگتی
ایک ہی اور جس جس قاعدہ سے جس کسی نے دل لگایا وہی ایک قسم بھگتی کی ہوگی اسیطرح تصور بھگوت
کے حسن و مادھرج کا سب نشٹھا داس وغیرہ مین واجب و لازم آیا ہی جس کسی نے بھگوت کو اپنا سوامی تصور کر کے حسن مادھرج کا
تصور اُس قاعدہ سے کیا وہ تو داس نشٹھا متصور ہوئی اور جس کسی نے دوست جانکر اُس روپ کا دھیان کیا وہ سکھیہ اور
جس کسی نے فرزند جانکر جنبتون کیا وہ باتسل و علیٰ ہذا القیاس سیوا اور آچار اور شرناگتی وغیرہ کو تصور کر لینا چاہیئے پس یہ شہادت بید
اور پورانون کے ثابت ہو گیا کہ بھگوت کا شرنگار و مادھرج مقدم ہی اگر یہ گفتگو ہی کہ بھگوت کی کرپا و دیالتا و بھگت بتسلتا وغیرہ بھی
تو جابجا لکھی ہی کہ اُن کے سبب سے بھگوت مین پریت ہوتی ہی سو اول تو جواب یہ ہی کہ وہ پریت کہ
جس کا بیان کرتے ہو کس چیز مین ہوتی ہی اگر کسی جلوہ اور روپ مین ہوتی ہی تو اسکا نام شرنگار و
مادھرج ہی اور اگر بتصور جلوۂ حسن نہین ہوتی کسی اور بات مین ہوتی ہی تو غلط ہی کہ بلاظہور کسی جلوۂ
حسن کے ہرگز عشق نہین ہو سکتا دوسرا جواب یہ ہی کہ جس طرح عشق مجازی مین معشوق کے حسن کا
بیان کرتے ہین تو اُس کی گفتار و رفتار و خوش خلقی وغیرہ عادات کا بھی بیان کیا کرتے ہین اسی طرح
بھگوت عشق کے بیان مین بھگوت کے روپ اور مادھرج کا بیان کرنا تو مثل بیان حسن معشوق کے
ہی اور بھگوت کی وحدانیت و کرپالتا و کرنا و بھگت بتسلتا ایشرتا و سربگیتا و دیگر گُن مثل اچیت و اننت
و بیاپک و انترجامی و پورن برہم و پرماتما و سچدانند گھن وغیرہ کا بیان مثل بیان دعادات معشوق
کے اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ ایک فقرہ سے بھگتی اور شرنگار یکسان ظاہر ہوتے ہین یعنے ایک جگہ
تو داس سکھیہ باتسل وغیرہ کو بھگتی کے اقسام مین مندرج کیا اور اس شرنگار نشٹھا کے بیان مین شرنگار
کی فرع اور تفصیل اُن داس وغیرہ نشٹھاؤن کو لکھا حالانکہ بھگتی حالت عاشق کی ہی اور شرنگار حسن
معشوق کو کہتے ہین پس دونون حالت جداگانہ واحد کب ہو سکتی ہین سو واضح ہو کہ فی الحقیقت دونون
قسم جداگانہ ہین لیکن ایسے لازم و ملزوم ہین کہ ہرگز ظہور ایک کا بلا دوسرے کے نہین کیا معنی کہ بلا حسن
کے عشق ہرگز نہین ہو سکتا اور اسی طرح بلا عشق کے حسن کا پُرسان کوئی نہین چنانچہ جب جگت نہ تھا تو
بھگتی بھی نہین تھی اُسوقت ایشر کو کون جانتا حالانکہ بھگوت موجود تھا اور علیٰ ہذا القیاس آیندہ جب

پرے ہوجاوے گی تب بھگوت کے حسن پر کون عاشق ہوگا پس جس حالت مین کہ عشق اور حُسن ایسے لازم و ملزوم ہووے توفروعات اُنکی لازم وملزوم بطورواحد ہون توکیا بعید ہی وعلاوہ ازان اخیر درجہ مین عاشق و معشوق ایک ہوجاتے ہین عاشق خودی سے محو ہوکہ ہمہ تن معشوق ہوجاتا ہی دریںصورت بھی فروعات کے واحد لکھے جانے مین اعتراض لازم نہین آتا سوا ے ازین شرنگار اور بھگتی دونون بھگوت روپ ہین کچھ فرق نہین دریںصورت بھی اعتراض کی گنجایش نہین غرض یہ شرنگار رس سب رسون مین مقدم تر ہی اور فی الفور بھگوت مین پراپت کردیتا ہی یہ رس چار سامان بھاؤ وانوبھاؤ وساتوک بھچاری کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہی سامان اول یعنی بھاؤ مین بھگوت سچدانند گھن برہم وان سب شوبھا اور حُسن وخوبصورتی کا سار شیام سندر سروپ ملبوسات وزیورات وغیرہ سے آراستہ کہ جس کے ہر ایک عضو پر کروڑون کامدیو قربان ہوتے ہین بشیانسین ہی اور واضح ہو کہ جس اُپاسک کی جیسی حُسن وآرایش بھگوت پر محبت و رغبت ہووے وہ سب اُپاسنا اپنی کہ جابجا بھگوت کے دھیان شاسترون مین بیان کیئے ہین اور اس ترجمہ مین بھی بعض بعض مقام پر تحریر ہوئی تصور کرلیوے بھگوت بھگت کہ اُس حُسن وآرایش کے عاشق اور دھیان کرنے والے ہین اُس بھاؤ مین اکثر پاتے ہین مابقی سامان اس شرنگار رس کے مفصل ومشرح مندرج دیباچہ ہوئے حاجت تحریر دوبارہ کی نہین شرنگار رس مین اُپاسکان دو تفصیل بیان کرتے ہین یکے شرنگار دوئم مادھرج شرنگار تومراد اُس حسن اور عشق سے ہی کہ جو مابین عورت و مرد کے ہو اور بلا ایک طرف مرد اور دوسری طرف عورت کے شرنگار نہین کہلاتا سو اُس مین درجۂ اول واعلیٰ سوکیا یعنے بواہی استری اور شوہر کے شرنگار کا ہی بھگوت بھگتون مین یہ درجہ شری جانکی مہارانی اور لچھمی جی اور رکمنی جی پر ختم ہوا اور بقول واعتقاد بعضے رادھکا جی بھی سوکیا تھین اب کوئی اُپاسک اس درجہ کا نہ دیکھا نہ سنا درجۂ ثانی پرکیا شرنگار کا ہی وہ گوپیکاؤن پر ختم ہوا اب وہ بھاؤ کسکو ہوسکتا ہی الا اگر کوئی کسی گوپیکا کا اوتار لیوے تو ممکن ہی مثل میرا بائی جی وکیرتی جی ونرسی جی وہرداس وغیرہ کے اور یہ بھی واضح ہو کہ قواعد عشق وشرنگار کے اسی درجہ مین ادا ہوتے ہین اب جو اُپاسک نظر آتے ہین اُنکے بھاؤ یہ ہین کہ بعض تو بھاؤ داسی یعنی کنیز کا بتقدیم سکھیہ یعنے دوستی کے رکھتے ہین اور بعض کو داسی بھاؤ کی تقدیم اور دوستی کی تاخیر ہی اور بعض پر یا پریتم یعنی دونون کی کنیز اپنے آپ کو جانتے ہین دوستی سے کچھ واسطہ نہین اور بعضے اپنے آپکو داسی شری پریاجی کی جانکر اُن کی پرسنتا سے پرسنتا پریتم کی مانتے ہین اور

اس درجۂ اخیر کے خاص اُپاسک ہت ہربنس جی کے سنپر وا والے ہین لیکن اسقدر اور فرق ہی کہ ہت
ہربنس جی کے سنپر وا والے اشٹورتا کی تقدیم بھی بہ نسبت پریاجی کے تصوّر کرتے ہین سب شرنگار اُپاسکان
کا یہ طریقہ ہی کہ پریا پریتم کے شرنگار اور بھاؤ مین استری بھاؤ سے ہر وقت وہر لحظہ حاضر رہتے ہین کوئی
وقت غیر حاضری اور پردہ کا نہین اور طرفین یعنے پریا پریتم کے رازدان اور ادا کرنے والے پیغامات ہمدگر
مین ہوشیار اور بر وقت ہوجانے رنج اور مان کے ہمدگر کا رنج رفع کرنیوالے وعلیٰ ہذا القیاس صدہا ر بھاؤ سے سیوا در قصور
کرتے ہین بھاؤ باریک اور کمال مشکل ہی کہ تصریح ضرور نہین اُپاسنا شرنگار کی قدیم سے ہی اکثر گھیشور
جن روپ اپار سری رگھنندن مہاراج ادھراج کا دیکھکر موہت اور فریفتہ ہو گئے اور اُس روپ
اور مادھرج کے پُورن پھل کی پراپتی شری مہارانی جی کو دیکھکر مانسی بھاؤ سے اُس روپ انوپ مین
دل لگایا مادھرج کے معنی اگرچہ شیرینی کے ہین لیکن مراد حُسن اور خوبصورتی سے ہی اُپاسکان مادھرج
کے اپنے آپکو استری نہین مانتے فریفتہ وعاشق بھگوت کی مادھرج اور حُسن کے ہوتے ہین اُنہین چند تفصیل
ایک وہ ہین کہ صرف بھگوت مادھرج کے اُپاسک ہین پریاجی کے دھیان سے کچھ تعلق نہین رکھتے
دوئم وہ ہین کہ جُگل سروپ یعنے پریا پریتم کا تصوّر اور دھیان کرتے ہین اُن مین بھی ایک گروہ والے
تو بھگوت کی ایشوَرتا مقدم مانتے ہین اور پریاجی کو آدمایا اور سب برہمانڈون کی ماتا اور بھگوت آشریہ بھگوت پناہ شدہ
دوم ایسے ہین، کہ پریا پریتم کو ایک مانتے ہین جسطرح جل اور ترنگ یا سانپ اور اُس کا کنڈل کہ
حقیقت مین ایک ہین اور برائے نام وہ گفتگو مین آتے ہین تیسرے ایسے ہین کہ پریاجی کی تقدیم بیان
کرتے ہین اور پریتم کی تاخیر تصریح اس تیسرے درجہ کی آیندہ لکھی جاوے گی طریق سیوا پوجا سب اُپاسکان
مادھرج مین علاوہ از بھاؤ ہاے مذکورۂ بالا چند تفصیل دیگر ہین یعنے بعض تو بر وقت سیوا
پوجا جوگل سروپ کے اپنے آپ کو طفل دو چار سالہ تصور کر کے سب خدمت اور سیوا پوجا کرتے ہین
بعض کا یہ طریق ہی کہ خود تو سیوا بھگوت کی کرتے ہین اور وہ واسطے سیوا مہارانی جی کے اپنی والدہ یا
زوجہ یا ہمشیرہ وغیرہ یا سب عورات اپنے گھر کو کنیز مہارانی جی کی تصوّر کر لیتے ہین اور سب سیوا اشنان
اور سرنگار کرانے مہارانی جی کی اُن کے ہاتھ سے تصوّر سمجھ لیتے ہین اور بعض کا یہ طریق ہی کہ جیسے نت پارشد
بھگوت کے ہین ایسے ہی نت سکھی مہارانی جی کے بیشمار ہین اُنکے ہاتھ سے خدمت مہارانی جی کی ہوتی ہی
اور بعض برہمانی وبھوانی اندرانی وغیرہ کو خدمت کرنیوالے وکنیز سری مہارانی جی کی خیال کر کے بھگوت کی

سیوا پوجا خود کرتے ہین علاوہ اسکے سوکیبا پرکیبا بھاؤ علیحدہ رہا سورا مانج سنپروا اور رام اُپاسکون مین
تو پرکیبا بھاؤ سے آرادھن ممکن ہی سوا سکی یہ تفصیل ہی کہ نمبارک سنپروا مین سوکیبا بھاؤ سے
پوجن سیوا کرتے ہین اور بواہ کا ہونا شری کرشن اور رادھکا مہارانی کا بہ شہادت پورانون
کے مانتے ہین اور بشن سوامی کی سنپروا والے اگرچہ اُپاسک صرف بال چرتر شری کرشن سوامی کے ہین
لیکن رادھکا جی کو بقول نمبارک سنپروا کے سوکیبا بھاؤ سے پرم پریا شری کرشن سوامی کی جانتے ہین
اور مادھوسنپروا مین پرکیبا بھاؤ کا قاعدہ ہی رغبت دلی علیحدہ بات ہی اسمارتکان مین کوئی قاعدہ خاص
معین نہین جیسے چرترون اور بھاؤ پر توجہ ہوگی ویسا ہی مان لیتے ہین شرنگار اور مادھرج بھاؤ مین جو آرایش
اور شرنگار پریا پریتم کا تصور یا ظاہری کرنا چاہیے اور جو پریا پریتم ہمدیگر کے ملنے اور دیکھنے اور دکھلانے اور اپنے
آراستہ رکھنے اور سامان عیش ونشاط بہت تکلف اور بناوٹ سے تیاری کی اُمنگ رکھتے ہین اور جو
کھیل وہنسی وگفتگو وناز ونیاز ہوتے ہین اُسکا بیان ہرگز ومطلق بیشمار شیش اور شاردا سے کروڑون کلپ
تک نہین ہو سکتا اور جن بھگوت بھگتون کی اُپاسنا کمال کو پہونچگئی ہی اور وے سامان اور سماج دلمین
سما گئے ہین ممکن نہین کہ اُن سے بھی بیان ہو سکے دل ہی دل مین لطف اُٹھاتے ہین پس یہ مت منداور
بیعقل تو کیا لکھ سکتا ہی وے عاشق ومعشوق کہ جنکا دل ہمدگر حُسن پر از دست رفتہ ہوا اور اُمنگ وشوق
وصل یکدیگر مین بھرے ہوئے تریہ لوک کی حشمت ودولت سے جہان تک سامان عیش وعشرت وآرایش
ونشاط کے از روے شاستر اور کتابون کے سُنتے ہیں اور جو کچھ دیکھے ہین یا جہانتک دل پہونچے وے
سب تیار کرتے ہون پریا پریتم کے سامان شرنگار وبھاؤ وعیش ونشاط وحُسن کے روبرو ایسے ہین کہ جیسا
سنو کروڑ آفتاب کے روبرو ایک ذرّہ دریںصورت اُپاسکان حسب رغبت وتگسدپوے طبیعت دیدہ وشنیدہ
کے جسقدر اور جس طرح جُوگل سروپ کا تصور اور آرادھن کر سکین اسیقدر بہتر ہی جیسا اور جس طرح تصور
کرینگے وہی مراد کو پہونچا دیگا اور یہ بھی واضح رہے کہ پریا پریتم عاشق ومعشوقون مین شرومتی وسرفنا ہین
جو چرتر شرنگار ومادھرج کے دل کی آنکھون کو نظر آوین وے سب بھگوت کے کئے ہوئے ہونگے جدید چرتر
کوئی نہوگا غرض اُس روپ انوپ مین جس طرح طبیعت لگے لگانی واجب ہی کہ پرمانند وبرہمانند و
گیان وبھگتی وبیراگ وچہار پدارتھ خود بخود موجود ہو جاتے ہین اوپر ذکر ہوا ہے کہ بعض شخص پریا جی
کی تقدیم بیان کرتے ہین اور پریتم کی تاخیر سو واضح ہو کہ ہر چہار سنپروا مین ابتک ایسا قاعدہ کسی نے

بیدا نہین کیا تھا البتہ جو سکھی بھاؤ رکھتے ہین اُن مین ہت ہربنس جی نے اس بھاؤ کو رواج دیا تھا سو اُنکا
طریق ہر چہار سنپرواسے علٰحدہ ہی لیکن اب منجملہ چہار سنپرواکے ایک شخص نے جدید شاخ نکالی یعنے پہلے
سے رامانج سوامی کی سنپروا مین دو طریق ہین یکے پنگل دوم بڑگل پنگل وے ہین کہ اصلی قاعدہ رامانج
پिगल बड़गल
سوامی کے معتقد ہین اور اُن کے اعتقاد مین بشن نارائن ایشور ہین او لچھمی جی جیو اور بڑگل وے ہین کہ بیدانت
آچاری نے قاعدہ اختراع کر کے بشن اور لچھمی کو برابر جانا اور جوگل سروپ کے آرادھن کا رواج دیا
اعرصۂ قلیل یعنے ستّو دو سَو برس بیدانت آچاری کے طریق بیراگ راگھو آچارج نے یہ شاخ نکالی کہ بشن ناراین
پر لچھمی جی کو فائق لکھا ہی او طریق بیرا گھوی رواج دیا اُنکا طریقہ درگا اُپاسکان سے اند کے ملتا ہی قلیل آدمی
اُس طریقہ پر ہین اور مدراس سے ایک منزل جانب غرب اُنکا گرودوارہ ہی واضح ہو کہ اُپاسکان شرنگار
و مادھرج درباب تصور و اُپاسنا حُسن و آرایش پریا پریتم کے متفق ہین اور ابتدا و انجام دونون کا یکسان
ہی اسواسطے بھگتان پیروان شرنگار و مادھرج کو ایک ہی نسخہ مین لکھنا مناسب جانا ہی کہ پاسندھ ہی
دین تبسل ہو کرنا گراب اس نالائق کی طرف بھی کچھ ایسی نظر پرورش کی ہو کہ آپ کی مادھرج کا چنتون کرتا
ہوا آنند رہا کرون اگرچہ میرے اعمال ایسے ہین کہ مطلق واجب الرحم نہین لیکن جو آپ کے برودین تبسل
عاجز نواز ١٢
اور پرنتارت بھنجن پر نگاہ ہوتی ہی تو سب کچھ توقع ہوتی ہین سو اپنی طرف اور اپنے برد کیطرف نگاہ فرما کر
عاجز کا دُکھ دور کرنے والا ١٢
یہ استقلال عنایت کرو

कवित्व

کبت

जिनजानोवेदतेतोवादकैविदित होहैं जिनजानोलोक लोक लीक पर लड़ मरौ ।
जिन जानोतपतीनौंतापन भौंनपत्त प्रपंच अग्नि संग लै समाधि धर धर मरौ ॥

جن جانو بید تے تو باد کے بدت ہو ہین جن جانو لوک لوک لیک پر لڑ مرو
بحث ١٢ دنیا ١٢ طریق ١٢
جسنے بید کو جانا بحث اور مناظرہ سے مشہور ہوا جسنے دنیا کو جانا وہ دنیا کے طریق پر لڑ جھگڑ مرا یا رہ جھگڑ جاو مر جاؤ ندر جاؤ ١٢

जिन जानो योगतेतो योगीयुगयुगजिये जिनजानो ज्योतिसोऊज्योति लैजरमरौ।
हौं नोदेवनन्द के कुमार तेरी चेरी भई मेरो उपहास कोऊ कोटिन कर मरौ ॥

جن جانو تپ تینون تاپن سون تپت ہے پنچ اگن سنگ لے سمادھ دھر دھر مرو
جسنے تپ کو جانا تو ہر تاپ یعنی رنج کے دلی دوم جسمی سوم غیبی یا یکایک مثل آگ لگجانے یا گر پڑنا وغیرہ سے رنجیدہ ہو کر پنچ اگنی وغیرہ سادھنی
جن جانو جوگ تے تو جوگی جُگ جُگ جے جن جانو جوت سو جوت سے جل مرو
جسنے حبس دم کو جانا تو وے عامل جوگ جگ جگ یعنے ہزار ہا لاکھا سال زندہ رہے اور جسنے برہم جوت جانی وہ اسی جوت ہی مر جاوے ١٢

ہون تو دیو نند کے کمار تیری چیری بھئی میرو اُپ ہاس کو ؔ کوٹن کر مرو

مین تو اے برج موہن مہاراج تمھاری کنیز ہون میری ہنسی اور قہقہہ کوئی کروڑ طرح سے کرکے مرجائے ۱۲

कवित्व کبت دوم दूसरा

کو ؤ کہو کُلٹا کُلین اکُلین کوؤ کوؤ کہو رنکن کلنکن کُنارِی ہون

کوئی فاحشہ خاندانی غیر خاندانی کہے تو کہو اور کوئی گنہگار کے گنہگار یا روسیاہ عورت کھوٹی کہے تو کہو ۱۲

कोऊ कहौ कुलटा कुलीन अकुलीन कोऊ कोऊ कहो रंकिन कलंकिन कुनारी हौं। १

کیشو دیو لوک پرلوک ترلوک مین تو لینھو ہی الوگک لوک لوکن تین نیاری ہون

کیسا ہی بہشت یعنی بے حقیقت ہی اور کیسا ہی عالم مغفرت اور دنیا کیسی ہی تو علٰحدگی اختیار کی ہی دنیا کے طریق سے علٰحدہ ہون

केशौ देवलोक परलोक तिरलोक मैं तौ लीन्हो है अलौकिक लोक लोकन तें न्यारी हौं। २

تن جاہو دھن جاہو دیو گرجن جاہو جیو کیون نہ جاہو نیک ٹرت نہ ٹاری ہون

جسم جاوے دولت جاوے بزرگ جاوین جان کیون نہ جاوے ذرا بھی ٹالے نہ ٹلون گی ۱۲

तन जाहु धन जाहु देव गुरु जन जाहु जीव क्यों न जाहु नेक टरत न टारी हौं। २

برندابن داری بنواری کی مکٹ واری پیت پٹ داری وا مورت پر واری ہون

برندابن والا جو برجموہن ہی اُنکے مکٹ کے صدقہ پیتامبر کے صدقہ اس صورت منموہن کے صدقہ ۱۲

वृन्दावन वारी बनवारी की मुकुटवारी पीत पटवारी वा मूरति पर वारी हौं ॥४॥

कवित्व کبت سوم तीसरा

لفظ و معنی صاف ہین

ماتھے پر مکٹ دیکھ چندرکی چٹک دیکھ چھب کی لٹک دیکھ روپ رس پیجیے

माथे पै मुकुट देखि चन्द्र की चटक देखि छवि की लटक देखि रूप रस पीजिये। १

لوچن بسال دیکھ گلے گنجمال دیکھ ادھر رسال دیکھ چت چوپ کیجیے

آنکھین ۱۲ گھونگچی ۱۲ لب ۱۲

लोचन विशाल देखि गले गुंज माल देखि अधर रसाल देखि चित्त चोप कीजिये। २

کنڈل ہلن دیکھ الکین بلن دیکھ پلکین چلن دیکھ سربس دیجیے

زلفین پیچدار ۱۲ مراد آنکھونکی چھپکنا سے ۱۲ کل سرمایہ ۱۲

कुण्डलहलन देखि अलकैं बलन देखि पलकैं चलन देखि सरबस दीजिये।३
पीताम्बर छोर देखि मुरली की घोर देखि सांवरे की ओर देखि देखि वोई कीजिये।४

پیتامبر چھور دیکھ مرلی کی گھور دیکھ سانورے کی اور دیکھ دیکھ وُئی کیجئے

لٹکنا ہوا ۱۲ مرح یعنی آواز ۱۲ طرف ۱۲ دیکھا ۱۲

کبتھا ब्रजगोपिका برج گوپکاؤن کا چرتر تر یہ لوگ کو ایسا پوتر کرنیوالا ہو کہ تمثیل کوئی نظر نہین آتی اگر گنگا وغیرہ تیرتھون سے برابر کیا جاوے تو وے ایک ایک ملک مین واقع ہین اور اشخاص ملکہاے بعیدہ اور دور کو بجنت ومشکل بسیار حاصل ہوتے ہین اور کمی وبیشی ثواب کی بلحاظ پرب وغیرہ کے علیحدہ رہی اور یہ چرتر پرم پوتر ہر ایک کو سب جگہ بآسانی حاصل ہین اور واسطے دینے ہر چہار پدارتھ[1] کے ہر لحظہ اور ہر وقت برابر اپنی کم نصیبی سے اگر اُس طرف رغبت نہ ہو تو امر دیگر ہی مہاگوپکا ونکی بید اور برھما اور شیش اور شارد وغیرہ بھی نہین کہہ سکتے برھما جی نے جن کے چرن رج اپنے سر پر دھارن کری اور اپنا بھاگ سراہا پھر اُنکی مہاکا بیان کرنیوالا کون ہی اگر گوپکاؤن کو بزمرۂ بھگوت بھگتون کے شمار کیا جاوے تو اُسمین اعتراض لازم آتے ہین اوّل یہ کہ جنکے چرتر کیرتن کرکے بھگت جن موسوم بہ بھگت ہوتے ہین اگر اُنکو بھگت کہا جاوے تو گستاخی ہی دوم یہ کہ بید اور پورانون مین چند قسم کی بھگتی لکھی ہین اُنکی سادھن سے بھگت نام ہوتا ہے سو منجملہ اُنکے اُن گوپکاؤن نے کونسا سادھن کیا کہ اُنکو بھگتون مین شمار کیا جاوے اور اگر بزمرۂ بھگتان نہ لکھا جاوے تب بھی جاے اعتراض ہی اوّل یہ کہ کسی نے بلا بھگوت بھگتی کے بھگوت کو نہین پایا دوم یہ کہ اگر وے بھگت نہین تو اس بھگت مال مین کیون مندرج کیا درین صورت اُنکو بھگوت کی پرم پریا اور بھگوت روپ جاننا چاہیے اور جو مہما اُنکی بیان ہو وہ مہا بھگوت کی تصویر کرنی واجب ہی بلکہ گوپکاؤن کا درجہ زیادہ ہی بدین سبب کہ جو زبردست ہوتا ہی کمزور کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہی سو گوپکاؤن نے بھگوت کو گوکول سے اپنی طرف کھینچ لیا علاوہ ازان تمام جہان کہتا ہی کہ بھگوت اس جہان کا کرتا دھرتا اور مالک ہی لیکن باوجود اس گفتگو کے کسی کو اعتقاد نہین ہوتا کہ بھگتون کا بھجن سمرن کرکے بھگوت کے روپ انوپ کا تصور کیا کرین اور گوپکاؤن کے چرتر کو وہ پرتاپ اور قدرت ہی کہ اگر تھوڑا سا بھی کوئی سُن لیتا ہی تو ممکن نہین کہ وہ روپ بھگوت کا اُس کے ذہن مین نہ آجاوے اور اعتقاد بھگوت مین نہوا رادہ تھا کہ کچھ چرتر گوپکاؤن کے مندرج

[1] دھرم ارتھ کام موکش ۱۲

نسخہ ہذا کیے جاوین لیکن منجملہ بیشمار چرترون کے ایک قسم کے چرتر کی بھی طاقت تحریر کرو طرون جنم تک نہ دیکھی
گوپکاؤن کا بھاؤ بھگوت مین الوکک یعنی جو نہ دیکھنے مین آوے ایسا ہوا کہ بھگوت بھگتون کو پریم آنند کا
دینے والا ہو اور دیگر اشخاص کو بھگوت مین لگا دینے والا سرح الوکک بھاؤ کی یہ ہو کہ گوپکا بھگوت کو وحدہ
لاشریک پورن برھم پرماتما جانتی تھین اور اُسی کو یار غمگسار وہ دست نواز و محبوب مرغوب سمجھ کر قواعد دوستی
و ناز و نیاز کے بجا لاتی تھین اگرچہ یہ دونون بات باہمدگر ایسی مختلف ہین کہ جسقدر تاریکی اور روشنی کو آپس
مین مخالفت ہوتی ہو لیکن چونکہ گوپکاؤن مین موجود تھی اسواسطے اُنکا بھاؤ شاسترون نے الوکک کہا سو
اس بھاؤ کے ثبوت مین منجملہ کروڑون چرتر کے ایک دو چرتر لکھتا ہون ایکدفعہ برجبھوکھن مہاراج رات کو کسی
گوپکا کے گھر رہے جب وہان سے روانگی کا ارادہ کیا تو اپنے گھونگھرو اس خوف سے کہ کوئی آواز سنکر بیدار
نہو جائے اُتارنے لگے گوپکا مذکور نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اگر میری بدنامی ہووے تو مضائقہ نہین لیکن یہ
بدنامی تمکو ہونی چاہیے کہ شری کرشن پورن برھم اپنے چرن کملون سے بلگے ہوئے کو علٰحدہ کر دیتا ہو ایک دفعہ
برج گوپکا واسطے فروخت ماکھن کے جمنا پار جاتی تھی چونکہ شوق دیکھنے اور گفتگو برج چند مہاراج کا ہر وقت
رہتا تھا اسیواسطے اسیطرف کو روانہ ہوئی کہ جس طرف نٹ ناگر مہاراج تھے اور بعد درشن ہمدیگر اور قصہ
و تنازعہ دان وغیرہ کے ارادہ جمنا پار جانے کا کیا برج کشور مہاراج نے کہا کہ یہ کشتی جمنا مین موجود
ہی الا اسوقت ملاح موجود نہین اگر تمکو ضرور جانا ہو تو ہم تمکو پار اُتار دینگے سب گوپی اُس کشتی مین سوار ہوگئین
اور برج کشور مہاراج ملاح ہوئے اتفاقاً وہ کشتی بوسیدہ و کہنہ تھی جب درمیان دریا کے پہونچی تو پانی
اُس مین آنے لگا کوتکی[1] مہاراج نے کہا کہ خبردار ہو کشتی ڈوبی اُن مین سے جو ہنسی اور مذاق کے مزاج
نندنندن مہاراج سے واقف تھین اُنھون نے کہا کہ کچھ فکر نہین ڈوبنے دو ہم وہ بیوقوف نہین کہ تیری
دھمکی مین آکر جو تو کہے وہ قبول کر لین اور بعض جو کم عمر اور ناتجربہ کار نا واقف مزاج برج چند مہاراج سے
اور نو آمد تھین گھبرائین اور شوبھا دھام کے پاس آکر کوئی تو چھاتی سے لپٹ گئی اور کسی نے ہاتھ پکڑ لیا
اور کوئی چرن پکڑ کر بیٹھ گئی اور کسی نے گردن مین ہاتھ ڈالدیئے جب منموہن مہاراج نے دیکھا کہ اکثرون سے
تو کام دل حاصل ہوا لیکن بعض ہماری دھمکی مین نہین آئین تو کشتی کو قریب غرق کے کر دیا تب سب کو
یقین ہوگیا کہ اب ضرور کشتی ڈوبی گوال بال جو کنارہ پر کھڑے تھے اُنھون نے ادھر تو نندنندن مہاراج کا

[1] کھلاڑی یا میرانی یا تماشا دیکھنے والا ۱۲

تالی بجا بجا کر قہقہہ اُڑایا کہ یہ چھیلا سب سے پہلے بلی لیکر کشتی پر جا چڑھے تھے اور اُدھر گوپکاؤن کو بیوقوف بنایا کہ گنواری اس نازک بدن کے بھروسے پار جایا چاہتی تھین برج سندریونکو مطلق کچھ فکر نہوئی اور بدستور شادان و بشاش کہنے لگین کہ غم نہ گورس کا نہ ماکھن نہ اسباب وغیرہ کا اور بدنامی ہزار نیکنامی سے بہتر ہے لیکن غم اور افسوس عظیم اُس شہرت کا ہے کہ جب کشتی کا کشتیبان کرشن بھوتارک [भवतारक] تھا وہ کشتی ڈوب گئی جب جسودا مہارانی نے برہما اور شیو وغیرہ کو مایا کی پھانسی سے باندھنے اور چھوڑانے والے کو رسی سے باندھا تو سب گوپکا واسطے تماشا دیکھنے کے آئین اور کہنے لگین کہ ہے نندنندن خوب ہوا جو تجکو جسوداجی نے اُوکھل سے باندھا تاکہ اب بھی دوسرے کے بندھنے کا دُکھ تجکو معلوم ہووے یعنے سب کو جو مایا کی پھانسی مین تم نے باندھ رکھا ہے اُنکے اوپر کرپا کرو [उतनवल्ल] جب اودھو جی بھگوت کا پیغام لیکر متھرا سے گوپکاؤن کے پاس آئے اور گیان بیراگ کا راگ شروع کیا تو برج سندریون نے جوابات معقول دیئے اتفاقاً ایک بھنور وہان آگیا گوپکا بہ بہانہ اُس بھنور کے اودھو سے کہتی ہین کہ ای بھنور تو اُسی دغا باز بیرحم کی تعریف کرتا ہے کہ جس نے راجہ بل بیچارہ کے ساتھ دغا کرکے اُس کا راج لے لیا پھر رام اوتار دھارن کرکے اول تو شورپنکھا [शूर्पणखा] کو اپنے حسن اور چہرہ پر فریفتہ کرلیا پھر اُسی کے روپ کا ناش کردیا اور نہین معلوم کہ اُس دغا باز بیمروت کو انترجامی یعنے ہر ایک کے اندرونہ مین رہنے والا کسواسطے کہتے ہین اگر حقیقت مین انترجامی ہے تو ہمارے اندرونہ کا حال دیکھ کر کیون نہین آتا اور ہماری حالت پریشان پر دیا نہین کرتا یا تو انترجامی نہین یا بیرحم و بے مروت ہے اس قسم کے چترون سے کہ بے انتہا ہین الوکک بھاؤ گوپکا کو بخوبی ثابت ہے مہابھارت و بھاگوت و گرگ سنگھتا و بشن پوران و دیگر پوران سے ظاہر ہے کہ گوپکا اوتار بید شرتی و رکھیشوران اور جنک پور باسیون کی استریون کا نہین جسقدر گیان اور پریم و بھاؤ وغیرہ اُنکو ہوا سب درست اور بجا ہے پریم گوپکاؤنکا اسقدر ہوا کہ سب رکھیشوران و شاعران سابقین و حال نے بے انتہا پریم کی گوپکاؤن پر لکھی اور اس بھگت مال مین جو مدارج پریم کے پریم نشٹھا مین لکھے جاوینگے اور اُنکی تمثیلات بیان ہونگی وہ کروڑ سے کروڑان حصہ گوپکاؤن کے پریم کا ہے ارادہ تھا کہ کچھ ذکر پریم گوپکاؤن کا اس کتھا مین بھی درج کیا جاوے لیکن جبکہ لاانتہا دیکھا تو خاموشی اختیار کی شرنگار رس جسکا ذکر کچھ دیباچہ مین اور کچھ تمہید اس شرنگار نشٹھا مین مندرج ہوا اُس رس کے خزانہ کی دھجا یا اُس ٹکٹ کے

۱ سنسار سے اُتارنے والا ۱۲

بادشاہ یہ برج گوپکا ہوئین بلکہ اُس رس کا خاتمہ برج گوپکاؤن پر ہوچکا اب قدرے قلیل جس کسی کو وہ رس حاصل
ہوتا ہی تو برج ناگریون کی کرپا سے ملتا ہی اور جس کسی کو اُس کے لطف کی تمنا ہووے تو گوپکاؤنکے چرترون کی
سرن لیوے افسوس کہ نسبت برج سُندریونکے حروف بصیغہ ماضی زبان قلم سے برآمد ہوئے حالانکہ برج گوپکا
اور برج چندر مہاراج کے وے چرتر کہ جو شاستروں مین مندرج ہین بدستور ابتک کرتے ہین جنکو بھگوت نے
آنکھین بینائی کی بخشی ہین وے اس چرتر کو دیکھتے ہین برج چندر مہاراج کبھی برج کو چھوڑ کر علیحدہ نہین
ہوتے اور بھاگوت وغیرہ پرانون مین جو ذکر بھگوت کے جانیکا متھرا اور دوارکا کے ہوا وے چرتر بھگوت
کیواسطے انجام بعض امور ضروریہ کے ہین ایک روپ نے تو سب چرتر متھرا وغیرہ مین کیئے اور دوسرا روپ
پورن برہم سچدانندگھن نندنندن مہاراج کا برج مین رہا کہ ابتک وے چرتر ہوتے ہین ثبوت اس کا
اُپاسک جن بید شرتی اور پرانون سے بخوبی کرتے ہین اس جگہ گنجایش تحریر اُس طوالت کی نہین لیکن
ایک حال مختصر لکھا جاتا ہی جب اودھو جی نے حال بیتابی اور بیقراری گوپکاؤن کا دیکھا تو خود بباعث رحم
کے بیتاب و بیقرار ہوگئے اور بھگوت کی طرف اطلاق بیرحمی اور بیوفائی کا کرنے لگے یہ خیال دلمین ہوا
ہی تھا کہ ایک چرتر دیکھا یعنے نندنندن مہاراج کسی گوپکا سے ہنستے ہین اور کسی کا ماکھن چُراکر کھاتے
ہین اور نند جی کے گھر گئو بچھڑون کی خبر گیری کرتے ہین اور جنگل سے گئو لاتے ہین اور گوپکا واسطے
دیکھنے بھگوت کے اپنے اپنے دروازون پر کھڑی ہین غرضکہ اس قسم کے صدہا چرتر جو بھگوت ہمیشہ کیا کرتے تھے
دیکھے اور متعجب ہوکر حواس باختہ ہوگئے تب برج گوپکاؤن نے سمجھایا کہ اودھو تو گیان کسکو سکھاتا ہے
اور کیا جوگ وغیرہ کو بیان کرتا ہی شری کرشن ہر وقت یہان موجود رہتے ہین اور کبھی برج سے علیحدہ نہین ہوتے

کتھا गोपिका گوپکاؤن کے موافق پریت اور بھگتی کلجگ مین بلا خوف و خطر کسی طرح کی میرابائی

मीराबाई جی کو ہوئی دنیا کی شرم اور کُل کا سلسلہ ترک کرکے صرف گردھر لال جی سے پریم لگایا اور جنکا نرمل
جس سب بھگوت بھگتون نے گایا راجہ میڑتہ کے گھر جنم ہوا اور خرد سالی سے گردھر لال جی کے رُوپ
انوپ مین عشق ہوگیا ابتدا اس عشق کی بعض بھگوت بھگت یہ کہتے ہین کہ کسی رئیس کے گھر برات آئی تھی
واسطے دیکھنے دھوم دھام برات کے محل کی عورات بالاخانہ پر چڑھین اُسوقت والدہ میرا بائی جی کہ واسطے درشن
گردھر لال جی کے محل مین براجمان تھے گئی تھین میرا بائی جی بھی کہ تین چار برس کی تھین کھیلتی ہوئی
اپنی والدہ کے پاس چلی گئین اور اپنی والدہ سے پوچھا کہ ہمارا دولھا کون ہی والدہ نے ہنسکر گود مین

اٹھالیا اور گردھر لال جی کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ تیرا دولھا یہ ہو میرا بائی جی نے والدہ کی شرم سے اپنے دولھا سے
گھونگھٹ کرلیا اور اُسی وقت سے ایسا عشق گردھر لال جی مین ہوا کہ ایک دم بلا درشن یا تصور اپنے
سوامی کے نہین گذرتا تھا شارح بھگت مال لکھتا ہو کہ بعد ہوجانے رشتۂ عشق و محبت میرا بائی اور
گردھر لال جی کے والدین نے نسبت اُنکی ساتھ پسر رانا والی چتوڑ کے کردی اور برات عظیم وشان کے
ساتھ آئی جب پسر رانا کے ساتھ بھانوری یعنی پھیرے ہونے لگے تو میرا بائی جی اپنے پھیرے گردھر لال جی
سے کرتی تھین مطلق خیال پسر رانا کا نہ تھا جب وقت رخصت کا آیا اور والدین نے سامان جہیز کو کہ جو
کچھ لائق تھا کیا تو میرا بائی جی مفارقت گردھر لال جی اپنے سوامی کی گوارا نہ کرسکین اور مضطرب و بیقرار
ہوکر شدت گریۂ و زاری سے بیحواس ہوگئین والدین نے کمال محبت و پیار سے کہا کہ سب کچھ موجود ہے
جو تمکو خوش معلوم ہو وہ بلا استفسار لیجاؤ میرا بائی جی نے اس حالت بیقراری مین کہا کہ جو میری
زندگی و رضامندی مطلوب ہو تو گردھر لال جی کو عنایت کرو کہ جان و دل سے سیوا کرونگی چونکہ والدین کو میرا بائی
جی از بس عزیز تھین اور وقت مفارقت دختر عزیزہ کا تھا علاوہ ازان اُنکو بھگوت بھگت اور پریمی پہلے
سے سمجھ رکھا تھا اسواسطے گردھر لال جی کو میرا بائی جی کے حوالہ کیا میرا بائی جی بھگوت کو اپنے ڈولے
مین براجمان کرکے بھگوت چھب کو دیکھتی ہوئین اور اپنے مالک کے ملنے سے شادان و فرحان
رانا کے گھر پہونچین ساس نے بعد اداے رسوم آمد کے دُرگا کی پوجن اول اپنے پسر سے کرائی اور پھر میرا
بائی جی سے کہا میرا بائی جی نے جواب دیا کہ یہ جسم گردھر لال جی کے نذر کرچکی اُن سے سواے اور کسی
کے سامنے سر کب جھک سکتا ہو ساس نے کہا کہ دُرگا کی پوجن سے سُہاگ کی ترقی ہوتی ہے میرا بائی جی
نے جواب دیا کہ استبداد ضرور نہین جو کچھ اول مین نے کہا اُس سے سواے اور کچھ نہ ہوگا یہ جواب سن کر
ساس میرا بائی جی کی ناراض ہوئی اور جل بل کر اپنے شوہر کے پاس گئی اور کہا کہ یہ بہو کسی کام کی نہین
جبکہ اول روز مجکو جواب دیکر شرمندہ کردیا نہ معلوم کہ آیندہ کیا کریگی۔ رانا سنکر پُر غضب ہوا اور مستعد قتل
میرا بائی جی کا ہوگیا لیکن اپنی عورت کے کہنے سے باز رہا اور علیحدہ حویلی مین مقیم کردیا واضح ہو کہ رکمنی
اور گوپکاؤن نے جو دُرگا پوجن کیا تھا تو سری کرشن مہاراج تب تک حاصل نہین ہوئے تھے میرا بائی جی
کو اول ہی سری کرشن مہاراج شوہر ملگئے اسواسطے دُرگا پوجن ضرور نہوا ورنہ رُکمنی و گوپکاؤن کی نظیر
سے اعتراض لازم آیا میرا بائی جی جب علیحدہ مکان مین رہنے لگین تو کمال خوش ہوئین اور گردھر لال جی

کو براجمان کرکے شرنگار اور آرائش بھگوت اور ست سنگ مین شب و روز دل لگایا رانا کی دختر اُودابائی
اُسکا نام تھا واسطے فہمایش میرا بائی جی کے آئی اور کہنے لگی کہ بھابھی تو بڑے گھر کی بیٹی ہو کچھ عقل سیکھ
اور فقیرون کا سنگ چھوڑدے کہ دونون کُل کو کلنک لگتا ہو میرا بائی جی نے جواب دیا کہ ست سنگ
سے کروڑون جنم کے کلنک جاتے ہین جسکو ست سنگ عزیز نہین وہی کلنکی ہو اور میری زندگی ست سنگ
سے ہو جس کسی کو دُکھ ہووے اُسکو فہمایش تمھاری واجب ہو اور اودابائی واپس آئی اور اپنے والدین سے
سب حال کہا کہ میرا بائی ایسی مستقل بھگوت بھگتی مین ہو کہ کسی کا کہنا نہین مانتی رانا برآشفتہ ہوا اور
زہر قاتل کا کٹورا بنام مزد چرن امرت پاس میرا بائی جی کے بھیجدیا میرا بائی جی نے بھگوت چرن امرت
کو سر پر چڑھایا اور بخوشی تمام نوش کیا رانا منتظر تھا کہ اب خبر فوت میرا بائی جی کی پہونچے لیکن میرا بائی
جی کے چہرہ پر رونق وقت بوقت زیادہ ہوتی تھی بھگوت شرنگار اور سوبھا مین جھلکی ہوئی ترکیبات جدیدہ
سے آرایش کرتی تھین اور بھگوت چرترون کا کیرتن کرکے رس اور پریم امرت مین بھری تھین اُسوقت
میرا بائی جی نے ایک بشن پد بھگوت کے روبرو کیرتن کیا مصرع اولی یہ ہے - رانا جی زہر دیو
ہم جانی ؛ جب زہر کا اثر میرا بائی جی کو نہوا تب رانا نے چوبدار عنایت کیئے کہ جسوقت میرا بائی جی
سادھوؤن سے گفتگو کرتی ہون اُسکی اطلاع پہونچاوین کہ قتل کردیا جاوے چونکہ میرا بائی گردھر لال جی
کے ساتھ ہنسی و قہقہہ و کھیل و گفتگو عاشقانہ و معشوقانہ کیا کرتی تھین ایک روز چوبدارون نے خبر پہونچائی
کہ اسوقت میرا بائی جی کسی کے ساتھ گفتگو ہنسی اور مذاق کی کرتی ہین رانا شمشیر بکف آیا اور پکارا کہ کنواڑ
کھول میرا بائی جی نے کنواڑ کھولدیئے جب اندر گیا تو کچھ نہ دیکھا بولا کہ جسکے ساتھ گفتگو خوش مزاجی
کی ہو رہی تھی وہ کہان ہو میرا بائی جی نے فرمایا کہ تمھارے سامنے موجود ہے آنکھ کھولکر دیکھو کہ اُس کو
تم سے کچھ شرم اور پردہ نہین ہو واضح ہو کہ اُسوقت میرا بائی اور بھگوت باہم گر چوسر کھیلتے تھے اور
جب رانا پہونچا تو بھگوت نے ہاتھ واسطے ڈالنے پانسہ کے دراز کیا تھا رانا نے
جہ ہاتھ بھگوت کا مع پانسہ دراز دیکھا تو شرمندہ ہوا اور واپس آیا حالانکہ یہ پرتاپ رانا نے
خود دیکھا لیکن کچھ اثر اُسکے دل کو نہ ہوا فی الحقیقت جبتک بھگوت بھگتون کی کرپا نہین ہوتی تب تک بھگوت
ہرگز کرپا نہین کرتے رانا مذکور میرا بائی جی کے درپے قتل تھا پس بھگوت کرپا کسواسطے ہوا ایک شخص
فاسق و فاجر دسادھو روپ بناکر میرا بائی جی کے خدمت مین آیا اور بیان کیا کہ گردھر لال جی کی

یہ اجازت ہو کہ میرا بائی جی کو پرکھ کے اننگ سنگ کا سکھ دو اسواسطے آیا ہون میرا بائی جی نے فرمایا
کہ گردھر لال جی کا حکم میرے سر پر ہے اوّل آپ بھوجن پرشاد کرین میرا بائی جی نے صحن اُس مکان مین
کہ جہان بھگتون کا سماج موجود تھا پلنگ بچھوایا اور آراستہ کرکے اس فریبی سادھو کو بُلایا اور فرمایا کہ
پلنگ پر تشریف لیجلئے شرم یا خوف کسی بات کا نہ چاہیئے کہ اجازت گردھر لال جی کی بہر حال واجب ہے
وہ شخص سنتے ہی زرد ہو گیا اور تاریکی دل کی مبدّل بہ روشنی ہوئی میرا بائی جی کے قدمون مین پڑا اور
دست بستہ ملتمس کرپا اور بھگوت سرناگتی کا ہوا چنانچہ میرا بائی جی نے رحم کرکے بھگوت سنمکھ کردیا اکبر
بادشاہ حال بھگتی میرا بائی جی کا سُنکر ہمراہی تانسین واسطے درشنون کے گیا اور بعد درشن میرا بائی جی
اور گردھر لالجی کے حال بھگتی کا دیکھ کر اپنی خوش نصیبی سے کمال خوش ہوا جب تانسین ایک بِشن پد
بھگوت بھینٹ کرچکا تب واپس آیا میرا بائی جی واسطے درشن برندابن کے تشریف لائین اور
جیو گُسائین جی کے درشنون کو گئین گسائین جی ممدوح نے کہلا بھیجا کہ استری کے درشن نہین کرتے
میرا بائی جی نے فرمایا کہ ہمتو برندابن مین سب کو سکھی روپ جانتے تھے اور مرد صرف گردھر لال جی کو
آج معلوم ہوا کہ اس برج کے اور اُس برج راج کے اور بھی حصّہ دار ہین گسائین جی یہ سُنکر پا برہنہ آئے
اور میرا بائی جی کے درشن کرکے بھگوت پریم مین پورن ہوگئے بعد ازان میرا بائی جی نے ہر ایک بن اور
کُنج وغیرہ کے درشن کیئے اور روپ مادھری بھگوت کو دل مین براجمان کرکے اپنے دیس مین واپس آئین
دیکھا کہ رانا کی عقل بدستور ناقص ہے اُس کے دیس کو چھوڑکر دوارکا جی مین چلی گئین اور گردھر لالجی کی شوبھا
مین جھکی ہوئی بھگوت شرنگار کے رس مین مگن رہنے لگین جب بھگوت بھگتون کا آنا رانا کے شہر مین موقوف
ہو گیا اور طرح طرح کے فسادات ہونے لگے تب رانا نے میرا بائی جی کی بھگتی کا پرتاپ جانا اور بہت سے
براہمن واسطے واپس لانے میرا بائی جی کے بھیجے اور اُنکو تاکید کی کہ میرا بائی جی کی منت
خوشامد کرکے واپس لاؤ اور میری جانب سے عرض کرو کہ بلا تشریف آوری آپ کے میری زندگی ممکن نہین
براہمن دوارکا مین آئے اور ملتمس رانا کو گوش گزار میرا بائی جی کے کیا برہمنان نے جب دیکھا کہ میرا
بائی جی کو واپسی مین تامل ہے تو سب نے اتفاق کرکے اُنکے دروازہ پر دھرنا دیا کہ جب تم چلوگی تو خور و نوش
کرینگے میرا بائی جی نے برہمنان کو کہا کہ میرا قیام اس دوارکا مین شری رنچھور جی مہاراج کی کرپا سے ہوا
ہے اُن سے رخصت ہو آؤن سو وہان جاکر اور گردھر لالجی کے پریم مین مگن ہو کر ایک بِشن پد بھگوت بھینٹ

کیا مصرعۂ اخیر مقطع کا یہ ہی سے میرا کے پربھو گردھر ناگر مل بچھڑن نہین کیجیے ؛ بھگوت پورن برہم سچد انند گھن پرم پریت میرا بائی جی کی دیکھکر علٰحدہ نہ کرسکے اور اُنکو اپنے جسم مین ملا لیا کچھ دیر بعد جو براہمن تلاش کنان وہان گئے تو میرا بائی جی کو کہین نہین دیکھا لیکن ساڑی جو میرا بائی پہنے ہوئے تھین وہ بجاے پیتامبر کے بھگوت کے جسم پر دیکھی بھگوت بھگتی کے معتقد ہوکر واپس آئے اور اکبر بادشاہ نے چتوڑ کو بعد چلے جانے میرا بائی جی کے فتح اور تاخت و تاراج کیا

کیرتی جی دختر پرسرام ساکن کنڈلیہ پروہت راجہ سیکھا دت ایسی پرم بھگت ہوئین کہ زمانۂ کلجگ جو ہزارون کلنک اور عذابہاے انواع انواع سے بھرا ہوا ہی کیرتی جی کے نزدیک نہ آیا فانی اور ناپائدار شوہر کو ترک کر کے نت نرنکار شوہر یعنی شری کرشن مہاراج سے محبت کری اور دنیا کی سب پھانسی مثل جس کے توڑکر برندابن مین باس کیا نرمل کل والا جو پرسرام برہمن ہی اُسپر صد آفرین ہی کہ جس کے گھر ایسی دختر نیک اختر پیدا ہوئی جس کی بزرگی اور بھگتی سب بھگتون کی زبان زد اور بھگوت مین محبت پیدا کرنے والی ہی شری کرشن مہاراج کی چھب ابھرام پر کروڑون کامدیو تصدق ہوتے ہین ایسی طبیعت لگائی کہ اُسی چھب کے تصور اور دھیان مین مگن رہتی اور دھیان کے سکھ سے ایسی لذت اور فرحت اُٹھاتی کہ جسم مین نہ سماتی بلکہ سب کام دنیا کے بے حقیقت معلوم ہوتے شوہر کیرتی جی کا واسطے گونہ کے کہ جسکو بعض ملک مین مکلاوہ کہتے ہین آیا والدین نے زیور اور پارچہ وغیرہ اسباب گونہ کا خوب تیار کیا کیرتی جی کو فکر ہوئی کہ یہ جسم واسطے بھگوت بھجن کے ہی نہ براے لذات و شہوات جسمانی اسواسطے ارادہ دیہہ تیاگ کا کیا پھر خیال مین آیا کہ بھگوت کی پریت اور بھجن سب مقدمات پر مقدم ترہی اور ظاہری محبت و رشتہ وغیرہ سب ہیچکارہ اور فضول چونکہ بھگوت بھجن بلا جسم نہین ہوسکتا اسواسطے دیہہ کا تیاگ کرنا ضرور نہین بر دھیان بھجن کا ترک واجب ہی یہ ارادہ بالجزم کرکے جس رات کی صبح کو گونہ تھا اُسکی نصف گذرنے پر بھگوت کی چھب مین چھکی ہوئی اور اُسی تصور کی ہمراہی اور رہبری مین تن تنہا بلا خوف کسی طرح کے گھر سے نکل کر روانہ ہوئی صبح ہی ہر سمت کو آدمی تلاش کنان دوڑے اُنکو آتا دیکھ کر ایک شتر مردہ کی کرنگ مین پوشیدہ ہوگئی اور چونکہ بدبوے گناہہاے کلجگ کے بمقابلہ بدبوے شتر مردہ ہزارون حصہ بھی عفونت نہین رکھتی اسیواسطے وہ بدبو معلوم نہ ہوئی و نیز خوشبوے عطریات بھگوت شرنگار کی جو دماغ دل و جان مین سمائی ہوئی تھی اُسکے سبب سے بھی کچھ اثر

بدبو کا ہوا تین روز تک اُس کرنگ مین چھپی رہی بعدازان اُس سے نکل کر ایک سنت گنگا اسنان کو جاتا تھا
اُسکے ساتھ گنگا جی پر آئی اور بعد اسنان کے زیور وغیرہ دان کرکے متھرا جی مین گئی وہان اسنان اور
جاترا کری اور وہان سے برندابن مین برہم کُنڈ پر قیام کرکے بھگوت کے تصوّر اور دھیان مین رہنے لگی
پرسرام والد کیرتی جی تلاش کنان متھرا جی مین پہونچا اور ایک متھرا بائی چوبے سے خبر پاکر برندابن مین گیا
اُن روزون مین اسقدر آبادی اور گنج و باغات وغیرہ برندابن مین نہ تھے بن سرسبز و گنجان اکثر تھا ایک
درخت برگد پر چڑھکر دیکھا کہ کیرتی جی بھگوت دھیان مین براجمان ہین درخت سے اُترکر اُن کے پاس آیا
اور نہایت محبت سے گریہ و زاری کرکے چرنون مین لپٹ گیا اور کہنے لگا کہ تمھارے پہلے آنے سے میری
ناک کٹ گئی کہ برادری اشتباہ نامعقول کرتی ہی اور تمام ملک طعنہ دیتا ہی اب گھر چلو اور اپنی سسرال مین
جاکر بھگوت بھگتی اور سیوا پوجا کیا کرو یہ جنگل ہی کوئی شیر وغیرہ درندہ تمکو کھا جاویگا اور مجکو دُکھ ہوگا اپنے
والدین کو کہ مثل مردہ کے ہوگئے ہین زندگی بخشو کیرتی جی نے جواب دیا کہ فی الحقیقت جس جسم مین بھگوت
بھگتی نہین وہ جسم مثل مردہ کے ہی اگر زندگی مطلوب ہی تو بھگوت بھگتی کرنی چاہیے اور جو یہ بیان کرتے ہو
کہ ناک کٹ گئی سو ناک اول ہی تمھارے چہرے پر نہ تھی کیا معنی کہ اصل ناک بھگوت بھجن اور بھگتی ہے
بلا اسکے ہزارون نکٹون کا نکٹا ہی غور کرو کہ پچاس برس تمھارے دنیا کے بھوگ بلاس مین گذرے اور کبھی
طبیعت سیر نہ ہوئی اب بھی خواب غفلت سے بیدار ہو کہ سب بھوگ و بلاس ناپائدار اور بے حقیقت
ہین اور بھگوت کا بھجن اور بھگتی سار ہی سب جھگڑے چھوڑکر اُسطرف دل لگاؤ پرسرام کا اس فہمایش مختصر سے
اگیان اس طرح دور ہوگیا کہ جس طرح سورج کے نکلنے سے اندھیرا جاتا رہتا ہی تب کیرتی جی نے ایک
بھگوت سروپ واسطے سیوا کے دیا اور رخصت کیا پرسرام گھر آیا اور بھگوت مورتی کو براجمان کرکے
ایسا دل لگایا کہ سوائے بھجن اور سیوا کے مطلق کسی طرف توجہ نہ رہی لوگون کے پاس آنا جانا ترک کردیا
اور گفتگو بھی ہر ایک سے چھوڑدی ایک روز راجہ نے لوگون سے پوچھا کہ پرسرام برہمن عرصہ سے ہمارے
پاس نہین آتا اُس کا کیا حال ہی کسی شخص نے مفصل حال بھگتی اور بھجن کا بیان کیا راجہ نے آدمی
واسطے خبر اور طلب کے بھیجا پرسرام نے کہا کہ اب راجہ سے کچھ کام نہین آدمی کو جسم پاکر جو کام کرنا چاہیے
اُس مین مصروف ہون راجہ اور بیراگ اور بھگتی پرسرام کے خیال کرکے خود واسطے درشنون کے آیا اور
محبت صادق اُنکی دیکھکر اور کیرتی جی کی بھگتی اور بیراگ کا حال سنکر پریم سے بیطاقت ہوگیا

تمنا ہوئی کہ کیرتی جی کے درشن کرنا چاہیے اگر میری قسمت زبردست ہو تو کیا بعید ہو کہ تشریف لاوین اور ملک کو کرتارتھ کرین اس توقع سے برندابن کو گیا اور کیرتی جی کے درشن کیئے دیکھا کہ بلا تزلزل اور مضبوط عشق نند نندن مہاراج مین کیرتی جی کی حالت اُس درجہ کو پہونچگئی ہو کہ نوبت عرض معروض کی نہین رہی اُس حالت مین زیادہ گفتگو واسطے قدم رنجہ فرمانے اپنے ملک کے نہ کرسکا اور باوجود ممانعت کے ایک کُٹی یعنی کُنج واسطے قیام کیرتی جی کے تیار کراکر بعد ونڈوت اور قدمبوسی واپس آیا اور بھگوت بھجن مین مشغول ہوا ابتک کُٹی کیرتی جی کی برہم گھاٹ پر موجود ہے

کتھا نरसी जी نرسی جی مہاراج بلقب مہتا کا گجرات دیس اور ایسے گل مین کہ سمارت دھرم سے سواے جہان بھگوت بھگتی کا مطلق نشان نہ تھا اور اگر کسی کو تلک چھاپ دھارن کرے ہوئے دیکھتے تھے تو اُسکی ہجو کرتے تھے جنم ہوا اور ایسے پرم بھاگوت ہوئے کہ اس ملک کے پاپ اور گناہون کو دور کر کے بھگوت بھگت کردیا شرنگار اور مادھرج کی اُپاسنا مین ایسے ہوئے کہ گوپکاؤن کے برابر کہنا چاہیے جوناگڈھ کے رہنے والے تھے والدین جب مرگئے تو بھائی بھاوج کے پاس رہنے لگے ایک روز باہر سے کھیلتے ہوئے گھر مین آئے اور بھاوج سے پانی مانگا اُس نے بسبب عادت ناقصہ کے پُر غضب ہو کر جواب دیا کہ ایسا ہی کمائی کر کے لایا ہو جو پانی پلاؤن نرسی جی کو بسبب غیرت کے زندگی ناگوار ہوئی اور شیوجی کی خدمت مین سگئے سات روز تک بے خور و نوش شوالہ مین پڑے رہے شیوجی مہاراج نے خیال فرمایا کہ ہر ایک نالائق بھی اپنے دروازے پر پڑے ہوئے کی خبر لیتا ہو اور مین تو جگت کا ایک ایشور ہون ساکچھات ہو کر درشن دیئے اور فرمایا کہ جو خواہش ہو طلب کرو نرسی جی نے عرض کیا کہ مجکو مانگنا نہین آتا جو کچھ آپ کو عزیز ہو دے عنایت کرو شیوجی کو فکر ہوئی کہ مجکو وہ عزیز ہو کہ جسکو بید بھی نیت نیت کہتے ہین اور جس کا حال پاربتی پرم پریا کو بھی بخوبی نہین بتلایا اس شخص کو یکایک کسطرح بتلادون پھر اپنے قول اور اس بات پر نگاہ ہوئی کہ اس شخص کے ذریعہ سے ایک ملک کرتارتھ ہوجائیگا اسواسطے اپنا اور نرسی جی کا سکھی روپ بنا کر برندابن مین آئے دیکھا کہ زمین بالکل طلائی اور جواہرات سے جڑت ہے اُسکے بیچ مین راس منڈل اور راس منڈل مین بیشمار گوپکا اور گوپکاؤن کے بیچ مین کھلسن اور سنگھاسن پر پریا پریتم براجمان ہین روپ کی چاندنی سے کروڑون چندرمان کی چاندنی پھیکی معلوم ہوتی ہو راس بلاس ہو رہا ہو تال دیکر کبھی پریا پریتم جی کو اور کبھی پریا جی پریتم کو سانگیت کی

ترکیب سکھاتی ہین اور کبھی گلبا ہین ہوکر نرت اور کبھی سہد گر کا ہاتھ پکڑ کر گان کرتی ہین کبھی دیگر گوپکاؤن کے
راگ اور ناچ پر توجہ ہی اور کبھی ہنسی اور قہقہہ ہوتا ہی پکھاوج و بنیا دغیرہ سب قسم کی تال بجتے ہین چھیوؤن
راگ مع راگنی وغیرہ سکھی روپ بنائے ہوئے حاضر ہین نرسی جی نے جب یہ سماج دیکھا تو کرتارتھ ہوگئے
دُکھ سُکھ راحت رنج سے اسیوقت علیحدہ ہوئے اور حسب فرمودۂ شیوجی کیساتھ لیے تب نٹ ناگر مہاراج نے پریاجی سے
فرمایا کہ آج یہ سکھی کوئی نئی آئی ہی پریاجی نے جواب دیا کہ شیوجی کیساتھ ہے تب نٹ ناگر مہاراج نے مند مسکان اور کرپا کی نظر
سے نرسی جی کیطرف دیکھا اور پریاجی نے بھی سفارش فرمائی ارشاد ہوا کہ اب تم جاؤ اور جو دیکھا ہی اسی کا دھیان اور تصور کرتے رہو جہان
بلاؤ گے وہان فوراً آؤنگا نرسی جی حسب ارشاد بھگوت کے پریم آنند مین مگن اپنے مسکن کو آئے اور علیحدہ
مکان بنا کر اُسی سماج کے دھیان مین رہنے لگے ایک براہمن کی بیٹی سے شادی ہوگئی اُس سے ایک پسر
اور دو دختر پیدا ہوئے جگت مین بھگوت بھگتی کو مشہور کیا جو سادھو آتے اُنکی سیوا بخوبی کیا کرتے اور
شب و روز سوائے بھگوت بھجن اور کیرتن کے اور کچھ کام نہ تھا یہ حال دیکھکر برہمنان ہمقوم رنجیدہ ہوئے
اور دشمنی کرنے لگے لیکن چونکہ نرسی جی بھگوت روپ کے سمدر مین غرق تھے اور ہمیشہ بھگوت واسطے
اُنکی رچھا اور سہائے کے موجود رہتے تھے اسواسطے وے لوگ کچھ اُنکا نہ کرسکے ایکدفعہ سادھو وارد ہوئے
اور لوگون سے پوچھا کہ ہمکو دوارکا کی ہنڈی کرانی منظور ہی کوئی ساہوکار یہان ہی لوگون نے برائے تمسخر نرسی
جی کا نشان دیا اور سمجھا دیا کہ اگر وہ انکار کرے تو قدم پکڑ لینا اور بہت منت و خوشامد کرنا سادھو آئے
اور سات سَو روپیہ نرسی کے روبرو رکھکر قدم پکڑ لیئے نرسی جی نے جو انکار کیا تو منت و خوشامد کرنے لگے
نرسی جی نے جانا کہ کسی کے بہکانے سے آئے ہین یا بھگوت نے دشمنان کے دل کو ترغیب دیکر واسطے بھیجنے
خرچ کے یہ سبیل نکالی ہی فی الفور ہنڈوی لکھدی اور سمجھا دیا کہ جسکے نام ہنڈوی ہی اُسکا نام سانول ساہ ہے
اسی کے ہاتھ مین دینا سادھو مذکور دوارکا مین آئے اور تلاش ساہ موصوف کی کری کہین نشان نہ ملا
ناچار مضطر و بیقرار بھوکھے پیاسے شہر سے باہر آئے کہ بعد فراغ بھوجن پرشاد کے پھر تلاش کرینگے
سانول ساہ مہاراج نے خیال فرمایا کہ اگرچہ میرا ملنا بلا تلاش کامل کے ممکن نہین لیکن اگر زیادہ تکلیف تلاش
کی دیتا ہون تو میری گماشتہ گری اور نرسی کی ساہوکاری مین فرق آتا ہی اسواسطے بڑی پگڑی لنبی دھوتی
نیچا جامہ پہنکر کمر باندھ قلم کان مین رکھ اور ایک بہی بغل مین دبا ساہوکار کا روپ بنا اور تھیلی روپیہ کی
شانہ پر رکھ جہان سادھو مقیم تھے تشریف لائے اور پوچھا کہ نرسی جی کی ہنڈوی کون لایا ہی سادھان کو

جان تازہ آگئی اور سب یکبارگی بولے کہ مہاراج ہم لائے ہین آپ کی تلاش کرتے کرتے ہارگئے آپ نے بڑی
کرپا کری کہ تشریف لائے ساہ موصوف نے فرمایا کہ کسواسطے سترماتے ہو ہمکو تمھاری تلاش کرتے چند روز
گزر گئے اور شہر مین جو میر انشان نہ ملا تو وجہ یہ ہے کہ جو بھگوت کا خاص غلام ہو وہ مجکو جانتا ہو ساد ھان
نے ہنڈوی حوالہ کری اور ساہ ممدوح نے روپیہ نقد دیکر جواب بنام نرسی کے لکھدیا کہ چٹھی آئی روپیے
روک دیدئیے مجکو اپنا گماشتہ جانکر کام کاج لکھتے رہنا سادھان مذکور بعد جاترا پھر نرسی جی کے پاس آئے
اور وہ چٹھی حوالہ کری نرسی جی نے پوچھا کہ سانول ساہ کو دیکھ آئے جواب دیا کہ ہان مہاراج دیکھ آئے
نرسی جی نہایت پریم سے ملے اور سادھان کو جو یہ حال معلوم ہوا تو وے بھگوت پریم مین رنگ گئے
نرسی جی نے اس کل روپیہ کو سادھو سیوا مین خرچ کیا کسواسطے کہ ساہوکار کا روپیہ دینا ضرور ہے
اور اُسکے پاس کوئی قاصد پہونچ نہین سکتا بجز سادھو سیوا کے اور کوئی سبیل نہین دختر کلان نرسی جی سے
لڑکا پیدا ہوا اور نرسی جی کے گھر سے سامان چھوچھک نہ پہونچا ساس وغیرہ ہر روز طعنہ و دشنام دیا کرتین
دختر موصوفہ نے نرسی جی کو کہلا بھیجا کہ اس ساس نے مجکو عذاب مین دے رکھا ہو اگر تم سے کچھ دیا جاوے
تو لے آؤ نرسی جی ایک کہنہ گاڑی پر کہ جس کے بیل از بس لاغر او رضعیف تھے سوار ہوکر اس شہر کے کنارے
پر پہونچے دختر نے جو یہ حال ظاہر مفلسی اور مفلوکی دیکھا تو نرسی جی سے کہا کہ اگر تمھارے پاس کچھ نہ تھا تو
کسواسطے آئے نرسی جی نے فرمایا کہ فکر ضرور نہین اپنی ساس کے پاس جاکر جو کچھ سامان چھوچھک کا مطلوب
ہو ایک کاغذ پر لکھا لاؤ ساس نے غصہ ہوکر تمام شہر کے واسطے سامان پوشیدنی اور زیور کا لکھدیا جب
دختر نرسی جی فرد لیکر آئی تو نرسی جی نے واپس بھیجا کہ اگر کسی کے واسطے کچھ اور لکھنا باقی رہگیا ہو تو وہ بھی منسلج
فرد مذکور کے کردو ساس نے غضب مین آکر لکھا دیا کہ دو پتھر بھی بھیجدینا بعد اسکے براے قیام ایک دہلیز کہنہ
وشکستہ بتلا دی اور واسطے غسل کے جو پانی بھیجا تو ایسا گرم تھا کہ ہاتھ نہ لگایا جاوے بھگوت خواہش سے
مینھ برسا اور پانی سرد ہو گیا نرسی جی نے بفراغت تمام غسل کیا اور ایک کوٹھری کو کہ اُس دہلیز مین تھی درست
کرکے اور اُسکے دروازہ پر پردہ ڈالکر بھگوت کیرتن شروع کیا خود بدولت مع رُکمنی جی سب اسباب مندرجہ
فرد لیکر اُس کوٹھری مین تشریف لائے اور رُکمنی جی کو ساتھ لانے کی وجہ یہ ہے کہ اشیاے مردانہ کا تو
ذمہ کشن مین ہون اگر اشیاے زنانہ مین کچھ فرق آویگا تو وہ قصور رُکمنی جی کا قصور ہوگا ایک اعتراض پیدا
ہوا کہ نرسی جی شرنگار کے اُپاسک تھے واجب تھا کہ اُن کے اشٹ دیو یعنی نند نندن اور رادھکا مہارانی

تشریف لاتے رُکمنی جی دوارکا ناتھ مہاراج کسواسطے آئے جواب یہ ہی کہ نرسی جی نے تکلیف پریا پریتم کی اور خلل انداز ہونا بہار اور سکھ سماج مین نہ سمجھا اسواسطے دوارکا ناتھ اور رُکمنی جی کو یاد کیا علاوہ ازان بھگوت نے سمجھا کہ یہ معاملہ شرنگار کے تعلق نہین بلکہ تعلق عیالداری کے ہی اسواسطے اس روپ سے چلنا چاہیے کہ سب کام بیاہ شادی چھوچھک بھات وغیرہ کے جسنے کیئے ہون سو دوارکا ناتھ اور رُکمنی جی کے روپ سے ظاہر ہووے بعد ازان ہر ایک باشندۂ شہر کو تقسیم ہوئی اور ایسا اسباب دیا کہ کسی نے آنکھ سے بھی نہین دیکھا تھا سب سے پیچھے دو پتھر چاندی اور سونے کے دیئے تمام شہر اور نواح مین جس نرسی کا ایسا ہوا کہ ابتک سادھو سماج مین گایا جاتا ہی بعد اس کے نرسی جی اپنے گھر کو چلے ایک عورت اس فرد مین لکھنے سے رہگئی تھی اُسکو نرسی جی کی دختر اپنی پوشاک دینے لگی اُس نے استبداد کیا کہ جس کے ہاتھ سے سب نے لیا ہی اُسی کے ہاتھ سے لونگی نرسی جی نے اپنی دختر کے لحاظ سے دوبارہ بھگوت کو بلایا اور اُس کو بھی سب اسباب دیدیا دختر نرسی جی کی اس داد دہش سے اسقدر خوش ہوئی کہ جسم مین نہ سمائی اور اپنے والد کی بھگتی اور پرتاپ کو دیکھ کر شوہر وغیرہ کو چھوڑ دیا نرسی جی کے ساتھ چلی آئی اور بھگوت بھجن مین مصروف ہوئی دوسری دختر نے اپنی شادی نہ کرائی اور وہ بھی بھگوت کی بھگت ہوگئی جوناگڈھ شہر مسکن نرسی جی مین دو گائن گاتی پھرتی تھین ایک خرمہرہ انکو حاصل نہوا کسی نے نرسی جی کا نام بتادیا کہ اُن کے گھر سے تمکو خوب کچھ ملیگا وے آکر ناچنے گانے لگین نرسی جی نے سمجھا دیا کہ ہم فقیر ہیں ہم سے کیا چاہتی ہو چلی جاؤ اُنھون نے نہ مانا نرسی جی نے کہا کہ یہان صرف بھگوت بھگتی موجود ہے اگر تمکو اسکی ضرورت ہی تو اپنے موے سر دُور کرکے آجاؤ اُنھون نے فی الفور سر منڈوالیا اور نرسی جی کے سماج مین شامل ہوئین ہر دو دختر نرسی جی کی اور ہر دو گائن مذکور پریم اور بھگتی سے بھگوت کا بھجن اور کیرتن کرکے جو بھاؤ بھگوت بھگتی اور پریم کے پرم آنند دینے والے ہوتے ظاہر کیا کرتین سارنگ نامے ماموں نرسی جی دیوان والی ملک کا تھا اُسکو عادات نرسی جی کے ناگوار ہوئے اور راجہ سے غمازی خلاف واقع کرکے اس بات پر آمادہ کیا کہ ڈنڈھی سادھو اور برہمنون کا سماج کرکے نرسی جی کو اس ملک سے نکالدینا چاہیے کہ لوگون کو فریب دیتا ہی چنانچہ چار چوبدار بطلب نرسی جی کے بھیجے نرسی جی نے دختران اور ہر دو گائن کو کہا کہ تم کہین علحدہ ہو جاؤ ہم راجہ کے پاس جاتے ہین اُنھون نے کہا کہ راجہ کا کیا خوف ہی ہم بھی ہمراہ ہین چنانچہ سب بھگوت کیرتن کرتی ہوئین راجہ کی سبھا مین آئین اگرچہ سبھا والونکی نرسی جی کی

پرتاپ سے رونق چہرہ جاتی رہی لیکن ایک پنڈت نے پوچھا کہ عورت کو ہمراہ رکھنا کس قاعدہ مین جائز ہی نرسی جی نے جواب دیا کہ سب شاستر اور پوران اور بید ون کا سار بھگوت بھگتی ہی جس کسی کو حاصل ہو وہ پرم بھاگوت اور بھگوت روپ ہے عورت ہووے خواہ مرد اور اُسکا ایک لحظہ ست سنگ بھگوت بھگتی دینے والا ہی بھگوت نے اپنی زبان مبارک سے متھرا باسی استریون کی تعریف کری اور اُنکے شوہرون نے اُنکے بھاگ کی بڑائی کرکے کہا کہ یہ استری پرم بڑبھاگی ہین کہ بھگوت درشن پائے اور ہماری ہمہ دانی اور بید خوانی پر خاک ہی کہ بھگوت سے بمجھ ہین لکھا ہی کہ وہی بزرگ ہی اور وہی لائق مکتی کے ہی اور وہی ست سنگی ہی اور وہی سیوا کرنے والا بھگوت بھگتی ہی پھر بھگوت کا قول ہی کہ مین بھگتی کے قابو مین ہون ایکادش اسکندھ مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ میرا بھگت اگر خاکروب بھی ہی تو اُن بزرگ قومون سے کہ جو بھگوت بھگت نہون بزرگ ہی پس جس کسی کو بھگوت بھگتی نصیب ہوئی ہی اُسکو عورت یا مرد یا کم قوم یا بزرگ قوم کہنا خلاف شاستر کے ہی وہ بھاگوت اور بھگوت کا عزیز ہی شاسترون کے سدھانت اور اصول کو سمجھ کر جو بھگوت کی طرف رجوع ہین وے ہی پنڈت اور ہمہ دان ہین ورنہ سب گُن اور پنڈتائی ہیچ ہی غرض اس قسم کے جوابات سے سبھا کو لاجواب کیا اس گفتگو مین ایک برہمن نے راجہ سے نرسی جی کا پرتاپ اور حال دینے چھوچھک کا بیان کیا راجہ معتقد ہوا اور قدمون مین پڑا عذرات کرکے گذارش کیا کہ میرے غریب خانہ پر براجمان ہو کہ موجب میرے تفاخر اور بھاری کرپا کا ہی نرسی جی راجہ کی تسلی اور تشفی کرکے چلے آئے اور بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے مورتی بھگوت جو براجمان تھی ہر روزہ اُسکے سامنے بھجن اور کیرتن کیا کرتے تھے اور جسوقت راگ کیدارا گاتے تھے اُسوقت بھگوت خوش ہوکر اپنے گلے کی مالا عنایت کیا کرتے تھے ایکدفعہ بضرورت سادھو سیوا کے راگ کیدارا پاس ساہوکار کے گروی کردیا کہ جب تک روپیہ ادا نہ کرینگے راگ کیدارا بھگوت کے روبرو نہ گادینگے اُسی عرصہ مین معاندین نے والی ملک کو بہکایا کہ نرسی کی ناحق تعریف اور بزرگی ہورہی ہی ایک رشتۂ خام مین پھولوں کی مالا بھگوت کو پہنا دیتا ہی اور وہ خود بخود بہ سبب گرانی پھولونکی ٹوٹ جاتی ہی راجہ مذکور درپے امتحان کے ہوا اور حالانکہ دامدہ راجہ نے کہ بھگوت بھگتی تھی سمجھایا لیکن کچھ نہ مانا ایک مضبوط ڈورہ ابریشم مین مالا بنوائی اور بھگوت کو پہنا کر نرسی جی سے کہا کہ ہم بھی تو دیکھین کہ بھگوت تمکو مالا کسطرح عنایت کرتے ہین نرسی جی نے بھگوت کیرتن شروع کیا اور سوائے راگ کیدارا کے سب راگ گائے لیکن بھگوت خوش نہوئے اور نہ مالا دی تب تو نرسی جی نے طعنہ دینا شروع کیا

که آخر گوال بال ہو ایک مالا کیواسطے اسقدر ہمسکی اختیار کر رکھی ہو کہ چھاتی سے لگا لیا ہو اور سواے
اُس راگ کیدارے اور کسی طرح خوش نہین ہوتے بشن نارائن بڑے داتا ہین کہ تمام جہان کا پالن
کرکے اپنے غلامون کی خواہش پوری کرتے ہین میری قسمت مین تم گوال بال لکھدیئے ہین کہ ایک
مالا کیواسطے یہ حال ہو اور اِس فیاضی اور دریا دلی پر لطف یہ ہو کہ اپنے سے علحدہ بھی نہین ہونے
دیتے اپنے چہرۂ دلفریب اور شوبھا انوپ کو دکھا کر فریفتہ کر لیا ہو اور اس تمھاری ہمسکی مین میرا
کیا نقصان ہو تمکو ہی کلنک لگیگا جب خود بدولت نے یہ طعنے سُن لیئے تو نرسی جی کا روپ بنا کر
اور زر قرض لیکر اُس ساہوکار کے گھر گئے ساہوکار خفتہ بخت خواب مین تھا اُس نے کہدیا کہ میری
جورو کو روپیہ دیکر نوشت واپس لیجاؤ جب عورت کے پاس گئے تو اُس نے دنڈوت اور تعظیم کری اور
روپیہ لیکر نوشت واپس دی بعد ازان کچھ بھوجن کرایا اور رخصت کیا عورت ساہوکار کو جو درشن ہوئے
تو سبب یہ تھا کہ ایک دفعہ اُس عورت نے نرسی جی سے بمنت و سماجت عرض کیا تھا کہ بھگوت کے درشن
کرادو اور نرسی جی نے وعدہ کر لیا تھا تو بھگوت نے اُس وعدۂ نرسی جی کو پورا کیا اور اسواسطے عورت کو
درشن ہوئے جب بھگوت راگ کیدارا گروی سے چھوڑا لائے تو نوشت کو نرسی جی نے گود مین ڈال دیا
نرسی جی دیکھکر خوش ہوئے اور ایسا اُس راگ کو گایا کہ اور روز تو مالا بھگوت کے گلے سے علحدہ ہو جایا
کرتی تھی اور اُس روز بھگوت مورتی نے آکر اپنے ہاتھ سے نرسی جی کو پہنائی سب نے جے جے کار کری
اور راجہ معتقد ہو چرنون مین پڑا سب دُشت شرمندہ ہوئے اور بھگوت بھگتی مین اعتقاد لا کر بھگوت شرن
ہو گئے بھگوت نے جو بلا راگ کیدارا مالا عنایت نفرمائی تو سبب یہ ہو کہ نرسی جی کے جی سے بزرگی اور محبت
راگ مذکور کی جاتی رہتی علاوہ ازان ساہوکار و دیگر اشخاص کو اعتبار راگ مذکور کا نہ رہتا اور نرسی جی نے
جو واسطے ملنے مالا اور دکھانے معجزہ کے استبداد کیا تو وجہ یہ ہو کہ اُس دیس مین بھگتی کا رواج نہ تھا اور بسبب
معجزات کے اکثر لوگون نے بھگتی اختیار کی تھی اگر اس معرکۂ امتحان صدق بھگتی مین کچھ نقص ظاہر ہوتا تو سب
لوگ غیر معتقد ہو جاتے اور بھگتی کا رواج اُس دیس مین نہوتا ایک براہمن واسطے سگائی دختر کے جونا گڈھ
مین آیا کوئی لڑکا پسند نہوا کسی نے پسر نرسی جی کا نشان کہ بہت خوبصورت ہی بتایا براہمن مذکور نے جو صاحبزادہ
نرسی جی کا دیکھا تو کمال خوش ہوا اور فی الفور تلک سگائی کا کردیا نرسی جی نے فرمایا کہ ہم غریب اور مفلس ہین
تم کسی دولتمند کے گھر سگائی کرو براہمن مذکور صفت و ثنا نرسی جی کی کرکے جلد اپنے شہر مین پہونچا اور والد

دختر کو نرسی جی کے صاحبزادہ سے سگائی کرانے کا حال سُنایا وہ شخص نرسی جی کا نام سُنکر ازبس ناراض ہوا
اور براہمن مذکور سے کہا کہ یہ لڑکا منظور نہین ہی رسمیات نسبت کی پھیر لاؤ براہمن نے کہا کہ جس انگشت
سے تلک نسبت کا کر آیا ہون اُسکو اگر کاٹ ڈالون تو کچھ ہرج نہین لیکن نسبت نہین پھر سکتی وہ شخص
ناچار ہوا اور کہنے لگا جیسی دختر کی قسمت ہی ویسا ضرور ہوگا اور فکر کرنا کیا ضرور ہی شادی مین اسقدر جہیز
دیوینگے کہ نرسی کو متمول کر دینگے جب ایام شادی کے قریب آئے تو اُس شخص نے لگن یعنی خط شادی
کا بھیجا نرسی جی نے اُسکو کہین ڈالدیا اور مطلق شادی کا ذکر اور کبھی خیال نہ کیا بدستور بھجن اور کیرتن مین
مصروف رہے چار روز جب شادی مین باقی رہگئے اور نرسی جی نے کبھی نام تک شادی کا نہ لیا تو
شری کرشن سوامی اور رُکمنی مہارانی واسطے انجام کے تشریف لائے رُکمنی جی تو متکفل رسوم عورات کی ہوئین
اور خود بدولت کفیل کار نرسی جی کے عورات نے رسوم شادی گانے وغیرہ کی شروع کی جابجا شیرینی و پکوان تیار
ہونے لگے نوبت خانہ بجنے لگا شری رُکمنی جی نے اپنے ہاتھ سے لڑکے کے چہرے پر تلک کیا کہ جس کو
چتر لکھ خواہ مکھ مندن خواہ مروٹ کہتے ہین اور خود شرنگار کرکے گھوڑے پر چڑھایا اور جس جس جگہ جو جو رسوم
داد و دہش کے واجب تھے وہ چند کرے پھر جیونار ہوئی بیشمار آدمی آئے اور براہمنون نے بسبب عداوت
اور حرص کے اسقدر شیرینی اور پکوان لیا کہ پوٹ باندھکر لیگئے پھر برات کی تیاری ہوئی بیشمار رتھ و اسپ
و فیل و پالکی وغیرہ پر جوانان خوبصورت سوار ہوئے جب برات چلی تو بھگوت نے نرسی جی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا
کہ تم بھی ساتھ چلو اگرچہ مین درپردہ حاضر ہون لیکن بظاہر تم انجام کام کرتے رہو نرسی جی نے عرض کیا کہ مہاراج
آپ جانین اور آپکا کام مجھکو تال بجانا اور آپ کا کیرتن آتا ہی سو یہ کام جہان چاہو وہان لے لو بھگوت
نے بچارا کہ سوائے بھجن کیرتن کے نرسی جی سے کچھ کام نہو گا پھر کفیل سب امور کے ہوئے اور برات قریب
شہر سمدھی کے پہونچی سمدھی مذکور نے قبل آنے برات سے اپنے آدمی بھیجے تھے کہ دن شادی کا آپہونچا
ہی اگر لڑکا اور دو چار آدمی آتے ہون تو لے آؤ اُن لوگون نے جو برات عظیم الشان کو دیکھا تو لوگون سے
پوچھا کہ یہ برات کسکی ہی برات والون نے کہا کہ نرسی جی مہتا [لقب ۱۲] کی ہی وے لوگ سمدھی کے پاس آئے اور حال
کثرت اور زیبایش برات کا بیان کیا سمدھی نے کہ نرسی جی کو مفلس سمجھ رکھا تھا اور کچھ سامان تیار نہین
کیا تھا اُن لوگون سے کہا کہ میری ہنسی کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہنسی نہین راست کہتے ہین تب
تو سمدھی کی عقل گئی اور جو براہمن سگائی کر آیا تھا اُسکو واسطے دیکھنے کے بھیجا وہ برات کو دیکھکر ازبس

راضی اور خوشنود ہوا اور واپس آکر سمدھی سے کہنے لگا کہ اسقدر برات آئی ہو کہ تم تمام اپنی دولت کے خرچ سے
گھوڑونکو گھاس نہین دے سکتے جسطرف نظر جاتی ہو بجز برات کے اور کچھ نظر نہین آتا سمدھی گھبراکر خود واسطے
دیکھنے کے گیا اور برات کو دیکھ کر متفکر ہوا غرور دولت وغیرہ کا جاتا رہا بلکہ عزت کا بچنا مشکل نظر آیا ناچار
اور عاجز ہوکر براہمن نسبت کنندہ کے قدمون مین پڑا کہ اب میری عزت سوائے تمھارے اور کسی سے
نہین رہتی براہمن مذکور اُسکو نرسی جی کی خدمت مین لے گیا اُس نے جاتے ہی نرسی جی کے قدم پکڑ لیئے
اور دست بستہ عرض کیا کہ کرپا کرو اور مجکو اور میری عزت کو رکھ لو یہ کہکر زار زار رونے لگا اور پھر
قدم پکڑ لئے نرسی جی اُس سے ملے اور بھگوت کے درشن کرائے اور اُسکی تسلی کر دی کہ دونون طرف کی
عزت و شرم اِن مہاراج کے اختیار ہو اور سمجھاکر رخصت کیا بھگوت نے خود دونون طرف کا بالکل انجام دیا
اور اُس دھوم دھام کے ساتھ شادی ہوئی کہ بیان سے باہر ہو جب بواہ کرکے نرسی جی گھر آئے
تب بھگوت دوارکا کو تشریف لیگئے اور بھگوت بھگتی کے پرتاپ کا جس عالمگیر ہوا یہ پرسنگ نرسی جی کا
پڑھا اور سنکر جس کو بھگوت چرنون مین پریت پیدا نہووے تو اُس سے سوائے اور کوئی کم نصیب نہیں
کسواسطے کہ یہ چرتر بخوبی تسلی کرتا ہو کہ بھگوت کے سرن ہونے سے کچھ فکر دنیا اور آخرت کا باقی نہین رہتا
خود بھگوت سب انجام کرتے ہین ۔

کتھ ۳۰۱ هरिदासजी سوامی ہرداس جی سب اُپاسکان شرنگار و مادھرج مین سرمور اور سرتاج ہوئے اور
جیسی مستقل دھارنا اور اُپاسنا اُنکو ہوئی اُسکا بیان نہین ہوسکتا کہ اپنے عہد مین لاثانی تھے سکھی بھاؤنا سے ہر وقت
پریا پریتم کے سُکھ سماج اور نت بہار مین شامل رہتے تھے اور زبان پر پریا پریتم کنج بہاری رادھا رمن رادھا کرشن
نام رہتا تھا بھگتی کا پرتاپ یہ تھا کہ دیس بیس کے راجہ بامید درشن دروازہ پر حاضر رہتے تھے بھگوت کو
بھوگ لگانے کے بعد جو طاؤس بندر وغیرہ دیکھتے تو اُنکو کمال محبت اور پریت کے ساتھ بھوجن کرایا کرتے
اس خیال سے کہ نٹ ناگر مہاراج اُنسے کھیل اور بازی کرتے ہین جنکی کیرتن اور گان بدیا کے روبرو گندھرب
بھی شرمندہ تھے کوئی سیوک واسطے سوامی موصوف کے عطر قسم اول بکمال تلاش اور محنت سے لایا اُسوقت
سوامی جی جمنا کے پلین مین بیٹھے تھے شیشہ لیکر بالکل عطر اُس ریت مین ڈالدیا اُس شخص کو کمال رنج و افسوس
ہوا اور دل مین کہنے لگا کہ سوامی جی نے قدر اس عطر کی نہ جانی سوامی جی اُسکے دل کا حال جان گئے اور
اُس شخص سے فرمایا کہ بہاری جی مہاراج کے درشن کرآؤ وہ شخص جب مندر مین آیا تو تمام مندر کو خوشبو سے

معطر پایا جب بہاری جی کے درشن کیئے تو سر سے پانون تک پوشاک بھگوت کی عطر مین تر دیکھی معتقد ہو کر
اپنے خیال ناقصہ سے پشیمان ہوا تمام شیشۂ عطر بھگوت پر ڈالنے کا سبب یہ ہے کہ ہرداس جی تصور مین بھگوت
سے ہوری کھیلتے تھے بھگوت نے ہرداس جی کے اوپر رنگ وگلال ڈالا سوامی جی کے ہاتھ مین اسوقت
یہ شیشۂ عطر کا آگیا کہ بجاے رنگ کے شیشۂ مذکور بھگوت پر ڈالدیا کوئی شخص سوامی جی کی خدمت مین سیوک
ہونے کو آیا اور سنگ پارس بھینٹ کیا سوامی جی نے جانا کہ اس شخص کو سنگ مذکور از بس عزیز ہے جبتک مال
اُس مین سے محبت نہ جائے گی تب تک پریا پریتم مین محبت کب ہوگی اسواسطے اُسکو اجازت دی کہ سنگ
مذکور جمنا جی مین ڈالدی اُسنے اگرچہ موافق ارشاد کے عمل کیا مگر یہ خیال دل مین رہا کرتا کہ اگر پارس مذکور
ہوتا تو سادھو سیوا اور تیاری سامان بھگوت شرنگار کی خوب ہوتی سوامی جی نے دیکھا کہ ہنوز محبت سنگ
پارس کی دور نہین ہوئی اسواسطے اپنے ہمراہ جنگل مین لیگئے اور ہزارہا سنگ پارس دکھاکر فرمایا کہ جسقدر
دولت وغیرہ ہر سہ جہان کی اور جسقدر ہوس لذائذ ظاہر و باطن کی ہے سب بھگوت پراپتی کے رہزن ہین
اور جب تک سب طرف سے محبّت دور کر کے بھگوت چرنون مین طبیعت نہین لگتی تب تک پرم آنند
بھگوت پراپتی کا حاصل نہین ہوتا اسواسطے سب طرف سے طبیعت کو کھینچکر بھگوت مین لگانا چاہیے
اور اگر سنگ پارس عزیز ہے تو جسقدر مطلوب ہو اُٹھالے وہ شخص چرنون مین پڑا اور ایک سو دل ہو کر بھگوت
بھجن اور دھیان مین مشغول ہوا اکبر بادشاہ نے تانسین سے پوچھا کہ تمھارا اُستاد علم موسیقی کا کون ہے
اُس نے سوامی ہرداس جی کو بیان کیا بادشاہ کو کمال شوق درشن سوامی جی کا ہوا اور ہمراہ تانسین کے
طنبورا لیکر باریاب درشنون کا ہوا تانسین نے ایک پد گایا اور دیدہ و دانستہ دو ایک جگہ تال سُر مین
خطا کری سوامی جی نے خود طنبورا لیکر اُس پد کو گایا کہ حاضرین سب محو سروپ بھگوت کے ہوگئے جب بادشاہ
واپس آیا اور تانسین سے فرمایش اُسی پد کے گانے کی کری تو وہ لطف جو زبان سے سوامی جی کے
حاصل ہوا تھا نہ پایا تانسین سے سبب پوچھا جواب دیا کہ سوامی جی تو اُسکے روبرو گاتے تھے کہ جو سب کا مالک
اور خالق ہے اور مین تمھارے روبرو گاتا ہون بادشاہ نے قول اُسکا پسند کیا بروقت رخصت کے سوامی جی
سے بادشاہ مذکور نے عرض کیا کہ کسی امر کا مجکو حکم ہووے سوامی جی نے فرمایا کہ کچھ مطلوب نہین جب
بہت استبداد کیا تو سوامی جی اصل برج بھوم دیدۂ باطن بادشاہ کو دکھلائی کہ وہ ذکر دھام نشتھا
مین تحریر ہوا بعدہ بادشاہ قدمون مین پڑا اور عرض کیا کہ اگرچہ لائق کسی خدمت کے نہین لیکن کسی امر

خفیف کے ہی واسطے حکم ہو تو موجب میری سرفرازی اور خوش قسمتی کا ہی سوامی جی نے فرمایا کہ اول واسطے بندرون کے کچھ غلہ پہونچتا رہے دوم برج بھوم کے درخت اور شاخ کوئی شخص کاٹنے نہ پاوے سوم تم پھر کبھی ہمارے پاس نہ آنا بادشاہ نے حسب الارشاد عمل کیا ❊

کتھا रत्नावली رتناولی جی بھگوت بھگتون مین راجہ ہوئین بھگوت کتھا در کیرتن اورست سنگ اور اُتساہ اور بھگوت شرنگار مین ہر وقت مصروف رہتی تھین شوہر کی محبت کا مطلق خیال نہ تھا بھگوت محبت اور بھگتی کو مقدم سمجھکر اپنے اعتقاد سے برگشتہ نہ ہوئین اور اپنی بھگتی کے عہد کو قرار واقعی نباہا بیشک اندھیرے گھر کا چاندنا ہوئین مادھوسنگھ برادر خرد راجہ مانسنگھ والی جےپور کی رانی تھین ایک خواص بھگوت بھگتی مین پکّی ہوئی بھگوت کا نام نولکشور و نندکشور و برج چند رو منموہن و بہاری جی وغیرہ لیکر پریم سے آنکھون مین جل بھرلاتی اور خوش ہوا کرتی رانی جی نے جو بھگوت کے نام سُنے تو عشق پیدا ہو گیا اور خواص سے پوچھا کہ بار بار کسکا نام لیتی ہو جو میرے دلکو اپنی طرف زبردستی کھینچے ہین خواص نے جواب دیا کہ تم کیا پوچھتی ہو اپنے سُکھ اور سہاگ مین مصروف رہو بھگوت بھگتون کی کرپا سے یہ نعمت عظمیٰ مجکو میسر ہوئی ہی رانی جی کو زیادہ پریم اور تعشق بھگوت کا پیدا ہوا اور خواص سے کہا کہ کسی طرح وہ منموہن مہاراج مجکو بھی نصیب ہو خواص نے جو شوق رانی کا دیکھا تو بھگوت کے چرتر رانی جی کو سُنائے اور بھگوت بھگت جو رسک وسنگاراُپاسک گذرے ہین اُنکی کتھا کہی رانی جی نے اُس خواص کو خدمت سے معاف کرکے مثل گرو کے تصور کیا بلکہ تعظیم وتکریم اُسکی ازبس کیا کرتی اور بھگوت چرترون رات اُس سے سُنا کرتی جب خوب دل بھگوت چرترون مین لگا تو درشنون کی تمنا ہوئی اور خواص سے کہا کہ کچھ ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے بھگوت درشن ہون اور صورت زندگانی کی ہووے کہ وہ منموہن دلمین سماگیا ہی خواص نے کہا کہ اُسکے درشن کمال مشکل ہین ہزارہا رکھیشور راجہ وغیرہ ترک خانمان اور راج کاکرکے خاک مین لوٹتے ہین اور درشن نہین پاتے الاّ پریم سے حصول اُسکا ممکن ہی سو تم بھگتی اور بھاؤ سے بھگوت سیوا اختیار کرو اور شرنگار وراگ بھوگ مین مصروف رہاکرو رانی جی نیلین یعنے نیلم کا سروپ بھگوت کا براجمان کیا اور کمال بھگتی اور بھاؤ سے سیوا مین مصروف ہوئی انواع انواع کے شرنگار اور طرح طرح کے لاڈ لڈانے اور راگ بھوگ شروع کئے چند روز مین اُس درجہ کو پہونچ گئی کہ خواب مین بھگوت سے گفتگو ہوا کرتی فی الحقیقت کروڑون تدابیر اور جوگ وجگت وتپ ودان وغیرہ سے پریم کی راہ

کچھ علیحدہ ہی بعدہٗ یہ آرزو ہوئی کہ بھگوت کے ساکشات درشن ہون اُسی خواص سے مطلب لی ظاہر کیا اُسنے جواب دیا
کہ اپنے مکان کے نزدیک ایک مکان تیّار کراؤ اور ہر چہار طرف اپنے آدمی تعینات کرو کہ جو کوئی ہر بھگت اور سادھو
آیا کرے اُسکو لاکر اُس مکان مین فرد کش کیا کرین اور بھوجن وغیرہ کی سیوا بخوبی ہوتی ہے اور تم پردہ میں بیٹھ کر
اُنکے درشن کیا کرو اس تدبیر سے یقین ہی کہ برج کشور مہاراج کے درشن ہوجاوینگے رانی جی نے حسب ہدایت
اُس خواص کے عمل کیا اور سادھو سیوا مین بیجورانہ و عاشقانہ دن ٹالنے شروع کیئے ایکدفعہ خاص برج بھوم کے
رہنے والے سادھو آگئے کہ جو گل کشور مہاراج کے رنگ مین رنگے ہوئے تھے اُنکے درشن اور گفتگو سے رانی بیتاب
ہوگئی اور خواص سے کہا کہ ست سنگ بغیر روبرو ہوئے حسب دلخواہ نہین ہوسکتا اور پردہ وغیرہ سب تکلّفات
ظاہری ہین حقیقت مین برہما سے لیکر تا مور سب ذی روح برابر ہین بھگوت سروپ کے رس سے پرم
آنند مین مگن ہونا یہی سار ہی اور مابقی سب بے حقیقت و اسار یہ کہکر جہان بھگوت بھگت تھے وہان باوجود
ممانعت اُس خواص کے چلی آئی اور چرن پکڑکر ڈنڈوت کری کمال عجز و انکسار سے پیش آئی اور اپنے ہاتھ سے بھوجن
کرانے اور خدمت کرنے کی تمنا کرکے عرض کیا کہ جو اجازت ہوے وہ بجالاؤن اُسوقت کا حال محبت رانی جی کا تحریر
و تقریر سے باہر ہی اور کس طرح بیان ہوسکے کہ پریم سے نیم نہین رہتا اپنے ہاتھ مین طلائی تھال بھگوت پرشاد کا لیکر
سب کا بھوجن کرایا اور چندن لگایا اور پان دیئے اور چرنون مین پڑی ہر بھگت یہ سیوا اور محبت رانی جی کی دیکھکر
پریم سے بیطاقت ہوگئے جب سب پردہ و لحاظ رانی جی نے اُٹھادیا تو شہر مین شہرت ہوئی اور لوگ واسطے دیکھنے
کے آئے متصدی متعینہ محل نے بذریعہ خط راجہ کو حال مفصل لکھا کہ رانی جی نے بیخوف ہوکر سب شرم و حیا کو
دور کیا اور مُنڈے یعنے فقیرون کے ساتھ بیٹھی ہی راجہ نے جو خط پڑھا اور زبانی آرندہ خط کے حال سُنا تو جل بھنکر
خاک ہوگیا اتفاقاً کنور پریم سنگھ جو بطن رانی ممدوحہ سے پیدا ہوا تھا واسطے سلام اپنے والد کے اِس سروپ
سے آیا کہ پیشانی پر تلک تھا اور گلے مین کنٹھی اور مالا جسوقت مجرا کیا اور لوگون نے حال آمد کنور ممدوح کا بسروپ
سادھان کے کہا تو مادھو سنگھ مذکور نے کنور موصوف کو مُنڈی کے یعنے پسر بیراگن کہا اور یہ کہکر محل مین چلا گیا
پریم سنگھ کو فکر ناراضی اپنے والد کی ہوئی اور لوگون سے سبب پوچھا بعد دریافت جملہ حال کے اپنے دل مین خیال کیا
کہ اگر ہم سادھو ہین تو اِس سے بہتر اور کیا ہی بھگوت بھگتی اختیار کرنی چاہیئے اور والدہ کو لکھ بھیجا کہ اگر تمھاری
محبت بھگوت چرنون مین صادق ہی تو راجہ نے مجکو آج سبھا مین مُنڈی کا کہا ہی اُسکو راست کرنا چاہیئے اور
موت کو سر پر آیا جانکر کسی طرح کی فکر واجب نہین رانی نے وہ خط پڑھا اور بھگوت بھگتی کے رنگ مین رنگین

ہوکر اُسیوقت موے سر کو عطرادر پھلیل سے معطر تھے دور کیئے اور پہلے سادھو سیوا کر کے اور اُن سب کو پرشاد کرا کر رات کے وقت اپنے محل مین چلی آیا کرتی تھی اُس روز سے محل کا جانا موقوف کیا اور سادھو سیوا کے مکان مین رہنے لگی راجہ کیطرف سے جو کچھ واسطے اخراجات کے معین تھا اُسکا لینا چھوڑ دیا اور فرزند ارجمند کو لکھ بھیجا کہ آج مُنڈی ہوگئی تم آنند سے رہو پریم سنگھ کو بدریافت اِس خبر فرحت اثر کے کمال خوشی ہوئی لوگونکو انعام دیا اور خیرات کری بلکہ نوبت خانہ رکھوایا مادھو سنگھ نے لوگون سے پوچھا کہ آج کنور پریم سنگھ کو کس بات کی خوشی ہی لوگون نے بیان کیا کہ پہلے تو رانی جی نے مُنڈی کا سوانگ بنا رکھا تھا اب کہ آپ نے کنور پریم سنگھ کو مُنڈی کا کہا تو رانی موصوفہ حقیقت مین مُنڈی ہوگئی اور بال سر کے دُور کیئے راجہ مذکور کمال رنجیدہ ہوا اور دشمن جانی کنور اور اُسکی والدہ کا ہوگیا بلکہ مسلح مع فوج واسطے قتل کنور کے سوار ہوا کنور موصوف نے جو یہ حال سُنا تو وہ بھی تیار ہوگیا اور قریب تھا کہ نوبت بجنگ و کُشت و خون کے پہونچے اہلکاران نے راجہ کو سمجھایا کہ پسر پر کمر قتل کی باندھنی مناسب نہین کمال بدنامی تمام ملک مین ہوگی اور اُسطرف کنور پریم سنگھ کو فہمایش کی کنور نے جواب دیا کہ واسطے لذات جسمانی کی بیشمار جسم دھارن کیئے اور پھر دے جسم جاتے رہے اگر ایک دفعہ بھگوت کی راہ مین یہ جسم جاوے تو اس سے کیا بہتر ہی اہلکاران نے قدم پکڑ لیئے اور منت خوشامد کی تب یہ قرار پایا کہ اگر مادھو سنگھ کمر کھولکر اپنے مکان پر چلا جائے تو ہمکو بھی خواہ نخواہ جنگ منظور نہین چنانچہ ایسا ہی ہوا رات کے وقت راجہ مذکور دہلی سے روانہ ہوکر واسطے قتل رانی جی اپنے شہر مین آیا اور لوگون سے ملاقات کر کے بعد دریافت جملہ حال کے اپنے محل مین گیا کار پردازان سے صلاح کی کہ رانی نے ہماری ناک کاٹ لی ایسی عورت کے قتل سے کچھ گناہ نہین ہوتا قتل کرنا چاہیئے ایک نے صلاح دی کہ تلوار وغیرہ سے مارنا مناسب نہین جہان رانی رہتی ہی وہان شیر چھوڑ دو کہ رانی کو مار دیگا سب کو یہ صلاح پسند ہوئی اور صبح کو موافق صلاح مذکور کے عمل کیا اُسوقت رانی ممدوحہ بھگوت سیوا کر کے اُٹھی تھی اور بھگوت روپ کے پریم کا جل آنکھو نمین بھتا خواص نے کہا کہ دیکھو شیر آیا رانی جی نے دیکھ کر فرمایا کہ یہان شیر کا کیا کام ہی نرسنگھ جی تشریف لائے ہین اور کمال بھگتی بھاؤ سے روبرو آئی ڈنڈوت و تعظیم کر کے کہا کہ آج میری کمال خوش قسمتی ہی جو درشن دیئے بھگوت نے جو یہ شُدھ بھاؤ دیکھا تو اس شیر مین ہی اپنا نرسنگھ رُوپ دکھایا رانی جی نے پوجن کیا اور پھول و مالا وغیرہ بھینٹ کر کے آرتی کری بھگوت نے بسبھا گو پُوجا تو کرالی لیکن کام بھی تو نرسنگھ کا کرنا چاہیئے اسواسطے مثل نرسنگھ جی کے کہ بروقت مارنے ہرن کشیپ کے کھنبھ سے بصورت خونخوار ظاہر ہوئے تھے حویلی سے باہر آئے اور جو لوگ بگھ تھے انکو مار کر روانہ ہوئے

مادھوسنگھ کو یہ خبر پہونچی اور رانی کا حال سُناکہ بدستور بھگوت بھجن مین آنند ہین معتقد اور نرم ہوکر آیا اور زمین پر گر کر
ساشٹانگ ونڈوت کی خواص مذکورہ نے عرض کیا کہ راجہ جی ونڈوت کرتے ہین رانی جی نے کہا کہ لالجی مہاراج کو
ونڈوت کرین پھر عرض کیا کہ ایک نظر دیکھنا چاہیئے جواب دیا کہ یہ آنکھین ایک طرف لگی ہین دوسری طرف نگاہ
نہین ہوسکتی راجہ نے دست بستہ گذارش کیا کہ ملک ومال وخزانہ وغیرہ سب آپکا ہی جو دلمین آوے سو کرو
رانی جی ملتفت نہوئین اور بھگوت بھجن مین مصروف رہین ایکدفعہ راجہ مان سنگھ و مادھوسنگھ دریاے عمیق کے
پار جاتے تھے کشتی ڈوبنے لگی اور ملاح بے اختیار ہوگئے دونون گھبرائے اور راجہ مان سنگھ نے راجہ مادھوسنگھ
سے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیئے مادھوسنگھ نے رانی کی بھگتی کا حال کہا اور پھر تصوّر رانی جی کا کیا اُسیوقت کشتی
کنارہ پر لگ گئی اور دونون کو از سر نو زندگی حاصل ہوئی راجہ مان سنگھ کو کمال تمنّا درشنون کی ہوئی اور جب آیا
تو اول رانی جی کے درشنون کو گیا عجز وانکسار سے بنتی کری اور دل سے معتقد ہوا ؛؛

کتھا گُہہ نشاد راجہ بھیلان کی گُहनिषाद کتھا سب راماینون مین مفصل لکھی ہی یہان حال مختصر مندرج
ہوتا ہی جب شری رگھنندن سوامی حسب اجازت دسرتھ مہاراج کے بن کو تشریف لے گئے تو سرنگ بیر پور
مین کہ وہان کے راجہ گُہہ موصوف تھے پہونچے گُہہ جی باستماع خبر تشریف آوری شری رگھنندن سوامی
کے نذر اور بھینٹ لیکر آئے اور رُوپ انوپ وچھب مادھری کے درشن کرکے دل وجان سے عاشق
ہوگئے اور اُسیوقت سے سوائے اُس روُپ اور دولت دیدار کے کچھ خبر خویش وبیگانہ کی نہ رہی جب شری
رگھنندن سوامی چترکوٹ کو تشریف لیگئے اور گُہہ جی کو رخصت کیا تو بیہوش وحواس ہوکر اُسی رُوپ کے تصوّر مین
رہنے لگے جب بھرت مہاراج واسطے ملنے رگھنندن سوامی کے چترکوٹ کو روانہ ہوئے اور گُہہ موصوف کو خبر
پہونچی تو اشتباہ ہوا کہ میرے سوامی اور محبوب مرغوب کے ساتھ لڑنے کو یہ فوج جاتی ہی واسطے جان دینے
کے مستعد ہوگئے اور کچھ خوف اُس فوج جرّار بھرت جی کا نہ کیا پھر جو حال بھگتی اور صفائی دل بھرت جی کا
معلوم ہوا تو بھرت جی سے ملے اور تا چترکوٹ ہمراہ گئے وہان سے جب واپس آئے تو مہاجرت بھگوت سے
ایسے مضطرب اور بیقرار ہوئے کہ بسبب گریہ وزاری کے آنکھون سے خون جاری ہوگیا اور اس بھگوت رُوپ
کے تصوّر مین اپنے اور بیگانہ کی خبر جاتی رہی پھر دلمین خیال کرنے لگے کہ مجھ سے مچھلی وغیرہ جانوران آبی
ہزار گونہ بہتر ہین کہ اپنے محبوب سے جدا ہوتے ہی مرجاتے ہین آخر اس اُمید پر دلکو تسلی دی کہ پھر درشن ہونگے
لیکن یہ گوارا نہوا کہ ان آنکھون سے سوائے اُس رُوپ کے کچھ اور بھی دیکھنا چاہیئے اسواسطے آنکھین بند کرکے

بامید مذکور تصوّر اور دھیان مین مصروف ہوئے چوّدہ برس بعد جب رگھنندن سوامی تشریف لائے تو اعتبار نہ آیا اور کہنے لگے کہ ایسی میری قسمت کہان ہی جو پھر بھی اُس رُوپ کو اُن آنکھون سے دیکھون شری رگھنندن سوامی محبت لاحد دیکھ کر خود تشریف لائے اور اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا یا اُسوقت گہہ جی نے آنکھین کھولین اور درشن اپنے سوامی پرم پریتم کے کر کے دونون لوک مین کرتارتھ ہوئے ؛؛

کتھا بلومنگل جی بلومنگل جی سری کرشن سوامی کی کرپا کے پاتر آنند سروپ پرم بھاگوت ہوئے کرشن کرنامرت و گوبند مادھو گرنتھ و دیگر استوتر سنسکرت مین ایسے تصنیف کیے کہ رسک بھگتون کو مثل ہار اور مالا کے ہین چنتامن کے سنگ کو پاکر برج سُندریون کے بہار اور پریم آنند کو بیان کیا دکشن دیس مین کرشن بینا دریا کے نزدیک بود و باش تھی اور چنتامن طوائف کے عشق مین ایسے بتلا تھے کہ دنیا کی شرم چھوڑ کر دن رات اسی کے دام محبت مین گرفتار اور اُسکے ہی گھر رہا کرتے تھے قوم کے براہمن تھے یروز شرادھ والد کے کرم کرنے اور براہمن جمانے مین اور کھلانے مین قلیل دن رہگیا مضطرب ہو کر چلے طوائف مذکورہ اُس پار دریا کے رہتی تھی جب دریا پر پہونچے تو طغیانی پر دیکھا اور کشتی وغیرہ سامان عبور کا کچھ نہ پایا زیادہ تر بیقرار ہوئے بلا معشوقہ کی زندگی فضول سمجھ کر دریا مین کود پڑے کچھ خبر اپنے اور بیگانہ کی نہ تھی صرف طوائف کے ملنے کا خیال تھا جب دریا مین ڈوبنے لگے تو ایک مردہ کا جسم بہا جاتا تھا اُسکو پکڑ لیا اور خیال کیا کہ محبوبہ نے کشتی بھیجی ہی اُسپر چڑھ کر کنارے پر پہونچے وہان سے افتان و خیزان بسرعت تمام تر طوائف مذکورہ کے دروازے پر آئے آدھی رات تھی اور دروازہ بند تھا اندر جانے کی فکر مین ہوئے اتفاقاً ایک سانپ لٹک رہا تھا خیال کیا کہ معشوقہ نے از راہ مہربانی کمند لٹکا دی ہی اُسکو پکڑ کر سقف خانہ پر چڑھ گئے اور وہان سے جب اترنے کی راہ نہ پائی تو صحن خانہ مین کود پڑے آواز سنکر طوائف اور اُسکے گھر کے لوگ بیدار ہوئے چراغ روشن کر کے دیکھا تو بلومنگل جی ہین غسل کرایا اور پارچہ خشک پہنائے پوچھا کہ کسطرح آئے جواب دیا کہ تم نے دریا پر کشتی بھیجی اور دروازے پر کمند لٹکا دی اُسکی وساطت سے آیا ہون طوائف نے جو سقف خانہ کو جا کر دیکھا تو اژدہائے خونخوار بجائے کمند کے دیکھا وہ طوائف کمال ناراض ہوئی اور کہنے لگی کہ جس طرح میرے جسم پر کہ صرف گوشت اور پوست ہی دل لگایا ہی اسی طرح شیام سُندر سب شوبھا کے دھام جو برج ناگر مہاراج ہین اُنپر کسیواسطے دل نہین لگاتا کہ اِس سنسار سمدر سے پار ہو جاوے اور دونون لوک شدھ ہون مین تو صبح ہی سے جوگل کشور مہاراج کا بھجن کرون گی تجکو اپنا اختیار ہی جو چاہے سو کر بلومنگل جی کو یہ گفتگو ایسی موثر ہوئی کہ دل کی آنکھین کھل گیئن اور شری برج چندر کے روپ مادھری نے فی الفور دل مین ظہور کیا اور اُسیوقت اُس رُوپ کا رس

ایسا کام دل کو حاصل ہوا کہ پرم آنند مین مگن ہو گئے وہ رات تو بھگوت چرتر بندابن کے کُنج اور شوبھا بر کے نام کیرتن مین
گذری اور صبح کو دونون نے اپنی اپنی راہ لی دل مین پرم شوبھا دھام کا رُوپ اور زبان اور آنکھون مین پریم کا جل بھا
بلومنگل جی سوم گر نامی سنیاسی کے مادھ سنپروا مین سیوک ہوئے اور بھگوت کے رُوپ انوپ کا چنتون کرتے ہوئے
ہزار ہا اشلوک رس چرتر اور بھگوت دھیان کے گرو سے پڑھے اور خود تصنیف کیئے ایک سال تک گرو کی خدمت مین
حاضر رہے اور پھر شوق درشن شری بندابن کا ہوا تمنّاے درشن اور شوبھا برج چندر مہاراج کے دریا مین غوطہ لگاتے
ہوئے روانہ ہوئے راستہ مین کسی دریا کے کنارے پر پہونچے وہان عورات غسل کر رہی تھین ایک عورت حسین و جمیلہ کو دیکھکر
فریفتہ ہو گئے اور اپنے لباس کو بھولکر اُسکے پیچھے روانہ ہوئے وہ تو اپنے گھر مین چلی گئی اور بلومنگل جی بشوق دیدار دروازہ پر
کھڑے رہے شوہر عورت مذکورہ کا بھگوت بھگت تھا ایک شخص پرم بھاگوت کو دروازہ پر کھڑا دیکھکر عورت کے پاس گیا اور
حال پوچھا عورت موصوفہ نے حال فریفتہ ہونے اور ہمراہ آنے کا بیان کیا بھگت ممدوح بلومنگل جی کے پاس آیا اور
دست بستہ گذارش کیا کہ میرے گھر آپ تشریف لے چلین کہ قدم مبارک سے میرا گھر پوتر ہو اور خدمت کرکے سعادت
دارین حاصل کرون چنانچہ اپنے گھر لیگیا اور بالاخانہ پر مقیم کرکے کمال سیوا و خدمت کری اپنی عورت کو کہا کہ آرایش
و شرنگار کرکے سب طرح سے خدمت گذاری کر کہ بھگوت بھگتون کی سیوا سے بھگوت جلد ملتے ہین عورت موصوفہ شرنگار
کرکے اور تھال مین بھگوت پرساد لیکر خدمت مین بلومنگل جی کے حاضر ہوئی بلومنگل جی نے اُسکو دیکھکر اور اُنکی بھگتی
اور سادھو سیوا پر خیال کرکے اپنے دل از خود رفتہ کو جمع کیا اور جانا کہ سب فساد میری آنکھونکا ہے اگر یہ نہوتین تو
کیون دل ہاتھ سے جاتا اُس عورت کو فرمایا کہ دو سوئی لے آؤ چنانچہ وہ دی اور بلومنگل جی نے اُن سوئیون سے اپنی
آنکھونکو نابینا کرلیا عورت مذکور خائف و ہراسان اپنے شوہر کے پاس آئی اور حال کہا وہ شخص آیا اور چرن پکڑکر کمال
مضطرب ہو بولا کہ مہاراج ہمسے کیا قصور ہوا کہ جس کے سبب سے آپ کو یہ تکلیف ہوئی بلومنگل جی نے اُنکی تسلّی و تشفی
کرکے فرمایا کہ تمھاری سادھنا اور بھگتی مین کچھ شک نہین بلکہ ہماری سادھنا مین فرق ہے اُسنے عرض کیا چندے قیام
فرمادین تا کہ خدمت کرکے کرتارتھ ہون بلومنگل جی نے فرمایا کہ تمنے ایسی خدمت کری ہے جو کسی سے نہین ہو سکتی
اب تم بھگوت بھجن کرو یہ کہکر روانہ ہوئے ظاہر کی بینائی کو دور کرکے باطن کی آنکھون سے کام رکھا بندابن
مین پہونچے اور ایک درخت کے نیچے بیٹھکر بھگوت کے دھیان اور بھجن مین مشغول ہوئے بھگوت نے دیکھا کہ میرا
بھگت گرسنہ و تشنہ ہے خود تشریف لائے اور مہا پرساد بھوجن کرایا جس مقام پر بلومنگل جی بیٹھے تھے وہان دھوپ
آگئی بھگوت نے فرمایا کہ چلو سایہ مین بٹھلا دوین چنانچہ ہاتھ پکڑکر سگھن چھایا مین لیگئے بلومنگل جی نے مہا پرساد کے

بھوجن اور شیرین گفتاری اور نازک ہاتھ کے اسپرس سے جان لیا کہ خود بدولت ہین اسواسطے ہاتھ پکڑ لیا اور چھوڑنے
کو دل نہ چاہا بھگوت نے جو واسطے چھوڑانے کے زور کیا تو بلومنگل جی نے بھی زور کیا آخر بھگوت چھڑا کر لیتے ہوئے
تب بلومنگل جی نے کہا کہ بھلا یہان تو زبردستی تمھاری پیش رفت ہو گئی اب دل مین پکڑتا ہون دیکھون گا کسطرح
نکل جاؤگے اور ایسا ہی کیا یعنی سب طرف سے طبیعت کو جمع کرکے ایک سری برج چندر مہاراج کے رُوپ
اور تصوّر مین ایسا دل لگایا کہ جوگیون کے دل سے بھی نکلجاتا ہے وہ بلومنگل جی کے دل مین مستقل مقیم ہو گیا جب خوب
استقلال طبیعت کو ہو گیا تب جنگل سے اُٹھکر برندابن مین آئے اور تمنا ہوئی کہ اگر آنکھین ہوتین تو بھگوت کے کنج
محل اور بہار استھان اور بھگوت مورتی کا درشن کرتے بھگوت نے اُنکی خواہش دلی جان کر اول تو اُس مُرلی کی
آواز کہ جو جوگ مایا کی بھی مہا مایا ہے سُنائی اور پریم آنند مین پورن کیا اور پھر دونون آنکھین بینا کردین جس طرح آفتاب
کے طلوع سے کمل شگفتہ ہوتا ہے بلومنگل جی نے بن اور لتا اور کنج اور بہار استھان بھگوت کے درشن کئے اور پھر رُوپ
سوبھا نمان بھگوت مورتیونکا دیکھکر زیادہ تر تمنا اور تشنگی تصوّر یہ رُوپ پریم امرت کی ہوئی کسواسطے کہ اُس پریم انوپ
رُوپ کا لطف ایسا نہین کہ سیری حاصل ہو بلکہ جسقدر دل مین سماتا جاوے اُسی قدر زیادہ تشنگی اور تمنا کو بڑھاتا
ہے بلومنگل جی نے کرشن کرنامرت گرنتھ اور چند استوتر دیگر ایسے تصنیف کئے کہ جن سے دلکی گرہ دُور ہو کر بھگوت کے
جوگل سروپ مین طبیعت لگتی ہے کرشن کرنامرت گرنتھ کے منگلاچرن مین جو اول نام چنتامن اور بعد ازان اپنے گرُو
کا لکھا تو اُس سے دو بات ثابت ہوتی ہین ایک یہ کہ اول اُپدیش چنتامن سے ہوا تھا اسواسطے اُسکو بجائے گرُو
اوّل کے جانا دوم یہ کہ بھگوت بھگت تھوڑے سے احسان کو بھی بہت سا مانتے ہین اسواسطے گو وہ طوائف
تھی لیکن اُسکا احسان اسقدر مانا کہ گرو سے بھی اول درجہ اُسکا تصوّر کیا اور جی لفظ اُسکے واسطے لکھا چنتامن جی
نے حال بلومنگل جی کا سُنا کہ بھگوت کے درشن ہوئے اور پریم بھگت ہو گئے رشتہ محبت سابقہ کا خیال
کرکے برندابن مین آئی بلومنگل جی اُس کو دیکھ کر اُٹھے اور کمال تعظیم و تکریم سے دونا شیر و برنج مہا پرشاد
خاص کا واسطے بھوجن کے پیش کیا چنتامن نے پوچھا کہ یہ بھوجن کہان سے آیا ہے بلومنگل جی نے فرمایا
کہ بھگوت کرپا کرکے عنایت فرماتے ہین چنتامن نے کہا کہ یہ مہا پرشاد بھگوت نے تمکو عنایت فرمایا ہے اگر
مجکو اپنے ہاتھ سے خود کرپا کرکے دیوین گے تو لونگی اور یہ کہکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئی بھگوت نے جو
پریت لا انتہا چنتامن جی کی دیکھی تو پریم پریت اور کرپا سے خود دونا شیر و برنج کا واسطے چنتامن کے لائے کہ
جس کے برہما دک بھی بہزار تمنا خواستگار رہتے ہین اور درشن دیکر کرتارتھ کیا

کبت ۹ सूरदास मदनमोहन سُورداس مدنموہن براہمن سُورد ہج کسی بھگوت سکھی کا اوتار پرم بھگت مادھوسنپردا مین ہوئے اگرچہ اصلی نام اُنکا سُورداس تھا لیکن چونکہ شری مدنموہن جی مہاراج مین پریم اور عشق کمال رکھتے تھے اسواسطے بنام سُورداس مدنموہن مشہور ہوئے چھپائے ظاہر اور باطن مثل کمل کے شگفتہ تھین اور علم موسیقی وشاعری وغیرہ مین مہارت کمال رکھتے تھے پریا پریتم کے جو پوشیدہ چرتر ہین اُنکے پرم آنند اور سُکھ اور رَس کے ادھکاری ہوئے اور نو رسون مین جو شرنگار رس مقدم اور اوّل ہے اُسکو اپنی کبتا یعنے شاعری مین خوب بیان کیا کبت یعنے شعر اُنکا بفور زبان سے نکلنے کے مشہور ہو جاتا تھا بلکہ ایک روز مین چار سَو کوس تک پہونچ جاتا تھا گویا وہ شعر ہی پر پرواز ہم پہونچا لیتا تھا اضلاع پورب مین سندیلہ کے صوبہ دار جانب بادشاہ سے تھے بازار مین قند سیاہ قسم اوّل دیکھا خیال مین آیا کہ لائق مال بھوگ شری مدنموہن جی مہاراج کے ہے واسطے خرید کرنے کے حکم دیا ملازمین نے عرض کیا کہ قیمت قند سیاہ سے بنسبت گونہ خرچ کرایہ کا پڑیگا اور تا بندابن مصری سے بھی گران پہونچیگا سُورداس جی نے فرمایا کہ خرچ وغیرہ کا کیا ذکر ہے بھگوت پریت پرنگاہ چاہیئے غرض گاڑیون مین بھرواکر روانہ کیا اتفاقاً بندابن مین وقت شب پہونچا پُجاریان مندر نے بھنڈارے مین رکھوالیا کہ صبح کو بھوگ لگاوین گے بھگوت کہ اپنے بھگت کے تحفہ مرسلہ کا انتظار دیکھتے تھے بسبب گُرسنگی صبح تک صبر نہ کر سکے اور گسائین جی کو خواب مین حکم دیا کہ اسیوقت مال پُوا تیار ہون چنانچہ تیار ہوئے اور بھوگ لگایا تب شکم سیر ہو کر آرام فرمایا واہ واہ بھگت تبسلتا اور کرپالتا کہ جسکی مایا کوٹان کوٹ برہمانڈ کا ایک لحظہ مین لقمہ کر لیتی ہے وہ سوامی بھگت کے بس ہو کر گُرسنگی اور سیری ظاہر کرتا ہے سُورداس جی موصوف نے ایک بشن پد کے مقطع مین بیان کیا کہ بھگوت بھگتون کی پاپوش کا محافظ خطاب مجکو ملے کسی سادھو نے واسطے امتحان کے سُورداس جی سے کہا کہ ہم مدنموہن جی مہاراج کے درشن کر آوین ہماری پاپوش کی نگہبانی کرتے رہو سورداس جی نے بکمال خوشی پاپوش سادھو کی اپنے ہاتھ مین اُٹھا لی اور کہنے لگے کہ آج تک تو اِس باب مین جمع خرچ زبانی تھا لیکن آج آرزو بر آئی کہ یہ خدمت میرے نصیب ہوئی گسائین جی نے چند دفعہ آدمی واسطے طلب کے بھیجا نہ گئے اور عرض کیا کہ بعد چرن سیوا سادھو کے حاضر ہونگا گسائین جی اور سادھو اِس اعتقاد سے کمال خوش ہوئے سندیلہ کے صوبہ سے تیرہ ۱۳ لاکھ روپیہ تحصیل ہو کر آیا سب سادھو سیوا مین خرچ کر دیا اور کچھ خوف محاسبہ اور بادشاہ کا نہ کیا اہالیان بادشاہی جب واسطے لینے روپیہ کے آئے تو صندوق سنگریزون سے بھر کر ہر ایک صندوق مین ایک ایک پرچہ ڈالدیا اُسمین یہ لکھا تھا کہ ۵ تیرہ ۱۳ لاکھ سندیلہ مین اوپجے ۛ سب سادھن مل گٹکلے ۛ سُورداس مدنموہن جو آدھی رات کو سٹکے ۛ

اور ہر ایک صندوق پر اپنی مہر کر کے آدھی رات کو بھاگ گئے صندوق مذکور جب کھولے گئے تو سنگریزہ برآمد ہوئے بادشاہ نے پرچہ کاغذ کو پڑھ کر فرمایا کہ گٹک یعنی کھانا تو خوب ہوا لیکن سٹک یعنی بھاگ جانا اچھا نہوا اور بدریافت سادھو سیوا اور فیاضی کے خوشنود ہو کر ایک فرمان مضمون معافی قصورات اور خوشنودی سادھو سیوا اور واسطے حاضر ہونے حضور کے بھیجا سُورداس جی نے عذر لکھ بھیجا کہ اب عاملی اور صوبہ داری سے جاروب کشی اور کوچہ گردی شری برندابن کی ہزار گونہ شرف رکھتی ہی ٹوڈرمل دیوان نے عرض کیا کہ اگر اسیطرح لوگ مال واجب سرکار کا خرچ کر کے بھاگ جاوین گے تو بالکل انتظام جاتا رہیگا حکم واسطے گرفتاری کے جاری کرایا اور زندان مین بھیجدیا سُورداس جی نے ایک دوہرہ لکھ کر بادشاہ کے پاس بھیجا اسمین بادشاہ کی تعریف اور قید کا تشدد اور اپنا حال مختصر حروف مین لطیفہ کی ساتھ لکھدیا تھا بادشاہ نے اُسیوقت رہا فرمایا بعد رہائی

برندابن آکر شری برج کشور کشوری کے دھیان و تصوّر مین مگن رہے

کتھا سوامی اگرداس स्वामी अग्रदास جی چیلہ کرشن داس جی پے اہاری کی پریم بھگت ہوئے اور چونکہ انکی سنپرداماد ھرج اُپاسک مشہور و معروف ہی گو کتھا سے کوئی چیز ترمادھرج اور شرنگار کا معلوم نہوتا ہو اسواسطے اِس نشتھا مین مندرج کیا ایسے بھجن آنند تھے کہ ایک پل و لحظہ بھی بلا بھگوت بھجن و تصوّر نہین گذرتا تھا صبح سے اُٹھ کر موافق قاعدہ بھگوت بھگتون کے آچار ورکریا سے شری سیتاپت اودھ بہاری کی سیوا ودھرن مین رہتے اور اپنے بچن امرت کی برکھا سے سب کو ایسا آنند دیتے کہ جس طرح ابر کی سب پر نظر برابر ہوتی ہی سِدھ وا ایسے ہوئے کہ نابھا مصنف بھگت مال جنم کے اندھے کو از سر نو بینائی عطا فرمائی اور سمدر سے ڈوبتا ہوا جہاز بچایا کہ یہ دونون حال دیباچہ مین مندرج ہوئے شری جانکی مہارانی کے ساکچھات درشن پائے بیراگ اِسقدر تھا کہ سب کارخانہ دنیا کے ترک کر کے گلتاجی مین کہ متصل آمیر کے واقع ہی بھگوت بھجن مین مشغول ہوئے باغ کو آرام گاہ و جائے سیر اپنے سوامی کا سمجھ کر خود جاروب کشی اور صفائی اُسکی کیا کرتے حالانکہ صدہا باغبان اور مثل نابھا وغیرہ چیلہ موجود تھے لیکن کسی کو اپنی سیوا مین شریک نہ کرتے ایک روز بعد درستی اور صفائی کے برگ وغیرہ اُٹھا کر باہر ڈالنے کو گئے تھے مہاراجہ مان سنگھ والی امیر واسطے درشنون کے آیا سوامی جی ہجوم دیکھ کر باغ مین نہ گئے اور بیرون از باغ ایک درخت کے سایہ مین بیٹھ رہے جب دیر گذری تو نابھا جی گئے اور ونڈوت کر کے پریم مین بھرے ہوئے کھڑے ہو رہے کچھ عرض نہ کرسکے راجہ موصوف دیر تک منتظر تشریف آوری کا رہا آخر جہان سوامی جی بیٹھے تھے وہان گیا اور درشن کر کے مشرف اندوز قدمبوسی کا ہوا مطلب سوامی کا

اندر نہ جانے سے یہ تھا کہ اُس درخت کے نیچے خاص و عام کو برابر درشن ہونگے اور مکان پر خاص لوگونکی باریابی ہوگی عوام محروم رہینگے علاوہ ازان یہ بھی خیال کیا کہ دولتمندونکی جسقدر صحبت کم رہے اسیقدر بہتر ہی سو درخت کے نیچے تو بسبب خاک وغیرہ کے راجہ تھوڑہی دیر ٹھہر کر چلا جاویگا اور پھر نہ آویگا اور مکان پر جانے سے نہ معلوم کتنی دیر مین جاوے اور بھجن مین خلل رہے

کبتھ ۱۱۱ कल्हस्वामी سوامی کیلہ جی چیلہ کرشن داس پیاہاری کے مادھرج اور شرنگار اُپاسک پرم بھاگوت سوامی اگرداس جی کے گروبھائی ہوئے دزات شری گھنندن سوامی کے چرن کملون کے دھیان مین مگن رہتے تھے جنکا مجلس ابتک تمام جہان مین مشہور ہی بھگوت بھجن مین سوربیر اور سانکھ جوگ کے اصل مطلب کے جاننے والے ہوئے مثل بھیکھم پتامہ کے موت پر قادر تھے باوجود اس درجہ کے اخلاق و فروتنی کا یہ حال تھا کہ ہر ایک کو خود پرنام کیا کرتے سمیر یو انکے والد گجرات مین منصب صوبہ داری پر معزز تھے جب انکا انتقال ہوا تو بمان پر چڑھ کر پرم دھام کو چلے اسوقت کیلہ جی موصوف متھرا مین پاس راجہ مانسنگھ کے بیٹھے تھے بمان کو دیکھ کر اُٹھے اور دنڈوت کر کے کہا کہ خوب ہوا خوب ہوا راجہ مانسنگھ نے پوچھا کہ کس سے یہ گفتگو تھی کیلہ جی نے اول تو چھپایا لیکن بعد مبالغہ جو حال تھا بیان کر دیا راجہ موصوف نے ہرکارہ واسطے دریافت حال کے بھیجکر یوم اور وقت وفات سمیر یو جی کا جو دریافت کیا تو مطابق پایا دنڈوت کری اور معتقد ہوا ایکدفعہ کیلہ جی بھگوت پوجن کرتے تھے اور پٹاری پھولون کی پاس رکھی تھی اُسمین واسطے پھول لینے کے جو ہاتھ ڈالا تو سانپ نے اُنگلی مین کاٹا کیلہ جی نے جانا کہ سیاپ ہی نہین ہوا اُسکو کہا کہ پھر کاٹ چنانچہ تین دفعہ کٹوایا اور مطلق زہر کا اثر نہوا جب پرم دھام کو جانیکا ارادہ کیا تو بھگوت بھگتون کا سماج کیا اور بعد درشن اور ست سنگ اُن کے سماج مین دسوین دروازہ یعنے تارک سر کی راہ پران تیاگ کئے کر جوکوئی جن تھے یہ حال سنکر متعجب ہوئے اور سب بھگتون کو اعتقاد ہوا:۔

کبتھ ۱۱۲ गोपालभट्ट گوپال بھٹ پسر بلینکٹ بھٹ چیلہ سری کرشن چیتن مہا پربھو کے پرم بھاگوت ہوئے مادھرج اور شرنگار اُپاسنا مین ایسے پگے ہوئے تھے کہ بندابن مین اس امرت اور رس کا لطف اور مزہ انکو ہی نصیب ہوا جنکی بدولت ہزارہا کو بھگوت کی پراپتی ہوئی بھاگوت دھرم کے رواج دہندہ اور بھگوت بھگتی کے رُوپ ہوئے سوائے صواب کے کسی کا عیب خیال مین نہ لگذرا ملک مال کو ترک کر کے بندابن مین باس کیا اور ہمیشہ رس راس اور پرم شوبھا برج کشور مہاراج مین مگن رہتے تھے بھگوت بھگت بھاون مہاراج اُنکی بھگتی اور سیوا کے ایسے قابو مین تھے کہ ازبس خوش ہوکر سالگرام سے مورتی روپ اپنا ظاہر کیا یعنے اُنکو بروقت سیوا اور پوجن سالگرام جی کے خیال ہوا کہ جس طرح بھگوت کا شرنگار تصور کیا جاتا ہی اگر ظاہر مین بھی اسی طرح ہوا کرے تو خوب ہی بھگوت نے اپنے بھگت کی تمنا پوری کرنیکے واسطے سالگرام جی سے مورتی اپنی پرم شوبھا تمان بیساکھ سُدی پورنماسی کو ظاہر کری بھٹ جی نے مندر مین براجمان کر کے بنام رادھا رمن جی کے نامزد کیا کہ بندابن مین مشہور و معروف ہی اور نشان نصفی حصہ سالگرام جی کا زیر پائے اور نصفی کا کمر پر موجود بعد اس کرپا کے بھٹ جی شرنگار و سیوا اور راگ بھوگ وغیرہ مین مصروف ہوئے

اور فیض عام واسطے تمام جہان کے ہوگیا۔

کتھا [۱۳] کیشو بھٹ केसावभट्ट کاشمیری براہمن ایسے پرم بھگت ہوئے کہ لوگون کو عذاب اور گناہون سے چھوڑاکر بھگوت سنمکھ کردیا تھا بھٹ جی کی جہان مین مشہور و معروف ہی کہ بھگتی کے کلہاڑے سے دیگر دھرمون کے درختونکو کاٹ کر بھگوت چرترون کو جگت مین مشہور کیا بھٹ جی موصوف کو مبارک سنپرداوالون نے اپنے شجرۂ خاندان مین داخل کیاہی اور راز دے اُنکی کتھا کے ہدایت ہوتی شری کرشن چیتن سے کہ دے مادھ سنپردامین تھے ظاہر ہی ایسا معلوم ہوتاہی کہ اُنکو اُپدیش بھگوت بھگتی کا شری کرشن چیتن سے ہوا اور بسبب صغیر سنی اُنکے کہ ہفت سالہ تھے چیلے اُنکے ہوئے مبارک سنپرداوالون کے سیوک ہوئے جس طرح سے بھگوت بھگتی اختیار کرہی اُسکا حال یہ ہی کہ بھٹ جی بڑے پنڈت تھے ہزارون پنڈتون کو مباحثہ اور مناظرہ مین لاجواب اور فتح کیا جب دگ بجے کرتے ہوئے مع صدہا پنڈت اور شاگردون کے ندیا سانتی پور مین پہونچے تو وہان کے سب پنڈت خوفناک ہوئے شری کرشن چیتن جی نے خیال فرمایا کہ اس شخص کو کمال غرور اپنی پنڈتائی کا ہی وہ غرور دور کرنا چاہیئے اسواسطے بھٹ جی کے پاس آئے اور بشیرین زبانی و ملائمیت کہا کہ آپکا علم اور جس تمام زمانہ مین مشہور ہی کچھ مجکو بھی سُناکر فیضیاب کرو بھٹ جی نے جواب دیا کہ ہنوز طفل ہو اور علم بھی حاصل نہین ہوا ایسے کلمات ہیبا کانہ داخل گستاخی ہین لیکن ہم تمھاری خوش کلامی سے راضی ہین اسواسطے جو کچھ کہو وہ سناوین فرمایا کہ گنگاجی کا سروپ بیان کرو بھٹ جی نے چند اشلوک مصنفہ خود سنائے شری کرشن چیتن جی کو فوراً یاد ہوگئے بلکہ پڑھ کر سنادیئے اور فرمایا کہ معنے اور جو عیب و صواب امین ہی بیان کرو بھٹ جی نے جواب دیا کہ میری شاعری مین عیب کب ممکن ہی شری کرشن چیتن جی نے فرمایا کہ یہ نہین ہوسکتا اگر اجازت ہوئے تو مین عیب و صواب و معنے بیان کرون چنانچہ بیان کرنا شروع کیا اور ایسے معنے کہے کہ بروقت تصنیف بھٹ جی کے وہم و خیال مین بھی نہین گذرے تھے اور جو جو عیب و صواب تھے وہ بھی ایسے مفصل ظاہر کیے کہ بھٹ جی کو جواب نہ آیا شری کرشن چیتن تو اسیوقت اپنے مکان کو چلے آئے اور بھٹ جی نے نادم ہوکر بوقت شب سرستی جی کا دھیان کیا سرستی جی تشریف لائین بھٹ جی نے عرض کیا کہ تمام جہان کو فتح کرا کر ایک طفل سے شکست دلائی مجھ سے ایسا کیا قصور ہوا تھا سرستی جی نے جواب دیا کہ شری کرشن چیتن جی بھگوت اوتار اور میرے مالک ہین میری کیا تاب و طاقت ہی کہ اُنکے مقابلہ پر گفتگو کرسکون اور تمھاری کمال خوش نصیبی ہی کہ انکے درشن ہوئے یہ فرماکر سرستی جی تو انتردھیان ہوئین اور بھٹ جی شری کرشن چیتن کی خدمت مین آئے دست بستہ عجز و انکسار کرکے عرض کیا کہ کچھ ہدایت ہو شری کرشن چیتن جی نے فرمایا کہ بھگوت بھگتی اختیار کرو اور آیندہ

کسی پنڈت کے ساتھ بحث مناسب نہین بھٹ جی نے قبول کیا اور جو پنڈت ہمراہ تھے سب کو رخصت کر کے بھگوت
بھگت ہو گئے پھر کشمیر اپنے وطن مین گئے اور کچھ روز وہان رہے متھرا جی سے خبر پہونچی کہ مسلمانان نے بسرانت گھاٹ
پر ایسا جنتر لگا دیا ہی کہ جو کوئی اسطرف گذرتا ہی اُسکی سُنت خود بخود ہو جاتی ہے اور مسلمان زبردستی اُسکو اپنے مذہب مین
ملا لیتے ہین بھٹ جی بفور استماع اس خبر کے کشمیر سے چلے اور مع ایک ہزار اپنے چیلون کے متھرا مین تشریف لائے
اولاً بسرانت گھاٹ پر گئے حرامزادگان نے حسب دستور دیگر اشخاص کے بھٹ جی سے بھی کہا کہ برہنہ ہو کر ہم کو
دکھاؤ بھٹ جی نے اُنکو خوب مارا اور جنتر کو توڑ کر جمنا جی مین ڈالدیا وے لوگ صوبہ کے پاس فریادی ہوئے
چونکہ سب شرارت بجماعت صوبہ کے تھی اُسنے اپنی فوج واسطے مدد کے بھیجی بھٹ جی اُس فوج سے ایسا لڑے
کہ اکثرونکو قتل کیا اور بعض کو دریا مین غرق کر دیا اور کچھ بھاگ گئے اس معرکہ کا حال ایک شاعر نے مفصل
لکھا ہی اُس سے معلوم ہوا کہ بھٹ جی نے بھگوت چکّر کا آرادھن کر کے ایسی آگ برسائی کہ سب دُشٹ عاجز ہو گئے
اور قاضی و صوبہ وغیرہ آکر قدمون مین گرے بعد ش یہ چرتر کیا کہ سب مسلمانون کے جسم پر علامت ہنود معلوم ہونے
لگی وہ لوگ یہ کرشمہ دیکھ کر زیادہ تر معتقد ہوئے اور سب نے دست بستہ غلامی قبول کر کے امان چاہی بھٹ جی
نے سب ہنود برج کو جمع کیا اور اکثر جگہ خود تشریف لیگئے سب کو مسلمانون سے بیخوف کر دیا اور بھگوت
بھگتی کا رواج دیا

کبت ١٤٢ बनवारीजी بنواری جی بھگوت بھگتی کے رنگ مین رنگین اور مادھرج اور شرنگار رس کے رسک اور بھجن کے
مجسم ہوئے خوشگوئی و شعرفہمی و لطیفہ سنجی مین ازبس عاقل اور فہیم و ہوشیار سار یعنے حقیقت و اسار یعنے بالعکس از حقیقت کے بچار مین
پرم ہنسون سے بھی گوے سبقت لیگئے سداچار یعنے نیک دھرم جو بھگتی کے ہین اُنکے کرنے والے صابر و شاکر اور سب پر رحم کرنیوالے
بیشمار ہنرونکے دانا پنڈت اور دس طرح کی بھگتی کے عمل مین سادھان ہوئے اُنکے درشنون سے ہی لوگ پوتر ہوتے تھے اور اگر کسی سے
گفتگو ہوئی تو اُسکے پوتر اور بھگت ہو جانے مین کچھ شک ہی نہ تھا چرتر برج بھوکھن سکھدا م کی آلاپ مین ازبس چتر تھے

کبت ١٤٣ यशावन्तजी جسونت جی قوم راجپوت راٹھور بھگوت بھگتی مین سمادھان اور جملہ قواعد بھگتی کے عامل ہوئے
بھگوت بھگتون سے ایسی محبت صادق تھی کہ تکلف نزدیک نہین آتا تھا دست بستہ کشادہ پیشانی اور بکمال فرحت سے
اُنکی خدمت مین بیک پا ایستادہ اور ہر وقت متمنی رہتے تھے کہ کسی سیوا کے واسطے اجازت ہو شری برندابن مین
مستقل باس کر کے اور سری رادھا بلبھ لال کے چرتر اور بہار لیلا مین دلکو لگا کر دنرات بھگوت کے شرنگار اور مادھرج
کے جتنون مین رہتے تھے سب دھرمون کا سار جو نودھا بھگتی ہی اُسکے مخزن اور راست گوئی کی دولت کے دولتمند

ہوئے اور بھگوت پریم مین ایسے ہوئے کہ اکثر بیخبر و بیحس ہو جاتے تھے ۔

کتھا ١٦ कल्याणदास بھگوت کی اور بھلائی اور سب گنون کی باریک فہمی جہان مین کلیان داس کے حصہ
مین آئی نولکشور برج چندر مہاراج کے پریم مین مگن رہتے تھے اور جس طرح دریا دنرات جاری رہتا ہے اُسی طرح انکے
اور مستقل دل کی توجہ ہر وقت و ہر لحظہ مادھرج اور شرنگار کے تصور مین رہتے تھے شیرین کلام ایسے تھے کہ خواہ نخواہ سامعین
کی طبیعت خوش ہو کر گرویدہ ہو جاتی تھی پر اُپکاری راحم اور بچاروان ہوئے اور اصل مصنف نے جو یہ لفظ لکھے ہین کہ
من کرم بچن سے روپ بھگت کی چرن رج کے اُپاسک تھے اُسکے معنے یہ معلوم ہوتے ہین کہ روپ یا درسناتن جو بھگت
ہین اُنکی چرن رج کے اُپاسک یعنے چیلہ تھے یا روپ یعنے مادھرج اُپاسک جو بھگت اُنکے اُپاسک تھے یا روپ
یعنے مادھرج اور بھگوت بھگت دونون کے اُپاسک تھے

کتھا ١٧ देवविख्यातकन्हरदास کرن ہردیو معروف کنھرداس جی ساکن بوڑیہ بھگوت بھگت اپنی آتما مین آنند کرنیوالے
اور جو آیندہ شدنی ہے اُسکو جاننے والے شری کرشن بھگتی کے قائم کرنے والے براہمن کُل مین مثل آفتاب کے حلیم اور مستقل
مزاج سب گنون کی کھان ہوئے بھگوت بھگتون کو اپنا سربس جانکر محبت سے سیوا اور خدمت کرتے تھے پارچہ و اشیاء
خوردنی و نوشیدنی وغیرہ جو کچھ جس کسی کو مطلب ہوتا تھا بصفائی و اعتقاد دل دیتے تھے سوبھا رام جی سے انکو فیض ہوا
شرنگار اور مادھرج بھاؤ کے مجسم تھے اور سب مخلوقات پر برابر نظر عنایت کی رکھتے تھے ؛

کتھا ١٨ लोकनाथ لوکناتھ جی کو بھگوت مین پریم اور عشق اس قدر تھا کہ جس قدر یار شدون کو ہی شری
کرشن چیتن جی کے چیلے تھے اور پریا پریتم کے چنتون اور چرترون مین ہر وقت اور ہر لحظہ ایسے مگن رہتے تھے کہ اگر
ایک دم اور لحظہ بھی بھگوت سروپ کا چنتون نکرتے تو مضطرب ہو جاتے شری مدبھاگوت کا گان اور کیرتن
جان سے زیادہ عزیز تھا اور جو کوئی بھگوت کے راس چرتر کا بھجن اور کیرتن کرتا تو اُسکو اپنا دوست جانتے تھے اور
اُسکو ہی رشتہ دار ایکدفعہ بر سر راہ جاتے تھے ایک شخص کو دیکھا کہ بھگوت چرترون کا کیرتن کرتا ہے اسکو رسیک
اور پریمی جان کر بے اختیار اُسکے قدمون مین پڑے اور اس چرتر سے دیگر اشخاص کو ہدایت بھگوت
کے پریم اور بھگتی کی فرمائی

کتھا ١٩ मानदास مانداس جی پرم بھگت پر اُپکاری دیاوان سوسیل ہوئے سری رگھنندن سوامی کے چرن
کملون میں محبت اور بھگتی انینہ تھی جانکی جیون مہاراج کے جو چرترا مائن اور ہنومان ناٹک اور دیگر رامائنون
مین پوشیدہ لکھے ہین اُنکو مانداس جی نے بھاکھا مین اس لطف شاعری سے بیان کیا کہ ہر ایک کو مرغوب

اور فائدہ بخش ہر دو جہان کے ہین اگرچہ جملہ نہ رس کہ جنکا حال دیباچہ مین مندرج ہوا اپنے گرنتھ مین مفصل بیان کیئے لیکن بھگوت کا شرنگار اور مادھرج رس ایسا لکھا کہ جسکے پڑھنے اور سُننے سے بالضرور بھگوت سروپ مین طبیعت لگ جاتی ہی جو قواعد شرنگار کے شری کرشن چرتر مین اُپاسکون نے بیان کیئے ہین اُسی طرح رام چرتر مین نابھاداس جی نے بیان کیئے

کتھا ۱۲ کرشن داس कृष्णादास جی پرم بھگت اور پنڈت ہوئے شری گوبند چند مہاراج کے رُوپ مادھری اور شرنگار مین مگن ہو کر اُسکے رس مین شب و روز مست رہتے تھے بھگوت سیوا ایسی محبت سے کرتے کہ سیوا کا روپ ہو جاتے بھگوت بھگتون کو اقسام اقسام کے بھوجن اور پرشاد دیا کرتے اور جو کوئی سادھو اُنکی سنپرداکا ہوتا تو اُسکے ساتھ کمال شوق سے ملا کرتے بھگوت چرترون کی کیرتن اور سروپ کے چنتون اور انبھو مین ایسے مسرور اور محو رہا کرتے تھے کہ بیان اُس کا غیر ممکن ہی

अनुभव

نشٹھا ستیم در تعریف و مہما پاتسل و بیان کتھا نہ بھگت اُپاسکان این نشٹھا

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کے اندر دھنش ریکھا کو دنڈوت کر کے ہری اوتار کو پرنام کرتا ہون کہ گج کے واسطے وہ روپ ظاہر کر کے تشریف لائے اور اُس کو گراہ سے چھوڑایا پاتسل نشٹھا وہ ہی کہ اپنی زبردستی سے بھگوت کو کھینچ کر اُپاسک کے دل مین مقیم کر دیتی ہی اور ہرگز ایسا نہین ہوتا کہ اس نشٹھا کے ذریعہ سے اُپاسنا کرنیوالے کو بھگوت حاصل نہ ہون سبب یہ ہی کہ بھگوت کا حاصل حصر اوپر محبت دلی کے ہی سو اس نشٹھا سے جلد اور بسہولیت محبت پیدا ہو جاتی ہی کہ اور کسی نشٹھا سے اِسقدر جلد نہین ہوتی ظاہر ہی کہ محبت صادق صرف والد کو نسبت اپنی اولاد کے ہوتی ہی اور بیٹا کیسا ہی بدصورت اور بے تمیز ہو لیکن والد کا لخت جگر اور نور بصر ہی پس اگر وہی محبت بھگوت مین لگائی جاویگی تو کسواسطے جلد تر بھگوت حاصل نہ ہوگا علاوہ ازان بالکون کے چرتر ایسے دلچسپ ہین کہ خواہ نخواہ طبیعت لگجاتی ہی اور ہر ایک نے دیکھا ہوگا کہ کسی کا لڑکا تماشے اور توتلی باتین کرتا ہو اور خوبصورت بھی ہو تو غیر شخص راہ چلتے اُسکا تماشا دیکھ کر خوش ہوتے ہین اور کھلاتے ہین اور وہ لڑکا دل مین سماجاتا ہی پس وہ پورن برہم سچدانند گھن کہ جس پر خوبصورتی اور تماشے دو دیگر چرتر بالکون کے ختم ہین اِس نشٹھا کے ذریعہ سے آرادھن کیا جاوے تو کسواسطے جلد تر از جلد دل مین نہ سمائیگا قطع نظر ازین محبت ہر چیز کی نہ کسی خوف سے ہوتی ہی

۱؎ خیال ہوتا دل کو چرتر یا بارکی حدیہ کا ۱۲

اور جب وہ خوف نہین رہتا تو محبّت بھی کم ہوجاتی ہی اور دسپر کی محبت بلا کسی خوف کے خود بخود جذبۂ دل سے ہوتی ہی
اور اسیواسطے اِس کو پائداری ہی در نیصورت ثابت ہوگیا کہ اگر اِس نشٹھا کے ذریعہ سے طبیعت بھگوت مین لگگئی
تو جب تمثیل بالا ہرگز محبّت مین کمی نہوگی اور روز بروز وہ محبّت ترقی کو پہونچکر بھگوت پارائین کر دیویگی جس مقام
مین رَس بھید کی بحث مندرج ہی تو وہان معتقدان شرَس نے باتسل نشٹھا کو ضمیمہ کرنا رَس کا لکھا ہی اور بھگوت
اُپاسکان نے جو اُن کا جواب دیا اور تنقیح رَسونکی کری تو کرنا کو ضمیمہ باتسل کا ثابت کردیا سو دونون کے قول پر
جو نگاہ کی جاتی ہی تو فہمید بھگوت اُپاسکان کی صحیح اور درست ہی کسواسطے کہ رَس اُس کو کہتے ہین کہ جس سے زیادہ
لطف خاص اُس چیز کا کہ جسکو رَس نامزد کیا گیا ہی اور کسی چیز مین نہو مثلاً بیر رَس اُسکو کہینگے کہ سب مدارج
شجاعت کے جسپر ختم ہونگے اِسی طرح یہان درباب رحم اصل رَس اسکو کہنا چاہیئے کہ جس پر رحم ختم ہو سو جو بخوبی
تامّل اور فکر کیا جاتا ہی تو رحم باتسل نشٹھا پر ختم ہی کسواسطے کہ کرنا اُسکو کہتے ہین کہ دوسرے کا دُکھ دیکھکر دل نرم
ہوجائے اور کرم خواہ بچن خواہ مَن سے اُسکے واسطے تدبیر کری جاوے اور باتسل وہ ہی کہ کمال جذبۂ محبّت سے
بے تحاشا و بیساختہ رحم ہووے اور من بچن کرم یکبارگی جذبہ اور کشش باطنی سے سب ایکطرف توجہ کرجاوین بس
بغور خیال کرنا چاہیئے کہ خاتمہ رحم کا باتسل پر ہوا یا کرنا رس پر اور دونون مین کرُنا کا درجہ زیادہ ہوا یا باتسل کا واسطے
سریع الفہمی کے ایک تمثیل یاد آئی سو لکھتا ہون ایک کوچۂ تنگ مین ایکطرف سے موسیقی آتی ہی اور دوسری
طرف سے ایک شخص اسنان کرکے آتا ہی اور ایسا شُدّھ و پوتر ہی کہ کسی کو سپرس نہین کرتا اتفاقاً کسی کا لڑکا دو برس
سالہ کھیل رہا ہی جب وہ موسیقی نزدیک اُس طفل کے آئی تو وہ شخص بکمال رحم سے پکارا کہ کوئی جلد آکر اِس لڑکے کو اُٹھا لے
اور خود بخوف نجس ہوجانیکے نہ اُٹھایا چند قدم چلا تھا کہ شخص مذکور کا بیٹا بھی اسیقدر عمر کا راستہ مین کھیل رہا تھا
اور مٹی و کیچ وغیرہ سے بدن اُسکا نجس ہو رہا تھا وہ موسیقی اِس طفل کے نزدیک بھی آپہونچی وہ شخص بے تحاشا
دوڑا اور کچھ خیال اُس طفل کی نجاست کا اور اپنی پاکیزگی وغیرہ کا نہ کیا فی الفور اُس طفل کو اُٹھا کر اپنے گلے سے
لگا لیا اِس تمثیل سے تمیز باتسل اور کرُنا رس مین کرلینی چاہیئے غرض اصلی رَس باتسل ہی اور کرُنا اُسکا ضمیمہ
ہی یہ اُپاسنا شری وسرتھ نندن اودھ بہاری اور نند نندن برندابن چندر کی مروّج ہی اور ایسا الوکلک بھاؤ
اس اُپاسنا والون کا ہی کہ تعریف اُسکی نہین ہوسکتی بھگوت کو فرزند ارجمند اپنا مانتے ہین اور اُسی کو پورن
برہم سچدانند گھن پرماتما و مُکند کچھ ایک قواعد اِس اُپاسنا کے بشن سوامی اور بلبھ آچارج کی کتھا مین مندرج
ہوئے اور بعض سامان بہ آئندہ تحریر ہونگے ہما اِس اُپاسنا اور اُپاسکان کی نگم و اگم و برمھا و شیو بھی نہین کرسکتے اس مت مند

پاپ نیچ کو کیا تاب و طاقت ہے کہ دم مار سکے اور فی الحقیقت کوئی کس طرح کہہ سکے کہ جو پورن برہم انیک جنم تک باوجود
ہزار ہا سادھن جوگیون کے من مین بھی نہین آتا وہ اُن اُپاسکان کیواسطے نر روپ ہوا اور پرم انوپ بال چرتر اُن کو
دکھلائے اور اب دکھاتا ہے اور آیندہ دکھاویگا خود اُسی پورن برہم کو یہ نِشٹھا ایسی عزیز ہے کہ اپنے بھگتونکی طبیعت
دیگر نشٹھاؤن سے پھیر کر اس نشٹھا کی طرف راغب کر دیتا ہے کہ تصدیق اِس امر کی بھاگوت اور رامائن سے بخوبی
ہوتی ہے یعنے کوشلیا و نند رانی و دیوکی و بسدیو کو چند دفعہ اپنی ایشرتا بھگوت نے دکھلائی جب اُنکی طبیعت اِسطرف
رجوع ہوئی تو خود بھگوت نے اُسطرف سے اُنکی توجہ دل کو برگشتہ کر کے طرف بال چرترونکے متوجہ کر دیا اور پرم آنند
دیا اگر بھگوت کو یہ نشٹھا بہ نسبت دیگر نشٹھاؤن کے زیادہ تر عزیز نہوتی تو کیون ایسا کرتے اور اُنکی طبیعت طرف
بال چرترون کے کسواسطے راغب کر دیتے بلکہ واسطے پختہ کر دینے بھاؤ اپنے بھگتون کے اب بھی اس قسم کے
چرتر اپنے بھگتون کو دکھلا دیتے ہین کہ ملاحظہ کتھا بٹھل ناتھ و کرشنداس و کربا بائی وغیرہ سے ظاہر ہے اور
عرصہ قلیل کا ذکر ہے کہ ایک گسائین نام اُن کا یاد نہین بٹھل کُل مین پرم بھگت باتسل اُپاسک ہوئے ایک دفعہ
منہاری واسطے چوڑی پہنانے کے اُن کے گھر کی عورتون کو آئی جب گسائین جی قیمت دینے لگے تو منہاری نے
کہا کہ مین نے سات لڑکی اور بہو وغیرہ عورات کو چوڑی پہنائی ہین گسائین جی نے جواب دیا کہ ہمارے گھر چھ عورت
مع لڑکی اور بہو کے ہین اِس تکرار مین منہاری بلا لیئے قیمت کے چلی گئی رات کو رادھکا مہارانی نے گسائین جی
کو خواب مین کہلا بھیجا کہ کیا مین تمھاری بہو نہین ہون کہ جو میری چوڑیون کے دام منہاری کو نہین دیتے پس
دیکھنا چاہیئے کہ بھگوت کیسے پرم منوہر چرتر کر کے اپنے بھگتون کے بھاؤ کو پختہ کر دیتے ہین غرض یہ باتسل
نشٹھا واسطے جلد ملنے بھگوت کے پرم سار و خلاصہ و تتو سب نشٹھاؤن کا ہے دیباچہ مین مندرج ہوا کہ ہر ایک کے اس
چار سامان یعنے بھاو انوبھاو ستوک بھچاری سے ظاہر ہوتا ہے سو اس باتسل رس مین منجملہ سامان اول کے پورن
برہم پرماتما اچت انت سچدانند گھن شری رگھنندن سوامی یا نندنندن مہاراج تین برس سے سات برس تک
عمر والا نازک بدن توتلی بچن شیام سندر سروپ سر پر چھوٹا سا مکٹ جسم نازنین مین باریک کرتہ زردوزی پٹکا اور
انگوٹھے سے مغرق کانون مین جھومکہ اور چھوٹے چھوٹے کنڈل گوروچن کا تلک پیشانی پر بلاق ناک مین نقطہ سیاہی کلے رخسار
پر آنکھین شوخ اور چنچل گلے مین کٹھلا و تعویزات و ناخن شیر ہاتھون مین کڑہ و پہونچی چرن کملون مین گھونگھرو بشیا مین
سے ہے اور از بس مہارانی و نند و جسودا وغیرہ آشرے او مین اور از بس چنچلتا و چپلتا کہ کبھی ماتا کی گود مین اور کبھی
کھلونون کی طرف مخاطب کبھی جانورون پر نظر اور کبھی کسی چیز کی طلب مین استبداد اور کبھی توتلی گفتگو سے کچھ

پوچھنا اور کبھی پلنگ کو پکڑ کر کھڑا ہونا اور کبھی ماتا کی انگلی پکڑ کر چلنا سیکھنا کبھی ناچنا کبھی آنگن مین اپنے یارون
اور بھائیون کے ساتھ کھیلنا وعلیٰ ہذا القیاس دیگر بیشمار چرتر اسنان کرا کے شنگار کرنا کھلونہ وغیرہ بال چرتر کے
تیار و موجود رکھنا سب طرحکے کھانے کھلانا پیار کرنا لاڈ لڈانا گود مین لیکر سیر کرانا آشیرباد دینا اور اسی قسم کے دیگر
لاانتہا ساز و سامان کا تصور سب منجملہ بھاؤ یعنے سامان اول وانوبھاؤ سامان دوم کے ہین سامان سوم یعنے آٹھ
ساتوک سب اس رس مین عمل کرتے ہین اور منجملہ سی وسبہ بھچاری یعنے سامان چہارم کے رس حالت مین اس رس مین
عائد ہوتی ہین یکے ریش دل دوم لاغری سوم تغیر رنگ چہارم دل برداشتگی از جملہ امور دنیا پنجم بے استقلالی ششم
بجس و حرکت ہوجانا ہفتم بیماری ہشتم دیوانگی نہم غش دہم موت اور اس رس کا انتہائی بھاؤ وہ ہے کہ توجہ دل
ہر دو جہان کی جملہ خیالات کو چھوڑکر اور یکسو ہوکر شب و روز بلاتزلزل بھگوت کے سروپ اور محبت مین مستقل
ہوجائے اور کسی اور کی طرف نہ جائے ہے رگھنندن ہے دین تبسل ہے پرنت آرت بھنجن ہے تپت پاون ہے
پतितारन भजन
دین بندھو ہے کرپا سندھ مہاراج آجتک جو شکایت اس دل کی عرض کرہی تو ایک فضول امر معلوم ہوتا ہے کسواسطے کہ
اُن شکایات سے کبھی بھی کچھ حاصل نہوا اور نہ اس دل کمبخت نے کچھ سُنا اور نہ کچھ مانا اگر اُس کرپا اور عنایت کا لحاظ جسکی
بدولت اجامیل ورگج اور گنکا اور روحشی اور طیور وغیرہ بلا کسی سادھن و بھجن کے ایک لحظہ مین پرم پد کو پہونچکر
قید موت و حیات سے چھوٹ گئے امیدوار ہوکر عرض و معروضات خدمت مین جناب بندگان والا کے کیا
کرتا تو آپکے برد اور رحم سے کب ممکن تھا کہ میرا حال ایسا ہی رہتا اور یہ دل کمبخت میرے اختیار مین نہوجاتا سو اب
اُسی کرپا اور عنایت کا امیدوار ہوکر عرض رسا ہون کہ جس طرح ممکن ہو ایسی نظر خاوندی کی ہووے کہ سروپ مندرجہ
ذیل یا بالا یا مصرعہ اخیر دیباچہ شب و روز بلاتزلزل میری آنکھون مین بسا رہے

کبت سویا

कबहूँ करताल बजाय कै नाचत
मातु सबै मन मोद भरैं ॥

کب ہون سسنس مانگت آر کرین کبھون پرت بمب نہار ڈرین
کبھی تو چاند کے مانگنے یعنی منگا دینے کے واسطے ہٹھ یا دنگا کرتے ہین اور
کبھی اپنا سایہ دیکھکر ڈرتے ہین ۱۲
کبھون کرتال بجائے کے ناچت مات سبے من مود بھرین
کبھی ہاتھ کی تالی بجا کر ناچتے ہین جسکو دیکھکر سب ماتا یعنے کوشلیا وغیرہ
کا دل خوشی سے بھرتا ہی یعنے پرم آنند مین مگن ہوتے ہین ۱۲

कबहूँ शशि माँगत आर करैं
कबहूँ प्रतिबिम्ब निहारि डरैं ।

कबहूँ रिसियाय कहैं हठ सों
पुनि लेत वही जेहि लागि अरैं।
अवधेश के बालक चारि सदा
तुलसी मन मंदिर में बिहरैं ।।

کبھون رسیاء کہین ہٹھ سون پُن لیت وہی جہہ لاگ ارین

کبھی غصہ ہوکر کہتے ہین استبدا دسے اور لیتے ہین وہی جس کے واسطے اصرار کرتے ہین ۱۲

اودھیش کے بالک چار سدا تُلسی من مندر مین بہرین

راجہ دشرتھ کے چارون بالک یعنی صاحبزادہ بلند اقبال گُسائین تلسی داس کا دل جو مکان ہے اُسمین کھیلتے ہین ۱۲ ۱۲

کبت دیگر

तन की द्युति श्याम सरोरुह लोचन, कंज की कोमलता हरैं।
अति शोभित धूसर धूरि भरे, छवि भूरि अनंग की दूरि धरैं ।।
दमकैं दँतियाँ द्युति दामिनि ज्यों, किलकैं कल बाल बिनोद करैं।
अवधेश के बालक चारि सदا, तुलसी मन मन्दिर में बिहरैं ।।

تن کی دُت شیام سروژہ لوچن کنج کی کوملتائی ہرین

جسم کی شوبھا مثل شیام کمل کے اور آنکھین ایسی ہین کہ کمل کی کوملتا یعنی نازکی اور بہار کو لوٹ لیتے ہین فقط اوّل جسم کے ساتھ تمثیل کمل کی لکھی اور پھر آنکھون کے بیان ہین لکھا کہ کمل کی بہار کو بھی لوٹتے ہین ۱۲

ات سوبھت دھوسر دھُور بھرے چھب بھور اننگ کی دور دھرین

از بس زیب ہین گرد و ادر مٹی مین بھرے ہوئے کہ جنکی زیبائش حُسن بسیار کامدیو کو بھی دور دھر دیتی ہے یعنے کامدیو کہ جس پر حُسن ختم ہے اُسکا حُسن بھی اس حُسن کے روبرو بے حقیقت ہے تو مطلب یہ ہے کہ اگرچہ حسن جسم کا ہے کہ دلکو فریفتہ کرلیتا ہے لیکن آنکھین ایسی ہین کہ جسم سے فریفتہ کرلیتے ہین گوے سبقت کا لیگئین یعنے ممکن نہین کہ جنکو دیکھکر دل ہاتھ سے نجاے ۱۲

دمکین دیتان دُت دامنی جیون کلکین کل بال بنود کرین

چمکین چھوٹے چھوٹے دانت دشنی بجلی جسطرح کلکاری نیک آنند مارو بال چرتر چمکتے ہین چھوٹے چھوٹے دانت مثل برق کے اور کلکاری دیکر نیک بال چرتر کرتے ہین نیک یعنے سرشت لفظ کہنے سے مطلب یہ کہ جنکے کہنے اور سُننے سے پرم آنند ہو اور دل کو چاہ دیکھنے اور سننے کی ہو جائے ۱۲

اودھیش کے بالک چار سدا تُلسی من مندر مین بہرین

معنی اس تک یعنے مصرع کے مطابق معنی مصرع چہارم کبت بالا ۱۲

کبت دیگر

دنت کی پنگت کُند کلی ادھرا دھر پلّو کھولن کی

دانتون کا سلسلہ مثل کُند کے غنچہ ہی واضح ہو کہ کُند کا پھول مثل پھول گروندہ کے ہوتا ہی اور ہونٹھ یعنے لب جو مثل نئی کونپل یعنے برگ نو برآمدہ کے سُرخ ہین اُنکا کھُلنا اور بند ہونا ایسا بہار دیتا ہی گویا بجلی کوندھتی ہی واضح ہو کہ این مصرع اولی کے معنے تا دو لفظ ابتدائے مصرع ثانی کہے جاتے ہین ۱۲

چپلا چمکین گھن بیچ جگین منِ موتن مال اَمولن کی

بجلی اور بیچ جسم مثل ابر مین جو مالا جواہرات اور مروارید کی ہی وہ ایسی بہار دیتی ہی گویا ابر مین بار بار بجلی چمکتی ہی ۱۲۱۲۱۲

گھونگھر واری لٹین لٹکین مُکھ اوپر کُنڈل لول کپولن کی

گھونگھر والی زلفین لٹکتی ہین مُنھ پر اور کمرا کرت کُنڈل یعنے جھومکہ اور مالا وغیرہ زیورات گوش کا عکس پڑتا ہی رخسار دن پر ۱۲

نیوچھاور پران کرے تُلسی بل جاؤن للا اِن بولن کی

نثار کرتا ہی اپنی جان کو گُسائین تلسی داس اور صدقہ ہوتا ہی توتلے اور میٹھے بولوں کے واضح ہو کہ مصرع ثانی و ثالث کے آخر مین جو لفظ کی ہی اُسکے معنی مصرع چہارم مین نوچھاور لفظ کے ساتھ ہوتے ہین یعنی فلانی فلانی چیز کی جان نثاری کرتا ہون ۱۲

दंत की पंगत कुंद कली अधराधर पल्लव खोलन की ॥
चपला चमकैं घन बीच जगैं मणि मोतिन माल अमोलन की ॥
घूंघरवारी लटैं लटकैं मुख ऊपर कुण्डल लोल कपोलन की ।
निवछावरि प्राण करै तुलसी बलि जाउं लला इन बोलन की ॥

کبت دیگر

دوہنے کے سمین وا منموہن للا کی للت لنائی کب برنے کہا کہین

گو دوہنے کے وقت اُس فریبندۂ دل کی زیبائش اور خوبصورتی اگر شاعر بیان کیا چاہین کیا کہہ سکتے ہین ۱۲

दोहन के समय वा मनमोहन लला की ललित लुनाई कवि वर्णि कहा कहैं

کبھون کلک دھاے نند کے نکٹ آے کر اچکاے مکھ توتری بابا کہیں

کبھی آواز بلند اور باریک دیتے ہوئے دوڑکر اور نند باباکے نزدیک

جاکر اور ہاتھ پکڑکر خواہ گردن مین ڈال کر توتلے بولون سے

कबहूँ किलक धाय नंद के निकट आय ॥ کہتے ہین ॥ करउचकाय मुख तोतरी बबा कहैं ॥ ॥

ओटह्वै गैया की ललैया बलगैया देवै
यशुमति मैया सों कन्हैया जबता कहैं ॥ ॥

تاکین برج رانی مہا کوتک سرانی وبیہ بانی مردسنت بلیالے اما کہین

اُس چرترکو برج رانی یعنے جسودا جو دیکھے ہین اور مہاکوتک یعنے پرم آنند کے دینے

والے تماشہ مین سماگئی ہین دلکی بتیا ہی اور جب چرتر مندرجہ مصرع چہارم کا دیکھتے

ہین تو آنند سے از خود رفتہ ہوکر بلائین لیتی ہین یعنے صدقہ ہوتی ہین ॥

اوٹ ہوئی گیا کی للیا بلگیا دیوے جسومت میاسون کنہیا جب تاکہین

اوٹ یعنے پردہ مین ہوکر گئو کے اور کبھی گئو کے نیچے سے جسودا جیو کو دیکھکر اور

پھر چھپ کر اور پھر دیکھ کر نندنندن مہاراج جسودا جی سے جب لفظ تا کہتے ہین

وہ آئینہ گنگا جمنا مین اسکو چھا اور جھات چھوٹے بالک کہا کرتے ہین ॥

तोकौं व्रजरानी महाकौतुक सिरानी हिय
वानी मृदु सुनत बलैयाले उमा कहैं ॥

کتھا कौशिल्या مہا اور بھاگ کی بڑائی اور بھگتی بھاو پرم پوتر کوشلیا مہارانی کا جو بیان کر سکے ایسا
اس برہمانڈ مین کون ہوا اور ہے اور ہوگا اور انصاف شرط ہے کہ کس طرح کسی سے بیان ہو کہ جسکو بعض
نرگن نراکار نرنجن اور بعض گئولوک تو اسی اور بعض بیکنٹھ ناتھ اور بعض ساکیت بہاری اور بعض چھیر ساگرباسی
اور بعض پرم تو اور بعض پرم جوت وعلیٰ ہذا القیاس دیگر شاستر والے موافق اپنی فہمید اور قیاس کے بیان
کرتے ہین اور پار نہین پاتے جس کی مایا بیشمار برہمانڈوں کے برہما شیو وغیرہ کو رچکر پھر ناش کر دیتی ہے اور جو سب
بید اور شاستر ونکا سار ہے اور اپنے بھگتون کا سربس و آدھار دہی پورن برہم پرماتما سچدانندگھن جس کوشلیا
کی بھگتی کے بس ہوکر اور پرم منوہر روپ دھارن کر کے ظاہر ہوا ایسے چرتر پوتر انکو دکھلائے کہ جن کو سنکر مہا پاپی بھی
اس سنسار سمدر سے پار ہوتے ہین پس کوئی کس طرح مہا ایسی کوشلیا جی کی بیان کر سکے مہاراج ادھراج دسرتھ جی
کی کتھا مین ذکر ہوا کہ پہلے جنم مین مہاراجہ موصوف سوایمبھو منو اور کوشلیا مہارانی ست روپا تھے اور انکو بھگوت کا
بردان ہوا کہ تمھارا پتر ہونگا شو قت ست روپا نے اسقدر اور درخواست کری کہ مجکو گیان تمھارے سروپ کا

بنا رہے بھگوت نے فرمایا کہ والدہ بھاؤ اور گیان دونون تمکو بنے رہین گے سوا اس بردان کے موافق کوشلیا جی
بھگوت کو شُدھ سچدانند گھن پورن برھم اور اپنا پُتر مانتی تھین چنانچہ جب بھگوت اوتار ہوا تو کوشلیا جی نے یہی
سمجھا کہ پرم آتما جس کو جوگی جن سمادھی لگاکر دھیان کرنے مین اور عقل و دل وغیرہ محسوسات کے ادراک سے باہر
ہو وہی میرا پُتر ہوا در بصورت موجد اور آدآ چاچ باتسل اُپاسنا کا کوشلیا مہارانی کو سمجھنا چاہیے ایکدفعہ مہارانی
ممدوحہ بھگوت کو پالنے پر خواب کراکر خود واسطے پوجن کُل دیوتا کے تشریف لیگئین بروقت پوجا کے بھگوت یعنے
شری رامچندر مہاراج کو دیکھا متعجب ہوکر وہان سے جو بمکان خوابگاہ بھگوت کے آئین تو وہان سوتا پایا پھر
پوجا کے مکان مین گئین تو وہان بھی بھگوت کو دیکھا غرض دو چار دفعہ کے آنے جانے مین جو دونون جگہہ
بھگوت کو موجود پایا تو متفکر ہو خیال کرنے لگین کہ یہ کیا بات ہے بھگوت نے فکر اور رنج دیکھکر اپنے سروپ
اور اپنی مایا کے درشن ماتا کو کرائے کہ بیشمار برھمانڈ ہین اور علیحدہ علیحدہ قسم سے سب برھمانڈونکی رچنا ہے
اور سب مین سری رگھنندن سوامی براجمان ہین لیکن بھگوت کا روپ مثل پیدائش برھمانڈون کی جُدا
جُدا قسم کا نہین سب جگہ یکسان اور برابر ہے برھما وشیو سدّھ دیوتا دُسرو غیرہ استتّ کرتے ہین اور
ایک گوشہ مین وہ مایا کہ جو سب برھمانڈون کو بناکر پھر ناش کردیتی ہے خائف وہراسان موجود ہے
کوشلیا جی یہ چرتر دیکھکر خوفناک ہوئین اور بیتاب ہوکر قدم پکڑلیے بھگوت نے ہنسکر تسلی و تشفی کری اور فرمایا کہ آیندہ
تمکو میری مایا کبھی نہ ستادے گی اس چرتر سے بھگوت کی ہدایت یہ ہے کہ جس کو میرا سروپ حاصل ہے اُسکو مجھ سے سوائے
اور کون پوجنے کے لائق باقی ہے کسواسطے کہ جس دیوتا مین جو الشور تا وغیرہ ہے وہ سب میری دی ہوئی ہے اور وہ دیوتا
مجھ سے ہی متعلق ہے پھر تو کوشلیا جی اسقدر بھگوت سروپ کے جتنون اور لاڈ لڈانے مین مصروف ہوئین کہ جسکا بیان
نہین ہوسکتا اور ایسا بھگوت کا روپ ظاہر و باطن مین سمایا کہ سوائے محبت اور سروپ بھگوت کے متعلق خیال
دوسرا نہ رہا چنانچہ جب رگھنندن سوامی بن کو تشریف لے گئے تو سروپ بھگوت کا ایسا روبرو کوشلیا جی کے رہتا تھا
کہ کبھی بن کو جانا معلوم نہوا جب کوئی یاد دلاتا تھا سوقت بن کا جانا معلوم ہوتا تھا اور بعد لحظہ کے پھر وہی حالت
ہوجاتی تھی جب رگھنندن سوامی بعد فتح لنکا واپس تشریف لائے اور کوشلیا مہارانی بدستور معہود کہ جسطرح پہلے
آرتی بھگوت کی کیا کرتی تھین آرتی کرنے لگین تو یہ معلوم نہوا کہ یہ وقت کونسا ہے آیا وہ ہے کہ رگھنندن سوامی حسب
معلوم ہر روزہ آیا کرتے تھے یا وہ کہ چودہ برس کے بعد آئے ہین بلکہ یہ فکر ہوئی کہ اس لڑکے نے رکھیشورن کا سا
روپ کیون بنایا ہے اور جانکی مہارانی کا سروپ دیکھکر یہ خیال ہوا کہ دیکھو اس لڑکے نے اپنا سوانگ تو رکھیشور نکا

بنایا ہی تھا لیکن پیاری بہو کا روپ بھی ویسا ہی بنا لیا اُسی وقت شری جانکی مہارانی کو اپنے ساتھ اُٹھا لے گئین اور آبھوکھن وغیرہ سے شرنگار کرایا جب بھگوت کے راج سنگھاسن پر بیٹھنے کا سماج ہوا اور تمام زمانہ مین خوشی اور دھوم ہوئی تو کوشلیا مہارانی کو یہ فکر ہوئی کہ بروقت راج تلک کھیشو دیوتا و اسُر وغیرہ سب آوین گے اور میرا لڑکا اور بہو پرم سکمار اور کومل اور منوہر ہین ایسا نہو کہ روپ کو دیکھ کر کسی کی نظر لگ جاوے سو سمترا وغیرہ رانی تو تیاری منگل و آرتی وغیرہ مین رہین اور خود کوشلیا مہارانی کو تا وقت کرنے آرتی کے تلاش لوازمات وضیعہ نظر کی رہی غرض بروقت راج تلک جب آرتی کرتی شروع کری تو اول واسطے بچانے نظر کے نقطہ سیاہی کا اپنے لڑکے اور بہو کے چہرہ پر لگایا تب آرتی کری اور روپ کو دیکھ کر پرم آنند مین مگن ہو گئین ہے اگھننددن سوامی اسوقت کے پرم آنند کا جو ذرہ مین سے کرور کرور دان حصہ ہے اس اپنے خانہ زاد کے نصیب کرو ؞

کتھا ۲ نند بابا नन्द बाबा نند بابا اور جسودا رانی منجملہ نند یعنے دھرانند و دھروانند و اپنند و ابھنند و

अभिनन्द उपनन्द ध्रुवानन्द धरानन्द

سونند و ابھیانند و کرمانند و دھرمانند و بلبھانند کے دھرانند جی کے گھر بھگوت اوتار ہوا سو دھرمانند موصوف و جسودا

धरानन्द वल्लभानन्द धर्मानन्द कर्मानन्द अभयानन्द सुनन्द

رانی کی یہ کتھا ہے جسطرح کوشلیا مہارانی کی مہما اور بھگتی کا بیان کسی سے نہین ہو سکتا وہی حال جسودا ماتا و نند بابا کی مہما کا ہے سر مو کسی طرح کا فرق نہین اگر کوئی اُن مین سے کسی کو ترجیح دیوے تو خلاف ہے یا بسبب پاسنا بھید کے سمجھنا چاہئے البتہ بھگوت چرتروں کو فرق ہوا یعنے شری رام اوتار مین تو ایسا چرتر کوئی نہین ہوا کہ جسکو کوشلیا جی سے پوشیدہ کرنے کی ضرورت ہو اور شری کرشن اوتار مین ابتداسے سب چرتر ایسے ہوئے کہ ماتا سے پوشیدہ کرنا ضرور ہوئے وجہ اِس قسم کے چرتروں کی صاف اور سب کو ظاہر ہے کہ زمانہ کلجگ قریب آنے والا تھا اور بھگوت کا اوتار صرف واسطے اُدھار جگت کے ہوتا ہے تو جیسے چرتر اُس زمانہ کے پیدا ہونے والوں کو مرغوب اور اپنی طرف لگانے والے دیکھے ویسے ہی کئے اور اُن چرتروں کی خبر جسودا ماتا اور نند بابا کو کبھی نہین ہوئی اور اگر کوئی قرینہ اشتباہ کا ہو گیا تو یہ سمجھا کہ ہمارا بالک بھولا اور سیدھا سادھا ہے اُسنے یہ کام نہین کیا ہوگا چنانچہ جب خود بدولت گوپکاؤن کا ماکھن چُراتے اور روے واسطے دیکھنے روپ کے بہ بہانہ نالش جسودا مہارانی کے پاس آتین اور نالش کرتین تو جسودا اپنے فرزند ارجمند کو تنکی کا ہرگز قصور نہ سمجھتین بلکہ اُنکو ہی ملزم کرتین ایکدفعہ رات کو کسی کنج مین خود بدولت اور رادھکا جی بہار ودراس بلاس کرتے رہے جب دو چار گھڑی رات رہی تو خود بدولت چپکے چپکے اپنے پلنگ پر آکر سو رہے بسبب جلدی کے بجائے پیتامبر کے رادھکا جی کا نیل امبر بدل گیا تھا اُسی کو اوڑھے ہوئے آرام مین تھے صبح ہی جسودا نے

جگایا تو نیل انبر کو دیکھکر یہ جانا کہ بلدیو جی کا نیل انبر بدل گیا ہی اور باہم گرہنسی کھیل مین جو رادھا جی کے
ناخنون کا نشان جسم پر نمودار ہو گیا تھا تو اُسکو یہ خیال کیا کہ کل ایسے بن مین یہ لڑکا گیا تھا کہ بندرون نے
گھیر لیا اور اُن کے ناخنون کا نشان جسم پر ہی اور چشم نیمخواب اور شب بیدار کو یہ جانا کہ بسبب تکلیف لگنے ناخن
بندرون کے رات کو خواب نہین آیا نہایت محبت اور پیار کر کے چھاتی سے لگایا اور رُونے لگین براے
آیندہ فہمایش کی ایسے بن مین پھر ہرگز نہ جانا اور براہمنون کو بلاکر صدقہ اور دان دیا اگرچہ گھر پر ہزارون
غلام کنیز موجود تھے لیکن جو گئو خاص واسطے بھگوت کے نامزد تھین اُنکی خدمت اور اُنکا دوہنا اور دودھ
گرم کرنا اور جمانا اور بلونا جسودا جی خود اپنے ہاتھ سے کیا کرتی تھین کبھی کسی کو دخل نہ تھا اور جو ماکھن ہوتا
تھا اُس کو علیحدہ علیحدہ چند ظروف مین ایسی جگہ رکھا کرتین کہ جہان بھگوت کی نظر آتے جاتے پڑے مطلب
یہ تھا کہ کسی طرح یہ لڑکا مجھ سے مانگ کر یا پوشیدہ کچھ ماکھن کھاوے تا کہ لاغری رفع ہو براہمن اور فقیر
جو کہین کچھ جاننے والا سنتین تو اُسکو کمال منت اور آرزو سے بلاتین اور دھن و دولت حسب دلخواہ
دیکر اس بات کا تعویذ گنڈہ کرایا کرتین کہ لڑکا تشکمار ہو بُری بھلی جگہ وقت بے وقت پھرتا ہی کسی کی نظر گذر
نہو جاوے اور کسی طرح کمزوری رفع ہو ایسے چرتر اور بھاؤ بیشمار ہین کہ اگر کوٹان کوٹ جنم شیش اور شاردا
کے پاؤن تو بھی بیان نہ کر سکون اور کس طرح بیان ہو کہ جو شخص مہا پاپی اور ہٹ اُن بھاؤ اور چرتر
جسودا ماتا کا خیال کر لیتا ہی اُس کی مہما کسی سے نہین کہی جاتی اور ترن تارن ہو جاتا ہی جو پرم آنند
جسودا ماتا کو نصیب ہوا وہ نہ برہما کو نصیب ہوا نہ شیو کو نہ لچھمی کو اور کسی کی تو کیا حقیقت کہ بھاگوت اس
امر کی گواہ ہی ایک ہدایت بھگوت کا اس کتھا مین لکھنا مناسب معلوم ہوا اور وہ یہ ہی کہ جب جسودا جی نے بہ
سبب ظہور چند قصور کے اُس شوخ اور شرارتی کو اوکھل سے باندھنا تجویز کیا تو یہ خبر سنکر سب گوپیکا خوش
ہوئین کہ آج سب شرارتون کا عوض ہو گا اور اپنے اپنے گھر سے رسی لیکر دوڑین اور اصل مطلب بھی یہ
تھا کہ اسی بہانہ سے اُس پرم شوبھا کو دیکھ آوین جب جسودا جی باندھنے لگین تو ہر ایک رسی دو انگشت
کم ہوتی رہی حتی کہ کسی گوپیکا کے گھر رسی نرہی اور بھگوت نہ بندھے تب تو جسودا جی کو بہت شرم اور
ہلاہین ہوا اور عرق آگیا کرپا سندھ مہاراج اپنی والدہ کی آرزو گی نہ دیکھ سکے اور فوراً رسی مین بندھ گئے
اس چرتر مین یہ ہدایت ہی کہ میرے بندھ جانے مین صرف دو انگشت کا فرق ہی ایک انگشت کا تو از جانب
بھگت یعنے محبت اور کوشش کا اور دوسرے انگشت کا از جانب میرے یعنے کرنا اور دیا کا جو وقت

بھگوت کی جانب سے کوشش ہوئی اور اُسکے سبب سے مین نے رحم فرمایا تو فوراً آنند ہو جاتا ہون یعنے طالب
کو ملجاتا ہون

کتھا ۳۱ विट्ठलनाथ بٹھل ناتھ گسائین خلف الرشید بلبھ آچارج کہ جنکی کتھا دھرم پرچارک نشٹھا مین لکھی گئی ایسے پرم بھگت باتسل نشٹھا کے ہوئے کہ جو سکھ باتسل کا نندبابا کو ہوا تھا وہی بھگوت نے کرپا کرکے اُن کو دیا دستور بٹھل ناتھ جی کا یہ تھا کہ شب و روز بھگوت آرادھن یعنے لاڈ لڑانے اور کھلانے اور تیاری راگ بھوگ اور سیوا مین رہتے تھے صبح ہی بھگوت کو خواب سے جگانا اور مُنھ دھونا کچھ بھوجن کرانا پھر اشنان کرانا زیور و لباس پہنانا شرنگار کھلونا وغیرہ تلاش کرکے لانا بچھونا بچھانا آرام کرانا و دیگر لوازمات بال چرتر مین مصروف رہنا اور یہ آرادھن صرف ایکدفعہ نہ تھا بلکہ سات دفعہ کرتے تھے غرض سوائے سیوا اور آرادھن کے مطلق توجہ دلکی دوسری طرف نہین جاتی تھی جیساکہ اصلی گوکل اور نندرائے کا سماج تھا ویسا ہی سب کارخانہ اور ویسی ہی شوبھا کا سامان اپنے سیوکون کے دلپسر منقوش اور ظاہر کردیا تھا بیشک بٹھل ناتھ جی نے کلجگ کے زمانہ کو دواپر کردیا اگرچہ تصور مین بھگوت کے بال چرترون کا درشن مثل ساکچھات درشنون کے ہوتا تھا لیکن ایکدفعہ یہ تمنا ہوئی کہ ساکچھات بال چرتر دیکھین بھگوت نے رضامندی اُنکی از بس ضرور تصور فرماکر ارشاد فرمایا کہ ہم اپنی آدیش اوتار سے تم کو بال چرتر دکھلا وینگے چنانچہ جب گردھرجی پسر کلان پیدا ہوئے تو اُنکے جسم مین بھگوت کی کلا نے حلول فرمایا اور بال چرتر بٹھل ناتھ جی کو دکھلائے جب گردھرجی عمر پنجسال سے متجاوز ہوئے تو وہی کلا گردھرجی سے علٰحدہ ہوکر دوسرے صاحبزادہ کے جسم مین آگئی اسیطرح سات صاحبزادہ ہوئے اور سب مین بھگوت نے اپنی کلا کا عود فرماکر بال چرتر دکھلائے ایکدفعہ بھگوت بندر کو دیکھکر ڈرے اور دوڑکر بٹھل ناتھ جی کی گود مین آچھپے اُسوقت بٹھل ناتھ جی کو بھگوت کی ایشورتا کا خیال تھا محبت سے گود مین بٹھلاکر اور پیار کرکے فرمایا کہ جسوقت لنکا پر چڑھے اور بیشمار بندر مثل کال کے ہمراہ تھے اُسوقت تو کبھی خوف ہوا اب اِس ایک چھوٹے سے بندر سے کسواسطے خوف ہو بھگوت نے فرمایا کہ اگر تمھاری توجہ دل طرف میری ایشورتا کے راغب ہو تو بال چرتر کی اُپاسنا کیا ضرور ہو اور اگر بال چرتر کی اُپاسنا مقدم ہو تو اُن چرترون کا سبب پوچھنا ضرور نہین میرے چرتر اور میرے سروپ بمقتضائے بھگت بتسلتا دکرپاتا حسب خواہش بھگتون کے ہوتے ہین ورنہ ان معاملات سے علٰحدہ اور سب مایا کے گنون سے جدا ہون بٹھل ناتھ جی اس کرپا بھگوت سے کمال آنند ہوئے اور ساتون صاحبزادون کا نام شجرۂ خاندان بلبھ آچارج مین مندرج ہوا اور

سب آوینش اوتار ہوئے سات گادی اُن کے نام سے ابتک گوکل مین ہین اور مشہور ہین گویا اس سنسار سمدر سے پار
اُترنے کو مثل سات جہاز کے ہین سات مورتی بھگوت کی براجمان کردہ سوامی بلبھ آچارج اور بٹھل ناتھ اور
اُنکے صاحبزادون کی ہتی منجملہ اُن کے ایک مورتی شری ناتھ جی مہاراج کی حسب درخواست اور منت وخوشامد
رانا والی اودے پور کے بطور سیر راج رانا موصوف مین بعہد عالمگیر بادشاہ تشریف لیگئی اور اودے پور
سے بارہ کوس جانب شمال براجمان ہین اور ناتھ دوارہ تمام جہان مین مشہور اور معروف ابتک خود بدولت
وہان بطور مسافران رونق بخش ہین کہ خاص قیام کے واسطے کوئی مندر نہین بنوایا گسائیان وپوجاریان کے
واسطے مکانات عظیم الشان تیار ہوگئے ہین اور بٹھل ناتھ جی کی اولاد مین سے وہان کے ادھکاری وہ گسائین
ہین اور اسیطرح دوسری مورتی موسوم بہ چندرمان عہد بادشاہ مذکور ہین والی جیپور لے گیا وہ مورتی جیپور
سے واپس آکر کام بن مین براجمان ہے اور گرد دوارہ عظیم الشان بٹھل ناتھ جی کی اولاد مین سے وہان
پوجاری اور گسائین ہین

کتھا कर्मा बाई کرما بائی پرم بھگت باتسل اُپاسک ہوئین دستور ہے کہ طفلان خردسال صبح کو اُٹھتے
ہی کھانا مانگا کرتے ہین اور والدہ کھچڑی یا روٹی کی فکر قبل از بیداری کر رکھتی ہے سو کرما بائی جی کو اُسی بھاؤ
سے اول فکر بھگوت کی کھچڑی تیار کرنیکی ہوتی اور بلا اشنان وکریا وغیرہ کے تھوڑی سی کھچڑی چھوٹے سے کوزہ مین
انگارون پر رکھدیا کرتین اور جب وہ تیار ہوجایا کرتی تو کمال پریت اور محبت سے بھگوت کو بھوگ لگایا کرتین
اور جگناتھ رائے سوامی پرشوتم پوری سے تشریف لاکر اور خوش ہوکر کھایا کرتے اکیدفعہ کوئی سادھو آگیا اور اسطرح
کی کھچڑی کا بھوگ لگانا منع کر کے آچار وکریا سکھائی ناچار کرما بائی جی نے سادھو کی اجازت کا عدول
مناسب نجانا اور موافق اُس کے ارشاد کے عمل کیا اِس سبب سے وقت معہود مین دیر شروع ہوئی اور گرسنگی
بھگوت کی کرما بائی کو مضطرب اور بیقرار کرنے لگی ایک روز بھگوت کرما بائی جی کی گود مین بیٹھے ہوئے
کھچڑی بھوجن کر رہے تھے کہ پرسوتم پوری مین راج بھوگ کی تیاری ہوئی اور بھگوت بلا ہاتھ منھ دھوئے وہان پہونچے
جب پنڈتون نے بھگوت کے ہاتھ اور منھ کو کھچڑی لگی دیکھی تو متعجب ہوئے اور حال پوچھا فرمایا کہ کرما بائی ہمکو صبح
ہی کھچڑی بھوگ لگایا کرتی تھی اور ہم اُسکی محبت کے قابو مین ہوکر واسطے بھوجن کے جایا کرتے تھے اب ایک سادھو نے اس بائی کو
آچار اور کریا کی تعلیم کردی ہے کہ اُسکے سبب سے دیر ہوجاتی ہے سو اُس سادھو کو اجازت دو کہ کرما بائی کو معمولی قدیم کی اجازت دیدے اور
پوجاریون نے اُس سادھو کی تلاش کر کے کرما بائی جی کے گھر بھیجا اور وہ جب شاد بھگوت کے اجازت دے آیا کرما بائی جی نے

کہ اس کرپا چار کو بلائے عظیم سمجھ رکھا تھا بدین سبب کہ میرا لڑکا شکمار اور کم خور ہر تا دوپہر بھوکھا رہنے لگا جب اجازت معمول قدیم کی پائی تو کمال خوشی سے جسم مین نہ سمائین ابتک جوجگناتھ راے جی مین صبح ہی سب بھوگون سے اول کھچڑی کا بھوگ بنا مزہ کرما بائی کے لگایا جاتا ہے تو اس کے دو سبب معلوم ہوتے ہین ایک یہ کہ بھگوت نے گیتا جی مین فرمایا ہے کہ جو شخص جس بھاؤ سے مرتا ہے وہ اُسی بھاؤ کو پراپت ہوتا ہے سو اس قول کے موافق کرما بائی جی کو جسودا مہارانی کا درجہ ملا کسواسطے کہ اُن کو وقت مرگ کے اپنے باتسل بھاؤ مین مستقل نشٹھا تھی اور موافق اُپاسنا اور بھاؤ کے ابتک بھگوت کو کھچڑی کا بھوگ لگاتے ہین دوم یہ کہ بھگوت اپنے بھگتون کو ہدایت فرماتے ہین کہ میری محبت او باتسل بھاؤ کا یہ درجہ ہے کہ کرما بائی جی کی کھچڑی کا مزہ اور لطف ابتک میری زبان سے نہین چھوٹا اُپاسکان اور بھاؤ کان درسکان کو واضح رہے کہ بیشک کرما بائی جی خود تشریف لاکر ابتک وہ کھچڑی بھوگ لگاتی ہین کسواسطے کہ ہزار ہا قسم کے طعمہ واسطے بھگوت کے پرسوتم پوری مین تیار ہوتے ہین لیکن جو لطف اور مزہ کرما بائی کی کھچڑی کو ہے اسقدر اور کھانیکو نہین

کتھا ॥ کرشنداس जी कृष्णदास کرشنداس جی باتسل نشٹھا مین ایسے پرم بھگت ہوئے کہ شری گوبردھن دھاری برج بھوکھن مہاراج نے اپنے نت پرم آنند مین شامل کر لیا شری بلبھ آچارج نے گرو کے فرمودہ پر ایسا عمل کیا کہ خود بھجن اور سیوا کے سروپ ہو گئے اور شاعری بے عیب ایسی تھی کہ پنڈت اور بھگت سب جسکو حرز جان سمجھ کر ونڈوت کرتے تھے اور ابتک ہادی گمراہان ہے برج کی رج کو مثل اپنے اسٹ دیو کے جاننا اور ہمیشہ ست سنگ مین بھگوت بھگتون کے رہے ایکدفعہ واسطے خرید سامان شرنگار شری ناتھ جی کے دہلی مین آئے جلیبی لطیف دیکھکر خیال ہوا کہ اگر ناتھ جی کے واسطے یہ جلیبی بھیجی جاوین تو آنگن مین کھاتے پھرتے ہوئے اور بندرون اور جانورون کو کھلاتے ہوئے بہت خوش ہون گے اور یہ بھی خیال فرماوین گے کہ ہمارے بابا نے ہمارے واسطے دہلی کی مٹھائی بھیجی ہے اور اپنے یارون کو کھلاوین گے غرض اس تصور یہ سروپ کے چنتون مین مگن ہو کر اُن جلیبیون کا بھوگ شری ناتھ جی کو لگایا اور وہ ایسا مقبول ہوا کہ طاش جلیبیون کا دوکان سے کرشنداس جی کے روبرو آگیا کہ اُسکا پرشاد اپنے سیوکون کو دیا بعض نے تو نہ لیا اور یہ سمجھا کہ پجاری کی عقل مین فرق آگیا ہے نہ معلوم جلیبی کس کرپا اور آچار سے بنی ہین اور بعض نے کہ دھا پرشاد تصور کیا اور در باب کرپا اور آچار یہ سمجھا کہ بزرگون کے عمل مین دخل کرنا نچاہیے اُنکی اجازت کو سر پر رکھنا واجب ہے وہان سے آگے چلے ایک طوائف کو ناچتا دیکھکر پریم مین مگن ہو گئے کہ اس چندر مکھی کا ناچ ناتھ جی کو دکھانا چاہیے

فقط

اور اپنے پاس بلاکر کہا کہ ہمارا صاجزادہ ناچ راگ کا بڑا رسیا ہے اُسکے روبرو ناچنے کے واسطے چل اُس نے قبول
کیا چنانچہ ساتھ لے کر آئے اور گوبردھن جی مین مانسی گنگا کا اسنان کراکر زیورا ور لباس زرق برق کا پہنایا
اور عطر وغیرہ خوشبو لگاکر مندر مین لے گئے طوائف مذکور سروپ شری ناتھ جی کا دیکھ کر نشۂ تعشق سے مست
ہوگئی اور من کرم بچن سے بھگوت کی ہوکر محو دیکھنے اور دکھلانے کی ہوئی کرشنداس جی نے پوچھا کہ ہمارے
صاجزادے کو دیکھا طوائف نے جواب دیا کہ دیکھا اور میرے دل مین سماگیا پھر اُسنے ناچنا اور گانا
شروع کیا اور ایسے بھاؤ اپنی مکان وغیرہ کے بتائے اور دکھلائے کہ اس پرم رجھوار کو اپنے حُسن اور ناچ
اور راگ اور بھاؤ کے قابو مین کرلیا اور پھر تدا کار روپ ہوکر اور دیہہ کو چھوڑ کر نت بہار مین شامل ہوئے
کروڑون ڈنڈوت ہین بھگوت بھگتون کے چرن کملون کو ایک لحظہ مین پرم پاتکی اور گنہگارون کو کہ جنھون نے
کبھی نام تک نہین لیا تھا اُس درجہ کو پہونچا دیتے ہین کہ خود وہ بیشمار برہمانڈون کا پیدا کرنیوالا ہوجاتا ہے کرشنداس
جی نے پریم رس راس گرنتھ تصنیف کیا کہ اُسکو خود شری ناتھ جی نے مقبول فرمایا اور سب بھگتون کو مرغوب اور
پرمان ہے سُورداس جی نے بروقت ملاقات کے کرشنداس جی سے کہا کہ کوئی پد اپنی تصنیف کا ایسا پڑھو کہ
جسمین میری تصنیف کا پرتو ہووے کرشنداس جی نے دس پانچ پد سُنائے لیکن سُورداس جی نے اپنی
تصنیف کا پرتو سب مین ظاہر اور ثابت کردیا کرشنداس جی نے فرمایا کہ حسب فرمایش تمھارے صبح کو سُنادینگے
اور فکر مین ہوئے شری ناتھ جی مہاراج پرم کرپال نے جو اپنے بھگت کو متفکر دیکھا تو خود ایک پد تصنیف کرکے
اُنکے تکیہ کے نیچے رکھ دیا کرشنداس جی نے جو صبح کو اُٹھ کر دیکھا تو بھگوت کرپا سے خوش ہوئے اور سُورداس
جی کو وہ پد سُنایا چونکہ سورداس جی بھی پرم بھگت تھے جان گئے اور فرمایا کہ یہ کرتوت تمھارے کو تکی کی ہے کہ اپنے
بابا کی حمایت کری اور دونون بھگوت پریم مین محو اور مدہوش ہوگئے اول مصرع اُس پد مصنفہ بھگوت کا یہ ہے
مصرع آوت بنے کانھ گوپ بالک سنگ بیچ کے کھرئین چھورت الکاولی واضح ہو کہ کرشنداس اور سُورداس
جی دونون گروبھائی بلبھ آچارج جی کے چیلے ہین کرشنداس جی ہرروز متھراجی سے بسرانت گھاٹ کا جل واسطے
بھگوت اسنان کے لایا کرتے تھے کہ گوبردھن جی سے نو کوس ہے بھگوت نے منع کیا کہ اسقدر تکلیف کچھ ضرور
نہین لیکن جب کرشنداس جی نے نہ مانا تو شری ناتھ جی نے نشان لانے سبوچہ پانی کا اپنے سر مین دکھایا
کرشنداس جی مجبوری کو پ یعنے چاہ کے جل سے اسنان کرانے لگے ایک روز سبب لغزش پا چاہ مین گر پڑے اور
نت لیلا بہار بھگوت مین شامل ہوئے ریک لوگون کو ایک تو دُکھ اُنکی مہاجرت کا اور دوم چاہ مین گرکر مرنے کا

ہوا سری ناتھ جی مہاراج اُس بدنامی کو برداشت نہ کرسکے کرشنداس جی کا نت بہار مین شامل ہونا سب پر ظاہر
اور ثابت کرو یا یعنی کرشنداس جی ایک شخص گوال کو متصل گوبردھن جی کے ملے اور اُس گوال سے یہ بات کہی کہ گسائین
بٹھل ناتھ جی سے ڈنڈوت کرکے عرض کرنا کہ اسوقت وہ کوئی اور شورخ طرف گوبردھن کے اکیلا چلا گیا ہو اُسکی
تلاش کو جاتا ہون اسواسطے حاضر نہین ہوسکتا اور میری خوابگاہ مین ساٹھ ہزار روپیہ مدفون ہو تم اُسکو نکلوا کر
نصفی زیور اور شرنگار شری ناتھ جی مین اور نصفی سادھو سیوا مین لگا دو بٹھل ناتھ جی نے جو حسب نشان کے
تلاش روپیہ کی کری تو اُسی قدر روپیہ نکلے اور سب کو بھگتی کرشنداس کا اعتقاد ہوا:

کتھا گسائین گوکل ناتھ جی گوکلناتھ خلف الصدق بٹھل ناتھ جی اور نبیرہ بلبھ آچارج کے بھگتی اور سب
گنو نکے سدر صاحب عقل و فہم و خوبصورت و متحمل و بردبار وکم گو اور شری گردھر مہاراج کے بھجن مین مستقل ہوئے
بھگتی کے پرتاپ سے جن کے چرنون کو سب راجہ ڈنڈوت کرتے تھے ظاہر و باطن یکسان اور دل واسطے فائدہ
لوگون کے متوجہ رہتا تھا اُنکی خدمت مین ایک شخص مالدار واسطے سیوک ہونیکے آیا اور لاکھون روپیہ واسطے
نذر بھینٹ کے لایا گسائین جی نے اُس شخص سے پوچھا کہ تمھاری محبت دلی کس چیز مین ہو اُس نے جوابدیا کہ
کسی چیز مین نہین گسائین جی نے فرمایا کہ تم کسی اور گرو کی تلاش کرلو اگر تم کو کسی طرف محبت ہوتی تو ممکن
تھا کہ اُس طرف سے دل کو ہٹا کر بھگوت کیطرف رجوع کیا جاتا اور جبکہ تمہین ہی محبت کا نہین تو بھگوت بھگتی
کا شجر کب پیدا ہوگا فی الحقیقت جو دلکو بلا محبت و شوق ہو مثل سنگ خارا کے ہو کانہا حلال خور ہمیشہ ناتھ جی
کے مندر مین واسطے جاروب کشی کے آیا کرتا تھا اور روپ انوپ بھگوت کے درشن کرکے رس اور پریم مین
مگن رہتا تھا گسائین جی نے ہر ایک کی نظر کا پڑنا شری ناتھ جی پر مناسب نجانکر پردہ کی دیوار بنوا دی اور کانھا
موصوف کو بھگوت کے درشن ہونے موقوف ہوئے بھگوت بھگت تبسل کو اُسکی محرومی پسند نہ ہوئی اور یوقت
شب خواب مین کانھا مذکور کو اجازت فرمائی کہ گسائین گوکل ناتھ جی سے عرض کردینا کہ دیوار جدید دُور کردین
ہماری سیر مین خلل انداز ہو کانھا نے اپنے دل مین خیال کیا کہ گسائین جی کی خدمت مین پہونچنے کی
مجھکو کب تاب و طاقت ہو اور اگر جاتا ہون تو خوف ہو کہ دربان بخیال گستاخی زدوکوب کرین گے پس
لال جی مہاراج ناحق مجھکو تنگ کرتے ہین یہ سمجھکر خاموش ہو رہا شری ناتھ جی مہاراج نے تین روز تک
خواب مین وہی ارشاد فرمایا ناچار گیا اور دربان سے عرض کیا کہ کچھ گسائین جی سے عرض کرتا ہے دربان نے
بخیال گستاخی اطلاع نہ کری لیکن کسی اور شخص نے بر سبیل تذکرہ عرض کردیا گسائین جی نے اُسوقت بلوایا اور حسب الالتماس

اُسکے تخلیہ کرکے پوچھا کانھانے پیغام بھگوت کا سُنایا اور یہ بھی کہا کہ تین روز سے برابر تاکید ہی گُسائین جی نے پوچھا کہ کیا میرا نام بھی ناتھ جی نے لیا ہی جوابدیا کہ آپ ہی کا نام لیکر کہا ہی کہ دیوار مسمار کرین جو گُسائین جی کو بھی کچھ اشارہ اِس بات مین معلوم ہوا تھا قول کانھا کا مطابق اُس اشارہ کے جان کر بے اختیار ہوگئے اور کانھا موصوف کو دوڑ کر چھاتی سے لگا لیا اور تعمیل حکم بھگوت کی کر دی ::

کتھا گُنجا مالی (गुंजामाली) نام مشہور ہونے کی وجہ یہ ہی کہ گُنجا یعنے گھونگچی جسکو صراف بجائے وزن ایک رتّی کے رکھتے ہین اُسکی مالا بہت پہنا کرتے تھے بدین سبب کہ برج بھوکھن مہاراج کو اُسکی مالا عزیز تھی اِسواسطے گُنجا مالی نام مشہور ہوا معنی اُسکے یہ ہین کہ گنجا کی مالا والا لاہور کے رہنے والے تھے پسر اُنکا مرگیا بہو سے کہا کہ مال و دولت گھربار سب تیرا ہی اور گوپال جی مہاراج مالک اور سوامی ہین جو تجکو مطلوب ہو وہ لے کر بھگوت بھجن کیا کر چونکہ بہو مذکور بھگوت بھگت تھی اُس نے کہا کہ مجھکو کچھ مطلوب نہین گوپال جی مہاراج کی مورتی واسطے سیوا کے میرے حوالہ کرو اور کمال متمنی بھگوت سیوا کی ہوئی گُنجا مالی جی نے بھگوت سیوا تو اُس بہو کے سپرد کر دی اور مال و اسباب استری کو دیکر خود بندرابن مین تشریف لائے اور برج بلبھ مہاراج کے بھجن کیرتن مین مصروف ہوئے بہو بڑھاگی ممدوحہ بھگوت سیوا کرنے لگی اور ایسی مستغرق ہوئی کہ کوئی وقت بھجن اور سیوا سے خالی نہ رکھا جس مقام پر بھگوت مورتی براجمان تھی وہان دیگر اشخاص کے طفل حسب خواہش اور بھاؤ بہو موصوفہ کے کھیلا کرتے تھے ایک روز اینٹون کا کھوہا اُن لڑکون نے بھگوت کے اوپر ڈالدیا بہو ممدوحہ اُن پر ناراض ہوئی اور آنے سے بند کر دیا جب بھوجن تیار کرکے بھگوت کے سامنے لے گئی تو بھگوت نے بھوجن نہ کیا اور آزردہ ہو کر فرمایا کہ ہمارے یارون کو آنے سے منع کر دیا ہم تیری روٹی بھی نہین کھاتے بہو جی نے بہت منّت اور خوشامد کری لیکن ایک نہ سُنی تب تو خفا ہو کر کہا کہ میرا کیا نقصان ہی تمھاری ہی پوشاک خراب ہوتی ہی سو مین جسقدر خاک دھول کی مرضی ہوگی صبح کو ڈلوا دونگی اب بھوجن کرو بھگوت بلا اپنے یارونکے ہرگز راضی نہوئے ناچار اُن لڑکون کو مٹھائی دینی کرکے منّت و سماجت سے لائی اور تب بھگوت نے بھوجن کیا واہ واہ بھگوت کی کرپالتا اور دیالتا کہ اپنے بھگتون کی پریت کا ایسا نباہ کرتے ہین کہ خواہ نخواہ طبیعت کو کشش بھگوت کے چرترون مین ہوجاتی ہی بابائی یعنے بہو ممدوحہ کی بھاؤنا باتسل تھی اور بالکون کو کھیل عزیز ہوتا ہی سو وہی بھاؤ بھگوت نے پختہ اور مضبوط کر دیا

کتھا گرو دھر جی مہاراج (गिरिधर) خلف بھل ناتھ بنیرہ بلبھ آچارج جی کے مثل کلپ برچھ کے ہوئے بلکہ کلپ برچھ سے بھی اسقدر فضیلت تھی کہ وہ تو مطلب دنیاوی کو حسب خواہش دیتا ہی اور گرودھر جی مہاراج ارتھ دھرم کام موکش اور

بھگوت بھگتی مستقل کے دینے والے بلا خواہش ہوئے سب شاستروں کا سارا اور بید کا اصل مطلب جو بھگوت گیان ہی اُسکو بخوبی سمجھا اور نندجی برج راج کنور مہاراج کی سیوا اور خدمت مین باتسل بھاؤ سے عشق لگایا صرف اُن کے درشنون سے لوگ پوتر ہوئے تھے اور جس سبھا مین بیٹھے تھے اُس سبھا کی یہ سوبھا ہوتی تھی کہ گویا بھگت پریم کا امرت برستا ہی اور کہان تک بیان کیا جاوے کہ اپنے عہد کے لاثانی تھے

کتھا ۵۰ تیپرداس जी قوم کایستھ ساکن شیرگڈہ باتسل بھاؤ سے پریم اور بھگتی کے مجسم ہوئے ہر سال موسم سرما مین یہ نیم تھا کہ شری ناتھ جی مہاراج کیواسطے پوشاک زردوزی یا کسی اور عمدہ قسم کی تیار کرکے بھیجا کرتے تھے اتفاقاً راجہ نے تمام مال و اسباب اُن کا ضبط کرلیا اور کچھ پاس باقی نہ رہا فکر ہوئی کہ اب کہان سے باگا تیار کیا جاوے کچھ تدبیر نہو سکی جب سردی زیادہ ہوئی تو بخیال اس بات کے کہ اُس ٹھاکر کو سردی لگتی ہوگی مضطرب اور بیقرار ہوکر زار زار رونے لگے اور گھر مین جاکر خوب تلاش کری تو ایک دوات ہاتھ آئی بازار مین اُسکا ایک روپیہ ملا تھان پارچہ گندہ کا خرید کرکے سرخ رنگایا اور بھیجنے کی تدبیر مین ہوئے لیکن اُس پارچہ کو دیکھ یہ افسوس کرتے کہ اُس پرم منوہر سوبھا ٹھان اور ٹھاکر کیواسطے یہ موٹا کپڑا بھیجنا مناسب ہی اور اسی خیال مین بیتاب و بیہوش ہو جاتے کوئی بھگوت بھگت برج کو جانے لگا اُسکو وہ پارچہ سپرد کرکے کمال منت و زاری سے عرض کیا کہ اس کپڑے کی خبر گسائین جی کو نہووے کیواسطے کہ اُنکی کنیز کے لایق بھی نہین بھنڈارہ مین ڈالدینا وہ شخص آیا اور بھنڈاری نے اُس کو بیقدری سے اور کپڑونکے نیچے رکھدیا شری ناتھ جی کو کہ وہ سرمائی مرسلہ نندسروپ اپنے بابا کی باوجود پہونچنے کے توشہ خانے مین میسر نہوئی تو بسبب سردی کے کانپنے لگے گسائین جی نے لحاف اور رضائی زربفت و کمخواب وغیرہ اوڑھائی لیکن سردی موقوف نہولی پھر دوشالہ و رومال وغیرہ اوڑھائے تب بھی جاڑا بدستور رہا آگ کی انگیٹھی لائے اور سب دروازے بند کردیے لیکن کیا ذکر تھا کہ سردی رفع ہو گسائین جی نے بعد عوز کے بھنڈاری اور کار پردازان کو کہا کہ بھائی یہ سردی نہین کچھ متمردی ہی بیان کرو کہ کس کس بھگت نے کیا کیا سرمائی بھیجی ہی اُنھون نے جس جس راجہ اور اُمرا و دیگر اشخاص کی مرسلہ سرمائی تھی سب بیان کی اور اوڑھائی کچھ سود مند نہ ہوئی آخر مین بھنڈاری کو یاد ہوئی اور گسائین جی سے بیان کیا کہ تیپرداس مفلس ہوگیا ہی اُس نے ایک تھان بہت موٹا بھیجا ہی وہ واسطے باندھنے دیگر پوشاک بھگوت کے بھنڈارے کے اندر ڈالدیا ہی گسائین جی نے کہا کہ جلد لاؤ چنانچہ لائے اور اُسکا جھولناسا تیار کرکے پہنایا کہ فی الفور سردی رفع ہوکر شوخی اور رہٹ موقوف ہوئی شارح بھگت مال ہدایت فرماتا ہی کہ اس پریت اور بھگت تبسلتا کی طرف خیال کرکے دل لگانا چاہیے

سو فی الحقیقت اگر اس بھگوت کر پالتا کو خیال کر کے اور پڑھ سُنکر اگر کمبخت دل بھگوت مین نہ لگے تو بیشک سنگ خارا سے بھی ازبس سخت ہی بلکہ کوئی اور جنس سمجھنا چاہیے

نشٹھا بست و یکم[۲۱] درجہا داس نشٹھا و بیان شانزدہ[۱۶] کتھا بھگتان آن

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی پور کھ ریکھا کو پرنام کر کے رشیھدیو اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ اجودھیا پوری
मिन (ऋषभदेव) مین وہ اوتار دھارن کر کے گیان اور بیراگ کی انتہا واخیر درجہ کو تمام جہان مین ظاہر کیا مہاد اس
نشٹھا کی کس سے بیان ہو سکتی ہی بیشک واسطے اُدھار جگت کے اس نشٹھا سے بہتر اور کوئی وسیلہ نہین
اگرچہ دیگر نشٹھا بھی واسطے حصول بھگوت کے بکثرت ہین مگر انجام و اختتام سب نشٹھاؤنکا اِسی نشٹھا مین
پہونچ جاتا ہی مثلاً سکھا و باتسل ہی اور اس مین داس بھاؤ بظاہر مقدم نہین لیکن جو اصلیت پر نگاہ ہوتی ہی
تو حقیقت مین اصل اُنکی داس بھاؤ سے تعلق رکھتی ہی اور سکھا و باتسل بھاؤ صرف بمقتضاے رغبت دلی
واسطے رجوع ہونے طبیعت کے ہی چنانچہ اُن کے منترون سے صریحہ معنی سرن ہونے اور داس بھاؤ کے
نکلتے ہین پس جس حالت مین کہ اُن دونون نشٹھا والون کا یہ حال ہو تو مابقی نشٹھا ضمیمہ اور فرع داس نشٹھا کی
خود ہوگئین اور ہین - برہم استتی مین بھاگوت کے مندرج ہی کہ تبھی تک دُوئی و راحت و رنج وغیرہ اس آدمی کی
عقل کے سارق ہین اور تبھی تک خانہ داری وغیرہ مثل محبس ہی اور تبھی تک موہ یعنی اگیان مثل بیڑی کے ہی کہ
جب تک بھگوت کا داس نہین ہوتا دوسرا قول بھاگوت کا ہی کہ جس بھگوت کے صرف نام لینے اور سننے سے نرمل اور صاف
ہو جاتے ہین اُسکے داس اور غلام ہونے سے تو کونسا درجہ ہی کہ ملنے سے باقی رہے وعلیٰ ہذا القیاس صدہا ہزار
قول ہر ایک پُوران وغیرہ مین مشہور و معروف ہین اور یہ نشٹھا ایسی عام و مشہور ہی کہ جس کسی سے پُوچھا جاتا ہی
تو اپنے آپ کو غلام و بندہ ایشور کا اور ایشور کو سوامی اور مالک اپنا بیان کر دیتا ہی بلکہ یہ گفتگو زبانزد ہر کہ و مہ
کے ہی بعض اُپاسکان نے جو سرناگتی کو علحدہ داس نشٹھا سے بیان کیا تو سبب یہ ہی کہ داس یعنی غلام تو در باب
بجا آوری خدمات غلامی کے مجبور و ناچار ہی کہ ہر حالت مین اُسکو خدمت گذاری اپنے آقا کی واجب
اور مقدم تر ہی اور سرناگت یعنے پناہ مین آیا ہوا گو غلام سے زیادہ خدمت گذاری کرتا ہو لیکن مثل غلام کے
اُس پر فرض نہین کہ خدمات غلامی بجا لاوے چنانچہ بظاہر دیکھنے اور سننے مین آیا ہی کہ جو غلام کسی کا ہوتا ہی اگر وہ
خدمت معینہ اپنے آقا کی نکرے تو منجملہ نمکحرامان کے شمار ہوتا ہی اور نہ آقا رضامند رہتا ہی اور جو پناہ مین آتا ہی

اُس کے ذمہ کوئی خدمت نہین ہوتی لیکن اگر وہ مثل غلامان خدمت متعلقہ غلامی بھی بجالاتا ہو تو بسبب ہر وقت
پیش نظر رہنے اور خدمات کے کار بر آری جلد ہو جاتی ہو قواعد داس نشٹھا کے جا بجا مندرج ہین اور گسائین
تلسی داس جی نے بھی اجودھیا کانڈ رامائن مین داس نشٹھا کے بھاؤ اور قاعدہ خوب کچھ بیان کئے خلاصہ جملہ قواعد
کا یہ ہو کہ طمع ہر دو جہان یعنے ارتھ دھرم کام موکچھ کو صفحہ دل سے دور کر کے صرف اپنے آقا کی خدمت اور رضامندی
کو جملہ مقدمات پر مقدم تر سمجھے اور اپنے آپ کو سب طرح مجبور اور باختیار اپنے سوامی کے جانکر ظہور اسباب
راحت سے شادان اور امور رنج سے رنجیدہ نہو بلکہ راحت کو بخشیدہ اپنے سوامی کی اور رنج کو مستوجبی اعمال
بد سابقہ کے سمجھتا رہے اکثر زبانزد خلایق یہ بات ہو کہ اگر کوئی بات رنج و نقصان کی پیش آجاتی ہو
تو یہ کہتے ہین کہ بھگوت کی مرضی واسطے رنج و نقصان اپنے غلام کے نہین ہوئی بھگوت ہر ساعت و ہر لحظہ اپنے
داس کے واسطے بہتر اور نیک کرتا ہو ورنہ غور کرنا چاہیئے کہ اُس مالک کی ناراضی اور رنج دینے کی برداشت
کروڑون برہمانڈ کے برہما اور کال و جم وغیرہ نہین کر سکتے آدمی پر از گناہ کی تو کیا حقیقت ہو در نصورت ہرگز
سہو اور خواب مین بھی کسی آفت اور رنج کے نازل ہونے سے یہ خیال نہو کہ بھگوت کی خواہش سے ہوا خدمات
متعلقہ غلامی جو ضروری اور لازم ہین نشٹھاے ہشتم یعنے پوجا اور آرچا و نشٹھاے ہفتدہم یعنے سوامی مندرج
ہوئین اُن خدمات کی بجا آوری کمال واجبات سے ہو خواہ تصوُّر یعنے مانسی بھاؤ سے ہون خواہ ساکچھات یعنے
بھگوت موُرتی کے اور جب تک کہ خدمات مذکورہ ادا ہون تب تک نشٹھا غلامی کی نہین ہو سکتی کسواسطے کہ غلام
واسطے خدمت کے ہو نہ براے سیر و مزخرفات جسوقت اُن خدمات سے فراغت ہو تب اپنے مالک کے روبرو
عجز و الحاح و فروتنی اور اپنے عیوب و گناہون کو بیان کر کے اپنے سوامی کی کرپالتا و دیالتا و بھگت تبسلتا و اپنوتتا
کی دھیا اور استُت کیا کرے اور چرترا و گُن سُوچ اور سمجھ کر اُن کے آنند مین مسرور اور مگن رہے اُپاسکان نے
اس نشٹھا کو منجملہ پنج رس کے لکھا ہو سُو رس بچار کے موافق بھگوت سچدانند گھن پورن برہم پرماتما کرناکر دین بندھو
دیندیال بھگت تبسل سرناگت پالک اس رس کا بشیا نہین ہو اور بھگوت بھگت جو پہلے گذرے یا اب ہین یا آیندہ
ہون گے وے اشریا نہین تلک اور مالا اور تُلسی اور بھگوت شستروں کے نشان دھارن کرنے چرترون کا
سنکھ چکر وغیرہ ۱۲
سرون کیرتن اور شاسترونکے موافق عمل کرنا اور بھگوت سیوا اور خدمت کے سامان جمع کرنے برت ایکادشی
وغیرہ ست سنگ و بھگوت اُتساہ یہ سب بھاؤ وا نو بھاؤ یعنے سامان اول و دوم کے اسباب ہین آٹھ ساتوک
مندرجہ دیباچہ یعنے سامان سوم سب اس رس مین اپنا عمل کرتے ہین اور منجملہ سامان چہارم یعنی سنی و تبہ بچاری

کی دِنتی حالت جو باتسل نشٹھا کی تمہید مین مندرج ہوئیمن ایس داس رس مین بھی اسیقدر ہین زیادہ نہین بھگوت
چرنون کی خدمت مین بلاتزلزل محبت کا ہونا استحقاقی بھاؤ یعنے مستقل ورجہ ہو اور وہ محبت ایسی ہو کہ کسیطرح
اور کسی سبب سے کسی وقت کم نہووے جس طرح گنگا کا پرواہ شب و روز برابر جاری رہتا ہو اُسی طرح دلکی
توجہ صرف بھگوت چرنون مین لگی رہے رہے رگھنندن ہے دین تبسل ہے کرنا کر ہے تپت پاون مہاراج کس تمہید
اور وسیلہ سے اپنے عرض حال کی نوبت بندگان والا تک پہونچاؤن کہ سب طرح عاجز اور دین ہون اور گناہ
اور نالایقی وغیرہ مزید بران اور اگر خاموش ہو رہون تو بلا عرض چارہ نہین دیکھتا کسواسطے کہ آپ کے
سواے ایسا اور کون ہو کہ جسکو تپت اور ادھم عزیز ہون اگر ارشاد ہو گا کہ دیگر دیوتا بڑے بڑے نامی گرامی ہین
اُنکی سرن کس واسطے نہین جاتا تا سواول تو وے بیچارے اپنے ہی حال مین گرفتار ہین میرے واسطے کیا کرینگے
دوسرے جب کہ آپ کے چرن کملون کے روبرو کسی کی کچھ حقیقت اور ہستی نہ سمجھی نہ مجھ سے راضی کیون ہون گے
قطع نظر ازان سبب اپنی خدمت اور سوارتھ کے خواہان اور جویان ہین بلا سبب عاجز نوازی و دین تبسلتا بندگان
والا ہی کے حصہ مین آئی ہو پس اُن دیوتاؤن کی خدمت مین وہ شخص جاوے کہ جسکو اپنے اعمال نیک اور سب
طرح کی خدمت گزاری کرنے کا بھروسا اُنکے دربار مین مجھ سے گنہگار اور نالایق کو کون پوچھتا ہے درنیصورت
مجکو نہ کوئی جگہ جانے کی ہو نہ کوئی سوامی نظر آتا ہو نہ کوئی سردھرا ہو سرکار کے دروازے پر پڑا ہون جب کبھی جو کچھ
ہوگا آپ ہی کی سرکار سے ہوگا اور چونکہ بارگاہ والا سے کوئی تپت اور پاتکی مایوس و بے نیل مرام نہین پھرا اسواسطے
مجکو بھی یقین ہو کہ اپنی مراد دلی کو پہونچ جاؤن گا اور ایک عرض یہ ہو کہ گو حصول میرے مطلب کا میرے نزدیک
کمال مشکل ہو لیکن آپکی اندک توجہ سے آسانی ممکن ہو صرف اسقدر خواہان ہون کہ وہ سماد سماج آپکے راج اور
ابھکھیکہ کا جو برتھاوک کو پرم آنند کا دینے والا ہو ہر وقت بلا تزلزل میرے دل مین بسا رہے بھگوت کا باون اوتار
اُس سروپ سے ہوا کہ جو بشن نارائن سنکھ چکر گدا پدم دھاری کا دھیان شاسترون مین لکھا ہو اور سرناگتی
نشٹھا مین تحریر ہوگا لیکن جس وقت راجہ بل کے دروازہ پر گئے اور دان لیا اُس وقت کا سروپ ایسا
بھاگوت مین لکھا ہو کہ پرم منوہر اور شوبھائمان چھوٹا سا برہم چاری کا سروپ جس کو دیکھ کر سورج دل
سرد اور چندرمان غایت خجالت سے ہمہ تن آب ہوتا تھا بنا کر ایک ہاتھ مین جل کا کمنڈل مع کُشا اور دوسرے ہاتھ
مین ڈنڈ لیئے ہوئے مونجی یعنے تگری شوبھت چھتری واسطے سایہ کے لگائے ہوئے راجہ بل کے سنکھ برا جمان اور
سنکلپ کراتے ہین

کتھا ۱ प्रह्लाद پرہلاد جی بھگوت داسون مین اگرنی وسرمنشا ور رونق دہندہ داس تھا اور بھگوت دھرم کے
होवے چونکہ کتھا اُنکی سب پورانون مین اور بالخاص بھاگوت اور بشن پوران اور نرسنگھ پوران اور مہابھارت مین (अग्रणी)
مفصل لکھی ہی اسواسطے یہان باختصار لکھتا ہون جب ہرناکش اور ہرن کشپ کو بھگوت نے باراہ روپ دھر (हिरण्याक्ष)
کرمارا تو ہرن کشپ کا تاخت وتاراج کیا اور اسکی استری کو کہ پرہلاد جیو حمل مین تھے پکڑکرلے چلا نارد جی نے (हिरण्यकश्यप)
آکر چھوڑا دیا اور اپنی حفاظت مین رکھکر گیان اُپدیش کیا حقیقت مین وہ اُپدیش واسطے پرہلاد جی کے کہ گربھ مین
سننے تھے تھا جب ہرن کشپ بعد حاصل کرنے بردان کمال مشکل اور سخت کے آیا تو اپنا راج وخانمان
سب درست اور فراہم کرلیا اور تریہ لوک کے راج پر تسلط ہوکر دیوتاؤن کو قید مین ڈالدیا بعد چندے
پرہلاد جی پیدا ہوئے اور برہمنان نے ہرن کشپ کو مبارکباد دی کہ بسعادت قدوم اس فرزند نونہال
کے تمھارا خاندان پاک اور صاف ہوا اور تمھارے بزرگ پرم دھام کے بھاگی ہوگئے ہرنکشپ نے پرہلاد
جی کو کمال ناز ونعمت سے پرورش کیا اور جب پانچ چار برس کے ہوئے تو سنکھ ولکھت پسران شکرجی کے پاس
واسطے تعلیم راج نیت وپرورت شاستر کے بھیجا جب گرو نے پڑھانا شروع کیا تو پرہلاد جی نے بھگوت (प्रवृत्ति)
نام کا اُچارن کیا اُستاد نے کہا کہ ارے تو کس کا نام لیتا ہی وہ تیرے باپ کا دشمن ہی اگر تیرا باپ سن پاویگا (معاملات دنیا ۱۲)
تو سزا دیوے گا پرہلاد جی نے جواب دیا کہ سب علمون کا پڑھنا صرف واسطے جاننے بھگوت کے ہی اُسکو
چھوڑکر دیگر علوم کا پڑھنا محض لاحاصل ہی اور اپنے والد کا ہرگز خوف مجکو نہین گرو نے پرہلاد جی کی
والدہ سے فہمایش کرائی لیکن پرہلاد جی اپنے بشواس اور دھرم مین مستقل رہے ایک روز ہرن کشپ نے
گود مین بٹھلاکر پوچھا کہ تم اس عرصہ مین کیا پڑھے پرہلاد جی نے وہی اسم مبارک سنایا ہرن کشپ ناراض
ہوکر بولا کہ یہ نام میرے دشمن کا کس نے پڑھایا ہی آیندہ ہرگز اس نام کو نہ لینا پرہلاد جی نے کہا کہ یہی
نام سب نامیون کا نام دینے والا ہی اور سب دھرمون کا پرم دھرم اور سب بدّیا اُنکی پرم بدیا ہی تمکو
مناسب ہی کہ اسی نام کا ورد کیا کرو ہرنکشپ سُنکر زیادہ تر پرغضب ہوا اور اپنے ملازمین کو واسطے تنبیہ پرہلاد
جی کے ہدایت کی اُنھون نے حسب ایما اپنے آقا کے عمل کیا اور جب کچھ اثر نہوا تو آگ مین جلایا اور دریا مین
ڈبویا اور بلندی کوہ سے ڈالا لیکن چونکہ تمام زمین وزمان پیدا کردہ بھگوت کے ہین اور بھگوت اپنے بھگتون کے
قابو مین ہی اور جب کہ بھگوت قابو مین ہوا تو سب اسباب پیدا شدہ از ہر پنج عنصر بھگوت بھگت کے فرمانبردار
اور خادم ہوجاتے ہین اسواسطے اُن سب آفات سے کچھ تکلیف پرہلاد جی کو نہوئی ناچار ہرن کشپ نے

پھر اُستاد کے سپرد کیا پرہلاد جی نے طفلان مکتب کو بغیبت اُستاد اُپدیش شروع کیا کہ یہ سنسار ساری ہی اور سب
کارخانہ اُسکا پایدار بھگوت سارہی اور ہمیشہ موجود و برقرار بھگوت چرنون مین دل لگانا پرم سُکھ ہی اور بھگوت
سے بیمکھ ہونا پرم دُکھ نرو ہیہ صرف واسطے بھگوت بھجن کے ہی ورنہ وحشی اور طیور اور خس و خاشاک سے بھی
بدتر ہی نارو جی نے جو اُپدیش مجکو کیا تھا وہ تمکو سُنایا بہتر یہ ہی کہ بھگوت سرن ہو کر سُمرن اور بھجن کرو
بھگوت کو کچھ ذات اور کُل پر نظر نہین ہی مین بھی تو تمہارا ہی ہمقوم ہون دیکھو بھگوت نے کیسی آفات سے
بچایا ہی طفلان مذکورین کو اُپدیش پرہلاد جی کا اثر کر گیا اور سب بھگوت بھجن کرنے لگے اُستاد جب آیا اور یہ
حال دیکھا تو برآشفتہ ہوا اور جاکر سب حال ہرن کشپ سے کہا وہ نعل در آتش آیا اور شمشیر بکف مستعد
قتل پرہلاد جی کا ہو کر بولا کہ اب تیرا نگہبان کون ہی پرہلاد جی نے جواب دیا کہ وہی بھگوت جو سب مین
بیاپک اور توانا اور موجود ہی ہرن کشپ نے کہا اس ستون مین بھی ہی جواب دیا کہ البتہ ہی ہرن کشپ نے
ایک مُکا اُس ستون مین مارا کہ آواز سخت و مہیب اُسمین سے آئی اور پھر بھگوت بھگت رچھک اور راست
کرنیوالے قول اپنے بھگتون کے نرسنگھ روپ دھارن کرکے بیساکھ سُدی چتردسی وقت دوپہر بمقام ملتان
کہ راجدھانی ہرن کشپ کی تھی ظاہر ہوئے ہرن کشپ بھی مستعد بجنگ ہوا اور لڑائی ہونے لگی جب وقت
شام آیا تو بھگوت نے اُسکو پکڑا اور اپنی رانون پر ڈالکر دروازہ پر مکان کے اپنے ناخنون سے اُسکا شکم
چاک کیا اور پرم پد کو بھیجدیا اور سب بردان برہما کی رعایت بخوبی بھگوت کو ملحوظ رہی برہما اور شیو اور اندر
آدک دیوتا استُت اور بنتی کرنے لگے اور آسمان سے جَے جَے کار کی آواز اور پھولونکی برکھا ہونے لگی چونکہ
بھگوت کا سروپ ہولناک اور پر غضب تھا کسی کو یہ طاقت نہوئی کہ قریب جاکر غصّہ کو فرو کرے اسواسطے
سب نے پرہلاد جی کو بھیجا پرہلاد جی نے جاکر بعد ونڈوت عرض کی کہ ہے پرنت آرت بھنجن آپ کی مہما
بید اور برہما بھی نہین کہہ سکتے مجھ ادھم و ہیچمدان اور طفل سے تو کیا بیان ہو سکتی ہی لیکن کر باسندھ دین تبدیل
جانکر عرض کرتا ہون کہ جناب کے پر غضب سروپ سے سب دیوتا ہولناک اور خائف ہین کرپا کرکے انکا خوف
رفع کرو بھگوت نے خوش ہو کر فرمایا کہ بہتر اور جو خواہش تمکو ہووے طلب کرو کہ پُورن کرونگا پرہلاد
جی نے عرض کیا کہ آپ کے چرن کملون کی بھگتی کے سوائے کسی چیز کی خواہش نہین جو جسم مجکو ملے آپکے چرنون
کی پریت بنی رہے بھگوت نے یہ بردان دیا اور راج گادی پر بٹھلا کر اپنے ہاتھ سے راج تلک کر دیا اسوقت
بھگوت روپ کی سیوا ایسی تھی کہ اگر ہزارون آفتاب ایکدفعہ روشن ہووین تو وے بھی بھگوت مُکھ کے

تیج اور روشنی کی برابری نہ کر سکین اس مکھ پر جا بجا خون کی بوندین لگی ہوئی بڑی بڑی آنکھین سرخ مائل بزردی
زبان سے بار بار اپنے ہونٹھون کو چاٹتے ہین موچھین بھوری گردن کے بال زرد اور سیاہ دونون ہاتھ کمال قوی
طاقت ناخن تیز چوڑی چھاتی پر آنتون کی مالا براجان اور دم کمر پر ہو کر سر پر بطور چنور کے لہراتی ہوئی پرہلاد
جی کو گود مین لیکر راج تلک کرتے ہین دیوتا ہر چہار طرف بنتی کر رہے ہین آسمان پر نقارے بجتے ہین اپسرا
ناچتی ہین گندھرب بھگوت چرترون کا کیرتن کرتے ہین پھولون کی برکھا ہوتی ہو واضح ہو کہ بھگوت سروپ
ایسا نہ تھا کہ کوئی عضو شیر کا ہووے اور کوئی آدمی کا بلکہ کل سروپ بھگوت کا کبھی مثل شیر کے معلوم ہوتا
تھا اور کبھی مثل آدمی کے کہ یہ بات شرح بھاگوت سے ظاہر ہے الاغلبہ نظر آنے بھگوت روپ کا بجسم شیر
کے تھا بعد ازان بھگوت تو انتردھیان ہوگئے اور پرہلاد جی راج کرنے لگے اُن کے راج مین بھگوت بھگتی نے اسقدر
رواج پایا کہ کوئی بکھو نہ رہا اور عدل و انصاف اسقدر تھا کہ ایکدفعہ سدگر پروچن پسر پرہلاد جی دشرت دھنوا
براہمن کے ایک عورت خوبصورت پر یہ تنازع ہوا کہ پروچن تو اُس عورت کو بسبب فوقیت راج پتر ہونیکے
خود لینا چاہتا تھا اور براہمن موصوف کہتا تھا کہ راجہ وغیرہ پر براہمنون کو فوقیت ہے اسواسطے یہ عورت اول
حق میرا ہی غرض انصاف اس تنازع کا پرہلاد جی پر قرار پایا اور باہم یہ شرط ٹھہری کہ جو خلاف گو راجہ
ممدوح کے نزدیک معلوم ہو وہ قتل کیا جاوے پرہلاد جی نے کچھ لحاظ اپنے پسر کا نہ کیا اور براہمن
کو راست کہتا تھا اُسکو عورت مذکورہ دلادی اور واسطے قتل اپنے پسر کے حکم نافذ کیا براہمن مذکور اس
انصاف سے کمال خوش ہوا اور بجلدوے اُسکے قتل پروچن سے درگذر کرکے پرہلاد جی کو بخشدیا اس پرہلاد
چرتر سے بھگوت کی بھگت تبسلتا پر غور کرنا چاہئے کہ یہ ہرن کشپ ابتدائے راج سے دیوتاؤن پر ظلم کرتا رہا
اور وے ہمیشہ نالان اور فریادی رہے لیکن بھگوت نے کبھی خیال بھی طرف ہرن کشپ کے نہ کیا جب اُسنے
بھگوت بھگت کو دُکھ دیا تو بھگوت اُسکی برداشت نہ کرسکے اور بلا طلب موجود ہو کر بھگوت کی سہاے کو ہی اور
ایک ہدایت یہ اس چرتر سے ظاہر ہوتی ہے کہ اگر والد بھی بھگوت سنمکھ نہو تو تیاگ کے لایق ہے پرہلاد
جی نے تیاگ کیا

کتھا انگد جی

انگد جی خلف الرشید بالی راجہ بانران ایسے پرم پوتر بھگوت بھگت ہوئے کہ باوجود
عمر جوانی اور موجود ہونے عیش و عشرت و راج و شجاعت و طاقت وغیرہ کے ہمیشہ توجہ دلکی بھگوت چرنون
مین رکھتے تھے حتی کہ شری رگھنندن سوامی نے اُنکے والد کو حسب استغاثہ سگریو کے قتل کیا لیکن ہرگز

راہ بھگتی اور اپنے دھرم سے نہ پھرے بلکہ ممنون اور مشکور اس بات کے ہوئے کہ بال اس درجہ کے لائق
کب تھا کہ جو بھگوت نے اُس کو عنایت فرمایا وقت تلاش سیتا مہارانی کے و نیز معرکہ جنگ یا راون جو محنت
و شجاعت و جان نثاری کری وہ حال مفصل راماین مین مندرج ہی شمّہ یہ ہی کہ جب جانب رگھنندن سوامی
اتفاق جانیکا بطور سفارت راون کے پاس ہوا اور سوال جواب باموقع مناسب ہوئے تو اُسوقت راون
کی زبان سے یہ کلمہ گستاخی کا سرزد ہوا کہ جیسے اور آدمی ہین ویسے ہی رامچندر تیرے سوامی بھی ہین بفور
سماعت اس لفظ نالائق کے انگدجی آتش غضب و غصہ سے مشتعل ہوگئے اور ایسا سروپ مثل کال کے ہوگیا کہ راچھسان
موجودہ راج سبھا خائف و ہراسان ہوکر بھاگ گئے بلکہ راون بھی باوجود اس شجاعت اور طاقت کے کہ اندر آدک
دیوتاؤن کو اپنی قید مین کرلیا تھا کانپ کر گر پڑا اس حالت مین مکٹ اسکے سر سے اُتر گئے کہ منجملہ اُنکے چند
مکٹ انگدجی نے شری رگھنندن سوامی کی طرف روانہ کیئے بعد ازان جو نوبت زیادہ سوال و جواب کی ہوئی
تو شری رگھنندن سوامی کے پرتاپ کا سُمرن کرکے راون سے کہا کہ اگر کوئی تم مین سے میرا قدم اُٹھا دیگا
تو میرے رگھنندن سوامی واپس چلے جاوینگے اور سیتا مہارانی کو مین ہارچکا اس بات کو سُنکر اندرجیت وغیرہ
جو بڑے بڑے پہلوان زور آور تھے اُٹھے اور بکمال زور و طاقت چرن کو اُٹھانے لگے ہرگز اپنی جگہ سے
نہ ہٹا کہ جسطرح کامی کی باتون سے ستی یعنی پت برتا کا دل اپنے دھرم سے نہین ہٹتا یا بسبب عائد ہونے
آفات دنیاوی کے بھگت کا دل ہربھجن اور انصاف سے راچھسون نے انواع انواع کی تدبیرات سے چرن
کو اٹھایا لیکن قدم نے زمین کو اس طرح نہ چھوڑا کہ جس طرح بلا بھگوت بھجن کے سنسار کا دکھ اور بدون بدّیا کے
اگیان نہین چھوٹتا ناچار سب شرمندہ اور سرنگون ہوکر بیٹھ گئے اور آخر مین خود راون للکار اُٹھا چاہتا تھا کہ
انگدجی کے چرن کو پکڑے اُسوقت انگدجی نے نصیحتہً اور واسطے اُسکے تمسخر کے فرمایا کہ اے احمق میرے چرن
پکڑنے سے کیا ہوتا ہی شری رگھنندن سوامی کے چرن کسواسطے نہین پکڑتا تاکہ کرتارتھ ہوجاوے اور دین
و دنیا دونون حاصل ہون وہ ازبس شرمندہ ہوا اور اپنے سنگھاسن پر جا بیٹھا انگدجی کو بھگوت کی ایشرتا او
کرپالتا اور اپنی غلامی اور سیوکائی کا اسقدر کامل بھروسا تھا کہ بروقت کرنے اقرار کے راون سے مطلق
کسی طرح کا شبہہ دلمین نہین ہوا کہ کوئی میرا چرن زمین سے یقیناً اُٹھا دیگا اور فی الحقیقت کہ جو ایشر کہ خس کو مثل کروڑون
پہاڑ کے اور کروڑون پہاڑ کو مثل خس کے ایک لحظہ مین کرسکے پھر ایسا کون ہی کہ اُسکے دوت اور بھگت کا اقرار
و عہد خلاف کردیوے بعد فتح ہونے لنکا کے جب رگھنندن سوامی اجودھیا کو واپس تشریف لائے اور

راج بھکھیک ہولیا تب انگد جی بھی حسب الارشاد سوامی کے رخصت ہو کر اپنے گھر کو گئے اور اپنے سمرن اور بھجن مین مشغول اور محو ہو گئے کہ دوسری طرف خیال مطلق نہ ہوا

کتھا شری پیپا جی پیپا جی ایسے پرم بھاگوت گذرے کہ انکی بھکتی کے پرتاپ سے وحشی بھی بھگوت سمرن ہو گئے بھگوت کی بھگت اور سب گنون کے جاننے والے اور جگت کو سکھ اور بھگتی کے دینے والے ہوئے گاگرون گڑھ کے راجہ اور ابتدا مین درگا کے سیوک تھے ایک دفعہ بھگوت بھگتون کا گذر ہوا انکو جنس وغیرہ حسب خواہش دلوادی اُنھون نے بھگوت کی رسوئین تیار کر کے بھوگ لگایا اور بھگوت کی جناب مین عرض کیا کہ یہ راجہ بھگت ہوجاوے بوقت شب ایک شخص نے خواب مین راجہ کو ہدایت کی کہ تو کیسا بیوقوف ہے جو بھگت سے بکھ ہو کر مغفرت چاہتا ہے بعدہٗ ایک خبیث نے بصورت مہیب ظاہر ہو کر راجہ کو چارپائی سے زمین پر ڈالدیا راجہ ممدوح اُسی وقت سے بھگوت بھگتی کے متمنی ہوئے اور تمام کارخانہ دنیا کا بے حقیقت معلوم ہونے لگا درگا جی ساکچھات ہوئین اور پیپا جی نے ڈنڈوت کر کے پوچھا کہ بھگوت بھگتی کسطرح حاصل ہو درگا مہارانی رامانند جی کو گرو کرنیکی ہدایت کر کے انتردھیان ہوئین اور پیپا جی ایسے شائق درشن رامانند جی کے ہوئے کہ لوگ احتمال دیوانگی کا کرنے لگے آخر کاشی پوری مین رامانند جی کے پاس آئے اور رامانند جی نے بوقت حاضری جواب دیا کہ یہ خانہ فقرا ہے راجہ کا یہان کیا کام ہے پیپا جی نے اُسیوقت سب مال متاع اور کارخانہ خیرات کیا اور پھر حاضر ہو کر عرض کیا کہ مین بھی فقیر ہو گیا رامانند جی نے حکم دیا کہ کوئین مین گر پڑو بے تامل روانہ ہوئے اور جب گرنے لگے تو چیلہ ہاے رامانند جی نے پکڑ لیا اور اُنکی خدمت مین حاضر لائے رامانند جی نے چیلہ کیا اور بھگوت بھگتی عطا فرما کر اجازت دی کہ اپنے گھر جاؤ اور سادھو سیوا کرتے رہو جب ایک سال گذر یگا اور خدمتگذاری بھگوت بھگتون کی تمھاری جانب سے معلوم ہو گی تب ہم بھی مع دیگر ہر بھگتون کے تمھارے گھر آوینگے پیپا جی حسب ارشاد اپنے گھر آئے اور ایسے بھجن اور سادھو سیوا مین مصروف ہوئے کہ بیان نہین ہو سکتا بعد ایک سال کے خط لکھا کہ حسب وعدہ کے تشریف لاوین رامانند جی مع کبیر و ریداس وغیرہ اپنے چالیس چیلون کے روانہ ہوئے جب قریب شہر کے پہونچے تو پیپا جی کی سواری پالکی واسطے اپنے گرو کے

سلہ اس حرف کے لکھنے سے یہ اعتراض کسی کو پیدا نہو جاوے کہ پیپا جی بزمانہ سابق بھگت ہو کر مرگیا ہو جو نہین گذر نیکا لفظ لکھنے سے یہ مطلب ہو کہ پیپا جی نے اس جہان مین بطور سیر عالم بالا سے گذر فرمایا اور واضح رہے کہ سب بھگوت بھگت زندہ جاوید ہین کوئی بھگت کبھی نہین مرتا ہمیشہ بھگوت کی خدمت مین حاضر رہتے ہین - ۱۲

لے کر آئے اور سب بھگتون کو ساشٹانگ ونڈوت علحدہ علحدہ کری اور اس شادیانہ مین نقد وجنس کثیر خیرات کیا
پھر اُس سماج کو اپنے گھر لائے اور اسقدر سیوا اور خدمت کری کہ اُسکا ثمرہ بہت جلد حاصل ہوا بعد چند سے
رامانند جی نے ارادہ درشن دوارکا جی کا کیا اور پیپا جی مہاجرت گروؤ سے مضطرب ہونے لگے رامانند جی نے
اُنکی محبت دلی دیکھ کر فرمایا کہ اختیار ہے خواہ یہان رہو یا درویشی اختیار کرکے ہمراہ چلو پیپا جی نے اُسیوقت
راج چھوڑ دیا اور ہمراہ ہوئے بارہ رانی بھی ہمراہ چلین پیپا جی نے اُنکو بہت سمجھایا اور صعوبات سفر اور جنگل وغیرہ
سے ڈرایا لیکن کسی نے نہ مانا پیپا جی نے فرمایا کہ یہ زیور اور لباس تو دور کرو اور گلیم لے کر ہمراہ ہو لو گیارہ رانی تو
اپنے گھر واپس آئین اور سب سے چھوٹی رانی کہ نام اُسکا سیتا تھا موافق ارشاد کے کمل پہر کہ ہمراہ ہوئی پیپا جی نے
فرمایا کہ اسکو بھی دُور کر رانی نے وہ بھی دُور کیا رامانند جی کو اُس پر رحم آگیا اور پیپا جی کی جانب مخاطب
ہوئے پیپا جی نے عرض کیا کہ اگر اُس پر رحم ہے تو کسی اور سادھو کو بخشدیوین میرے ساتھ رہنے سے لطف
نہین رامانند جی نے پیپا جی کو سمجھا کر اور قسم دلاکر رانی کا ہاتھ پکڑا دیا اور روانہ ہوئے ایک براہمن بھی
ساتھ ہوا اور جو منع کیا تو زہر کھا مرا بھگوت چرن امرت سے زندہ ہوا اور اپنے گھر واپس آیا سب سماج
رامانند جی کا دوارکا مین آیا اور بعد درشن جاترا روانہ کاشی جی کے ہوا لیکن پیپا جی اجازت لے کر دوارکا
مین مقیم رہے ایک روز تمنا درشن شری کرشن جی مہاراج کی ہوئی سمدر مین کود پڑے بھگوت نے ایک شخص واسطے
رہبری کے بھیجدیا اور پھر کر پا کرکے خود تشریف لائے اور ملاقات کرکے محل مین لے گئے پیپا جی کو وہان کی
شوبھا اور بھگوت کے درشن کا ایسا سکھ ہوا کہ سات روز مثل ایک لحظہ کے گذر گئے بعدہٗ بھگوت نے اجازت
رخصت کی فرمائی پیپا جی نے دست بستہ عرض کیا کہ مہاراج آپ اپنے پاس سے کہان رخصت کرتے ہو بھگوت
نے فرمایا کہ جس مقام پر رہو گے ہمارے درشن تمکو ہوتے رہین گے اور اگر اب رخصت نکرون تو یہ کلنک
ہوگا کہ بھگوت سمدر مین ڈوب گیا سو تم جاکر شک لوگون کا رفع کرو ناچار رخصت ہوئے اور بھگوت بھگتان کو
بمقتضاے محبت واسطے پہونچانے کے آئے پیپا جی مع سیتا بھگوت مہاجرت سے بیقرار اور مثل ماہی بے
آب بیتاب کنارہ پر آئے بدن خشک تھا اور پارچہ تر لوگ دیکھ کر متعجب ہوئے اور بھگوت بھگتی کے معتقد
ہوکر قدمون مین پڑے پیپا جی نے چھاپ بخشیدہ بھگوت کی کہ بروقت رخصت کے عنایت فرمائی تھی وہان
کے پوجاریان کو عنایت کری اور فرمایا کہ جس کسی کے جسم پر یہ چھاپ لگائے جاوینگے وہ بھگوت کو پراپت
ہوگا اور پھر جنم نہ پاوے گا یہ پرتاپ پیپا جی کا جب مشہور ہوا تو لوگون کا ہجوم ہونے لگا سیتا نے کہا کہ

اب کسی اور مقام کا قیام مناسب ہے وہان سے چلے کچھ منزل طے ہوئی تھین کہ لشکر افغانان کا ملا اور اُنھون نے
سیتاجی کو خوبصورت دیکھ کر چھین لیا سیتا نے بھگوت کو یاد کیا لبفور یاد کرنے کے تشریف لائے اور اُن
بد ذاتون کو سزا دیکر سیتا کو آنند سے لے آئے پیپا جی نے سیتا سے کہا کہ اب بھی گھر چلے جاؤ تمھارے سبب سے
فساد برپا ہوتے ہین سیتا نے جواب دیا کہ مہاراج آپکی تدبیر سے کونسا فساد رفع ہوا ہی کہ جسکے سبب سے
بھجن مین خلل ہوا ہو اور ایسا وقت کونسا ہوا کہ جو بھگوت واسطے سہارے کے تشریف نہین لائے چنانچہ آپ کو
اور مجھ کو امتحان اور اعتقاد کامل اس بات مین ہوگیا ہی باوجود اسکے نصیحت فرمانا امر دیگر ہی پیپا جی اس استقلال
سے خوش ہوئے اور دوسرے راستہ کو تشریف لے چلے اُسطرف ایک شیر خونخوار رہتا تھا دیکھ کر آیا پیپا جی نے
اُسکو نزدیک بلایا اور اپنا چیلہ کر کے بھگوت بھگتی کا اُپدیش کیا اُسنے بھگوت بھجن اختیار کیا اور اب تک ہان
کا شیر ساد ھو براہمن گئو کو نہین مارتا وہان سے چلکر ایک گانون مین آئے شیش شائی مہاراج کا وہان مندر تھا بازار

مین لاٹھی دیکھ کر مالک سے مانگی اُس نے جواب دیا کہ جنگل مین سے کاٹ لاؤ پیپا جی نے اُن سب لاٹھیونکو سرسبز کر دیا
کہ جنگل ہوگیا اور ایک لاٹھی کاٹ لی پھر ایک چندھر نامے بھگت کے گھر آئے وہ اور اُسکی استری پیپا جی کے درشن

کر کے کمال خوش ہوئے گھر مین کچھ موجود نہ تھا استری کا لہنگا فروخت کر کے سامان رسوئین کا لائے اور استری مذکور
برہنہ ایک کوٹھری مین پوشیدہ ہوگئی جب رسوئین تیار ہوئی اور بھوگ لگاکر واسطے کھانے کے بیٹھے تو پیپا جی نے
چندھر بھگت سے کہا کہ اپنی استری کو بھی لاؤ کہ پرشاد تیار ہی چندھر بھگت نے کہا کہ آپ بھوجن کرین وہ بعد
پرشاد کا بھوجن کریگی پیپا جی نے سیتا کو کہا کہ تم لے آؤ سیتا جی گئین اور کوٹھری مین پوشیدہ پایا پوچھا کہ
کوٹھری مین پوشیدہ کسواسطے بیٹھی ہو جواب دیا کہ جسم پر پارچہ کا ہونا نہونا باعث پرم آنند کا نہین بھگوت روپ
کا چنتون اور سادھو سیوا پرم سار ہی اُسکا ہونا واجب ہی سیتا جی نے عقلیہ سب حال جان لیا اور اُسکے

بھجن اور سیوا کے روبرو اپنی بھگتی بے حقیقت سمجھی اپنے پارچۂ پوشیدنی سے نصف پارچہ دیکر باہر لائین اور
باتفاق بھوجن کیا بعدہ سیتا نے سب حال پیپا جی سے کہا اور خدمت اُنکی نیت واجبات سے سمجھ کر یہ
تجویز کری کہ بارمکھی یعنی طوائف کے پیشہ سے زر کثیر جلد حاصل ہوگا سو بازار مین جا بیٹھی حسن و جمال بیمثال

دیکھ کر لوگ فراہم ہوگئے لیکن جب نزدیک آئے تو مرض دلی اُنکا جاتا رہا اور آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھ سکے پوچھا
کہ تم کون ہو اور کہان سے آئی ہو جواب دیا کہ بارمکھی ہین گھر بار کہین نہین صرف یہ شخص مطرب ہمراہ ہی
وے لوگ سُن کر خاموش ہو رہے اور اپنی زبان سے ہنسی کی بات نہ کہہ سکے غلہ اور اشرفی اور روپیہ وغیرہ

نذر کیا اور پیپا جی نے وہ سب چندہ بھگت کے گھر پہونچا دیا بھگت موصوف ایسے بیراگوان تھے کہ فی الفور سب بھگوت
بھگتون کو دے دیا اور خود جیسے تھے ویسے ہی رہے بعدہٗ پیپا جی اُنسے رخصت ہوے اور راہ کی سعوبات سیری
دگرسنگی وغیرہ کی طے کرکے ٹوڈا شہر مین مقیم ہوئے واسطے اسنان کے گئے تھے اشرفیون کا گھڑا نظر پڑا کچھ خیال
نہ کیا اور چلے آئے رات کے وقت سیتا جی سے ذکر کیا اُنھون نے جواب دیا کہ پھر اُس تالاب پر نہ جانا
اتفاقًا چورون نے یہ حال سُنا تالاب پر گئے سبوچہ مذکور مین اژدہاے خونخوار دیکھ کر یہ سمجھے کہ ہمارے
مارنے کے واسطے بجاے اژدہا کے اشرفی اس فقیر نے بتلا دی ہر اس اژدہاے اُس فقیر ہی کو کٹوانا
چاہیئے اِس واسطے سبوچہ کو کھود کر اور پیپا جی کے مکان مین ڈالکر چلے گئے اُس مین سے سات سو بیس اشرفی
کہ ہر ایک پانچ تولہ کی تھی نکلین پیپا جی نے بھگوت اِچھا سے تصور کرکے مابین عرصہ تین روز کے بھگوت اُتساہ
اور بھنڈارہ اور سادھو سیوا مین صرف کر دیئے سورسین راجہ اُس ملک کا تھا اُسنے نام اور بھگتی اور پرتاپ
پیپا جی کا سُنا واسطے درشنون کے آیا اور قدمون مین پڑا اور خواست کی کہ مجکو منتر اُپدیش کرو اور سادھو بناکر
اپنا ساکر لو پیپا جی نے اول تو اُس کو فہمایش اور ممانعت کری جب مستعد پایا تو فرمایا کہ اپنی دولت اور رانی
وغیرہ سب ہماری نظر کر راجہ نے فی الفور حاضر لایا اور پیپا جی نے بعد اس امتحان کے اُسکو منتر اُپدیش کرکے
چیلہ کیا رانی اُسکو واپس دیکر فرمایا کہ ہر بھگتون سے پردہ ضرور نہین اور جو بھینٹ کیا تھا تھوڑا سا رکھکر سب
واپس کیا برادران راجہ یہ حال سنکر ناراض ہوے اور اپنی تیرہ درونی سے پیپا جی کے ساتھ دشمنی کرنے لگے
ایک بنجارہ آگیا اُسکو تلاش نرگاوان کی تھی برادران راجہ نے اُس کو بہکایا کہ پیپا جی کے پاس بیل خوب
ہین بنجارہ آیا اور زرنقد روبرو رکھکر بولا کہ بیل نو عمر و جوان کا خواہان اور خریدار ہون پیپا جی شرارت اور
بدذاتی دشمنونکی جان گئے اور فرمایا کہ اسوقت بیل واسطے چرائی کے گئے ہین پھر آکرلے جانا بنجارہ تو چلا گیا اور
پیپا جی نے اُس روپیہ سے بھنڈارہ و مہوا اُتساہ شروع کیا ہزارہا سادھو جمع تھے کہ بنجارہ آیا اور مستدعی بیلونکا
ہوا پیپا جی نے فرمایا کہ ہزارون بیل موجود ہین کہ پرم دھام تک کھیپ پہونچا دیتے ہین جسقدر مطلوب ہو لے جاؤ
بنجارہ خوش نصیب ہر بھگتون کے درشن کرکے اُسیوقت بھگوت سرن ہوا اور بھنڈارہ پیپا جی کی طرف سے
تصور کرکے پارچاے باریک و قیمتی اپنی طرف سے ہر ایک سادھو کی بھینٹ کیئے ایک روز پیپا جی گھوڑے
پر سوار ہوکر واسطے اسنان کے گئے تھے اوترکر مطلق العنان چھوڑ دیا دُشٹ لوگ گھوڑا چرا لے گئے اور اپنے
گھر باندھ لیا جب پیپا جی نے اسنان کرکے چلنے کا ارادہ کیا تو اسپ مذکور موجود ہوگیا گویا کوئی تیار کرکے لایا ہی

ایکدفعہ پیپا جی ہر بھگتون کے سماج مین گئے تھے گھر پر سادھو آسئے اور اُسوقت کچھ سامان موجود نہ تھا سیتاجی
بازار مین گیئن اور ایک بقال سے بوعدہ رات کو آنے کے جنس لے آئین اُسیوقت پیپا جی بھی آ گئے ہر
بھگتون کے درشن اور سیتاجی کی خدمت گذاری سے خوش ہوئے اور پوچھا کہ یہ سامان کہان سے آیا
سیتاجی نے سب حال راست براست بیان کر دیا جب رات ہوئی اور سیتا شرنگار کر کے برائے ایفاء وعدہ
چلی تو بارش شروع ہوئی پیپا جی اپنی پُشت پر سوار کر کے بقال کی دوکان پر لے گئے سیتاجی نے اندر دوکان
کے قدم رکھا ہی تھا کہ وہ دوکان مع بقال و اشیاے موجودہ عیب اور گناہون سے پاک ہو گئی اور اسواسطے
اوّل نظر بقّال کی سیتاجی کے قدمون پر پڑی چرنون کو خشک دیکھکر پوچھا کہ اے ماتا کس طرح آئی سیتاجی
نے جواب دیا کہ میرے سوامی لائے ہین اور دروازے پر موجود ہین بقّال دوڑکر قدمون مین پڑا اور بغایت
عجز و انکسار سے ملتمس ہوا کہ کرپا کرو پیپا جی نے فرمایا کہ شرم کچھ ضرور نہین اپنی دوکان مین جاؤ اور
چین اُڑاؤ تمنے وہ روپیہ ہمکو دیا ہی کہ جس کے واسطے بھائی باہمدگر لڑ مرتے ہین بقّال ازبس محجوب
ہوا اور کمال رنج اور دُکھ سے زار زار رونے لگا پیپا جی کو اُسپر رحم آیا اور دیکشا دے کر آواگون کے دُکھ
दीक्षा
سے چھوڑایا تیرہ دردنان اور معاندین نے یہ خبر راجہ تک پہونچائی اور برہمنان نے راجہ سے کہا کہ یہ
بڑی اینت ہی راجہ سادہ لوح اپنی ہتک عزت سمجھ کر بے اعتقاد ہو گیا پیپا جی کو جو حال اُسکی بے اعتقادی
کا معلوم ہوا تو خیال فرمایا کہ سب عذاب اور گناہون سے گرو چھوڑا دیتا ہی جبکہ گرو سے بے اعتقادی ہی ئی
تو پھر کیا ٹھکانا لگتا ہی در نیصورت اِس راجہ کی دنیا اور دین دونون کا ناش ہو جاویگا اُسکی بے اعتقادی
دُور کرنی چاہیئے اسواسطے راجہ کے گھر تشریف لیگئے اور اطلاع کرائی راجہ نے کہلا بھیجا کہ پُوجا کرتا ہون
پیپا جی نے فرمایا کہ یہ راجہ بڑا بیوقوف ہی چمار کے گھر واسطے جُوتی لینے کے گیا ہی اور نام پُوجا کا لیتا ہی راجہ
متفکر فی الفور پا برہنہ باہر آیا اور قدمون مین پڑ گیا پیپا جی نے بمقتضاے بیعقلی راجہ کے کچھ اور ضرورت
معجزہ دکھانے کی سمجھی اور اُسکے گھر ایک رانی عقیمہ تھی فرمایا کہ اُس رانی کو لے آؤ کہ ہمارے بھینٹ تو نے
کری تھی راجہ بخیال ننگ اور ناموس اور پردہ دری کے متفکر ہو کر چلا صحن خانہ مین شیر بیٹھا دیکھا والپس
ہوا کہ یہی بہانہ کردونگا پیچھے بھی شیر کو دیکھا تب تو اعجاز پیپا جی کا سمجھا اور رانی کے پاس گیا دیکھا کہ اُسکی
بغل مین ایک طفل نو تولد شدہ ہی معتقد ہو کر ساشٹانگ ڈنڈوت کری اور دست بستہ لرزان اور خائف
ہو کر کہنے لگا کہ اِس نالائق اور بے اعتقاد نے مہما تمھاری نہین جانی تھی رحم کر کے اب کرپا کرو پیپا جی اُس طفل کے

سروپ سے ظاہر ہوئے اور راجہ نے پشیمان اور نادم ہو کر سب حال اپنے شکوک اور غماز سی سیہ باطنان کا
بیان کیا پیپاجی نے فرمایا کہ اے بیوقوف اُس روز کے اعتقاد اور محبت کو یاد کر کہ جس روز چیلہ ہوا تھا بموجب
قاعدہ کے ضرور تھا کہ روز بروز محبت بھگوت اور گرُو مین زیادہ ہوتی نہ یہ کہ برگشتہ ہو کر جہنمی ہو جاتا آیندہ
گرُو اور ہر بھگتونکو بھگوت رُوپ تصوّر کر کے معتقد اور اُنکا بھگت رہنا چاہیئے کہ دونون جہان بآسانی
حاصل ہون اور اسی قسم کے دیگر اُپدیش چند کیئے کہ راجہ کے دلمین سماگئے بدستور معتقد ہو کر بھگوت بھجن مین
مصروف ہوا اور پیپاجی اپنے مقام پر تشریف لائے ایک شخص نام کا ساوھو اور باطن خراب پیپاجی کے پاس
آیا اور درخواست کری کہ ایک رات کے واسطے سیتا کو میرے حوالہ کرو پیپاجی نے فی الفور حوالہ کیا
اُسنے اپنے دلمین سمجھا کہ اگر ہمی استری کو راتہی رات بفاصلہ دُور دور از لیجاؤنگا تو پھر واپس نہ آویگی اسواسطے
تمام رات دوڑا اور سیتا کو بھی دوڑایا جب صبح ہوئی تو سیتاجی نے چلنے سے انکار کیا کہ اجازت واسطے ایک
شب کے تھی اُسنے ارادہ کیا کہ سواری پر لیجاؤن اور بتلاش سواری کے گانؤن مین گیا وہان جملہ عورات
گانؤن کو سیتا کا رُوپ دیکھا معتقد ہو کر قدمون مین پڑا اور عرض کیا کہ چلو واپس پہونچا آؤن چنانچہ ہمراہ
سیتاجی کے واپس آیا اور عاجز ہو کر پیپاجی کے قدم پکڑ لیئے پیپاجی نے رحم کیا اور سیوک کر کے کام کرودھ
وغیرہ سے چھوڑا دیا اسی طرح چار شخص کامی اور وشئی ساوھو روپ بنا کر آئے اور سیتاجی کی درخواست کی
شب کو سنگار کر کے سیتاجی جب کوٹھری مین گئین تو وے لوگ بھی گئے دیکھا کہ شیر مادہ واسطے مارنے
اور پھاڑنے کے بیٹھی ہے نامردگان پُرغضب وخوفناک پیپاجی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم کیسے ساوھو
ہو بجائے استری کے شیر مادہ بٹھلادی ہے پیپاجی نے جواب دیا کہ وہ سیتا ہے لیکن جیسا تمھارا دل ہے ویسی
ہی نظر آتی ہے اگر صاف دل سے جاؤ تو سیتا کے درشن ہون نامردگان کی اسیقدر ہدایت سے چشم دلی
کھل گئین اور سیتاجی کو ماتا تصوّر کر کے درشن کیئے اور اُسوقت چیلے ہوئے اور بھگوت بھگتی اور ساودھنا
کو پہونچ گئے ایک گوجری کے پاس ساودھان نے جغرات دیکھ کر پیپاجی سے درخواست دلادینے کی کری
پیپاجی نے چند روز تک سیوا ساودھانکی اُس گوجری کے جغرات سے کرائی اور زرکثیر بابت قیمت کے
اُسکو دلایا ایک براہمن دُرگا اُپاسک کے گھر پیپاجی نے بھگوت بھوگ لگا کر مہا پرساد بھوجن کیا
اور اُسکو کرایا اُسکی کرپا سے براہمن کو دُرگا کے درشن ہوئے اور صاف دل ہو کر بھگوت بھگت ہو گیا اور بجائے
دُرگا مورتی کے بھگوت آرادھن شروع کیا ایک تیلن خوبصورت تیل تولکہتی پھرتی تھی پیپاجی نے فرمایا

کہ اُس مُکھ سے رام رام کہنا زیبا تر ہوتا تیلن غصّہ ہوئی اور جواب دیا کہ جب کوئی مرجاتا ہو رام رام اُسوقت کہا کرتے
ہین وہ جب اپنے گھر پہونچی تو شوہر کو مُردہ پایا معتقد ہو کر پیپاجی کے قدمون مین پڑی اور مع خاندان رام نام کہنے
کا اقرار کیا تب پیپاجی نے اُس شخص مُردہ کو زندہ کردیا سادھو سیوا کے واسطے ایک گاؤ بھینس کہین سے آگئی اور
چور اُس کو لیگئے پیپاجی بچہ گاؤ بھینس لیکر پیچھے پیچھے روانہ ہوئے اور اُن چورون سے کہا کہ بھینس بلا بچہ دودھ
نہ دیگی اُسکو بھی لیتے جاؤ چور معتقد ہوئے اور بھینس مکان پر باندھ گئے کہین سے ایک گاڑھی گندم کی اور زر نقد
لاتے تھے رہزنان نے وہ گاڑھی چھین لی پیپاجی زر نقد بھی دینے لگے کہ بلا روپیہ کے دیگر سامان رسوئین کا
نہو سکے گا رہزن معتقد ہوئے اور خود وہ گاڑھی پہونچا گئے ایک مہاجن کا زر کثیر بسبب خرچ سادھو سیوا
کے ذمہ پیپاجی کے ہوگیا ہر روزہ متقاضی ہوتا اور پیپاجی امروز فردا کیا کرتے ایک روز تقاضا سخت کیا
پیپاجی سنکر چپ ہوگئے اُسنے حاکم کے روبرو استغاثہ کیا اور بہی حساب کی لیگیا وقت معاینہ وہ بہی سفید پائی
نام ہوا اور حاکم نے اُسکو لائق سزا کے تجویز کیا پیپاجی نے رحم کرکے فرمایا کہ اُس شخص کا روپیہ مجکو ضرور
دینا ہی لیکن بسبب تنگ طلبی کے بھگوت خواہش سے یہ بہی سفید ہوگئی ہی یہ کہکر حاکم سے اُس بقّال کو
چھوڑا دیا وہ پیپاجی کے قدمون مین پڑا اور بکمال تضرع وزاری درخواست بدستور ہوجانے بہی کی کری
پیپاجی نے اُسکی بہی بدستور سابقہ کردی اور زردین بھی ادا کیا بھگوت نے کہ پیپاجی مفلس ہوگئے نقدی
اور جنس کثیر بھجوادی پیپاجی نے وہ گھر اور اسباب سب خیرات کردیا ایک شخص سے گؤہتیا ہوگئی اور
ہمقومان نے ذات سے نکالدیا پیپاجی نے رام نام اُسکی زبان سے کہلایا اور بھگوت پرشاد بھوجن کراکر
بھگوت بھگت کردیا ہمقومون نے نامبردہ کو بدستور علحدہ رکھا تب پیپاجی نے سب بید اور شاسترون سے
رام نام کا پرتاپ ظاہر کرکے فرمایا کہ وہ نام مبارک ایکدفعہ اگر زبان سے برآمد ہو تو کروڑون جنم کے
مہاپاتک دُور ہوجاتے ہین پس اُس نام کے صدہا ہزارہا دفعہ لینے سے ایک گؤہتیا کہان باقی رہی
سب معقول ہوئے اور قوم مین شامل کرلیا راجہ سُورسین کو تمنا ہوئی کہ پیپاجی کے درشن ہون پیپاجی
بصفائی قلب یہ آرزو اُسکی دریافت کرکے خود تشریف لیگئے اور درشن دیئے۔ ایک سادھو کو ضرورت بیاہ
کی پیش آئی۔ پیپاجی سے سائل ہوا پیپاجی نے اُسی جگہ جسقدر روپیہ اُسکو دیا کہ بعدہٗ رفع ضرورت کے
بچ رہا سری رنگ نامے بھگوت بھگت تھے اُنھون نے خط بطلب پیپاجی کے بھیجا تشریف لے گئے اُسوقت
سری رنگ موصوف مانسی پوجن مین بھگوت کو پھولونکی مالا پہناتے تھے کہ وہ گنٹھ مین اُلجھ جاتی تھی

اِس حالت مین کسی نے خبر پہونچائی کہ کوئی سادھو آیا ہی شری رنگ جی نے کہلا بھیجا کہ پوجا کرتا ہون بعد فراغت
حاضر ہونگا پیپا جی نے جواب دیا کہ کیسی پوجا کرتے ہو مالا پھولونکی نہین پہنائی جاتی شری رنگ جی سُنکر دوڑے
آئے اور باہم گر ملاقات ہوئی چند روز تک ست سنگ رہا اور سیتا جی کے پریم اور بھگتی کو دیکھکر زیادہ
تر محبت بھگوت چرنون مین ہوئی ایک براہمن واسطے انصرام کار خیر شادی اپنی دختر کے پیپا جی سے ملتجی
ہوا پیپا جی اُسکو اپنا گرو قرار دے کر راجہ کے پاس لے گئے اور بہت سا روپیہ دلایا ایکادشی کے روز جاگرن
ہوتا تھا پیپا جی یکایک اُٹھے اور ہاتھ ملنے لگے راجہ نے پوچھا کہ مہاراج ہاتھ ملنے کا کیا سبب ہی پیپا جی نے
فرمایا کہ دوارکا مین بھگوت چند واکو آگ لگ گئی تھی اُسکو بجھایا ہی راجہ نے شتر سوار بھیجکر جو تنقیح اِس امر کی
کری تو قول پیپا جی کا راست معلوم ہوا اور یہ بھی دریافت ہوا کہ پیپا جی ہر ایکادشی کو جاگرن مین آیا کرتے
ہین ایک روز پیپا جی واسطے اسنان کے دریا پر گئے تھے وہان ایک طفل تیلی کے بیل کو واسطے پانی پلانے
کے لایا اُسوقت ایک براہمن پیپا جی سے بیل مانگتا تھا پیپا جی نے وہ نرگاؤ طفل مذکور سے لے کر براہمن
کے حوالہ کر دیا تیلی مذکور پیپا جی کے پاس آیا اور مفلسی اپنی بیان کرکے کہنے لگا کہ وہ نرگاؤ باعث پرورش
میرے عیال اور اطفال کا تھا پیپا جی نے فرمایا کہ بیل تیرے گھر موجود ہی چنانچہ جاکر دیکھا تو موجود پایا ایکدفعہ
قحط کا سال ہوا پیپا جی نے اسقدر غلہ وغیرہ سامان خوردنی و نوشیدنی لوگون کو تقسیم کیا کہ گویا قحط نہین ہوا تھا
اور سب کا دُکھ دُور کیا ایکدفعہ زر کثیر کہین سے ہاتھ آیا دو چار روز مین صرف کر دیا ایسے چرتر پیپا جی کے
لا انتہا ہین کہ جنمین قیاس اور وہم کو دخل نہین ہوسکتا پس بھگوت مین اور بھگوت بھگتون مین کیا فرق ہی
کہ ایسی ہی مہا بھگوت بھگت کی ہی

کتھا پریاگ داس جی (प्रयागदासजी) اپنے گرو اگر داس جی کی کرپا سے ایسے پرم بھگت ہوئے کہ من
بچن کرم سے سری رگھنندن سوامی کے چرن کملون مین پریم تھا اور بھگوت بھگتون مین اسقدر پریت اور بھاؤ نا
تھی کہ بھگوت روپ جانکر اُنکی سیوا پوجا کیا کرتے تھے کیا وہ مین مہوا انسو بھگوت مندر کے کلس چڑھانے
کا تھا اور موضع اڈھ بلیہ مین بھگوت مندر کی دھجا چڑھانیکا دونون جگہہ سادھو واسطے طلب کے آئے
پریاگ داس جی نے اپنے دلمین خیال کیا کہ اگر ایک جگہہ جاتا ہون اور دوسری جگہہ نہین جاتا تو وہان
کے سادھو ناراض ہونگے اسواسطے دونون جگہہ دو روپ بناکر گئے اور ست سنگ اور درشن اور بھگوت
چرنون کے کیرتن اور بھجن کا آنند اُٹھایا اور اپنے ہاتھ سے ایک جگہہ دھجا اور دوسری جگہہ کلس چڑھایا

داس ہوناتھا بھگوت کا مادھری سروپ دیکھکر پریم مین مگن ہو گئے اور غلبۂ پریم اور استغراق سے پران بھگوت کے تصدق کرکے پرم پد کو گئے واضح ہو کہ اُگر داس جی اور اُن کے سنپردا والے مادھرج اُپاسک شری رگھنندن سوامی کے ہین پریاگ داس جی نے بروقت راس لیلا کے مادھرج اپنے سوامی کا تصور فرمایا اور پران تصدق کیے

کتھا भगवान् بھگوان نامے بھگوت بھگت قصبۂ سونی پت مین ہوے جہان کہین منکر دھرم کا سُنتے تو طرح طرح کے اُپدیش کرتے اور بھاگوت دھرم پر قائم کر دیتے چنانچہ موضع بنڈوری مین فریق جوگیان کا رہتا تھا بھگوان بھگت نے جو انکا حال سُنا تو وہان گئے اوّل فہمایش اور ہدایت کی اور جب ضرورت سمجھی تو معجزات اُنکو دکھلائے کہ وے سب اُنکے چیلے ہو کر بھگوت بھگتی مین سمادھان ہو گئے بادشاہ عہد نے کہ مخالف مذہب تھا اور مخالفین کو جسقدر ساتھ ہندو دھرم کے عداوت دلی ہو ظاہر ہی امتحاناً خواہ عداوتاً زہر قاتل پلوا دیا کہ بھگوت بھگت دکشک مہاراج نے مطلق اثر اُس زہر کا ہونے نہ دیا اور ممتحن کور باطن کو ندامت ہوئی داس بھاؤ مین بھگوان ممدوح کو محبت کمال تھی

کتھا रामराय رام راے جی پرم بھگت ہوے سارسُت براہمن تھے گیان اور براگ اور جوگ مین واقفیت کامل رکھتے تھے شہوت اور غصہ و طمع و حرص و موہ یعنی اگیان کے تارک تھے اور سادھو سیوا مین ایسی محبت تھی کہ جب کسی سادھو کا درشن کرتے تو مثل کمل کے کہ آفتاب کے دیکھنے سے کھل جاتا ہے خوش ہوتے ایکدفعہ سادھو سماج تھا وہان کوئی دُشٹ کہ ہمیشہ سے بھگوت بھگتون کے ساتھ عداوت دُشٹونکی چلی آتی ہے مذمت خلاف واقع رام راے جی کے کرنے لگا بھگوت نے سزا ایسے بد ذات اور خلاف گو کی ضرور جانی اور اُس محفل مین کہ ہمقوم اور ہمچشم اُس کے بکثرت موجود تھے دستار اُسکے سر سے اُتروا دی سب صغیر و کبیر خوب ہنسے اور وہ پاپی شرمندہ اور خجل مُنہ چھپا کر اُس محفل سے بدر ہوا

کتھا श्रीरंगजी شری رنگ جی موضع دیوسا علاقہ جیپور مین سراوگی کے بیٹے تھے غلام اُنکا مر کر جدوت ہوا اور ایک بنجارہ دار دو یہ مذکور کی روح کو آیا یہ تعریف سابقہ شری رنگ موصوف سے ملا اور حال کہا شری رنگ کو شوق دیکھنے اس تماشہ کا ہوا اور جہان بنجارہ مقیم تھا وہان گئے دیکھا کہ بباعث سہو جدوت مذکور نے ایک بیل کو بھڑکا دیا اور بنجارہ واسطے پکڑنے کے اُٹھا جدوت مذکور نے نرگاؤ کے سر پر بیٹھکر اور شاخ

نرگاؤ سے شکم بنجارہ کا چاک کر کے بعذاب عظیم مار ڈالا شری رنگ جی نے جو یہ حال دیکھا تو خوفناک ہوئے اور
اُس ووُت سے علاج رہائی ازینجہ جمدوتان پوچھا اُسنے جواب دیا کہ بلا بھگوت بھگتی کے سب کو ایسے ہی
عذاب پیش آتے ہین اور جو بھگوت بھگت ہین اُن کے خواب مین بھی جمدوت نہین آتے شری رنگ جی
کو اُسیوقت مذہب بے اصل سراوگیان سے نفرت کمال ہوئی اور بھگوت بھگتی اختیار کر کے حسب نشا مذہبی
دُوت مذکور چیلہ شری انتانند چیلہ رامانند جی کے ہوئے عرصہ قلیل مین بھگوت سروپ کے پراپتی ہوگئے
اور خوف جنم اور مَرَن سے رہا ہوئے ایک پریت یعنی عفریت ہر روزنہ پسر شری رنگ جی کو نظر آتا
تھا پسر مذکور اُسکے خوف سے خشک ہوگیا شری رنگ جی نے سبب پوچھا تو ہرین سبب کہ بھگتون کے گھر
پریت کا کیا کام ہی کچھ نہ کہا اور جب مبالغہ ہوا تو سب حال بیان کر دیا شری رنگ جی رات کے وقت
جس چارپائی پر اُنکا پسر سویا کرتا تھا خود سو رہے جب پریت مذکور آیا تو غصّہ ہو کر اُسکے پیچھے دوڑے
عفریت خوفناک بھاگا اور بحالت اضطراب بیان کیا کہ فلان زرگر اسی گانؤن کا رہنے والا ہون اور
بسبب گناہ ہاے زنا و فسق و فجور کے پریت ہوا ہون واسطے مغفرت کے آپکا دروازہ پکڑا ہی اور مُترَن
ہون اس عذاب عظیم سے کسی طرح رہائی بخشو شری رنگ جی کو اُسکے اوپر رحم آیا اور بھگوت کا چرن امرت
اُسکو دیا کہ اُسکی بدولت دیوتاؤن کا سروپ پاکر ست گت کو پراپت ہوا

کتھا ہٹھی نارائن हठीनारायरा چیلہ کرشن داس جی ساکن ملک پنجاب کے بھگوت اور مُرتاض ہوئے
صبر و قناعت کے مجسّم تھے ہر وقت بھگوت بھجن مین رہتے تھے بھنگ نوشی کا شوق تھا اور ہرگز اُسکا نشہ
نہین ہوتا تھا بادشاہ وقت نے دھتورہ وغیرہ پلایا تب بھی نشہ نہوا پھر بسبب تعصّب مذہب کے زہر قاتل
بھنگ مین بارادۂ قتل کے دیا اور غذاے خوردنی و نوشیدنی موئدترقی زہر کی کھلائی کچھ اثر نہوا آخر نادم
ہو کر بادشاہ نے اپنی خطا معاف کرائی واضح ہو کہ کوئی شخص اس کتھا کو نظیر اور گواہی واسطے بھنگ نوشی
کے نہ سمجھ لیوے بھنگ متروک اور ممنوع سب کے نزدیک ہی شراب مین اور بھنگ مین کچھ فرق نہین بلکہ
بہ نسبت شراب کے بھنگ مین ایک عیب یہ زیادہ ہی کہ مقراض العقل ہی کسی بزرگ کی نظیر سے جواز اس کا
نہین ہو سکتا بھلا شیو جی مہاراج کی نظیر یاد کرتے ہین سُو اگر شیو جی کی نظیر سے بھنگ جائز ہو تو شیو جی
نے وہ زہر نوش کیا ہی کہ جس کی حدّت کو دیوتا بھی برداشت نہ کر سکے اب کوئی ایک ماشہ تو زہر کھا لیوے
یا شیو جی سانپ کا زیور اور مُنڈون کی مالا رکھتے ہین اب کوئی چھوٹا سانپ یا کپال مُردہ کا تو ہاتھ مین لے

لیوے شنکر سوامی نے گنج کہ جس کا شیشہ بنتا ہے بھٹی مین سے ہاتھ پر رکھ کر مثل پانی کے پی لیا اب کوئی تھوڑی سی آگ تو ہاتھ مین لے لیوے وعلیٰ ہذالقیاس ہزارہا تمثیل اس قسم کی پورانون سے اور اس بھگت مال سے مل سکتی ہین پس بزرگون کی نظیر سے کب کوئی شئے ممنوع جائز ہو سکتی ہے سے[1] سمیر تھ کو نہین دوش گسائین[2] رب پاوک[3] سُر سیر کی نائین :: اور چند پورانون کے قول برابر متفق ہین کہ بزرگون کی نظیر اور تمثیل اور اعمال سے جو شخص امر ناجائز کو جائز سمجھ لیتے ہین جہنمی ہوتے ہین سٹھی نارائین موصوف نے بھنگ کو بعد حاصل ہونے کمالیت اور سدھتا کے نوش کیا اور شخص کامل امر اور نہی کی قید سے باہر ہے کہ بھگوت روپ ہوجاتا ہے

غرض بھنگ کا پینا مردود اور متروک ہے

کتھا[4] रैदास ریداس جی پرم بھگت بھگوت کے ایسے ہوے کہ جنکی گفتگو اور شاعری واسطے دور کرنے تاریکی شکوک وشبہات کے مثل آفتاب کے تھی بید اور شاستر کے موافق اعمال نیک کے کرنے مین مثل ہنس کے ہوے یعنے ہنس جسطرح پانی کو چھوڑ کر صرف دودھ کو قبول کر لیتا ہے اسی طرح ریداس جی نے ممنوعات کا ترک کر کے جو سار اور خلاصہ ہے اسکو قبول کیا بھگوت کرپا سے اسی جسم مین بھگوت دھام کو پہونچے اور جنکے چرنون کو بڑے بڑے برن آشرم والون نے دنڈوت کری پہلے جنم مین برہم چاری اور رامانندجی کے چیلے تھے گدائی کر کے گرو سیوا اور تیاری بھگوت پرشاد کی کیا کرتے تھے ایک بقال بر سر راہ ہمیشہ عرض کیا کرتا کہ میرا بھی لوازمہ رسوئین کا واسطے بھگوت پرشاد کے قبول فرماؤ لیکن اُس سے کچھ نہ لیا کرتے ایک روز بارش بشدت ہوتی تھی اسی بقال سے جنس لا کر رسوئین بنائی جب رامانندجی بھگوت کو اُس سوئین کا بھوگ لگانے لگے تو بھگوت دھیان مین نہ آے رامانندجی نے برہم چاری موصوف سے پوچھا کہ یہ جنس کس کے گھر سے آئی ہے برہم چاری نے اُس بقال کا نشان دیا اور بعد دریافت اُس کا لین دین چارون کے ساتھ معلوم ہوا رامانندجی نے برہم چاری کو شاپ دیا کہ تجھکو بھی چمار کا جنم ملے چنانچہ برہم چاری موصوف براہمن جسم کو چھوڑ کر بخانہ چمار پیدا ہوے لیکن بھگوت بھگتی اور گرو کے پرتاپ سے پہلے جنم کی خبر رہی وقت تولد سے والدہ کا دودھ پینا ترک کیا کہ بلا گرو منتر اپدیش کے خورد و نوش متروک ہے رامانندجی کو بھگوت نے آکاش بانی سے فرمایا کہ برہم چاری کو تمنے سخت سزا دی اُسپر کرپا واجب ہے رامانندجی حسب الحکم چمار کے گھر گئے اور والدین ریداس جی نے تشریف آوری اُنکی تعجبات

---

[1] صاحب طاقت کو گناہ نہین ہوتا کہ بشن مہاراج سانپ کے اوپر آرام فرماتے ہین اور آفتاب و آتش سب شئے خوردنی کھاتے ہین اور گنگاجی مین سب قسم کا پانی جا ملتا ہے اُنکو کیا گناہ ہوتا ہے ۱۲

[Interlinear glosses: طاقت والا ۱۲ · گناہ ۱۲ · بشن ۱۲ · آفتاب ۱۲ · آتش ۱۲ · گنگا ۱۲]

اور معتقدات سے جا نکر قدم پکڑ لیئے را ماننَد جی نے منتر اُپدیش کر کے ریداس نام رکھا اور واسطے پینے شیر مادر کے
اجازت فرمائی جب عمر ریداس جی کی کچھ زیادہ ہوئی تو بہ محبت بھگوت کی سیوا کرنے لگے جو کچھ گھر سے ملتا بھگوتوں کی
نذر کر دیتے والد ناراض ہوا اور گھر کے پیچھے ایک جگہ واسطے رہنے کے دیدی اگرچہ دولت اور مال بہت تھا
لیکن ریداس جی کو ایک حبہ بھی نہ دیا ریداس جی مع استری کے آنند سے رہنے لگے اور پاپوش دوزی سے
بسر اوقات کیا کرتے جو کوئی بیشنو اور سادھو دیکھتے اُسکو پاپوش مُفت پہنایا کرتے پھر ایک چھپر ڈال لیا اور
اُسمین بھگوت مُورتی براجمان کر کے سیوا کرنے لگے اور خود اُس چھپر کے صحن اور میدان مین بلا سایہ پڑے رہتے
اگرچہ بظاہر تکلیف افلاس وغیرہ کی تھی لیکن دل بھگوت کے تصوّر اور دھیان مین شاد ان اور فرحان
رہتا تھا بھگوت نے وہ تکلیف افلاس کی بھی دُور کرنی ضرور سمجھ کر خود سادھو کا روپ بنایا اور ریداس جی
کے گھر آئے ریداس جی نے کمال خدمت کر کے بھوجن کرایا اور بھگوت رُوپ جانا سادھو ممدوح نے
خوش ہو کر سنگ پارس ریداس جی کو دیا اور تعریف اُسکی بیان کر کے کہا کہ احتیاط سے رکھنا ریداس جی
نے جواب دیا کہ میرے کسی کام کا نہین میرا دھن اور دولت رام نام ہی سادھو نے جانا کہ قدر اس پارس
کی ریداس نہین جانتا اسواسطے رانپی کو لگا کر سونے کی کر دی ریداس جی نے دلمین سمجھا کہ رانپی بھی ہاتھ سے
گئی پھر جو سادھو مذکور نے دیکھا کہ ریداس جی کو طمع کسی چیز کی نہین تو بمنت کہا کہ اس سنگ پارس کو قبول
کرو ریداس جی نے فرمایا کہ چھپر مین رکھدو چنانچہ سادھو موصوف چھپر مین رکھ کر تشریف لیگئے بعد سیزدہ
ماہ کے پھر آئے اور ریداس جی کا حال بدستور دیکھا پوچھا کہ وہ سنگ پارس کیا ہوا جواب دیا کہ جہان آپ رکھ گئے
تھے وہان ہی ہوگا مجکو اُسکے ہاتھ لگانے سے خوف آتا ہی بھگوت اُسکو لیکر روانہ ہوئے ایک روز شیو
پوجا کی پٹاری سے پانچ اشرفی برآمد ہوئین ریداس جی کو بھگوت سیوا سے بھی خوف ہونے لگا بھگوت نے
خواب مین فرمایا کہ اگرچہ تکو ہرگز طمع باقی نہین رہی لیکن اب جو کچھ ہم دیوین قبول کرو ریداس جی نے قبول
کیا اور ایک دھرم سالہ پختہ تیار کر کے بھگوت بھگتوں کو اُسمین بسایا اور پھر ایک بھگوت مندر تعمیر کرا کے
طرح طرح کے چندوا اور جھالرا اور مند ن وار زردوزی اور دیوارگیری اور چھت بند وغیرہ سے ایسا
آراستہ کیا کہ جو درشن کرنے والے آئے تھے سُوبھا مندر اور بھگوت مورتی کو دیکھ کر گرویدہ ہو جاتے تھے
پوجا پرتشٹھا راگ بھوگ وغیرہ سب براہمنون کے سپرد تھا بعد ازان جہان ریداس جی خود رہتے وہان ایک
مکان دو منزلہ بنوایا اور کمال پریت سے بھگوت آرادھن شروع کیا اکثر براہمن بسبب عداوت اور خصومت کے

راجہ سے نالشی ہوئے اور کلمہ سخت زبان پر لاکر کہا کہ قوم چمار کو بھگوت مورتی پوجن کا ادھکار کسی شاستر مین نہین لکھا ریداس بلا خوف و خطر بھگوت سیوا مورتی براجمان کرکے پوجن وغیرہ کرتا ہے اُسکو سزا دینی چاہیئے راجہ نے ریداس جی کو بُلایا اور اِسقدر پرتاپ ریداس جی کا راجہ پر غالب ہوا کہ ایک دو بات کہی اور رخصت کیا رانی راجہ چتوڑ کا نام جھالی تھا اُسنے جو یہ پرتاپ ریداس جی کا سنا تو سیوک ہوئی برہمنان ہمراہی رانی مذکور کے پُرغضب ہوئے اور کہنے لگے کہ رانی کی عقل جاتی رہی رانا کے پاس نالشی گئے اور سب حال کہا رانا نے ریداس جی کو بلایا اور سب براہمن جمع ہوئے براہمن تو قوم کی بزرگی بیان کرتے تھے اور ریداس جی کا یہ قول تھا کہ بھگوت کو بھگتی عزیز ہے قوم پر نگاہ نہین بعد مباحثہ یہ قرار پایا کہ بھگوت مورتی جو سنگھاسن کے اوپر براجمان ہے جسکے پاس خوش ہوکر آجاوے وہی مقبول ہے اِس بات پر برہمنان نے تین پہر کامل بید پڑھا اور منتر جپ کیا لیکن کچھ نہوا جب نوبت ریداس جی پر پہونچی تو عرض کیا کہ مہاراج اپنے پتیت پاون نام کو راست کیجیئے اور دو ایک بشن پد کیرتن کیئے ایک پد کا مقطع یہ ہے سے بلنب (دیر ۱۲) جہاڑ آیئے کہ دھوان یلائے لیجیئے :: اور دوسرے پد کا مقطع یہ ہے سے دیو ادا (دیوتا ۱۲) دیو آیو (راجہ ۱۲) تم سرنا :: کرپا کیجیئے جان آپنو جنا (غلام ۱۲) :: بھگوت بفور سُننے پد ہاے مذکور کے سنگھاسن پر سے اُٹھکر ریداس جی کی گود مین آبیٹھے اور سب معتقد ہوئے بعد ازان رانی جھالا مذکور کاشی سے اپنی راجدھانی مین آئی اور جگ کرنیکی تجویز کری ریداس جی کو بکمال فروتنی و سماجت لکھا کہ کرپا کرکے تشریف لاوین چنانچہ ریداس جی چتوڑ مین آئے رانی ازبس خوش ہوئی اور زر کثیر خیرات کیا براہمنان کو خیال ہوا کہ اِس رانی کا گرو چمار ہے بہتر ہے کہ خشک جنس لیکر رسوئین تیار کرین سو ایسا ہی کیا جب واسطے بھوجن کے بیٹھے تو ہر ایک نے دو دو شخص کے بیچ مین ریداس کو بیٹھا دیکھا معتقد ہوکر قدمون مین پڑے اور لاکھون شخص چیلے ہوگئے ریداس جی نے خیال کیا کہ اگرچہ یہ لوگ اِسوقت چیلہ ہوگئے ہین لیکن پھر جب ہماری قوم کا خیال ہوگا تو غیر معتقد ہو جاوینگے اور وہ بے اعتقادی باعث لے جانے دوزخ کا اُن لوگون کو ہوگی اسواسطے اشتباہ قوم کا دُور کر دینا چاہیئے سو اُس مجمع عام مین پوست اپنے جسم کا اتار کر جگیوپویت سب کو دکھایا اور فرمایا کہ مین اصلی براہمن ہون گرو کے شاپ سے یہ دیہہ پائی ہے سب کو قوم کی جانب سے بھی اطمینان ہوگیا بعد ازان ریداس جی دیہہ چھوڑکر بسبب عنایت اپنے گرو اور بھگوت کے پرم پد کو گئے اور پھر جنم نہوا

کبتھ ۱۰ गोपालभट्ट گوپال بھٹ ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ تمام جہان مین اُنکی ساکھی معروف اور
مشہور ہی بھگوت بھگتی کا پرتاپ جنکی پیشانی سے مثل آفتاب کے ظاہر اور روشن تھا بھگتون کی محفل کو
زیبائش کے دینے والے اور شری مدبھاگوت مین اگر کسی کو شک وشبہہ واقع ہوتا تو اپنی ہمہ دانی سے
اسکے دور کرنیوالے ہوئے باگڑدیس کو اپنی بھگتی اور بھجن کے پرتاپ سے بھگوت پراین کرکے کرتارتھ کردیا
اور واس بھاؤ سے انن بھگتی مین مستقل ہوکر چرن رج شری رادھا بلبھ لال کے پریم مین پورن رہے بھگوت
بھگتونکی کرپا کے پاتر تھے اور اُپدیش کنندہ نودھا بھگتی کے

کبتھ ۱۱ दिवाकर کرم چند جو مثل کشیپ کے تھے اُنکے گھر دِواکر جی واسطے دور کرنے تاریکی دل جہانیان
کے دوسرے دِواکر یعنی آفتاب ہوئے اور بہت سے راجاؤن کو اُپدیش کرکے بھگوت بھگتی مین لگایا
ہر بھگتونکے واسطے ایسے ہوئے کہ جس طرح کسی درخت ثمر کی شاخ زمین پر آجاتی ہی اور ہر ایک کو فیض عام
ہوتا ہی بھولا رام اُنکا تکیہ کلام تھا سب کے دوست اور سب پر برابر مہربانی کے کرنے والے ہوئے شری
رگھنندن سوامی کی بھگتی کے سواے اور کبھی کچھ خواہش نہوئی اور سیتاپت اودھ بہاری مہاراج کے چرنون
کا کیرتن اور سمرن کیا

کبتھ ۱۲ खेमगुसाइं کھیم گسائین مشہور اور معروف ہین کہ رامداس اپنے گرو کی کرپا اور عنایت سے
شری رگھنندن سوامی کے انن داس ہوئے اس لوک اور پرلوک مین سواے رگھنندن سوامی کے
اور کسی کو کچھ نہین جانتے تھے اور نہ کچھ تعلق دونون جہان کے دُکھ سُکھ سے تھا دھنش بان جو بھگوت کے
ششتر[سلاح ۱۲] ہین اُنکا نشان ہردو بازو پر دھارن کرکے اور دیکھ دیکھ کر کمال خوش ہوا کرتے تھے اور پرم آنند
مین مگن رہتے تھے کسی وقت سوامی کے چرنون سے علیحدگی نہ تھی اور ہنومان جی کے موافق شجاع اور سور
بیر پرم پریمی اور بھگوت بھگتون مین بدرجۂ اول تھے

کبتھ ۱۳ कल्याण सिंह کلیان سنگھ جی کو بھگتی پکش اور اُودار[فیاضی ۱۲] تا درجۂ غایت سے ہوئی بھگتی پکش کا
تفصیل حال یہ ہی کہ مع انوپ سنگھ برادر جو واسطے درشن جنم اُستہان شری نندنندن مہاراج کے شہر نوسیرہ
مسکن اپنے سے برندابن کو آتے تھے ایک سراوگی ظالم کو دیکھا کہ سادھو مفلس کو ستاتا ہی کلیان سنگھ
جی نے بیشنو سادھو کا پکش کیا اور پنجہ ظلم اُس ظالم سے بچایا اور اُودارتا کے یہ معنی کہ مال ومنال بجنس

سلہ اگرچہ ساکھی گواہی کو کہتے ہین لیکن مراد لیش پد وغیرہ سے ہی ۱۲

دنیا تو جزدی امرہی اُنکو جان دینے سے بھی دریغ نہ تھا اور بھگوت نے دونون بات مصرعہ بالا اُنکی مدت العمر خوب نباہی ابتدا سے شری جگنا تھ داس سوامی کے چرنون مین پریت تھی جب اخیر وقت آیا تو شری رگھنندن سوامی مین محبت اور پریت ہوگئی اور جناب ممدوح نے اپنا پارشد جانکر اپنے نزدیک بُلالیا جگناتھ پوری مین رہا کرتے تھے اور رگھنندن سوامی کی محبت سے دونون جہان کی محبت مثل خس کے دور کردی تھی

دل مین روپ انوپ رہتا تھا اور زبان پر رگھنندن سوامی اور جانکی مہارانی کا نام

کتھا[۱۴] राजा खेमाल راجہ کھیمال قوم راجپوت راٹھور ایسے پرم بھگت ہوئے کہ اُن کے خاندان مین بھگتی اٹل یعنے لاجنب ہوگئی رام رائے پسر اور کنور کشور نبیرہ کہ اُنکا ذکر اس بھگت مال مین علحدہ ہوا ہی پرم بھگت ہوئے کہ راجہ موصوف سے بھی سبقت لے گئے راجہ ممدوح کو بھگوت بھگتون مین اسقدر محبت تھی کہ جس طرح سمدر چندرما کو دیکھکر نہایت خوشی سے بڑھتا ہی اسی طرح بھگوت بھگت کو دیکھکر خوش ہوتے تھے اور بھگوت کے بھجن مین اسقدر بھاؤ اور پریم تھا کہ ہمیشہ اُس مین مصروف رہتے تھے دل مثل گنگاجل کے نرمل اور صاف تھا اور من بچن کرم سے شری رگھنندن سوامی کے داس تھے سوائے

چرن کمل سوامی کے نہ اور کچھ بھروسا تھا نہ پناہ نہ کچھ اور اعتقاد تھا نہ چاہ

کتھا[۱۵] केशवजी کیشوجی بلقب لٹیرا مشہور تھے لٹیرا لاغر خواہ نحیف کو کہتے ہین اگرچہ کام کرودھ لوبھ موہ وغیرہ مین نحیف اور لاغر تھے لیکن بھگتی بھاؤ مین فربہ اور توانا سر سر انندجی کی سنپردا مین پرم بھگت ہوئے اور اُن کی بھگتی واسطے دور کرنے دھوپ جنم اور مرن کے دیگر اشخاص کو مثل سائبان کے ہوگئی دل مین بھگوت کے چرتر پورن رہتے تھے اور زبان پر نام جیسا پریم داس بھاؤ بھگوت مین کیشو موصوف کا تھا ایسا ہی اُن کے صاحبزادہ کو ہوا اور کیون نہو کہ جیسا درخت بویا تھا ویسا ہی پھل لگا جس بھاؤ اور بھگتی سے بھگوت سیوا کرتے تھے اُسی اعتقاد سے بھگوت بھگتون کی سیوا مین مصروفیت تھی بھگوت چرترون کے کیرتن مین یکتا تھے اور سخاوت اور رحم مین لاثانی و نیز شاعر

کتھا[۱۶] स्वेत जी سویت جی ہر بھگتون کی سبھا مین لائق تعریف اور تعظیم کے مشہور اور معروف مثل آفتاب کے ہوئے بھجن کا پرتاپ ایسا تھا کہ بھگتی اور دھرم کی دُھجا تھے شری سیتاپت اودھ بہاری کے چرنون مین ہر وقت لگن اور آنندت رہا کرتے اور دل کو ایسا مستقل بھگوت کے داس بھاؤ مین کیا تھا کہ مطلق دوسری طرف توجہ نہین ہوتی تھی اور نرہری جی اُن کے گرو کے پرتاپ سے ایسی ہی بھگتی اُنکے پسر اور نبیرگان کو بھی ہوئی

آنندت یعنی بھرے ہوئے ۱۲

नشٹھا بست و دوم در تعریف و مہاتم سکھا بھاؤ (सरवाभाव) و بیان کتھا پنج بھگت اُپاسکان آن

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی سرجو (सरज्ञ) ریکھا کو ڈنڈوت کرکے دھرو براوتار کو ڈنڈوت پرنام
کرتا ہون کہ جھنون نے وہ اوتار دھارن کرکے بھگوت بھگتی اور سرناگتی کے سروپ کو جگت مین ظاہر کیا واضح
ہو کہ اُپاسکان سکھا بھاؤ کا یہ سدّھانت ہی کہ ایشر اور جیو دونون باہم گر سکھا یعنی دوست ہین اور ایسی
دوستی اور محبت مربوط و مضبوط ہی کہ ایشر کو بلا جیو ایشر تا نہین اور نہ جیو بلا ایشر ہو سکتا ہی یعنے اگر جیو نہو
تو ایشر کو کوئی نہین جانتا اور اگر صرف جیو ہو اور ایشر نہو تو یہ بات غیر ممکن ہی کہ بلا ایشر جیو نہین ہو سکتا
اگر یہ اعتراض ہووے کہ دوستی باہم گر دو شخص برابر کی ہوتی ہی سو کہان تو جیو کہ ہزارہا عذاب جنم
اور مرن اور گناہ اور ثواب مین پھنسا ہی اور کہان وہ ایشر کہ جس کا سروپ وہم و قیاس سے باہر
اور بید جس کو نیت نیت کہتے ہین اور مایا گنون سے علٰحدہ نت نربھے نرنکار اچت اننت پورن برہم
پرماتما سچدانند گھن ہی اس اعتراض کا جواب تمثیل ظاہری سے سمجھ لینا چاہیئے کہ اول درباب دوستی
برابر ہونا خاندان اور لیاقت اور شرافت اور عقل اور حسن اور پوشش اور لباس وغیرہ اسباب کا واجب
ہوتا ہی بعد ازان اپنی قسمت ہی کہ ایک بادشاہ ہو جاوے اور دوسرا مفلس سو یہی حال جیو اور ایشر کی دوستی
کا ہی یعنی جیسا ایشر نت نربکار پرکاش وان گیانانند سروپ ہی ویسا ہی بکمی و بیشی دو ایک بات کے جیو
ہی کچھ فرق نہین دونون کے بیچ مین مایا کے سروپ کا پردہ حایل ہوا سو چونکہ جیو انو (अणु) یعنی خورد و الپگیہ (अल्पज्ञ)
یعنے کم جاننے والا تھا اسواسطے وہ تو مایا کو دیکھ کر موہت ہو گیا اور اُس کے جال مین گرفتار ہوا اور
ایشر کہ اننت اور سرگیہ تھا وہ مایا پریرک (प्रेरक) بدستور رہا اگرچہ ایشر نے واسطے چھوٹنے اپنے دوست کے
مایا کی قید سے بذریعہ بید اور شاستر اُس دوست کو اپنا اور اُسکا سروپ بتلایا اور اپنے نام اننت (अनंत) ظاہر
کیئے اور صدہا ہزارہا تدبیرات مثل منتر جپ و جگ و دان اور دیا اور کرم اور گیان اور بیراگ و نودھا بھگتی وغیرہ
کے رواج دی لیکن وہ جیو اُس مایا کی موہ مین ایسا گرفتار ہوا کہ مطلق ملتفت نہوا اور اپنا اور اپنے دوست کا
سروپ بالکل بھول گیا سو جب اپنے اور ایشر اور مایا کے سروپ کو جانکر واسطے رہائی کے تدبیر کری تب پھر اپنے
دوست کی ملاقات اور پرم آنند کو فائز ہوا اب بڑا اعتراض یہ پیدا ہوا کہ جس حالت مین ایشر اور جیو دوست
ہین اور وہ ایشر کہ جسکی مایا مین یہ جیو پھنسا ہی خواہان اُسکے چھوٹنے کا ہے تو پھر کس واسطے یہ جیو مایا مین گرفتار ہی۔

خود ایشر کسواسطے نہین چھوڑ لیتا سو واضح ہو کہ یہ اعتراض جدید نہین بلکہ وہی بات ہی کہ جو شاسترون مین ایشر
کی دیالتا اور کرپالتا نسبت جیو کے بیان کری ہی اور واسطے منسلک رہنے سلسلہ آفرینش دنیا کے کرم کی تقدیم
ظاہر کرکے ہونا مکتی کا بروقت دور ہونے نیک و بدکرم کرکے بیان کیا ہی جو جواب اس اعتراض کا بموجب
سدھانت شاسترون کے وہان تنقیح ہوا ہی وہی یہان سمجھ لینا چاہیے اور اگر بقاعدہ سکھا بھاو کے جواب
مطلوب ہی تو یہ ہی کہ قاعدہ دانی حملہ امور دینا اور دین کی ایشر پر ختم ہی درنیصورت دوستی کا قاعدہ بھی بھگوت
سے بہتر کوئی نہین جانتا اور قواعد دوستی مین دونون دوست برابر عمل کرتے ہین اگر ایک دوست نے
ضیافت کری تو اُس کے جواب مین دوسرا دوست اُس سے بہتر ضیافت کر دیتا ہی اور اگر بیاہ شادی وغیرہ
مین ایک دوست نے سو روپیہ خرچ کیئے تو دوسرا دوست بھی اُس کی شادی مین اسی قدر خرچ کرتا ہی
سو اس قاعدہ برابری کے موافق اگر ایشر بلا رجوعات طبیعت جیو کی مایا کو دُور کرکے واسطے ملاقات کے آوے
تو قاعدہ اور اصول دوستی کا خلاف ہوجاوے اگر اُس مین یہ گفتگو ہووے کہ جیو کی رجوعات پر کیا حصر تھا
خود ایشر نے مبادرت واسطے ملاقات اپنے دوست کے کسواسطے نہ کی کہ دوستی مین دوست کا اپنے
گھر آنا یا خود اُس کے گھر جانا دونون برابر ہین سو واضح ہو کہ بھگوت کی جانب سے پیش قدمی اور
مبادرت بخوبی ہووے ہرگز کسی قاعدہ مین تصوّر واقع نہین ہوا یعنی اپنا اور اُس دوست کا سروپ
بیان کرکے اور بید اور شاسترون کو بطور پیغامبر بھیجکر پیغام ملاقات کا بھیجا اور اپنے نام و نشان ظاہر کیئے
بعد ازان تدبیرات ملنے کی تبلائی اور ابتک ہر جگہ اور ہر وقت واسطے ملاقات کے حاضر اور موجود ہی
پس ایشر کی جانب سے کیا قصور ہی سب قصورات اس جیو کے ہین کہ ہرگز اُس سے ملنا نہین چاہتا اور
نہ توجہ کرتا ہی غرض بلا اعتراض کسی طرح کے ثابت ہی کہ ایشر اور جیو قدیمی دوست ہین چنانچہ بید شُرتی
مین صاف یہی بات لکھی ہی اور شری مدبھاگوت کے چارم اسکندھ پرنجن کتھا مین مفصل و بہ دلایل لکھا
ہی کہ جیو اور ایشر دونون باہمدگر دوست ہین قطع نظر ازان جہان تو دھا بھگتی کا بید اور شاستر نے بیان
کیا ہی تو وہان سکھا بھاو کی بھی بھگتی لکھی ہی پس اگر جیو اور ایشر باہمدگر دوست نہوتے تو سکھا بھاو کی
بھگتی اور اُسکے قاعدہ بید اور شاستر مین کیون مندرج ہوتے قواعد آرادھن اور سیوا سکھا بھاو
کے موافق قواعد دیگر نشٹھاؤن کے ہین صرف اسقدر فرق ہی کہ دیگر نشٹھاؤن مین سوامی وغیرہ
تصوّر کرکے سیوا پوجا کرتے ہین اور اس نشٹھا مین دوست اور برابر سمجھکر سیوا ہوتی ہی اور چونکہ بھگوت نے

چارم اسکندھ پرپنچن کتھاہین فرمایا ہی کہ دیگر بھگتی تو گروُ سے اُپدیش سے حاصل ہوتی ہین اور سکھا بھاؤ اور
آتم نویدن کو مین خود اُپدیش اور تعلیم کرتا ہون درنیصورت سکھا بھاؤ مین جسوقت طبیعت سالک کی رجوع
ہوتی ہی اُس وقت خود بھگوت اُس کے دل مین نزول اور ظہور فرماتا ہی یہ رس جس کسی نے نوش کیا فوراً
مست اور مدہوش ہو گیا بوجہ عات طبع ہر یک سکھا بھاؤ والے کی بھگوت چرترون مین موافق رغبت اپنی
طبیعت کے ہی مثلاً بدرکاشرم مین نرنارا ئین سکھاہین اُنکی رغبت تپ اور گیان کے چرترون مین ہی ارجن
اور شری کرشن مہاراج کی محبت مثل دوستی راجگان کے اور برج گوُپ کمارون کے کھیل اور ہنسی مثل گوپ
کمارون کے اور اجودھیا کے راجکمارون کی محبت بھگوت چرترون مین مثل کھیل اور ہنسی وغیرہ شاہزادگان
کے ہوئی اور اسی طرح ہر ایک کے بھاؤ جُدا جُدا ہین جسطرف جس کسی کو رغبت ہی اُسی قسم کے سامان سے
سیوا اور بھگوت آرادھن کیا کرتا ہی وہ آرادھن اور سیوا پُوجا اگرنہ با ہفت بار ہر روزہ نہو سکے تو تین دفعہ
سے کم نہو اسوتر پاٹھ اور نام اور منتر جپ علحدہ رہا ہر وقت کا تصوّر دلی اُسطرف رہنا پوجا سیوا معمولی
سے علحدہ بات ہی کہ سب اُپاسنا اُسی کیواسطے ہین اور واجب و مقدم تر ہی دہنیو لا ئُ پاسنا اس بھاؤ کی
بہ تصور مادھرج اور شرنگار کے بیشتر رائج ہی خواہ رام اُپاسک ہون خواہ کرشن اُپاسک اور فی الحقیقت جسقدر
ترقی محبت کی مادھرج بھاؤ مین جلد ہوتی ہی اور کسی بھاؤ مین اس قدر جلد نہین ہوتی ہی عرصہ قریب گذرا کہ
اجودھیا جی مین رام سکھی مہاراج اور اُنکے چیلہ پریم سکھی جی سکھا بھاؤ کی دُھجا اور اس بھگتی کے ملک مین بادشاہ
ہوئے رام سکھی جی کا ایک گرنتھ اصول اس بھاؤ کا دیکھنے مین آیا اُس مین مادھرج کو مقدم رکھا ہی اور
برج مین جو تنقیح اس امر کی کری گئی تو وہان خصوصیت مادھرج کی بہر حال واجب اور لازم معلوم ہوئی ہی
کہ برج مین چرتر بھگوت کے سب شرنگار اور مادھرج کے مجسم ہین وحدانیت بھگوت کی اور یہ بات کہ اُپاسک
کو بھولکر واسطے اپنی رہائی کے دوسرے دیوتا کا خیال نہووے جسطرح سب نشٹھا اور اُپاسنا میلہ دیوتاؤن
مین مقدم ہی اسیطرح اس نشٹھا مین بھی بدستور ہی مہاراس نشٹھا اور اُپاسکان اس نشٹھا کی ہرگز کسی سے بیان
نہین ہو سکتی کیسواسطے کہ اس نشٹھا اور اُپاسکان اور گوت مین سر مو تفاوت نہین سب ایک ہین بھگوت اُپاسکان
نے اس سکھا نشٹھا کو منجملہ پنچ رس کے بیان کیا سُو اُس قاعدہ کے موافق بھگوت رام خواہ کرشن خواہ بشن عاقل
و لطیفہ گوئی وز ودفہمی و خوش خلقی اور جلد جواب دینے مین ہوشیار اور طرار نوجوان پرم سُو بھاؤ مان کہ جنکے
چہرہ کے روبرو سب خوبصورتی اور حُسن گرد ہین زیورات اور لباس حسب مناسبت ہر یک عضو کے پہنے ہوئے

بنتیا ملبن ہر ارجن اور سدا ما اور شری داما وغیرہ برج گوال وو گیہ ست سکھا بھاؤ کے آشریا ملبن لواز مہ شرنگار
اور مادھرج اور ہنسی اور قہقہ اور باہم گرکھیلنا ساتھ کھانا ساتھ سونا ساتھ بیٹھنا ساتھ رہنا ساتھ ہی سیر کو جانا
باہم گر سرنگار اور آرایش کرنا وعلیٰ ہذالقیاس ہزار ہا بھاؤ اور سامان اول و دوم یعنی بھاؤ وانو بھاؤ
کے اسباب ہین سامان سوم یعنی آٹھون ساتوک سب اِس رس مین اپنا عمل کرتے ہین اور چونکہ یہ سکھا
رس قریب بلکہ مخلوط و مشترک شرنگار رس کے ہی اسواسطے جملہ سی ۳۳ سنہ بھچاری یعنے سامان چہارم اس
رس مین عملدر آمد ہوتے ہین استھائی (درجہ مستقل ۱۲) بھاؤ اس رس کا وہ ہی کہ اُس پریم منتر کی دوستی مین اِسقدر استقلال
اور پختگی ہووے کہ ہرگز اور مطلق خواب وخیال مین دل کی توجہ دوسری طرف نہ جائے اور بلاتنزل اُس دوست
سراپا مغز بے پوست کی محبت مین محو اور مستغرق رہے ہے رگھنندن ہے دین تبسل ہے پرنت آرت بھنجن
مہاراج مین نے سنا ہی کہ آپکے عدل اور انصاف سے کوئی زبردست کسی زبردست پر ظلم نہین کرسکتا اور
دادخواہ فوراً انصاف کو پہونچتا ہی سوکر پا سندھ مہاراج نہ معلوم میرے واسطے وہ عدل اور انصاف کہان
گیا کہ یہ مہاموہ دن رات طرح طرح کے ظلم کرتا ہی اور بیشمار جنمون سے حیران اور پریشان کر رکھا ہی اگرچہ
جناب والا کے اُس عدل وانصاف مین کچھ شک وشبہ نہین لیکن میری ہی قسمت کی کمی ہی کہ پنجۂ ظلم اُس
ظالم سے نہین چھوٹتا اب دردولت پر مستغاثی ہون کہ اکیدفعہ کسی طرح اُس جبر وتعدی سے چھوڑا کر میرے
دلکو اپنے روپ انوپ کے چنتون مین لگادیجیے کہ سب بید اور شاسترون کا سار ہی اور نج بھگتون کا جیون آدھار

کبت

کمل سے ہاتھون مین جڑاؤ از بس سوبھائمان پہونچی پہنے ہوئے اور چھوٹی سی کمان

برابر ہاتھون مین لیئے ہوئے ۱۲

कर कंजन मंजु बनी पहुँची धनुही शर पंकज पाणि लिये ।

کرکنجن منج بنی پہونچی دھنوہی شرپنکج پان لیئے

ہاتھ کملون زیبا نام زیور چھوٹی کمان تیر کمل ہاتھ

لڑکن سنگ کھیلت ڈولت ہین سرجو تٹ (کنارہ) چوہٹ (چوطرف) ہار (ہیکل) ہیئے (سینہ)

لڑکون کے ساتھ کھیلتے پھرتے ہین سرجو کے کنارہ پر چولڑا ہار قریب ہی

چھاتی پر ۱۲

लड़कन संग खेलत डोलत हैं सरयू तट चौहट हार हिये ॥

नरसोखरसूकरश्वानसमान

कहाजगमेंफलकौनलिये।

تلسی ایسے بالک سون نہین نیہہ کہا جپ جوگ سمادھ لیئے

گسائین تلسی داس جی کہتے ہین کہ ہم ایسے بالک سے اگر محبت نہین کرتے تو

بیٹھنے سے اوجوگ کرنے سے اور سمادھ لینے سے کیا ہی ۱۲

نر شوکھر سوکر سوان سمان کہو جگ مین بھل کون جیئے

وے شخص یعنی بلا محبت اُس بالک کے خر اور خوک اور سگ کے برابر ہین

اور دنیا مین اُنکی زندگی کا کیا ثمرہ ہی ۱۲

तुलसीऐसेबालकसांनहिंनेह

कहाजपयोगसमाधिलिये।

اگرچہ کبت آیندہ کھنڈتا[1] دھیرا کا ہی لیکن چونکہ ہر ایک لفظ اسکا پریم اور رس اور برج راج مہاراج کے دھیان اور حسن اور مادھرج کو ظاہر کرتا ہی اس واسطے اُس کا لکھنا ضرور جانا

کبت

बिनगुन मालवारे चलन मरालवारे अधरन लाल वारे शोभा मद भारे हैं।

तिलकन भालवारे जलज तमालवारे मूरति विशाल वारे दृगन अनिवारे हैं।

[illegible]

بن گن مال واری چلن مرال واری ادھرن لعل واری سوبھا مدبھاری ہین

رشتۂ بالا دالی — ہنس — لب — اوجل بسیار

تلکن بھال واری جلج تمال واری مورت بشال واری درگ انیورے ہین

[illegible]

[1] کھنڈتا دھیرا ایسکا کو کہتے ہیں کہ رات کو اپنا پریتم جو دوسری سکھی کے گھر رہے اور صبح آوے تو نرمی اور ملائمیت گفتارہ اور اشارہ سے ثبوت کر کے اوپر دہ طعنہ دیوے ۱۲

پیت پٹ وارے لٹ وارے نٹ وارے پورکھی کارے تٹ وارے نین تو موہ من وارے ہین
نام شاعر جمنا کنارہ ۱۲

[illegible]

چور پر وارے چت چور پر وارے سُن مور پر وارے تیرے مور پر وارے ہین

[illegible]

पीत पट वारे लट वारे नट वारे पोरवी कारे तट वारे नैन तो मोह मन वारे हैं ॥
चौर पर वारे चित्त चोर पर वारे सुन मोर पर वारे तेरे मोर पर वारे हैं ॥

کتھا اَرجُن अरजुन ارجن مہاراج کے سکھا بھاؤ کا بیان کس سے ہو سکتا ہے جنکی بھاؤ نا اور بھگتی کے بس ہو کر وہ پورن برھم سچد انند گھن جو دہم و قیاس سے باہر ہی رتھ بان اُنکا ہوا اور اگرچہ ارجُن مہاراج برادر پھوپھی زاد شری کرشن سوامی کے تھے آئین سکھا بھاؤ مقدم تھا نشست و برخاست و خورد و نوش و سیر و تماشا و گفتگو و ملاقات دوستانہ تھی مثل صحبت مشنبر وغیرہ کے برادرانہ تھی جو جو بھگوت نے کرپا اور سہائے کری مفصل وے کتھا مہابھارت مین مندرج ہیں اُن کا ذکر اس کتھا مین ضرور نہ سمجھا کہ عالم دوستی مین جس کسی سے جو کچھ سلوک باہمدگر ہوا سب مساوات ہی ایک حال بے تکلفی کا تحریر ہوتا ہی ارجُن مہاراج جب حسن بے انتہا اور جمال دلربا سُبھدرا ہمشیرۂ شری کرشن مہاراج کا دیکھ کر ہزار جان سے عاشق ہو گئے تب بمقتضائے صدق دوستی کچھ تکلف اور خیال راضی یا ناراضی کا نہ کر کے اپنے عشق اور بیقراری کا حال راست راست شری کرشن سوامی سے بیان کر دیا سوامی ممدوح کو خاطرداری اور دلداری اپنے دوست کی اسقدر منظور ہوئی کہ ننگ و ناموس و بدنامی پر نگاہ نکر کے یہ صلاح ارجُن کو دی کہ اگر واسطے شادی کر دینے کے بسدیو جی اور بلدیو جی سے کہتا ہوں تو نہ معلوم قبول کریں یا نہ کریں پس بلباس فقیر دوارکا مین جا کر زبردستی سے لے آؤ بعد ازان بسدیو جی اور بلدیو جی کو راضی کر لیا جائیگا چنانچہ ارجُن نے ایسا ہی کیا اور جب کہ بلدیو جی واسطے قتل ارجُن کے تیار ہوئے تو خود بدولت نے سمجھا کر اُنکا غصہ دور کر دیا ایک دفعہ ارجن مہاراج

سبھدرا جی سے عیش و عشرت مین مشغول تھے شری کرشن سوامی نے اُنکو مکان نشست مین نہ دیکھا تو مضطرب ہو گئے اور تاب جدائی نہ لا کر بے حجاب سبھدرا جی کے محل مین چلے گئے دوستانہ ہنسی اور قہقہہ مین مصروف ہوے اور غایت درجہ محبت کا ثابت کیا بھگوت کی کرپالتا اور دین تبسلتا پر غور کرنا چاہیئے کہ خود دوست اور دشمن رنج و راحت نیک و بد وغیرہ اسباب مایا سے کہ جہانتک ظاہر و باطن کی نظر پہونچے مبرّا اور پاک ہر باوجود اسکے جو ایسے چرتر کیئے تو بھگتونکو تسلی و دیگر اشخاص کو ترغیب واسطے بھگتی کے دیتا ہر کہ جو کوئی جس بھاؤ سے میرا بھجن کرتا ہر مین اُسی بھاؤ سے ظاہر ہو کر بھگت کی بھاونا پورن کرتا ہون کہ گیتا جی مین اس بات کا وعدہ واثق کیا ہر

کتھا سدامہ سुदामा کتھا سُدامہ جی کی بھاگوت اور بیشن پوران مین مفصل مندرج ہر اور بھاکھا مین اکثر شاعرون نے سُدامہ چرتر تصنیف کیئے اسواسطے باختصار لکھتا ہون ساندیپن सान्दीपन گرو کی خدمت مین جب شری کرشن سوامی نے بید اور دیگر علم پڑھے اُسوقت کی دوستی سُدامہ جی سے تھی بعد تحصیل علم کے جدائی ظاہری ظہور مین آئی سُدامہ جی مفلس اسقدر تھے کہ نہ گھر مین کھانے کو تھا نہ جسم پر کپڑا ایک روز سُشیلا اُنکی استری نے کہا کہ کمال تعجب ہر جسکے محب صادق اور یار وفادار شری کرشن سے مہاراج لچھمی کے پت ہو وین وہ ایسا مفلوک اور مفلس ہووے اب تم اُنکے پاس جاؤ سُدامہ جی نے عذرات چند در چند کیئے لیکن سُشیلا نے ایسے جواب معقول دیئے کہ بہ لاچاری ارادہ روانگی کا کیا سُشیلا کچھ برنج ساٹھی کے کہین سے مانگ لائی اور سُدامہ جی کے سپرد کر کے کہا کہ بھگوت کی بھینٹ کرنا سُدامہ جی بھگوت درشنون کے شوق مین بھرے ہوے چلے اور رات کو کسی گانون مین ٹھہرے یہان بھگوت کو شوق ملنے اپنے یار کا دامنگیر ہوا اور شبا شب سدامہ جی کو دوارکا کے قریب بُلا لیا صبح کو سُدامہ جی جب تھوڑی دُور چلے تو ایک شہر نظر آیا اور جو نام پوچھا تو دوارکا سُنکر خوش ہوے اشنان پوجا کر کے پرسان پرسان شری کرشن مہاراج کی راجدھانی پر آئے چوبدار نے ڈنڈوت کر کے شری کرشن سوامی کو اطلاع دی کہ ایک براہمن چھوٹی دھوتی پھٹی چادر ننگے پانون درِ سرا آپکا استھان پوچھتا ہر اور سُدامہ نام ہی سُنتے ہی اُس نام سے بے تحاشا دوڑے اور اوّل قدم پکڑ کر چھاتی سے لگا لیا اور چونکہ دونون مترنبعد مدت ملے تھے اسواسطے تادیر ایسے ملے کہ گویا دونون ایک جسم ہو گئے بعد ملاقات کے بھگوت ہاتھ مین ہاتھ لیکر خاص رنگ محل مین لائے اور پلنگ مکلّف پر بٹھلا کر گفتگو شروع کی اس عرصہ مین رُکمنی جی سامان پوجا کا لے آئین اور خود بھگوت اور رُکمنی جی چرن دھونے لگے اُسوقت کا ایک کبت مصنّفہ نروتم کب لکھتا ہون۔ صاف اور سیدھا ہر

سویّا

ایسے بے حال بوآین سون بھئے کنٹک جال گڑے پگ جوئے
خالہ بسیار پانون دیکھے

ہاے سکھا دُکھ پائے مہا تم آئے اِتے نہ کتے دن کھوئے
یہان کہان

دیکھ سُداما کی دین دسا کرنا کرکے کرنا مے روئے
عاجز حالت رحم مجسم رحم

پانی پرات کو ہاتھ چھیو نہین نینن کے جل سُون پگ دھوئے
آنکھون پانی پانون

ऐसे बेहाल बिवायन सों भये कंटक जाल गड़े पग जोये १
हाय सखा दुख पायो महा तुम आये इतै न कितै दिन खोये २
दैखि सुदामा की दीन दशा करुना करिके करुनानिधि रोये ३
पानी परात को हाथ छुयो नहिं नैनन के जल सों पग धोये ४

بعد دھونے کے بھگوت نے اپنے خاص پیتامبر سے پونچھکر حسب قاعدہ پوجا کری جب اُس سے بھی فراغت ہوئی تو بھگوت نے پوچھا کہ ہماری بھابھی نے کچھ ہمارے واسطے بھی دیا ہی اور تمکو قدیمی عادات دیگر قسم کی ہی ایسا نہو کہ تم ہی ہضم کرجاؤ اور ہم دیکھتے ہی رہین سُداما جی برنج ساٹھی کو جو بغل مین تھے چھپانے لگے بھگوت نے جانا کہ کچھ تحفہ بغل مین ہی ادھر تو بھگوت اُسکے لینے کے واؤگھات مین ہوے اور ادھر سداما جی بسبب شرم چھپانے کے خیال مین اسی عرصہ مین پارچہ کہنہ پھٹ گیا اور چاول گرگئے بھگوت نے اُنین سے ایک مٹھی لے کر فوراً اور جلدی سے مُنھ مین ڈال لئے اور دوسری مُٹھی کیواسطے بھی وہی جلدی تھی کہ رُکمنی جی نے ہاتھ پکڑ لیا اگرچہ بعض بھگتان وشارحان نے مطلب ہاتھ پکڑ لینے کا یہ لکھا ہی کہ ایک مُٹھی چاولون سے تو ہر دو جہان کی دولت سُداما کو بخشدی دوسری مُٹھی سے کیا بخشو گے اور بعض نے یہ لکھا کہ رُکمنی جی کو یہ خوف ہوا کہ مین لچھمی کا سروپ ہون ایسا نہو کہ بھگوت دوسری مُٹھی کے عوض مجھکو بخشدین اور بعض کا یہ قول ہی کہ رُکمنی جی کو خیال از کی دکم خوری وعادت کھانے غذاے لطیف بھگوت کا ہوکر یہ خوف ہوا کہ کچّے چاولون کے کھانے سے درد ہونے لگے لیکن اصل مطلب رُکمنی جی کا ہاتھ پکڑنے سے یہ ہی کہ مہاراج یہ تحفہ تمھارے یار کے گھر کا ہی تنہا خوری مناسب نہین بھاجی باٹنی چاہیے اور اگر یہ کہو گے کہ ہمارے یار کے لائے ہوئے تحفہ مین کسی کا کیا واسطہ ہی تو آپکے یار بھو کے بنگالی وفاقہ مست

لہ وجہ جلدی کی یہ ہی کہ ایسا نہو کوئی اس نعمت عظمیٰ اور تحفہ مین شریک ہوجاوے ۱۲

ہوتے ہین اُنکو کسی تحفہ کی ہمسری کی کیا طاقت ہی۔ تحفہ میری جیٹھانی کے بدولت تمکو میسر ہوا ہی بہر حال سب کو
پہونچے ورنہ دیورانی جیٹھانی مجکو طعنہ دینگی کہ رُکمنی نے بھاجی نہ بانٹی بعد اس چہ ترکے خدمتگاران نے رسوئین
تیار ہونے کی خبر پہونچائی دونون برتھرون نے باتفاق بھوجن کیا غرض اسی طرح ساٹ روز کمال خوشی اور
فرحت سے گذرے بعد ازان سُداماجی نے درخواست رخصت کی کری اور بعد مبالغہ رخصت ہوئے
بھگوت تا دور واسطے پہونچانے کے گئے اور وقت رخصت کچھ سُداماجی کو نہ دیا سُداماجی اپنے
دل مین کہنے لگے کہ آخر کو گوالیون کے گھر پرورش پائی ہی کیا ہوا کہ اب راج وغیرہ حاصل ہوگیا اگرچہ مجکو دیتے تو کیا
خزانہ کم ہوجاتا تھا اور خوب ہوا کہ کچھ ایسا اب اُس عورت سے کہ جس نے زبردستی بھیجا تھا کہونگا کہ دولت خوب
احتیاط سے رکھ کہ بہت سا خزانہ ملا ہی اور پھر دل مین کہنے لگے کہ شاید بھگوت نے اسواسطے کچھ نہین دیا
کہ بسبب دولت کے بھجن مین خلل نہ پڑجاوے غرض ایسے ایسے خیالات کرتے ہوے اپنے
گانون کے نزدیک آئے دیکھا کہ دوارکا سے بھی ہزار گونہ بہتر طلا وجواہرات کی عمارت ہی ایسی کبھی
دیکھی تھی نہ سنی تھی لوگون سے پوچھا کہ کس کا شہر ہی اور کیا نام ہی جواب دیا کہ آپ کا ہی شہر ہی اور
سُداماپور نام ہی اِس گفتگو مین تھے کہ غلام اور کنیز دوڑے اور سُداماجی کو دست بدست محلون
مین لے گئے سُشیلا[۱] آکر قدمون مین پڑی اور سُداماجی اِس بھگوت کرپالتا کو دیکھ کر جو طعنے کہ بھگوت کو
دیئے تھے اُنکا افسوس کرنے لگے دولت وغیرہ کے سکھ سے ہرگز بھجن اور آرادھن کو نہ بھولے بلکہ
زیادہ تر مصروفیت ہوئی بھگوت کی ایشرتا کہ پورت وانتت[۲] وسچدانندگھن پرماتما پورن برہم ہی خیال
کرکے پھر اس کرپالتا و دیالتا و بھگت تبسلتا اور ستر بھاؤ کے نباہ کو پڑھ کر شنکر جو نر بھر آنند مین مگن نہین
ہوتا اس نے ناحق پیدا ہوکر اپنی والدہ کے حسن کو ضایع کیا اور جسکی آنکھون مین پریم کا جل نہین آتا تو دے آنکھین اندھی بہتر

کتھا[۳] برج کے گوال بالون کی ब्रजग्वालबाल نند نندن مہاراج کے بیشمار گوال بال
سکھا ہین اُن مین شری داما श्रीदामा ومدھو मधु ومنگل मंगल وسوبل सुबल
وسُباہو सुबाहु وبھوج भोज ارجن अर्जुन ومنڈل मंडल آٹھ سکھا پرم متر
اور ہروقت پاس رہنے والے وسرغنہ دیگر سکھاؤن کے ہین جس طرح رادھکاجیو کے ساتھ للتا
بشاکھا وشیاملا وغیرہ آٹھ سکھی ہین علاوہ از بیشمار سکھا نذ کور کے رکتک [illegible] وپترک पत्री وپتری

---

[۱] مراد سُشیلا استری سُداماجی ۱۲ [۲] باوجود کثرت سے بھرنے کے خالی ہو مراد از بسیار بیشمار ۱۲

پرم کند ؛ मधुकंठ ومدھوکنٹھ मधुव्रत ومدھبرت ورسال रसाल وبشال बिशाल
प्रेमकन्द ومکرند मकरन्द وآنند आनंद وچندرہاس चंद्रहास्य وپید पयद
बकुल وبکل ورسدان रसदान وساروابدہ शारदाबुद्धि وغیرہ اگرچہ سکھا بھاؤ رکھتے
ہین لیکن خدمتگذاری اور فرمانبرداری مین بھی چہ درخانہ و چہ دربن ہر وقت حاضر رہتے ہین سکھا بھاؤ والون
کے جسقدر بھاؤ متفرق ہین اُن سب مین اوّل درجہ برج کے گوال بال سکھاؤن کو ہی کس واسطے کہ اُنکو اِس
درجہ سے کمی وبیشی نہین ہوتی بھگوت کے نت بہار مین شامل رہتے ہین اور سب گئو لوک نواسی ہین جب
بھگوت کا اوتار ہوتا ہی وے بھی ہمراہ آتے ہین اگر کوئی شخص مہا بھگوت چرتر ونکی لکھ سکے تو اُنکی مہما لکھنے کا
بھی دعوے کرے ورنہ جیسی اپار مہا بھگوت کی ہی ایسی ہی اُنکی ہو قطع نظر اُنکی مہما کے اُن کے چرتر اور کتھا
پرم پوتر کا یہ مہاتم ہی کہ جو کوئی دھوکھے سے بھی اُنکے کھیل وتماشا و ہنسی و قہقہہ و بے تکلفی وغیرہ بال چرترون
کو سُنتا ہی یا کان دیتا ہی تو بھگوت زبردستی سے اپنی بھگتی اُس کو عطا فرماکر اُسکے قابو مین ہو جاتے ہین سکھا
بھاؤ کے چرتر اسقدر بیشمار و لاانتہا ہین کہ سیس اور شاردا بھی بیان نہین کر سکتے واسطے پوتر ہونے اِس
ترجمہ کے ایک دو چرتر مختصر لکھتا ہون جب بن مین واسطے گئو چرانے کے جایا کرتے تو دو فریق ہو کر کھیل
شروع کیا کرتے ایک روز فریق بلدیو جی کا تو جیتا اور خود بدولت کا فریق ہارا بموجب شرط کے ایک ایک
سکھا ہارے ہوسے نے ایک ایک سکھا جیتے ہوے کو اپنی چڈھی چڑھایا شریداما جی کے حصہ مین
خود بدولت آئے جہان پہونچانے کی شرط تھی جگہ دور تھی تھوڑی دور چلکر بسبب نازکی اور کم زوری کے
نند نندن مہاراج کو عرق آگیا اور ہار گئے تب اول تو شریداما کی خوشامد کری کہ نصف دور تک لیجاؤ نگا
جب نہ مانا تو دھمکایا کہ کل کو مین تیری خوب خبر لونگا جب اُسپر بھی شریداما جی نے کچھ خیال نہ کیا تو شرارت
شروع کری لیکن شریداما جی ایسے اُستاد ملے کہ ایک قدم بھی معاف نہ کیا اور جہانتک شرط قرار پائی
تھی وہان تک لے گئے جب شری نند نندن مہاراج متھرا مین حسب الطلب راجہ کنس کے تشریف لے گئے
تو شکٹ چانور وغیرہ پہلوانان پرزور اور فیل مست کو بلا محنت و تکلیف ایک لحظہ مین قتل کر دیا اور
اُسی اکھاڑے مین جب نوبت کُشتی کی ساتھ برج گوال بالون کے پہونچی تو کبھی خود بدولت اُنکو زمین
پر ڈالتے تھے اور کبھی وے ایسی خبر لیتے تھے کہ زمین سے اُٹھنے کی تاب وطاقت نہین رہتی تھی واہ واہ
بھگت تبسلتا اور پریت کی پورنتا جب سورج گرہن مین کوروچھیتر پر بھگوت دوارکا سے آئے تو سب برجباسی

بھی آ ئے تھے با ہمد گر بعد مدّت ملاقات ہوئی اور ون نے تو حسب اپنی اپنی محبت اور بھاؤ کے ملاقات کی اور بھگوت سُکھا اُس اپنے رنگ مین رنگے ہوئے مستعد اپنی دادا و رپوت لینے کے ہوئے اور وہ رنگ بھگوت گُنا تیت نرنکار کو بھی ایسا چڑھا اور اِسقدر محبت کے دریا مین غرق کر دیا کہ پریم کا جل آنکھون سے جاری ہوکر چرنون تک پہونچا

کتھا گووند سوامی गोविन्द स्वामी مہاراج کے سکھا بھاؤ کا چرتر بھگوت بھگتون کو تو پرم آنند کا دینے والا ہی اور جو شخص بھگت نہین اُنکو بھگتی کا دینے والا سوامی ممدوح اُس بھاؤ کے آراو ھنا سے تھوڑے ہی عرصہ مین اُس درجہ کو پہونچے کہ گوبردھن ناتھ جی کے ساتھ ہمیشہ کھیل اور بازی مین مصروف رہکر اپنے پرم مترکے رُوپ انوپ مین مگن رہا کرتے تھے ایک روز گلی ڈنڈا کھیل رہے تھے جب داؤن گوبند سوامی کا آیا تو نٹ ناگر مہاراج بھاگ کر مندر مین آ گھُسے گوبند سوامی پیچھے دوڑے آئے اور گلی بھگوت کی مورتی پر ماری اُدھر سے بھگوت حمایتی یعنے پوجاریان مندر دوڑے اور کمال گستاخی از جانب گوبند سوامی سمجھ کر دھکّے دے کر مندر سے باہر نکالدیا ملکہ بھگوت بکھ جانا گوبند سوامی تالاب کے کنارے راستہ پر آکر بیٹھ رہے اور گالیان دیکر کہنے لگے کہ اب تو حمایت مین جا بیٹھا بھلا کبھی تو نکلیگا ایسی خبر لونگا کہ یاد رکھیگا نند کشور مہاراج کو فکر ہوئی کہ اب یہ بطور میری تلاش مین ہی اور مجھ سے بلا بن بہار اور کھیل رہا نہین جاتا جب باہر جاونگا نہ معلوم کیا کریگا سو اِس فکر مین کچھ نہ کھایا اور گسائین بٹھل ناتھ جی سے کہ پرم بھگت تھے کہا کہ مجھ سے بسبب خوف گوبند سوامی کے کچھ کھایا نہین جاتا اگر مجکو کچھ کھلانا منظور رہی تو گوبند سوامی کو راضی کرو اگرچہ داؤن گوبند سوامی کا تھا لیکن بسبب بیخبری کے مین مندر مین چلا آیا اب وہ ناحق مجکو گالی دیتا ہی اور جب باہر جاؤنگا نہ معلوم کیا کرے گا سو جب اُس کا غصہ دور ہوگا تب مجکو کچھ کھانا پینا سوہائیگا بٹھل ناتھ جی دوڑے گئے خوشامد کر کے اور زبردستی سے گوبند سوامی کو منا کر لائے اور مندر مین بھگوت کے پاس بھیجدیا وہان جب سلوک دونون کا ہوگیا اور باہمد گر دونون یار گلے لگ کر ملے تب نندلال مہاراج نے بھوگ لگایا ایکدفعہ گوبند سوامی واسطے رفع حاجت بشری کے جنگل مین گئے تھے جب بیٹھے تو خود بدولت نے جا کر اور دور کھڑے ہو کر آڑ سے پھل مارنے شروع کئے اور اسی قسم کی اور کچھ شرارت کری گوبند سوامی نے اُسی حالت مین اُٹھکر ایسے آک کے پھل مارے کہ برجموہن مہاراج تنگ ہو کر بھاگنے کے مستعد ہوئے اتفاق سے گوبند سوامی کی والدہ تلاش کنان آ گئین تب گوبند سوامی پڑو کر کے

گھر کو گئے اور لڑائی رفعہ ہوئی ایکدفعہ بھگوت مندر کو بھوگ کے واسطے تھال جاتا تھا گوبندسوامی کہ راستہ مین بامید پرشاد بیٹھے ہوے تھے پوجاری سے مستدعی ہوے کہ اول ہمکو بھوجن دو بعد ازان بھگوت نندنندن کے واسطے لے جانا پوجاری نے انکار کیا گوبندسوامی اُسکے ہاتھ سے تھال چھین کر تمام سامگری تھال کی کھا گئے اور روانہ ہوئے پوجاری غصہ ہوتا ہوا گسائین جی کے پاس آیا اور کہا کہ مین پوجا وغیرہ سے باز آیا گوبندسوامی بھوگ کا تھال لوٹ لے گیا گسائین جی نے گوبندسوامی کو بلاکر پوچھا کہ یہ کیا زیادتی ہے گوبندسوامی نے جواب دیا کہ تم اپنے لالہ کو اچھے اچھے بھوجن کراکر مستعد سیر اور کھیل اور لڑائی کا کر دیتے ہو اور وہ پہلے جیت وچالاک ہو کر بن کو چلا جاتا ہے مجکو جو بھوجن پیچھے ملتا ہے تو اُس کی تلاش کرتا ہوا تمام جنگل مین حیران وپریشان پھرتا ہون پس اِس سے پہلے کسواسطے مستعد ہون ہون گسائین جی نے ہنس کر پرتاپ او بھکتی اور سکھا بھاؤ گوبندسوامی کا پوجاری سے بیان کیا اور برائے آیندہ تاکید کردی کہ اُن کی رضامندی سے بھگوت کی رضامندی تصور کر کے تصنیفات گوبندسوامی کی بھگوت مین ایسا جلدول لگادیتی ہین کہ گویا مول منتر ہین اور اشٹ چھاپ مین اِن مہاراج کی شمار ہے

کتھ ۵۱ गंगग्वाल ملمچ گنگ گوال چیلہ برجناتھ جی سکھا بھاؤ کے پرم بھگت اور کسی سکھی کا اوتار ہوئے جنھون نے برج کے چرتر اور سب سکھی اور بھگوت سکھاؤنکا مفصل حال بیان کیا نندنندن مہاراج کے ساتھ کھیل کا جو پرم آنند اُس کے رس مین ہر وقت مگن رہتے تھے برج بھوم جان سے زیادہ عزیز تھی اور بھگوت چرنون مین نہایت پریم اور محبت رکھتے تھے بھگوت کیرتن یعنی علم موسیقی مین ایسے ہوئے کہ اُس عصر مین ثانی کوئی نہ تھا ایکدفعہ بادشاہ کا گذر برندابن مین ہوا اور تعریف اُن کے گانے کی سُن کر بلایا زبردستی آئے اور بلبھ آچارج بھی اُسوقت ہمراہ تھے بسبب ہونے وقت دوپہر کے راگ سارنگ گایا کہ بادشاہ اور حاضرین سب ازخود رفتہ ہو گئے اور ہر ایک بھگوت کے پریم مین محو بادشاہ یہ پرتاپ دیکھ کر دست بستہ کھڑا ہوا اور بکمال آرزو سے درخواست کری کہ میرے ساتھ چلو جواب دیا کہ برج بھوم کو چھوڑ کر نہین جاسکتا جب مبالغہ از جانب طرفین زیادہ ہوا تو بادشاہ قید کر کے دہلی مین لے آیا اور نظربند رکھا راجہ ہرداس قوم راجپوت تنور نے خبر پائی اور سفارش کر کے چھوڑا دیا فی الفور برج مین آئے اور اپنے پرم مترکو دیکھ کر جان تازہ پائی لقب گوال بسبب سکھا بھاؤ کے مشہور ہوا

نشٹھا بست وسوم در مہاتم و تعریف شرناگتی و آتم نویدن محتوی بر کتھا وہ بھگت

आत्मनिवेदन शरणागति

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی چھتر اور چنور ریکھا کو ڈنڈوت کرکے منونتر اوتار کو بندنا کرتا ہون کہ
मन्वन्तर
بٹھور مین وہ اوتار دھارن کرکے سب دھرمون کا ایجاد کیا قبل از تحریر مہاتم سرناگتی و آتم نویدن کے
ایکبات یہ لائق تحریر ہی کہ جو بندن نشٹھا کے اُپاسک ہین وہ بھی اسی نشٹھا مین تحریر ہونگے وجہ یہ ہی کہ حقیقت
مین بندن سے مراد تصدق ہونے کی ہی اور بندن و سرناگتی مین صرف اسقدر فرق ہی کہ بندن
تو ظاہری رسوم تصدق اور ارپن ہونے کو کہتے ہین اور سرناگتی ظاہر و باطن دونون کو ارپن اور
بھینٹ کرنے کا نام ہی جسطرح کیرتن و سمرن کہ کیرتن تو اُسکو کہتے ہین کہ جو بھگوت کا نام اور بھجن صرف
زبان سے ادا ہووے اور سمرن اُسکا نام ہی کہ جو دل سے یاد ہو حقیقت مین دونون بات کا مطلب یاد کرنے
سے ہی خواہ زبان سے ہو خواہ دل سے اور اسیواسطے کیرتن نشٹھا مین سُمرن کو بھی شامل کرکے لکھا گیا ہی اسیطرح
بندن نشٹھا کو بھی شامل شرناگتی کے کیا گیا اور یہ بھی واضح رہے کہ سرناگتی اور آتم نویدن ایک بات ہی
کہ اِسکا بیان اِسی نشٹھا مین مفصل ہوگا بعض اُپاسک اور بالخاص رامانج سنپرداوالے واسطے حصول بھگوت
کے شرناگتی کو مختار مانتے ہین اور کہتے ہین کہ بھگوت دو طرح سے ملتا ہی ایک تو بھگتی سے اور دوسرے شرناگتی
سے سو بھگتی کے لائق تو وے شخص ہین کہ جنکو اپنی تدبیرات کا بھروسا کامل ایسا ہو کہ اس جنم خواہ دنش خواہ
پچاش جنم مین اپنے پرشارتھ یعنی بھگوت آرادھن وغیرہ سے ضرور بھگوت کو پراپت ہونگے اور بھجن کے
اعتقاد اور بھروسہ سے جمراج وغیرہ کا کچھ خوف نہین رکھتے اور اگر اِس جنم مین انکا مطلب حاصل نہو تو جنم ہائے
آیندہ سے یہ خوف نہین کہ ہمکو بھگوت بھگتی نہوگی بموجب قول بھگوت گیتا کے انیک جنمون مین سدھی
کو پراپت ہوکر پرم گتی کو جاتا ہی دوسرا قول کہ اے ارجن میرے بھگت کا ناش کبھی نہین ہوتا اور علی ہذا القیاس
صدہا قول بھاگوت و گیتا و دیگر پرانون کے ہین شرناگتی وہ چیز ہی کہ جسوقت بھگوت مین اعتقاد کامل کرکے
شرن ہوا اور اِس لوک اور پر لوک کا بوجھ بھار بھگوت کے اوپر ڈالدیا اُسی وقت سے اس شخص کو نہ کسی
تدبیر کی ضرورت ہی نہ پرشارتھ کی اور اگر کچھ تدبیرات اور پرشارتھ کا بھروسا اُس شخص کو باقی رہا تو اُسکے شرن
ہونے مین خامی ہے بلکہ اُس کا نام شرناگتی نہین اور نہ شرناگتی اپنا ثمرہ بخشتی ہی جس طرح ہنومان جی کو اِندرجیت
پسر راون نے برہم پھانس مین ایک رسی باریک تھی باندھ لیا اور کچھ تدبیر نہ کی اور اُسکو یقین کامل رہا

کہ اس برھم پھانس سے کبھی نہ چھوٹیگا چنانچہ حسب اعتقاد اُسکے ہنومان جی بندھے رہے جب وہ یقین جاتا رہا
یعنے مضبوط رسون سے ہنومان جی کو باندھا تو ہنومان جی اِس برھم پھانس اور رسون کو توڑکر نکل گئے اسیطرح
بھگوت سرن ہوکر کچھ اور بھی اعتقاد واسطے رہائی کے سمجھا تو سرناگتی کا سروپ کہان باقی رہا سالکان
بھگتی مارگ کا یہ سدھانت ہی کہ سرون کیرتن وغیرہ جو بھگوت بھگتی ہین اُن مین پریم اور عشق ہونا ضرور
ہی جب وہ عشق کمالیت اور مستقل درجہ کو ہوپنچ جائیگا وہی ثمرہ ہی اُس سے آئندہ کچھ عمل باقی نہین رہتا اسیطرح
سرناگتی والے سرناگتی کو کہتے ہین کہ جب سرناگتی کا عشق کمالیت کو ہوپنچ جائیگا وہی ثمرہ ہی اُس کے بعد
حاجت کسی سادھن اور عمل کی نہین اب تنقیح اِس بات کی واجب ہوئی کہ سرناگتی اور آتم نویدن مین
کیا فرق ہی اور اگر کچھ فرق نہین تو گفتگو باہمدگر سرناگتی اور بھگتی مارگ والون کی کیا ہی سو واضح ہو کہ سرناگتی
و آتم نویدن ایک بات ہی اور اُسی کو پراپتی (प्राप्ति) اور نیاس (न्यास) اور تیاگ (त्याग) کہتے ہین جس طرح سبوچہ کے چند نام
کلس و کمبھ (कुम्भ) و گھٹ (घट) ہین اسیطرح سرناگتی کے چند نام مصرحۂ بالا ہین صرف ایک گفتگو کا فرق باہمدگر یہ ہی
کہ سالکان طریق بھگتی نے تو سرناگتی کو ایک جزو بھگتی کا سمجھا یعنی یہ کہتے ہین کہ بھگوت سرن ہوکر داس یا
بالتسل یا شرنگار یا شرون یا کیرتن وغیرہ بھگتی کا کرنا واجبات سے ہی کہ اُس بھگتی سے مغفرت ہوگی اور
سرناگتی کے اُپاسکان نے سرناگتی کو ہی واسطے مغفرت کے مقدم سمجھا اور کہتے ہین کہ بعد سرناگتی کے
ضرورت کسی اور بات کی نہین سرناگتی ہی سب کام دونون جہان کے کردیتی ہی واضح ہو کہ یہ سدھانت
دونون فریق کے اعتقاد کا مندرج ہوا لیکن جس حالت مین کہ اُپاسکان سرناگتی کو بلاسیون پوجن
شرون کیرتن وغیرہ گریز نہین اور نہ اُپاسکان شرون کیرتن وغیرہ کو بلا سرناگتی کے کچھ چارہ ہی لہذا گفتگو
و فرق مصرحۂ بالا برائے نام و برائے ترقی اعتقاد مقصود ہی تھا اور تعریف سرناگتی نشتھا کی کس سے لکھی
جائے کہ ماحصل و انجام سب اقسام بھگتی کا سرناگتی ہی بھگوت نے اسکند چہارم پر بجن کتھا مین فرمایا ہی کہ
سکھا د آتم نویدن کو مین خود تعلیم کرتا ہون اس سے ثابت ہوا کہ مآل اور انجام سب اقسام بھگتی کا سرناگتی
یعنی آتم نویدن ہی جہانتک جو منتر دیکھنے مین آتے ہین سب مین سرناگتی کو مقدم رکھا ہی تصریح اُسکی یہ ہی
کہ بعض منترون مین تو لفظ سرناگتی کا صاف مندرج ہی کہ مین شری کرشن یا بشن نارائن یا رامچندر کے سرن
ہون اور بعض منترون مین نمہ (नमः) لفظ لکھا ہی اور نمہ کے معنی ڈنڈوت اور بندن کرنے کے ہین اور بندنا کی
مراد ارپن خواہ بھینٹ خواہ نویدن کرنے جسم سے ہی کہ جس کو قربان اور تصدق ہونا کہتے ہین پس جب حالت مین

کہ ونڈوت کرنا اور سرناگتی اُتم نویدن ایک ہی بات ہے اور ایک ہی اُنکا انجام ہے تو ثابت ہوگیا کہ سب
منتر بھگوت سرناگتی کو بیان کرتے ہین اور سرناگتی ہی سب جگہ مقدم رکھی گئی ہے اور چونکہ حسب اقسام بھگتی
اور اُپاسناؤن کا صرف اور پر منتر کے ہے اور منترون سے سرناگتی کے تقدیم ثابت ہوئی تو کوئی شک نہ رہا کہ
سرناگتی سب اُپاسنا اور سب طریق بھگتی مین مقدم تر ہے اور تقدیم سرناگتی جملہ اُپاسنا اور نشٹھاؤن مین اس
سے بھی ثابت ہے کہ بھگوت نے گیتا جی مین فرمایا ہے کہ جو میرے سرن ہوتے ہین دے میری مایا کو اوترتے
ہین جب بھگوت شری کرشن مہاراج اُپدیش گیان اور بھگتی اور بیراگ و جوگ و کرم کا ارجن کو کر چکے تو فرمایا
کہ جو سب دھرمون مین پوشیدہ رکھنے کی بات ہے وہ تجھ سے کہتا ہون کہ تو میرا عزیز ہے اور ذی عقل ہے سب
دھرمون کو چھوڑ کر مجھ ایک کی سرن ہو مین تجھکو سب پاپون سے فی الفور چھوڑا دون گا اور اس سرناگتی
کے اُپدیش کے بعد کوئی اور اُپدیش نہین کیا تو معلوم ہوگیا کہ سب دھرمونکا اخیر درجہ اور انجام سرناگتی
ہے اُسکے بعد کوئی اور بھاگوت دھرم نہین اور سب بھگتی خود بخود سرناگتی سے حاصل ہو جاتے ہین خواہ
اُسکا ضمیمہ ہین جب بھیکھن بھگوت سرن آیا تو سگریو وغیرہ نے صلاح اُس کے قید کرنے کی کر ہی
بھگوت نے فرمایا کہ جو شخص میری سرن ہو کر کہتا ہے کہ تیرا ہون اُسکو تمام مخلوقات یعنے ہر دو جہان سے
اُسی وقت بیخوف کر دیتا ہون یہ عہد میرا ہے اور یہ ترجمہ اشلوک بالمیک راماین کا ہے و نیز واضح رہے کہ
یہ دونون اشلوک اخیر گیتا جی و بالمیک راماین کا منتر بھی شمار ہوتے ہین درینصورت بموجب بھگوت
بچنون کے خوب ثابت ہوگیا کہ سرناگتی ہی واسطے مغفرت کے وافی اور کافی ہے قطع نظر از ان از روے
شاسترون کے ثابت ہے کہ گج اور بھیکھن نے کسی طرح کا کوئی سادھن نہین کیا صرف بھگوت کی سرن ہوئے
تھے اُسکی بدولت مراد ہر دو جہان پر فائز ہوئے عام رواج ہے کہ کیسا ہی گنہگار اور نالائق کسی کی سرن
جاتا ہے تو اُسکے عیوب پر ہرگز نگاہ نہین ہوتی سب سے اول اُسکی کار برآری پر نگاہ ہوتی ہے اسیطرح یہ
جو سب بھروسہ کو چھوڑ کر اگر بھگوت سرن ہوگا تو وہ پرماتما کہ سب قاعدون کا جاننے والا ہے کیون نہ مراد
دونون جہان کی بخشدیوے گا درینصورتہا چہ از روے قیاس و چہ از روے تمثیل و چہ از روے رواج
و چہ از روے منقول یعنی ہر چہار پرمان سے خوب یقین ہوگیا کہ بھگوت سرناگتی خود مختار اور مطلق العنان
اور مالک واسطے مغفرت کے ہے کچھ ضرورت کسی اور سادھن کی نہین سو اُس سرناگتی کا سروپ حقیقت
مین تو سروپ یہ ہے کہ ہر دو جہان کے حصول کی فکر اپنی ذات سے دور کر کے اور بھگوت کے اوپر سب

یہ

بوجھ بھارا اپنا ڈالکر اپنے آپ ہی یعنے خود ہی کو بھگوت کے سمرپن یعنے نذر کر دینا اور مستقل باعتقاد ہر وقت بنا
رہنا کہ بھگوت مرناگتی سے اِس لوک اور پرلوک کے سب کام خود بخود ہو جاوینگے مجکو کوئی تدبیر کرنی نہین
چاہیئے میری فکر خود بھگوت کو ہی اور جس وقت جیو بھگوت کی سرن ہوتا ہی بیشمار گذشتہ جنمون کے گناہ
اُسی وقت دور ہو جاتے ہین لیکن بعض اِس سرناگتی مین چھ قسم کی تفصیل کرتے ہین اوّل یہ کہ وقت
سرناگتی سے جو بھاگوت دھرم شاسترون مین لکھے ہین اُنکا عمل کرنا دوم جو بھاگوت دھرم سے خلاف
دھرم ہین اور شاسترون نے اُنکی ممانعت لکھی ہی اُنکا ترک کرنا اور بھگوت بھگتون مین سیوا او محبت
کا ہونا سوم یہ یقین واثق رکھنا کہ مین جو بھگوت کے سرن ہون بھگوت میرے سب گناہون پر نظر
نہ کرکے ضرور رکشا کرینگے چہارم سواے بھگوت کے ہر دو جہان مین کسی کو رکشا اور حفاظت اور
بہتری کے واسطے خواب و خیال مین قبول نہ کرنا نہ سمجھنا پنجم بھگوت کی مورتی مثل سالگرام وغیرہ یا
تصور یہ سروپ بھگوت کے سامنے کھڑا ہو کر اپنی عاجزی اور گناہ بیان کرنے کہ ہے بھگوت مین گنہگار
اور عاجز ہون سواے آپ کے میرا کچھ ٹھکانا اور آسرا نہین اور چونکہ آپ پتت پاون اور دین تبسل
ہین گو یہ تعلق بھی آپ سے رکھتا ہون کہ مجھسے زیادہ پتت اور دین کوئی نہین میرا ادّہار آپ ہی سے ہوگا
ششم اپنی آتما یعنے خودی یا ہستی یا ظاہر باطن کو بالکل بھگوت سمرپن یعنے نذر کر دینا سو اس قسم کی
سرناگتی بیشک بلا کسی سادھن وغیرہ کے اِس سنسار سمدر سے ایک لحظہ مین اُتار دیویگی ہے رگھنندن
سوامی ہے دین تبسل ہے پتت پاون ہے ادھم اُدھارن مہاراج جیسا ہون آپکا ہون میرے اوپر بھی
نظر ترحم کی ہو کہ آپکا چنتون و نرات کرتا ہون جو سروپ بیکنٹھ کا دھام نشتھا مین مندرج ہوا اُسکے بیچ مین
خاص مکان اور نجد ھام بھگوت کے بہار کا ہی کہ ہزار اُسکے کھنبھ ہین اور ہر در و دیوار اُسکی دیبہ
یعنی روشنی اور نور کے جواہرات سے مرصع و منقش ہی اُسکے بیچ مین سہسر دل کمل اور ہر ایک دل یعنے برگ
منتر روپ ہی یعنے ہر ایک دیوتا کے جو چند چند منتر ہین وہی بجاے دل کے ہین خواہ ہر ایک دل پر وے منتر
منقش اور لکھے ہوئے ہین اُنکے اوپر شیش جی مہاراج بجائے مسند کے اور شیش جی کے اوپر شری لکشمی نارائن
پرم شوبھا اور مادھرج کے دھام براجمان ہین بھگوت کے سروپ اور روشنی اور نور کے روبرو کروڑون
برھمانڈ کے سورج اور چندرمان ایکدفعہ روشن ہو کر روشنی کرین تو کروڑ سے کروڑوین حصہ کو نہ پہونچین
چرن کملون کے نکھ یعنی ناخن کہ جنکا شیو برھماوک دھیان کرکے کرتارتھ ہوتے ہین اور لکشمی کا مقام شاسترون نے

اُنکو کھا ہی ایسے روشنی بخش ہین کہ گویا واسطے قلوب روشنی بھگتون کے کوٹان کوٹ مہا منِ یعنی جواہرات
جمع ہین بجنسہ اُن چرنون کو ایسی سرخی ہی کہ جس قدر روشنی اور آبھا (आभा) سب برہمانڈون مین ہی اسی سے
ظاہر ہوئی ہی اور اوپر سے وہ منوہر شوبھا اُن چرنون کی ہی کہ سب شوبھا اُس سے متعلق ہین کرڑے اور گھونگھرو
براجمان پیتامبر دھارن کئے ہوئے اُس پر چھُدر گھنٹکا (क्षुद्र घण्टिका) جگمگ ہو رہی سو بھت جواہرات اور تلسی اور پھولون کی
مالا اور کوستُبھ (कौस्तुभ) منِ کنٹھ مین ہر چہار ہاتھون مین کڑے پہونچی بازو بند وغیرہ زیورات سنکھ چکر گدا پدم (पद्म गदा चक्र शंख) سو بھایمان
چہرہ تابندہ و درخشان پر تلک کی جھلک مکراکرت (मकराकृत) کنڈل کانون مین سر پر کریٹ مکٹ (कीटमुकुट) پیتامبر وغیرہ کی پوشش
من بھاون شری تبس (श्रीवत्स) کا نشان سینے پر بلکہ خود لکشمی جی بائین طرف ویسی ہی سوبھا سے چرن سیوا مین براجمان

بشوک سین (विष्वक्सेन) وغیرہ پارشد خدمتگذار ہی ہین حاضر

کتھا اکرورجی (अक्रूर जी) کو شاسترون مین بندن نشٹھا کے اُپاسکان مین لکھا ہی سُپھلک (सुफल्क) جدوبنسی
کے پُتر پوتر تھے اگر اتفاق اُنکے رہنے کا مہاکو سنگ یعنی کنس کے راج کاج مین تھا لیکن چونکہ بھگوت
چرنون مین اعتقاد کامل رکھتے تھے اس واسطے وہ صحبت ناقص کچھ نقصان نہین کر سکتی تھی بلکہ اُن کو سنگیون
کو اکرورجی کے قدم باعث برکت و حیات کے تھے جب کنس نے واسطے لانے شری برج چند مہاراج
کے اکرورجی کو بھیجا تو کمال خوشی سے جسم مین نہ سمائے بدین اُمید کہ اُسی بہانے سے اُن چرن کملون
کو دیکھون گا کہ جو شیو برہماد کے سوامی اور مالک ہین اور اُس چندر مکھ کو دیکھ کر میری آنکھین پھل
ہونگی کہ جنکے واسطے سب برج سندری مثل چکور کے ہو کر اوپ روپ کے پان سے ترپت نہین ہوتین
اور جب ونڈوت کرون گا تو اُن ہاتھون سے مجکو اُٹھا کر چھاتی سے لگا دینگے کہ جنکا سایہ مثل کلپ برچھ
کے ہمیشہ بھگتون کے سر پر رہا ہی ایسے منورتھ کرتے ہوئے جب برندابن کے نزدیک پہونچے تو نشان
قدوم برج بھوکھن مہاراج کا پہچانکر نہایت جذبۂ پریم و محبت سے بیتاب ہو گئے اور اپنا سوامی وشٹدیو
اُن نشانات کو جانکر ساشٹانگ ونڈوت کری غرض پریم و امنگ مین بھرے ہوئے جہان نشان
دیکھا وہان ہی ونڈوت کری اور نشۂ محبت مین مست و مدہوش نندجی کے گھر پہونچے شری بھگت بتسل
مہاراج نے دلی محبت جانکر خواہش اُنکی پورن کی اور نہایت شوق سے مع بلدیوجی کے اُن سے ملے
جب صبح کو مع نندجی مہاراج اور بال گوپالون کے روانہ ہو کر جمناجی پر پہونچے تو اکرورجی کو بسبب محبت
کے یہ شبہہ ہوا کہ شری کرشن مہاراج اور بلدیوجی پرم سکمار اور سوبھایمان بالک ہین کیا نادانی کرتا ہون

کہ مجمع پہلوانان بیرحم و جوانان پرزور کنس مین لیئے جاتا ہون شری جادو رائے مہاراج کو رفع کرنا تب اشتباہ کا ضرور
ہوا اور بروقت اسنان اکرورجی کو یہ چرتر دکھایا کہ چند دفعہ بھگوت کو مع بلدیو اور تمام سماج کے جمنا مین اندر تھ
پر ہر دو جگہ دیکھا اور پھر یہ دیکھا کہ خود بدولت شیش بھگوان پر شیام سندر سروپ کریٹ مکٹ مکراکرت کنڈل و دیگر
زیورات مناسب ہر ایک عضو کے اور کوستبھ منی اور پیتامبر پہنے ہوئے شنکھ چکر گدا پدم ہاتھون مین لیئے
براجمان ہین برہما شیو جم کال و کیش راچھس گندھرب وغیرہ خائف و ہراسان ہر چہار طرف کھڑے استت
کرتے ہین اور وہ دیکھا کہ جو کبھی نہ سُنا تھا اکرورجی کا شبہہ فوراً رفع ہو گیا اور جمنا جی سے باہر آکر نہایت پریم
سے ڈنڈوت کری اور طرف متھرا کے روانہ ہوئے بعد قتل کنس کے خود بدولت نے اپنے قدوم سے
اُنکے گھر کو مشرف کیا اور بھگتی کا بردیگر مع خاندان کرتارتھ کردیا جب بھگوت متھرا جی کو چھوڑکر دوارکا تشریف
لے گئے تو جادوان کو بسبب نہ معلوم ہونے پرتاپ اور بھگتی اکرورجی کے بے اعتقادی ہو گئی اور
بمقدمہ سیمنتک منی حسب ایماء بھگوت کے اکرورجی کاشی کی طرف چلے گئے اسیوقت دوارکا مین ایسی
स्यमन्तक
آفات نازل ہوئی اور قحط پڑا کہ سب عاجز ہو گئے اور جب اکرورجی تشریف لائے تب سب آفات
رفع ہوئی ایک اور پرتاپ بھگوت بھگتی کا لائق تحریر اور غور کے ہی کہ سیمنتک منی مذکور ایسی تھی کہ جہان ہتی
تھی آٹھ بھار[1] طلا کے ہر روزہ خود بخود موجود ہوتے تھے اور مفلسی وغیرہ نزدیک نہ آتی تھی لیکن نحس بھی اس
भार
شدت سے تھی کہ جہان رہی اُسی کا نقصان کیا یعنی اولاً ستراجیت مارا گیا جب اُسکا بھائی لے کر بھاگ گیا
تو وہ بھی کام آیا جب جامونت کے پاس گئی تو وہان اگرچہ بسبب بھگوت بھگت ہونے جامونت کے کچھ زیادہ
خلل نہ کر سکی الا جامونت کو ہزیمت تب بھی نصیب ہوئی پھر خود بھگوت کے پاس گئی تو بلدیو جی کو شک
بھگوت کی جانب سے ہو گیا الا جب اکرورجی کے پاس گئی تو سب نحوست رفع ہو گئی اور پورن پھل نیک ہوا
ایسے چرترون سے بھگوت اپنی بھگتی کا پرتاپ ظاہر کرتے ہین ورنہ سب کو معلوم ہی کہ بھگوت ایک لحظہ
مین کوٹان کوٹ برہمانڈ کو ظاہر کرکے پھر ناش کر سکتا ہی اسکو نحوست اور غیر نحوست سے کیا واسطہ:۔

کتھا ۲

بندھیا دلی پٹ رانی راجہ بل پرم بھگت اور پتی برتا ہوئی جسوقت راجہ بل विन्ध्यावलि
سے بھگوت نے درخواست تین قدم زمین کی کری اور شکر جی نے راجہ کو سمجھایا کہ یہ بشن نارائن ہیں

[1] ایک قسم وزن ہندی ہے جو ڈھائی (۲ ½) من کا ہوتا ہے ۱۲

اُسوقت یہ رانی نربھر پریم مین پورن ہوگئی اور اپنے اور راجہ کے سہاگ کی بڑائی کرتی ہوئی لوٹا جل کا لیکر بار بار راجہ پر متقاضی ہوئی کہ سنکلپ کرو سنکلپ کرو اور سبب اس جلدی اور تقاضا کا یہ تھا کہ ایسا نہو شکرجی کے کہنے سے طبیعت راجہ کی دان سے پھر جاوے بعد سنکلپ کے جب بھگوت نے دو قدم سے دونون جہان کو ناپ لیا تو تیسرے قدم کیواسطے راجہ ممدوح کو باندھا رانی موصوفہ کو اُسوقت غم گرفتاری اور رنج راجہ کا مطلق نہوا بلکہ یہ خوشی ہوئی کہ راجہ بڑا صاحب قسمت ہی کہ اُسکو بھگوت چرنون اور ہاتھونکا سپرش ہوا اور پھر بھگوت کی جناب مین عرض کرنے لگی کہ ہے ناتھ ہے کرپا سندھو آپ نے کرپالتا اور دیالتا جو کچھ اس راجہ پر کری وہ کس طرح اور کس زبان سے بیان ہو سکے کہ ایک متکبر ملک و مال کو خود آکر درشن دیئے اور مع خاندان کرتارتھ کردیا بعد ازان رانی کی سمجھ مین آیا کہ راجہ کا ملک و مال تو بھگوت کی نذر ہوکر سپھل ہوگیا لیکن جسکو اور راجہ کو دیہہ ابھمان یعنے خودی باقی ہی سو اگر یہ بھی بھگوت کے نوید ن ہوجاوے تو آیندہ جسم کے ہونیکا بکھیڑا رفع ہو اسواسطے راجہ نے جب واسطے ناپ لینے اپنے جسم کے بجاے ایک قدم باقیماندہ کے کہا تو رانی نے بھی عرض کیا کہ مہاراج میرا جسم سب قاعدہ شاستر کے نصفی جسم راجہ کا ہی سو راجہ کا اور میرا جسم بعوض ایک قدم کے پیمایش کو لین بھگوت نے یہ پریم رانی کا آتم نویدن مین دیکھا اور راجہ کے درڑھ بشواس پر نگاہ کی تو وہ کرپا کری کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا اور شمہ اُسکا کتھلے راجہ بل مین لکھا گیا درحقیقت وہ کرپا بھگوت کی نسبت ہونے پرم بھگت اور پریم ستی اور بھاؤ آتم نویدن رانی ممدوحہ کے ہوئی ؛

کتھا ۳ بھیکھن جی پسر بشوشرو (विश्वश्रवा) انبیرہ پولست ایسے پرم بھگت ہوئے کہ شاسترون مین پرم بھاگوت لکھے گئے اور صبح ہی اُنکے نام لینے سے خیر و برکت ہوتی ہی خرد سالی سے ہی بھگوت چرترون مین پریت تھی جب ہمراہی راون اور کنبھ کرن اپنے بھائی کے تپ کیا تو وقت بردان کے برہما اور شیو جی سے بھگوت بھگتی کی درخواست کی جنکے قدم لنکا مین باعث دولت و حیات راون وغیرہ راکششان کے تھے چنانچہ راون کو جب بھیکھن جی نے تیاگ کیا تب ہی لنکا پر تباہی آئی اور راون وغیرہ سب راچھس لقمہ ملک الموت کے ہوئے مختصر حال یہ ہی کہ جب شری رگھنندن سوامی کی فوج سمدر کے کنارے پر پہونچے تو راون نے سب اپنے صلاح کارون سے صلاح پوچھی بھیکھن جی نے کہ دھرم اور نیت کے جاننے والے تھے فرمایا کہ بہتر یہی کہ سیتاجی کو بھگوت کے حوالہ کرو اور عجز و الحاح سے قدم پکڑ کر صلح کرلو ورنہ لنکا کی اور تمھاری اور سب راچھسان کی خیر نہین راون کو یہ صلاح اچھی نہ معلوم ہوئی اور ناراض ہوکر بھیکھن جی سے مشتبہ ہوگیا راج سبھا مین

ایک لات ماری اور کہا کہ جس کی جانب داری کرتا ہے اُسی کے پاس روانہ ہو بھبیکھن جی نے اُسوقت بھی بمقتضائے
سادھو اور دھرم کے اُسکے فائدہ اور کلیان کی ہدایت کی لیکن جب بالکل بھگوت بکھہ یقین کر لیا تب اُسکا ترک
ضرور جانا اور بھگوت چرنون کی سرن کو ہر سہ لوک پر فائق تر سمجھ کر اُسی وقت روانہ ہوئے راستہ مین یہ منورتھ
کرتے آتے تھے کہ آج اُن چرن کملون کو ڈنڈوت کرونگا کہ جو شیو اور برہمادک کے بھی اشٹ دیو ہین اور
اُس رُوپ انوپ کو دیکھونگا کہ جسکو جوگی جن سمادھی لگا کر دھیان کرتے ہین اور آج اُن ہاتھون کا سایہ
میرے اوپر ہوگا کہ جو سرناگتون کے سر پر ہزار ہا کلپ برچھ سے زیادہ سایہ بخش ہو کر ہر دو جہان کی دھوپ کو
دوُر کرتا ہے اور وے باتین بھگوت کے منھ سے سونگا کہ جو بیدون کا سار اور منترون کا پرم منتر ہے جب
سمدر کے اِسطرف آئے تو شری رگھنندن سوامی کو اطلاع پہونچی اور حکم واسطے آنے کے دیا سگریو نے عرض
کیا کہ دشمن کا بھائی حقیقی ہے نہ معلوم کیا اُسکے دل مین ہے بہتر ہو کہ قید کر لیا جاوے رگھنندن سوامی نے ہنسکر
فرمایا کہ اگرچہ تم نے راج نیت کی بات کہی لیکن میرا عہد پناہ آیندہ کے خوف دور کرنے کا ہے جو کوئی ہر دو جہان
کے سب گناہون مین گرفتار ہے اور خوفناک میری سرن آکر ایکدفعہ یہ کہتا ہے کہ مین تمھارا ہون اُسیوقت
دونون جہان کے خوف سے بیخوف کر دیتا ہون درنصورت اگر سرن آیا ہوا اور قید کر لیا جاوے تو اُس
عہد مین فرق آویگا اور اگر براہ فریب آیا ہے تو اُس حالت مین بھی کچھ نقصان نہین کہ لچھمن جی ایک لحظہ
مین تمام راچھسان کا قتل کر سکتے ہین پس بہر دو صورت اُسکا آنا مناسب ہے یہ سنکر ہنومان و انگد جامونت
وغیرہ دوڑے اور کمال تعظیم و اعزاز سے لائے بھبیکھن جی نے دوُر سے ہی ہاتھ پر زور دھنش بان دھاری
اور سوبھا دھام بکھہ کے درشن کر کے دونون جہان کے رنج و عذاب کو رخصت کیا اور ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے
بکمال عجز و الحاح دل سے پکار کر یہ لفظ کہا کہ ہے سرناگت تسبل سرن ہون سرن پال کرپال مہاراج بعد
سُننے اُس لفظ کے اُٹھے اور چھاتی سے لگا لیا بعد گفتگو اگرچہ سب طرح سے استغنائے بھبیکھن جی کی
امور دنیا سے بسبب حاصل ہو جانے پرم آنند بھگوت درشنون کے معلوم ہوئی لیکن چونکہ قبل از درشن
کرنیکے جو کچھ آرزو اُنکے دل مین تھی اُسکا پورن کرنا بھگوت نے ضرور سمجھا اسواسطے وہ راج لنکا کا کہ جس کو
راون نے ہزار ہا دفعہ اپنے سر بھینٹ کر کے شیو جی سے پایا تھا اُسیوقت بھبیکھن کو عنایت فرمایا اور سمدر
کا جل منگا کر راج تلک کر دیا بعد قتل ہونے راون کے جب بھبیکھن جی راج لنکا کا کرنے لگے تو وہی لنکا
جو پہلے گناہ اور عذابون کی مخزن اور مجسم تھی دھرم اور بھگتی کا روُپ ہو گئی بھبیکھن جی کو رام نام مین اسقدر

اعتقاد تھا کہ شمہ اُسکا یہ ہے کہ ایک جہاز کسی سوداگر کا سمدر مین چلنے سے رہگیا مالک جہاز نے بصلاح اپنے مشیرون
کے ایک شخص کو بطور بلدان یعنے صدقے کے دریا مین ڈالدیا وہ بیچارہ غوطہ کھاتا ہوا لنکا کے کنارہ پر جالگا اور
وہان کے باشندے اُسکو بھیکھن جی کے پاس لے گئے بھیکھن جی نے بدین اعتقاد کہ ایسے ہی عضو اور
علامات میرے سوامی کے ہین اُسکو بھگوت روپ جانا اور سیوا پوجا کرکے پریم سے سنگھاسن پر بٹھلایا
اور بتعظیم تمام رکھا وہ شخص بسبب صحبت غیر جنس کے ہمیشہ ملول و متردد رہکر ہر روزہ درخواست رخصت کی
کیا کرتا بھیکھن جی نے اُس کو جواہرات بیشمار دیکر رخصت کیا اور واسطے سمدر سے پار ہونے کے اُسکی
پیشانی پر رام لکہدیا وہ شخص اُسی رام نام کی بدولت سمدر مین اُس آرام سے روانہ ہوا کہ جہاز مین بھی
وہ آرام نہ تھا اتفاقاً اُسی جہاز کے نزدیک پہونچا اور جہاز والون نے سوار کرلیا اُنکی مفصل سرگذشت
اور بھگتی بھیکھن جی کی اور مہارام نام کی جہاز والون سے بیان کرہی وے لوگ معتقد ہوئے اور اُس رام نامی
کو جپ کرکر تارتھ ہو گئے فی الحقیقت یہ نام مبارک میرے سوامی کا وہ ہے کہ جسکی بدولت پتھر سمدر سے ترگئے
گنہگار اور پرم پاپی جسقدر اس سنسار سمدر سے اُترے ہین اُنکی تو کچھ شمار ہی نہین ازبسکہ بھیکھن جی نے بھی
بروقت لکھنے رام نام کے اُسکی پیشانی پر یہی بات سمجھی تھی کہ جس حالت مین کروڑون مہا پاپی سنسار سمدر سے
پار ہو گئے تو ایک شخص کا چھوٹے سے سمدر سے پار ہوجانا کتنی بات ہے

کبت ۳ गजग्राह مہابھارت اور بھاگوت اور دیگر پورانون مین کتھا مفصل تحریر ہے کہ گج اور گراہ پہلے جنم مین
دونون براہمن بھگوت بھگت تھے رکھیشور کے شاپ سے ایک نے جسم گج یعنے فیل کا پایا اور دوسرے نے
گراہ یعنی نہنگ کا بسبب خصومت جنم سابقہ کے اس جنم مین بھی باہمدگر نوبت لڑائی کی پہونچی یعنے ایک روز
گج موصوف واسطے آبنوشی کے دریاے گنڈکی پر کہ جہان گراہ رہتا تھا گیا اور گراہ نے پاؤن گج کا پکڑ لیا
گراہ تو اپنی طرف کھینچتا تھا اور گج اپنی طرف یکہزار سال تک باہمدگر لڑائی رہی آخر گراہ غالب آیا اور گج کو
دریا مین لیچلا صرف تھوڑی سی سونڈ ڈوبنے سے رہگئی تھی کہ گج نے بھگوت سرن لی یعنے ایک کمل دریا
مین سے اوپاڑ کر اور اپنی سونڈ مین لیکر بھگوت بھینٹ کیا اور پکارا کہ ہے ہر تمھاری سرن ہون سرناگت
تبسل دین دکھ بھنجن مہاراج سنتے ہی آواز دکھ سے بھری ہوئی کے بیقرار ہو کر بسواری گرڑ بیکنٹھ سے چکر
پھراتے ہوئے دوڑے اور اسقدر اضطراب جلد پہونچنے کا ہوا کہ گرڑ کو بھی جو دل کے برابر چلتا ہے کمزور سمجھکر
چھوڑدیا اور پیادہ پا چلے ہنوز گج کی اسقدر سونڈ پانی سے باہر تھی کہ آپہونچے اور گراہ کے منھ پر چکر مارا کہ منھ

اُسکا گٹ گیا اور گج اوسکی پھانسی سے رہا ہوا ایک اعتراض یہ ہی کہ بھگوت سب جگہ بیاپک ہی کیا سبب
ہی کہ بیکنٹھ سے اوتار دھارن کرکے تشریف لائے اُسی جگہ سے کیون نہ ظاہر ہو گئے سو واضح ہو کہ اُسوقت
گج بیکنٹھ ناتھ مہاراج کا دل مین تصور کرکے پکارا تھا کہ اس واسطے حسب قاعدہ موافق خواہش بھگت
کے بیکنٹھ سے آئے علاوہ ازان یہ چرتر اپنی بیقراری کا داسطے چھوڑانے اپنی شرناگت کے برائے
رغبت دیگران مشہور کرنا ضرور تصور فرمایا اسواسطے بیکنٹھ سے آئے جلد وسی کی تعریف مین ہزارہا
اشلوک وکبت شاعران نے تصنیف کیے منجملہ اُنکے دو چار کا مضمون مختصر یہ ہی ۔ چھائین نہ پٹھین
پائین آئے ہرآتم ہوسے ؛ یعنے ہنوز آواز کی چھائین موجود تھی کہ بیقرار ہو کر آپہونچے دیگر راکھو دن ناتھ
ناکھو لگن مین ؛ یعنے جب گج رام پکارا تو اسقدر جلد آئے اور رچھا کری کہ حرف را تو بحالت رُودن یعنے
گریہ وزاری اُسکی زبان سے برآمد ہوا تھا اور حرف م بحالت مگن یعنے خوشی نکلا ؛ دیگر بانی مین پرگھوٹ
کدھون بانی مین گیندسے ؛ معنے صاف ہین ؛ دیگر آیو چڑھ واہی کے منورتھ مہارتھی ؛ یعنے اس قدر
جلد مہارتھی مہاراج پہونچے کہ گویا اُسکی خواہش پر سوار ہو آئے بعد گج موصوف نے بھگوت کی استت کری
کہ گجیندر موکچھ استوتر مین مندرج ہی اور جو کوئی اُسکو پڑھتا ہی بھگوت دھام کو جاتا ہی بھگوت نے خوش
ہو کر اپنا پرم پد عنایت فرمایا اور چونکہ گراہ کو بھگوت چکر کا اسپرش ہو گیا تھا اور پھر بھگوت درشن
ہوئے اسواسطے اُسکو بھی پرم پد نصیب ہوا

کتھا ۵ ध्रुव یہ لکھی دھروجی کی اکثر کتھا پرانون مین مندرج اور زبانزد ہر ایک کے ہی
اسواسطے باختصار لکھتا ہون جنم انکا راجہ اوتان پاد اور رانی سونیتی سے ہوا ایک روز راجہ موصوف
उत्तानपाद सुनीति
اوتم پسر رانی کلان کو گود مین لے رہا تھا دھروجی نے ارادہ گود مین بیٹھنے کا کیا رانی کلان نے کہا کہ
اگر تو میرے بطن سے پیدا ہوتا تب راجہ کی گود مین بیٹھنے کے لائق ہوتا یہ کہکر نہ بیٹھنے دیا دھروجی
غیرت سے اُسی وقت بھگوت شرن ہوئے کہ بجز بھگوت سرناگتی کے اور کوئی پناہ نظر نہ آئی اور
والدہ سے اجازت لیکر بارادہ بھگوت بھجن کے گھر سے چلے نارد جی نے سمجھایا اور پھر بھگوت بھگتی کا پاتر
یعنے ظرف دیکھکر دوادش اکشری منتر کا اپدیش کیا دھروجی متھرا مین آئے اور منتر جپ کرکے بھگوت
کو خوشنود کیا شرناگت قبل دین بندھو مہاراج تشریف لائے اور اپنا ہاتھ دھروجی کے سر پر رکھ کر
بھگتی کا بر دیا اور فرمایا کہ ۳۶ ہزار سال سلطنت اس جہان مین کرکے پھر اٹل لوک کا راج کروگے

اب تم گھر جاؤ دھروجی اپنے وطن کو آئے اور والد اُنکا حسب نمایش نارد جی کے استقبال کر کے اعزاز و اکرام سے راجدھانی کو لے گیا اور راج تلک وغیرہ کو دیکر واسطے بھگوت بھجن کے بن کو چلا گیا دھروجی نے ۳۶ ہزار سال کمال عدل و انصاف سے راج کیا اور بھگوت بھگتی کو تمام ملک مین پھیلایا اوتم برادر دھروجی کو ملازمان کُبیر دیوتا نے قتل کر دیا دھروجی کُبیر پر چڑھ گئے اور ایک لاکھ انسی ہزار توابعین کُبیر کے قتل کیئے سوایمبھو منو آئے اور خطا کُبیر کی معاف کرائی لعبدازان دھروجی مع ہر دو اپنی والدہ کے دھرو لوک کو گئے اور مہاپرلے جب ہوگی تب بھگوت کے پرم پد کو جاوینگے

کتھا جटायु سب رامائنون مین کتھا مفصل مندرج ہی کہ جٹایو راجہ پرندگان پرم بھگت بھگوت کے ہوئے اور اپنی آتما کو بھی بھگوت کے تصدق کیا جب شری رگھنندن سوامی ونڈک بن مین آئے اور پنچ بٹی سے راون والی لنکا کا سیتا جگت جننی کو چُورا کر لیگیا تو سیتا جی بھگوت برہ سے مضطرب و بیقرار ہو کر مہا بلاپ کرتی ہوئی جاتی تھین جٹایو موصوف نے کہ پہلے درشن شری رگھنندن سوامی اور مہارانی جی کے کیئے تھے شناخت کر لیا کچھ خوف راون کے پرتاپ اور زور وغیرہ کا نہ کر کے بے تحاشا دوڑا اور اپنی چونچ اور پنجون سے راون کو مار کر گرا دیا سیتا مہارانی اُس سے چھُڑا لین ایک جگہ بٹھلا کر مستعد بجنگ راون ہوا ایسا لڑا کہ جس راون نے تمام دیوتا اور راجہ وغیرہ بلا محنت فتح کر لیئے تھے اُسکو قریب المرگ بیحواس کر دیا راون متعجب و پرُغضب ہو تلوار سے پر کاٹ دیئے اگرچہ اُس حالت مین بھی کوشش اور ہمت کرہی لیکن چونکہ پرند بلا پر مثل مُردہ کے ہی وہ محنت کچھ کارگر ہوئی اور راون دو چار زخم کاری لگا کر روانہ ہوا سیتا جی کی تلاش مین شری رگھنندن سوامی اور لچھمن مہاراج پھرتے تھے جٹایو کے پاس پہونچے اُسوقت تک جان باقی تھی شری رگھنندن سوامی کے درشن کر کے سب دُکھ سکھ نیک و بد دوست دشمن دل سے دور ہوئے اور سوائے رُوپ انوپ بھگوت کے اور کچھ چشمہائے ظاہر و باطن مین نہ رہا بعدہٗ رگھنندن سوامی سے سب حال کہہ کر رخصت جان کی چاہی شری کرناکر کرتگیہ[1] نے جٹایو کو اپنی گود مین رکھکر ہاتھ جسم پر پھیرا اس موقع کے چرتر مین ایک کبت مصنفہٗ والد مرحوم اور مغفور کا لکھتا ہون - کبت سوّیا - دین ملین ادھین ہین انگ بہنگ پر یو چھت چھین دکھاری ؞ راگھو دین دیال کرپال کو دیکھ دُکھی کرنا بھئی بھاری ؞ گید گو گود مین راکھ کر باندھ نین سروجن مین بھر باری ؞ بار ہین بار سدھارت پنکھ جٹایو کی دھور جٹان سون جھاری ؞

[1] کیئے ہوئے کو جاننے والا یعنے احسان مند کے ہو نیوالا ۱۲

सवैया- दीन मलीन अधीन है अंग विहंग परो क्षिति छीन दुखारी ।
राघव दीन दयाल कृपाल को देखि दुखी करुणा भइ भारी ॥
गीध को गोद में राखि कृपानिधि नैन सरोजन में भरि वारी ।
बारहिं बार सुधारत पंख जटायु की धूरि जटान सों झारी ॥१॥

اور شدت غم سے بیقرار ہوکر بچشم گریان فرمایا کہ جسم کا چھوڑنا کیا ضرور ہی اچل اور نشچل کرسکتا ہون جٹایو نے عرض کیا کہ جس کا
نام کروڑون جنم کے پاپ ورگناہون کو دور کرکے پرم آنند کو پہونچا دیتا ہی وہ پورن برہم سچدانند گھن مجکو اپنی گود مین لے کر میرے
سر پر ہاتھ پھیرتا ہی اور میری دلداری کرتا ہی اور مین اُس سروپ کو جو کہ شیوجی کے دھیان مین بھی بمشکل آتا
ہی دیکھ کر پرم آنند مین مگن ہون پس اُس وقت سے سوائے اور کونسا وقت بہتر ہوگا کہ اس جنم ناپائدار کو
چھوڑ دونگا یہ کہا اور بھگوت چرنون کو چینتون کرتا ہوا دیہہ چھوڑ کر ساروپ مکتی کو پراپت ہو بھگوت کی استت
کرہی اور پرم سوبھاگمان بیمان پر سوار ہو کر پرم دھام کو گیا اور بھگوت نے اُسکے جسم کی داہ کریا خود
کرہی اور جسطرح دسرتھ مہاراج کو تل آنجلی دی تھی اُسیطرح جٹایو کو دی واہ واہ کر پالتا اور دین نبھلتا
بھگوت کی کہ کیسے کیسے بے حقیقت کسدرجہ کو پہونچتے ہین کہ جہان وہم و قیاس کا بھی دخل نہین ؞؞

کتھا मामूँ भानजा ماموں بھانجہ دونون ایسے پرم بھگت ہوئے کہ بھگوت کو اپنی سیوا سے
خوشنود اور جان تک بھگوت کے تصدق کرہی اولاً جب بھگوت سرن ہوئے تو گھر بار کو ترک کرکے تیرتھ جاترا
کرتے ہوئے پھرنے لگے پنڈت اور گیا نوان تھے برو قت جاترا کسی جنگل مین دیکھا کہ پرم سوبھاگمان بھگوت
کی مورتی ہی لیکن مندر اُسکے واسطے نہین ارادہ مندر جانے کا کرکے برائے تلاش زر پھرنے لگے کہین سے
کچھ نہ ملا کسی شہر مین پرستار پرستش سرپورون کا حال سنا کہ سنگ پارس کی ہی خوش ہوئے کہ اب مندر
حسب دلخواہ تیار ہوگا لیکن وہم یہ ہوا کہ بموجب حکم شاسترون کے جو تالہ سرپورون دھرم دگی مین جانا ممنوع
و متروک ہی کس طرح جاوین آخر بعد تنقیح و بچار کے اس بات پر طبیعت مستقل ہوئی کہ یہ جسم بھگوت سرن ہی
بھگوت جس بات مین رضا مند ہون وہ بات کرنی چاہیے اور بھگوت شرناگتون نے اگر دوزخ وغیرہ کا خوف
کیا تو استقلال شرناگتی مین فرق ہی غرض مندر مین جاکر سرپورون کے چیلہ ہوگئے اور ایسی خدمت اُس مندر
اور سرپورون کی کرہی کہ سب نے بے شعور ہو کر تمام کارخانہ اور اختیار مندر کا اُنکے سپرد کیا جب دیکھا کہ
اب سب کار قابو مین آگیا تو مورت لیجانے کی فکر کی لیکن اُدھر نکالنے کی نہ ملی کہ دروازہ تنگ تھا معماران تعمیر

کنندگان سے بحکمت عملی دریافت ہوا کہ گنبد کے اوپر جو کلس ہی پیچ لگا کر مضبوط کیا گیا ہی اور وہ پیچ کھل سکتا ہی
وہی واسطے درآمد برآمد مورتی کے راستہ ہی رات کو دونون نے صلاح کر کے اول اُس کلس کو اُتارا اور پھر
بھانجہ اُسکی راہ کو نکلکر گنبد پر چڑھ گیا ماموں نے مکان مین بیٹھکر اُس مورتی کو خوب مضبوط رسی سے باندھا
کہ بھانجہ نے اوپر سے کھینچ لی جبکہ مورتی مذکور سے خاطر جمع ہو گئی تو ماموں نے بھی اُسی راستہ سے نکلنا چاہا
لیکن بسبب کمال شادمانی اور خوشی کے جسم ایسا فربہ ہو گیا کہ اُس راہ سے نکل نہ سکا بلکہ پھنس گیا ہر چند
تدبیرات کرہی پیش رفت نہ ہوئی ماموں نے بھانجہ کو کہا کہ اگر میرا جسم یہان رہا تو کچھ مضائقہ نہین
اور نہ کوئی بات رنج کی ہی مطلب دلی حاصل ہو گیا اور تم جا کر بھگوت مندر حسب دلخواہ تیار کرو میرا
سر کاٹکر کہین ڈالدو تا کہ عوام لوگ سادھو بھیکھ کے کہ حقیقت مین بھگوت کا بھیکھ ہی ہجو اور مذمت
سر پر ونکی زبان سے نہ سنین ہمشیرزادہ نے غمگین ہو کر موافق فرمودہ اپنے ماموں کے عمل کیا یعنے اپنے
ماموں کا سر کاٹ لیا اور مورتی کو لیکر روانہ ہوا اگرچہ بمقتضاے گیان واستقلال بھگوت سرناگتی کے کچھ جاے غم
مرجانے اپنے ماموں کے نہین سمجھتا تھا لیکن بمقتضاے ست سنگ اور مہاجرت پرم بھاگوت کے اسقدر غم والم
مین مبتلا ہوا کہ ہرگز تسلّی نہین ہوتی تھی غرض کبھی تو ماموں کی مہاجرت سے غمگین اور کبھی حاصل ہونے مراد دلی
سے شادان جہان مندر بنوانا منظور تھا وہان پہونچا اور دور سے دیکھا کہ کوئی شخص تیاری مندر کے سامان مین
سرگرم ہی اپنے دل مین جانا کہ کسی اور شخص نے بنانا مندر کا شروع کر دیا یہ رنج ازبس ہوا اور نزدیک
اُس جگہ کے پہونچا دیکھا کہ ماموں موجود ہی اور تیاری سامان مین سرگرم و مصروف ہو رہا ہی کمال خوش ہوا
اور دونون ماموں بھانجہ بغلگیر ہو کر ملے اور بھگوت مندر جگناتھ سوامی کا اُس زیب و زینت کے
ساتھ بنوایا کہ جسکا ثانی جہان مین نہین

کبت राघवानन्द راگھوانندجی رامانج سوامی کی سمپرداین پرم بھگت اور بھگتون کو آنند دایک ہوے
اور جس ملک مین رہتے تھے اُسکو مثل کاشی جی کے کر دیا کہ چارون برن یعنے براہمن چھتری ویس شودر
اور چارون اُسرم یعنی برہمچرج گرہستھ بان پرستھ सन्यस्त سنیست کو بھگوت بھگتی مین مستقل کر دیا رامانندجی کو موت کے
वानप्रस्थ
پنجہ سے نکالکر ساڑھے سات سو برس کی عمر عطا فرمائی کہ یہ حال رامانندجی کی کتھا مین مذکور ہوا اس قسم
کے معجزات اُنکے کثیر ہین اور مہما اُنکی احاطۂ تحریر سے باہر

کبت जगन्नाथजी جگناتھ پسر رامداس جی یا ربک براہمن کا نٹھرا کل مین دھرم اور بھگتی کی مرجاد ہوئے

شری رامانج سنپرداکے موافق بھگوت سرن ہوکر دل لگایا اور اُپاسنا کے شاستر بخوبی پڑھ کر اصول اصلیت اُپاسنا کو بخوبی سمجھا سار اور اسار کو علٰحدہ علٰحدہ کردیا کہ جسطرح ہنس دودھ اور پانی کو جُدا جُدا کردیتا ہی منیشوروں کے موافق آچار اور دھرم کرتے تھے اور اننیہ (अनन्य) سرناگتی اور دس قسم کی بھگتی کے عامل ہوئے پُرسوتم اپنے گُروکے پرتاپ سے دونون انگ یعنی ہردو عضو مین کوچ یعنی بکتر پہنا تھا اسکے چند معنی ہین اول یہ کہ مہاراج پردھت راجہ کے تھے اور شجاعت مین مشہور و معروف ایک عضو یعنی ظاہر مین تو بکتر پہنا کرتے تھے کہ جیسا سپاہی لوگ پہنتے ہین اور عضو ثانی یعنی دل کو حلم اور برداشت کا بکتر پہنایا تھا کہ کسی کی درشت گوئی کا حربہ دل کو نہ لگے دوم یہ کہ دونون عضو یعنی ہردو دست بعلامت شنکھ اور چکر کی دھارن کرکے کلجگ کے پاپ جو مثل تیر و تلوار کے ہین اُن سے جسم کو بچایا تھا سوم یہ کہ ظاہری جسم مین تو بھگوت سیوا کا ایسا کوچ پہنا تھا کہ دیگر کام دنیاوی جو تلوار سے بھی زیادہ تیز ہین ہرگز کارگر نہین ہوتے تھے اور باطنی عضو یعنی دل مین بھگوت دھیان اور تصور کا کوچ پہنا کہ جسکے سبب سے دیگر خیالات کا حربہ نزدیک نہین آسکتا تھا

کتھا ۳ (लक्ष्मणभट्ट) لچھمن بھٹ رامانج سنپردا مین پرم بھگت سرناگتی طریق کے ہوئے بھگتی کا آچار موافق منیشوروں کے کرتے تھے اور بھاگوت اور بھگوت دھرم اور بھگوت بھگتون کی سیوا اور دس قسم کی بھگتی مین مشہور و معروف ہوئے صبر اور حلم اور اخلاق بدرجہ غایت تھا اور دل کبھی خواب مین مطالب دنیاوی پر توجہ نہین کرتا تھا پرم دھرم جو سرناگتی ہی اس کا برت پالن کرکے زمانہ کو اُپدیش کیا اور شری مدبھاگوت کو بچار کر سار اور اسار کو علٰحدہ علٰحدہ کردیا بھاگوت کی کیرتن مین یکتائے زمانہ تھے اور بھجن مین لاثانی

نشٹھا بست و چہارم در تعریف و بیان کتھا شانزدہ بھگت

شری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی مکت ریکھا کو ڈنڈوت کرکے سوامی کے رام اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ واسطے اُدھار جگت کے اجودھیا پوری مین دھارن کرکے راون وغیرہ راچھسان کو قتل کیا اور دھرم کی مرجاد قائم کرکے پوتر چرتر جگت مین پھیلائے یہ پریم نشٹھا بھگوت روپ ہی اور جس قدر نشٹھا اس سے پہلے بیان ہوئی اُنکا انجام و مآل یہ نشٹھا ہی اس سے آگے اور کوئی درجہ نہین

کہ اُسکو طے کرنا پڑے جیون مکت جو مشہور ہی وہ اسی پریم کے مستقل ہونے کو کہتے ہین اور بعض شخص جو کیول مکتی
کہتے ہین وہ بھی اسی پریم اور مستقل ہونے کا نام ہی شانڈل رکھیشورنے اول تمہید اپنی سوترون مین یہ سوتر
لکھاہی अथातो भक्तिजिज्ञासा قبل تحریر اس سوتر سے یہ بات ثابت اور قائم کر چکے ہین کہ بھگوت بھگتی ہر چہار
پدارتھ یعنی دھرم ارتھ کام موکش کی دینے والی ہی بعد ثبوت مذکور یہ سوتر لکھا ہی اور معنی اسکے یہ ہین
کہ پس اسواسطے اس بھگتی کو جاننا چاہیے کہ کیا ہی सा परानुरक्तिरीश्वरे اس سوتر کا اس سوتر مین جواب
ہی کہ پرم انُرکتی ایشور مین ہونی اسکا نام بھگتی ہی اور انرکتی خواہ راگ خواہ پریت خواہ رت خواہ پریم خواہ
محبت خواہ الفت سب ایک معنی رکھتے ہین اور چونکہ بھگتی کو انرکتی لکھا تو بھگتی کے معنی پریم یا عشق
ثابت ہو گئے اور معلوم ہو گیا کہ پریم اور بھگتی ایک بات ہی چنانچہ نارد پنچراتر مین لکھا ہی کہ انینہ अनन्य
لاشرک محبت جو بھگوت مین ہی اُسکو پریم کہتے ہین اور اسی کا نام بھگتی ہی اب دو اعتراض لازم
آئے اوّل یہ کہ اگر پریم اور بھگتی ایک بات ہی تو بھگتی کا حال دیباچہ مین مندرج ہو چکا یہان دوبارہ
کسواسطے بیان ہوتا ہی دوم یہ کہ اگر اخیر درجہ سب نشٹھاؤن کا پریم نشٹھا ہی تو جو دیگر نشٹھا اور انکی تعریف
پہلے لکھی گئی وے نشٹھا کسواسطے لکھی صرف یہ پریم نشٹھا کافی تھی سو جواب اعتراض اول کا یہ ہی کہ دیباچہ
مین جو حال بھگتی کا لکھا گیا وہ ماہیت بھگتی ہی اور سروپ اُسکا اور اقسام اُسکی لکھی گئی اور اس نشٹھا مین
وہ حال مندرج ہوتا ہی کہ بعد حاصل ہونے اُس بھگتی کے جو حالت اُس شخص پر گذرتی ہی جواب
اعتراض دوم کا یہ ہی کہ جو ماہیت اور تعریف ہر ایک نشٹھا کی لکھی گئی وہ سب صحیح اور درست ہی لیکن
یہ پریم نشٹھا جو تجویز ہوئی تو حالت اخیر جملہ نشٹھا گذشتہ کی ہی اگر وے سب نشٹھا تجویز نہوتین تو اس حالت اخیر
کی نوبت تحریر کب پہونچتی علاوہ ازان اگرچہ نشٹھا کثیر ہین لیکن حالت اخیر سب کی یکسان ہے مثلاً داس
نشٹھا والا اپنی اُپاسنا پر مستقل ہو کر اس درجہ کو پہونچگیا ہی کہ کبھی گاتا ہی کبھی ناچتا ہی کبھی ہنستا ہی کبھی روتا ہی
اور کچھ خبر اپنے بیگانے کی نہین رکھتا جب سکھا یا باتسل یا سرون یا پوجا وغیرہ نشٹھا والا اخیر درجہ کو پہونچیگا
تو اُسکی بھی ایسی ہی حالت ہو گی درینصورت سب نشٹھاؤن کی اخیر حالت واحد ہوئی اور اس اخیر
حالت کا بیان اگر ہر ایک نشٹھا مین لکھا جاتا تو قطع نظر طوالت کے ایک طرح کا حال سب نشٹھاؤن مین
لکھنا پڑتا اسواسطے یہ پریم نشٹھا مقرر ہوئی سوائے ازان ہر ایک شی کی ابتدا و انتہا معین ہی اگر پریم نشٹھا
مقرر نہوتی تو درجہ انتہا کا معلوم ہوتا اور واضح ہو کہ مکتی ثمرہ اس نشٹھا اور جملہ نشٹھاؤن کا ہی اور درجہ اخیر

سب نشٹھاؤن کا پریم ہی اور یہ بھی معلوم رہے کہ اگرچہ پراسبھگتی اور پریم ایک معنی اور ایک بات ہین لیکن
سب شاسترون مین اُس حالت معینہ کو بھی پریم لفظ سے نامزد کیا ہی کہ جو عشق کی شدّت مین عاشق یعنی
بھگت پر گذرتی ہی پریم دو طرح سے پیدا ہوتا ہی ایک اسیتھوکی کرپا سے بھگوت نے ایکادش مین فرمایا ہی
اودھو گوپی نہ گرو سے پڑھے نہ تپ کیا نہ جگیہ وغیرہ کری صرف میری ہی کرپا سے مجھکو پہونچگئے یا مثل
میرا بائی و کیبرتی کے کہ خود بخود عشق بھگوت کرپا سے ہوا دوسرا سبھاؤ سے ہوتا ہی یعنی بھگوت کا جو سچدانند
سروپ کے گن سنکر محبت پیدا ہوا اور اس محبت سے نرم ہو کر تدا کار اور محو ہوجاوے یہ قول بشن پوران کہ
بھگوت انترجامی کے جو گن اُسکے سننے سے توجہ دل بجانب بھگوت کے لگانے کے لائق ہی اور وہ ایسی ہو کہ
جس طرح گنگا کا پرواہ دن رات جاری رہتا ہی وہ سبھاؤ دو قسم کا ہی ایک تو بھگوت بھگتون کے پرتاپ سے
ہوتا ہی جسطرح ناروجی نے پرہلاد و وچد پرجاپت کے لپسران کو دتاترےیہ نے راجہ سوباہو کو بھرت نے راہوگن
دत्तात्रेय
کو اُپدیش کیا اور فی الفور بھگوت سروپ حاصل ہوا اور اب بھی مشہور و معروف ہی کہ ایسا کوئی کامل کسیکو
مل گیا کہ لحظہ مین منزل کو پہونچادیا دوسرا عمل سے ظاہر ہوتا ہی جسطرح ناردجی نے بھگوت چرترون کو
سُنا اور اُسپر عمل کیا بھگوت بھگت اور پریمی ہو گئے اس سبھاؤ کی چار تفصیل تنتر شاستر مین لکھی ہین ایک وہ
جو ہمیشہ بھگوت مین طبیعت لگی رہے اسمین بھی دو درجہ ہین اول وہ کہ جنکو کبھی لذائذ دنیاوی کی خواہش
نہین ہوتی مثل پرہلاد سنکادک وغیرہ ثانی وہ کہ جنکو نعمات دنیا کی خواہش ہو جاتی ہی مثل ارجن وغیرہ دوسری
وہ کہ حالت پریم کی وقت سمادھی کے ہوتی ہی مثل شکدیو وغیرہ تیسری وہ کہ بڑی کشش کر کے دلکو لگاتے
ہین تب پریم کی حالت پیدا ہوتی ہی مثل اکرور وغیرہ چوتھی وہ کہ افسوس کرتے ہین کہ ہمارا دل مثل گوپکاؤن
کے بھگوت کے پریم سے پورن نہوا مثل اودھو جد ہشٹھر وغیرہ اب قبل از تحریر اقسام حالت پریم کے
تصریح اس بات کی ضرور ہوئی کہ عشق کی دو حالت ہین ایک سنجوگ یعنی وصل دوم بیوگ یعنی ہجر سو
بھگوت عشق مین بھی حالت ہجر ہوتی ہی یا نہین اور اگر ہوتی ہی تو اُسکی کیا صورت ہی سو واضح ہو کہ ضرور
بیوگ ہوتا ہی مگر مثل عشق مجازی شہوت پرستان و وابستگان لذائذ دنیا کے دُکھ کا دینے والا نہین ہوتا بلکہ
بھگوت کے عشق اور تصور کا زیادہ کرنیوالا ہی جسطرح گوپکاؤن کو بروقت تشریف بری برج چندمہاراج
کے برہ ہوا لیکن وہ ایسے پریم کا بڑھانیوالا ہو گیا کہ محو ہو کر بھگوت کے وصل دائمی کو پراپت ہوئین اسمین
اگر یہ استفسار ہو کہ یہ صورت تو اُن بھگتون کی برہ کی ہی کہ بوقت موجود ہونے رام کرشن وغیرہ کے جنکو

برہ ہوا لیکن جن لوگون کو کہ دھیان یعنی تصور سے بسماعت رُوپ اور گُن بھگوت کے عشق پیدا ہوا یا ہوتا ہی
اُنکو بھی برہ ہوتا ہی یا نہین سو واضح ہو کہ اُنکو بھی برہ ہوتا ہی اور اسکی چند صورت ہین ایک یہ کہ بروقت
دھیان بھگوت کے کسی وقت تصوّر گوپیگاؤن یا دسرتھ مہاراج یا کوشلیہ مہارانی یا نندجیو داجی یا دیگر بھگتون
کے ہجر کا آگیا یا کتھا اُنکے بیوگ وغیرہ کی سُنی تو جو حالت اُنپر بحالت بیوگ گذری تھی وہی اس بھگت پر گذرتی
ہی اور ذرا فرق نہین رہتا چنانچہ بروقت کتھا اور سُننے کسی چرتر ہجر کے اکثر تجربہ ہر ایک کو ہوتا ہی علاوہ
ازان جسوقت تصوّر کی پختگی ہونے لگتی ہی اُسوقت جذبۂ کثرت تصوّر اور شوق سے درشن یعنی دیدار کا جو برہ
ہوتا ہی وہ حالت بھی بعینہ حالت ہجر معشوق کی ہوتی ہی اُس سے سواے جب بھگوت کا دھیان و تصور ہر وقت
رہنے لگا تو بھگوت کے ساکھیات درشن اُس بھگت کو ہوتے ہین یا وہ تصوّر یہ مرُوپ اور حسن مثل ساکھیات
رُوپ کے ہو جاتا ہی اُسوقت ہمیشہ اور ہر روز حالت وصل و ہجر کی گذرتی ہین غرض حالت ابتدا سے تا
حالت انتہا وصل اور ہجر دونون ہوتے ہین اب یہ تحریر واجب ہوئی کہ بعض اشخاص نے ہجر کا درجہ بنسبت
درجۂ وصل کے زیادہ لکھا اور حقیقت مین جو کچھ لطف ہجر مین ہی وصل مین اسقدر نہین سو دونون مین درجہ
کلان کس کو ہی سو واضح ہو کہ اگر بدلایل لکھا جاے اور ثبوت ترجیح ایک دوسرے پر کیا جاے تو صدہا کتابون
مطول مین گنجایش تحریر ہو کسواسطے کہ انجام کو تنازعہ و مناظرہ تائید شرتی اور نیایے و پاتانجل و کرم غاستر
بیدانت پہونچ جاتا ہی اور فیصلہ نہین ہوتا سو اسواسطے اُس طوالت سے درگذر کر کے جو خلاصہ سب تقریرات کا
پایا گیا وہ لکھا جاتا ہی کہ عشق مین ہجر اور وصل دونون لازم ملزوم ہین کسواسطے کہ اگر ہجر ہمیشہ بنا رہے اور توقع
وصل یا وصل تصوّریہ خواہ ظاہری کی نہووے تو عشق کبھی نہ ہو اور علیٰ ہذالقیاس اگر ہمیشہ وصل کی حالت رہی
اور ہجر یا خوف ہجر نہووے تب کبھی عشق ہرگز نہو پس عشق تام اُسی کا ہی کہ ہجر کے بعد وصل اور وصل کے بعد ہجر
ہوتا ہو در نیصورت ہجر اور وصل دونون لازم و ملزوم ہین الّا چونکہ ہجر مین لطف زیادہ تر ہی اور پختگی عشق کی
بذریعۂ ہجر ہوتی ہی اور مراد اصلی یہی کہ وصل دائمی یعنی گتی ہی ہجر کی بدولت جلد حاصل ہوتی ہی اسواسطے بعض
اشخاص نے اُسکو ترجیح لکھی ہی اور اگر اصول پر نگاہ ہوتی ہی تو سب شاستر اور سب سادھن اور بھگتی گیان
بیراگ وغیرہ صرف براے وصل ہین اب حالت و اقسام پریم کی لکھی جاتی ہین تمثیلات ہر ایک حالت کی جو تحریر
ہونگی تو اُنکے پڑھنے سے یہ شبہہ نہو کہ وے حالت بزمانۂ سابق گذرتی ہونگی بلکہ وے سب حالت سب بھگتون
پر ہمیشہ اب گذرتی ہین اور جیسا تصوّر بھگوت کو جسوقت ہوتا ہی ویسے ہی سماج کا تدروپ او مجسّم ہو جاتا ہی

ے حالت بارہ ہین اور بعض نے انہین سے باریکی نکالکر تین حالت اپزاد اور زیادہ کرہی کہ سب پندرہ ہوگئین
سو سب کی شرح کیجاتی ہی اوّل حالت واپت वाप्त جب محبوب کی خوبصورتی اور اوصاف کو سنا اور
از بس تمنا اُسکے ملنے کی ہوئی اور پھر کسی طرح وہ نظر پڑا تو سوائے اُس محبوب کے اور کسی پیاری چیز کا
اور کسی کے دیدہ یا شنیدہ حسن کا آنکھون مین نہ سمانا اور یہ رغبت اور چاہ ہوئی کہ یہ پیارا میری آنکھون سے
لحظہ بھی جدا نہو اُن اوقات مین جو حالت عاشق صادق پر گذرتی ہی اُسکا نام واپت ہی مثل جانکی
مہارانی کے کہ جب رگھنندن سوامی جنک پور مین پہونچے یا رکمنی جی کو یا گوپکاؤن کے یا اکرور کے یا ستو تیمھین
کے دوئم بت वत कोئی بہانہ کرکے دوت یعنی قاصد سے اپنے محبوب کا حال پوچھنا اور اُس استفسار
کے وقت دل بیقرار اور مضطرب عاشق پر جو حالت گذرتی ہی یا محبوب کا حال سُنکر جو حالت اور خوشی ہوتی ہی
یا محبوب آیا ہی اور بسبب عدم تعرف سابقہ کے ملاقات و گفتگو نہین ہوئی اور اُسکا ذکر ہونا کہ یہ کون ہی
اور کہان سے آیا ہی اُسوقت جو حالت ہوتی ہی یا محبوب کی جانب سے پیغامبر آیا ہی اُسکے ساتھ گفتگو
ہونے کے وقت جو نوبت ہوتی ہی اِن سب حالتون مین سے کوئی سی حالت ہو اُسکا نام بت ہی اور
واضح رہے کہ اسکے دس درجہ ہین جاپ پرجاپ وغیرہ اور ہر ایک مین نئی نئی بات ہی بسبب طوالت
نہین لکھی تمثیل اِس بت حالت کی یہ ہی کہ جسوقت اودھو جی برج مین سری برج کشور مہاراج کا پیغام لیکر
آئے اُسوقت جو گفتگو ہوئی یا بہ بہانہ بھنورکے گوپیون نے برج چند مہاراج کی بیوفائی وغیرہ کو بیان کیا
کہ بھنور گیت مین مفصل لکھا ہی یا جسوقت رگھنندن سوامی جنک پور مین پہونچے اور وہان استریون نے روپ
منوہر کو دیکھکر باہمدگر گفتگو کرہی سوئم لِلِت ललित کا سروپ یہ ہی کہ محبوب کے دیکھنے کا شوق اور
اُسکے غلبہ سے بزرگون کی نصیحت و سرزنش کو نہ خیال کرنا اور بار بار واسطے دیکھنے کے تمنا ہوئی اور شرم
کو دور کرکے واسطے دیکھنے کے پیچھے ہو لینا اور جب آنکھ بھر دیکھ لیا اُسوقت بزرگون سے اور اپنے ساتھ
محبت کرنے والون سے شرم ہوئی جس طرح گوپکا کہ جب برجموہن مہاراج بن سے آتے تھے تو برج
گوپکا شرم اور لحاظ کو چھوڑکر بلا خوف اور ساس سسر وغیرہ کے دیکھنے کو جاتی تھین یا سویمبر स्वयंवर وقت قبل
توڑنے دھنش کے جو حالت جانکی مہارانی پر گذری چہارم دلِت दलित محبوب کسی باعث سے آنکھون
کے سامنے نہین اُسکے ہجر مین رنگ کا متغیر ہونا اور بیخوابی اور کمزوری و لاغری و بیقراری ہوجانی اور
کسی چیز کا نہ سُوہانا اور گریہ و زاری سے بیحواس ہوجانا اور محبوب کا دلمین تصور کرکے اُسکے تنمے ہونا
तन्मय

اور اسوقت دل نرم ہوکر جو کچھ گذرتا ہی اس کو دُلِت کہتے ہین جس طرح سے گوپکاؤن سے شروع راس مین
برج کشور مہاراج انتردھیان ہو گئے اور اُسوقت طرح طرح کے بلاپ گوپکاؤن نے کیئے اور جب بعد
تلاش منموہن ملے تو چترون کا گان کرنے مین لین ہوگئین یا سری جانکی مہارانی بروقت جانے لنکا کے اور
رہنے اشوکؔ باٹکا مین جو حالت گذری پنجم بِلِت मिलित عرصہ درازسے جو معشوق سے جدائی تھی
अशोकवाटिका
اور شدت درد ہجر سے دل مضطرب وبیقرار ہوکر طرح طرح کی تمنا وآرزو کیا کرتا تھا وہ محبوب مطلوب
بعد مدت ملا ہی اُسوقت جو دل کی حالت ہوتی ہی اُسکا نام بِلِت ہی جسطرح سری برج چند نٹ ناگر
مہاراج راس لیلا مین انتردھیان ہو گئے تھے اور یکایک گوپکاؤن سے پھر ملے یا سری رگھنندن سوامی اجودھیا
مین بعد فتح لنکا آئے اور بھرت وغیرہ بھوران کو جان تازہ عنایت فرمائی۔ ششم کَلِت कलित جسوقت
دل سنجوگ یعنی وصل کی خوشی سے نرم ہوکر محبوب کی محبت مین غرق ہوتا ہی اُس کو کَلِت کہتے ہین وہ دو قسم
کا ہی ایک یہ کہ معشوق سے ظاہری وصل ہوکر اُسکے دیکھنے یا گفتگو و ناز و ادا یا ملنے سے جو آیندہ ہو
دوسرا یہ کہ خیال اور تصور مین وصل ہوکر جو تمنا تھی وے اُس تصوّر مین بعینہ میسر ہون اور اس سے
آنند ہووے دونون طرح کا وصل پرم آنند سکھ کا دینے والا ہی جس طرح کسی گوپی کو سری برج چند مہاراج
نے بن مین اکیلا پاکر اپنی گفتگو محبت و لطیفہ آمیز اور ہمہ گرکے ناز وادا سے اور جو چیز لینی دینی دشوار ہووے
ایسے ہمہ گر کے مانگنے سے اور ہنسی اور چھیڑ چھاڑ اور کشاکشی وغیرہ سے پرم آنند کی انتہا کو پہونچایا اور
محو اُسی لطف کے کیا یا بروقت راس لیلا ایسے حالات مفصل پنج ادھیاے مین لکھے ہین ہفتم कुलित
چھُولِت محبوب پر بسبب غایت محبت کے غصہ آجانا اور محبوب کے عیب بیان کرنے اور کثرت محبت
کے غصہ سے لبون کا پھڑکنا اور جسم کا کانپنا اور دیگر حالات غصہ سے محبوب کا تدا کار ہوجانا اُس کو
چھُولِت کہتے ہین جس طرح گوپکا بھنور گیت مین بکمال غصہ سے کہتی ہین کہ اے بھنور تو اُسی کرشن کی تعریف
کرتا ہی کہ جس نے رام اوتار مین بالی کو مثل شکاری کے ہوکر مارا کہ جسکا گوشت پوست کار آمد نہ تھا اور محبت سے
جو راون کی ہمشیرہ آئی اُسکے حُسن کو خراب کرکے نہ خود رکھا نہ اور کے لایق رہنے دیا با ون اوتار مین راجہ بل کی جگہ کو
خراب کر دیا جس طرح لچھمن جی کو بروقت بن باس ہونیکے رگھنندن سوامی پر غصہ آیا اور کہا کہ آپ کیا برا ہمنون
کی سی بات کہتے ہین کہ بن مین جا کر رکھیشرون کے درشن اور تپ کرینگے مین آپکا غلام ہون اجازت ہووے

سلہ اشوک نامی جو درخت ہین اُنکا باغچہ ۱۲

کہ دشمنون کو واصل جہنم کرو ون اور اسی طرح چترکوٹ پر جب بھرت جی گئے تب غصہ آیا ہشتم चलित
چلیت بروقت دیہہ تیاگ یعنی مرگ کے اپنے معشوق کا تصوّر کرکے یہ درخواست بحالت شدت عشق کرنی
کہ دوسرے جنم مین بھی مجکو اُسکا عشق ہووے اور وہی ملے اُسکا نام چلیت ہی جس طرح پاربتی جی نے دچّھ
پرجاپت کے جگ مین بوقت چھوڑنے جسم کے درخواست کری یا بالی یا راجہ دسرتھ و سربھنگ وغیرہ نے
نہم क्रान्त تصور محبت سے جو صورت دل مین ظاہر ہووے حسب خواہش دل و رغبت طبع
سرنگار وغیرہ کرنا اور پہننا اور کھیلنا بولنا بیٹھنا اور اپنے دل کی آرزو پوری کرنی اور سوائے محبوب کے
اور کسی کا حال نہ سُننا نہ اور کو دیکھنا نہ اور کسی سے بُولنا ایسی جو حالت ہی اُسکو کرانت کہتے ہین جسطرح
کوئی گوپی بھگوت کے تصوّر سے ظاہر کی سب بات بھول گئی اور تصوّر مین جو پریم آنند حاصل ہوا اُس مین
مثل جوگی جنون کے جیون کی تیئون رہ گئی اور ہجر کا جو دُکھ تھا نزدیک نہ رہا اور مثل دیوانہ کبھی آنکھ کھولتی
تھی اور کبھی بند کرلیتی تھی واضح ہو کہ عاشق مہجور کو اگر راحت تصور معشوق کی نہووے تو شدت غم سے
زندگی نہو اگر ہروقت تصور مین غرق رہے تب بھی زیست چندروزہ ہوتی ہی विक्रांत بکرانت
ایک فرع حالت نہم کی ہی اسیواسطے شمار مین داخل نہین کیا جسوقت عاشق یعنی بھگت بسبب حاصل
ہونے عشق بھگوت کے اپنی قسمت کی بڑائی کرتا ہی یا اپنے اشٹ دیو یعنی بھگوت کی بزرگی اور اُسکے ملنے کا
آنند اور اُس آنند کی بزرگی اور مشکلات اُسکے ملنے کی بیان کرتا ہی اپنے اشٹ دیو سے جو اورون کی
محبت بھی اُنکی تعریف اور توصیف کہتا سنتا ہی یا اپنے محبوب کے نہ ملنے اور دیکھنے کا افسوس کرتا ہی اُن
حالات مین سے ایک حالت ظاہر ہو یا چند اُسکا نام بکرانت ہی جسطرح بھرودواج اور اتر اور بالمیک
وغیرہ رکھیشرون نے بروقت دیکھنے سری رگھنندن سوامی کے اپنی قسمت کو سراہا یا برہما و شیو
اور دیگر رکھیشرون نے بھگوت کی مہابیان کی یا برہما جی نے برہم استتی مین بڑائی برج اور گوپکاؤن
کی اور مشکلات حصول بھگوت اور بھگوت کے پریم کی بیان کی یا گوپکاؤن نے بیان کیا کہ وے آنکھین
اُن گوپکاؤن کی دھنّ ہین جو نندنندن سُوبھا دھام کو دیکھی ہین सङ्क्रात سنکرانت ضمیمہ کرانت اور بکرانت
کا ہی شرح ضرور نہین دہم विह्वल بہرت اس حالت کی صورت موافق اشلوک تمثیل کے ہی کوئی گوپی
کہتی ہی کہ دیکھو پہلے جنم مین مجکو سری کرشن مہاراج کا پریم نہوا اسیواسطے یہ دیہہ پائی اور جگت سے دُکھ
دیکھنے پڑے اور کیول مکتی مین جو سری کرشن کے پریم کی تقدیم نہین وہ مکتی نہین گویا موت ہی مطلب یہ ہی

کہ اگر بر وقت موت بھگوت کا پریم ہو جاوے تو موت مثل ہزار زندگی کے ہی اور جس مکتی مین کہ بھگوتون کا پریم
نہین وہ مکتی ہزار موت سے بدتر ہی کوئی گوپی سری کرشن مہاراج سے مان کر کے باوجود مناؤنے کے راضی نہوئی
جب سری کرشن مہاراج چلے گئے تب افسوس کر کے بحالت ہجر بیتاب ہوئی اور اپنے جسم کو اور بان کو نفرین
کر کے شدت غم اور ہجر سے تصور مین محو ہو گئی संभृत سنبھرت ضمیمہ بھرت کا ہی شرح ضرورۃ سمجھی
یازدہم गलित گلت محبوب کی خوبصورتی وغیرہ کا تصور کر کے یا اُسکی صورت کو دیکھ کر مثل گلائی
ہوئی چاندی سونے کے دل کا نرم ہو جانا اُسکو گلت کہتے ہین جس طرح کوئی گوپکا کسی سکھی کو دیکھ کر
کہتی ہی کہ دیکھو اس گوپکا نے ایکدفعہ سری برج کشور کی خوبصورتی اور زیبایش اور گفتگو ادا وغیرہ
کو کسی سے سُنا ہی اس سبب سے اس کا یہ حال ہی کہ مثل جوگیون کے خاموش ہو گئی ہی اور حس وحرکت
بھی نہین رہی کبھی روتی ہی کبھی جسم پر بال کھڑے ہو جاتے ہین کبھی بکتی ہی اور کبھی ناچتی ہی اور کبھی گاتی ہی
اور کہتی ہی کہ کب مین اُس پیارے کو دیکھونگی جبکہ سماعت حسن نند نندن سے یہ حال ہی تو نہ معلوم کہ
بعد دیکھ لینے منموہن کے کیا حال ہوگا دوازدہم سنترپت सत्हप्त سچدانندگھن پورن برہم پیاتما
چھب سمدر سوبھا دھام مین ایسا جس کا دل لگا ہی کہ جہان تہان اُسکو دیکھتا ہی اور ایسا محو اور
مستغرق اُس روپ انوپ مین ہی کہ مطلق دوسری طرف دلکی توجہ رجوع نہین کرتی در و دیوار مین
وہی محبوب نظر آتا ہی کہ ابتک جنم مین طرح طرح کے جوگ اور ابھیاس اور شبھ کرم جس کے واسطے کئے تھے اس
حالت کا نام سنترپت ہی اور مآل اور انجام سب اُپاسنا اور نشٹھاؤن کا یہ حالت ہی اُسکی تعریف مین بھگوت
گیتا مین یہ لکھا ہی کہ جو باسدیو روپ سب جگہ دیکھتا ہی سو مہاتما درلبھ ہی اسی حالت اور درجہ کی تعریف
مین سب تعریفات مندرجہ بھگوت گیتا اور بھاگوت کے ہین اسی درجہ کو ساندل سوتر مین پرانُرکتی یعنی
परानुरक्ति
پرابھگتی کے نام سے مندرج کیا ہی کہ وہ سوتر اوپر لکھا گیا مستقل ہونا اس درجہ کا جیون مکت ہی اور ثمرہ
व्यभिचारी
اُس کا مکتی اور پرم پد اور واضح ہو کہ جو حالتین ساتوک بھچاری یعنی سامان سوم وچہارم کے رس
सात्त्विक
بھید کے بیان مین مندرج دیباچہ ہوئی وے بھی پریم نشٹھا کے متعلق ہین سو بعد شمول جملہ حالتون مندرجہ
دیباچہ اور اس نشٹھا کے اگر کسی عاشق کی کوئی حالت جدید سُننے یا دیکھنے مین آوے تو وہ
فرع اُن حالتون کی سمجھ لینی چاہیئے یا میری کوتہ قلمی ورنہ کوئی بات ایسی نہین کہ شاشتر نے جس کا
اصول نہ لکھا ہو سے رگھنندن سوامی سے دین بتسل سے تپت پاون مہاراج جسطرح شیشی بھاؤ آپ پر

ختم ہوا ہی اسیطرح تپست پادن اور ادھم اودھارن نام بھی آپ پر ختم ہے اور جس طرح شیش ناگ پر شیش بھا ؤ ختم ہوا ہی اسیطرح ادھم اور تپست ہونیکا درجہ میرے اوپر ختم ہی لیکن عجب میری کم قسمتی ہی کہ شیش جی کو تو ہر وقت کا قرب حاصل ہوا اور مین ابتک اس جگت کے بکھیڑے مین ہاے ہاے کرتا ہون اور وصف یہ ہی کہ مین تو اپنے کام مین ہوشیار اور چست و چالاک ہون یعنی کوئی گناہ اور عذاب ایسا نہین جو مین نے نہ کیا ہو یا نہ کرتا ہون اولاً آپکو کبھی اپنے نام کا خیال بھی نہین ہوتا سو کچھ پرواہ نہین اب مین نے کتابون مین لکھنا شروع کر دیا ہی کبھی تو خیال ہو گا اگرچہ ایسی لفظ عرض کرنی قاعدہ سے بعید تھی لیکن جناب کے توقف اور تساہل نے کہلائی اور لکھائی گستاخی معاف ہووے مزید بران یہ ہی کہ جناب کا وعدہ مستقل چند جگہ پر ہی کہ جو سرن آتا ہی اُسکو ابھی کر دیتا ہون سو مدت ہوئی کہ در دولت پر پڑا ہون اگرچہ ایسا پختہ اور مستقل نہین کہ دعوے کر کے ثبوت کر دون لیکن یہ جناب کو خوب معلوم ہی کہ آپکے دروازے کے سوا اور کسی سے کچھ تعلق بھی نہین رکھتا جب جو کچھ میرے واسطے ہو گا آپ سے ہو گا مختصر عرض یہ ہی کہ کسی طرح آپ لڈپ الونپ کے چنتون مین دن رات لگا رہون کہ جو دیباچہ کے آخیر مین لکھ آیا اور اِس چھپند مین بھی درج ہی چھپند یہ سہت دنکر بنس بجھکن کام ہو چھب سو ہیے ٭ نواب ہو ہر برکات انبر بیت مُن من موہیے ٭ مکٹ انگد آدبچیتر بھوکھن انگ انگن پرت سیجھے ٭ انہو ج نین بشال اُر بیچ دھنیہ نرنرکھنت جیے ٭

کتھا ۱ रानी राजा अंबरीष راجہ انبریش کی کتھا مین تحریر ہوا کہ ذکر رانی کا پریم نشٹھا مین مندرج ہو گا سو اُسی رانی کا ذکر تحریر ہوتا ہی کہ جب یہ رانی بیاہی آئی اور راجہ سے اُپدیش علیحدہ سیوا پوجا کرنیکا پایا تو نہایت پریم اور اعتقاد سے بھگوت مورتی براجمان کر کے سیوا پوجا کرنے لگی اور اسقدر پریم بھگوت مین ہوا کہ کسی وقت سواے بھگوت بھجن اور آرادھن کے کسی کام مین مصروف نہ ہوتی تھی راجہ کو بھی اِس حال کی خبر پہونچی محلسراے رانی موصوف مین آیا دیکھا کہ رانی کو اسقدر بھگوت مین پریم ہی کہ درجہ اوّلین سے درگذر قریب درجہ اخیر یعنی تدروپتا کے پہونچگئی ہی کبھی نہایت شوق سے گاتی ہی اور کبھی ناچتی ہی اور کبھی ہنستی اور کبھی روتی ہی اور کبھی بھگوت کے تصور مین مثل نقش دیوار کے ہو جاتی ہی راجہ یہ حالت دیکھ کر کمال خوش ہوا اور اپنی خوش نصیبی بیان کرتا ہوا رانی کے پاس پہونچا رانی کہ محو دیدار بھگوت کی ہو کر از خود رفتہ تھی اولاً کچھ ملتفت نہوئی اور بعد دیر جب کچھ ہوش مین آئی تو راجہ کو دیکھ کر کمال تعظیم وغیرہ سے پیش آئی بدین سبب کہ اولاً تو شوہر ہی دوم راجہ سوم گرو کر اسکے ہی اُپدیش سے بھگوت سیوا نصیب ہوئی بعد گفتگو ست سنگ اور بھگوت آرادھن کے راجا نے فرمایش کیرتن بھگوت چرترون کی کری چنانچہ رانی نے بھگوت کیرتن اور نرت شروع کیا اور ایسے پریم مین مگن ہو گئی کہ کچھ خبر خویش و بیگانہ کی نہ رہی راجہ بسبب لذت پریم کے کہ کبھی وہ مذاق اور لطف پہلے نصیب نہین ہوا تھا خوش نصیبی

اپنی سمجھ کر ہمیشہ اور ہر وقت رانی ممدوحہ کے ست سنگ مین رہنے لگا اور انجام رانی کے پریم کا یہ ہوا کہ تمام شہر اور ملک راجہ کا بھگوت بھگت ہو گیا وہ مفصل حال راجہ ممدوح کی کتھا مین تحریر ہوا

کتھا सुतीक्ष्ण سوتیچھن رکھیشر چیلہ اگست جی رام اُپاسک از بس پریمی ہوئے جب سری رگھنندن سوامی ونڈک بن کو تشریف لے گئے اور قریب آسرم سوتیچھن موصوف کے پہونچے تو سوتیچھن جی خبر تشریف آوری اپنے سوامی کی سُنکر واسطے اقبال کے روانہ ہوئے لیکن پریم آنند بھگوت کے آنیکا اور شوق درشنون کا اسقدر ہوا کہ سب خبر اپنے اور بیگانہ کی بھول گئے سوائے اُس رُوپ انوپ تصور یہ کے چشم ظاہر اور باطن کو کچھ نظر نہین آتا تھا اور نہ یہ کچھ ہوش تھے کہ مین کون ہون اور کہان ہون اور کسطرف جاتا ہون جب کبھی ہوش مین آتے تھے تو یہ خیال ہوتا تھا کہ آج کونسی ساعت سعید اور کیا روز مبارک ہی کہ درشن اُس سوامی کے کہ جو شیو اور برھما کو بھی نصیب نہین کرونگا اور کبھی اس بات پر خوش ہوتے تھے کہ میرے برابر اور کون خوش نصیب ہی کہ جسکو درشن پوُرن برھم سچدانند گھن کے ہونگے غرض ایسے خیالات اور خوشی مین ایک قدم بھی نہ چلا گیا اور خود رفتہ ہو کر راہ مین بیٹھ گئے اسقدر اُس تصور یہ روپ مین مگن ہوئے کہ جب رگھنندن سوامی مع جانکی مہارانی اور لچھمن جی کے تشریف لائے تو کچھ خبر نہوئی اور جو آوازدی تو کچھ نہ سُنا تب رگھنندن سوامی نے وہ اپنا رُوپ تصور یہ انتردھیان کر لیا اور چترُبھج رُوپ اُنکے دل مین ظاہر کیا جب رکھیشر نے وہ منوہر رُوپ اپنے مطلوب کا نہ دیکھا تو بسبب اضطرار اور بیقراری کے آنکھین کھولدین اور اپنے مطلوب مرغوب کو روبرو موجود دیکھکر اور نہایت پریم سے از خود رفتہ ہو کر قدم پکڑ لئے اور نہ چھوڑے بھگوت نے زبردستی اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا یا اور آسرم مین جا کر قیام کیا رکھیشر نے حسب قاعدہ پوجا وغیرہ کر کے بھگوت استتی شروع کی لیکن کیا ذکر تھا کہ بسبب غلبۂ پریم کے ایک حرف بھی زبان سے ادا نہو سکے کبھی تو جل کا پرواہ آنکھون سے جاری ہو جاتا تھا اور کبھی گلا رُک جاتا تھا جب بھگوت نے یہ پریم لا انتہا دیکھا تو فرمایا کہ جو خواہش ہو وہ بر مانگو کہ سب تمنا تمھاری پورن ہونگی رکھیشر نے عرض کیا کہ کس چیز کی درخواست کرون کہ مجکو نیک و بد کی خبر نہین جو آپکو بہتر معلوم ہو وہ عنایت کرو اور اگر میری ہی عرض پر حصر ہی تو یہ درخواست ہی کہ آپکا روپ انوپ مع جانکی مہارانی اور لچھمن جی مہاراج کے میرے دل مین ہمیشہ بلا تزلزل بسا رہے چنانچہ بھگوت نے یہ بھی بردان دیا جب رگھنندن سوامی روانہ آئندہ کے ہونے لگے تو رکھیشر موصوف کو تاب مہاجرت کی نہوئی اور بہ بہانۂ درشن اگست جی

گرو اپنے سے کے ہمراہ روانہ ہوئے اور اُسی پرم آنند کے سمدر مین مگن رہے ❁ ❁

کتھا شوری بھیلنی کی جو شبری کہاکس زبان سے بیان ہو سکے کہ بڑے بڑے رکھیشر جسکی بھگتی کے معتقد ہوئے ابتدا مین جب شوری موصوفہ کو بھگوت بھگتی دل مین پیدا ہوئی تو سادھو سیوا اختیار کرسی یعنی ونڈک بن مین پنپاسر کے قریب متنگ وغیرہ رکھیشرون کے آسرم مین رات کے وقت خفیہ मतङ्ग पम्पासर दण्डक لکڑیون کے بھار ڈال جایا کرتی اور رات سے اُٹھکر راہ آمدرفت کہ جس راستہ کو رکھیشر واسطے اشنان کے جایا کرتے درست اور صاف کر دیتی متنگ رکھیشر اپنے دل مین کہا کرتے کہ ایسا کون نیکبخت ہی کہ اسقدر خدمت کرتا ہی اور تپ اور بھجن کا حصہ دار ہوتا ہی رات کو دس اہیں رکھیشر خفیہ واسطے تلاش کے بیٹھ گئے اور جب شوری آئی تو پکڑکر متنگ رکھیشر کے روبروے گئے شوری خوف سے رکھیشر کے کانپنے لگی اور جب روبرو گئی تو شدت گریہ وزاری اور خوف سے کچھ عرض نہ کرسکی دیگر رکھیشرون کو تو یہ خیال ہوا کہ یہ شوری نیچ قوم ہی اُسکی لائی ہوئی لکڑی جو ہم کام مین لائے نہ معلوم کس عقوبت مین گرفتار ہونگے اور متنگ رکھیشر کہ بھگتی بھاؤ سے واقف تھے اپنے دل مین کہنے لگے کہ یہ شوری ایسی پرم پوتر اور شدھ ہی کہ جسکے اوپر کروڑون براہمنون کے دھرم کرم تصدق کرنے واجب ہین متنگ رکھیشر اُسکو اپنے آسرم مین لے آئے اور بھگوت منتر کا اُپدیش کیا جب رکھیشر موصوف پرم دھام کو جانے لگے تو شوری کو ہدایت فرمائی کہ سری رگھنندن سوامی پورن برمہ یہان تشریف لاوینگے اور تجکو اُنکے درشن ہونگے تو اُسی آسرم مین رہا کر اگرچہ شوری کو مہاجرت گرو سے کمال غم ہوا لیکن سری رگھنندن سوامی کے درشنون کی توقع سے خوشنود ہو کو بھجن اور دھیان مین رہنے لگی جس گھاٹ پر رکھیشر واسطے اشنان کے جایا کرتے تھے شوری راہ صاف کیا کرتی تھی ایک روز وقت معینہ مین دیر ہو گئی اور رکھیشر شوری کو دیکھ کر ناراض ہوئے اور اس حالت ناراضی مین ایک رکھیشر کا پارچہ جو شوری سے اسپرس ہو گیا تھا تو زیادہ تر موجب ناراضی اور غصہ رکھیشران کا ہوا اور شوری کو کلمات سخت و سست کہکر پھر واسطے اشنان کے گئے تالاب مین بجاے جل کے خون دیکھا اور بڑے بڑے کرم پائے اس بات کو اپنی بے وقوفی سے یہ سمجھے کہ شوری کی ناپاکی کے سبب سے پانی تالاب کا خراب ہو گیا ہی اور واپس آئے شوری بخوف رکھیشران اپنے مکان پر چلی آئی اور خیال کیا کہ سری رگھنندن سوامی کے واسطے تلاش پرشاد کی کرنی چاہیئے اسواسطے بن مین واسطے تلاش ثمر درختان کے جانا شروع کیا اچھے اچھے بیر یعنی کنار صحرائی توڑکر اول خود چکھا کرتی کہ آیا شیرین ہین یا ترش شیرین ہوتے تو

رکھ لیا کرتی اور ترش کو ڈالدیتی اور پھر برسر راہ جاکر جسطرف سے سری رگھنندن سوامی تشریف لاوینگے
اُسی طرف کو دیکھا کرتی اور اپنے دل اور آنکھون کو فرش راہ بنایا کرتی جب اپنی بدصورتی اور کم قوتی
کا خیال ہوتا تو کسی جگہ جاکر پوشیدہ ہو جاتی اور جب اپنے گرو کے قول اور بھگوت کی کرپالتا و تیبت
یاد تا پرنگاہ ہوتی تو بارادۂ استقبال تیزرو ہوا کرتی غرض بھگوت کے پریم اور تصوّر مین دن رات
گذرتا اسیطرح جب عرصہ گذرا تو ادھم ادھارن اور بھگت تبسل مہاراج تشریف لائے اور لوگون سے
بکمال شوق استفسار کیا کہ شوری پرم بھگت کا مکان کہان ہی جب مکان کے نزدیک آئے تو شوری
نے ساشٹانگ دنڈوت کری رگھنندن سوامی نے لپک کر زمین سے اُٹھا لیا اور سب رنج والم
مہاجرت کے دُور کیئے شوری کی یہ حالت ہوئی کہ چکور بھگوت مکھ چندرمان کی ہوگئی اور محو دیدار ہوکر نیر
پرمانند کا جل آنکھون سے ایسا جاری کیا کہ جسکا وارا پار نہ رہا پھر رگھنندن سوامی کو اپنے آسرم مین لیگئی
اور بیر جو جنگل سے لایا کرتی تھی واسطے کھانے کے پیش کیئے بھگت بھاون مہاراج تو اُن بیرون کو کھانے
لگے اور برمہاد غیوہ وغیرہ اس بھگت تبسلتا د کرپالتا کے پریم مین مگن ہوکر شوری کے بھاگ کی بڑائی بیان کرنے
لگے بھگوت ایک بیر اُٹھاوین اور مکھ مین ڈالکر تعریف اُسکی شیرینی کی کرلین کہ ایسا پھل شیرین ہمنے کبھی
نہین کھایا پھر دوسرا اُٹھاوین اور اسی تعریف و توصیف سے اُسکو تناول فرماوین غرض جب تناول
طعام سے فراغت ہوئی تو سب رکھیشر بدریافت خیر تشریف آوری خود بدولت بر مکان شوری متعجب
ہوکر واسطے درشن سری رگھنندن سوامی کے آئے سب غرور قوم اور اپنے دھرم کرم کا رخصت کیا اور
بھگوت درشنون سے کرتارتھ ہوکر پرم آنند کو فائز ہوئے بعد گفتگو برسبیل تذکرہ حال خرابی تالاب کا
بیان کیا اور بھگوت مستفسر واسطے پاک اور صاف ہونے اُس تالاب کے ہوئے بھگوت نے فرمایا کہ
شوری کے قدم پرم پوتر جب اُس تالاب مین پڑینگے اُسیوقت پاک اور صاف ہوجائیگا رکھیشر
شوری کی منت سماجت کرکے تالاب پر لے گئے اور بفور پڑنے قدم اُس پرم بھگت کے تالاب مثل دل
بھگوت بھگتون کے پاک اور صاف ہوگیا بعد ازان رگھنندن سوامی نے رخصت روانگی آئندہ کی
شوری سے چاہی اور فرمایا کہ جو اُپدیش بھگتی کا ہمنے کیا ہی اسیطرح بہ آئندہ عمل کرتی رہنا شوری چین
سبب کہ چشمہائے ظاہر و باطن مین وہ روُپ منوہر اور پرم انوپ سما گیا تھا مہاجرت گوارا نہ کرسکی اور
بفور درخواست رخصت کے اپنے پران تصدق کرکے پرم دھام کو گئی بھگوت نے واہ کرم اُسکا

خود فرمایا اور اِس چہ ترسے خواہندگان رہائی آواگون کو ہدایت واسطے بھگتی کے عطا فرمائی فی الحقیقت پریم کا
درجہ انتہا یہ ہی کہ از بس خوشی وصل محبوب یا از بس غم مہاجرت مین فوراً جان عاشق کی جاتی ہی

کتھا[۴۲] बिदुर और उनकी स्त्री بدرجی اور اُنکی دھرم پتنی پرم بھگت ہوئی بُدرجی دھرم اوتار تھے بسبب
شاپ مانڈو رکھیشر کے نردیہ پائی کتھا انکی مفصل مہابھارت مین مندرج ہی جسقدر محبت بھگوت مین بدرجی
بدو عا[۱]
کو تھی اُس سے زیادہ اُنکی دھرم پتنی کو تھی جب بھگوت سری کرشن مہاراج واسطے رفع نزاع ہمد گر کوروان
و پانڈوان کے ہستناپور مین پہونچے تو در جودھن نے بسبب غرور فوج اور مال کے صلح قبول نہ کی لیکن واسطے
ضیافت کے گذارش کیا بھگوت نے فرمایا کہ کھانا بخانۂ غیر تین حالت مین ہوتا ہی یکے بحالت مفلسی
دوم[۲] بسبب رشتۂ محبت و خویشی سوم[۳] ہرسی بھگت یا گرو چیلہ بخانہ ہمد گر جاوین سو یہان ان باتون
مین سے کوئی بات نہین یہ فرماکر بخانۂ بدرجی تشریف لیگئے اُسوقت بدرجی گھر پر موجود نہ تھے اور
اُنکی استری اشنان کرتی تھی اُس نے جو آنا بھگوت تبسل مہاراج کا سُنا تو کمال خوشی سے تن مین
نہ سمائی اور اسقدر پریم اور آنند مین مگن ہوگئی کہ بیجا با اُسی حالت برہنگی مین اُٹھ دوڑی سنیرت مہاراج
نے یہ حالت اُسکے پریم کی دیکھ کر پیتامبر خاص اُڑھا دیا شاید بھگوت کو اُسوقت یہ خیال ہوگا کہ یہ
میری تدروپتا کو پہونچگئی ہی صرف پیتامبر نہین ہی اسیواسطے پیتامبر بھی اوڑھا دینا چاہیئے یا یہ بات
ہو کہ جب راجہ کسی اپنے خدمتگار عزیز پر خوش ہوتا ہی تو اپنا خلعت خاص عنایت کرتا ہے سو بھگوت
भगवत
راج من نے اُسکے پریم سے خوش ہو کر پیتامبر بطور خلعت کے عنایت فرمایا ہو یا ایسا دل مین سمایا
ہو کہ جب کوئی راجہ کی خدمت مین جاتا ہی تو کچھ نذر اور بھینٹ دیا کرتا ہی سو بھگوت نے بدرپتنی کو
اپنے پریمیون مین مثل راجہ کے تصور کر کے پیتامبر بھینٹ کیا بعد ازان بھگوت کو اپنے گھر مین لے
آئی اور پرم پریت سے سنگھاسن پر بٹھلایا کرپاسندھ مہاراج نے جو اُسکو نہایت پریم اور آنند مین محو دیکھا
कृपासिंधु
تو واسطے رجوع کرنے طبیعت کے بجانب اپنے گفتگو کی ارشاد فرمایا کہ کچھ کھانا تیار ہو تو لاؤ وہ
بڑبھاگا کیلہ کے پھل لے آئی پاس بیٹھ کر کھلانے لگی چونکہ پرم آنند مین پورن تھی مغز تو زمین پر
बडभागा
ڈالدیا اور چھلکا واسطے کھانے کے حوالہ کیا بشونبھر مہاراج کہ صرف پریم کے بھوکھے ہین چھلکون
विश्वम्भर
کو سراہ سراہ کر کھانے لگے اس حالت مین بدرجی آگئے اور بھگوت کے چرن کملون کو ڈنڈوت کر کے

---

[۱] جسکا تصور ہو ویسا ہی ہو جانا ۱۲

استری کو طعن و تشنیع کرنے لگے کہ اے بیوقوف بجائے گری کے چھلکے کھلاتی ہی اور خود بھگوت کے پاس بیٹھکر
بڑی بھگت اور بھاؤ سے گری نکالکر کھلانے لگے بھگت من رنجک مہاراج نے فرمایا کہ بدرجی یہ مغز کیلون کا
بڑا لذیذ اور مزیدار ہی لیکن اُن چھلکون کی حلاوت کو نہین پہونچتا اِس فرمانے سے بھگوت اپنے بھگتونکو
ہدایت فرماتے ہین کہ جس قدر جس کسی کو میرے چرنون مین پریت اور بھگتی ہی اسیقدر کھانا وغیرہ جو کچھ
میرے بھینٹ اور ارپن کرتے ہین مجکو مقبول ہوتا ہی دوسری یہ بات ثابت کرتے ہین کہ میرے دربار مین
چترائی وغیرہ کو کچھ دخل نہین صرف پریم اور محبت پر نگاہ ہی اور ایک مطلب یہ بھی حاصل ہوگیا کہ جو
بدرجی اور اُسکی استری کو بسبب کھلانے چھلکون کے شرمندگی اور رنج ہوا تھا وہ سب رفع ہوگیا اور
دونون پرم پریت سے بھگوت کی سیوا اور خدمت مین حاضر رہے

کتھا راجہ بھگت داس ملقب بہ کل شیکھر بھگوت پریمی ہوئے کتھا اُنکے پریم اور بھگتی کی
پرین امرت مین مفصل لکھی ہی بیان بقدر نوشتۂ اصل بھگت مال کے تحریر ہوتی ہی یہ راجہ سری رگھنندن
سوامی کے اپاسک تھے ہمیشہ چرتر اور کتھا سری رگھنندن سوامی کی سُنا کرتے اور کمال پریم اور محبت
سے لیلا اور استاہ بھگوت کے نت نئے بھاؤ سے کیا کرتے برہمن کتھا سُنانے والا حال پریم راجہ سے
بخوبی واقف تھا جب رامائن مین کتھا سیتا ہرن کی آیا کرتی اُسکو چھوڑ دیا کرتا ایکدفعہ بیمار ہوگیا اور
اُسکا بیٹا واسطے کتھا سنانے کے آیا وہی کتھا سنائی کہ راون آیا اور جانکی مہارانی کو چرا کرلے گیا
راجہ بمجرد استماع اِس لفظ کے کہ راون جانکی مہارانی کو لے گیا تلوار علم کرکے مارمار کرتا ہوا دوڑا اور گھوڑے پر
سوار ہوکر تیز و تند طرف لنکا کے روانہ ہوا بدین ارادہ کہ اسی وقت راون کا قتل کرکے اپنی ماتا کا درشن
کرونگا اور راون مہاپاپی کا یہ مقدور کہ بحالت میری زندگی کے سری جانکی مہارانی میری ماںکو لیجاوے
جب راہ مین سمدر حائل دیکھا تو گھوڑا سمدر مین ڈالدیا اور کچھ خوف نہ کیا بھگت بھاون اور بھگت من
رنجک مہاراج مع جانکی مہارانی اور لچھمن جی کے ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ کل شیکھر کہان جاتے ہو راون
کو تو مین نے قتل کیا اور مع جنک نندنی اجودھیا جی کو جاتا ہون راجہ قدمون مین پڑا اور جوگل سروپ
انوپ کے درشن کرکے جان تازہ پائی اور اپنی راجدھانی مین اگر پریم بھگتی مین مشغول اور محو رہا۔
کتھا بٹھل داس جی ماتھر جو بے غرور اور دیگران کو تعلیم اور بزرگی کے دینے والے

ل بھگت کے من کو آنند دینے والا ۱۲

سب سے صاف صابر پر اُپکاری ہوئے کسی کے عیب پر نگاہ نہ تھی جو ہنر جس شخص مین ہوتا تھا اُسکا
بیان کرتے تھے مالا اور تلک اور بھگوت بھگتون کی مہما اور محبت مثل بھگوت کے ذہن مین سمائی ہوئی تھی
اور ہر گوبند ہر گوبند لفظ ہر وقت زبان پر رہتا تھا اُنکا والد اور چچا بھائی حقیقی پروہت رانا کے تھے
باہمد گر لڑکر بہ ایّام خرد سالی بٹھل داس جی کے دونون مارے گئے جب بٹھل داس جی بالغ ہوئے تو
بھگوت بھگتی اختیار کی اور رانا کے پاس آنا جانا ترک کیا ایک روز رانا نے لوگون سے پوچھا کہ
ہمارے پروہت کا لڑکا نہین آتا وہ کہان ہے جلد لاؤ بٹھل داس جی نہ گئے جب دوبارہ یاد کیا تو
مخالفین نے عرض کیا کہ مہاراج وہ تو دن رات راگ رنگ بیراگیون کی صحبت مین رہتا ہے اور اپنے
آپکو بھگت شمار کرتا ہے رانا نے بٹھل داس جی کو کہلا بھیجا کہ آج جاگرن ہمارے مکان پر کرنا بٹھل داس
جی مع سماج ہر بھگتون کے تشریف لے گئے رانا نے سبکی تعظیم وغیرہ کرکے واسطے سماج جاگرن کے سہ
منزلہ مکان پر فرش کرایا جسوقت بھگوت چرترون کا کیرتن اور بھجن شروع ہوا بٹھل داس جی کی حالت
اُن چرترون کے لطف اور مذاق مین محو اور بیہوشی کی ہوگئی اور خویش و بیگانہ کو بھولکر خود کیرتن کرنے
لگے اور بحالت نرت اور گان کے کچھ خبر اپنی اور اُس مکان کی نہ تھی سہ منزلہ مکان سے نیچے گرے راجا وہ
حالت پریم کی دیکھکر کمال مغموم و متردد ہوا اور دشٹ لوگون کو زجر و توبیخ و لعنت ملامت سے پیش
آیا ساد ھو لوگ بٹھل داس جی کو اُٹھاکر گھر پر لائے اور رانا نے نقدی اور جنس بھیجی بٹھل داس جی کو
تین روز بعد اِس حالت باطن سے ظاہر کی خبر ہوئی اور اُنکی والدہ نے سب حال اغوائے مخالفین
اور واسطے امتحان کے مقرر ہونا محفل جاگرن کا سہ منزلہ پر بیان کیا بٹھل داس جی بوقت شب
اپنے مسکن سے روانہ ہوئے اور موضع چھیٹی کرا مین کہ جہان جسود اجی رسم چھیٹی سری نندنندن مہاراج
کی کرچکی ہو آکر سری گرد ھر گو بند کی سیوا پوجا مین مصروف ہوئے رانا کے ملازم جابجا تلاش کر آئے
اور جواب دیا کہ کہین نہین ملتا لیکن والدہ اور استری نے بعد تلاش اُنکو پایا واسطے واپس چلنے
کے ہرچند تدبیرات کی اور خوشامد کرکے سمجھایا لیکن چونکہ دل بٹھلداس جی کا گرویدہ سیوا اور سروپ
سری گرد ھر گوبند مہاراج کے ہوگیا تھا اسواسطے کوئی تدبیر سودمند نہوئی لاچار استری اور والدہ نے اُسی
گانون مین رہنا شروع کیا کچھ روز گذرے تھے کہ بیماری سخت عائد ہوئی بھگوت نے خواب مین فرمایا
کہ تم متھراجی مین قیام کرو بٹھلداس جی کو مہاجرت گرد ھر گوبند مہاراج کی گوارا نہوئی جب بھگوت نے تین روز

تک برابر ارشاد فرمایا لاچار متھرا مین آئے اور اپنے ہمقومون کو دیکھا کہ بھگوت بھگتی کے خلاف ہین اسواسطے
ایک دردوگر سادھو سیوی کے گھر مقیم ہوئے انکی استری پرم ستی حاملہ تھی اُسکو خرچ اخراجات کا خیال
ہوا بھگوت نے مٹی کھودتے ہوئے ایک اپنی مُورتی مع مال کثیر کے ظاہر کردی بٹھلداس جی وہ مُورتی
اور زر نقد دردوگر کو دینے لگے لیکن اُس نے دست بستہ قدم پکڑ کر عرض کیا کہ آپ ہی بھگوت کی سیوا
کرین اور یہ روپیہ بھی خرچ مین لگاوین بٹھلداس جی نے اس محبت اور پریم کے ساتھ سیوا شروع کی
کہ سواے سیوا پوجا کے اور کسی کام سے تعلق نہ رکھا اور چند روز مین شہرت اُنکی بھگتی اور بھاؤ کی
اسقدر ہوئی کہ مردم کثیر چیلہ ہوگئے سماج بھگوت اتساہ اور کیرتن کا ایسا رہنے لگا کہ گویا بھگوت
پارشدون کا سماج ہے اتفاقاً ایک نٹنی آگئی اور اُسنے بھگوت کے روبرو نرت اور کیرتن کیا بٹھلداس
جی بھگوت پریم مین ایسے محو اور از خود رفتہ ہوگئے کہ جو اسباب اور زیور تھا سب اُسکو بخشدیا اور
جب وہ بھی کم جانا تو رنگی رائے اپنے صاحبزادہ کو بھگوت تصدق کرکے حوالہ کیا رنگی رائے موصوف
کی چیلی رانا لڑکی تھی اُس نے نٹنی مذکور سے کہلا بھیجا کہ جو زر و زیور مطلوب ہو وہ مجھ سے لے اور رنگی رائے
میرے گرو کے بیٹے کو میرے حوالہ کر نٹنی نے جواب دیا کہ دولت کی کچھ پرواہ نہین لیکن یہ بھکر تن من دھن
سب دے سکتی ہون دختر رانا نے بٹھلداس جی کی خدمت مین عرض معروض کرکے پھر سماج کرایا اور
جو صاحب ہنر اور بھگت جن آئے تھے اُنکی نذر بھینٹ زر کثیر کیا اور خود بھگوت کے نرت کرنے لگی کہ وہ
نٹنی بھی متعجب ہوگئی اور رنگی رائے جی سنگار کرکے اور ڈولہ مین بٹھا کر بھگوت کے روبرو لائی رنگی رائے
جی نے حسب کہنے اُس نٹنی کے نرت شروع کیا کہ سب سماج بھگوت پریم مین بیہوش ہوگیا اور نٹنی
نے سب دولت و مال مع رنگی رائے جی کے بھگوت بھینٹ کیا رنگی رائے جی نے بٹھلداس جی سے کہا کہ
آپ مجکو بھگوت نیوچھاور کر چکے ہین مناسب نہین کہ پھر لیوین اسواسطے رنگی رائے جی کو بٹھلداس
جی نے تو نہ لیا لیکن دختر رانا نے لے لیا رنگی رائے جی نے سمجھا کہ اگرچہ ظاہری جسم تو بھگوت نیوچھاور
نہین ہوئے اسواسطے قالب خالی چھوڑ کر بھگوت کے پرم دھام کو پراپت ہوئے یہ چرتر پوتر بھگوت کے
رسک پریمیون کا بھگوت بھگتی کا دینے والا ہے لائق غور کے ہے

کتھا कृष्णदास کرشنداس جی پرم بھگت بھگوت کے ہوئے کہ سری نند نندن مہاراج نے اپنے
چرن کملون کا نوپرا انکو عنایت فرمایا بھگوت کیرتن کے قاعدون سے خوب واقف تھے سُر اور تال

اور گرام اور مورچھنا وغیرہ جو کچھ سا نگیت رتناکر مین مندرج ہین اُنکو ایسا جانا کہ اُس زمانہ مین انکے ثانی نہ تھا اور کمال اُسکا یہانتک ہوا کہ رادھکا بلبھ مہاراج کو بھی اپنے پریم اور گن سے راضی اور خوشنود کر لیا (قوم کے زرگر تھے اور کھڑک سین اُنکے والد کا نام تھا) ایک روز سری رادھا کرشن مہاراج کی سیوا پوجا کرکے نرت اور کیرتن بھگوت کے روبرو کرنے لگے اور بھگوت کے روپ اور چرتر کے تصور اور سپرس مین ایسے مگن اور محو ہوئے کہ کچھ ہوش نہ رہا اسی حالت مین ایک پانون کا گھونگھرو کھل کر گر پڑا اور تال بھنگ ہونے لگا سری رسک بہاری پرم رجھوار اُس تال بھنگ کو باعث خلل سمجھ کر اُٹھے اور اپنے چرن کمل کا نو پرہا تھ مبارک سے کرشن داس جی کے چرن مین پہنا دیا کرشن داس جی کو بعد نرت اور کیرتن جب یہ حال معلوم ہوا تو بھگوت کر پا اور اپنی خوش نصیبی کے آنند مین پھر مگن ہو گئے اور اسقدر بھگوت بھجن مین مصروفیت کی کہ دن رات اُسی حالت پریم مین محو رہنے لگے سادھو سیوی ایسے تھے کہ ہر بھگتون کو بھی بھگوت سے کم نجانا اگر کسی کو یہ اعتراض ہو کہ اگر وہ گھونگھرو درست کر کے پہناتے تو دیر ہوتی اسواسطے اپنا گھونگھرو پہنا دیا اور بھگوت کے دلین اپنی رجھوارتا اور شوقینی ثابت کر دی علاوہ ازان یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ بھگوت نے ریجھکر یہ گھونگھرو انعام فرمایا

کتھا کاتیاینی جی کے پریم اور بھگتی کی کتھا کس سے کہی جاے کہ جس قدر برج گوپکاؤن کو پریم اور عشق سری برج بھوکھن مہاراج مین تھا اسیقدر کاتیاینی جی کو ہوا بات کہتے کہتے بھگوت کے روپ اور تصور مین محو ہو جایا کرتی تھی اور کچھ خبر یا ہوش نہین رہا کرتے تھے جگت کے جھگڑے قصہ جسقدر نظر آتے ہین اُنسے علیحدہ تھے اور بھگوت کے پریم اور محبت کی مجسم سب بھگوت بھگتون کا اتفاق اس بات پر ہی کہ بھگوت کا عشق کاتیاینی جی پر ختم ہوا یہ حال تھا کہ راہ چلنے مین بھگوت چرترون کے کیرتن مین محو ہو جاتی تھی اور کبھی گاتی تھی کبھی روتی تھی کبھی ہنستی تھی ایکدفعہ کا ذکر ہی کہ بھگوت چرترون کے کیرتن مین محو اور مگن تھی بسبب تیز و تند چلنے ہوا کے درختون سے آواز آنے لگی کاتیاینی جی یہ سمجھی کہ یہ لوگ کوئی تال مردنگ بجانے والے ہین بھگوت کے روبرو جو مین گاتی ہون تو یہ تال بجاتے ہین اسواسطے کچھ انکو انعام دینا چاہیے چنانچہ سب پارچہ اپنے اُنکو بخشدیئے اور پرایا پریم کے پریم مین محو اور مستغرق ہو گئی

کتھا مادھو داس جی ساکن گڈھا گڈھ ایسے پریمی بھگوت کے بھگت ہوئے کہ جب

بھگوت چرترون کا گان یا کیرتن سنتے یا خود کیرتن کرتے تو محو تصور روپ مادھو ہی بھگوت کے ہو کر لوٹنے لگتے اور ہوش و حواس باقی نہ رہتے اور علیٰ ہذا القیاس پسر و نبیرگان وغیرہ کا پریم تھا بھگوت بھگتون سے نہایت پریم اور اعتقاد رکھتے تھے اور بجان و دل اُنکی خدمت کیا کرتے تھے والی شہر بھگوت سے کچھ بھا وشٹ لوگون نے اُسکو ترغیب کیا کہ مادھو داس واسطے اپنے نشو و نما کے اظہار بھگوت پریم کے تا حق زمین پر لوٹا کرتا ہی راجہ سادہ لوح نے واسطے امتحان کے سماج اپنے مکان پر ٹھہرایا اور سہ منزلہ پر محفل سماج کی تجویز ہوئی وقت سماج کے مادھو داس جی نے نوپر باندھ کر ایسا کیرتن کیا کہ بیحواس ہو کر لوٹنے لگے اور بحالت بیخودی چھت مکان سے ایک کڑاہ روغن زرد گرم مین کہ واسطے انساہ کے پکوان تیار ہوتا تھا گرے بھگوت نے اپنے بھگت کی ایسی رچھّا کری کہ کچھ گزند کسی عضو کو نہ پہنچا اس چرتر سے راجہ کی آنکھ دلی کھل گئی کمال خائف اور نادم ہو کر بھگوت بھگتی اور بھگتون کا معتقد ہوا اور بھگت ہو گیا

کتھا ۱۱ नारायणदास نارائن داس جی نرتک یعنی نِرت[1] بھگوت پریم کے مجسّم ہوئے اگرچہ دنیا مین رقاص ۱۲ ہزار ہا رقاص گذرے اور ہین لیکن جو بھگوت پریم کو انھون نے نباہا اور کس سے ہو سکتا ہی حروف بشن پد کے مطلب سے بھگوت مین محو ہو کر بھگوت کے نت بہار مین جاملے اُنکا یہ نیم اور عہد تھا کہ سوائے بھگوت کے اور کسی کے سامنے نرت اور کیرتن نہین کرتے تھے تیرتھ اور بھگوت مندرون کی جاترا کرتے ہوئے ہندیا مین کہ الہ آباد سے چھ کوس ہی پہونچے اور اُنکے نرت اور کیرتن کی دھوم شہر مین ہوئی حاکم وہان کا مسلمان تھا اُسنے لوگو نکو واسطے طلب کے بھیجا نارائن داس جی نے بھگوت سنگھاسن کا لیجانا روبرو مسلمانون کے مناسب نہ سمجھا اور نہ کج اخلاقی گوارا ہوئی ناچار ایک تجویز اپنے دلمین کر کے تشریف لیگئے اور اونچے سنگھاسن پر تلسی کا مالا کہ حسب قول شاستر کے بھگوت اور تلسی مین کچھ فرق نہین برا جمان کر کے نرت اور کیرتن کرنے لگے لیکن اُس حاکم مسلمان کیطرف کہ علٰحدہ بیٹھا تھا بھولکر بھی نہ دیکھا جب یہ بشن پد میرا بائی جی کا مطلع سا پنچوپریت ہی کونا تو کے جانے رادھکا ناگری کے رنگو مین رنگ را تو نیکیرتن کیا تو اُسکے مطلب اور معنی کو سمجھ کر پریا پریتم کے تصور مین محو ہو گئے اور اُسی حالت محویت مین موافق

---

[1] راست محبت کا رخنہ ہوا اُسکو یا تو رادھکا جو پرم چتر یعنے عقیلہ ہی جانتی ہی یا کا مدیو کا فریفتہ کرنیوالا جو برج کشور ہی اور رادھکا پیارا نی کے رنگ یعنی عشق مین رنگین عشق مین رنگین ہو وہی جانتا ہی ۱۲

مضمون بشن پد مذکورہ کے وہ سماج جیسا ہے ظاہر و باطن مین سمایا کہ برجموہن مہاراج اور برکھبان نندنی
ہدگرکے محبت اور عشق مین مسرور ہو کر کھیل اور بہار اور نرت اور کیرتن مین مصروف ہین اور بحالت
نرت ترچھا دیکھنا اور ترہبنگی[1] روپ برج کشور مہاراج نے اور پرم سوبھا و شرنگار برج ناگری جی
نے اپسے جلوہ کا ظہور کیا کہ نارائن داس جی کو نہایت شوق سے کچھ تصدق اور نوچھاور کرنا واجب
اور ضرور ہوا اُسوقت اپنی جان سے بہتر اور کوئی چیز نزدیک نہ پائی اور فی الفور جگل سروپ کے
نوچھاور کرکے نت بہار اور پرم آنند مین شامل ہوئے

کتھا[11] लीलानुकरण ایک براہمن پرسوتم پوری مین ایسے پریمی بھگت ہوئے کہ بحو بھگوت روپ
کے ہو کر تنمے ہو جاتے تھے ایکدفعہ نرسنگھ جی کی لیلا پرم پوتر بروز نرسنگھ چترودشی لوگون نے بہت دھوم
دھام سے تیار کی اور براہمن موصوف کو بھگوت بھگت اور پریمی جانکر نرسنگھ جی کا روپ بنایا جب
اُس چرتر کا کیرتن ہونے لگا نرسنگھ جی نے ہرن کشپ کا اپنے ناخنون سے شکم چیر کر مار ڈالا تو براہمن
ممدوح کو انوکرن کا خیال نہ رہا اور جو نرسنگھ جی کو کرنا چاہیئے تھا وہی کیا یعنی جو شخص ہرن کشپ کا
روپ بنا تھا اُسکا شکم اپنے ناخنون سے چیر کر مار ڈالا اور پرہلاد کو راج دیا لوگون نے اُس کا قتل
بسبب عداوت کے سمجھا اور بھگوت بھگتون نے یہ کہا کہ عداوت نہین بلکہ نرسنگھ جی کا آویش براہمن مین
آگیا تھا آخر بعد قدح اود یہ تجویز ہوئی کہ بروقت رام لیلا کے براہمن کو دسرتھ مہاراج کا انوکرن بنانا
چاہیئے اسوقت حال پریم یا عداوت کا معلوم ہو جائیگا چنانچہ رام لیلا مین ایسا ہی کیا کہ جسوقت وہ چرتر آیا
کہ رگھنندن سوامی مع جنک نندنی اور لچھمن مہاراج کے بن کو تشریف لے گئے اور سومنت وزیر نے آکر راجہ
دسرتھ کو پیغام رگھنندن سوامی کا سنایا اور راجہ نے سنتے ہی پیغام کے پران تیاگ کیئے تو براہمن موصوف
نے کہ حقیقت مین دسرتھ ہی ہو گیا تھا سنتے ہی پیغام رگھنندن سوامی کا زبانی سومنت کے اسیوقت پران
اپنے بھگوت کو نوچھاور کیئے اور دسرتھ مہاراج سے بڑھکر درجہ[2] پایا حقیقت مین پریم کو یہی پرتاپ ہے::

[1] یہ لفظ موافق موقع عبارت اور بھاؤ بھگت کے دو تین معنی دیتا ہے ایک یہ کہ ترہبنگی مین تین جگہ خم پڑتا ہے دوم یہ کہ دیکھنے کے
لطف مین ایسا ہو کہ تین جگہ خم پڑتا ہے سوم یہ کہ مرلی بجانے کیوقت تین عضو مین لچک اور ترچھا ہے یعنی ایک ترچھا دیکھنا دوم گردن
ترچھی سوم کمر مین لچک ۱۲ [2] اس لفظ کے لکھنے سے یہ مطلب ہے کہ دسرتھ مہاراج کو خواہش بھگوت درشنون کی باقی تھی اسواسطے وہ تو
سرگ لوک مین تشریف لے گئے تھے اور یہ بھگت تنمے بھگوت روپ کے ہو کر اصل ساکیت پوری مین پہونچے اجودھیا ۱۲

کتھا مُरारदास مرار داس جی پریمی بھگت سری رگھنندن سوامی کے بلونڈا شہر مین جو ملک مالوا
مشہور ہی ہوئے بھگوت کے انساہ اور بہر بھگتون کی سیوا اور بھنڈارہ کرنے مین یکتا و بیمثال تھے کیرتن
کرنے کے وقت سری رگھنندن سوامی کے چرترون مین لولین ہو کر انتہا درجہ پریم کا ہر بھگتون کو ہدایت
فرمایا ایک چمار بھگوت سیوا پوجا کمال اعتقاد سے کرکے باواز بلند کہا کرتا تھا کہ جو بھگوت چرن امرت
کا ادھکاری ہو سو لیجاوے مرار داس جی نے وہ آواز بلند بر سر راہ سنی اُسکے گھر گئے وہ شخص خوف
سے کانپ اُٹھا مرار داس جی نے اسکی تسلی و تشفی کری اور فرمایا کہ خوف کسواسطے کرتا ہی چرن امرت
دو کہ تو ہم سے بھی بہتر ہی اور اگر تجکو کچھ خوف ہی تو ہم کسی سے نہ کہینگے یہ کہکر پریم سے بیہل ہو گئے اور پانی
آنکھون سے جاری ہوا چمار نے پوچھا کہ مہاراج تم کسواسطے روتے ہو مرار داس جی نے جواب دیا کہ ہماری
آنکھین دکھتی ہین پھر چمار نے کمال منت اور الحاح سے گزارش کیا کہ مہاراج آپکو چرن امرت مجھ نیچ سے
لینا نہ چاہیئے مرار داس نے نہ مانا اور استبداد کرکے چرن امرت لیا بھگوت بھگتی مقدم سمجھی اور ذات
کرم وغیرہ پر خاک ڈالی واضح ہو کہ مرار داس جی اس چرتر سے ہر سہ قسم کے لوگون کو علی قدر مراتب ہدایت
فرماتے ہین یعنی جو شخص بھگوت پریم اور بھگتی کے انتہا درجہ کو پہونچ گئے ہین اُنکو تو یہ ہدایت ہی کہ ذات کرم
وغیرہ کا بندھن اُن لوگون کے واسطے ہی کہ بھگوت پریم مین مستقل نہین ہوئے سو تم اس استقلال
پر قائم رہنا اور سادھک لوگون کو تاکید ہی کہ بھگوت بھگتی مین وہ درجہ حاصل کرنا چاہیئے کہ تجاوز اور
دوئی دور ہو جاوے اور جو بھگوت سے بمکھ ہین اُنکو یہ طعنہ ہی کہ تم سے چمار بہتر ہین جو بھگوت سیوا کرتے
ہین بھاگوت کے ایکادش کا قول ہی کہ جو بپر یعنی قوم اعلیٰ بارہ کرم یعنی شش ظاہری و شش باطنی
کا عامل ہو الا بھگوت بھگتی نہین رکھتا اس سے شوپچ یعنی خاکروب بہتر ہین کاشی کھنڈ مین لکھا ہی کہ
براہمن خواہ چھتری خواہ بیش خواہ شودر بلکہ کمینہ اور پنچ جو بھگوت بھگت ہی وہ سب لوگون مین
اوتم ہی و علیٰ ہذا القیاس صدہا حکم اس بات مین ہین ایک یہ اُپدیش بھی اس چرتر سے واضح ہوتا ہی کہ
بموجب قول آگم یعنی منتر شاستر کے برہمن بھگتی کے پانچ غرور ہین غرور قوم غرور علم غرور بزرگی
دولت وغیرہ غرور حسن غرور طاقت سو جس شخص نے پانچون غرور مذکور کو فتح کرلیا وہی ملک بھگتی
کا متسلط ہوا وہ خبر مرار داس جی کی تمام شہر مین مشہور ہوئی اور لوگ بر ملا طعنہ دینے لگے بلکہ راجہ تک
خبر پہونچائی راجہ کو بھی یہ بات ناپسند ہوئی اور غیر معتقد ہو گیا ایک دفعہ مرار داس جی راجہ کے دیکھنے کو

آئے تو اعتقاد سابقہ راجہ مین نہ دیکھا چونکہ بیراگون تھے سب کارخانہ ترک کرکے کسی اور جگہ جا رہے اِنکے
جانے سے ہر بھگتون کا آنا بالکل موقوف ہوگیا اور راجہ جو ہر سال اتساہ کیا کرتا تھا اور دیس کے سادھو
بھگوت بھگت جمع ہوا کرتے تھے کوئی نہ آیا بلکہ مفسدہ اور خرابی اور آثار بد مثل قحط وغیرہ کے ملک مین
ظاہر ہونے لگے تب راجہ متفکر اور مغموم ہوکر واسطے واپس لانے کے روانہ ہوا اور جاکر کمال عجز و اور
فروتنی سے ساشٹانگ ڈنڈوت کری مراری داس جی نے اُس طرف سے مُنھ پھیر لیا کہ ایسے شخص بھگوت
بمکھ کی صورت دیکھنی نہین چاہیئے کہ بھگوت بمکھ سے گرو کی بدنامی ہوتی ہے راجہ دست بستہ و دینتا اور عاجزی
दीनता
سے ندامت اور خجالت کے دریا مین غرق ہوکر کھڑا رہا اور پھر ڈنڈوت کرکے ملتجی ہوا کہ آپ میرے حال پر
رحم و دیا فرماکر جو سزا تجویز فرماوین اُسکے لائق ہون اور یہ لطیفہ بھی گذارش کیا کہ میری خوش قسمتی
مین ہرگز شک نہین کہ آپ سے گرو مجکو ملے خوش ہوئے اور پرسنگ بالمیک خاکروب کا کہ سری کرشن
مہاراج نے جدھشٹھر کے جگ مین سب سے اونچے درجہ پر بٹھلاکر دروپدی کے ہاتھ سے بھوجن کرایا
اور شیوری کا رکھیشرون نے جسکے قدم پکڑے اور تالاب جس کے چرنون کی برکت سے پاک ہوا اور گوہ
गुह
راجہ بھیلان کا کہ بششٹھ جی اور بھرت جی نے اپنے برابر بٹھلایا اور سگریودھ ہنومان و بھیکھن و گج و گنکا
یعنی طوائف وغیرہ کا اُپدیش کیا اُسکے دل کی سیاہی رفع کردی اور بھگتی اور بھگتون کا اعتقاد عطا
فرمایا بعدہٗ راجہ کے شہر مین تشریف لائے اور ویسا ہی سماج بھگتون کا اور ست سنگ رہنے لگا سب مفسدہ
اور حادثہ رفع ہوئے اور لوگون نے بھگوت بھگتی اختیار کی ایکدفعہ سماج ہوا اور جو شخص کیرتن و بھجن مین
مشتاق اور واقف تھے جمع ہوئے وقت بھجن اور کیرتن کے بھگوت بھگتون نے مراری داس جی کو کہا کہ
کچھ آپ بھجن کرین حسب فرمایش اُنکے اُٹھے اور گھونگھرو باندھ کر نرت کرنے لگے چونکہ بھگوت بھگت تھے
سب راگ راگنی اور ساتون سُر اور تینون گرام اور اکیس مورچھنا حاضر ہوئے اور ایسا سماج ہوا کہ
मूर्च्छना ग्राम
کسی نے نہ دیکھا تھا نہ سُنا تھا جب سری رگھنندن سوامی کے بن کے جانے کا چرتر بھگوت بھگتون
نے کیرتن کیا تو مراری داس جی بھگوت برہ کے تنمے ہوگئے اور مثل تصویر کے جیون کے تیون رہگئے
یا یہ بات سمجھی کہ اُس جنگل اور بن مین پرم سکمار رگھنندن سوامی اور جانکی مہارانی اور لچھمن جی کی خدمت
کون کرے گا اسواسطے یہ پران ہمراہ بھیجنے واجب ہین یہ حالت دیکھ کر سماج ازبس دُکھی اور مغموم
ہوا اور مراری داس جی پرم پد سری رگھنندن سوامی کو پہونچے

کتھا ۱۳ گداد ھر بھٹ جی پریم بھگتی کے سمدر نیکذات نیک نیت خوش خلق شیرین گفتار
بے حرص ہمیشہ بھگوت بھجن لاشرک مین آنند اور لوگون کو بھگوت بھگتی مین مستقل کرنے والے ہوئے کسی
سے کچھ خواہش نہین رکھتے تھے سب پر کرنا و دیا برابر تھی اور بھگوت بھگتون کی خدمت سے اسقدر محبت
رکھتے تھے کہ گویا اسیواسطے اُنکا جنم ہوا تھا اُنکا یہ بشن پد مطلع سکھی ہون سیام رام رنگ رنگی ؛
دیکھ بجاے گئی وہ صورت مورت ماہنہ لگی ؛ جیو گسائین جی نے سُنا اور ایک خط لکھکر سادھو کے ہاتھ
بھیجا مضمون خط یہ تھا کہ تمکو بدون رینی رنگ کسطرح چڑھ گیا ہمکو فکر ہی مطلب اول اس تحریر کا یہ کہ
بدون بیراگ یعنی ترک کے بھگتی کا رنگ چڑھنا مشکل ہی سو تم نے ابتک ترک تعلقات کا نہین کیا
پھر رنگ مین کس طرح رنگین ہوئے دوم یہ کہ سری برندابن بھگوت سروپ کی رینی ہی سو بلا برندابن باس
رنگ کسطرح چڑھ گیا سادھو موصوف وہ خط پریم کا بھرا ہوا لیکر وطن بھٹ جی مین پہونچے اور اتفاقاً
بھٹ جی بیرون از شہر کسی چاہ پر بیٹھے تھے اُنسے ہی پوچھا کہ گدادھر جی کہان اور کسطرف رہتے ہین بھٹ
جی نے کہا کہ تم کہان سے آئے اور کہان رہتے ہو سادھان نے جوابدیا کہ سب دھامون کا پرم دھام
برندابن ہی وہان رہتے ہین اور وہان سے آئے ہین بھٹ جی سُنتے ہی اُس نام پرم ابھرام کے پریم سے
بیہوش ہوکر گر گئے اور بعد دیر جب ہوش مین آئے تو پرم آنند مین مگن و خاموش ہوکر مثل صورت
تصویر کے بھگوت روپ کے تصور مین بیٹھ گئے کسی شخص نے سادھان موصوف سے کہا کہ گدادھر جی
یہی مہاراج ہین سادھان نے وہ خط اُنکو دیا بھٹ جی نے سر پر چڑھا کر جو پڑھا تو برندابن اور برندابن
بہاری کے روپ مین آنند ہوکر اُسیوقت برندابن کو روانہ ہوئے اور جیو گسائین جی سے ملے دونون
کو ایسا پریم کا دریا جوش مین آیا کہ اُسمین غرق ہوگئے اور بھٹ جی نے ست سنگ سے موجب خوش قسمتی
اور بھگوت کرپا کا سمجھا بھٹ جی نے گسائین موصوف سے سب گرنتھ بھگوت چرتر اور رس راس اور
پریا پریتم کے کُنج بہار کے پڑھے سنے اور بھگوت کے روپ رنگ مین رنگین ہوگئے بھٹ جی ہر روزہ
کتھا سری مدبھاگوت کی کہا کرتے تھے کلیان سنگھ نامے راجپوت ساکن دریرہ کہ نزدیک برندابن کے ہی
کتھا سُنکر بھگوت کی طرف رجوع ہوا اور آمد و رفت اپنے گھر کی ترک کرکے بھگوت بھجن مین رہنے
لگا اسکی عورت نے سمجھا کہ بھٹ جی کے ست سنگ سے خواہش گھر کی اور کام کی باسنا جاتی رہی ہی
سو واسطے بے اعتقاد کرنے اپنے شوہر کے ایک حاملہ عورت کو کہ گداگری کرتی پھرا کرتی تھی بُلایا اور

بیس روپیہ دینے کرکے سکھایا کہ جسوقت بھٹ جی کتھا کہین اُسوقت جو مین سکھاتی ہون باواز بلند کہدینا اور کنیز
اپنی ہمراہ دیکر کے گدادھر جی کا مکان اُسکو بتلادیا عورت مذکورہ طمع مین آکر جہان بھٹ جی کتھا کہتے تھے
آئی اور باواز بلند کہا کہ یا تو میرے ساتھ تمکو وہ اختلاط تھا کہ حمل رہگیا یا اب وہ نامہربانی ہی کہ خرچ کا
دینا بھی موقوف کردیا بھٹ جی نے اُسی حالت کتھا مین جوابدیا کہ درست ہی لیکن میرا اسمین کیا قصور ہی
تمنے ہی درشن نہین دیئے موجود ین کتھا کو اس بات کا یقین نہ آیا اور کہنے لگے کہ محض غلط ہی بلکہ یہ نالائق
واجب العقوبت ہی گسائین رادھکا بلبھ لعل جی کو اس حال کی خبر پہونچی اور بکمال رنج ہوا اور اُس
عورت کو بلاکر خوب دھمکایا کہ سچ بیان کر ورنہ زندہ نہ چھوڑونگا اُسنے جو حال درست تھا بیان کردیا
کلیان سنگھ مذکور نے اپنی عورت کے تریا چرتر کی خبر پائی اور تلوار لیکر مستعد یہ قتل ہوا بھٹ جی
نے بڑا رحم فرمایا کہ خبردار عورت کو کچھ نہ کہنا چاہیئے یہی سزا کافی ہی کہ اُس کا ترک ہوگیا کسی دیس کا
ایک مہنت کتھا مین آیا اور بھٹ جی نے سب سے آگے اُسکو بٹھلایا مہنت مذکور نے دیکھا کہ سب اشرتا
پریم مین بھرے ہوئے بھگوت چرترون کو سنتے ہین اور پریم کا جل آنکھون سے جاری ہی لیکن
میری آنکھون سے ایک قطرہ بھی نہین نکلتا دیگر اشخاص میری بزرگی پر ضرور طعن کرینگے اگلے روز
چادر کے گوشہ مین مرچ باندھکر آنکھون مین ڈال ڈالکر خوب پانی بہایا ایک سادھو اس حال
سے واقف ہوگیا اور بھٹ جی سے سب حال بیان کیا بھٹ جی نے بسبب اپنی صاف دلی کے یہ
سمجھا کہ اس مہنت نے اسواسطے مرچ اپنی آنکھون مین ڈال لی ہین کہ جن آنکھون سے پریم کا جل
جاری نہوا اُسمین مرچ بہتر ہین سو جیب کتھا ہوچکی بھٹ جی بکمال خوش ہوکر اُس مہنت سے ملے
اور یہ ملنا اُنکا اُسکے واسطے ایسا اکسیر ہوا کہ چندروز مین سب پریمیوں پر فائق ہوگیا ایکدفعہ گدادھر جی
کے مکان مین چور آیا اور اسباب کی مضبوط پوٹ باندھی لیکن بسبب گرانی کے اُٹھا نہ سکا بھٹ جی
خود تشریف لائے اور گٹھڑی اسباب کی اُٹھوادی چور نے فکر کیا کہ یہ شخص کون ہی کہ بجائے گرفتار
کرنے کے مال اُٹھائے دیتا ہی پوچھا کہ تم کون ہو بھٹ جی نے نام اپنا بتایا چور اسباب کو چھوڑ کر
قدمون مین پڑا اور عجز و الحاح کرنے لگا بھٹ جی نے فرمایا کہ بلا فکر و اندیشہ لیجاؤ بلکہ جسقدر اور
مطلوب ہو موجود ہی اور جلد چلے جاؤ کہ صبح ہوگئی چور نے دست بستہ گزارش کیا کہ ابتو وہ دولت
اور مال مجکو عنایت ہو کہ دونون جہان کی فکر سے بےفکر اور مستغنی ہوجاؤن یہ کہکر گریہ کنان پھر قدم پکڑلیے

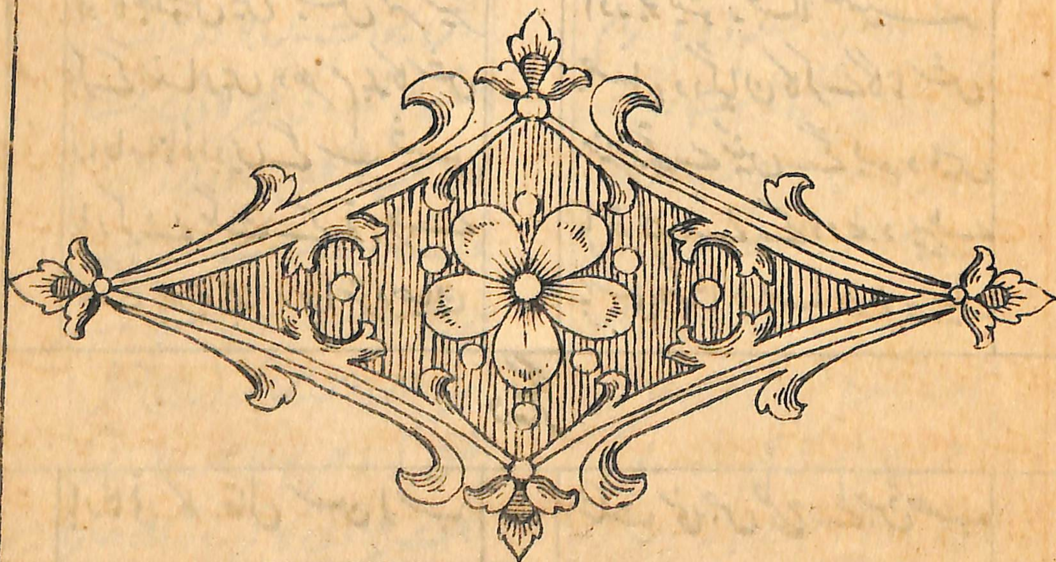
بھٹ جی نے بمقتضاے رحم اُسکو منتر اُپدیش کیا اور اس چوری سے چھوڑا کر ماکھن چور سے دستگیری کرادی بھٹ جی کا دستور تھا کہ بھگوت رسوئین کی خدمت سب اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے حالانکہ سیوک اور نوکر بہت تھے لیکن بھگوت سیوا مین کسی کو دخل نہ تھا ایک روز بھگوت رسوئین کا چوکا دیتے تھے کوئی ساہوکار یا راجہ واسطے درشنون کے آیا اور زرکثیر واسطے بھینٹ کے لایا ایک سیوک نے بھٹ جی سے عرض کیا کہ چوکا چھوڑ کر اور ہاتھ دھوکر جلد مسند پر تشریف لاوین کہ فلان سیوک آتا ہی بھٹ جی اُس شخص سے کمال ناراض ہوئے اور فرمایا کہ بھگوت سیوا سے مقدم کام کونسا ہی کہ اُسکے واسطے سیوا کو چھوڑ اجاوے ایسے چرتر گدادھر بھٹ کے بکثرت اور آنند کے دینے والے ہین

کتھا ۱۴ رت ونتی بائی رتिवन्ती پرم بھگت باتسل اُپاسک ہوئی بھگوت بھجن اور تیاری لوازمات بھوگ وغیرہ مین ہر وقت اور ہمیشہ مصروف رہا کرتی تھی کتھا سری مدبھاگوت کی کسی جگہہ ہوتی تھی ہر روز وہان جانے کا نیم تھا ایک روز بھگوت کی رسوئین تیار کرتی تھی اُسکو چھوڑ کر کتھا مین جانا بدین سبب کہ سیوا کو تقدیم ہی مناسب نہ سمجھا اور اپنے پسر کو بھیجدیا اور اُس روز کتھا مین وہ پرسنگ تھا کہ نندنندن برج چند مہاراج ماکھن کو چرا کر اپنے یارون اور بندرون کو کھلا رہے تھے اور اُس کھیل اور تماشا مین مصروف تھے کہ جسودا جی نے اُنکا حال بچشم خود دیکھا اور چونکہ اُسی روز چند شکایت اسی قسم کی از جانب برج سندریون کے بھی ہو چکی تھی اسواسطے نندرانی جی نے برجبھوکھن مہاراج کو اوکھل سے باندھدیا پسر رت ونتی جی نے وہ سب کتھا آکر بیان کردی جبوقت یہ لفظ اس پسر کی زبان سے برآمد ہوا کہ رسّی سے باندھدیا تو بیتاب ہو گئی اور زبان پر یہ آیا کہ جسودا بڑی کٹھور ہی اُسکا نازک اندام پرم سندر کو کسطرح برداشت باندھے جانے رسّی ہاے مضبوط سے ہوئی ہوگی ہاے وہ میرا منوہر بالک تو اوکھل سے بندھا ہوا رہین پرم آنند سے بیٹھی رہون یہ کہکر اُسی وقت اپنی جان تصدق کی اور نت پرم آنند کو پہونچکر اُس اپنے نور چشم اور لخت جگر کو اوکھل سے چھوڑا یا کہ جسکی مایا کی پھانسی مین کروڑون برہمانڈ بندھ رہے ہین

کتھا ۱۵ دیوداس देव दास جس مین جسودھر جی کے گھر ایسی بھگتی مستقل ہوئی کہ پُتر اور استری وغیرہ سب بھگوت پراین تھے اور جس بھاو دبھگتون سے بھگوت مین پریم اور سنیہ تھا اُسی بھاؤ سے بھگتون کی خدمت کرتے تھے سری رگھنندن سوامی کے چرترون مین اسقدر پریت تھی کہ چرترون کو

سُنکر بھگوت روپ مین محو ہو جاتے تھے یہ چرتر چورا مائن مین مندرج ہی کہ بسوامتر رکھیشر آئے اور دسرتھ مہاراج سے درخواست رگھنندن سوامی اور لچھمن مہاراج کی کرہی اور بھگت تبسل مہاراج ہمراہ رکھیشر موصوف کے چلنے کو تیار ہوئے تو اس چرتر کے بیان کرتے وقت اُسی سماج کے تدروپ ہو گئے یعنے کہنے لگے کہ مہاراج مین بھی ساتھ چلتا ہون بھگوت نے ساکچھات ہو کر فرمایا کہ تم یہان ہی رہو ہم چند روز مین رکھیشر کا جگ پورن کر کے آتے ہین چونکہ جسودھر جی نے اُس روپ مادھری کو روبرو دیکھ لیا تھا کہ جسکی ذرہ سوبھا کی بدولت کوٹان کوٹ برمہانڈون کی سوبھا اور خوبصورتی موسوم بہ شوبھا و خوبصورتی ہوتی ہی پس کہان تاب مفارقت کی ہو سکتی تھی سنتے ہی اجازت قیام کے اپنے پران بھگوت سوبھا دام کے نوچھاور کر کے نت پرم آنند کو فائز ہوے

کتھا ۱۷۷ کرشنداس جی برمھچاری چیلہ سناتن جی کے ہوئے جب سری مدنموہن جی مہاراج کا مندر تیار ہوا اور مورتی بھگوت کی اُسمین براجمان ہوئی تو سناتن جی نے کرشنداس موصوف کو بھگوت سیوا مین ازبس لائق جانکر بھگوت سیوا اُنکے سپرد کی سوا یسے بھاؤ اور بھگتی سے سیوا پوجا مین مصروف ہوئے کہ باعث خوشنودی بھگوت اور گرو کا ہوا بعد ازان کرشنداس جی نے نارائن بھٹ کو بھگوت اور پریمی جانکر اپنا چیلہ کیا ایک روز کرشنداس جی نے بھگوت کا سنگار کیا بعد بھگوت چھب کو دیکھنے لگے دیکھتے دیکھتے بھگوت کے روپ مین محو اور مستغرق ہو گئے اور اسقدر غلبہ پریم اور عشق کا ہوا کہ باوجود تدبیرات کے دیر تک خبر خویش و بیگانہ کی نہوئی جس محبت اور بھگتی سے سنگار کرتے تھے اُسکا بیان کب ہو سکتا ہی



سری چرنداس آچارج ویکشابرن منظوم

بھاگوت دھرم ہو گیا جب مند — پڑ گئے لوگ کام کرودھ کے پھند
منقضی ہو گیا زمانہ دراز — بڑھ گئی خلق کی ہوس اور راز
بیاس نندن کو آگیا یہ خیال — پرگٹا کرشن انش مرلی لال
ڈھیرہ میں جا کے دیکھا نور وجمال — مرلی سُت تھا بعمر پانچویں سال
تھا وہ لڑکوں سے بازی میں مصروف — سارے اوصاف سے جو تھا موصوف
کر اشارہ اُسے بُلایا پاس — لے گئے گود میں وہ پُتر بیاس
جا کے بیٹھے بزیر سایہ بٹ — چرن گنگا نکٹ ندی کے تٹ
ہنس کے اُس سے کہا کہ چیلا کیا — سر پہ رکھ ہاتھ وے یہ بر جو دیا
ہو گا بھگتوں میں مثل مہر منیر — اور جوگیشو ر مجلاّ ضمیر
کر کے سنسار میں دھرم پرکاش — جہل و اگیان کا کرے گا ناش
راجا رانا نوادیں گے سب شیس — منتر تجھ سے سُنیں گے بسوہ بیس
پار کر دے جگت کے تو بیڑے — ہاتھ میں لے کے دو عدد پیڑے
ہو گئے پھر وہیں وہ انتردھیان — پہلی دکشا کا جان لو یہ بیان

دیگر

بار ثانی کا حال سن لو سب — شک منی جس طرح ملے جب ڈھب

جبکہ اُنیسواں تھا سن اِن کا
خوب بچرے وہ دشت و جنگل میں
مضطرب وہ رہے و سر گرداں
چلتے چلتے گئے وہ گنگا کنار
بھاگوت کا ہے ابتدائی مقام
دیکھا کیا وہ ہی پرم ہنس رشی
اونچے ٹیلہ پہ زیر سایۂ بٹ
دھیان میں خوب لو لگائے ہوئے
شیام سُندر کے انگ ہی کا رنگ
ہیں مگر سنت روپ دیگا مبر
کر کے درشن بہت ہوئے پرسن
چار ساعت کو جوڑے دونوں ہاتھ
آنکھ کھلتے ہی رکھ مراری کی
بولے شُک من ہو کون کیوں آئے
ہو کے دانندہ سب خفی و جلی
رہنا دہلی میں جنم ڈیرہ گرام
ہوں جیوں بنش نام ہے رنجیت
بے گرو جن کا ملنا ہے دُربھ
میری خواہش کرینگے پوری آپ
ہے یقین دل سے مجھ کو اب بیشک
بولے شُکدیو تم ہو کرشن کے انش
دھرم مریاد کے بچانے کو
لیتے اوتار تم ہو بار مبار

تھا تلاش گرو میں من جن کا
نہ ملے جو کہ ہرش و منگل دیں
لیک چھوڑی نہ ہمتِ مرداں
ہے جہاں سے قریب ترشکتار
راجہ پریکشت کا موکش دائی دھام
پدم آسن سے بیٹھے ہیں بخوشی
نیتروں کے لگائے دونوں پٹ
پریم آنند میں سمائے ہوئے
کرشن چندر کے مانو سب ہی ڈھنگ
صرف کو ہیں جانگھ کے اوپر
مٹ گیا فکر ہو گئے وہ مگن
ایستادہ رہے وہیں اک ساتھ
گر کے چرنوں پہ خوب زاری کی
دیکھ ہمسم کو برہ کو اپجائے
حسب آئین بات پوچھی بھلی
دیش میوات میں جو واقع مقام
شیام سُندر کی کھیر لائی پرمت
آج سب مشکلیں ہوئی ہیں سُلجھ
دل کے میرے مٹائینگے سب تاپ
رنج خاطر سے ہو گیا سب حک
ہے نہیں اس میں کچھ ذرا بھی سنش
خلق کو دھرم پر چلانے کو
جگت جیوؤں کا کرنے کو اودھار

باتیں پچھلی بھی یاد دلوائیں
تب تو بولے وہ ہو کے دلمیں مگن
آپ کی کرپا کھینچ لائی ہے
غرض ہر دم روم روم سے دھنباد
بعد میں حسب قاعدہ وکشا
ہو جبیں پر تلک سری ریکھا
جوگ کے سب اصول سمجھائے
اور فرمایا تم ہو خوش دماں
قاعدہ ہم نے ہے یہ ٹھگتا یا
نام دیگر تمھارا چرن ہی داس
پیلا بانا رکھو ہمیشہ تم
مجھ کو سمجھو سدا تم اپنے پاس
جاؤ دہلی کو ہو کے تم شاداں
رام سکدیو رم گئے جب ہی
آ کے ماتا کو سب سنایا حال
ایسے ست گرو کے تم ہی لایق تھے
جو پڑھیں اور سنیں یہ لیلا نت
شیام سندر کی ہوئے کرپا خاص
دار فانی سے ہو کے وہ خورسند
دیکشا لیلا ہو چکی برنن
سری رنجیت شام چرن کے داس

ڈھیرہ ملنے کی خوب سمجھائیں
وار دوں اپنا پران اور تن من
وہ ہی میری ہوئی سہائی ہے
دیتے دیتے ہوئے بہت دلشاد
دیکھے سمجھایا گیان اور سکشا
کنٹھی تلسی بشنوی بھیکھا
بھگتی بیراگ کے بھی بتلائے
راز تم سے نہیں ہے کوئی نہاں
تم تو تیاگی ہو چھوڑ کر مایا
بھاگوت دھرم کی جاؤ اساس
پریم بھگتی کا رکھیو شیوہ تم
دل نشیں ہوں تمھارا بے وسواس
اپنی ماتا کا دل کرو فرحاں
سوئے دہلی کو یہ چلے تب ہی
بولی وہ ہو کے خوش بدرجہ کمال
تم سے چیلے کے وہ بھی شایق تھے
گرو کے چرنوں میں ہووے پورا ہیت
روز افزوں پریم اور اخلاص
ہووے فائز مقام عرش بلند
دھرم کے متر کی او عرضی سن
اپنے چرنوں میں مجھکو دیدو نواس

سری چرن داس مہاراج کا امر لوک کی سیر کرنا (منظوم)

اُٹھک چرنداس مُرلی ست رنجیت
سادھنا یوگ کرکے چودہ سال
برہسم رندھر اور بھنور گپھا دیکھا
جوسہس دل کمل پہ قایم ہے
آفتاب اور نہ ماہتاب جہان
متھی جو مقام یوگ کا ہے
پدوی نربان میں جو رلتے ہیں
سیر ان سب مقام کی کرکے
بھوپکے روپ میں رہے کچھ ماہ
اسکا اعلان کرکے پھر بارے
ہو روانہ گئے وہ برندا بن
برج کی جان جانو برندا بن
نام نامی ہے جس کا سیوا کنج
کنج سیوا میں وہ ملے میوا
شاخ و پتے لتائیں سب ہی عجیب
کنج دل میں سمائی یہ ہی کنج
دل میں ٹھانا کہ آج یہاں ہی نواس
عام نظروں سے ہوکے پوشیدہ
کر پوجاری نے شام کی سیوا
پایا اُسنے نہ وہاں کوئی انسان
دیکے تالا چلا پوجاری جب

دلمیں جن کے بسا تھا پریم و پریت
یوگ مارگ مین پیدا کرکے کمال
تیج کے پُنج کا لیا لیکھا
اور امر لوک اُس پہ دایم ہے
شبد انہد کا شور وغل ہی تہاں
دخل ہرگز نہ روگ بھوک کا ہے
دھیاتا دھیہ دھیان تینوں ملتے ہیں
یہ مراتب تمامی کرکے طے
شان و شوکت میں مثل شاہنشاہ
برج کی طرف کرشن کے پیارے
بھگت جن جس پہ وارین تن من دھن
جان کی جان روح کی مخزن
پہونچے اِس میں جو ہے مُراد کی کنج
جس کو ترسین رشی مُنی دیوا
مخملی فرش پر ہیں بوٹے غریب
من کو بھائی تھی صرف یہ ہی کنج
کرکے دیکھونگا میں اکھنڈت راس
چھپ گئے زیر پیڑ نا دیدہ
حسب معمول جانچا دیکھا
خوب کرکے وہ دل کا اطمینان
خاص استھان مین یہ آئے تب

ہو کے مشتاق وصل اور جمال — نصف شب یک بانتظار وصال

رہے دیکھا کہ دفعتاً وہ نور — رادھکا کرشن چندر کا ہے ظہور

گوپیاں ساتھ میں بہت سی اور — جا کے چرنوں میں یہ گرے فی الفور

کرشن چندر نے اپنا دست کمل — سر پہ رکھکر ملے بغل سے بغل

بولے راضی ہین بھگت راج مراج — دست بستہ یہ بولے لے مہاراج

بھاگ میرے اُٹھے ہین سارے جاگ — رنج و اندوہ سب گئے ہین بھاگ

پرم آنند کا سماں ہے آج — سب ہی بگڑے بنے ہین میرے کاج

اب تو رکھئے مجھے چرن کے پاس — نام میرا ہے شام چرن کا داس

آرزو آج ہے ہوئی پوری — سالہا سال سے تھی مہجوری

چھوڑ کر چرنون کو نہ جاؤن گا — آسرا پھر یہ کب مین پاؤنگا

گر کے چرنون میں یہ ہوئے بے بدھ — گریہ وزاری سے ہو گئے بے سُدھ

پیار کر کرشن چندر نے اِن کو — دی تسلی کہ مضطرب مت ہو

نہ کیا تم نے بھگت کا پرچار — جس لئے جگت میں لیا اوتار

دھیان اور جوگ میں رہے تم محو — بھگت کی اب سکھا و صرف اور نحو

بولے ایسا ہی ہوگا اب بیشک — کوشش اس میں کرونگا امکان تک

عرض چھوٹی سی کیجئے تسلیم — شیو و برہما کے قابل تعظیم

آپ کا دھام جو ہے گولوک — نور و آنند کا مقام اشوک

بار اوس میں مجھے ملے یکبار — فضل سے آپکے نہیں دشوار

بولے اچھا کرو تم آنکھیں بند — لے گئے دھام میں وہ آنندکند

آنکھیں کھولیں تو دیکھا عالم اور — لاکھ فردوس اور سُرگ کروڑ

وار کر پھینکدیویں تو ہے بجا — ایسا ایوان تھا وہاں یہ سجا

تھی مرصع زمین کندن کی — خوشبو پھیلی تھی پھول چندن کی

کرور سورج سے زیادہ چمکارہ — آفتاب اُس مین مثل سیارہ

جگمگاتا تھا ہیرے پنّوں سے
بیل نیلم کی اور جڑے پکھراج
مونگے مرجان اور فیروزے
تھے کوئی پستئی کوئی گلنار
مختلف رنگ کے جواہر تھے
تھے جڑے سب وہ درمیان قطار
گنگا جمنا کی وہ روانی تھی
چار رنگوں کے تھے وہاں پودے
پھول پتے کبھی نہ کھلائیں
روضۂ رضوان بھی جس سے شرمائے
تھا مدور چبوترہ وہاں پر
دبیہ سنگھاسن پہ بیٹھے رادھے شام
حسن اُن کا نہ کر سکیں برنن
فصل واں تھی سدا بہار بسنت
آس اور پاس میں براجے ہوئے
خلوتِ خاص میں دکھایا راس
ہو چکے ترپت خوب کر کے سیر
تب ہوا حکم اُلٹے جاؤ تم
بھگت نودھا میں جا لگاؤ تم
آخرش کو یہاں ہی آؤ گے
دیکھے پر کرما کر کے پرناما
دو گھڑی تک بحکم آنند کند
پھر ہوئی یوں اکاس سے بانی

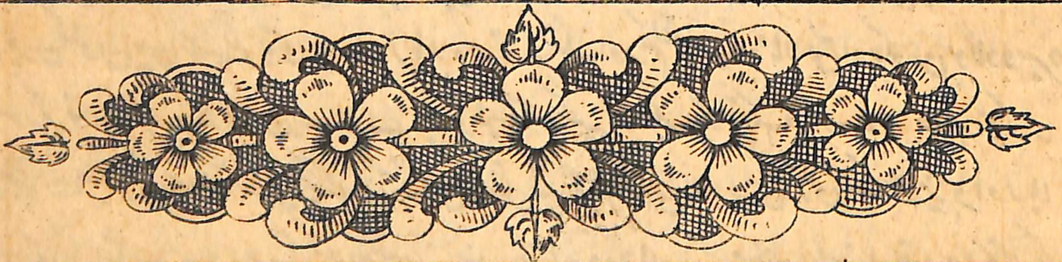
تھی چمکا چوندھ موتی رتنوں سے
لال و یاقوت کی عجب امواج
اور زمرد کے جا بجا خوشے
اور بسنتی کوئی کوئی تھے چنار
ایشوری جلوے کے مظاہر تھے
شمّہ جس کا نہیں یہ کُل سنسار
نُور کی لہریں جاودانی تھی
سُرخ اور زرد سبز اور اودے
بیل بوٹے کبھی نہ مُرجھائیں
اِرم کے باغ کو بھی لاج آئے
شصت اور چار تھے ستون خوشتر
نور و شوبھا و تیج کے جو دھام
سیس سارد گنیش نارد مُن
پریمی انوراگی بھگت سنت اننت
پریم بھگتی کا ٹھاٹھ ساجے ہوئے
دیکھ کر جھک گئے وہ آنند راس
دل و دیدہ بھی ہو گئے تب سیر
جگ کے جیوون کا جا چتاؤ تم
پریم انوراگ میں پگاؤ تم
جائے اصلی کو اپنے پاؤ گے
جوڑ کر ہاتھ چھوڑا نج دھاما
آنکھ اور کانوں کو کر لئے تب بند
کھولو آنکھیں ہوئی ہے من مانی

کھولی آنکھیں تو دیکھا نبسی بٹ
پھر یکایک ہی بیقراری ہوئی
ہو گیا منقضی وہ دن سارا
اک پہر رات جب گئی تھی گذر
بولے دھن دھنبا دچرن کے داس
ہو پرہی برمھ کے دُلارے تم
ہے تمھارا نصیب بخت بلند
جو برمھا د تک بھی دُرلبھ تھا
لوٹ کر من کے چرنون میں بولے
آپ کی کرپا کا ظہورا ہے
ہو اگر اک نظر دوبارہ بھی
وہ ہی جلوہ پھر آنکھوں سے دیکھون
ہو گی سرسبزی دل وجان کی
جو رکھا مہرشی نے سرپر ہاتھ
وہ ہی سرنگار اور روپ اپار
نبسی پیاری کو وہ بجاتے ہیں
راگ اور راگنی ہمہ اقسام
خوب شیریں نکالتے ہیں گت
نیترسرون میں خوب روپ اور ناد
پھر وہیں شُنک منی نے اپنا ہاتھ
رکھ گئے شِشّ اور ست گُرو ہی
آپ ہی کرشن اور شوامی ہو
آپ ہی بشنو اور مہیشور ہو
بیٹھے ہیں آپ قُرب جمنا تٹ
ہجر سے سخت اشکباری ہوئی
کوہ سے بھی جو تھا گران بھارا
شنک منی تب بدھائے چارہ گر
ہے نہایت مقام شکر وسپاس
اور پرم ایشور کے پیارے تم
تمکو درشن دئے ہیں آنند کند
اُن کی کرپا سے سب سُلبھ ہوا
کر کے استت زبان کو یوں کھولے
ہو نہ یہ بندہ پھر ادھورا ہے
تازگی ہو دل دوبارہ کی
دل کی چکشو سے اُنکو پھر دیکھوں
گر دکھا دینگے آپ وہ جھانکی
رادھکا کرشنچندر دونوں ساتھ
سوہنی چھب کا سابقہ دیدار
پریمیون کا وہ دل لبھاتے ہیں
وید کی ہیں رچا جو کہئے سام
دیوتا بھی سُنیں تو ہوں اونمت
بھر لیا گنج دل کیا آباد
جو ہٹایا نہ دیکھے دینا ناتھ
گر کے چرنوں میں خوب استت کی
آپ ہی ابتدا سے سوامی ہو
ظاہری روپ میں مُنیشور ہو

سب سرشٹی کے آپ کرتا ہو
ہو نراکار سب میں بیاپک ہو
بن کے ساکار ہو گئے ہو عیان
ہیں یہ قدرت کے آپ کے سب کھیل
قوتِ ناطقہ کا کیا امکان
پرم آنند و ہرش کا یہ بیان
ہو چکا ختم پڑھ کے سب ہری جن
جو پڑھیں نت بھوگین سکھ سمپت
ہے میری بنتی یہ آٹھوں جام
شری ست گر دیال گوبند داس

روپ ویراٹ کے بھی دھرتا ہو
تینوں لوکوں کے آپ پایک ہو
خاص داسوں کا کرنے کو سمان
پانچ تتو اور تینوں گن کا میل
جو کرے آپ کے گنوں کا بیان
ورس اور پرس کا یہ سارا گیان
پھولیں دل میں سنیں لگا کر من
کرپا ان پر کرینگے تنک دیپت
سب طرح ہو بھلا میرا پر نام
دھرم کے متر کی پوجاوے آس

اہر لوک لیلا برتانت سماپت



خاتمہ ترجمہ فی بیان بعض حالات ضروری و ماحصل آن

قربان اور تصدق چرن کملوں سری سیتاپت اودھ بہاری کے کہ جو مجھ سے ادھم (گنہگار ۱۲) اور مت مند (کم عقل ۱۲) کو بمقتضاے کرپالتا و دیالتا اپنے سیو اور مین رکھ کر دونوں جہان کے دکھوں سے ایک لحظہ مین بیخوف و خطر کر دیتے ہین غور کرنا چاہیئے کہ جسکی مایا لاانتہا برہمانڈون کو بنا کر پھر ناس کر دیتی ہے جسکو کوئی بہت سے سر اور ہاتھ اور پانؤن والا اور آنکھ و ناک والا اور کوئی سب عضو سے علیحدہ اور سب علامات سے بری نرگن نراکار اور کوئی بشو روپ اور کوئی جوگ کی انتہا اور کوئی پرمانون کا پران اور کوئی سب تتون کا پرم تتو[1]

विश्वरूप

[1] سانکھیہ والے ۱۲ — پاتانجل والے ۱۲ — نیائے والے ۱۲ — तत्त्व

اورکوئی کال کا بھی کال اور کوئی سب کرمون کا پرم پھل بتلاتا ہی جسکے چرن کمل ممدوحہ برمہا کے بھی برمہا
ہین اور سب دیوتاؤن کے دیوتا جسکا روپ انوپ شیوجی کے من مانس کا ہنس ہی اور بھگتون کا آدھار
نام مبارک جسکا سب نامیون کا نام دینے والا ہی اور سب بید اور شاسترون کا سار جسکی مہما کے
بیان مین شاردا گنگ ہی اور شیش بے زبان بید نیت کہتے ہین اور عقل وقیاس بیرون از احاطہ
گمان و انمان (قیاس ۱۲) سو کہان تو وہ سوامی اور کہان مین شرمسار گنہگاران کہ جسکا نام سنتے دوزخ بھی محزون
مجسم صعوبات و دکھون کا ہو گیا ورنہ دیوتا تھا میرے اوپر بھی وہ کرنا و دیالتا فرمائی کہ جسکا حد و حساب
نہین یعنے جس بھگت مال کا سننا اور پڑھنا ہزار در ہزار ثمرۂ ثواب و اعمال نیک سابقہ سے نصیب
ہوتا ہی اُس کے ایک ایک حرف کے غور اور لفظ لفظ کے معنی کا سمجھنا اور پھر اُس کو ترجمہ کرنا اور
اُسکے رس مین آنند ہونا میرے نصیب فرمایا اور جا بجا سے سامان کثیر تحریر غوامض اُپاسناؤن
کا اسقدر جمع کر دیا کہ بخوف طوالت کے عشر عشیر بھی نہ لکھ سکا اور مزید بران یہ کہ حسب مندرجہ
دیباچہ کے کسی سے امداد بھی نہ لینے دی اور میری ہی مصروفیت و قلم سے ختم کرا دیا سو اس عنایت
و خاوندی و دین تبسلتا و تیت پاونا پر بخوبی غور اور خیال کرکے اگر میرا دل کمبخت جناب ممدوح
کے چرن کملون مین نہ لگے تو اس سے زیادہ مرتد و متکبر اور کم نصیب و نالائق اور کون ہوگا وہرہ
سمجھ مورکہ توت کل پر بھ دھان جیہ جرے ؞ جو نہ بھجے رگھبیر پد جگ ٹہ بنچک سوے ؞ ظاہر ہی کہ یہ
(میرا ۱۲) (فعل ۱۲) (خاندان ۱۲) (یقین جانکر ۱۲)
چیتر بھگوت بھگتون کا خود سری رگھنندن سوامی کو مثل جانکی مہارانی اور اپنی بھگتی کے عزیز ہی اور بلا
خاص کرپا جناب ممدوح کے کسی کو نصیب نہین ہوتا ہر دو جہان کے مطالب یعنی ارتھ دھرم کام موکچھ
کا بخشنے والا ہی اور سری رگھنندن سوامی کے سروپ کو صفحۂ دل پر ظاہر اور منقوش کر دینے والا ہی بصورت
مناسب نہ تھا کہ میری اختیار سے باعث مشکور ہی اور بھگوت کرپا کا لکھنا کسواسطے کہ نہ معلوم یہ پرانند
پھر میرے نصیب ہو یا نہو لیکن بروقت اس تحریر کے یہ یقین کامل دل کو ہوا کہ جس کرپا دویا خاص سے
جناب ممدوح نے یہ ست سنگ میرے نصیب فرمایا اور مدت تک مجکو اُسمین مصروف رکھا اور
حسب دلخواہ انجام کو پہونچا دیا اور میرے گناہ ہون پر خیال نہ کیا گیا وہ کرپا و عنایت آیندہ دل

---

۱ یہ مطلب ہی کہ حقیقت مین بدترین اجسام مین سے ہی اور بظاہر آدمی معلوم ہوتا ہی سو ٹھگ ہی دوسرے معنی یہ اسی
جسم شریف انسانی کو اپنے اعمال بد سے ٹھگ لینا ۱۲

نہ رہیگی بلکہ بالضرور رہیگی اور کیا ہمیشہ کو ست سنگ میرے نصیب نہوگا بلکہ ضرور ہوگا اور ایک سبب سے
امیدوار زیادہ تر عنایت و صلہ کا ہونا کہ جناب ممدوح کے دوستون اور رشتہ دارون کا چرتر دل سے
بیان کیا ہی اگر اپنے چرترون کے تصنیف کا صلہ نہ بخشین تو اختیار ہی مگر یہ ہرگز ممکن نہین کہ ان کے چرترون
کا صلا نہ ملے کسواسطے کہ قاعدہ مستمرہ جناب ممدوح مین فرق آویگا اور کچھ خوف طعنہ ہاے اپنے دوستون
اور رشتہ دارون کا بھی فرماوینگے درینصورت واثق اور بسواس کامل ہی کہ بالضرور مستقل تصور روپ
انوپ اور بھجن کا زر نقد مجکو ملیگا اگر یہ شبہہ و شک میرے دل کو ہووے کہ عبارت اس ترجمہ کی سب
قواعد شاعری سے خالی ہی بلکہ بے محاورہ اور ناموزون یعنی نہ دھن[1] ہی نہ ینگ[2] یہ نہ ظاہر مین کوئی
منتر معلوم ہوتا ہی نہ اُسکا قاعدہ پس ایسی تصنیف سے خودبدولت کیا خوش ہونگے اور ہمنشینان جناب
ممدوح کے کیا سفارش کرینگے اگر تجھ مین بھگوت چرنون کا پریم ہوتا تو سفارش وغیرہ کی کچھ ضرورت
نہ تھی بدین سبب کہ سہ ریجھت رام سینہ نسوتی قاینش سے ۱۲ ؛ سو وہ بھولکر تیرے نزدیک نہین آیا پھر کیا توقع
صلہ کی ہی سو واضح ہو کہ ایسا شبہہ خواب و خیال مین بھی میرے دل کو ہونا نہ چاہیے کسواسطے کہ جسطرح
دیگر امور کا انتہا و اخیر درجہ میرے سوامی پر ختم ہی اسی طرح ہنسی و کھیل اور تماشا دیکھنا بھی جناب ممدوح
پر ختم ہوا ہی سو جب یہ عبارت کہ مثل گفتگو کج مج زبان کے ہی سُنینگے تو بہت ہنسینگے بلکہ جہان عبارت
غلط و ناقص ہوگی اُسکو واسطے ہنسی کے چند بار پڑھواوینگے اور خوش ہوکر حسب دلخواہ انعام عطا
کرینگے بلکہ فرماوینگے کہ پھر بھی سناؤ اور بھگوت بھگتون کا دستور ہی کہ جس عبارت اور تصنیف مین بھگوت
اور بھگتون کے چرتر اور نام ہین اسی کو پرم منتر اور سب تصانیف سے بہتر و اعلیٰ جانتے ہین گو وہ
کیسی ہی ناقص اور گنہگار شاعر کی مصنفہ اور جملہ قواعد شاعری سے خالی ہو درینصورت ہمنشینان
بھگوت کے کہ بھگوت ہین اس ترجمہ کو مجسم بھگوت اور بھگتون کے چرترون کا ہی نہایت پریم سے سُنکر
و رخوش ہوکر ضرور میری سفارش بھگوت سے کرینگے اور مطلب دلی کو پہونچاوینگے یعنے بھگوت کے
روپ انوپ کا چنتون اور بھجن مجکو نصیب ہوگا علاوہ ازان یہ بھگت مال مثل ایک درخت کے ہی کہ
بھگوت بھگتی اُسکی اصل یعنی بیخ ہی اور چوبیس نشٹھا جو بیان ہوئے وے بجاے شاخ کے

---

[1] ظاہر ہی کہ لفظونکے معنی کچھ اور رہون اور مطلب باطنی کچھ اور ۱۲ [2] बगवर الفاظ و عبارت سے ایسا اعتراض نیک پیدا کرنا کہ جسکا جواب بموجب آنند اور پریم اُس موقع ہووے ۱۲

بھگوت بھگتون کی کتھا بجاے برگ کے ہی اور معنی عبارت اور سلسلۂ الفاظ سے نئی بات پیدا ہونے بجاے پھول کے بھگوت سروپ چنتون اور بھجن مستقل ہونا بجاے ثمر کے ہی اور برمھا آنند مین مگن ہونا بجاے رس اُس ثمر کے ہی جس حالت مین کہ مین نے اُس کلپ برچھ لازوال اور ابد پائندار کو سیون کیا ہی تو وہ ثمر مجکو کیون نہ ملیگا اور اگر کوئی اعمال قبیحہ میرے ایسے پیش آئے کہ ادھر تو اس ست سنگ سے علیحدگی ہوئی اور ادھر بھگوت بھجن اور تصور مین دل نہ لگا تو بالضرور یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ جسم میرا سگ اور خوک و خر و عقرب و مار وغیرہ سے بھی بدتر و نحس ہی کسواسطے کہ سب ذی روح اور جسم والون کو اشتہا و تشنگی و شہوت وغیرہ برابر ہی جسم انسانی کو بزرگی اور بڑائی بسبب بھگوت بھجن کے دیجاتی ہی پس جس جسم سے بھگوت بھجن نہین ہوتا وہ جملہ جسم ہاے ناقصہ و بد سے بدتر و نحس ہے جو سر کہ بھگوت اور بھگتون کے چرنون مین خم نہین ہوتا وہ سر بازیگر کی شوم کا یا تلخ کدو ہے اور زبان بلا بھگوت کیرتن کے مثل زبان غوک کے گوش کو بلا سماعت بھگوت چرترون کے مثل خانۂ مار کے جاننا چاہیے اور آنکھین بلا درشن بھگوت کے مثل نقش پر طاؤس آیا ستارہ پاپوش کے ہاتھ بلا بھگوت پوجن کے مثل چوب نیم سوختہ کے ہین اور پانؤن جو بھگوت تیرتھون اور استھان کی جاترا نہین کرتے بیخ درخت خشک کے غرض بھگوت بھجن سے ہی آدمی کہنا چاہیے ورنہ سوانس یعنی دم کا لینا مثل دھونکنی لوہار کے ہی اور اُس تنے ناحق پیدا ہو کر والد کی طاقت اور والدہ کے حسن کو ضایع کیا دونون جہان کی نعمات سے محروم رہکر ہاے ہاے کرتا مر جاتا ہی اور واضح رہے کہ اگرچہ نشکام بھجن کا درجہ اعلی و برتر ہی لیکن جن لوگون نے واسطے کامیابی دنیا کے بھگوت کی سرن لی ہی اُنکو حسب و لخواہ نعمات دنیا کی حاصل ہوئی اور ہوتی ہین اور انجام کو سلسلہ آواگون سے رہا ہوئے اور ہو جاتے ہین کہ بید سرتی و گیتا و بھاگوت اور سب پران باواز بلند پکارتے ہین اور دھرو و سگریو و بھیکھن و جدبھشٹر واگرسین و سداما وغیرہ ہزار در ہزار بھگتون کی گواہی کامل دیتے ہین اور یہ بھی فرمایش عام فرماتے ہین کہ بھگوت سے بکھ ہو کر کسی نے سکھ نہین پایا نہ کسی کی دولت قائم رہی کہ جراسندھ و بین و درجودھن و راون و کنس و ششپال و دنسپال وغیرہ کی کتھا کافی ہی اور صرف دولت کا ہی زوال نہین ہوتا بلکہ اس خاندان کا نشان جہان سے اُٹھ جاتا ہی یا قطع نسل سے یا پیدا ہونے اولاد نطفہ غیر و اقوام بیج سے

غرض رام بکھ سنپت پربھتائی ۔ جائے رہی پائے بن پائی

دولت ۱۲ عظمت ۱۲

بہ ضمیمہ خاتمہ وہما بھگوت بھجن کے بیان حالات اشخاص زمانہ وہارجان بھگوت بھجن کا

چند دفعہ ہمدگر اچھے لوگون کے اس بات کا تکرار ہوا کہ ملک ہندوستان پر عرصۂ قریب ایک سال سے برابر
آفات عظیمہ کسواسطے نازل ہین اس کے جواب مین کسی نے تو زناکاری کا رواج ہوجانا اور اُسکے عذاب سے
طرح طرح کی عقوبت کا ہونا بیان کیا کسی نے کہا کہ دیانت نرہی اور اکل حلال اُٹھ گیا کہ ہر ایک پیشہ ور
اپنے مال نیک مین تھوڑا سا مال ملا کر سب کو ناقص اور نجس کر لیتا ہی کسی نے رواج پانا جھوٹھ و فریب
میخواری و دغل و قمار بازی خیانت وغیرہ اعمال قبیحہ کا ظاہر کیا کوئی بولا کہ عداوت اور پھوٹ اسقدر اس
ملک مین ہوگئی کہ حقیقی بھائی ہمدگر کے بدخواہ مین اسواسطے غیر شخص غالب آئے اور طرح طرح کے عذاب دیئے
ایک شخص نے کہا کہ علم شاستر کا اس ملک مین کم ہوگیا بیشتر ناواقف اور جاہل اپنے مذہب اور دیگر علوم
سے ہین قوم بزرگ اور بالاتر مین جو اند کے رواج ہی تو اسیقدر کہ جسمین دنیا حاصل ہو پرلوک کا مطلق
خیال نہین اور دیگر اقوام نے وجہ کفاف کی علم اور زبان بیگانہ سے سمجھی اُسی کو پڑھتے ہین سہو اور خواب
مین اپنے علم کی طرف رغبت نہین سو جیسے علم کو پڑھتے ہین ویسا ہی اثر ہوتا ہی اسواسطے راندۂ درگاہ ہوگئے
اور ہوجاتے ہین اور طرح طرح کے عذاب از دست دیگران پائے اور پاتے ہین کسی نے بیان کیا
کہ راجگان اپنے دھرم سے جاتے رہے یعنی راجہ بموجب دھرم شاستر کے نجیب الطرفین عقیل اور
دھرماتما و دانندۂ شاستر و نیت بیدار مغز باریک فہم بروقت انصاف کے دوست و دشمن کو برابر جاننے والا
اٹھارہ عیب شراب نوشی بازی شکار شہوت پرستی ظلم و دشنام دہی بسیار گوئی خون بیگناہ دشمنی
یار عایا لہو و لعب وغیرہ سے پرہیزگار سات ارکان یعنی گرو و پروہت وزیر قلعہ خزانہ کارندہ دوست
کو درست رکھنے والا سام دام بھید ونڈ کے قاعدون کا واقف و عامل ہوا اور اپنی رعایا کو از دست
دیگر راجگان و ٹھگ و اُچکہ و رہزن و سارق و قلب ساز و جاہل میخوار و فاسق فاجر و قاتل و دیگر
مجرمان بحفاظت تمام مثل اپنی جان کے رکھ کر ہر ایک کو اپنے اپنے دھرم پر قائم و مستقل رکھے
اور کارندگان و زنان فاحشہ کے ہاتھ سے زیادہ تر حفاظت رعایا کی کرے کہ یہ دونون بلاے عظیم

سام دوستی و برابری کے درجہ سے گرویدہ کرکے ملک لے لینا ۱۲ دام خرچ کرکے لینا ۱۲ بھید دشمن کے لشکر یا اہلکاران مین تفرقہ اور عناد باہمدگر پیدا کر کے لینا ۱۲ دنڈ لڑائی و سزا سے لینا ۱۲

راجا کو سبز باغ دکھاکر اپنے قابو مین کر لیتے ہین اور اسواسطے رکھنا اہلکار عقیل و دیانت دار و فہیم و ذی علم کا شاسترون نے لکھا ہی غرض ایسے راجا اپنی رعایا کی حفاظت کرکے دھرم پر قائم رکھتے تھے اکیے راجگان کا وہ حال ہی کہ ناگفتہ بہ مختصراً سب برعکس دھرم ہاے مندرجۂ شاستر کے ہین بجاے حفاظت و پرورش رعایا ظلم اور لوٹنا ہی اور بجاے دھرم کے ادھرم اور بجاے علم کے جہالت ہی اور بجاے ہوشیاری چالاکی کے نادانی و غفلت کارندہ بخشی وزیر وغیرہ ایسے ہین کہ قطع نظر از دانستگی علوم و رواج دھرم پرورش رعایا کے درپی تخریب ہر سہ امور کے ہین اور خیر خواہی و دیانت کا یہ حال ہی کہ راجا کا راج جاتا رہے تو پاپوش سے لیکن کسی طرح اُنکو روپیہ حاصل ہو بعض راجگان کے واسطے یہ تمثیل کافی ہی کہ کسی جنگل مین جانورون کا بادشاہ بندر تھا گربہ و موش واسطے تقسیم کرانے ایک روٹی کے اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے بادشاہ سلامت نے اُس روٹی کے دو ٹکڑے کر دیئے لیکن ایک بڑا ہو گیا تھا اُسکا کھانا شروع کیا مستغیثان نے سبب کھانے کا پوچھا فرمایا کہ دوسرے کے برابر کرتا ہون کھاتے کھاتے وہ چھوٹا ہو گیا تو دوسرے کا کھانا شروع کیا اور اسیطرح وہ روٹی بالکل چٹ کر گئے القصہ جب حال راجگان کا یہ ہووے تو رعایا بیچارہ مفلوک و مفلس کیون نہ بلاے عظیم مین گرفتار ہو اور جس حالت مین ایک مظلوم کی آہ واسطے خاک سیاہ کرنے ملک عظیم کے کافی ہی تو وہ راج کہ جس مین لکھوکھا مظلوم ہون کیون نہ جاتا رہے اور کسواسطے اُس ملک پر تباہی نہ آوے بعد اُسکے ایک شخص نے بیان کیا کہ دھرم کے چار پاؤن सत्य ست (راستی ۱۲) शौच شوچ (پاکیزگی ۱۲) दान دان (سخاوت ۱۲) दया دیا (رحم ۱۲) مخزن اور اصل دیگر دھرمون مندرجۂ شاستر و مروجۂ دنیا کے تھے بسبب زمانہ کلجگ کے اُن چارون چرنون مین خلل عظیم واقع ہوا اور لوگ پاپی اور گنہگار ہو گئے اسواسطے دیگر اشخاص کے ہاتھ سے اُن گناہون کی سزا ہوئی اور ہوتی ہی قصہ کوتاہ اس قسم کے اکثر اشخاص نے اپنی فہم اور عقل کے موافق وجہ بیان کیئے سب سے پیچھے ایک شخص عقیل و ہمہ دان و بھگوت بھگت نے فرمایا کہ اصل سبب جاتے رہنے راج راجگان اور اُٹھ جانے حملہ دھرم ہاے مندرجۂ شاستر اور اجراے ممنوعات اور عائد ہونے صعوبات عظیم کا یہ ہی کہ بھگوت کا بھجن و آرادھن جاتا رہا اگر وہ قائم رہتا تو ممکن نہین تھا کہ کسی طرح کی خرابی کسی بات مین ہوتی یا کلجگ اپنا زور کرتا اور راجہ کم ہوتے ملک مثل معدوم ہو جاتے بھجن اور آرادھن کے یہ ہی کہ بعض طریق لوگون نے ایسے جاری کیئے کہ بید و شاستر سے بالکل خلاف ہین اور بعض ایسے اجرا پائے کہ گو اصل اُنکی شاستر سے جا ملتی ہی لیکن فروع مین ایسی غلطی و

فروگذاشت از جانب موجد اول یا مجتہدان اخیر اُن طریقون سے واقع ہوئی کہ پیروان اُنکے نہ ادھر کے ہوے نہ اُدھر کے ہوے بلکہ بدکاری و ناہنجاری مین یکتا ہین اور بعض اشخاص نے کلجگ اور اعمال ناقصہ کی تحریک سے واسطے پُر ہونے دوزخ کے مطلب شاستر کا بالعکس سمجھ لیا اور یہ بہانہ ایک طریق کے کھانے پینے اشیاے ممنوعہ و متروکہ کا و نیز شہوات نفسانی کا خوب مزہ اڑاتے ہین واہ طریق اور واہ سمجھ زیادہ تر افسوس کا یہ مقام ہی کہ ان لوگون نے مو برابر بھی مطلب اور سدھانت شاستر کا نہ سمجھا علاوہ ازان ہمارے پیشیرو اور مجتہد رنگریزہ بریش خود درماندہ ہوگئے اور کمتر جو باقی ہین تو موافق عمل اور اثر اُنکی زبان کے کم و بیش سلسلہ بھجن کا جاری ہی سواے اُسکے ایک بڑی خرابی یہ خرابی واقع ہوئی کہ بعض لوگ حالانکہ غار عمیق تاریک و تنگ دنیا مین بے دست و پا پڑے ہین لیکن کسی ایسے شخص سے کہ وہ بھی اُسی غار مین اس سے زیادہ تر ماندہ ہی تعریف ایسے بادشاہی کہ بعد طی بالاخانہ چانہ چارمنزلہ کے شاید ملے یا نہ ملے اور ایک ایک منزل کا طی ہونا ہزار جنم مین بھی مشکل ہی بلکہ بعد طی ہونے کے احتمال گرنے کا ہر وقت دامنگیر رہتا ہی سنکر ارادہ پہونچ جانے کا بلا وساطت نزدبان اور طی ہونے ہر چار منزل کے رکھتے ہین وصف یہ کہ توقع اُنکے نکلنے کی اُس غار سے بھی نہین بالاخانہ پر کا پہونچنا تو دور رہا اور پھر بھی لطف یہ ہی کہ باوجود ایسی عقل سلیم کے دیگران کو اپنا ہمراہی بنا لینے سے دریغ نہین رکھتے بشن پوران مین اُن لوگون کے واسطے جو کچھ لکھا ہی سب سچ ہی اشخاص مصرحۂ بالا سے سواے ایک اور فریق ایسا ہی کہ جسکے سبب سے بالکل برہمزنی ملکہ بیخ کنی بھجن اور دھرم کی ہوگئی اور اسقدر عالمگیر ہی کہ جس قدر سب جگ مین بھگوت بھگتون کا بھا نام اُنکا دُشٹ و منکر و مرتد و بیکھ و کھل ہی اوصاف حمیدہ اُنکے بھگوت بھگتون کے چرتر سے دو چند سہ چند طویل ہین مختصراً اُنکی اُپاسنا یہ ہی کہ برخلاف شاسترون کے عمل کرنا یہ تو اُنکی دھرم کرم نشٹھا ہی اور جسطرح ہو سکے بھگوت بھجن و آرادھن سے باز رکھنا اور اُسکے اسباب مین خلل اور نقصان پہونچانا یہ بجاے بھاگوت دھرم پرچارک کے بھگوت بھگتون و سادھو و سنیاسی و براہمنون کی مذمت کرنی یہ سادھو سیوا اور دن رات ناچ راگ رنگ نحش قصہ کہانی لہو و لعب کھیل تماشا سیر جبلہ کوچہ گردی و دیگر ایسے امور مین رہنا بجاے ست سنگ کے ہی عیوب دیگران و دُشٹ کتھا اور دشمنون کے چرتر سننے یہ اُنکی سرون نشٹھا ہی دروغ بدگوئی و غمازی ودشنام دہی کا شب و روز کیرتن کرتے ہین جیسی صورت اور پوشاک سے ہندو ہونا

ثابت ہوا ایسی پوشاک اور صورت بنانی یہ بھیکھ نقشتھا ہی میفروش در قمارباز اور جو زیادہ مکاری و فریب و ورد غلگوئی کُنا ہنجاری مین مہارت رکھتا ہووے سب گرو اُسکے ہین ولیان و زنان بیگانہ و طفلان کو بھگوت مورتی سے بھی زیادہ دیکھتے ہین نیکان و راست بازان کے پاس صورت نیک و راست بازنگی بنا کر جانا اور اُنکو بھی اپنی عادات اصلی و اعمال بد کے رنگ مین رنگین کر لینا یہ لیلا نوکرن ہی دوسرے کا نقصان کر دینے مین اپنی جان سے بھی دریغ نہ کرنا وشکتی کج خلقی اور جانکشی یہ اُنکی دیا و اہنسا ہی چند بار و اوقات ممنوعہ مین کھانا یہ بجاے اُپاس یعنی برت کے ہی نشہ پینا اور اشیاء ممنوعہ کا کھانا بجاے چرن امرت و مہا پرساد کے جانتے ہین میخانہ و قمار خانہ اور بھنگیر خانہ اور مکان طوا ئفان کو سنگیون کا یہ اُنکا تیرتھ اور دھام ہی نیکون کو بدی سے اور بدون کو نیکی سے نام زد کرنا اور ہزارون گوالیان و عورات بدکارہ کے یاد رکھنے و بیان کرنے یہ نام نقشتھا ہی راست بات کو بھی خلاف سمجھ لینا اور مشتبہ رہنا اور نیک امور و احکام بھرتی مین طبعی وجہ پیدا کرکے اُسکے موافق نہ خود عمل کرنا نہ دوسرے کو عمل کرنے دینا یہ انکا گیان ہی بھگوت اور بھگتون کے چرترون سے اسقدر بیراگ ہی کہ کبھی خواب مین بھی خیال نہین ہوتا و لیان و زنان بیدانہ و طفلان کا سیون مثل بھگوت مورتی کے کرتے ہین سب قسم کے کوسنگیون کو اپنا رشتہ دار سمجھتے ہین شہوت پرستی و زناکاری کو شرنگار جانتے ہین زر و مال نور بصر ہی اور جمع کرنا اور نہ خرچ کرنا براہ نیک عزیز طلب کے غلام اور دوست ہین اور جس سے کچھ لے اُسکے سنراگست اعمال افعال مصرحہ بالا مین خوش اور محو رہنا اور دوسری طرف رغبت نہونی یہ مستقل پریم اُن لوگون کا ہی پرم دھام یعنی مُکتی اُنکی وہ دوزخ ہی کہ پھر جس سے نہ نکلے لا انتہا دکھون کا کہ جن کو سنکر دل کانپ جاوے نصیب ہونا یہ ہی اُس مُکتی کا سُکھ ہی کام काम کرودھ کرود ह لوبھ लोभ کرودھ क्रोध لوبھ लोभ موہ मोह مد मद متسر मत्सर اُسکے آچارج ہین و مجتہد و پیشرو و رواج دہندہ دے صاحب دولت یا صاحب حکومت یا رئیس خاندان یا رئیس شہر و گانون کے ہین کہ جنکو بھگوت بھجن مین محبت نہین کسواسطے کہ جیسے عمل اُنکے دیگر اشخاص نے دیکھے ویسا ہی عمل کیا بھگوت نے گیتا مین فرمایا کہ اگرچہ مین کرمہاے نیک و بد سے بری ہون لیکن واسطے لوک سنگرہ یعنے مروج رہنے ان دھرمون کے سب کرم خود کرتا ہون اگر مین کرمون کو چھوڑدون تو دیگر اشخاص بھی میرے موافق عمل کرین اور سب کا ناس ہو جاوے درین صورت ثابت ہو گیا کہ ہر چہار اشخاص مصرحۂ بالا سے رواج اُن سب اعمال قبیحہ کا ہوا اس مقام پر ایک فرق کا کچھ حال لکھنا تجویز

کیا تھا لیکن بہدایت ایک براہمن کے خاموش رہا ہایت اسمرتی و شاستر کے لکھدیتے ہین کچھ ہرج نہ جانا
ایکادش اسکند کی شرح مین سری دھر سوامی نے درجہ بدرجہ انتخاب اشخاص و ہیچ کا کرکے خاتمہ
اوپر ملازمان راجگان کے لکھا اور اسمرتی کا قول بھی مطابق پایا اور ایک قول زبان زد خلایق کے یہ ہی کہ
زراعت کا پیشہ نیک ہی اور تجارت کا متوسط اور سب سے ناقص نوکری کا ہی وجہ ناقص اس پیشہ
کی یہ ہی کہ سب شاستر اور ہر ایک ملت مذہب کے طریق واسطے یکسو ہونے دل کے ہین کہ اُسی کو صفائی
قلب کہتے ہین اور جب دل صاف ہو اتب بھگوت حاصل ہوتا ہی اور واسطے یکسو ہونے دل کے رحم کا
ہونا سب ضروریات سے ضرورتر اور سادھن کلان ہی سو اس پیشہ نوکری مین وہ دونون بات مفقود
ہین یعنے بے اطمینانی جانب آقا اور دیگر اُنسے اسقدر ہی کہ ہرگز طبیعت جمع نہین ہوتی اور بیرحمی اس
کثرت سے ہی کہ دُکھ اور دردہاے عظیمہ کو ملازمین راجہ ایک بات معمولی اور مساوات ملکہ ضابطہ کا ہی
سمجھتے ہین پس جبکہ وے اصل بات بانی مبانی حصول بھگوت کی اس پیشہ کی بدولت جاتی رہین توکسواسطے
یہ پیشہ سب پیشون مین بدتر و ناقص نہ شمار کیا جاوے اور کیون نہ شاسترون مین اُسکی مذمت مندرج
ہو مطلب اس تحریر سے یہ ہی کہ ایک تو یہ پیشہ ناقص دوم اگر اس پیشہ والے بھگوت بھجن نہ کرین
تو اپنے مآل اور انجام پر بخوبی غور کرلین کہ کیا شدنی ہی اور اگر باوجود میسر ہونے اس پیشہ سراپا
مذموم کے بھگوت بھجن کرینگے تو اُسکا انجام بھی دیکھ لین کہ سب سے بآواز بلند فائق درجہ اُنکو کیون
نہ نصیب ہوگا آمدم بر اصل مطلب یعنی جبکہ ایسے ہرج کلان واقع ہون کہ ایک بھگوت بھجن چند لمحان کو
مثل شب چتروشی تاریک کے ہی توکسواسطے بھگوت بھجن مین خلل نہ آوے اور کیون نہ سلسلۂ اس
پدم دھرم کا ٹوٹ جاوے اور کیون نہ دیگر اشخاص کے ہاتھ سے طرح طرح کے عذاب نصیب ہون
قصہ کوتاہ بھگوت بھجن سار و خلاصہ سب شاسترون اور بیدون کا ہی جسطرح ہو سکے بھجن مین دل
لگانا واجب ہی اور بلا بھگوت بھجن برمھا بھی باوجود اس بزرگی اس سنسار سمدر سے پار اُتر نہین سکتا

حال سروپ مُکتی

جا بجا اس ترجمہ مین ذکر آیا کہ انجام بھگوت آرادھن اور سب طریقون کا مکتی ہی اُسی کے واسطے سب
محنت کرتے ہین بیان کرنا چاہیئے کہ مُکتی کسکو کہتے ہین اور وہ کیا چیز ہی سو واضح ہو کہ جیسا گیان

لفظ کے بیان مین ہر ایک طریق اور شاستر کے جدا جدا شرح وتنقیح ہی اسیطرح مکتی کی شرح مین لفظی اختلاف ہو اگرچہ مطلب سب کا واحد نکل آتا ہی کیا معنی کہ کسی نے سنسار یعنے آواگون کا ہونا مکتی کا سروپ بیان کیا اور کسی نے کہا سب دکھ دور ہو کر نت سُکھ ہونے کو مُکتی کہتے ہین اور کسی نے مایا کے گُنون سے علیحدہ ہونا اور کسی نے سُکھ دُکھ دونون کا نہ رہنا اور کسی نے دوسرے کے اختیار سے نکلکر خود مختار ہو جانا اور کسی نے جسم وروح دونون کا نہ رہنا اور کسی نے محسوسات وعناصر کا ملجانا میشر مین اور کسی نے مایا کا ناس ہو جانا مُکتی کا روپ ظاہر کیا لیکن اصلی بات جو بموجب سدھانت شاسترون کے معلوم ہوئی وہ یہ ہو کہ برمھ سروپ ہونیکا نام مکتی ہی اگرچہ لفظی معنی مکتی کی رہائی اور چھوٹنا ہی لیکن جبتک برمھ سروپ نہ ہوگا تب تک رہائی کب ممکن ہی اسواسطے برمھ سروپ ہونا سدھانت اور سارا ہا اور برمھ سروپ وہ ہوتا ہی کہ جو بھگوت کرپا کے سبب سے مایا کی پھانسی سے چھوٹ جاتا ہی اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ شاسترون مین مکتی کے چار نام لکھے ہین اور تحریر بالا سے صرف ایک مکتی یعنی برمھ سروپ ہو جانا معلوم ہوتا ہی سو سبب اختلافات کا کیا ہی سو واضح ہو کہ حقیقت مین تو مُکتی صرف برمھ سروپ ہونے کا نام ہی لیکن شاسترون نے جو چار نام سے نامزد کیا ہی تو سبب یہ کہ بھگوت کو سب حالتون مین خواہش دلی بھگت پر لحاظ رہتا ہی اور وے بھگت وہان بھی اسی اپنے بھاؤ پر مستقل رہتے ہین کہ جس بھاؤ اور کینکرج کی بدولت درجہ برمھ سروپ ہونے کا اُنکو حاصل ہوا اسواسطے اُس ایک مکتی یعنی برمھ سروپ ہونے کی چار تفصیل شاستر نے لکھی ہین اول سالوک सालोक्य یعنی اُس پرماتما کے لوک مین رہنا دوم ساروپ सारूप्य یعنی موافق رُوپ اُس پرماتما کے رُوپ دھارن کر کے وہان رہنا سوم سامیپ सामीप्य یعنی بھگوت کے قریب رہنا چارم سایوج सायुज्य یعنی بھگوت مین ملجانا اور اُسکا نام سارشٹی साष्टि بھی ہی اسمین بعض کا تو یہ اعتقاد ہی کہ بھگوت مین وصل ہو جانا اور پھر نشان جیو کا نہ رہنا اُسکا نام سایوج ہی اور بعض کا یہ قول ہی کہ اگرچہ بھگوت مین جیو ملجاتا ہی مگر اُس جیو کو اپنا بھگوت مین ملجانا معلوم رہتا ہی جسطرح کوئی شخص دریا مین غوطہ لگاتا ہی اگرچہ کسی کو معلوم نہین ہوتا لیکن اُس غوطہ لگانے والے کو اپنے غوطہ لگانے کا حال معلوم رہتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ کسی زیور اور پارچہ اور پھول وغیرہ کے روپ سے بھگوت کے خاص جسم مین رہنا یہ سایوج ہی جسوقت کہ اُپاسک کی اُپاسنا کمال اور پختگی کو پہونچتی ہی اُسوقت جیون مُکت کہلاتا ہی اور بروقت ارادہ

جانے پرم دھام کے اس دیہہ کو چھوڑ کر لنگ[1] شریر دھارن کرتا ہی پھر ہمراہی بھگوت پارشدون کے اُس
शरीर लिंग
راہ سے کہ شیتنکی اوپ نشد اور آٹھوین ادھیاے گیتا مین اگنی اور سورج اور شوکل پچھ اور شٹماہ اوراُن
کے دیوتاؤن کا ذکر مندرج ہی روانہ ہوکر جو مایا کے گن مثل خاک و آب و آتش و ہوا و خلون یعنی آکاش
و اہنکار[2] و مہت[3] تتو ہین اُنکو ہر ایک کے کرہ مین چھوڑتا ہوا یعنی خاک کا کرہ جب طے ہو چکا تو خاکی تتو کو وہین
چھوڑ دیا آب کے کرہ مین جا ملا اور اسیطرح دیگر کرّون کو طی کرتا ہوا اندر و دھرو و برمھا وغیرہ دیوتاؤن
و رکھیشرون سے پوجا و تعظیم کو حاصل کر کے اُس برمھانڈ سے باہر ہوتا ہی واضح رہے کہ زمین ریزہ اور ذرہ
اور پانی کے قطرہ اگر شمار ہو جاوین تو ہو جاوین لیکن برمھانڈون کی شمار نہین ہو سکتی غرض بعد طی جملہ کرہ
کے برجا ندی[4] کہ وہ نور اور روشنی پورن برمھ پرماتما سچدانند گھن کی ہی پہونچتا ہی اور اُسمین اشنان کر کے
لنگ شریر کو چھوڑ دیتا ہی اور دیبہ سروپ شریر نرنکار پرکاش وان گیانانند برمھ سروپ دھارن
کر کے مایا کے گنون سے بری ہوتا ہی اور پھر اُن گنون سے تعلق نہین رہتا وہان سے آئندہ جو دیگر
استھان نت مکت وغیرہ بھگوت بھگتون اور پارشدون کے ہین اُنکے اور وہان کے باشندگان کے درشن
کرتا ہوا خاص مقام اپنے سوامی کے دروازہ پر پہونچتا ہی کہ کسی کے اعتقاد مین وہ بیکنٹھ ہی اور کسی کے
گولوک اور کسی کے ساکیت یعنی اجودھیا پارشدان و دربانان بعد کرانے ڈنڈوت اور تعظیم کے اندر
لے جاتے ہین وہان کی تجلی اور نور اور روشنی پورن برمھ پرماتما کی کہ اسی سے سب مکانات و باغیچہ و
نہر و تالاب وغیرہ جو کچھ دل اور قیاس اور عقل کی عقل اور قیاس کو نظر آوین تیار ہین سیر کرتا ہوا اپنے
سوامی کے روبرو پہونچتا ہی سب مدارج لطف و عنایت اور محبت و کرپا و نوازش و رحم کے جانب بھگوت
پورن پرماتما سچدانند گھن سوامی اور اُسکی پرم پریا[5] اور اُسکے نکٹ[6] نواسی) سے اس شخص پر مرعی و مبذول
ہوتے ہین اور بعد مکالمہ و گفتگو اُسوقت یہ شخص کہتا ہی کہ مین نت نربکار گیانانند سروپ کا پرکاش وان

۱ جسم خود سترہ تتو کا ۱۲ ۲ अहंकार ہی کہ اصلی گرون کو جوش مین لفکر یا ہم گر مختلط کر کرو اسطے کار پیدایش کے
دنیا مین ظاہر کر دیتا ہی ۱۲ ۳ महत्तत्त्व وہ ہی کہ جسکی طاقت و تحریک سے اہنکار یعنی رس اپنا کام کرتا ہی ۱۲ ۴ विरजा
لفظی معنی علیحدہ کرنیوالے کے اور مراد یہ ہی کہ مایا کے گنون سے جدا کر دیتی ہی ۱۲

۵ सीता या राधिका या लक्ष्मी سیتا یا رادھکا یا لچھمی ۱۲ ۶ بھرت لچھمن ووہ و ہنومان وغیرہ ۱۲ یا سدامان وغیرہ
یا ببوکسین وغیرہ ۱۲

برمھہ ہون ابتک مایا کے جال مین پھنسا ہوا تھا اب آپ کی کرپا سے چھوٹا اور اپنے سروپ کو پراپت ہوا العبد از ان خواہ تو بھگوت مین وصل ہوجاتا ہی یا اسی بھاؤ و ادھکار و کنیکرج مین کہ جسکی طرف اُسکی رغبت ہی مستقل و بلاتنزلزل رہکر برمھانڈ مین متنچل اور مگن اُس پرم پد مین باس کرتا ہی اگرچہ خود اسقدر طاقت اور قوت رکھتا ہی کہ کوٹان کوٹ بلکہ بے انتہا برمھانڈون کو پیدا کرکے پالن اور ناس کردیوے لیکن اُس برمھانڈ کے لطف مین ایسا مگن رہتا ہی کہ دوسری طرف رغبت نہین ہوتی جو کچھ بموجب سدھانت بید و شاستر اور سنپرداون کے معلوم ہوا ایسے الفاظ سے کہ ہر ایک سنپرداوالا موافق اپنے اعتقاد کے مطلب حاصل کرلیوے لکھا گیا اور زیادہ شرح اس واسطے نہ کی کہ کسی ایک سنپردا کے متعلق ہوجاتے

بیان اس بات کا کہ نرگن طریق اور بھگتی مارگ مین ترجیح کس کو ہی

اب یہ شک ہوا کہ بعض اشخاص بھگتی مارگ پر گیان مارگ کی بزرگی بیان کرکے بحوالۂ قول سرتی اور شاسترون کے مکتی کا ہونا اوپر گیان نرگن برمھ کے حصر کرتے ہین اور اِس بھگت مال مین اول سے آخر تک بزرگی اور مہما بھگوت بھگتی اور سگن برمھ کی بیان ہوکر اُسی کی بدولت مغفرت کا ہونا بیان ہوا سو ان دونون طریق مین نفس الامر بزرگی کس طریق کو ہی اور کس سے مکتی نصیب ہوتی ہی سو قبل از تحریر جواب کے واضح ہووے کہ حقیقت مین اصلی معنی گیان لفظ کے ایشر یا جیو کا جتھارتھ سروپ جاننے کو کہتے ہین اور نرگن برہم کے معنی یہ ہین کہ مایا کے گنون سے وہ پرماتما جدا اور بری ہی لیکن بعض اشخاص گیان لفظ کی مراد واحد ہونے جیو سے سمجھتے ہین اور ایشر کو ابیکت یعنی بلا وجود مانتے ہین واجب الوجود نہین مانتے ہین اور اُس کو نرگن برمھ سے نامزد کرتے ہین سو اِس موقع اور تحریر متن موافق اعتقاد اُن اشخاص نرگن طریق والون کے معنی ہردو الفاظ مذکورہ کے سمجھنا چاہیئے اور سگن لفظ کی مراد از اشرط دیو اُپاسکان و بھگتان اور اصلی معنی سگن سروپ کے آیندہ لکھے جاوین گے اشتباہ مذکورہ بالا کا جواب بھگوت سری کرشن مہاراج ارجن سے گیتا مین پہلے ہی بیان فرما چکے ہین یعنی ارجن نے بھگوت سے پوچھا کہ دونون طریق مین کونسا طریق واسطے مغفرت کے فائق تر ہی بھگوت نے فرمایا کہ جو میرے مین دل لگا کر اعتقاد سے میری اُپاسنا یعنی بھگتی کرتے ہین وے جگت تم یعنی بہ[illegible] युक्ततम اچھے ہین اور جو نرگن یعنی ابیکت جان کر اپاؤ کرتے ہین

اگرچہ وے بھی مجکو پراپت ہونگے لیکن اُنکو کلیس یعنے دُکھ ازبس ہی کسواسطے کہ ابکیت یعنی غیر سروپ کے حصول مین رنج اور محنت ازبس ہی پھر برمھا ستتی مین برمھاجی کا قول ہی کہ ہے مہاراج جو شخص اپنے آپکو مکت ہونے کا متکبر ہا کر آپ کی بھگتی نہین کرتے اور محنت تا حقہ مین عقیل ہین اگر وے کمال مشکلات سے کسی درجہ کو پہونچ بھی جاوین تو پھر گر پڑتے ہین کسواسطے کہ آپکے چرن کملون سے بمکھ ہین اور جن لوگون نے کہ آپ کے چرن کملون مین دل لگایا ہی وے دیوتہ ہائے کلان کے اوپر ہوکر وہان پہونچتے ہین کہ جان سے پھر نہین پھرتے تیسرے اسکند مین کپلدیوجی نے اپنی ماتا کو اُپدیش کیا کہ بھگوت بھگتی سدھی یعنی نرگن گیان سے ادھک ہے جو نشکام ہو پھر کیسی ہو کہ اندری[محسوسات ۱۲] اور اُنکے دیوتا اور من سب بھگوت مین لگجاوین پدم پوران مین لکھا ہی کہ گیان اور جوگ وغیرہ سے کیا ہی صرف بھگوت بھگتی ہی مُکت کی دینے والی ہی بھگوت کا قول ہی کہ ہے مہاراج جو تمھاری بھگتی کو چھوڑکر صرف واسطے حصول نرگن گیان کے دُکھ اور محنت اُٹھاتے ہین اُنکو صرف دُکھ ہی باقی رہتا ہی جس طرح بھُوسہ کے کوٹنے سے بجز رنج کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا اور جن لوگون نے تمامی اپنے اعمال و افعال آپ کے نذر کیئے ہین اور جو تمھارے چرتر سُنتے ہین وے تمھاری بھگتی کو پاکر مُکت ہوجاتے ہین اگرچہ اِن قولون سے گیان مارگ پر بھگتی کو فضیلت اور ترجیح ثابت ہوگئی لیکن دل کو یہ امنگ ہوئی کہ کچھ مختصر حال اور بھی لکھا جاوے سو چند سطر لکھتا ہون اور چونکہ سب پورانون مین سری مدبھاگوت کو فضیلت ہی اسواسطے برائے شہادت چند قول اُسکے لکھے جاوینگے اُسکے روبرو دیگر پورانون کے قول لکھنے ضرور نہ سمجھے اور واضح ہو کہ چارون بید کا سار اُوپنشد اور سب اُپنشدون کا سار گیتا اوپنشد ہی اور سب اُپاسکان جملہ طریق نرگن و سگن نے اُسکے احکام کو سند کامل قبول کیا ہی بدین وجہ کہ جیسا بید بھگوت کے مُکھ سے پیدا ہوا ایسے ہی یہ گیتا ہی سو اُسکے اصلی سد نعانت کو ترجمہ بعض قولہاے مندرجہ اُسکے لکھونگا بھاگوت مین بھگوت کا قول ہی کہ بھگت جوگ جو مشہور ہی اور مین نے بیان کیا ہی اُسکی بدولت ہر سہ گُن یعنی مایا سے بری ہوکر جیو میرے بھاؤ کو پراپت ہوتا ہی قول دوم میرے بھگت سا روپ وغیرہ مکتی کو باوجود میرے دینے کے نہین چاہتے صرف میری بھگتی کے متدعی رہتے ہین قول سوم میرے بھگت سرگ اور روے زمین کے سب سُکھ نہین چاہتے اِلّا میری بھگتی قول چہارم میرے بھگت کیون مُکتی کو نہین چاہتے حالانکہ مین دیتا ہون قول پنجم موافق قول دوم کے کمی بیشی چند لفظ کے ہی قول ششم بھگوت نے گوپیون سے فرمایا

خوب ہوا کہ تمھاری محبت مجھ مین ہوئی کسواسطے کہ میری بھگتی بالضرور مکتی کے دینے والی ہی قول ہفتم بید کرکے کیا ہی اور بڑے بڑے شاسترون سے کیا ہی اور تیرتھ سیون سے کیا ہی میری بھگتی ارتھ دھرم کام موکچھ کی دینے والی ہی قول ہشتم نیک کرم اور جوگ وغیرہ کا یہ پھل ہی کہ بھگوت مین بھگتی ہو اور وہ بھگتی مکتی وغیرہ سب پدارتھونکو دیتی ہی وعلی ہذالقیاس صدہا و ہزارہا قول ہین گیتاجی کے اول ادھیاے مین باعث بیان گیتا شاستر کا ہی دوسرے ادھیاے مین جیو کا سروپ اور سانکھیہ جوگ لکھا ہی تیسرے ادھیاے مین کرم جوگ کو بیان کرتی ہی چوتھے ادھیاے مین برھم جگ کی تعریف ہی پانچوین ادھیاے مین سنیاس جوگ لکھا ہی چھٹے ادھیاے مین دل اور دیگر محسوسات کو اور آتما کو جمع کرنے کا جوگ ہی بعد بیان کرنے جوگ ادھیاے ہاے مذکورۂ بالائے آخر مین ششم ادھیاے کے بھگوت نے فرمایا کہ جس شخص کا دل مجھ مین لگا ہی اور بصدق دل میرا بھجن کرتا ہی وہ شخص سب جوگیون مین جگت تم یعنی از ہمہ بہتر ہی اس سے ثابت ہو گیا کہ سب طریقون مندرجہ ہر شش ادھیاے پر بھگوت بھگتی کو شرف ہی ساتوین ادھیاے مین مندرج ہی کہ بہت جنمون کے بعد گیان وان ہو کر میری سرن ہوتا ہی اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ گیان ایک ضمیمہ اور جزو بھگتی کا ہی پھر اُسی ادھیاے مین لکھا ہی کہ مکتی کے واسطے جو میری سرن ہو کر سیون کرتے ہین وہی برمھ اور وہی دانندہ اور وہی ادھیاتم گیانی اور وہی سب کرمون کے جاننے والے ہین اور پھر لکھا ہی کہ جو شخص مجھ کو ہمیشہ یعنی لاشرک جانکو بھجن کرتے ہین اُن جوگیون کو آسانی حاصل ہوتا ہون آٹھوین ادھیاے مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ وہ پرم پورکھ یعنی بھگوت ہمیشہ بھگتی سے جانا جاتا ہی نوین ادھیاے شروع مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ گیان اور بگیان سب تجھ سے کہتا ہون اور اُس تمام ادھیاے مین اپنا سروپ ایشر کا بیان کر کے حاصل ہونا اپنا بھگتی سے بیان کیا اور قاعدے اپنے حصول کے بیان کر کے اخیر مین لکھا ہی میری سرن ہونے سے استری شودر بیس وغیرہ بھی ترجاتے ہین براہمنون کا تو کچھ کہنا ہی نہین اسواسطے اے ارجن مجھ مین ہی دل لگاؤ اور میرا ہی بھگت ہو اور میرے ہی واسطے جگ یعنی جپ کرو اور مجھکو ہی ونڈوت کرو کہ مجکو ہی پراپت ہو گا یہ راست کہتا ہون کہ اس ادھیاے سے خوب ثابت ہو گیا کہ گیان اور بگیان صرف بھگوت بھگتی ہی دسوین ادھیاے مین بھگوت نے اپنا بھوتی سروپ بیان کر کے گیارھوین ادھیاے مین اپنا سروپ ارجن کو دکھایا اور فرمایا کہ مین نہ بید و ن سے نہ تپ سے نہ دان سے نہ جگ سے دیکھا جاتا ہون کہ جیسا اے ارجن تو نے دیکھا اور یہ بھی کہا کہ بھگتی

آئینہ سے حاصل ہوتا ہون جیسا مین ہون اس ادھیاے سے بھی یہی حاصل ہوا کہ بھگوت صرف بھگتی
سے جانا جاتا ہی بارھوین ادھیاے مین صرف بھگتی کا بیان ہوا دوسرا ذکر کچھ اور نہین اور اُسکا
اصل مطلب ابتداے اس بحث مین بیان کرچکا ہون تیرھوین ادھیاے مین اگرچہ بھگوت بھگتی کا
ایک جگہ ذکر آیا ہی لیکن وہ ادھیاے ازابتداتا انتہا پیشر مایا جیو و دیگر محسوسات کو بیان کرتی
ہی چودھوین ادھیاے مین بھگوت نے مایا کے تینون گُن بیان کرکے اخیر مین فرمایا کہ جو مجھ کو
مستقل بھگتی سے سیون کرتے ہین وہ اُن تینون گنون سے علٰحدہ اور بری ہوکر برہم سروپ ہونے
کے لایق تصور کئے جاتے ہین پندرھوین ادھیاے مین بھگوت نے ارجُن کو سرناگتی منتر اُپدیش فرمایا
اور جیو تستہ سے اپنے آپ کو جُدا بنا مزد پرسوتم بیان کرکے فرمایا کہ جو مجکو پرسوتم جانتا ہی سو
سب طرح سے میرا بھجن کرتا ہی یہ کمال پوشیدہ بات بیان کرہی جسکو جانکر اے ارجُن کرت کرتیہ
ہوجاوے اس قول پر بھگوت کے بخوبی غور کرنا چاہیئے کہ نرگن مارگ کب قائم رہا یعنے جب کہ ایشر
جیو دستہ سے علٰحدہ ہی اور حصر کرت کرتیہ ہونے کا او پرجاننے پرسوتم کے ہی تو بلا تکلف و اشتباہ
ثابت ہوگیا کہ ایشر سگن سروپ ہی اور بھگتی سے جانا جاتا ہی سولھوین ادھیاے مین منکران اور مرتدان
کا بیان ہی سترھوین اور اٹھارھوین ادھیاے مین سب قسم کے دھرم کرم بیان کرکے اخیر مین
بھگوت نے فرمایا کہ جسطرح برمھ کو پراپت ہوتا ہی وہ گیان نشٹھا باختصار کہتا ہون عقل سے دلکو
یکسو کرکے اور لذائذ محسوسات و دوئی یعنی دُکھ سُکھ دوستی و دشمنی وغیرہ کا تارک ہوکر گوشہ مین
بیٹھکر غرور اور تمنا وغیرہ سے چھوٹا ہوا برمھ ہونے کے لائق تصور کیا جاتا ہی بعد ازان برمھ مین
رجوع ہوکر نہ فکر ہی نہ کچھ تمنا اور سب ذوی الارواح کو برابر دیکھتا ہی وہ میری پرا بھگتی کو پہونچتا ہی
بھگتی ہی سے جانا جاتا ہون حقیقت مین جیسا ہون اُسی بھگتی سے مجھ کو جانکر وہ شخص مجھ مین باس
کرتا ہی یعنی مجھ کو پراپت ہوتا ہی بعد ازان سب سے اخیر مین فرمایا کہ سب سے زیادہ پوشیدہ پرم
بچن یعنی سدھانت اور خلاصہ سُن چونکہ تو میرا عزیز ہی اور عقل تیری سلیم ہی اسواسطے تیرے کلیان
ہونے کے واسطے وہ سدھانت کہتا ہون میرے ہی مین دل لگا تو میرا ہی جگ کر یعنی جپ کر اور مجھ کو
ہی ڈنڈوت کر مجھ کو ہی پراپت ہوگا سچ کہتا ہون کہ تو میرا عزیز ہی سب دھرمون کو چھوڑ کر مجھ ایک

ایا اور یعنی قریب رہنے والے ۱۲ کر یا جو کرنے چاہئیے تھا ۱۲

سرن ہو مین تجھ کو سب پاپون سے چھوڑا دونگا فکر مت کر بعد اس اُپدیش کے پھر کچھ اُپدیش بھگوت نے نہین کیا اس ادھیاے سے بھگوت بھگتی ہی اصل خلاصہ اور سدھانت ثابت ہوا اور یہ اشلوک کہ مجھ مین دل لگاؤ اور میرا بھگت ہو جو بھگوت نے دو جگہ یعنی اولاً ادھیاے نہم اور ثانیاً ہیجدہم کے اخیر مین فرمایا تو اُسکی دو وجہ ہین اول یہ کہ جو امر تاکیدی اور ضروری ہوتا ہے وہ بار بار کہنے مین آتا ہے سو دو دفعہ کہنے سے بھگوت اپنی تاکید واسطے بھگتی کے ثابت کرتے ہین دوم یہ کہ بھگوت کو گیان اور بگیان نوین ادھیاے مین کہنا منظور تھا سو چونکہ بھگوت بھگتی سے سواے گیان اور بگیان کچھ نہین اسواسطے ایکدفعہ تو وہان اس اشلوک کو کہا اور اٹھارھوین ادھیاے مین بھگوت کو خلاصہ اور سدھانت تمام گیتا کا کہنا منظور ہوا چونکہ بھگوت بھگتی سب شاستر اور بید اور اوپنشد وغیرہ کا سدھانت اور مال کار ہے اسواسطے وہان بھی وہی اشلوک کہ جو واسطے ثبوت گیان اور بگیان کے نوین ادھیاے مین کہا تھا بیان کیا اور اس سے یہ بات کرہی کہ گیان اور بگیان بھی بھگوت بھگتی ہی اور آل اور سدھانت بھی بھگوت بھگتی غرض مطلب تمام گیتا شاستر کا از اول تا آخر یہ ہی کہ بھگوت بھگتی سار اور خلاصہ سب سدھانتون کا ہی پس جس حالت مین کہ بھگوت کے قولون کے موافق سدھانت سب شاسترون کا بھگوت بھگتی ثابت ہوا اور پوران و بید بھی بھگوت بھگتی کو آل و انجام سب طریق اور دھرم کرم وغیرہ کا بیان کرتے ہین اور بھگوت کا حصول بھی کہ ایسی کا نام مکتی صرف بھگتی سے بہت جلد ہوتا ہو تو بھگتی سے سواے اور کس طریق کو بہتر سمجھاوے اور کونسا راہ ایسا ہی کہ جس کو ترجیح دی جاوے بھگتی ہی واسطے ملنے بھگوت کے مالک و مختار و سار و خلاصہ سدھانت سب بید و شاسترون کا ہی بلا بھگتی کسی طرح بھگوت نہ کسی کو پہلے ملا نہ آیندہ ملیگا گیان لفظ کے معنی ابتداے تحریر اس بحث مین لکھے گئے اگر نرگن اُپاسکان کا یہ استبداد ہی کہ یہ لفظ وحدانیت کو کہتا ہی تو اسمین بھی بھگتی کی تائید ہی کسواسطے کہ جبتک ایشر کے واحد اور لاشریک ہونے کا گیان نہوگا تب تک مکتی کب شدنی ہی چنانچہ اتینہ بھگتی کا جابجا ذکر ہوا ہی نرگن اُپاسک तत्त्वमसि تومسی اور सोऽहम سوہم وغیرہ مہاواکیہ महावाक्य کو موید اپنے طریق کا سمجھتے ہین حالانکہ اُن واکیون کے معنی خود ظاہر کرتے ہین کہ ایشر واجب الوجود کسواسطے کہ لفظ सो سو معنی ایشر کے پیدا کرتا ہی اور अहम् اہم لفظ بجانب اپنے یعنی جیو کے مخاطب ہی

پس کیا شک رہا کہ ایشر اور جیو جدا جدا ہین اور علی ہذالقیاس توم त्वम لفظ तत तت لفظ سے علیحدہ
ہی اور اگر یہ سب مدعا کیہ وینرگیان لفظ جیو ایشر کے ایک ہونے کو حسب قول نرگن اُپاسکان کے سمجھے
جاوین تب بھی سدھانت بھگوت اُپاسکان کو فضیلت ہی کسو اسطے کہ بعض اُپاسکان نے جیو ایشر کا ایک
ہو جانا قبول کیا ہی اور سایوج مکتی اُنکا اصول ہی اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ بیدانت شاستر بید کا
انگ ہی اور اُس شاستر کے بڑے طویل گرنتھ دیکھنے مین آتے ہین اُسمین طریق نرگن اُپاسکان کا
سایوجیہ
عضو یا جز
مندرج ہی اُسکا کیا حال ہی سو واضح ہو کہ بیدانت حصہ اخیر بید یعنی اُپ نشدون کو کہتے ہین اور
جو اُپ نشدون مین بیان ہوا وہی گیتا جی اور برہم سوترون مین لکھا ہی اصل بیدانت شاستر یہ
ہر سہ احکام یا گرنتھ ممدوحہ بالا ہین نرگن اُپاسکان نے اُنکی شرح حسب طریق خود کر دی اور
اسکی تائید کے واسطے علیحدہ گرنتھ طول طویل بنائے اُسکا نام بیدانت رکھ لیا حالانکہ حقیقت مین
اُوپ نشد اور گیتا اور سوترون کا سدھانت و انجام بھگوت بھگتی ہی اور بھگوت اور بھگتی کے
متعلق جو شرح اور بھاشیہ اور گرنتھ ہین وے اصل بیدانت ہین اور بھگوت اُپاسکان مین رائج و
مشہور حاصل کلام کا یہ ہی کہ بلاکسی اعتراض اور کو ترک کرکے بھگوت بھگتی ہی افسر و سرتاج و
سرمشہ و بادشاہ سب طریقون کی ہے یہ سدھانت سب شاسترون کا بلاتعصب تحریر ہوا اگر اس سے قطع نظر
کرکے قول نرگن اُپاسکان کو قبول کیا جاوے تب بھی بھگتی کو ہی بزرگی حاصل ہوتی ہی یعنے اُنکا قول
ہی کہ وہی نرگن برہم سگن سروپ ہو جاتا ہی اب اسمین یہ استفسار ہی کہ وہ سگن سروپ جو نرگن برہم
نے ظاہر کر لیا ایشر ہی یا سلسلۂ آواگون مین گرفتار ہی اگر پیدا ہونا اور مرنا اسکو ہی تو ایشر کہنا نہ چاہیئے
اور اگر ایشر ہی تو اُسکے سیون سے مکت کیون ہوئی علاوہ اس دلیل کے اور ایک بات ہی کہ نرگن طریق
کے موافق بید شرتی نے فرمایا ہی کہ نرگن پرماتما اپنے بھگتون پر کرپا کرکے سگن روپ ہو جاتا ہی
اسمین یہ گفتگو ہی کہ اگر اُس سگن روپ کی بھگتی اور سیون سے مُکتی نہ ہوئی تو اُس نرگن برہم نے کرپا بھی کرپا
کرہی بلکہ وہ کرپا ایک عذاب جان ہو گئی کیا معنی کہ ہزارون جنمون تک ایک جیو بیچارہ نے محبت
کرہی اور انجام کار وہ انتیر اصل کار برآری سے درماندہ نکلا پس وہ نرگن ایک دھوکہ باز ٹھگ کیسی
ہوا کہ لوگون کو سبز باغ گفتگو کا دکھلاتا ہی اور اُسی شرتی کے موافق دوسرا اعتراض یہ ہی کہ اگر
وہ بید شرتی صحیح ہی اور یہ بھی اُنکا کلام درست ہو کہ نرگن طریق سے ہی مکت ہوتی ہی تو اس

بھگوت قول کے کیا معنی کیئے جاوینگے اے ارجن جنم اور کرم میرے جو شخص جانتا ہی یعنے میرے چرنون مین دل لگاتا ہی تو جسم کو چھوڑ کر پھر جنم نہین لیتا اور مجکو پراپت ہوتا ہی مطلب اِس تحریر سے یہ ہی کہ اگر مکت ہونا بھگوت بھگتی سے تسلیم ہی تو اس سدھانت مین غلطی آتی ہی کہ بلا نرگن طریق کے مکتی نہین اور اگر یہ سدھانت صحیح ہی تو اس بید شرتی اور بھگوت کے قول کا جواب دینا واجب ہی کہ راست ہین یا دروغ علاوہ ازان اصول کی بات ہی کہ جو جس کسی کا تصور کرتا ہی وہ وہی ہو جاتا ہی اِس سدھانت کے موافق جس کسی نے بھگوت کو پورن برھم پر ماتما سچد انندگھن بیا پک مایا دھیش بیشمار برھمانڈون کا مالک جانکر اُسکے روپ انوپ کا چنتون کیا وہ کہان جائیگا اگر یہ کہوکے کہ اپنے سوامی کا روپ ہو جائیگا تو یہ بھی بیان کرنا چاہیئے کہ اُسکے سوامی مین وے صفات کو جیسا جانکر اُسنے تصور کیا ہی ہین یا نہین اگر ہین تو بہر حال وہ شخص مکت ہو گیا کہ سدھانت یہی ہی اور اگر وہ صفات نہین تو کوئی اُن صفات والا تجویز کر دینا چاہیئے ورنہ سدھانت مین خلل عظیم واقع ہوگا اگرچہ دلائل مصرحۂ بالا کو نرگن طریق والے قبول کر کے یہ بات بتاتے ہین کہ فی الحقیقت جو بھگتی کر کے اپنے سوامی کو پہونچگیا ہی اُس کو آواگون نہین ہوگا لیکن اصل مکتی یعنی نرگن برھم کا حصول اُسیوقت ہوگا کہ جب اپنے سوامی کے ساتھ انترھیان ہو کر نرگن برھم مین ملجاوے گا مطلب اُنکا یہ کہ بھگتی ایک فی ریعہ اور سادھن حاصل ہونے نرگن برھم کا ہی سو اسکا جواب اگرچہ مجھ سے کم عقل اور ناقص اعتقادون کا تو یہ ہی ہم کو آنب کھانے یا درخت شمار کرنے مطلب ہمارا واسطے رہائی آواگون کے تھا سو تمھارے ایجاب و اقبال سے خود حاصل ہو گیا پس کیا ضرورت زیادہ بحث کی ہی اور کس واسطے ہم سوائے اپنے سوامی کے اور کسی کو ایشر قبول کرین لیکن جو اصلیت اور حقیقت حال اور بید و شاسترون کے سدھانت کو جانتے ہین وے اُس بیان نرگن طریق والون کو بے اصل و بے بنیاد فرما کر جواب دیتے ہین کہ وہ قول اُنکا اُس حالت مین لائق ایجاب کے ہوتا ہے کہ جو سگن برھم فرع نرگن برھم کا ہوتا جس حالت مین کہ نرگن برھم ایک فرع سگن برھم کی ہی تو وہ سدھانت اُنکا کب قابل پذیرائی ہی بلکہ خلاف ہی چنانچہ مختصر حال اُسکا یہ ہی کہ نشٹھا پانزدہم مین بموجب سدھانت شاسترون کے جہان ایشر کا بیان ہوا ہی وہان پانچ تفصیل لکھی گئی ہین منجملہ اُنکے چہارم تفصیل مین یہ مندرج ہوا کہ وہ سروپ چہارم اُس سگن برھم کا انتر جامی ابیکت یعنی غیر مجسم گیا نانند الکھ انیاسی

نرنجن نرگن برھم سروپ بیاپک ہی بس ظاہر ہوگیا کہ نرگن فرع سگن برھم روپ کی ہی اور نرگن طریق
والے اُسی چہارم سروپ کے اُپاسک ہین علاوہ ازان باراہ سنگھتا مین لکھا ہی کہ نرگن برھم سایہ سگن
संहिता
برھم کا ہی اور اصلی بھگوت کا روپ سگن برھم ہی تو اس تحریر سے مطابقت تفصیل چہارم مندرجہ نسخہ
پانزدہم کی ہوتی ہی غرض لاریب و بلاشک نرگن برھم ایک فرع سگن برھم کی ہی برای رفع اعتراض
کسی طرح کے نرگن برھم کے معنی ابتداے اِس بحث مین لکھ آیا ہون کہ جو ایشر مایا کے گنون سے جدا
اور بری ہو اُسکو نرگن برھم کہتے ہین نہ ابیکت یعنی غیر جسم کو اور علیٰ ہذا القیاس گیان لفظ کے
معنی تحریر ہو چکے کہ ایشر مایا جیو کے جاننے کا نام گیان ہی اور وہ ایک سادھن بھگوت بھگتی کا ہی
کہ ثبوت اِسکا ترجمہ اشلوکہاے گیتاجی مترجمہ بالا سے بخوبی ہوتا ہی اور یہان بھی ایک دو قول لکھتا
ہون گیتا مین فرمایا ہی کہ جو مکتی کے واسطے میری سرن ہوتے ہین وے ہی برھم کے جاننے والے
ہین اور وے ہی ادھیاتم گیان و کرمون کے ساندل سوتر ہی کہ برھم کانڈ یعنی گیان بھگوت بھگتی
॥१॥इत्यसत्र
جاننے کے واسطے ہی غرض گیان ایک سادھن بھگتی کا ہی اور بھگوت بھگتی مین مستقل ہونا بگیان ہی
اب اگر یہ اعتراض ہو کہ جس حالت مین نرگن لفظ کے معنی اشٹ دیو اُپاسکان سے متعلق ہوئے تو
سگن سروپ کے کیا معنی کئے جاوینگے سو ظاہر ہی کہ جب نرگن برھم کے معنی مایا سے علحدہ کے ہوئے تو سگن سروپ کے کیا معنی کئے جاوینگے
سو ظاہر ہے کہ جب نرگن برھم کے معنی مایا سے علحدہ کے ہوئے تو سگن لفظ کے معنی اُس بھگوت سروپ کے ثابت ہوگئے کہ جو
اپنی مایا کے آسرے ہو کر واسطے کارج اپنے بھگتون کے ظاہر ہوتا ہی اور جسکے چرتر سنسار سمدر کے واسطے مستقل
پل ہین جو کوئی سنسار سمدر سے اُترا اُن چرترون ہی کی کرپا و عنایت سے اُن چرترون سے سواے اور کوئی سبیل
پہلے ہوئی نہ اب ہی نہ آیندہ ہوگی بید و شاستر اس بات کو بآواز بلند پکارتے ہین القصہ بعد
رفع جملہ اعتراضات کے بھگوت بھگتی ہی مقدم ہی اُس سواے کوئی طریق نیک اور سیدھا نہین
دو ایشر کا سروپ مقبولہ نرگن طریق والون کا ایک فرع ہی ایشر پرماتما مقبولہ بھگوت بھگتان کے
ہی اس تحریر مین یہ اعتراض لازم آیا کہ اگر وہ نرگن برھم منجملہ روپہاے بھگوت کے انترجامی او ربیاپک
خواہ سایہ ہی تو اُسکی اُپاسنا مین کیا عذر ہی کس واسطے کہ بموجب سدھانت اُپاسکان کے کسی روپ
بھگوت کے خواہ دھام خواہ نام خواہ چرتر کی اُپاسنا کامل ہونی چاہیے بالضرور مغفرت ہوگی جواب
اُسکا یہ ہی کہ ابتداے تحریر اس بحث سے تا حال یہ کہین نہین لکھا کہ اُنکا طریق غلط ہی صرف

ترجیح بھگوت بھگتی اور سگن سروپ کی بیان کر دی گئی ہی اگر وے لوگ راست امر کو سمجھ کر آرادھن نرگن برمھ کا کرین تو بالضرور کبھی نہ کبھی بھگوت سچدانند گھن پورن برمھ کا اصلی سروپ اُن کے دل پر ظاہر ہو اور مغفرت کو پہونچ جاوین لیکن غور بھی تو واجب ہی کہ وہ طریق کسقدر مشکل ہی اول تو بھگوت نے خود گیتا جی مین فرمایا ہی کہ ابیکت یعنی غیر جسم کا حصول کمال مشکل ہی علاوہ ازان اُسکا بیان کرنا مشکل اور کسی نے بیان بھی کیا تو سمجھنا اُس سے زیادہ مشکل اور کسی طرح سمجھ بھی لیا تو عمل اُسکا کیا صعب اور سخت مشکل ہی کہ شاید پہلے زمانہ مین کوئی عامل اُسکا ہوا ہوگا کسواسطے کہ جو چیز عقل وقیاس سے باہر ہی اُس مین کس طرح دل لگے اور چونکہ بلا یکسو ہونے دل کے حصول اُسکا غیر ممکن ہی اسواسطے منزل مقصود پر پہونچنا معلوم اور اگر بر تقدیر بیشمار جنمون مین کمال مشکلات سے کسی ایک کو کوئی درجہ بھی حاصل ہوا تو پھر قایم رہنا از بس مشکل ہی اور گرنا بہت آسان کسواسطے کہ اندریون کی زبردستی سب کو معلوم ہی غرض از سرتا پا مشکلات سے سوائے اور کوئی بات نظر نہین آتی بھگوت بھگتی کی آسانی اور جلد حاصل ہونے بھگوت کا حال یہ ہی کہ کسی طرح سے تھوڑی سی محبت بھگوت چرترون مین ہونی چاہیے وے چرتر ہی بھجن اور کیرتن مین لگا کر بھگوت سروپ کو صفحہ دل پر ظاہر کر دیتے ہین اُس سروپ کا یہ پرتاپ ہی کہ روز بروز اپنی اصلیت کی ترقی سالک کے دل مین بخشتا ہوا اور اعتقاد و یقین کامل عنایت فرما کر آئینہ دل سے خواہش لذائذ دنیا کی دور کرتا ہوا اور گیان بیراگ کا ظہور فرماتا ہوا اور نام کیرتن و بھجن کی امداد سے اولا کرنا چھنا تلکھنا وغیرہ بھگت کے دل مین پیدا کر دیتا ہی بعد ازان اپنا جھمار تھ حسن و جمال بیمثال چشمہاے دل کو دکھا کر ایسا فریفتہ کر لیتا ہی کہ سواے اُس رُوپ انوپ اور چھب مادھری کے دوسری طرف وہ مال نہین جاتا وہ شخص کرت کرتیہ اور کرتارتھ ہو کر اُس رُوپ مین مستقل و بلا تزلزل ہو جاتا ہی کہ اسی کا نام جیون مکت ہی و بس ازان مکت غرض از اول تا آخر بجز آسانی اور سہولیت کے مشکل ہی کوئی بات نظر نہین آتی جنم مرن کے عذابون سے خوف کر کے اُس طرف رجوع ہونے کی دیر ہی بھگوت کو اپنی کرنا اور دیا لتا اور دین تبلتا مین مطلق دیر نہین سب سامان و اسباب اپنے حاصل ہونے کے خود کر دیتا ہی ظاہر مین بہت جگہہ سنا اور بعض جگہہ دیکھنے مین آیا کہ جذبہ دل عاشق فاسق گنہگار کا عورات بیوقوف مخزن گناہ اور عذابون کے دل پر اثر کر کے ان عورات کو جانب اُنکے طالبان کے رجوع کر دیتا ہی پس وہ پرماتما

کہ شُدّھ سچدانند گُن واقف و پیدا کنندہ جملہ قواعد وعقائد اور مدارج عاشقی ومعشوقی کا ہی اپنے عاشق
صادق پر رحم فرما کر کسواسطے جلد تر نہ ملیگا اور کیون نہ مراد کو پہونچادیگا ورنہ اُسکے اصول پیدا کردہ
اور معینہ مین غلطی واقع ہوگی حاصل کلام کا یہہ کہ جو شخص ایسے آسان اور اصل طریق کو چھوڑ کرواسطے حصول
بھگوت کی طرف مشکلات و فروع کی توجہ کرتے ہین وے بیوقوف بلاشک وشبہہ کم قسمت وبے نصیب
ہین جواہرات کو ہاتھ سے ڈال کر سنگریزون کو اُٹھاتے ہین کامدھین کو چھوڑ کرواسطے تلاش دودھ
کے آک کا درخت تلاش کرتے ہین اور ایک لطیفہ بھی یاد آیا کہ نرگن شوہر کو عورت بھی قبول نہین کرتی
مرد فہیم اور عقیل تو نرگن کو اپنا مالک کیون قبول کرے چنانچہ گوپکا بھگوت کی پرم پریا ادھو سے کہتی
ہین :: سور چھاڑ گن دھام سا نور دکو نرگن نرباہے :: اور ایک بات لائق غور وانصاف ہی کہ
عشق بلاحسن نہین ہوتا اور جب تک عشق نہین تب تک حصول بھگوت کا غیر ممکن ہی اُس طریق والون کا
سدھانت ہی کہ جبتک برن واشرم دھرمون کو کرکے صفائی قلب حاصل نہو تب تک وہ شخص گیان
اور اُپدیش کا ادھکاری نہین اب وہ برمھ گیان نگی اور کوچہ مین ایسا بہا بہا پھرتا ہی کہ اگر اندکے سبھی تشریح
کرتا ہون تو طوالت کثیر ہوتی ہی اور تہمت تعصب کی علاوہ رہی اسواسطے وہ ذکر ہی قلم انداز کیا اور
خوب سمجھ لیا بشن پوران وبھاگوت وغیرہ مین جو حالت مذموم کلجگ کے لکھے ہین اور یہ بھی بیان ہوا کہ کلجگ
مین عورت ومرد ایسے ہونگے کہ سوائے برمھ گیان کے اور کچھ نہ کہین گے اور اعمال اُنکے ایسے ہونگے
کہ تھوڑی سی طمع مین آکر ایسے کرم کرینگے کہ جنسے چانڈال کا بھی دل کانپ جاوے سو وہ زمانہ
اب آگیا قصہ کوتاہ اور بحث ختم کرکے عجز وانکسار سے عرض کرتا ہون کہ اگر آفتاب پچھم سے طلوع ہونا
شروع ہو اور خرگوش کے سر پر شاخ پیدا ہو جاوین اور آسمان مین پھلواری کا باغیچہ نمودار ہو جاوے
اور پانی آگ کا کام دیوے تو ممکن ہی لیکن یہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ بلا بھگوت بھجن پورن برمھ پرماتما
میرے سوامی کے اِس سنسار سمدر سے پار ہو جاوے یہ پرتاپ بھگوت کے سیون بھجن کو ہی کہ وہ سمدر
مثل گو پدجل کے ہو جاتا ہی یہ سدھانت وسار بید شاسترون کا ہی

مختصر حال تفاوت ہر چہار سنپرداکا اور حقیقت مین واحد ہونا انجام اُنکا

اب یہ تحریر لازم ہوئی کہ ہر ایک سنپرداوالا اپنی سنپرداکو فائق دوسری سنپردا پر جانکرواسطے مغفرت کے

اُسکو راست و درست سمجھتا ہے اور اُسکو ترجیح دیتا ہے سو حقیقت مین بہتر اور فائق کونسی سنپرداہے
سُو واضح ہو کہ چارون سنپرداواسطے اُتار دینے کے سنسار سمدر سے یکسان و برابر ہین کسی کو کچھ کمی یا بیشی
نہین سب سنپرداوُن نے وحدانیت بھگوت کی یکسان و برابر لکھی ہے اور شرتی وغیرہ قول شہادت
کے سب سنپرداؤن مین ایک ہین اور اس بات پر بھی چارون متفق ہین کہ سواے بھگوت کے نہ کوئی
مغفرت کا دینے والا ہے نہ اس سے سواے اور کسی دیوتا کا سادھن چاہیئے و علیٰ ہذا القیاس بھگوت کے
دہام وگرہ مین سب کا برابر اتفاق ہے صرف قلیل گفتگو پر جھگڑتے ہین یعنی ایک تو مایا کے بیان مین
مقام ۱۲ سروپ ۱۲ لا انتہا ۱۲
باہمگر اختلاف ہے अनादि शास्त्र کوئی انادہی بیانت کہتا ہے اور کوئی ایشر کو مایا کا پریرک بتلاتا
انتہا والے ۱۲
ہے اور کوئی तटस्थ تٹستھ قرار دیتا ہے اور کوئی ایشر کے جسم مین بشبہۂ لیکن جبکہ سب اس بات پر متفق
قریب رہنے والے ۱۲
ہین کہ بعد نرورت ہونے مایا کے مُکتی ہوتی ہے تو اختلافات مذکورہ براے نام رہے انجام سب کا
अद्वैत
برابر ہے اور اسی طرح جیو کے بیان مین اختلاف لفظی ہے کہ کوئی دویت کہتا ہے اور ادویت اور
دوسرا ۱۲ نہین دوسرا ۱۲ द्वैताद्वैत
کوئی دویتادویت بتلاتا ہے اور کوئی بششٹادویت لیکن سب اسپر متفق ہین کہ نت نربکار پرکاشوان
دو بھی اور ایک بھی ۱۲ निशिष्टाद्वैत
گیا آنند سروپ ہے اور مُکتی کا ہونا جسطرح بیان سروپ مُکتی مین مندرج ہوا اسی طرح مانتے ہین
پس جبکہ سروپ و آغاز ہوا انجام یکسان تو اختلاف درمیانی صرف براے نام ہے علاوہ ازان تلک
اور مدرا کے دھارن کرنے اور اُسکے سروپ بتانے مین اختلاف ہے کہ اسکا حال مفصل بھیکھ نشٹھا مین
مندرج ہوا ہے سواے ازین ہر ایک سنپرداوالا اپنے اشٹ دیو کو اوتاری و وصل اور دیگران کو
اوتار و بھوتی و انس اپنے سوامی کا جانتا ہے سو یہ اختلاف اُسی وقت تک کہ جب تک صور تصور
اپنے سوامی مین یہ شخص مستقل اور قائم نہین ہوتا بدرجۂ ادنیٰ اور اوسط تو دوسرے کے اشٹ دیو
اوتار کا چہرہ سنکر یہ یقین بھوتی واوتار اپنے سوامی کے اُس روپ مین اپنے سوامی کو روپ تصور
کیا کرتا ہے اور جب وہ تصور بدرجۂ آخر و انتہا پہونچ جاتا ہے تو سواے اُس چھبِ مادھری تصور
اپنے سوامی کے اور کوئی صورت ہی نظر نہین آتی غرض جملۂ اختلافات مصرحۂ بالا براے افزائش
محبت و اعتقاد اپنے طریق اور اپنے سوامی مین انجام و مآل کا چارون سنپرداکا یکسان و برابر
ہے کچھ فرق نہین رامانج سوامی کی کتھا مین یہ بات نہین لکھی گئی کہ اُنکا طریق سرناگتی کا ہے کہ جس کا
ذکر نشٹھاے نسبت وسوم مین ہوا اور ایشر کو चिदचिद्विशिष्टाद्वैत چد بششٹادویت مانتے ہین -

مختصر حال طریق سمارتگان اور شرح اٰمیہ لفظ کی

اب یہ بیان ضرور ہوا کہ سمارت سنپردا کا ذکر اس بھگت مال مین ہوا ہی اس سنپرداوالون کا کیا طریق
ہی اور آرادھن کس دیوتا کا کرتے ہین سو واضح ہو کہ سمرتی یعنی دھرم شاستر کے موافق چلنا اور شانزدہ
کرم از ابتداے حمل تا وفات کو مقدم جاننا انکا طریق ہی جس نے اول جگیوپویت دیا یا جس سے علم
پڑھا اُس کو گرو جانتے ہین رکھیشر یعنے منو و جاگیہ بلکیہ وغیرہ کو آد آچارج سمجھتے ہین اور چونکہ رکھیشر
یاज्ञवल्क्य
کثیر گذرے اسواسطے کوئی ایک شخص موجد و آچارج و رواج دہندہ اُس طریق کا نہین کہا جاتا
لیکن اخیر ہین بعد قتل سریورونکے شنکر سوامی سے زیادہ تر رواج اُس طریق کا ہوا اور وے لوگ
مآل اور انجام اپنے دھرم کرم کا حضور نرگن برہم کو سمجھتے ہین اسواسطے شنکر سوامی کو اخیر آچارج سمجھنا
چاہیے سمرتی کو واسطے پرستش وغیرہ کے کتاب قاعدہ اور دستور العمل کی جانتے ہین پنچانگ پوجا کرتے
ہین یعنے گنیش شیو بشن دُرگا سورج کی مورتی ایک سنگھاسن پر براجمان کرکے سب کو پوجتے ہین اور
جس دیوتا پر اعتقاد و رغبت زیادہ ہو اُسکو درمیان مین اور باقی کو ہر چہار طرف چار گوشون پر
بٹھلاتے ہین چار نو سنپردا بیشنوی مین سے کسی کے چیلہ نہین ہوتے اُنہین سے بعض ایسے بھی ہین
کہ خاص کسی ایک دیوتا کا پوجن کرتے اور اپنے آپ کو سمارت کہتے ہین پدھتی پرستش دیوتا کی اور
استوتر یا تھو وغیرہ کے البتہ موجود رکھتے ہین لیکن خاص کسی دیوتا کی اُپاسنا کے گرنتھ جسطرح ہر چہار سنپردا
مین ثبوت اشٹتا کا اپنے سوامی پر کردیا ہے اُس مُلک مین کوئی البتہ دکھن مین سنے جاتے ہین اگرچہ
ہر چہار سنپرداوالے بھی احکام سمرتی کو اسیقدر مانتے ہین کہ جسقدر سمارتگان در باب شانزدہ کرم
وغیرہ عمل کرتے ہین بلکہ بعض معاملات مین اُن سے بھی زیادہ لیکن چونکہ چارون سنپردا مین تقدیم
احکام اُپ نشد و بید کی ہی دسمرتی مین سے صرف اُن احکام کو کہ جو متعلق بھگوت کے حصول کے ہون
مانتے ہین اسواسطے یہ لوگ تو بیشنو نامزد ہوتے ہین اور وے لوگ سمارت علاوہ ازان ہر چہار سنپردا
مین پنچانگ پوجن کا دستور نہین باطنی تو مانسی پوجن اپنے اشٹ دیو کا اور ظاہری مین سالگرام
کا پوجن کرتے ہین تلک اور مالا کا ذکر بھیکھ نشتھا مین مندرج ہوا اور سمارتگان مین منتر اول و اعظم تو
گایتری ہی اور اُس سے سواے دہ منتر بھی جپتے ہین کہ جس منتر پر جسکسی کی رغبت ہووے اور ہر چہار

سنپرداین سوائے گائیتری منتر کے اس منتر کی تقدیم ہی کہ جس دیوتا کے متعلق وہ سنپردا ہی اس بھگت مال مین جو بعض
جگہ سمارت سنپردا کا ذکر ہوا ہی تو وجہ یہ ہی کہ اُن لوگون مین کسی کسی کو بھگوت آرادھک ایسا دیکھا کہ بھول
کر دوسری طرف توجہ نہین ہوتی ظاہر ہی کہ بھگوت کو اپنا انینہ داس عزیز ہی جو کوئی ہو وہی بھگوت کا
بھگت ہی بھگوت کو قوم ہنر علم بزرگی دولت وغیرہ پر کچھ نظر نہین صرف انینہ بھگتی درکار ہی بالمیک
سوپچ شوری گج گنکا شُکر یوہنومان بھبیکھن پرہلاد وغیرہ ہزارہا بھگتون کی کتھا برائے شہادت
کافی ہی اور گیتا مین فرمایا ہی کہ انینہ چت سے بھجن کرنے والے کو سلبھ ہون دوسرا قول ہی کہ انینہ
ہمیشہ کیرتن کرنے والے کو مُکت دیتا ہون انینہ لفظ کے معنی بحالت ابتدا تو یہ ہین کہ اپنے سوامی
سے سوائے حیلتا و صریحاً کسی اور کا کسی طرح تعلق ہنو نہ آرادھن کسی سے تعصب اور بحالت
اوسط یہ ہین کہ روبروے تصور حبیب الوپ اور سیوا چرن کمل اپنے سوامی کے برمھ لوک تک کے
پدارتھون کو بے حقیقت و ناچیز جانے اور دوزخ وغیرہ و جملہ آفات کا خوف بسبب استقلال بھگتی
اور بھگوت کے جاتا رہے و بحالت اخیر یہ ہین کہ سوائے اپنے سوامی روپ راس کے اور کوئی
دیدۂ ظاہر و باطن کو نظر نہ آوے ہر سہ حالت ایک سے سوائے دوسرا مقبول اور واجب الاعتقاد
نہین اور اصول کی بات ہی کہ وہ صورت مرغوب اور حسین پر ایک شخص کا عشق نہین ہو سکتا
چنانچہ ایک تمثیل بھی یاد آئی یعنی فاسق فاجر نے ایک عورت خوبصورت کو کہا کہ مین تیرا عاشق
ہون اُسنے جواب دیا کہ فلان عورت از بس خوبصورت ہی اُس پر عاشق ہو وہ شخص اُس
عورت کی تلاش مین گیا پھر آکر کہا کہ کوئی عورت نہ ملی اُس عورت نے جواب دیا کہ تیرا امتحان
کرتی تھی اگر تو حقیقت مین میرا عاشق تھا تو دوسری عورت کی تلاش مین کسواسطے گیا تھا در مین صورت
نہ معلوم کہ جنکے اعتقاد چند طرف ہین اور اصلی مراد کا دینے والا سوائے اُسکے کہ جس کی پوجا پتری
کرتے ہین کسی اور کو جانتے ہین تو اُن کو عشق کیس مین اور کسطرح ہوگا اور کیونکر منزل مقصود کو
پہونچین گے باوجود ایسے اعتقاد کے تماشا یہ ہی کہ جو شخص حسب قاعدہ شاستردن کے ایکطرف
لگے ہین اُن کو بمقتضائے خوش عقلی اتہام تعصب اور بے اعتقادی کا لگاتے ہین حالانکہ وے
ہرگز و مطلق کسی سے تعصب نہین رکھتے اور حبتار تھ جیسا جس دیوتا کا درجہ اور قرینہ ہی اعتقاد دل

لہ جیون کا ٹیون یعنی بعینہ ۱۲

اُسکو ویسا ہی مانتے ہین ہان مثل اُن لوگون کے ہر ایک کو ایشر نہین مانتے بدین سبب کہ ایشر حسب قول شاسترون کے ایک دو چار نہین مطلب اس طوالت سے یہ ہی کہ ایک در گیر محکم گیر جو سگ خانہ بخانہ پھرتا ہی ہرگز شکم سیر نہین ہوتا اور جو سگ ایک دروازہ پر قناعت کرتا ہی باوجود نجاست اور ناپاکی کے مالک خانہ کو ایسا عزیز ہو جاتا ہی کہ خود خبر گیری کرتا ہی اور یہ بھی لائق غور ہے کہ پسر زن فاحشہ والد کس کو کہے۔

بھگوت کے اوتار لینے اور موافق خواہش بھگتون کے چرتر کرنیکے وجوہات
अवतार

اب یہ سوال ہی کہ اس ترجمہ و نیز شاسترون مین بھگوت کی یہ مہما لکھی گئی کہ وہ اچیوت انت و بیاپک سچدانند گھن پورن برمھ پرماتما ہی کہ بید جس کو نیت نیت کہتے ہین اور اسی کا بیان ہوا کہ کسی بھگت کے واسطے سوامی اور کہین ٹہلوا چروا ہے کہین مشعلچی کہین سنار اور کہین چور کہین ساہوکار کہین بیٹا کہین باپ کہین عاشق کہین معشوق کہین یار کہین رشتہ دار ہوا پس اُس مہما کی طرف خیال کرکے اگر ایسے چرترون پر نگاہ ہوتی ہی تو کمال درکمال تعجب ہوتا ہی اسکا کیا حال ہی سو واضح ہو کہ اُن لوگون کا تو یہ اعتراض نہین اور نہ اُنکو کچھ جواب مطلوب ہی کہ جو بھگوت اور شاستر کے جاننے والے ہین کسواسطے کہ اُنکو یہ چرتر پرم آنند کے دینے والے و دافع جملہ شبہات اور بخشندۂ بھگوت بھگتی اور پریم مستقل کے ہین بلکہ اُنکو بھگوت چرترون سے سوا ے اصلاً و مطلقاً اور کسی کتھا پر رغبت نہین ہوتی کسواسطے کہ اُن چرترون کو یہ طاقت اور پرتاپ ہی کہ روپ انوپ اور چھب مادھری بھگوت کی صفحۂ دل پر ظاہر کرکے بھگوت پرا ین کر دیتے ہین باقی رہے اشخاص ناواقف سو اُن کی خدمت مین عرض ہی کہ اس سوال کا جواب صوحتاً بالفاظ مختصر اور ضمناً بہ حیلہ خواہش بھگتان و کرنا و دیالتا بھگوت کی اکثر جگہ تحریر ہو چکا ہی اور یہان بھی مختصر لکھتا ہون بید سرتی فرماتی ہی کہ بھگوت پورن برمھ پرماتما اپنے بھگتون پر کرپا اور رحم کرکے آویر بھاو ہوتا ہی (आविर्भाव) ساندل سوتر مین لکھا ہی کہ بھگوت کے سروپ دھارن کرنے مین صرف کرپا اور رحم اور بھگتونکے باعث ہی بھگوت نے گیتا جی مین فرمایا ہی کہ بھگتون کی رچھیا (ہرغدن[۱])

[۱] عقل متنزل و معتقد جلد ۱۲۵

کرنے کو اور دھرم کے قائم کرنے کو ہر ایک جُگ مین اوتار لیتا ہون اُن میرے جنم اور کرمونکے
جاننے سے پھر جنم نہین ہوتا پس بموجب اُن قولون کے جبکہ بھگوت اپنے پرم دھام کو چھوڑکر
ظاہر ہوتا ہی تو جو چرتر کرتا ہی وہ باعث رحم اور کرنا کا اوپر بھگتون کے ہی بدین وجہ کہ وے بھگت اُن
چرترون کو کیرتن کرکے اور اپنے سوامی کی کرنا و دیالتا کو دیکھکر اُسی طرف لگے رہتے ہین دوسری
طرف رجوع نہین ہوتے اور دیگران کو بھی بدولت اُن چرترون کے نجات ہوجاتی ہی علاوہ ازان
بھگوت بھگتون کو ہر وقت تصور و خیال اپنے سوامی کا رہتا ہی اور جو بات ضرورتاً پیش آتی ہے
تو سواے بھگوت کے اور کسی طرف رجوع نہین لاتے پس بموجب قاعدہ اور اصول کے بروقت
ضرورت بھگوت کے اُسی کا آنا واجب اور لازم آتا ہے کہ جس کا اُس بھگت کو تصور رہتا ہی اور
اگر یہ گفتگو ہو کہ بھگوت کو سب کچھ سمرتھا اور طاقت ہی کیا اور کسی طرح وہ کاربرآری نہین ہوسکتی
خود آنے کی کیا ضرورت ہی واضح ہو کہ اس اعتراض سے اول تو قاعدہ اصول مین فرق آتا
ہی یعنی تصور تو کرے کسی خیال کا اور کاربرآری ہو کسی اور طرح یہ کب ممکن ہی دوم اُن قولون مصرحہ
بالا کے بموجب رحم اور کرنا مین بھگوت کے خلل پڑتا ہی کیا معنی کہ جب بھگتون کو ضرورت ہوئی
اور خود نہ آیا اور دیگر کسی طرح سے کاربرآری ہوگئی تو وہ ارشاد بھگوت کا اور رحم کہان راست
رہا کس واسطے کہ اُن قولون مین یہ بات لکھی ہی کہ خود آتا ہون یہ بات نہین لکھی کہ کاربرآری
کردیتا ہون اور اسی اعتراض کے جواب مین ایک حکایت بھی یاد آئی یعنی داراشکوہ یا کسی اور عمدہ
نے یا بالال یا کسی اور صاحب کمال سے پوچھا کہ ایشر کو سب کچھ طاقت ہی اوتار لینے کی کیا
ضرورت ہی کسی اور طرح بھگتون کی کارروائی کیون نہ کردی صاحب کمال موصوف اُس
روز خاموش رہا اور ایک تصویر اُسکے پسر خُرد سال کی ایسی بنوائی کہ مُطلق کچھ فرق اُس کے
پسر کی صورت سے نتھا اور خدمتگار کو سمجھا دیا کہ جس وقت ہم اور عمدہ مذکور جمنا کی سیر کو کشتی پر سوار
ہون اُس وقت وہ تصویر لے آنا چنانچہ خدمتگار وقت معہود پر لے گیا اور صاحب کمال اُس طفل
تصویری کو لیکر عمدہ کو دینے لگا لیکن وہ تصویر ہاتھ سے چھوٹکر جمنا مین گر پڑی عمدہ مذکور اُس
تصویر کو اپنا پسر سمجھتا تھا بیتاب ہوکر فوراً جمنا مین کود پڑا اور کچھ فکر اپنی جان اور ڈوبنے کی نہ
کی صاحب کمال نے نکلوایا اور پوچھا کہ تمھارے نوکر اور ملاح صدہا موجود تھے تم کسواسطے

جمنا مین کو دپڑے عمدہ نے جواب دیا کہ مجکو بسبب محبت اور اُلفت اُس طفل کے یہ پرتاب اور ہوش نرہیہ
کہ کسی سے کچھ کہون اسواسطے خود کو دپڑا صاحب کمال نے جواب دیا کہ یہی اُس بھگوت کا حال ہی
کہ جب اپنے بھگت کو تکلیف مین دیکھتا ہی تو بمقتضاے رحم اور دیالتا کے بیتاب ہوکر خود
چلا آتا ہی علاوہ از دلائل مصرحۂ بالا بھگوت کا وعدہ مستقل ہی اپنے بھگتون کی خواہش پورن کرتا
ہون اور اُن اشلوکون کے ترجمہ چند جگہ اِس کتاب مین مندرج ہوئے پس اُس وعدہ کے موافق
جیسی خواہش بھگت کی ہوئی وہی آکر خود بھگوت نے پورن کری اِس سے سوا بھگوت اور اُسکے
چرتر مثل کلپ برچھ کے ہین جیسا جس کسی کو اعتقاد ہی اُسکو ویسا ہی پھل دیتے ہین چنانچہ سری
رام چند سوامی سویمبر مین جانکی مہارانی کے اور بھگوت سری کرشن رنگ بھوم مین متھرا کے
راجگان کو راجا اور راجپسان کو کال روپ اور عورتون کو حسین جوان و علی ہذا القیاس موافق
طبع ہر ایک کے معلوم ہوئے پس ثابت ہوگیا کہ جس بھگت نے جس بھاؤ سے تصور کیا اُس کو
اُسی بھاؤ سے نظر آئے اور ویسا ہی پھل دیا اور ویسے چرتر کیئے ایک حال بندہ نے بچشم خود
دیکھا یعنی برج جاترا کے جب برسانہ مولد سری رادھکا مہارانی مین جانیکا اتفاق ہوا تو
وہان کی عورات جاتریون سے پیسا کوڑی مانگنے لگین کسی نے کہا کہ جب یہ بات کہوگی
کہ نند نندن برج کشور ہمارہ بہنوئی ہی تب کچھ دیوین گے عورات ممدوحہ مفتخرالیہم نے بمقتضاے
اپنے رشتہ اور بھاؤ کے اِس رادھکا لیہ اور اُسکے جانبداروں کو سو صلوات سنائین اور
بھگوت بھگتون اور رسکون کے دل مین ایک سماج روپ انوپ پریا پریتم کا ظاہر کردیا اُسوقت
ایک دو کا تو یہ حال دیکھا کہ پریم کا پرواہ آنکھون سے جاری تھا بھگوت کی چھب ادھرہی کے
تصور مین محو و مدہوش تھے اور اُن عورات کو بھگوت کی سکھی جان کر پرنام کرتے تھے اور
بعض نالایقون کو دیکھا کہ اُن عورات سے بدشنام وہی پیش آکر بنظر کاذب دیکھتے تھے اور ہنسی
و قہقہہ اُنکے ساتھ کرتے تھے اب غور کرنا چاہیئے کہ ایک فریق کو گالیون نے مہامنتر کا پھل
دیا اور دوسرے فریق کو ہے عورات اور اُنکی گفتگو باعث دوزخ اور جہنم کا ہوا غرض جس
کسی کو بھگوت اور اُسکے چرترون مین جیسا بھاؤ ہی اُسکو ویسا ہی ظہور مین آتا ہی اور شاسترون
مین صاف لکھا ہی کہ بھگوت کے چرتر بھگتونکو تو آنند دینے والے اور دُشٹ اور مکھون کو جہنم

دینے والے ہین جس طرح آفتاب کو کمل تو دیکھ کر شگفتہ ہوجاتا ہے اور کمودنی پژمردہ یا تمام جہان کو تو بصارت حاصل ہوتی ہے اور چند و شپر کی بینائی جاتی رہتی ہے درین صورت کوئی مقام شبہہ و شک کا نہین کہ بھگوت سمرتھ اور مالک اور اپنے وعدہ کا مستقل اور اپنے قولون کا راست کرنے والا اور اپنے بھگتون پر از بس راحم و دیال ہے جو چرتر اُس نے کیئے اور آیندہ کریگا سب راست و درست ہین اعتراض و ترک کو ہرگز گنجایش و دخل نہین معتقد اور پریمیون کو توے چرتر بالضرور و لاریب پرم آنند اور بر مہد کے دینے والے ہین اور بکھ اور نامعتقد مردون کو نامعتقدی کا اعتقاد بڑھا کر جہنم کے دینے والے کسواسطے کہ کلپ برچھ سے خواستگار راحت کو راحت ملتی ہے اور خواستگار رنج کو رنج کہ ذکر پہلے بھی بیلا نوکرن نشٹھا مین مندرج ہوا ہے مجکو اعتراض کرنے والون کے سوال پر کمال تعجب ہوا کہ انھون نے بلا سمجھنے اور سوچنے کے کسواسطے ایسا سوال مجہول اور نامعقول کیا کس واسطے کہ جن بھگتون کے چشمہاے دل کو سواے بھگوت کے اور کوئی نظر نہین آتا اور نہ ظاہر مین سواے اسکے اور کسی کو جانتے ہین تو جو اُنکو خواہش کسی طرح کی ہو اُس کا انجام دینے والا سواے بھگت بتسل کرپاسندھ کے اور کون تجویز کیا جاوے اور اُن بھگتون کی چشمہاے ظاہر و باطن کو سواے اُسکے کون نظر آئے

بیان نقصان کوسنگ اور فائدہ سوسنگ

اب یہ تحریر ضرور ہوئی کہ فی الفور کونسی چیز لائق ترک کے ہے اور کونسی چیز لائق اختیار کرنے کے سو معلوم ہو کہ دشٹ اور کھل اور بکھون کی صحبت کا ترک بلا توقف از بس ضروریات اور واجبات سے ہے اُن کی تعریف اور توصیف تو لکھنی کچھ ضرور نہین کہ قلیل از کثیر بعض نشٹھا اور بالخاص اس خاتمہ مین لکھ آیا ہون اُن کی صحبت کو معجزہ تصور کرنا چاہئے جدا جدا صورت سے لوگون کو پیش آتی ہے یعنی بعض کو تو مثل عقرب اور زنبور سیاہ کے ہے اور بعض کو مثل سگ دیوانہ کے اور بعض کو شراب کی رنگت دکھاتی ہے اور بعض کے واسطے زہر قاتل ہوجاتی ہے گسائین تلسی داس جی نے واسطے ترک صحبت ان لوگون کے اُتر کانڈ مین فرمایا ہے ؛ او داسین نت رہے گسائین ؛ کھل پر ہری سوان کی نائین ؛ معنی اس چوپائی کے مختصر یہ ہین کہ کھل یعنی دشٹ سے بدرجہ اوسط

رہنا چاہیئے اور مثل سوان یعنی سگ کے ترک اُسکا واجب ہی مطلب بدرجۂ اوسط رہنے سے یہ ہی کہ سگ سے اگر محبت اور پیار کیا جاوے تو وہ جسم کو لگ کر اور چاٹ کر ناپاک کر دیوے اور اگر مار کر نکالدیا جاوے تو عف عف کرے اور کاٹ کھاے ہر دو صورت مین نقصان ہی اور بدرجۂ اوسط رہنے مین کچھ نقصان نہین بلکہ ٹکڑا ڈالدینے مین کچھ حرج نہین ہوتا ہی یعنی اس چوپائی و تمثیل سے ممانعت احسان اور سلوک کر دینے کی نہین ممانعت واسطے دوستی اور دشمنی اُن اشخاص کے ہی اور بدرجۂ اوسط رہنے کی اجازت ہی کسی نے نسبت ایک دو شخص کے التزام کے ساتھ جو عمل اُس چوپائی پر کیا تو سب طرح خوش رہا غرض ترک کرنا صحبت بکھ اور دشٹون کا ازبس ضروریات سے ہی بھول کر نزدیک نجاے اور جیسا ترک کرنا بکھ اور دشٹون کا اور اُنکی صحبت کا کمال ضروریات سے ہی ایسا ہی اختیار کرنا ست سنگ اور صحبت بھگتون کا ازبس واجب اور ضرورتر ہی ست سنگ وہ چیز ہی کہ جن مدارجات کا ملنا وہم اور قیاس سے باہر ہووے آسانی ملجاتے ہین اِس جہان اور بہشت کے سُکھ تو خفیف ہین برمھ آنند کا سُکھ بھی ست سنگ کی برابری نہین کر سکتا بلکہ وے سب سُکھ خادم ست سنگ کے ہین سب دست بستہ حاضر ہوجاتے ہین کہ جس حالت مین کہ پورن برمھ پرماتما ست سنگ کی بدولت سہولیت اور آسانی سے ملجاتا ہی اور جہان ست سنگ ہی وہان خود معہ دیوتاؤن کے حاضر اور موجود رہتا ہی پس اگر دیگر مدارج اور سُکھ حاصل ہوجاوین تو کیا بعید ہی ست سنگ کو وہ پرتاپ ہی کہ اجامیل سا گنہگار جم دوتون کو مار پیٹ کر اُس مقام پر پہونچا کہ جوگیون کو مشکل ہی طوائفان مجسم گناہان کو وے مدارج ملے کہ رگناتھ سوامی اور ناتھ جی مہاراج فریفتہ ہوگئے اور اپنے قرب اور نت بہار مین اُنکو جگہ دی بالمیک اور نارد جی کے حال پر نگاہ کرنی چاہیئے کہ پہلے وہ کیا تھے اور اب بدولت ست سنگ کے کیا ہین غرض کس کے نام کی خصوصیت کیجاوے جو کوئی جس مرتبہ اور درجہ کو پہونچا ہی وہ سب ست سنگ کی عنایت ہی جس کسی کو سنسار سمدر سے اترنا ہو ست سنگ کرے بلا ست سنگ نہ نام کیرتن حاصل ہوتا ہی نہ بھگتی بھگوت

وجہ مقرر ہونے نشٹھا کیتر کی اور بضمیمہ اُسکے مہاتم نام کیرتن کا

اِس بھگت مال پر دہین مین جو بیس نشٹھا مندرج ہوئی اور ہر ایک نشٹھا کی تعریف مین یہ لکھا گیا کہ اسی نشٹھا

سے بھگوت حاصل ہوتا ہی اب طبیعت تزلزل مین ہی کہ اُنہین سے کس کے موافق عمل کرنا چاہیئے اور اگر کسی ایک نشٹھا سے بھگوت حاصل ہوتا تو اسقدر نشٹھا کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی صرف ایک نشٹھا لکھدینی کافی تھی اور اگر یہ چہتے چوبیسون نشٹھا درست ہین تو یہ بھی بیان کرنا چاہیئے کہ اُنہین کونسی نشٹھا ایسی ہی کہ جس سے مطلب جلد تر حاصل ہو جواب یہ ہی کہ سب نشٹھاؤن کی جو کچھ ماتحریر ہوئی ہی سب راست و درست ہی نوعے و بنجے جاے شک و شبہہ کی نہین ہی اُن مین سے کسی ایک نشٹھا پر طبیعت مستقل ہو جانی چاہیئے وہی ایک نشٹھا اس سنسار سمدر سے پار اُتار دیوے گی دوسری نشٹھا کی ضرورت نہوگی اور اسی ایک نشٹھا کے اعتقاد و استقلال کو یہ پرتاپ ہی کہ ماقی دیگر نشٹھاؤن مین کمالیت خود بخود ہو جاویگی جسطرح ایک چراغ کے روشن ہونے سے سب چیز موجودہ خانہ نظر آجاتی ہین اور جس نشٹھا پر اس شخص کی طبیعت رجوع ہو اُس نشٹھا سے سواے واسطے حصول بھگوت کے دیگر سادھن ضرور نہین ابتدا مین وہ نشٹھا سادھن روپ ہی روز بروز محبت کی ترقی کرکے کمالیت کو پہونچا دیتی ہی وجہ مقرر ہونے نشٹھاؤن کثیر کی یہ ہی کہ جملہ اشخاص باہمدگر مختلف المزاج ہین کسی کی طبیعت تو طرف بال چرترون کے راغب ہی اور کسی کی طرف مادھرج سرنگار کے کوئی ہنسی کھیل سکھا بھاؤ کے چرترون پر دل لگاتا ہی اور کوئی الیشر تادکر پالتا کے چرتر پر مائل ہی وعلی ہذالقیاس ہر ایک اپاسک حسب رغبت طبع خود بھگوت کے حسن تصور مین رجوع ہوتا ہی پس اگر شاسترون مین اُن کے ہر ایک بھاؤ کی نشٹھا مندرج نہوتی تو بلا مقرر ہونے قاعدہ آرادھن اُس نشٹھا کے ہرج کمال بھگوت کے حصول مین ہو جاتا تصدیق اس تحریر کی خود بھگوت کے چرترون سے ہوتی ہی کہ بھگوت نے سب نشٹھاؤن کے متعلق اپنے چرتر کیئے تاکہ جیسے چرترون پر جس کسی کو رغبت ہووے ویسے چرترون سے دل لگاکر بھگوت پراپن ہو جاوے درینصورت چوبیس نشٹھا جو تحریر ہوئی مناسب اور ضرور تھی بلکہ جسقدر زیادہ لکھی جاتی اُسی قدر زیادہ تر صراحت ہوتی یہی بات دیباچہ مین جہان بھگتی کے اختلافات کا جواب لکھا گیا ہی اول ہی وجہ مین بنا مفرد قاعدہ کے مندرج ہوئی یہان اُسی کو تصریح درج کر دیا اگرچہ یہ نہین کہا جاتا کہ اُن نشٹھاؤن مین فلان نشٹھا سے بھگوت جلد حاصل ہوتا ہی اور فلان سے بدیر کسواسطے کہ یہ چوبیس نشٹھا آواگون کے سمدر سے پار ہونے کو مثل چوبیس کشتی کے ہین جس کشتی پر سوار ہوگا بیشک پار ہو جاوے گا کشتی پر بیٹھنے

یعنی اعتقاد وعمل کامل کی دیر ہی ملاح کو بمقتضاے اپنے رحم کے مطلق پار اُتار دینے مین دیر نہین لیکن
زمانہٗ حال یعنی کلجگ کے واسطے جو کچھ شاسترون مین لکھا ہی وہ لکھتا ہون پراشر سمرتی مین کہ واسطے
زمانہ کلجگ کے مختص ہی لکھا ہی کہ ست جگ مین بھگوت کا دھیان اور تریتا مین جگیہ اور دواپر مین
بھگوت کی پوجا کرنے سے اودھار ہوتا تھا اور کلجگ مین صرف بھگوت کا نام متقدم ہی اور اس قول کی موید بھاگوت
واسکند و پدم پوران وغیرہ ہین رام تاپنی مین بید سُرتی فرماتی ہی کہ نام کی بدولت پورن برمھ پراتما
حاصل ہوتا ہی نام مہاتم کو دہی گرنتھ مین سوتر و سمرتی و پوران بید وغیرہ سے و نیز دلائل معقول
سے ثبوت کامل حصول مکتی کا صرف بھگوت نام سے ایسا کچھ لکھا ہی کہ وہ گرنتھ پڑھنے اور سننے سے
تعلق رکھتا ہی جسقدر مذہب اور طریق دیکھے اور سنے اُنکے پیروان اپنے طریق کو ترجیح دیکر
باہمدگر لڑتے جھگڑتے ہین لیکن بھگوت نام کی مہما اور بزرگی مین سب متفق اللفظ اور برابر ہین کہ یہ نام
سب کام ہردو جہان کے کردیتا ہی تجربہ کی بات ہی کہ ایک مکان مین دس آدمی سوتے ہین
اور سب کو غفلت خواب کی برابر ہی اُن مین سے کسی ایک کا نام لیکر کسی نے آواز دی تو وہی
شخص جاگتا ہی جسکا نام لیکر پکارا گیا دیگر اشخاص کو کچھ خبر نہین ہوتی اس دلیل سے دو بات
بزرگی نام کی ثابت ہوئی ایک یہ کہ جس حالت مین شخص غافل نام کے پکارنے سے ہوشیار ہو کہ
موجود ہو جاتا ہی تو وہ بھگوت کہ ہر وقت ہوشیار و خبردار و بیاپک ہی کسواسطے روبرو نہو جائیگا
دوم یہ کہ اُس دلیل سے نام اور نامی کو ابھیدتا ثابت ہوئی یعنی جو نام ہی وہی نام والا ہی پس جبکہ
نام بھگوت کا کہ حقیقت مین بھگوت ہی ہر وقت زبان پر رہیگا تو شخص جاپک کیون نہ برمھ روپ
ہو جائیگا شاسترون کا جو یہ قول ہی کہ نام کے لینے سے تمام گناہ زمانہٗ سابق و حال کے جاتے رہتے
ہین اُسکی تنقیح نام مہاتم کو دہی مین خوب لکھی ہی یعنی معترض نے اعتراض کیا کہ اگر دھوکہ اور
بھول مین ایکدفعہ نام لینے سے سب گناہ جمع شدہ سابق و حال کے زائل ہو جاتے ہین
تو وے لوگ دنیا و آخرت مین کسواسطے رنج و ملال اُٹھاتے ہین جواب یہ ہی کہ بعد اُس ایکدفعہ
نام لینے کے جو نام نہین لیتے تو نہ لینے نام کے گناہ مین ماخوذ ہو کر طرح طرح کے عذابون مین
گرفتار ہوتے ہین اگر بلا فرق نام لیتے رہین تو کوئی گناہ نہ ہو اور برمھ سروپ ہو جاوین اور
چونکہ پارچہ صاف اور سفید پر سیاہی بہت جلد اثر کرتی ہی تو جنکے زبان سے ایکدفعہ نام برآمد

ہوا اور وے پھر نام نہین لیتے تو اُنکو گناہ نہ لینے نام کا زیادہ تر ہوتا ہی مطلب یہ نکلا کہ بھگوت کا نام ہردم اور ہر لحظ زبان سے برآمد ہوتا رہے تا کہ پھر کوئی گناہ نزدیک نہ آوے اور جن لوگون نے ایک دفعہ بھی کسی طرح وہ نام لے لیا ہی اُنکو تو کمال ضروری ہی یہ سدھانت ایسا ہی کہ کوئی شبہہ یا اعتراض لازم نہین آتا اور اگر کسی کو شبہہ ہو تو اجامیل کے مکت ہونیکا کہ مدت العمر گناہ کیئے تھے اور پسر کے نارا ین نام لینے سے مکت ہوا اصول اور قاعدہ پیدا کر کے دلائل معقولی یا منقولی سے ثابت کرو ہی غرض اس زمانہ کلجگ مین سوائے نام مبارک میرے سوامی کے کوئی تدبیر فائق اور بہتر ایسی نہین کہ جلد تر منزل مقصود کو پہونچا دیوے اور نہ اُسکے عمل مین کسی طرح کی مشکلات ہین نہ کچھ خرچ ہوتا ہی صرف زبان سے کہنا چاہیئے جن لوگون نے انینہ ہو کر اُس نام نامی کی پناہ اور سرن لی ہی وے ہی بھگت ہین اور وے ہی بھجن آنند وہی سادھ ہین اور وہی بیشنو

غرض مؤلف کی بخدمت بھگوت بھگتون اور گذارش بجناب سری سیتاپت سُو بھادھام کے

اب بھگوت بھگتون اور اُپاسکون کے چرن کملون کو ونڈوت کر کے عرض کرتا ہون کہ یہ چرتر بھگوت اور بھگتون کا سب پاپ اور دُکھون کو دور کرنے والا اور بھگو ت کے چرنون مین پریت کا بڑھانے والا اور سب سکھ دونون جہان کے بخشنے والا پرمانند کا دینے والا جیسا موافق عقل ناقص اور فہم نادرست کے مجھ سے ہو سکا تیار کر کے پیش کیا چونکہ تمھارے پرم پریم کے چرترون سے مجسم ہی اسواسطے بلا لحاظ میرے اعمال ناقصہ کے بیشک لائق ایجاب و منظوری کے ہی اور سنپرداون کا پرم آنند کا دینے والا ہی کیونکہ کہ سب سنپرداؤن کے آچارج اور قواعد اور عقائد کا حال بلا کم و کاست مع تعظیم و فضیلت تمام مندرج کیا ہی ناواقف و نادانی میری امر دیگر ابتدائے ترجمہ سے تا انتہا ایک اس سدھانت پر نظر رہی ہی کہ جسطرح ہو سکے نشٹھا کے ذریعہ سے یا چرترے یا نام سے یا سنپرواسے بھگوت پورن برہم سچدا نند لچھن چھپ سدرسُو بھادھام کے چرترون اور روپ الوپ مین ناواقفون کو محبت اور واقفون کو ترقی و استقلال حاصل ہو البتہ دو تین قصور دیدہ و دانستہ ہوئے ایک یہ اکثر جگہ اشخاص زمانہ کا حال کہ حقیقت مین وہ میرا حال ہی مندرج ہوا ہی سو اُسکی وجہ صاف ظاہر ہی کہ سنگرہ اور تیاگ بلا جانے امر نیک و بد کے نہین ہو سکتا دوم یہ کہ بعض جگہ دے مطلب اور غوامض اور بھاؤ مندرج ہوئے ہین کہ جو اشخاص کھود اور نا معتقد ان سنپرداؤن سے پوشید

رکھنے کے لائق تھے سو اس بات مین اطمینان یہ ہی کہ اُن لوگون کو نوبت پڑھنے اور سُننے اُن مطالب اور
غوامض کی نہ پہونچے گی اور اگر ہزار دو ہزار مین کسی ایک نے پڑھ سُن لئے تو اُسکے لطف اور بھاؤ
اور اصلی مطلب سے بالضرور ناواقف رہین گے بلکہ بطور قصص وحکایات کے سمجھین گے کسواسطے
کہ اس رس کے وہی حصہ دار ہین کہ جنکی بھگوت چرنون مین محبت ہی اور اُنکے ہی واسطے وے
بھاؤ اور مطالب تحریر ہوتے ہین سوم بھگوت بھگت اِسقدر بیشمار ولا انتہا گذرے کہ سمدر کے قطرے
شمار ہو سکتے ہین اور بھگتون کی شمار نہین ہو سکتی اور اس ہیچمدان نے تھوڑے سے بھگتون کی کتھا
لکھکر خاتمہ لکھدیا بلکہ جسقدر اصل بھگت مال مین مندرج تھے اُنکے نام بھی قلم انداز کیئے سو اگرچہ اُسکا
جواب نہین لیکن بھگتون کے چرتر اگر ہزار دو ہزار کتابون طویل مین کوئی شخص لکھے تب بھی وہی
قصور عائد ہوگا اور چرتر بھگتون کے خاتمہ کو نہ پہونچین گے پس واجب العطا ہون یا جہان میرے
دیگر قصورات پر بمقتضاے رحم کے نظر نہ فرمادین گے وہان اس قصور پر بھی لحاظ نہوگا ہے رام ٭ ہے رام
(کوشلیا ماتا ۱۲)
بھدر ٭ ہے رام چندر ٭ ہے بیدھس ٭ ہے رگھنایک ٭ ہے ناتھ ٭ ہے سیتا بر ٭ ہے سیتاپت ٭
(راجہ دسرتھ ۱۲ — براہمن ۱۲ — ہمقوم ۱۲ — رعایا داس وداسی ۱۲ — رعایا جنکپور ۱۲)
ہے سرناگت تپسل ٭ ہے اودھ بہاری سکھراس ٭ ہے چھب سمدر سوبھادھام ٭ ہے سچدانند گھن
(ہم نوین والے سرناگت ۱۲ — دوست دوست ہمچو ۱۲ — سرنگار یا سکہ جنکپور کی استری ۱۲ — آنانی وشانت)
پورن برھم ٭ ہے کوشلیا کے پرم منوہر سکمار ٭ ہے پتت پاون ادھم اودھارن دین بندھو ٭ جیسا
(رکھنے والے ۱۲ — پاپشیل آپاسک ۱۲)
میرا حال پیر اختلال ہی کس طرح کس زبان سے گزارش کردن کہ آپ کو بلا عرض کے بخوبی معلوم ہی میری
برابر پتت وادھم وگنہگار ومست مند واسطے تمثیل کے بھی کوئی نہین اور نہ اس بات پر مجکو غور و
استقلال ہی کہ چھوٹے سے راجہ کا غلام اپنے آقا اور رعایا کے ہزارہا گناہ کرکے سزا وغیرہ سے بری
رہتا ہی بلکہ سب پر حکومت کرتا ہی جس حالت مین کہ بین درم ناخریدہ غلام بلکہ خانہ زاد نسلاً بعد
نسل تھے پورن برھم کا ہون کہ جسکی مایا ایک ادنی وناچیز کو بے انتہا برہمانڈون کا مالک بنا دیتی
ہی پس مجکو کیا جاے خوف خطر کی کسی سے ہی لیکن کیا سر مارون اور اس دل کمبخت کو کیا کرون
کہ کسی طرح نہین مانتا اور نہ آپ کی طرف رجوع ہوتا ہی قطع نظر از اعتقاد مصرحۂ بالا جس قدر
کہ ٹھاکر اور منکہ لوگون کی اندر کے رضامندی سے رضامند اور تھوڑی سی بھی ناخوشی سے ناخوش
ہو کر اُنکی سیوا کو مقدم تر جملہ مقدمات پر سمجھتا ہون اگر اُس سے کروڑوان حصہ بھی خائف و
ہراسان دُکھ درد ہاے آواگون دوزخ کا ہو کر آپ کے چرن کملون کی طرف رجوع ہون

توفی الغفور بیڑا پار ہی لیکن کیا ممکن ہی کہ کبھی بھول کر بھی آپ کی طرف خیال ہو بلکہ یہ حال ہی :: بھجن بن جیوت
جیسو پریت :: دیگر بھجن بن تھپا جنم گنوایو :: دیگر دوے مین ایکو تو نہ بھئی :: ناہر بھجے نہ گرہ سکھ پایہ
بیچ بھاے گئی :: دیگر سب دن گئے بشئی کے ہیت :: دیگر جنم گیو با دہنہ بربیت :: ایسے اپنے اعمال و
افعال قبیحہ پر نظر کرکے جو مآل اور انجام کو سوچتا ہون تو کچھ ٹھکانا اپنا نہین دیکھا اور نہ کوئی سہارا
نظر آتا ہی الا ایک قول کا اور وہ یہ ہی کہ جناب والانے خاص زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہی
کہ جو کوئی ایک دفعہ میری سرن ہو کر اور یہ بات کہکر کہ بھارا ہون مجھے مانگتا ہی تو میرا یہ عہد ہی
کہ سب سے بیخوفی بخشتا ہون اور اس قول مین یہ شرط نہین کہ وہ شخص نیک ہو یا بد دل سے
سرن ہوے یا بظاہر سُو اُس قول کے موافق از راستی از دروغ یا برائے نمایش یا از فریب خواہ
از دل خواہ بظاہر آپ کی سرن ہو کر اور بھارا ہون آواز بلند پکار کر یہ گدائی کرتا ہون کہ کسی جسم
مین جاؤن کسی لوک مین رہون یہ تصور اور چنتون آپ کا شب و روز بلا تزلزل بنا رہے کہ سرجو پرم
پوتر کے کنارہ پر اجودھیا پوری کہ جسکی رج کو برھادک اپنے مستک کا تلک کرکے سدھتا اور سُدھتا کو
پہونچے ہین اور ایک دفعہ درشن جسکا لانتہا جنمون کے پاپ اور گناہون کو دور کرکے سر رام پرا پن کرتیا
ہی سو بہت ہی اُسکے بیچ مین راجدھانی اور راجدھانی کے بیچ مین خود بدولت کا بہار استھان وبہار
استھان کے بیچ مین راج سبھا ہی اور اُسکے پانچ درجہ تو بصورت کمل کے ہین اور درجہ ششم شش
گوشہ ہی اُسپر سہ گوشہ سنگھاسن براجمان ہونے خود بدولت کا ہی اُسکی صفت و ثنا کس سے بیان ہوسکتی ہی
سوکر ورچندرمان اور سورجون کی روشنی جس کے روبرو گرد ہی جواہرات کے جا بجا نقش و نگار ایسی تجلی
اور زیبایش کے ساتھ ہین کہ گویا سب دیوتاؤن کے منترا پنی اپنی اصلی نورانی رنگ سبز سرخ
زرد سیاہ وغیرہ کے بیشمار روپ بناکر ہر ایک موقع مناسب پر واسطے سیوا کے سنگھاسن پر جٹ
ہوگئے ہین اُس سنگھاسن پر بتان یعنی چندوہ چھایا ہی کہ جسکی جگمگاہٹ اور جھلک سے دیدۂ دل
کی نظر خیرہ ہوتی ہی منقش اور موتی اور جواہرات کی لڑیون سے جھالر لگی ہوئی ہین اور زمین اور
در و دیوار وہان کے طلائی اور مرصع اُسی زیبایش و آرایش کے ساتھ ہی کہ جو سنگھاسن پر سری
دسرتھ نندن سیتاپت ادھو بہاری دھنش بان دھاری مہاراج اُس شوبھا و سنگار کے ساتھ

[margin glosses: تمام با آخرہ ۱۲ ؛ ہوا و ہوس والے ۱۲ ؛ ناپاک ۱۲ ؛ خاک ۱۲]

۵۷ اس دھیان کی شرح رام تاپنی وغیرہ تنتر شاسترون مین مفصل ہی اور جنتر پر مستی بکثرت ملتے ہین یہان باختصار لکھا گیا ہی ۱۲

براجمان ہین کہ جسکا بیان بید و برھما سے بھی نہین ہوسکتا اور جو کچھ شاستر اور بیدون نے بیان کیا ہی
تو آخر مین معترف ہوئے کہ بیان سے باہر ہی روشنی ناخن چرن کملون کی برھما و شیو وغیرہ جوگیشران
کو برھمانند کی روشنی بخشتی ہی چرن منوہر بخشندۂ چارون پدارتھ کے اوپر سے شیام اور نیچے سے سُرخ
ایسے سوبھایمان ہین کہ تمثیل سُرخ اور شیام کمل کی اور روشنی جواہرات ہر دو رنگ مذکور کی
از بس پھیکی معلوم ہوتی ہی اور مزید برآن یہ کہ مہارانی جی نے اپنے ہاتھ سے کہین رنگ حنا اور
کہین مہاور کا لگا کر بخوف چنچلتا خود بدولت کے اپنی نظر مبارک کو محافظ رکھا ہی اُن چرنون کے
انگوٹھون چھلّے جڑاؤ اُسپر کڑے اور گھونگھرو مرصع کار پیتامبر دھوتی کی چمک کو شرمندہ کرنیوالی
پہنے ہوئے اور اُسپر چھدر گھنٹا ناف منوہر کے اوپر تربلی جانب پیپ نشان سری تیس کا جوڑ ہی
چھاتی اُسپر دُھکدُھکی اور موتیون کا ہار بار گاز بفت دھانی و باریک جسم منوہر و نازک پر دوپٹّہ
پیتامبری مغرق زری و بٹچہ سے کسے ہوئے ہیکل طلائی سبزون وغیرہ جواہرات سے جڑی ہوئی
ہر دو شانہ اور سینہ پر آکر تا کمر آویزان کنٹھی دوہری چھوٹے چھوٹے دانہ موتیون وغیرہ کی گلے مین
ہاتھون مین انگوٹھی چھلّہ کنگن پہونچی بازوبند نورتن پہنے ہوئے سیام سندر چہرہ ایسا دلفریب منوہر
کہ پورن چندرمان جسکی سنیاتا و منوہرتا کو اور آفتاب و برق روشنی و چمکاہٹ کو اور نیلمن و گھنشیام
ملاحت اور نمکینی کو و کمل و گلاب وغیرہ شگفتگی خوبصورتی کو دیکھ کر ایسے بے حقیقت اور بے رونق
ہین جسطرح آفتاب کے روبرو ذرہ کر یٹ مکٹ پانچ کلغی سر پر اور ہر ایک کلغی مین موتی و چینی
و سبزونکی لڑی آویزان اور جابجا پھول گتھے ہوئے پیشانی پر تلک کی جھلک کانون مین کنڈل اور
جھمکا اُن مین رنگارنگ پھولونکے گچھے مہارانی جی نے اپنے ہاتھ سے بنا کر پہنائے ہین آنکھین رسیلی
اور لجیلی مین سرمہ لگا ہوا رخسارہ تابندہ و سوبھایمان پر زلف پیچدار آئی لبونپر پانون کی
سُرخی اور مہارانی جی کے کسی رمز و کنایہ سے تبسم نمودار اس سوبھا و شرنگار پر واسطے بچانے نظر گذر
کے اگر بیشمار کا مدیو اور سب برھمانڈونکی سوبھا و سندرتا و آرائش مادھریج و ملاحت وغیرہ کو
قربان کیا جاوے تو وہ تمثیل لازم آتی ہی کہ کسی چکرورتی راجہ پر کوئی شخص کانی کوڑی یا خاک کا
ذرہ قربان کرے بانوین طرف سری سیتا مہارانی جی براجمان ہین اُنکو اگر سری رگھنندن
سوامی سے علیحدہ کہا جاوے تو رام تاپنی وغیرہ اُپ نشد اور دیگر شاستروں سے خلاف ہی

بلکہ بموجب نارد پنچرا تر تنتروں کے برمھتیا کا پاپ عائد ہوتا ہی اگر روپ سری رگھنندن سوامی کا
بیان کیا جاوے تو نادھرج اور سرنگار کی اُپاسنا کا ناس ہو جاوے اور حسن و زیبائش و سوبھا
و سندرتا وغیرہ کا نام و اصول باقی نہ رہے پس یہ بات لازم آتی ہی کہ جو رگھنندن سوامی ہین وہی
سیتا مہارانی ہین وہی رگھنندن سوامی جسطرح بھگوت بمقتضاے اپنی کرپالتا و دیالتا کے اوتار
لے کر اور بھگتون کو اپنے چرترون مین اودھار کرتا ہے اسی طرح واسطے جاری کرنے اُپاسنا مادھرج
و سرنگار کے بھگوت نے اپنے دو روپ کیے ہین اور اسیواسطے مادھرج و سرنگار نشٹھا سب نشٹھاؤن
پر اول و مقدم ہی کہ اُس کی بدولت جلد تر بھگوت حاصل ہوتا ہی اور ایک دلیل سری رگھنندن
و مہارانی جی کے واحد ہونے کی پر از لطیفہ اور محو کر دینے والی پریا پریتم کے سماج ہین یہ ہی کہ اُس
سنگھاسن پر جو دونون براجمان ہین تو بسبب صفائی حسن اور لباس اور زیورات زرق برق
کے عکس چہرہ لباس ہمدگر کا چہرہ و لباس ہمدگر پر پڑتا ہی اُسوقت یہ نہین معلوم ہوتا کہ کونسی سیتا مہارانی
ہین اور کون سے رگھنندن سوامی اس تنقیح مین شیو اور شاردا کی بھی عقل دنگ ہی اور مشغول بدیدار ہین
دیگر کسی شخص سے تو کب امتیاز ہو سکتی ہی اور پریا پریتم کے عشق کا یہ حال ہی کہ مہارانی جی تو رگھنندن
مہاراج کے دلمین اور رگھنندن مہاراج مہارانی کے دلمین ہر وقت اور ہر لحظہ بلا فرق بسے رہتے ہین
پس جبکہ ظاہر و باطن دونون کا یہ حال ہی تو کس طرح کہا جاوے کہ رگھنندن مہاراج اور سیتا مہارانی
دو ہین بیشک ایک ہین جس طرح جل اور ترنگ یا لفظ اور معنی غرض اُس جنک نندنی و سر تھمہاراج
کی پر پیہ چتر بدھو سونینیا اور کوشلیا کی لاڈلی رگھنندن سوامی کی پریم پریا جسے کپوت کمبخت نالایق کو اپنے اور اپنے سوامی کو اولس سے پالن
کرنیوالی کی سوبھا اور سرنگار کا بیان کب سے اور کسطرح ہو سکتا ہی تمثیلات تو عورات زمانہ سے متمثل ہو کر لائق تمثیل مہارانی جی
کے نہی اور سندرتا و منوہرتا و سوبھا و سرنگار وغیرہ کی اصل و بنیاد مہارانی جی ممدوح ہین اصل کے ساتھ فرع کی
تمثیل کب ہو سکتی ہی پس اسقدر لکھنا کافی ہی کہ اُس سوبھا اور سندرتا کے ساتھ سری رگھنندن سوامی کے بام انگ اجاگر
ہی کہ جسکی سوبھا و سندرتا کے سبب سے سری رگھنندن سوامی کی سوبھا کو سوبھا و سندرتا حاصل ہوتی ہی لچھمن اور شترگھن
مہاراج چھتر لیئے اپنے اپنے موقع پر سیوا مین کھڑے ہین بھرت مہاراج پنکھا جھلتے ہین ہنومان جی دست بستہ پریم آنند
مگن سامنے موجود ہین برہما و شیو وغیرہ دیوتا اور بھرگ سنکادک وغیرہ رکھیشر اور سب زیر حاضر ہین چتر نگنی فوج سلامی کی

ف پیارے بیٹے کی دولھن ۱۲ ف نام والدہ جانکی مہارانی ۱۲

قواعد کر رہی ہے سگریو ببھیکھن و انگد وغیرہ ڈھال تلوار و دیگر اسلحہ لیئے ہوئے کھڑے ہین چارون بید براہمن روپ سے
استت کرتے ہین راجا دیس دیس کے نذر بھینٹ لیئے منتظر وقت ہو لینے تلک کے ہین گندھرب گاتے ہین اپسرا ناچتی
دیوتا پھولون کی برکھا کر رہے ہین اور وہ سماج سوبھا و آرایش کا بھگتون کے دلون مین سمایا ہوا ہے سب موجود ہے -
بششٹ مہاراج بید سُرتی کو اُچارن کرکے راج تلک کرتے ہین اور یہ خانہ زاد بھی شادان و فرحان اپنے عہدہ کفش برداری پر
حاضر ہے - چھپیہ مہاراج بل جاؤن رام سکے سکھد آیک + مہاراج بل جاؤن رام سب تین سب لائیک + مہاراج
بل جاؤن رام سب سنکٹ موچن + مہاراج بل جاؤن رام جو بلوچن + بل جاؤن رام کرنا تین برنت پال پاتک سرت
بل جاؤن رام کل بھلے بکل تلسی داس راکھو سرن + دوہرہ جانک من جم گنن لسیے جم جکو پرمن جنیہ + تلسی کے اور سہو سیارام چھب برنیہ
کلبلانا خوف سے بقرار و مضطرب ہونا ۱۲

श्रीनाभाख्यहरिप्रियेण हरितामन्तःसरस्यब्जवम् । भक्ताख्यानकपुण्डरीकनिचयं हृन्मोदशान्तिप्रदम् ॥ धृत्वा स्वप्रतिमागुणेन रचिता या भक्तमाला शुभा । कण्ठालंकृतये सदास्तु तुलसीरामस्य सा सेविता ॥ १ ॥ आलानं कलकं जलं छवि-मनोमातंगतुंगस्य किं ग्रन्थोयं कलिकल्मषौघतमसश्चंडांशुरालंबिनं । गेहांध्यप्रतप-त्परक्षपुलिनं संसारवारांनिधेः भक्तानां विरतिप्रदं नवनिधेर्हेतुर्हरेः सन्निधेः ॥ २ ॥ आरंभोऽस्य धरेन्दुनन्दधरणीसंख्यांकसंवत्सरे मार्गे मासि सिते प्रजापतितिथौ चन्द्रास्पजे सत्क्षणे ॥ बाहुदमानवभूमिते हरितिथौ सौमे सिते चैत्रके पूर्तिः पूर्णकला दशा रघुपते रम्यालयेऽम्बालये ॥ ३ ॥

انی سری بھگت مال پرویین سیون سمایت بھگوت جھپب حام کے چرن کملون مین محبت کا بڑھانے والا

जो तीनों ताप हरने को है — विवरण जब हुआ आरंभ

شروع تالیف کی تاریخ از مؤلف

निशेश शरद — भक्तमाल का

جو تینون تاپ کے ہرنے کو ہے نشیش سرد کہ بھگت مال پروین سہ بھگت مکت برد		بسمرن جب ہوا آرنبھ بھگت مال کا کہا کرپال نے سارو کو کہہ یہ تلسی سے

कि भक्तमाल प्रदीपन समुक्ति भुक्ति वरद | कहा कृपालु ने शारद को कह यह तुलसी से

مؤلف نے خود واسطے تاریخ ختم کے فکر کیا تو لائین مین گسائین تلسی داس جی نے اجودھیا کانڈ کے اخیر مین جو سورٹھا
لکھا ہے اس سے کمی بیشی ایک دو لفظ کے تاریخ حاصل ہو گئی سو اسی کا لکھنا باعث برکت و سعادت کا سمجھا

सियाराम पदप्रीति. अवशि होय जग रस | यह शुभ चरित पुनीति, जे सप्रेम गावहिं

विरति سیارام پد پریت اوشی ہووے جگ رس برت سمبت ۱۹۱۱	سورٹھا	सुनहिं । یہ شبھ چرت پونیت سپریم گاو نہ سنہہ

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

کرپاسے سری کرشن جی مہاراج پار برہم پرمیشر کے یہ پوتھی پرم پوتر پشال بھگت مال جسکو اول نارایندا س عرف نابھاجی نے جو ہنومان بنسی تھے بنایا اسکے پیچھے سوامی پریاداس جی نے شرح اسکی بھاشا مین کبت مین تصنیف کی اسکے بعد پہلے پہل ترجمہ اردو زبان مین لالہ لالجی داس نے ۱۸۵۰ء بڑی تحقیقات کے ساتھ کیا علیٰ ہذا اسیطرح گو اکثر لوگون نے اپنے اپنے ڈھنگ رنگ کا ترجمہ کیا اور سمبت ۱۸۹۱ مین لالہ گمانی لال قوم کایستھ نے بھی بہت خوبی سے ترجمہ عمدہ لکھا لیکن اس طرز پسندیدہ اور روش پاکیزہ سے یہ ترجمہ رائے تلسی رام صاحب ولد رام پرشاد اگروال نے تالیف کیا اور عام فہم زبان مین صاف صاف یہ چوبیس نشٹھا قائم کیے (۱) نشٹھا دھرم کرم (۲) بھگوت دھرم یعنی رواج دہندۂ بھگوت بھگتی (۳) سادھو وسیلہ وست سنگ (۴) سرن (۵) کیرتن (۶) بھیکھ (۷) گرو مہما (۸) پرتما وارچا یعنی پوجا تصویر کی (۹) مہا لیلا اوکرن (۱۰) دیا واہنسہ (۱۱) اپاشن یعنی پرت (۱۲) مہا پرساد (۱۳) بھگوت نام (۱۵) گیان دھیان (۱۶) بیراگ وشانت (۱۷) سیوا (۱۸) سوہار د (۱۹) سرنگاروما دھرج (۲۰) باتسل (۲۱) داس (۲۲) سکھ بھاؤ (۲۳) سرناگتی وآتم نویدن (۲۴) پریم۔ اور ہر ایک نشٹھا مین جو جو بھگت گذرے ہین انکا مفصل حال ایسی عمدگی سے لکھا ہے کہ ہر ایک فوراً سمجھے اور بھگتی پیدا ہوجاے حقیقت مین لوک پرلوک کی کامیابی کیواسطے توشل کلپ برکچھ اور کام دھین کے ہے جو شخص اسکو پڑھتے ہین ممکن نہین کہ بھگوت بھگتی انکو نہو جاے اور اگر کسی خواہش دنیا کیواسطے بھی پڑھین توبھی برت جلد کامیابی حاصل کرین کیونکہ اسمین ذکر ایسے بھگتون کے ہین کہ جسکی آرزو پوری کرنے کے واسطے خود پار برہم پرمیشر نے اوتار دھارن کیے ہین اور ہر بھگت کی بات کو قائم رکھا ہے حاصل کلام دنیا مین تین قسم کے آدمی ہین ایک بکت (۲) سادھا سادھک (۳) بشی سو بکت یعنی وارستگان اور سادھک یعنی سالک تو جان سے زیادہ اس پوتھی کو عزیز رکھتے ہین کہ وہی اسکے مراتب و منازل خوب پہچانتے ہین یہ بات سچ کہی ہے ع قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری ٭ مگر لطف یہ ہے کہ پڑھنا اس پوتھی کا بسکہ یعنی خواہان لذائذ دنیاوی کو بھی سودمند ہے کہ مرادات دنیاوی اسکے پڑھنے سے حاصل ہوجاتی ہین اور بھگوت کیطرف طبیعت خود بخود مائل ہوجاتی ہے۔ الغرض جو کچھ مہما اس پوتھی کی لکھی جاتی ہین کم از کم ہے اسکے رموز عارفانہ کے نکات کو عارف ہی خوب جانتے ہین پرمیشر کی دیا سے پوتھی کمال ہی درجہ مقبول و مرغوب عالم ہے فی الحال مطبع منشی نولکشور لکھنؤ بلسر پرستی دعالیہمتی عالیجناب معلی القاب منشی رام کمار صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام گلسر داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ دبمساعی جمیلہ دیگر کارپردازان مطبع بماہ اپریل ۱۹۳۴ء مطبوع ہوئی۔ فقط

श्रीजानकीवल्लभाय नमः

سری جانکی بلبھائیہ

شری جانکی بلبھ کرپا سندھ کے چرن کملون کو ڈنڈوت کرکے فرہنگ الفاظ سنسکرت اور بھاشا کی جو مندرج نسخۂ بھگت مال پر دوین کیئے ہوئے بسلسلہ حروف تہجی کے لکھتا ہون اور بعض لفظ جو مندرج نہین کیئے تو محاورہ روزمرہ سمجھے یا حاشیۂ کتاب پر معنی لکھدیئے ہین یا زیر لفظ متن ہین۔

باب الف

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
अवधविहारी	اودھ بہاری	اجودھیا کا سیرانی یا کھلاڑی			مثل بالمیک راماین و مہابھارت
अविनाशी	ابناشی	لازوال	आत्मनिवेदन	آتم نویدن	بھگوت کو اپنی خودی نذر کردی
अभ्यागत	ابھیاگت	مہمان	अटल	اٹل	لاجنب
अभिषेक	ابھکھیک	معنی مرادی از شستن یا نشاندن	अज	اج	جو کسی سے پیدا نہ ہو
आभूषण	آبھوکھن	زیور	आचार्य	آچارج	بید شاستر کا خلاصہ سمجھکر خود عمل کرے اور دیگر اشخاص رواج دیکر عمل کرائے
अभिराम	ابھرام	خوشنما			
अपार	اپار	ناپیداکنار	आचार	آچار	عمل کرنا موافق حکم شاستر کے
अभिमान	ابھمان	غرور	इच्छा	اِچھا	خواہش
अपकार	اپکار	بمعنی اصطلاح ہرج کار و نقصان	अच्युत	اچیوت	جو کبھی نہ گرے۔
अपराध	اپرادھ	خطا یا گناہ	आदि	آد	تنہا یہ کلمہ معنی ابتدا کے دیتا ہے
अति	اتِ	بسیار۔ بہت			اور دوسرے کلمہ کے اخیر مین ملکر
आत्मा	آتما	روح یعنے جیو			معنی وغیرہ کے دیتا ہے۔
इतिहास	اتہاس	جب کتاب مین حال سلف کا مندرج ہو	आदिक	آدک	بجائے وغیرہ کے یہ لفظ آتا ہے

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
अद्वैत	ادویت	نہیں دوسرا یعنے وحدانیت
अधम	ادھم	گنہگار یا نیچ یا کمینہ
आधार	آدھار	سہارا یعنے تکیہ
अधम उधारन	ادھم ادھارن	گنہگار کو مغفرت کا دینے والا
अधिकार	ادھکار	مرتبہ یا خواہش یا درجہ
अधिकारी	ادھکاری	خواستگار یا درجہ یا مرتبہ والا
अर्थ	ارتھ	معنے لفظ کے یا دولت یا مطلب
आर्या	آریا	نام بحر مجملہ بحور شعر
अर्चा	ارچا	چندن پھول وغیرہ سے پرستش کرنا
अर्चामूर्ति	ارچا مورتی	پرستش کی تصویر
आराधन या आराधना	آرادھن یا آرادھنا	سیوا یعنی خدمت ورد و وظیفہ
अर्पण	ارپن	نذر کرنا
आरती	آرتی	سنسکرت میں نیراجن کہتے ہیں یعنے چراغ کی روشنی سے بھگوت کی پرستش
असुर	اسر	راجس ورت خلاف از دیوتا ہا
स्तोत्र	استوتر	اسمائے ذاتی و صفاتی از تعریفات بزرگی بھگوت کا جسمیں بیان ہو
अस्त्र	استر	جو افسون واسطے قتل دشمن کے سلاح کا کام کرے
स्त्री	استری	عورت
असार	اسار	خلاف ناپائدار یا بے حقیقت
स्थायीभाव	استھائی بھاو	مستقل عادت یا حالت
स्तुति	استت	تعریف یا ثنا
इष्ट	اسٹ	معبود ثانی اور مراد اس دیوتا سے کہ جسکی سیوا میں رغبت ہو

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
आश्रम	آسرم	مکان وغیرہ گرہستہ برمھچرج بان پرستہ سنیاس
स्नेह	اسنیہ	محبت مرادی معنی اور اصل معنے دہنت یعنے چکنائی کے
आशीर्वाद	آسیرباد	دعا
अक्षय	اکچھی	کبھی نابود نہ ہو
अखिल	اکھل	کل یعنے سب
अखिलब्रह्माण्डेश्वरी	اکھل برہمانڈیشری	سب برہمانڈونکی مالک
अज्ञान	اگیان	نادانستگی از اصلیت
अगम	اگم	بید نیز منتر ونکا شاستر
आगमापायी	آگما پائی	آنے جانیوالا یعنی پیدا ہونا اور مرنا
अग्नि	اگن	آتش
अलौकिक	الوکک	جو دیکھنے میں نہ آوے یعنی نادر
अलंकार	النکار	زیور لباس نیز صنائع بدائع شعری کو بھی کہتے ہیں
अलख	الکھ	جو دیکھا نجاوے یا جو نظر نہ آوے
अलंकृत	النکرت	آراستہ بزیورات و لباس
अलाप	آلاپ	بولنا یا گانا
अमृत	امرت	جسکے نوش کرنیسے نہ مرے یعنی آبحیات
अंग	انگ	عضو یا حصہ
इन्द्रिय	اندری	پانچ سامعہ باصرہ وغیرہ و پنج دست و پا وغیرہ و یک من یعنے دل جملہ یازدہ محسوسات
अंगी	انگی	مجسم بعضوہا

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
इन्द्र	اندر	راجہ دیوتا
आनन्द	آنند	خوشی وراحت
अनुकरण	انوکرن	نقل
अन्त	انت	آخر
अनेक	انیک	بسیار
अनन्त	اننت	بیشمار یعنی لاتعداد لاتحصی یا نام شیش جی
अनुभाव	انو بھاؤ	رس بھید کے سامان دم کا نام ہے کہ تفصیل اسکی دیباچہ مین مندرج ہے
अनन्य	اننیہ	نہیں دوسرا یعنی لاشریک ولاثانی
अनित्य	انت	جو ہمیشہ نہو یعنی ناپایدار
अंश	انش	حصہ جو شمار مین نہ آسکے
अन्तर्यामी	انترجامی	اندرونہ مین رہنے والا یا اندرونی کی جاننے والا
अणिमादिक	انماوک	آٹھ سدھی مشہورہ انما مہما گرما لگھما پراپتی پراکامیہ ایشتو بششتو آٹھ سدھیان
अंगसंग	انگ سنگ	دو جسم کا ملنا
अन्तर्धान	انتردھان	غائب ہوجانا
अनीति	انیت	بے انصافی
अनुकूल	انکول	موافق مرضی
उपकार	اوپکار	بہبودی برائے فائدہ دیگرے
उपासक	اُپاسک	خدمت کنندہ مراد از سالک
उपासना	اُپاسنا	بھگوت سیوا کی راہ
उपदेश	اپدیش	تلقین وہدایت
उपनिषद	اُپ نشد	اخیر حصہ بید کا نام ہے

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
ऊखल व उलूखल	اوکھل واولکھل	اوکھلی یا ہاون
उत्तम	اوتم	اعلی یا نیک
उपाय	اُپاے	تدبیر
उत्साह	اتساہ	خوشی یا ایک یوم معینہ کو جلسہ نیک ہونا یا برھمہ بھوج وغیرہ کرانا
आवेश	آویش	داخل ہونا کسی جسم مین دوسرے قسم ذات کی
आवागमन	آواگون	آنا جانا یعنی پیدا ہونا اور مرنا
उत्तर	اوتر	جواب یا سمت
अवतार	اوتار	حلول یعنی اُترنا
अहंकार	اہنکار	غرور یا مجملہ کرہ ہا آتش آب وغیرہ کے کرہ ہفتمین کا نام
अहिंसा	اہنسا	نہ مارنا جاندار کا یعنی بے آزاری
ईश्वर	ایشر	مختار یا ذی طاقت
ईश्वरता	ایشرتا	ذی اختیار یا مالکی
बाब बे	باب (ب)	
बासना	باسنا	خواہش وآرزو یا تمنا
बाणी	بانی	گویائی یا گویائی کا دیوتا یعنی سرستی
बात्सल्य	باتسل	فرزند وخوردان پر از سبب رحم
बामांग	بامانگ	جانب چپ
बाण	بان	تیر یا عادت
बाल	بال	موے جسم یا طفل
बालक	بالک	طفل
बागीश	باگیش	گویائی کا مالک یعنی بھگوت
बावरी, बावली	باوری باولی	چاہ زینہ دار
बाई	بائی	کلمہ تعظیم برائے ہمشیرہ عزیزہ

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
वास	باس	قیام
व्यभिचारी	بیبھچاری	سامان چہارم رس بھید کا ہو کہ شرح اُسکی دیباچہ مین مندرج ہے ۲۳- حالت مین
विभाव	بیھاؤ	سامان اول رس بھید کا نام ہے کہ دیباچہ مین مفصل تحریر ہے
विभूति	بیھوتی	دولت یا خاکستر یا قسم بھگوت کے اوتارون کی
विप्र	بپر	براہمن
वत्सल	بتسل	پیار کرنے والا یعنے عزیز رکھنے والا
वज्र	بجر	اصلی اندر کہ جسکو غلط العام صاعقہ کہتے ہین
वचन	بچن	قول
विद्या	بدیا	علم یا گیان
विदेह	بدیہہ	با وجود موجود ہونے جسم کے عزور جسم جاتا رہا ہو
व्रत	برت	عہد کرنا کسی کام کے واسطے
वर्णसंकर	برن سنکر	عورت غیر قوم یا غیر منکوحہ سے جو اولاد ہو
व्रज व व्रजभूमि	برج و برج بھوم	چوراسی کوس کا برج منڈل ہی کہ اندر کے تصریح مقامات دین وغیرہ موقع وہان کے روپ سناتن جیو کی کتھا مین مندرج ہوئے
विरह	برہ	ہجر-جدائی

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
विराजमान	براجمان	زیبائش والا و مراد از نشستن و قیام
वर	بر	دعا یا شوہر نیک
वरदान	بردان	دعا
विरद	برد	بانا یا لباس
वर्ण	برن	قوم یا حرف
व्रजकिशोर	برج کشور	برج کا نوجوان یعنی بھگوت
व्रजनागर	برج ناگر	برج کا عقلمند یعنی بھگوت
व्रजकिशोरी	برج کشوری	رادھکا جیو
व्रजनागरी	برج ناگری	رادھکا جی یا گوپی
वृषभानुनंदिनी	برشبھان نندنی	رادھکا جیو یعنی راجہ برشبھان برسانہ والے کی دختر عزیز
व्रती	برتی	توجہ دل
ब्रह्माण्ड	برھمانڈ	جہانتک برھما کی آفرینش ہوا کا نام برھمانڈ ہے
व्रजभूषण	برج بھوکھن	برج کا زیور یعنی بھگوت
व्रजचन्द	برج چند	برج کو روشنی دینے والا یا برج کا چندرمان یعنی بھگوت
वृन्दावनचंद्र	برنداین چند	برنداین کا روشنی دینے والا یا چندرمان یعنی بھگوت
वृषभानुकिशोरी	برشبھان کشوری	رادھکا جیو
ब्रह्म	برھم	مایا کے گنون سے مبرا وجدا یا جسکے برابر اور کوئی نہو
ब्रह्मा	برھما	والد مخلوقات کا نام ہے
ब्रह्माणी	برھمانی	برھما کی استری

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
विश्वंभर	بشونبھر	تمام جہان کا پرورش کنندہ یعنی بھگوت
विश्वेश्वर	بشویشر	جہان کا مالک یعنی بھگوت
विश्वास	بسواس	یقین
वस	بس	قابو
वशीभूत	بسی بھوت	غیر کے قابو مین ہونا
विश्राम	بسرام	آرام
विश्वव्यास	بسوباس	تمام جہان مین جسکا قیام ہو یعنی بھگوت
विश्वविमोहन	بشوبموہن	تمام جہان کا فریفتہ کر لینے والا
विषयी	بشی	مہوش شہوات دنیا
विष्णुपद	بشن پد	جس شعر و شاعری مین بھگوت کا بیان ہو
विष्णु	بشن	ہمہ جا موجود یعنی بیاپک
विग्रह	بگرہ	جسم یا تصویر یا دشمنی
वल	بل	زور نام بلدیو جی
विलास	بلاس	آرام یا بازی یا خوشی
विवान विमान	بمان یا بوان	خانہ مکلف کہ حسب خواہش دل ہوا پر پرواز کرے
विमुख	بمکھ	منکر از بھگوت یا مرتد یا گنہگار بر خلاف
वन	بن	جنگل
वनमाला	بن مالا	تلسی اور جنگل کے پھولون کی مالا
वंश	بنس	خاندان
वन्दन	بندن	برائے تعظیم دست بستہ سر جھکانا
वंधन	بندھن	پابندی کسی امر کی یا کسی امر کا عہد کرنا یا اس عہد کا مقلد رہنا
वहार	بہار	سیر یا کھیل یا تماشا دیکھنا

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
विहारस्थान	بہاراستھان	سیر یا کھیل کی جگہ
विहारी	بہاری	سیرانی یا کھلاڑی یا تماشا کا شوقین یعنے بھگوت
वैराग्यवान्	بیراگوان	تارک
वेद	بید	الفاظ برآمدہ از زبان بھگوت
व्यापक	بیاپک	سب مین اور سب جگہ موجود
वैराग्य	بیراگ	ترک
वेदान्त	بیدانت	شاستر ویدانیت
विराट्	براٹ	اس بھگوت کے سروپ کا نام ہے کہ جسکے ایک ایک روم یعنی بالمین بیشمار برہمانڈ لٹکتے ہین
वैशेषिक	بیشیشک	ترک شاستر یعنی منطق کا ایک ضمیمہ ہے بسبب تجاوز قلیل کے جدا شاستر قرار پایا
वीणा	بینا	نام ساز جو نارد منی اور سرسوتی رکھتے ہین اور مرلی کو بھی کہتے ہین
वीज	بیج	تخم
वेड़ा	بیڑا	کشتی
वैजयन्ती	بیجنتی	خوشبودار پھولونکی مالا کہ اسمین تلسی بھی ہو
वैकुण्ठ	بیکنٹھ	وہ مقام کہ جسمین کبھی کمی نہ ہو بھگوت دھام عرش اعلی
भवन	بھون	خانہ ۔ گھر
भक्ति	بھگتی	خدمت یا محبت یا عشق

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
भुक्ति	بھگتی	نعمات دنیا
भाव, भावना	بھاو بھاونا	مطلب لی منتخب شدہ یا کمال خوشی یا بھگتی
भाषा	بھاکھا	اگرچہ عموماً گفتگو کو کہتے ہیں لیکن باصطلاح شاعران کبت دوہرہ وغیرہ کے بھاشا وہ ہے کہ بیچ کے روزمرہ میں بعض لفظ سنسکرت اور ضرورتاً کوئی حرف مشہورہ فارسی ملا کر شعر بنایا جاوے
भागवत धर्म	بھاگوت دھرم	بھگوت بھگتی کے متعلق جو کچھ کیا جاوے
भागवत	بھاگوت	پوران کا نام اور بھگوت بھگت کو بھی کہتے ہیں جو بھگوت سے تعلق رکھتا ہے
भेष	بھیکھ	لباس
भार	بھار	نام وزن کہ جو ڈھائی من کا ہوتا ہے بوجھ یعنی بار
भगवत्	بھگوت	ہر شش مراتب علی و الاعلی یعنے اشیر پرماتما پورن برہم
भाग	بھاگ	قسمت یا حصہ یا طرف یعنی سمت
भागी	بھاگی	قسمت والا یا حصہ دار
भोजन	بھوجن	کھانا یا کھلانا
भोग	بھوگ	بھگتنا یا اشیاء خوردنی یا تناول کرنا یا پس خوردہ یا مقطع میں شاعر کا نام
भिखारी	بھکھاری	دریوزہ گر منگتا
भीख	بھیکھ	دریوزہ گری

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
भू	بھو	زمین
भूमण्डल	بھومنڈل	زمین کا احاطہ یعنی تمام زمین
भाष्य	بھاش	مجتہد و آچاریج کی شرح جو گیتا یا سوتر وغیرہ پر ہو اور اسکی پیروی سب پیران اُس مشرب کو ہووے
भण्डार	بھنڈار	برہمن یا سادھان کیشر کو بھوجن کرانا یا مکان جمع رہنے اسباب خوردنی وغیرہ کا بھگوت کے بھوگ کا مقام
भूत	بھوت	جسم ہوائی یعنی خبیث یا ایام قبلیہ
भूमि	بھوم	زمین
भव	بھو	پیدا شدہ یعنی دنیا یا شیوجی کا نام
भेद	بھید	فرق و تجاوز یا دشمنی یا فریب یا راز یا کاٹنا
भोला	بھولا	سادہ یا سادہ لوح
भक्तानुकूल	بھگتا نکول	بھگتوں کے موافق مرضی یا بھگتوں کے بس یعنی بھگوت
भक्तभावन	بھگت بھاون	بھگتوں کو آنند دینے والا یعنی بھگوت
भक्तवत्सल	بھگت بتسل	بھگت ہیں از بس عزیز جسکو یعنی بھگوت
भक्तमनरंजन	بھگت من رنجن	بھگتوں کو آنند دینے والا یا بھگتوں کے دل میں قیام کرنے والا
भक्त	بھگت	بھجن کرنے والا یا خدمت کرنے والا
भलाई	بھلائی	نیکی

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ کے
भाल	بھال	پیکان تیر یا پیشانی
भूल	بھول	سہو
भगवान	بھگوان	یعنی بھگوت پرستش مہاراج و مراتب اعلیٰ کا مالک
विहल	بہل	بیطاقت
बाब पे		باب پ
पाक	پاک	پختن طعام
पार	پار	دریا کا دوسرا کنارہ
पारषद	پارشد	بھگوت کی سیوا کرنیوالا یا بھگوت پوجا کے سامان مین گھنٹہ وغیرہ
पाठशाला	پاٹھ شالا	مکتب خانہ
पातंजलि	پاتنجل	منجملہ شش شاستر کے ہٹھ جوگ یعنے حبس دم و راج جوگ یعنی پرستش بھگوت کا شاستر ہے
पान	پان	شرب یعنی پینا یا برگ تنبول
पारायण	پاراین	بھگوت چرترونکا پڑھنا یا کیرتن کرنا یا خاتمہ
पावन	پاون	پاک
पाषण्ड	پاکھنڈ	ظاہر نیک کی نمایش یعنی فریب
पाषाण	پاکھان	سنگ یعنی پتھر
पापपुंज	پاپ پنج	مخزن گناہان
पाप	پاپ	گناہ
पापी पापात्मा	پاپی پاپ آتما	گنہگار
पारस	پارس	سنگ پارس طعمہ بقدر خوراک یک آدم

लفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ کے
पालना	پالنا	پرورش یا جھولا طفل خورد سال کا جسکو مہد کہتے ہین
पारना	پارنا	افطار روزہ
पार्वती	پاربتی	شیوجی مہاراج کی پریم پریا
पातकी	پاتکی	گنہگار
पातक	پاتک	گناہ
पतित	پتت	گرا ہوا یعنی افتادہ از دھرم و ایمان مراد از گنہگار
पतितपावन	پتت پاون	گنہگارونکو پاک کرنیوالا یعنی بھگوت
पुत्र	پتر	پسر
पत्नी	پتنی	بیاہی عورت
पत्र	پتر	خط یا برگ
पिता	پتا	والد
पतिव्रता	پت برتا	وہ عورت جو شوہر کے سوا اور کسی کو مالک نہ جانتی ہو
प्रतिज्ञा	پرتگیا	عہد
पति	پت	مالک
पटरानी	پٹ رانی	سرفہرست رانی یا مہارانی
पक्ष	پچھ	جانبداری یا پرندہ کا پر یا پانزدہ روزہ کا
पद	پد	چرن یعنی پاے یا مرتبہ یا مقام
पद्म	پدم	کمل
पदार्थ	پدارتھ	نعمت یا دولت دینی یا دنیوی
पर परम	پر پرم	جس سے بالاتر کوئی نہ ہو یا بیگانہ

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ کے
		کوئی کچھ حقیقت نہ رکھتا ہو اور معنی لفظ پر کے باذو پرندہ یا غیر کے بھی ہین
प्रताप	پرتاپ	اقبال
प्रभु	پربھو	سب سے بڑا یا سب کا مالک یعنی بھگوت
प्रेम	پریم	عشق اور عشق کی حالتونکو بھی پریم کہتے ہین
प्रवाह	پرواہ	دریا کی دھار
प्राप्त	پراپت	حاصل ہونا یا پہونچنا
प्राकृत	پراکرت	متوسط یا بھگوت مایا سے جو پیدا ہوا ہو
प्रतिमा	پرتما	تصویر
प्रसंग	پرسنگ	حال یا حکایت
परलोक	پرلوک	اونچا یا سب سے زیادہ تر مقام مراد عاقبت و عقبےٰ
प्रीति	پریت	محبت
परमधाम परमपद	پرم دھام پرم پد	جس سے زیادہ تر مقام نہووے اور کبھی جسکا زوال نہو
परिणाम	پرنام	انجام
प्रचार	پرچار	رواج
प्रचारक	پرچارک	رواج دہندہ
प्रिया	پریا	پیاری یعنی لچھمی یا سیتا مہارانی یا رادھکا جی یا رکمنی یا گوپکا وغیرہ
प्रीतम	پریتم	پیارا یعنی بھگوت
पुरुषोत्तमपुरी	پرشوتم پوری	جگناتھ جی کی پوری

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ کے
प्रभुता	پربھتا	بزرگی یا بڑائی
प्राण	پران	جان یعنی روح
प्रमाण	پرمان	بعد تحقیقات جو بات قائم ہوئی ہو یا گواہی قول شاستر و بید کی
प्रसाद	پرساد	عنایت و مہربانی یا بھگوت کا پس خوردہ یا بھگوت کو بھوگ لگانا یا تناول کرنا یا کرانا
प्रेरक	پریرک	حرکت دہندہ
प्रेरणा	پریرنا	تحریک
परकीया	پرکیا	غیر کی منکوحہ عورت
प्रकाश	پرکاش	روشنی
परिक्रमा	پرکرما	طواف یعنی گرد گردیدن
परमानन्द	پرم آنند	بھگوت پورن برہم کا حاصل ہوجانا کمال خوشی
प्रणत	پرنت	عاجز
परमगुरु	پرم گرو	گرو کا گرو یا اول گرو کہ جس سے وہ مشرب جاری ہوا
प्रारब्ध	پراربدھ	قسمت
परायण	پرائن	ملنا
स्पर्श	سپرش	چھونا یعنی لمس
पर्व	پرب	ساعت نیک و متبرک جسکو عوام پربھی کہتے ہین و نیز جنم اشٹمی و رام نومی وغیرہ و کسوف و خسوف

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ کے
प्रश्न	پرشن	سوال یعنی پوچھنا
प्रसन्न	پرسنّ	خوش
परम सनेही	پرم سنیہی	بسیار محبت کنندہ
प्रवृत्तिशास्त्र	پرورت شاشتر	دنیا کے معاملات کا شاستر مثل پراچت وغیرہ
पुरुषार्थ	پرشارتھ	تدبیر یا کوشش
प्रणतार्तिभंजन	پرنتارت بھنجن	عاجز کا دکھ دور کرنیوالا بھگوت
परमात्मा	پرماتما	از ہمہ بالاتر و بزرگ کہ جس سے زیادہ کوئی نہو
पिशाच	پشاچ	جسم ہوائی یعنی خبیث جو ایام گذشتہ کا
पशु	پش	چارپایہ
पण्डित	پنڈت	نیک و بد عاقبت کی فہم مین جسکی عقل تیز ہو
पनवारह	پنوارہ	برگ درختان کا ظرف مثل پتل وغیرہ
पंगुल	پنگل	لنگڑا لولا یعنی بیدست و پا عروض
पिंगल	پنگل	قافیہ کا شاشتر
पवित्र	پوتر	پاک
पूजा	پوجا	چندن پھول وغیرہ سے پرستش کرنی
पूर्ण	پورن	لبریز یا سراسر
पुजारी	پوجاری	پوجا کنندہ
पोट	پوٹ	بوجھ یعنی بار جسکو پورب زبان مین پوٹ کہتے ہین
पूर्णब्रह्म	پورن برھم	لبریز از وحدانیت یا یکتا یا مانند بود
पुराण	پوران	بید کے معنی کی شرح کرنیوالے بھاگوت وغیرہ اٹھارہ پوران اور ویدیہ یعنی

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
		پرانے کو بھی کہتے ہین
पीताम्बर	پیتامبر	زرد پارچہ ریشمی برائے دھوتی چادر یا دوپٹہ
फूल	پھول	گل
फल	پھل	ثمر یا ثمرہ کار
बाब ते		**باب ت**
ताल-तार	تال۔تار	پکھاوج ستار وغیرہ معہ امیر یا نام درخت اور تار ریسمان سوت وغیرہ کو بھی کہتے ہین
तारण	تارن	اوتار دینے والا یا کشتی
तामस-तम तमोगुण	تامس۔تم۔تموگن	منجملہ صفت یعنی گن ہاے آفرینش خلقت کے ایک کا نام ہے کہ جہان آزاری و غصہ و شہوت وغیرہ نادانی از اصفت یعنی اگیان تعلق اسکے ہے اور مآل اسکا دوزخ و تحت الثری ہے
तप	تپ	واسطے حصول بھگوت کے محنت ہاے شاقہ مین جسم کا خشک کرانا یا بجا ری تپ
तत्त्व	تتّو	خلاصہ یا سار یست پنج محسوسات
तितिक्षा	تتچھا	برداشت گرم و سرد زمانہ
तटस्थ	تٹستھ	نزدیک رہنے والا
तद्रूप	تدروپ	جسکا تصور ہو مثل اسکے ہو جانا یعنی مطلق خیال اسطرف ہونا
तदाकार	تداکار	بشرح تدروپ
तरण	ترن	خود پار ہو جاوے
तरणतारण	ترن تارن	خود پار ہو جاوے اور دیگران کو اتارے

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
तर्कशास्त्र	ترک شاستر	بحث کا شاستر جسکو نیائے شاستر بولتے ہین یعنی منطق کا علم
त्रयलोक	تریہ لوک	ترے جہان یعنی عالم بالا و عالم پائین و عالم درمیانہ جسمین انسان وغیرہ ہین۔
तृप्ति	ترپت	آسودگی یا سیری
त्राहित्राहि	تراہ تراہ	رچھا کرو رچھا کرو معنی حفاظت کن حفاظت کن
तिलक	تلک	قشقہ یا شرح کتاب یا سرنشتہ
तमाल	تمال	درخت کا نام ہے
तंत्र	تنتر	تنتر شاستر یا مختار مثلاً سوتنتر یعنے باختیار خود
तन्मय	تن مَی	اُسکے موافق یا اُسمین ملجانا جسکا تصور
त्याग	تیاگ	ترک
बाव ज		**باب ج**
यादवराय	جادو رائے	جدوکل کا راجہ سری کرشن سوامی
ज्ञानराय	گیان رائے	جاننے والونمین راجہ یعنی بھگوت
जानकी	جانکی	سیتا مہارانی معنی جنک راجہ کی دختر عزیزہ
जप	جپ	بار بار کہنا
यात्रा	جاترا	جاترا گشت کرنا تیرتھونکا یا درشن کرنا یا سفر
यती	جتی	محسوسات کا قابو مین کرنیوالا یا سنیاسی
यथार्थ	جتھارتھ	راست راست یا بعینہ
जटित, जड़ाऊ	جٹت جڑاؤ	مرصع
जड़	جڑ	غیر حس یعنی بلا حرکت

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ کے
यश	جس	خوبی نیکنامی
युक्ति	جگت	تناملی یا ساتھ یا ملا ہوا اور بعض جگہ بمقام ہنر وہ ہنر بھی آتا ہے۔
युक्त	جگت	مضمون تازہ شاعری کا یا لطیفہ
युग	جگ	دو
यज्ञोपवीत	جگیو پویت	جنیؤ یعنے زنار
जगजननी	جگت جننی	جہان کی والدہ یعنی بھگوت کی مایا
जगत-जग	جگت جگ	چلنے والا یعنی عالم فانی مراد از جہان
यज्ञ	جگ	عمل خاص کا نام جو کہ باجتماع لواز مندرجہ شاستر کے کیا جاوے
युगल	جگل	دو
युगलस्वरूप	جگل سروپ	دو سروپ
यम	جسم	دھرمراج و ملک الموت بحساب آخرت
जन्म	جنم	پیدا ہونا
जननी	جننی	والدہ
यंत्र	جنتر	پانزدہ وغیرہ کا نقش یا کلدار چیز مثل گاڑی وغیرہ
जन्मान्तर	جنمانتر	دیگر جنم خواہ سابق کے ہون یا آیندہ کے
जनकनंदिनी	جنک نندنی	سیتا مہارانی
जिवनार	جونار	یعنی بہت لوگونکو کھانا کھلانا
योगमाया	جوگ مایا	قدرت کاملہ
ज्योति	جوت	روشنی
जय	جے	فتح یا بسیار خوشی
जीव	جیو	ذی روح

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
जीत	جیت	فتح
जीवन्मुक्ति	جیون مکت	جسکو بحالت زندگی مغفرت کا پرم آنند حاصل ہو گیا ہو۔
झँगा	جھنگا	کرتہ یا انگرکھا یا جامہ
वाव चे		باب چ
चार पदार्थ	چار پدارتھ	ارتھ دھرم کام مکتی
चान्द्रायण	چاندراین	ایک مہینے کا برت بکم وبیشی لقمہ ہائے طعام موافق کم بیشی ماہتاب
चाण्डाल	چانڈال	بر غضب مراد از پنچ کمینہ وکم ظرف
चित्त	چت	دل
चितवन	چتون	دیکھنا
चतुर	چتر	عقلمند
चतुराई	چترائی	عقلمندی
चतुर्भुज	چتربھج	چار ہاتھ والا یعنی بھگوت
चितचोर	چت چور	دل کا سارق یعنی بھگوت
चटोरा	چٹورا	طامع طعام لذیذ
चरित्र	چرتر	کتھا یعنی حال یا کھیل ورازی وغیرہ دل پسند ومرغوب
चर्चा	چرچا	بحث یا گفتگو یا ذکر
चरणामृत	چرن امرت	بھگوت بھگتوں کے یا بھگوت کے پاؤنکا دھوون یا بھوگ لگایا ہوا دلش یعنی پس خوردہ
चरण	چرن	پاؤن یعنے پلے۔

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
चक्र	چکر	سلاح معروف بھگوت کا مدور ہوتا ہے نام اسکا سودرشن ہے
चम्पू	چمپو	ایک قسم کی شاعری کی کتاب مثل رامائن وغیرہ
चंद्र चंद चंद्रमा	چندر چند چندرماں	روشنی بخش ومنور مراد از ماہتاب
चंदनी चाँदनी	چندنی چاندنی	ماہتاب کا عکس
चँवर	چنور	مشہور چیز ہے مادہ گاؤ کی دم کے بالون کا ہوتا ہے
चँदोवा	چندووہ	شامیانہ وسائبان
चिन्तवन	چنتون	یاد کرنا دل سے تصور
चंचल	چنچل	جو ایک جگہ قائم نرہے یعنی طناز
चौताला	چوتالہ	مکان سراؤ کی کے دیوتا کا
चोर	چور	سارق
चेतन	چیتن	باحواس ور گیان والا
चेला	چیلا	مرید
छन्द	چھند	شعر یا بیت
छकना	چھکنا	سیر ہونا
छाया	چھایا	سایہ
छत्र	چھتر	مشہور ہے فارسی مین چتر کہتے ہین سنکھ وغیرہ
छाप	چھاپ	بھگوت بھگتی کی علامت نقوش وغیرہ یا انکی علامت اپنے جسم پر لگانی یا انگوٹھی یا مقطع مین شاعر کا نام
छूछक	چھوچھک	دختر کے جب ولد پسر پیدا ہوا اسوقت جو رسمیات ہمیزاد ہوتی

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
क्षुद्रघंटिका	چھدر گھنٹکا	کمر مین پہرنیکا زیور یعنی کرتے گھونگردار
बाब द		**باب د**
दास	داس	غلام
दायक	دایک	دینے والا
दाह	داہ	جلانا سوز انیدن
दिव्य	دبیہ	پُر از نور ـ یا روشن
दर्शन	درشن	دیکھنا
द्रोह	دروہ	دشمنی
दशरथनन्दन	دسرتھ نندن	سری رامچندر سوامی
दुष्ट	دسٹ	گنہگار و پاپی و بدکار یا دُکھ دینے والا
दिग्विजय	دگبجے	سب اطراف کو فتح کرنا لڑائی مین یا مباحثہ مین
दल	دَل	برگ یا فوج
दम	دم	اندری یعنی محسوسات کو روکنا لذائذ سے یعنی کشتن نفس
दण्डवत	ڈنڈوت	مثل چوب دستی کے زمین پر گر کر سجدہ کرنا
दण्ड	ڈنڈ	سزا یا چوب دستی
दण्डी	ڈنڈی	جو چوب ہاتھ مین رکھتا ہو مراد از ڈنڈ دھاری سنیاسی
दूत	دُوت	ہرکارہ یا وکیل یا سپاہی
दया	دَیا	رحم
दैत्य	دیت	ایک قسم انسان کی از بس سخت مزاج دیوتاؤن سے مخالف راچھسون سے بہتر ہے

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
दीनवत्सल	دین بتسل	عاجز کے اوپر عنایت کرنیوالا یعنی بھگوت
देह	دیہہ	جسم
दीक्षा, दीच्छा	دیکچھا، دیچھا	گرو سے سنسکار یعنی منتر وغیرہ کا اُپدیش ہونا و بلفظی معنی آموختن
दीप	دیپ	چراغ یا حصہ از زمین مثل جنبو دیپ وسیت دیپ وغیرہ
देश	دیس	حصہ از ملک مثل پورب دیس وغیرہ
दीनदयाल	دیندیال	عاجز کے اوپر رحم کرنیوالا یعنی بھگوت
दीनानाथ	دیناناتھ	عاجز کا مالک یعنی بھگوت
दीन	دین	عاجز
दीनबन्धु	دین بندھو	عاجز نواز
दीपमालिका	دیپ مالکا	چراغون کی قطار یا دیوالی
धर्म्म	دھرم	جو موافق فرمودہ بید و شاستر کے عمل ہو
ध्यान	دھیان	تصور
धाम	دھام	مکان
धनुष	دھنش	کمان
धर्मात्मा	دھرماتما	دھرم والا
धन	دھن	دولت
धन्य	دھنیہ	کلمہ آفرین و مرحبا
धारणा	دھارنا	اختیار کرنا یا دل کا ٹھہرانا
धूप	دھوپ	خوشبو از بخورات یا عکس آفتاب
धरना	دھرنا	ایک امر کی استدعا سے دوسرے

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
		کوتنگ کرنا
ध्वजा	دھجا	بیرق
ध्येय	دھیہ	دھیان یعنی تصور کے لائق
बाब र		باب ر
राजा	راجہ	روشن یا مشہور مراد از حاکم مملکت و بادشاہ۔
राजधानी	راجدھانی	دار السلطنت
राजसूय यज्ञ	راجسوی جگ	سب راجگان کو فتح کرکے جو جگ کیا جاوے
राजमणि	راج منِ	راجگان کا سرشتہ یعنی بھگوت
राधिका	رادھکا	نام بھگوت پریا کا جو مشہور و معروف ہے
राक्षस	راچھس	ایک قسم کے انسان سخت مزاج جان آزار قوی الجثہ دیو یا فنکے مخالف
राजस, रज, रजोगुण	راجس۔ رج۔ رجوگن	منجملہ سہ صفت یعنے گن بدار تھ پیدائش ایک یہ گن ہے مدار پیدائش دنیا و جاہ وحشم وغیرہ کا اس سے تعلق ہے اور اس گن سے درجہ اعلی یعنی بھگوت بھگتی بھی مل سکتی ہے اور درجہ ادنی یعنی اگیان بھی ہو سکتا ہے۔
राग	راگ	سرود یا محبت
रागभोग	راگ بھوگ	مراد از سنگار و آرائش وغیرہ بھگوت
रास	راس	بسیار یا راس لیلا بھگوت کی
राजतिलक	راج تلک	تخت سلطنت پر بٹھا کر راج تلک کرنا
राज्याभिषेक	راجہ بھبھیک	مراد بٹھلانیکی تخت سلطنت پر

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
रवि	رب	آفتاب
रथयात्रा	رتھ جاترا	جگناتھ پوری مین بماہ اساڑھ ہوتی ہے
रज	رج	خاک
रिझवार	رجھوار	ریجھنے والا مراد از داد دہندہ
रक्षक	رچھک	محافظ۔
रस	رس	شیرین ترش وغیرہ کو کہتے ہین اور اصل رس وہ ہے کہ جسکے مزہ اور لطف سے محو ہو جاوے کہ شرح رس بھید کی دیباچہ مین ہوئی۔
रसोई	رسوئی	مطبخ
रसिक	رسک	رسیا یعنے شوقین
ऋषीकेश	رکھی کیش	اندری یعنی محسوسات کا مالک
ऋषी ऋषि	رکھی، رکھ	بھگوت کے حاصل ہونیکا بچار کرنیوالا
ऋषीश्वर	رکھیشر	اور پرستش اُسکی کرنیوالا۔
रौरव	رورو	نام دوزخ۔
रूप	روپ	حسن
रूपराशि	روپ راش	بسیار حسین
रघुनन्दन	رگھنندن	سری رام چندر سوامی
रघुनाथ	رگھناتھ	ایضاً
रंग	رنگ	شوق یا نشہ عشق یا رنگ نیلا پیلا وغیرہ
बाब स श		باب س و ش
साधु	سادھو	بھگوت بھگت یا مغفرت کی تدبیر کرنیوالا یا دیگران کو آراستہ کرنیوالا
साधुता	سادھتا	نیکی و خوشی اخلاق

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
		بھگوت بھگتی وغیرہ
साहित्य	ساہت	شاعری و عشقبازی کا شاستر
सारी	ساری	پارچہ دھوتی و دوپٹہ زنانہ
शारदा	ساردا	برمھا کی استری مالک گویائی
साधक	سادھک	تدبیر کنندہ مغفرت یعنی سالک
सार	سار	اصل خلاصہ بید و شاستر کا یا حقیقت یا راست
सांख्य	سانکھ	تتو یعنی محسوسات کی تنقیح کا شاستر کپل دیو جسکے آچارج ہین
साष्टांग	ساشٹانگ	سر کو بہ تصور بھگوت قدمون کے زمین پر لگا کر دست و پا بستہ زمین پر گر کر سجدہ کرنا
सांप	سانپ	جانور گزندہ یعنی مار
शाप	شاپ شراپ	بددعا
शान्ति	شانت	سب طرف سے طبیعت کو روک کر یکسو کرنا
सामुद्रिक	سامدرک	علم قیافہ
साधन	سادھن	تدبیر یا کوشش یا عمل
सालोक्य	سالوک	نام اس مکتی کا جو بھگوت کے دھام مین ہے
सारूप्य	ساروپ	اس مکتی کا نام ہے کہ جو بھگوت روپ ہو کر بھگوت دھام مین ہے
सामीप्य	سامیپ	اسکو کہتے ہین جو بھگوت کے قریب ہے
सायुज्य	سایوجیہ یارشیشی	وہ مکتی ہے کہ بھگوت مین ملجاوے
सागर	ساگر	سمندر یعنی دریاے محیط
सात्विक	ساتوک	رس بھید مین ساتان سوم کا نام ہے

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
		دیباچہ مین شرح مفصل ہے آخر حالت ہین
शारीरक-सूत्र	شاریرک سوتر	برمھانڈ یا کے سوتر مین مصنف باس جیو برمھ سوتر دیباس سوتر بھی کہتے ہین
सभा	سبھا	مجلس
स्पर्श	سپرس	چھونا یعنی لمس
सप्त	سپت	ہفت
शत्रुसूदन	شترسودن	دشمنونکو مارنیوالا یعنی بھگوت
सत्य	ست	راست
सतोगुण	ستوگن	منجملہ سہ صفت یعنی گن مدار آفرینش کی ایک یہ ہے کہ مدار پرورش دنیا و مغفرت و نیکوکاری اسپر ہے
सती	ستی	نام شیوجی کی پریا کا اور نیک عورت کو بھی کہتے ہین
सत्संग	ست سنگ	بھگوت بھگتونکی صحبت یا نیک صحبت یا راست صحبت
सच्चिदानंद घन	سچدانندگھن	راستی و ہمہ دانی اور پرم آنند سے لبریز یا گنجان یا ہمہ تن یعنی پورن برمھ
सद्गति	سدگت	نیک یا بالا تر مقام پر پہونچنا
सिद्धि	سدھ	جسکو کچھ کرنا باقی نرہے اور انتہا کو پہونچ جاوے

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
शुद्ध	شُدھ	پاک و صحیح
सिद्धि	سدھی	حالت انتہا کو پہونچ جانا یا اتاد کر آٹھ سدھی شہورہ کو بھی کہتے ہین
सिद्धान्त	سدھانت	درجہ انتہا تحقیق شدہ
श्रीवत्स	شری بتس	بھجی کا نشان بھگوت کے سینہ پر جانب چپ
शिर	شِر	عضو معروف ہی بالاے از گلو
सुर	سُر	دیوتا یا گانا بیچ سات سُر س رِ گ م پ دھ نی
श्री	شری	لچھمی کا نام یا دولت یا خوبصورتی
श्रुति	شرت	منجملہ بید کے کوئی فقرہ
श्रवण	شرون	سننا بھگوت چرتر و لکا یا گوش
श्रद्धा	شردھا	یقین
शृंगार	شرنگار	حسن یا آرایش
शरणागत	شرناگت	در پناہ آمدہ
श्रोता	شروتا	سامع یعنے سننے والا
सर्वस	سربس	بالکل جو پاس ہو
श्राद्ध	شرادھ	واسطے بزرگان کے ایک کرم معمولی
शरण, शरणागती	شرن و شرناگتی	پناہ
स्वर्ग	سُرگ	بہشت
शिरोमणि	شِرومنی	سرنشنہ
शर, सर	شرسر	تیر، تالاب
स्वरूप	سُروپ	حسن یا چہرہ یا مورتی بھگوت مثل سالگرام وغیرہ
सेवड़ा	سیوڑہ	سراوگی کا گرو

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
शस्त्र	ششتر	سلاح
सकाम	سکام	خواستگار مطلب
सख्य	سکھیہ	دوستی
सखा	سکھا	از قسم دوم کہ ہمہ گرد دوست باشند
शिष्य	سکھ	مُرید
सखी	سکھی	عورت دوست بھگوت کی یا عورات جو ہمہ گرد دوست ہون
सुख	سکھ	راحت
सुखसमाज	سکھ سماج	مراد از راحت قرب بھگوت یا راحت کا سامان
सकल	سکل	سب
शुक्ल	شُکل	سفید خواہ منجملہ لقب برہمنان کے ایک لقب، یا شرنگار رس
सुकुमार	سکمار	نازک
सघन	سگھن	گنجان
सम	سم	برابر
समाधान, सावधान	سمادھان ساودھان	خبردار
समा	سما	ایک حالت مرغوب کا نمودار ہونا
स्मार्त	سمارت	سمرتی کے طریق پر چلنے والا
स्मृति	سمرتی	اٹھارہ سمرتی کہ رکھیشران نے موافق بید کے احکام شرعی بیان کیے
स्मरण	سمرن	یاد کرنا
समाज	سماج	جمع ہونا اسباب عیش یا سفر و یا دیگر قسم کا

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
समुद्र	سمدر	دریاے کلان یعنی بحر محیط
समाधि	سمادھی	دل اور حواس کو یکسو کر کے بھگوت کا تصور کرنا
समर्थ	سمرتھ	ذی طاقت
संचित	سنچت	جمع شدہ سابقہ
सम्बंध	سمبندھ	رشتہ داری
संसार	سنسار	جانیوالا یعنی دنیا ناپائدار
संस्कृत	سنسکرت	دیوتاؤن کی گفتگو یا آراستہ کرے ہوئی چیز
सिंहासन	سنگھاسن	تخت یا چوکی وغیرہ بھگوت کی نشست کی چیز
संकल्प	سنکلپ	خواہش یا عہد کرنا کسی بات کا
संध्या	سندھیا	دو وقت کا ملنا مثلاً صبح و شام اور اُس وقت جو کرم کرتے ہین موافق حکم کے اُسکا نام سندھیا۔ یا دو چیز کا ملنا
सन्मुख	سنمکھ	مقابل یا روبرو
संसारी	سنساری	دنیا دار
संशय	سنسے	شک شبہہ
सन्त	سنت	بھگوت بھگت یا نیک
संग्रह	سنگرہ	جمع کرنا
सुन्दर	سندر	خوبصورت
संयम	سنجم	دل کا روکنا یا پاک ہنا یا فرمودہ شاستر کا عمل
संस्कार	سنسکار	آراستگی مراد از مرید شدن

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
संवृत्त	سنبرت	پردہ پوش یعنی ستار
शंख	شنکھ	ناقوس اور بھگوت کے سنکھ کا نام پنچ جن ہے
शिव	شیو	کلیان یعنی ہمہ سکھ کا دینے والا
सुहागन	سہاگن	عورت شوہر دار
सौभागा	سوبھاگا	بڑی قسمت والی یا شوہر دار عورت
शोभन	سوبھن	خوبصورت
स्वयंवर	سوینبر	وہ مجلس کہ جسمین دختر اپنے واسطے شوہر پسند کرے
सुशील	سوسیل	صاحب اخلاق
स्वार्थ	سوارتھ	اپنا مطلب
शोभाधाम	سوبھا دھام	خوبصورتی کا مجسم یعنی بسیار خوبصورت مراد از بھگوت
स्वामी	سوامی	مالک
शोभा	سوبھا	خوبصورتی
सूत्र	سوتر	جس مختصر عبارت مین مطلب کثیر ہو یعنی احکام متفرق بید کو مسلسل بعبارت مختصر رکھ منیشرون نے تالیف کیا ہو یا رشتہ یعنی سوت و جگیوپویت
स्वामिधर्म	سوامی دھرم	اپنے مالک کا دھرم
स्वकीया	سوکیا	اپنی منکوحہ عورت
श्वास	سواس	دم
शून्य	سونیہ	خالی یا نقطہ بمعنی صفر
सहायक	سہایک	حفاظت کرنیوالا

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
सहाय	سہاے	حفاظت
सहित	سہت	ساتھ
सौहार्द	سوہارد	رشتہ داری
श्याम	شیام	تمثیل جسکی ابر کے ساتھ ہو یعنی سیج سبزہ رنگ
सेवा	سیوا	خدمت
शेष	شیش	باقی یا شیش ناگ
शेषी	شیشی	جسکا اور سب ضمیمہ ہون یعنی بھگوت یا جسکے واسطے سب سرہون
शीतप्रसाद	سیت پرساد	اوشش یعنی پس خوردہ بھگوت کا یا بھگتون کا
शय्या	سیجیا	توشک یا چارپائی
सीतारमण	سیتارمن	سری رام چندر سوامی
सीतापति	سیتاپت	ایضاً
सेवक	سیوک	غلام یا خدمتگار
सेवकाई	سیوکائی	غلامی و خدمتگاری
बाब क		باب ک
काम	کام	خواہش یا شہوت یا دیوتا انکا کہ خوبصورتی اُسپر ختم ہے
कामधेनु	کام دھین	خواہش دل دینے والی مادہ گاؤ دیوتاؤنکی
कारण	کارن	باعث یا پیدا کرنیوالا تخم
कारिणी	کارنی	حسب شرح بالا بھگوت کی پہنم پر یا اسکی قدرت کاملہ

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
काव्य	کابیہ	شاعری
काल	کال	وقت یا موت
काली	کالی	درگاجیو
काण्ड	کانڈ	فصل
कामी	کامی	شہوت پرست
कवि	کب	شاعر
कवित्त	کبت	شعر
कपटी	کپٹی	فریبی
कथा	کتھا	حال و حکایت
कठोर	کٹھور	سخت
कठला	کٹھلا	ہیکل خرد جسکو بعض دیس مین کھنڈلا کہتے ہین
करुणा	کرنا	رحم
कर्म्म	کرم	جو کام یا عمل نیک روزمرہ کیئے جاتے ہین یا قسمت
कृतार्थ	کرتارتھ	جسنے سب مطلب اپنا حاصل کرلیا
कृपा	کرپا	عنایت و مہربانی
क्रीट मुकुट	کریٹ مکٹ	تاج کلغی دار
कृच्छ्र	کرچھر	واسطے کفارہ کے ایک برت معین
क्रोधी	کرودھی	پرغضب
क्रोध	کرودھ	غصہ
करवा	کروا	لوٹہ برنجی یا گلی
क्रियमाण	کریہ مان	جو کرم بزبان حال کیئے جاتے ہین
कृतघ्न	کرتگھن	کیئے ہوئے کو نہ ماننے والا یعنی احسان ناشناس

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
		سومیر اسوامین ہے
करुणाकर	کرناکر	رحم کرنے والا یا رحم کی کھان یعنی بھگوت
करंग	کرنگ	جسم مردہ دیرینہ
करुणासिंधु	کرنا سندھ	رحم کا دریا یعنی بھگوت
कृपाकर	کرپاکر	عنایت کرنیوالا عنایت کی کھان یعنی بھگوت
कृपासिंधु	کرپا سندھ	عنایت کا دریا یعنی بھگوت
कृपाल	کرپال	عنایت کرنے والا یعنی بھگوت
किशोर	کشور	نوجوان شانزدہ سالہ یعنی بھگوت
किशोरी	کشوری	عورت شانزدہ سالہ نوجوان رادھکا مہارانی
कल्प	کلپ	برمھا کا ایک روز یا تمام عمر برمھا کی یا بدلنا
कुल	کل	خاندان
कल्याण	کلیان	سکھ یعنی راحت
कल्पवृच्छ	کلپ برکچھ	درخت دیوتاؤنکے باغ کا کہ اُسکے نیچے خواہش دل حاصل ہوتی ہے
कुलिश	کلش	سلاح اندر جسکو غلط العام صاعقہ کہتے ہین۔
कलश	کلش	ظرف آب یعنی سبوچہ یا قبہ بھگوت مندر کا
कला	کلا	حصہ شانزدہم
कलंक	کلنک	بدی یا بدی کا نشان اصلی معنی سیاہی کے ہین
कमल	کمل	نیلوفر آفتابی کہ بنام کنول مشہور ہے
कमण्डलु	کمنڈل	لوٹہ برنجی یا گلی یا چوبی

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
कमठ	کمٹھ	کچھوا یعنے سنگ پشت
कुण्डल	کونڈل	حلقہ گوش
कण्ठ	کنٹھ	گلو
कुंज	کنج	اگرچہ عموماً حویلی کو یا حویلی مین جو علیحدہ مکان بنا ہو اُسکو کہتے ہین لیکن یہان مراد اُس کنج سے ہے جو درخت اور لتا وغیرہ سے ایک گونہ بنا ہو
कोटानुकोटि	کوٹان کوٹ	بیشمار
कोमल	کومل	نازک
कोपीन	کوپین	لنگوٹی
कोप	کوپ	غصہ
कूप	کوپ	چاہ
कोक	کوک	شاستر عیاشی یا زنان
कौतुकी	کوتکی	کھلاڑی یا تماشا کا دیکھنے والا یا دنگئی۔
कुसंग	کوسنگ	صحبت بد
कौस्तुभ	کوستبھ	نام اُس جواہر کا جو بھگوت کے گلو مبارک مین ہے
कीर्तन	کیرتن	گانا یا گفتگو کرنی یا نام لینا یا کہانی یا تصنیف کرنا بھگوت چرتر ونکا
खेल	کھیل	بازی
कैलास	کیلاس	شیوجی کی قیام گاہ
खल	کھل	دُشٹ یعنی مرتد و منکر

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
बाब ग		باب گ
गायत्री	گایتری	نام ایک بحر شعر کا ہے لیکن مخصوص اس بحر کے ساتھ ہے کہ جو اول نثر مذہب ہنود کا ہے اور بلا اسکے ہندو نہین
गादी	گادی	مسند
गान	گان	سرود
गदा	گدا	گرز بھگوت کے جسکا نام کومودکی ہے
गुदड़ी	گدڑی	خرقہ نو بنو دوختہ و پارہ پارہ آمیختہ
गृहस्थ	گرہستھ	خانہ داری
ग्रन्थ	گرنتھ	کتاب یا گرہ یعنی عقد
गुसाईं	گسائین	بزرگ
गुण	گن	ہنر و نیز مراد از ہر سہ گن زمیدایش نا
गण	گن	بسیار
गुणकारिणी	گن کارنی	ہر سہ گن یعنی ست رج تم کی باعث بھگوت کی پرم پریا
गन्धर्व	گندھرب	ایک قسم دیوتاؤن کی ہے کہ سرود گان دیگر دیوتاؤنکے روبرو کرتے ہین
ग्वाल	گوال	محافظ مادہ گاوان یا بھگوت کے سکھا
गोप	گوپ	قوم ہیں یعنی جیسے کہ نند مہاراج اسی قوم مین تھے
गोपी, गोपिका	گوپی - گوپکا	مشہور اور معروف مثل آفتاب کے ہین بھگوت کی پیاری لفظی معنی گوپ مین پیدا شدہ یا گوپ کی دختر یا گوپ کی زوجہ۔

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
गोपदजल	گوپدجل	مادہ گاؤ کے پانوٗنکا نقش جو زمین پہ ہوتا ہے اسمین جسقدر پانی آوے
गुफा	گپھا	پہاڑ کی کندرا جسکو فارسی زبان در یا در کہتے ہین ۔
गोपाल	گوپال	محسوسات یا مادہ گاوان یا بیان زمین کا محافظ اور پرورش کرنے والا
गोविंद	گوبند	بشرح لفظ گوپال و
गोविंदचंद	گوبند چند	بشرح لفظ گوپال اور لفظ چند برائے تعظیم ہے یا روشنی دہندہ
वन	گہن	گنجان یا جنگل ۔
ज्ञान	گیان	جاننا اصل بات کا یعنی پرمیشر یا جیو کا جان لینا
घन	گھن	ابر یا گنجان
बाब ल		باب ل
लाभ	لابھ	فلاح
लालची लोभी लोभायमान	لالچی لوبھی لوبھایمان	طامع جس شے کا ہو۔
लाल	لال	عزیز
लालजी	لالجی	برج چند مہاراج
लता	لتا	بیل یعنی شاخ پیچان بہ درخت
लोक	لوک	جہان
लोग	لوگ	انسان
लीला	لیلا	کھیل یا بازی یا کتھا
लीलानुकरण	لیلانوکرن	چرتردن کی نقل مثل راس اور رام لیلا وغیرہ

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
लीन, लौलीन	لین ۔ لولین	ملجانا اُسمین جسکا تصور ہو
बाब म		باب م
माया	مایا	قدرت کا یا بھگوت کی یا جو خیال مین آوے اسکا نمودار ہوجانا
मानसरोवर	مان سرور	دیوتاؤنکا تالاب اور اُس نام سے برج وغیرہ مین اکثر تالاب مین
माधुर्य	مادھرج	اصلی معنی شیرینی کے ہے مراد از حسن و خوبصورتی و دلفریب و عجیب ۔
माधुरी	مادھری	حسین و خوبصورت و دلپسند
माखन	ماکھن	روغن زرد نو برآمدہ یعنے مسکہ
मार्ग	مارگ	راہ
माखनचोर	ماکھن چور	سری کرشن سوامی
माला	مالا	تسبیح ۔
मति	مت	عقل ۔
मतिमन्द	مت مند	کم عقل
मित्र	متر	دوست
मुद्रा	مدرا	انگشتری یا حلقہ گوش جوگیان یا علامت سنکھ چکر بھگوت شسترونکی
मद	مد	شراب یا غرور
मदनमोहन	مدنموہن	کامدیو کو فریفتہ کرلینے والا یعنی بھگوت
मर्याद	مرجاد	حد مقررہ اعمال دینی و دنیوی
मृत्तिका	مرتکا	مٹی یعنی گل
मुरली	مُرلی	بنسری
मुरलीधर	مُرلی دھر	بھگوت سری کرشن سوامی

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
मुक्ति	مکت	رہا شدہ از مرگ و تولد یعنی برہم شریک شدہ
मुक्ति, मोक्ष	مکتی ۔ موکچھ	رہائی از مرگ و تولد یعنی برہم سروپ ہونا
मुकुट	مکٹ	تاج
मुकुन्द	مکند	مکتی دینے والا
मग	مگ	راستہ یعنی راہ
मगन	مگن	غرق ہونا و نیز مراد از زہ رحمت ابسیار
मगह	مگھ	کاشی کے گنگا پار کا ملک
म्लेच्छ	ملیچھ	جنکے دین مین جانکشی اور طعام گوشت شائع ہو اور ممنوعات کا پرہیز نہین اور شاستر سے مختلف عمل کرتے ہین
मलीन	ملین	میلا
ममता	متا	خودی و دلبستگی از امور دنیا
मण्डल	منڈل	احاطہ
मन्दिर	مندر	گھر
मनोहर	منوہر	فریبندہ دل
मण्डप	منڈپ	سائبان یا جاے مقررہ براے جگ و مجلس وغیرہ امور نیک
मन्वन्तर	منونتر	ایک روز برمھا مین چودہ اندر و چودہ منونتر ہوجاتے ہین ۔
मंदमुस्कान	مندمسکان	تبسم
मन	من	دل
मंगल	منگل	سُکھ یا خوشی اور اُسکے لوازمات یا مریخ ستارہ
मणि	مِن	عام نام جواہر

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
मंगलाचरण	منگلاچرن	بھگوت کو یاد کرکے جو ابتدا کسی خبر کی کریجاوے بالخاص تصنیفات مین
मुनि	منی	بچار یعنی حقیقت و غیر حقیقت کی فکر کرنے والا۔
मंत्र	منتر	پوشیدہ رکھنے کے لائق کہ جسکے جپنے سے بھگوت اور سب مراد دلی حاصل ہو
मनमोहन	منموہن	فریبندۂ دل یعنی بھگوت
मनभावन	من بھاون	دلکو جو اچھا معلوم ہو۔
मोह	موہ	نجاننا اصل مطلب کا یعنی اگیان
मोही	موہی	اگیانی
मोहित	موہت	فریفتہ یا بھولا ہوا۔
मूर्ति	مورتی	تصویر
महिमा	مہما	بزرگی و تعریف
महेश	مہیش	شیوجی مہاراج
मह त्तत्व	مہت تتو	یہ تتو بعد مایا کے اوّل ہے
महोत्साह, महोच्छा	مہوتساہ مہوچھا	خوشی بسیار و مراد ضیافت کرنے برہمن سادھو وغیرہ کی
महामाया	مہامایا	قدرت کاملہ
महन्त	مہنت	بزرگ و سرمنشہ
मोहन	موہن	فریفتہ کرنے والا۔
मीमांसा	میمانسا	کرم شاستر یعنی شریعت کا شاستر جسکے اول آچارج جیمنی رکھیشر ہوئے
बाब न		باب ن
नाथ	ناتھ	مالک

लफ़्ज़ बहुरूफ़ देवनागरी	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
नारायण	نارائن	جو حل یعنی آب یا سب مین انسانوں مین ہیا یک خواہ مقیم ہو یعنی بھگوت
नारी	ناری	عورت
नाश	ناس	زوال یا نیست و نابود۔
नायक	نایک	سرمنشہ
नागर	ناگر	باشندۂ شہر مراد از عقلمند یعنی بھگوت
नागरी	ناگری	رہنے والی شہر کی بہت عقل والی مراد رادھکا یا گوپکا ؤنسے
नास्तिक	ناستک	منکر از شاستر بید برہمن خواہ از بھگوت
निवाह	نباہ	اول سے آخر تک ایک طور پر کسی بات کا انجام کرنا
नित्य	نت	ہمیشہ
नित्यविहार	نت بہار	ہمیشہ کا قایم کھیل یعنی قرب بھگوت
नटनागर	نٹ ناگر	سب کلا جاننے والوں اور کھلاڑی دشمن ہوشیار اور چالاک یعنی برج چند سوامی
निज	نج	اپنا
निजधाम	نجدھام	اپنا دھام مراد از مقام بھگوت
निधान	ندھان	جامع یا مقام یا بزرگ
निधि	ندھ	سمندر یا دولت اور نو ندھ بھی مشہور ہیں
नद	ند	سمندر یا دریا مثل سون بھدر وغیرہ
नदी	ندی	چشمہ جاری یعنی دریا خورد
निर्गुण	نرگن	مایا کے گنوں سے مبرا یعنے بھگوت سبھاؤ اور قول یعنے گنوں سے جدا یعنے بغیر جسم
निराकार	نراکار	بے نشان یعنی بھگوت
निर्विकार	نربکار	بلا خلل

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
निर्माल्य, निर्मायल	نرمالیہ۔نرمایل	شیوجی کا پرشاد جا یا قیماندہ و پوجا
नर्तक	نرتک	رقص کنندہ۔
नृत्य	نرت	رقص
निर्मल	نرمل	صاف
नर	نر	انسان و عام اصلاح از ذکور
निरंजन	نرنجن	بلا خلل
निर्वाण	نربان	کیول مکتی کا نام ہے
निरधार	نردھار	تحقیق شدہ یا تحقیق کردن
निरूह	نروہ	جسکو کسی ایک شے خاص سے قیاس کیا جاوے یعنے بھگوت
निष्काम	نشکام	بلا خواہش
निष्किंचन	نشکنچن	جسکے پاس کچھ نہو
निष्फल	نپھل	بلا ثمرہ
निष्ठा	نشٹھا	اعتقاد
निकट	نکٹ	نزدیک
निकेत	نکیت	خانہ
नगर	نگر	شہر
नन्दन	نندن	بہشت نام باغیچہ دیوتاہا
नन्दिनी	نندنی	دختر و نام مادہ گاو اندر
नन्दकिशोर	نندکشور	نندجی کا نوجوان یعنی بھگوت
नंदनन्दन	نند نندن	نندجی کا پسر یعنی بھگوت
नंदलाल	نندلعل	نندجی کا پسر یا عزیز
निवासी	نواسی	رہنے والا
निवास	نواس	رہنا

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
नवधा	نودھا	نہ قسم بھکتی بسرن کیرتن وغیرہ مندرجہ
निवेदन	نویدن	دیباچہ نذر کرنا
नूपुर	نوپر	زیور پائے گھونگھرودار۔
नवलकिशोर	نولکشور	نوجوان
नवलकिशोरी	نولکشوری	رادھا جیو پریم سندری و نوخیز
नियम	نیم	عہد اتق برائے بجا آوری اعمال فرمودہ ریشیان
नीति	نیت	انصاف
नेति नेति	نیت نیت	بیدول صفت و ثنا بھگوت کی کرکے اخیر کلمہ نیتی کو زبان پر لاتے ہیں کہ تو ایسا نہیں مطلب یہ کہ بیان سے باہر ہے اور سب اوصاف سے جدا ہے
नीलाम्बर	نیلامبر	اوڑھنا پارچہ ریشمی کہ پوشش خاص بلدیو جیو کا جیو و بلدیو جیو و لچھمن جیو کا
नीलाचल	نیلاچل	پہاڑ کا نام ہے جہاں جگناتھ جی کی پوتری ہے اس کے قریب ہے
		باب ہ
हंस	ہنس	برہم سے مراد ہے اور بھگوت اوتار کا نام ہے برہما جیو کی سواری کا ضیا آفتاب
बाब य		**باب ی**
यम	یم	اندری یعنی محسوسات کو یکسو کرنا

समास — سماپت

سریمد بھگوت گیتا اُردو

گیتا ادنیشد کا آج تمام دنیا مین ڈنکا بج رہا ہے یہ تمام شاستر سدھانتون مین مکٹ منی ہے۔ گیتا سب متون کا سار اور بھارت ورش کا انمول رتن ہے۔ اس گرنتھ کا ترجمہ آجکل سب ہی زبانون مین ہو گیا ہے یہ پستک علم ویدانت مین بینظیر وروحانی مسائل حل کرنے مین لاثانی خزانہ ہے۔ اس مین مہاراج سری کرشن چندر نے ارجن کو وے اُپدیش دیے ہین جنکے پاٹھ کرنے و سمجھنے سے معرفت یعنی گیان کا دریا دل مین اُمنڈ آتا ہے اور کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار ہردے سے دور ہو کر سار اسنسار سوپن کے مانند جھوٹا نظر آنے لگتا ہے اور گیان و ویراگ اوتپن ہو کر مایا موہ کے ناش ہونے سے یہ جیو پرماتما کے دھیان مین لولین ہوتا ہوا عجب آنند پاتا ہے اور اخیر مین نروان پد کو پراپت کرتا ہے اس گرنتھ کی بھاشا ایسی عمدہ عام فہم رکھی گئی ہے کہ استری پرس بدیارتھی وغیرہ کی سمجھ مین بآسانی آجاتی ہے اور مشکل باتین جو ہر ایک بدیارتھیون کی سمجھ مین بمشکل آتی تھین انکی ٹیکا بہت سہل کر دیگئی ہے اسلئے ہر ایک شخص و مخصوص اسکول کے طلبا وغیرہ کو ضرور پڑھنا چاہیئے یہ پستک ہاتھون ہاتھ فروخت ہو کر تھوڑی رہی ہین جلدی لیجیے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا قیمت فی جلد ؏

ترجمہ سریمد بھاگوت اُردو بھاشا

سریمد بھاگوت جو اٹھارہ پورانون مین مہا پوران کہا جاتا ہے اور جسکے پڑھنے اور سُننے سے یہ جیو بھو ساگر سنسار سے پار ہو کر مکت پدوی حاصل کرتا ہے۔ اُسی اپوربہ گرنتھ کا یہ انمول ترجمہ ہے مترجم نے اُردو بھاشا نثر عبارت کے سلسلہ مین بیچ بیچ دوہے چوپائی کبت سورٹھا وغیرہ ایسے للت وخوبی و عمدگی سے لکھے ہین گویا بھگوت بھگت کنڈمین پھولے ہوئے کملون کی شوبھا سے شوبھت کر دیا ہے اور نت پاٹھ کرنے و سُننے سے پرماتما کا ایک پریم بڑھکر چت مین شانت روپی آنند بڑھتا ہے اور انت مین جیو مایا موہ کو چھوڑ کر پرم پد کو حاصل کرتا ہے۔ بھگوت پریمیون کے لئے اوش منگانے اور پڑھنے کے جوگ ہے قیمت مجلد کاغذ سفید ؀ بلا جلد ؀ قیمت کاغذ بادامی مجلد ؀ بلا جلد ؀۔

مہابھارت بھاشا ترجمہ سری رام کرت بزبان اُردو

(سنسکرت مہابھارت اٹھارہ پرب) یہ اٹھارھون پوران مین سرب سرشٹ حالات مکمل کی ات اوتم پستک ہے اور اتہاسک پستکون مین یہ ایک (پوراچین) قدیم اور صحیح قابل قدر کتاب ہے

جسکے پڑھنے سے جوانمردان زمانۂ قدیم کے کشف و کمالات و جوش مردانگی کے سچے واقعات پیش نظر ہوتے ہین اور پڑھنے والے پر ایک عالم محویت پیدا کرتے ہین۔

اُسی نادرالوجود کتاب کے اٹھارہون پرب کا ترجمہ علیحدہ علیحدہ لالہ سری رام صاحب نے چار حصہ مین اِس خوبی تمام و فصاحت مالا کلام سے اختصار کے ساتھ کیا ہے کہ پڑھنے والے کو بیحد دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور ہر ہر پرب مین ایک خاص نصیحت کا سبق حاصل ہوتا ہے۔کتاب کے شروع مین سورج بنسی خاندان کا پورا شجرہ اور عہد سلطنت راجہ جدھشٹر سے زمانۂ حال تک کل فرمانروایان دارالخلافت دہلی کا ایک انڈکس معہ مختصر حالات بقیہ مدت سلطنت شامل کیا گیا ہے نیز جو گیان سری کرشن جی نے شروع مہابھارت مین ارجن جی کو اپدیش کیا ہے اور جو بھگوت گیتا کے نام سے مشہور ہے اُسکا ترجمہ نثر عبارت مین نہایت عمدہ قابل دید ہے۔کتاب کیا بھگتون کی سربس دھن ہے اور ہر پڑھنے والے مین ایک عالی ہمتی نیک نیتی استقلال سچائی اور مردانگی بڑھاتی ہے قیمت فی حصہ سے، کامل چارون حصہ عہ علاوہ محصول ہے مجلد کے واسطے صرفہ جلد بندی دو روپیہ مزید ہوگا۔

دیوی بھاگوت اُردو

سنسکرت کتاب سے اول نہایت عمدہ بینظیر ترجمہ بھاشا مین پنڈت نیلکنٹھ شاستری جی نے کیا تھا اُسی کا ترجمہ نہایت صحیح عام فہم اُردو بھاشا مین پنڈت پیارے لال جی نے نہایت خوبی و عمدگی سے مکمل صورت مین کیا ہے اور خوشخط کاغذ عمدہ پر موجود ہے۔

اِس کتاب مین سری بھگوتی نرگن، روپ سرب بیاپنی ستوگنی شکت اور مہالکشمی کلیان روپ رجوگنی شکت اور مہاکالی تموگنی شکت کی مایا اور بھگت پر بھاؤ و دیا بھاؤ کو بستار پوربک برنن کیا ہے۔کتاب ۵۹۰ صفحہ کی بارہ اسکندھ مین ہو اور ہر ایک اسکندھ مین انیک اتہاس۔پورانون کی مہارشیون منیون راجاؤن کی پیدائش اور اُنکا تپوبل اور کرتبیہ اور سری کرشن اوتار کی کتھائین شیوجی مہاراج کی مہا سری دیبی جی کے روپون کا ظہور جلوۂ نور اور اُپاسنا و بھگت پر بھاؤ و بردان۔و دیوی جی کے سرن مین دیوتاؤن کے ستت وانیک اُکشون کے اوتپت و بیرتا و جدھ سامگرم دمن وغیرہ بیشمار اتہاسون کے ساتھ برنن کیا ہی۔کتاب کیا گنجینۂ معرفت و خزینۂ کرامات آدشکت سری جگدمبکا بھوانی سرب دانی ہی۔بھگتون سے آشا ہی کہ جلد منگا کر اُسکے درس پرس سے آنند بڑھاوینگے قیمت صرف ہے ۱۲/ علاوہ محصول ہے۔

171

८५ भगतमाल